سُنن نسائی شریف مترجم
تالیف
امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی
مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی
جلد دوم
مکتبۃ العلم
۱۸۔ اردو بازار لاہور پاکستان

مَا آتٰكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا

اللہ کے رسول جو کچھ تم کو دیں، اسکو لے لو، اور جس سے منع فرمائیں اس سے باز آجاؤ

سُنن نسائی شریف مترجم

جلد سوم

تالیف: امام ابوعبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: حافظ محبوب احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

ناشر

مکتبۃ العلم

۱۸-اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان

Ph:7231788-7211788

نام کتاب: ـــــــ سُنن نِسائی شریف مترجم

تالیف: ـــــــ امام ابُوعبدُالرحمٰن احمد بن شعیب النسائی

مترجم: ـــــــ مولانا خورشید حسن قاسمی

نظرِ ثانی: ـــــــ حافظ محبوبؒ احمد خان
مولانا حکیم محمد عبدالرحمٰن جامی (ایم اے علوم اسلامیہ)

طابع: ـــــــ خالد مقبول

مطبع: ـــــــ لعل سٹار پرنٹرز

ملنے کے پتے

❖ مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ ☎ 7224228

❖ مکتبہ علوم اسلامیہ اقرا سنٹر غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور ☎ 7221395

❖ مکتبہ جویریہ ۱۸ - اردو بازار ○ لاہور ○ پاکستان ☎ 7211788

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو از راہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

سنن نسائی شریف جلد {۳}

(۳۱)

کتاب النحل

عطیہ اور بخشش سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۵۵۹ : ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فِي النُّحْلِ

۳۷۰۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدٍ ح وَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ سَمِعْنَاهُ مِنَ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدُ بْنُ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ كُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۳۷۰۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يُحَدِّثَانِهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنِّي نَحَلْتُ ابْنِيْ غُلَامًا كَانَ لِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَارْجِعْهُ۔

باب :نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۳۷۰۵: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے عطیہ اور بخشش سے ان کو ایک غلام عنایت کیا پھر حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کے والد ماجد خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اپنے عطیہ اور بخشش پر گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے تمام لڑکوں کو عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے جواب دیا نہیں۔ چنانچہ آپ نے فرمایا: ''پس اس عطیہ کو واپس لے لو'' اور مصنف رحمہ اللہ کے اس حدیث کے دو استاد ہیں اس وجہ سے اس حدیث میں بیان کرتے ہیں کہ الفاظ راوی محمد کے ہیں حضرت قتیبہ رحمہ اللہ (راوی) کے نہیں ہیں۔

۳۷۰۶: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد ان کو ایک دن رسول کریم کی خدمت میں لے گئے اور انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنا ایک غلام اپنے اس لڑکے کو بطور عطیہ کے دے دیا۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو غلام بطور عطیہ دیا ہے؟'' (یا صرف تم نے اس ایک ہی لڑکے کو عطیہ میں غلام دیا ہے؟) اس نے عرض کیا: ''نہیں'' (باقی تمام لڑکوں کو میں نے کچھ نہیں دیا) اس پر آپ نے فرمایا ''پھر تم اپنے اس عطیہ کو واپس لے لو۔''

۳۷۰۷ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَعَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ بَشِيْرَ بْنَ سَعْدٍ جَاءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

۳۷۰۷: حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد ماجد بشیر بن سعد ؓ حضرت نعمان ؓ کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام عطیہ کر دیا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تم نے کیا اپنے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ (غلام) دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''پھر تم اس کو واپس لے لو۔'' (یعنی اگر بخشش کرنا ہے تو سب کو بخشش کرو)۔

۳۷۰۸ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ النُّعْمَانِ وَحُمَيْدَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَاهُ عَنْ بَشِيْرِ ابْنِ سَعْدٍ اَنَّهُ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُنْفِذَهُ اَنْفَذْتُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۰۸: حضرت بشیر بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ وہ ایک روز رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر ؓ کو لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے اس بیٹے کو ایک غلام بخشش کر دیا ہے اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اپنے اس عطیہ کو باقی رکھوں؟ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام بیٹوں کو عطیہ کیا ہے؟'' اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تو تم اس غلام کو اس سے واپس لے لو'' (یعنی جس کو تم نے بخشش کیا ہے تم وہ بخشش واپس لے لو)

۳۷۰۹ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهُ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهُ اُمُّهُ اَشْهِدِ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى مَا نَحَلْتَ ابْنِيْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْهَدَ لَهُ۔

۳۷۰۹: حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے ان کو کچھ عطیہ کے طور پر عنایت کیا۔ اس پر حضرت نعمان بن بشیر ؓ کی والدہ نے حضرت نعمان ؓ کے والد سے کہا کہ تم نے میرے بیٹے کو جو کچھ دیا ہے تم اس پر رسول کریم ﷺ کو گواہ بنالو۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے اس پر گواہ بن جانے کو مکروہ خیال فرمایا (کیونکہ یہ حق تلفی پر گواہ ہونا تھا)۔

۳۷۱۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَعْدٍ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ بَشِيْرٍ اَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرَادَ اَنْ يُّشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذَا قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۱۰: حضرت بشیر ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے لڑکے کو ایک غلام بخشش میں عنایت کیا پھر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں وہ اس ارادہ سے حاضر ہوئے کہ رسول کریم ﷺ کو (اس پر) گواہ بنائیں آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے تمام لڑکوں کو اسی طرح عطا کیا ہے؟'' انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''پس اس کو رد کر لے'' (یعنی تم اس کو وہ غلام نہ دو)

۳۷۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ بَشِيْرًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَانَبِيَّ اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ اَعْطَيْتَ لِاِخْوَتِهٖ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

۳۷۱۱: حضرت ابن عروہ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ ایک روز حضرت بشیر رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! میں نے نعمان کو بطور عطیہ (کچھ) دیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کے بھائیوں (یعنی اپنے دوسرے لڑکوں) کو بھی کچھ دیا ہے؟'' اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم اس کو واپس لے لو'' (یعنی بخشش نہ کرو)۔

۳۷۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِهٖ اَبُوْهُ يَحْمِلُهٗ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَّالِيْ كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِيْ نَحَلْتَ النُّعْمَانَ۔

۳۷۱۲: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو گود میں لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے اور عرض کیا: آپ اس پر گواہ رہیے کہ میں نے نعمان کو اپنے مال میں سے بطور بخشش کے فلاں فلاں چیز دی ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے تمام لڑکوں کو اسی مقدار میں عطا کیا ہے (جتنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کو دیا ہے)؟''

۳۷۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَامِرٍ عَنِ النُّعْمَانِ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلٰى نُحْلٍ نَحَلَهٗ اِيَّاهُ فَقَالَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ مَا نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَلَا اَشْهَدُ عَلٰى شَيْءٍ اَلَيْسَ يَسُرُّكَ اَنْ يَّكُوْنُوْا اِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلٰى قَالَ فَلَا اِذًا۔

۳۷۱۳: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو نبی کی خدمت میں لے گئے تاکہ جو کچھ انہوں نے بخشش کی تھی اس پر آپ کو گواہ بنائیں۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اپنے دوسرے لڑکوں کو اسی مقدار میں دیا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں اس پر گواہ نہیں بنتا کیا تم کو یہ بات پسند نہیں کہ تمہارے ساتھ سب کے سب لڑکے احسان کا ایک جیسا معاملہ کریں؟'' انہوں نے جواب دیا: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''تم پھر ایسا کام نہ کرو۔''

۳۷۱۴: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي النُّعْمَانُ بْنُ بَشِيْرٍ الْاَنْصَارِيُّ اَنَّ اُمَّهٗ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَاَلَتْ اَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَّالِهٖ لِابْنِهَا فَالْتَوٰى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَالَهٗ فَوَهَبَهَا لَهٗ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى تُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ

۳۷۱۴: حضرت نعمان بن بشیر انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ جو کہ رواحہ کی بیٹی تھیں نے نعمان رضی اللہ عنہ کے والد سے عرض کیا کہ تم اپنے مال میں سے ان کے لڑکے نعمان رضی اللہ عنہ کو کچھ دے دو لیکن حضرت نعمان رضی اللہ عنہ کے والد نے اس مسئلہ کو ایک سال تک التواء میں ڈالے رکھا۔ پھر خود ہی ان کے دل میں خیال ہوا تو انہوں نے بخشش کی چیز نعمان کو دے دی۔ نعمان رضی اللہ عنہ کی والدہ نے عرض کیا میں نہیں مانتی جس وقت تک تم نبی کو اس بات پر گواہ نہ بنا لو تو

فَاَتَلْتَنِیْ عَلَى الَّذِیْ وَهَبْتُ لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا بَشِیْرُ اَلَكَ وَلَدٌ سِوٰى هٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِیْ وَهَبْتَ لِابْنِكَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

نعمانؓ کے والد نے نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یا رسول اللہ! اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی لڑکی مجھ سے جھگڑا کر رہی ہے اس پر جو میں نے اس (لڑکے) کو بخشش کیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تمہارا اس کے علاوہ اور لڑکا بھی ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان سب کو بھی اسی طرح عطیہ کیا ہے'' جواب دیا: نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا ''تب تم مجھ کو اس مسئلہ میں گواہ نہ بناؤ کیونکہ میں کسی ظلم پر گواہ نہیں بنتا۔''

۳۷۱۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَیَّانَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَاَلَتْ اُمِّیْ اَبِیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ فَوَهَبَهَا لِیْ فَقَالَتْ لَا اَرْضٰى حَتّٰى اُشْهِدَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَ اَبِیْ بِیَدِیْ وَاَنَا غُلَامٌ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمَّ هٰذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ مِنِّیْ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ وَقَدْ اَعْجَبَهَا اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قَالَ یَا بَشِیْرُ اَلَكَ ابْنٌ غَیْرُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهٗ مِثْلَ مَا وَهَبْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ اِذًا فَاِنِّیْ لَا اَشْهَدُ عَلٰى جَوْرٍ۔

۳۷۱۵: حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری والدہ محترمہ نے میرے والد ماجد سے میرے لیے کچھ عطیہ اور بخشش کے طور پر مانگا۔ اس نے ہبہ کیا اور مجھ کو کچھ دینا چاہا۔ اس وقت میری والدہ نے کہا کہ میں اس وقت تک راضی نہیں ہوں گی کہ جس وقت تک اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم گواہ نہ بن جائیں۔ اس پر حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے میرے ہاتھ پکڑ کر مجھ کو رسول کریمؐ سے ملایا اور ان دنوں میں لڑکا (یعنی کم عمر) تھا اور آ کر عرض کیا: یا رسول اللہؐ! اس لڑکے کی والدہؓ رواحہ کی لڑکی کچھ ہبہ اور بخشش کے طور پر مانگ رہی ہے اور اس کی خوشی اور رضامندی اس میں ہے کہ میرے بخشش کرنے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تمہارا اسکے علاوہ کوئی اور لڑکا نہیں ہے؟'' عرض کیا: جی ہاں! ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا: ''اے بشیر! کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''اگر ایسا ہے تو تم اس سلسلہ میں میری گواہی نہ لو۔ اسلئے کہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا ہوں۔''

۳۷۱۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ عَامِرٍ قَالَ اُخْبِرْتُ اَنَّ بَشِیْرَ بْنَ سَعْدٍ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَتِیْ عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ اَمَرَتْنِیْ اَنْ اَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ

۳۷۱۶: حضرت عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری اہلیہ عمرہ نامی رواحہ کی لڑکی کہتی ہے کہ تم میرے لڑکے نعمان کے لیے کچھ صدقہ (یعنی بخشش) کر دو اور وہ کہتی ہیں تم اس دیئے ہوئے پر رسول کریمؐ کو

وَاَمَرَتْنِیْ اَنْ اُشْهِدَكَ عَلٰی ذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ ﷺ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِیْ عَلٰی جَوْرٍ۔

٣٧١٧: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَقَالَ مُحَمَّدٌ اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ اِنِّیْ تَصَدَّقْتُ عَلٰی ابْنِیْ بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَعْطَيْتَهُمْ كَمَا اَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ اَشْهَدُ عَلٰی جَوْرٍ۔

٣٧١٨: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْیٰ عَنْ فِطْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُسْلِمُ بْنُ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَقُوْلُ ذَهَبَ بِیْ اَبِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰی شَیْءٍ اَعْطَانِيْهِ فَقَالَ اَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ اَجْمَعَ كَذَا اَلَا سَوَّيْتَ بَيْنَهُمْ۔

٣٧١٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ فِطْرٍ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِیْ اَبِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلٰی عَطِيَّةٍ اَعْطَانِيْهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ۔

گواہ بنالو۔ چنانچہ آپؐ نے بشیرؓ سے دریافت فرمایا: ''کیا تمہارے اور لڑکے بھی ہیں؟'' عرض کیا: ''جی ہاں۔'' آپؐ نے فرمایا: ''کیا تم نے ان کو بھی اسی مقدار میں بخشش کی؟'' انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ آپ نے فرمایا تم اس سلسلہ میں مجھ کو گواہ نہ بناؤ' اس ظلم پر۔

٣٧١٧: حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور محمدؒ جو کہ مصنف کے استاذ ہیں ان کی روایت میں جاء کا لفظ نہیں ہے بلکہ لفظ آتی مذکور ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی ہیں اور اس شخص نے آ کر عرض کیا: میں نے دیا ہے اپنے لڑکے کو' آپ گواہ رہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا: ''تمہارے کیا اور اولاد بھی ہے؟'' انہوں نے عرض کیا جی ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: ''کیا تم نے اس کو بھی اسی طرح بخشش کی ہے یا نہیں؟'' انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا: ''مجھ کو تم کیا ظلم پر گواہ بناتے ہو؟''

٣٧١٨: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے والد' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تا کہ آپ کو اس پر گواہ بنالیں جو کہ مجھ کو دیا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا: ''کیا اس کے علاوہ تمہارے کوئی اور لڑکا بھی ہے؟'' اس نے عرض کیا: جی ہاں! آپ نے ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''تمام لڑکوں کو برابر رکھنا چاہیے۔'' (ایک لڑکے کو دینا اور دوسرے کو نہ دینا ظلم ہے)۔

٣٧١٩: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور وہ خطبہ دے رہے تھے انہوں نے نقل فرمایا کہ میرے والد صاحب مجھ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے تا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے عطیہ پر گواہ بنائیں چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے والد سے فرمایا: ''کیا تمہارے اور بیٹے بھی ہیں؟'' والد نے کہا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم سب کے ساتھ برابری اور

انصاف کا معاملہ کرو۔"

٣٧٢٠ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوْا بَيْنَ اَبْنَائِكُمْ۔

٣٧٢٠: حضرت جابر بن مفضل سے مروی ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے خطبہ کے دوران سنا کہ آپ نے فرمایا: "تم لوگ اولاد کے سلسلہ میں انصاف سے کام لو۔" آپ نے اسی طرح دو مرتبہ فرمایا۔

(۳۲)

کتاب الہبۃ

ہبہ سے متعلق احادیث مبارکہ

١٨١٠ : بَابُ هِبَةِ الْمُشَاعِ

٣٧٢١: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ اِنَّا اَصْلٌ وَ عَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْ اَمْوَالِكُمْ اَوْ مِنْ نِسَائِكُمْ وَاَبْنَائِكُمْ فَقَالُوْا قَدْ خَيَّرْتَنَا بَيْنَ اَحْسَابِنَا وَاَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَّا مَا كَانَ لِیْ وَلِبَنِیْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَلَكُمْ فَاِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُوْمُوْا فَقُوْلُوْا اِنَّا نَسْتَعِيْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اَوِالْمُسْلِمِيْنَ فِیْ نِسَائِنَا وَاَبْنَائِنَا فَلَمَّا صَلَّوا الظُّهْرَ قَامُوْا فَقَالُوْا ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِیْ

باب: مشترکہ چیز میں ہبہ کرنے کا بیان

۳۷۲۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے اپنے دادا سے سنا' انہوں نے کہا ہم آپ سے نزدیک تھے۔ جس وقت (قبیلہ) ہوازن کے نمائندے حاضر ہوئے تھے اور کہنے لگے کہ اے محمدؐ! ہم لوگ سب کے سب ایک ہی اصل اور ایک ہی خاندان کے فرد ہیں اور ہم لوگوں پر جو بھی آفت و مصیبت[1] نازل ہوتی ہے وہ آپ پر ظاہر ہے۔ آپ ہم لوگوں کے ساتھ احسان فرمائیں۔ اللہ عزوجل آپ پر احسان فرمائے۔ آپ نے فرمایا: ''تم دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کرو یا دولت لے یا اپنی عورتوں کو چھڑا لو۔'' انہوں نے عرض کیا: آپ نے ہم کو اختیار دیا تو ہم اپنی عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: ''جس قدر میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ میں تم کو دے چکا لیکن جس وقت میں نماز ظہر ادا کروں تو تم سب کھڑے رہو اور اس طریقہ سے کہو کہ ہم لوگ مدد چاہتے ہیں رسول کریمؐ کے سبب' تمام مؤمنین سے یا مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مال میں۔'' راوی نقل کرتے ہیں کہ جس وقت لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو وہ نمائندے کھڑے ہو گئے

[1] مراد جنگ ہے اس میں قبیلہ ہوازن کی عورتیں اور بچے غلام بنا لئے گئے۔ (جاؔمی)

وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْاَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْاَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ اَمَّا اَنَا وَبَنُوْ تَمِيْمٍ فَلَا وَ قَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ اَمَّا اَنَا وَ بَنُوْ فَزَارَةَ فَلَا وَ قَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ اَمَّا اَنَا وَبَنُوْ سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُوْ سُلَيْمٍ فَقَالُوْا كَذَبْتَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيْهِمْ نِسَاءَ هُمْ وَاَبْنَاءَ هُمْ فَمَنْ تَمَسَّكَ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهُ سِتُّ فَرَائِضَ مِنْ اَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيْئُهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْنَا وَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَرَكِبَ النَّاسُ اقْسِمْ عَلَيْنَا فَيْئَنَا فَاَلْجَئُوْهُ اِلٰى شَجَرَةٍ فَخَطِفَتْ رِدَائَهُ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوْا عَلَيَّ رِدَائِيْ فَوَاللّٰهِ لَوْ اَنَّ لَكُمْ شَجَرَتِهَامَةَ نَعَمًا قَسَمْتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تَلْقَوْنِيْ بَخِيْلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذُوْبًا ثُمَّ اَتٰى بَعِيْرًا فَاَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ اُصْبُعَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ هَا اِنَّهُ لَيْسَ لِيْ مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهٖ اِلَّا خُمُسٌ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ فِيْكُمْ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةَ بَعِيْرٍ لِيْ فَقَالَ اَمَّا مَا كَانَ لِيْ وَلِبَنِيْ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَهُوَلَكَ فَقَالَ اَوَ بَلَغَتْ هٰذِهٖ فَلَا اَرَبَ لِيْ فِيْهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمَخِيْطَ فَاِنَّ الْغُلُوْلَ يَكُوْنُ عَلٰى اَهْلِهٖ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

اور وہی بات کہی پھر نبیؐ نے ارشاد فرمایا ''جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے واسطے ہے۔'' یہ بات سن کر مہاجرین نے بھی یہی کہا اس پر اقرع بن حابس نے کہا ہم اور قبیلہ بنی تمیم دونوں اس بات میں شامل نہیں ہوئے اور حضرت عیینہ بن حصن رضی اللہ عنہ نے کہا ہم اور قبیلہ بنو فزارہ کے لوگ دونوں کے دونوں اس بات کا اقرار نہیں کرتے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ بن مرداس نے اسی طرح سے کہا اور اپنے ساتھ قبیلہ بنی سلیم کے لوگوں کو شامل کیا جس وقت انہوں نے علیحدگی کی بات کہی تو قبیلہ بنی سلیم نے اس کی بات پر انکار کر دیا اور کہا کہ تم نے جھوٹ بولا ہے اور ہمارا جو کچھ بھی ہے وہ تمام کا تمام رسولؐ کیلئے ہے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اے لوگو! تم لوگ ان کی خواتین اور بچوں کو واپس کر دو اور جو شخص مفت نہ دینا چاہے تو میں اس کیلئے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کو چھ اونٹ دیئے جائیں اس مال میں سے جو کہ پہلے اللہ عزّ وجل نے عطا فرمائے۔'' یہ فرما کر آپ سوار ہو گئے اونٹ پر۔ لیکن لوگ آپؐ کے پیچھے ہی رہ گئے اور کہنے لگے واہ واہ ہم لوگوں کا مال غنیمت ہمارے ہی درمیان تقسیم فرما دیں اور آپ کو چاروں طرف سے گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں پر آپ کی چادر مبارک درخت سے علیحدہ ہو کر الگ ہوگئی آپ نے فرمایا ''اے لوگو! مجھ کو میری چادر اٹھا دو' خدا کی قسم اگر تہامہ (جنگل) کے درختوں کے برابر بھی جانور ہوں تو تم لوگوں پر ان کو تقسیم کر دوں پھر تم لوگ مجھ کو کنجوس اور بخیل نہیں قرار دو گے اور نہ ہی مجھ کو بزدل قرار دو گے اور نہ ہی میرے خلاف کرو گے۔'' پھر آپ ایک اونٹ کے نزدیک تشریف لائے اور آپ نے اس کی پشت کے بال اپنے ہاتھ کی چٹکی میں لے لیے پھر فرمانے لگے کہ تم لوگ سن لو میں اس ''فئی'' میں سے کچھ بھی نہیں لیتا مگر پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی لوٹ کر تم لوگوں کے ہی خرچہ میں آ جائے گا۔ یہ بات سن کر ایک شخص آپ کے نزدیک آ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے پاس ایک گچھا تھا بالوں کا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! میں نے چیز لی تا کہ میں اپنے اونٹ کی کملی درست

کر سکوں۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "جو شے میرے واسطے اور عبدالمطلب کی اولاد کیلئے ہے بس وہ تمہاری ہے۔" اس پر اس شخص نے عرض کیا جس وقت یہ معاملہ اس حد کو پہنچ گیا اب اسکی مجھ کو کوئی ضرورت نہیں ہے اور پھر اس نے وہ بالوں کا گچھا پھینک ڈالا۔ راوی بیان کرتا ہے کہ پھر نبیؐ نے لوگوں کو حکم فرمایا (اگر کسی نے) سوئی دھاگہ لے لیا ہو تو وہ بھی اس تقسیم میں داخل کرو کیونکہ غنیمت کے مال میں چوری شرم اور عیب ہوگا ایسے شخص کیلئے قیامت کے دن۔

۱۸۱۱: رُجُوْعُ الْوَالِدِ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: اگر والد اپنے لڑکے کو ہبہ کرنے کے بعد ہبہ واپس لے لے؟

۳۷۲۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ عَامِرٍ الْاَحْوَلِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَرْجِعُ اَحَدٌ فِيْ هِبَتِهٖ اِلَّا وَالِدٌ مِّنْ وَّلَدِهٖ وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۲۲: حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کوئی شخص کسی کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس نہ لے مگر باپ اپنے بیٹے کو اگر دینے کے بعد واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے اس لیے کہ ہبہ کی ہوئی شے واپس لینے والا شخص قے کر کے اس کو چاٹنے والا ہے۔

کتے کی قے سے تشبیہ دینا سے مراد:

گویا کہ کوئی چیز کسی کو ہبہ کر دینے کے بعد اس سے واپس لینا نہیں چاہئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بہت ہی زیادہ ناپسند فرمایا اور یوں نہیں کہا کہ ہبہ کرنے کے بعد اگر کوئی ہبہ کی کوئی چیز واپس لے لے تو اس آدمی کی طرح ہے کہ جو قے کر کے واپس چاٹ لے بلکہ فرمایا وہ شخص ایسا ہے کہ جیسے کتا قے کر کے واپس چاٹ لے یہ بات خود بتا رہی ہے انسان تو ایسا کر ہی نہیں سکتا کہ قے کر کے واپس چاٹ لے لیکن کتا جو کہ حقیر جانور ہے وہ اگر قے کر کے چاٹ لے اگر انسان ہبہ کرنے کے بعد چیز واپس لے لے تو بھی ایسا ہے یعنی کہ ایسا کرنا کس قدر ناپسندیدہ فعل ہے۔ (جامی)

۳۷۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَاوُسٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعَانِ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطِيْ عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ

۳۷۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کو یہ بات جائز نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد وہ شے واپس لے لے لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے ہبہ کرنے کے بعد واپس لے لے تو درست ہے اور آپ نے ارشاد فرمایا: "ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے کی ایسی مثال ہے کہ جس طریقہ سے کہ کوئی کتا

وَمَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِیْ عَطِیَّةً ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِیْ قَیْئِهٖ۔

کھائے چلا جاتا ہے لیکن جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے پھر وہ اپنی قے کو واپس کر لے۔''

٣٧٢٤ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِیُّ الْمَقْدِسِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِیْدٍ وَهُوَ مَوْلٰی بَنِیْ هَاشِمٍ عَنْ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْكَلْبِ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

٣٧٢٤: ترجمہ سابقہ حدیث جیسا ہے۔

٣٧٢٥ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ نَافِعٍ عَنِ الْحَسَنِ ابْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ یَّهَبَ هِبَةً ثُمَّ یَرْجِعَ فِیْهَا اِلَّا مِنْ وَلَدِهٖ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ وَاَنَا صَغِیْرٌ عَائِدٌ فِیْ قَیْئِهٖ فَلَمْ نَدْرِ اَنَّهٗ ضَرَبَ لَهٗ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَمَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَاْكُلُ ثُمَّ یَقِیْءُ ثُمَّ یَعُوْدُ فِیْ قَیْئِهٖ۔

٣٧٢٥: حضرت طاوس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کسی شخص کے لئے یہ بات جائز نہیں ہے کہ ہبہ کرے اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے علاوہ والد کے۔ حضرت طاوس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات سنی تھی اور میں ان دنوں کم عمر تھا اور وہ جملہ جو میں نے سنا تھا وہ جملہ ''عَائِدٌ فِیْ قَیْئِهٖ'' تھا اور نہ معلوم آپ نے یہ مثال اس شخص کے لئے بیان فرمائی تھی یا نہیں اور وہ یہ ہے پھر جو شخص یہ کام کرے اس کی مثال کتے کی طرح ہے کہ کھاتا ہے اور پھر قے کر دیتا ہے اور پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

١٨١٢ : ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ فِیْهِ

باب: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں اختلاف

٣٧٢٦ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الَّذِیْ یَرْجِعُ فِیْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ یَرْجِعُ فِیْ قَیْئِهٖ فَیَاْكُلُهٗ۔

٣٧٢٦: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ خیرات کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے اس لیے کہ کتا اپنے کھانے کو اُگل دیتا ہے پھر اس کو کھاتا ہے۔

٣٧٢٧ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ یَحْیٰ هُوَ ابْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ عَمْرٍو هُوَ الْاَوْزَاعِیُّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ ابْنِ فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ

٣٧٢٧: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص صدقہ کر کے اس کو واپس کر لیتا ہے تو اس کی ایسی مثال ہے کہ جیسی کتے کی مثال ہے جو کہ (پہلے) قے کرتا ہے پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهٖ فَاَكَلَهٗ۔

۳۷۲۸ اَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ حَدَّثَهٗ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهٖ قَالَ الْاَوْزَاعِيُّ سَمِعْتُهٗ يُحَدِّثُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۷۲۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''صدقہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے کتے کی عادت ہے قے کر کے چاٹ لینا۔''

۳۷۲۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے جیسا ہے۔''

۳۷۳۰ اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۳۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے چاٹنے والے شخص جیسا ہے۔''

۳۷۳۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ وَهُوَ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۳۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے والے کی مانند ہے۔''

۳۷۳۲ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ

۳۷۳۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بری مثال ہمارے واسطے نہیں ہے۔ (دراصل) ہبہ کرنے کے بعد اپنی شے کو واپس لینے والا شخص قے کر کے چاٹ لینے

الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ۔

٣٧٣٣ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ خَالِدٍ عَنْ عِكْرَمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ فِي قَيْئِهِ۔

١٨١٣: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى طَاوٗسٍ فِي الرَّاجِعِ فِي هِبَتِهِ

٣٧٣٤ اَخْبَرَنِيْ زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِي قَيْئِهِ۔

٣٧٣٥ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ۔

٣٧٣٦ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهِ حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ طَاوٗسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ يَاْكُلُ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِي قَيْئِهِ۔

٣٧٣٧ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَاوٗسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

والے کی مانند ہے۔''

٣٧٣٣: ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا ''ہمارے واسطے بُری مثال کی مشابہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اپنی شے کو واپس لینے والا شخص کتے کی مانند ہے جو کہ قے کرنے کے بعد اس کو کھالے۔'' یعنی جس طریقہ سے کتا قے کی ہوئی شے کھالیتا ہے اس طریقہ سے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص بھی ہے۔''

باب: اُس اختلاف کا تذکرہ جو راویوں نے طاؤس کی روایت میں بیان کیا

٣٧٣٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''ہبہ کر کے اس کو واپس لینے والا شخص کتے کی طرح ہے جس طریقہ سے کتا قے کرتا ہے اور پھر اس کو وہ کھا لیتا ہے۔''

٣٧٣٥: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اپنے ہبہ کیے ہوئے مال کو ہبہ کرنے کے بعد واپس لینے والا شخص کتے کی عادت والا ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس کو کھا لیتا ہے۔

٣٧٣٦: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی کے واسطے ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینا حلال نہیں فرمایا لیکن والد اپنے لڑکے کو کوئی شے دے کر واپس لے لے تو اس میں حرج نہیں ہے بلکہ جائز ہے اس کے لئے اور اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیتا ہے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کر کے اس کو کھا لیتا ہے جس وقت اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے اس کھائے ہوئے کی اور پھر کھا لیتا ہے اس قے کو۔

٣٧٣٧: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ''کسی شخص کے لئے حلال نہیں کہ وہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لیکن والد کے لئے درست ہے کہ اپنے بیٹے سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِد قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِي قَيْئِهِ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلاً حَتّٰى بَلَغَنَا اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ قَيْئَهُ۔

۳۷۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ مَثَلُ الَّذِي يَهَبُ فَيَرْجِعُ فِي هِبَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ فَيَقِيْءُ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهُ۔

ہبہ کرنے کے بعد ہبہ کی ہوئی شے واپس لے لے۔'' حضرت طاؤس (راوی) بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا کہ قے کر کے چاٹنے والا... لیکن مجھ کو اس بات کا علم نہیں تھا کہ رسول کریمؐ نے مثال میں اس مثال کو بیان فرمایا تھا آخر مجھ کو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ہبہ کر کے اس کو واپس لے لینے والا شخص' کتے کی طرح ہے جو کہ اپنی قے کو کھاتا ہے۔

۳۷۳۸: حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے یہ حدیث شریف طاؤس سے سنی اور طاؤس نقل فرماتے ہیں کہ میں نے ایسے شخص سے یہ حاصل کی کہ جس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث شریف یہ ہے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: اس شخص کی مثال جو کہ ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لے لے اس کتے کی طرح ہے جو کہ قے کرتا ہے اور پھر اس قے کو دوبارہ کھالیتا ہے۔

(۳۳)

کتاب الرقبی

رُقبیٰ سے متعلق احادیث مبارکہ

۱۸۱۴: ذِكْرُ الْاِخْتِلاَفِ عَلَى ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ فِيْ خَبَرِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ فِيْهِ

باب: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی روایت میں ابن ابی نجیح پر اختلاف

۳۷۳۹: اَخْبَرَنَا هِلاَلُ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۳۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "رقبیٰ جائز ہے۔"

تشریح: رقبیٰ کا مفہوم یہ ہے کہ مکان ہو یا زمین وغیرہ کوئی شخص کسی دوسرے کو یوں کہے کہ اگر پہلے میں مرگیا تو یہ مکان یا زمین تو لے لینا اگر تو مرگیا تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا اسے رقبیٰ کہتے ہیں۔

۳۷۴۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ رَجُلٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِيْ اُرْقِبَهَا۔

۳۷۴۰: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کا مالک اسی کو بنایا کہ جس کو مالک نے وہ چیز عطا فرمائی تھی۔

۳۷۴۱: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلاَءِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ لَعَلَّهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لاَ رُقْبٰى فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ۔

۳۷۴۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا رقبیٰ نہیں کرنا چاہئے پھر جس شخص نے رقبیٰ کیا تو اس کا راستہ میراث کا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى اَبِي الزُّبَيْرِ

۳۷۴۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَرْقُبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهٗ۔

۳۷۴۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ۔

۳۷۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ۔

۳۷۴۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۴۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمْرٰى وَلَا الرُّقْبٰى فَمَنْ اَعْمَرَ شَيْئًا اَوْ اَرْقَبَهٗ فَاِنَّهٗ لِمَنْ اُعْمِرَهٗ وَ اُرْقِبَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ اَرْسَلَهٗ حَنْظَلَةُ۔

باب: اس حدیث میں ابوزبیر رضی اللہ عنہ پر جواختلاف کیا گیا ہے اُس کا تذکرہ

۳۷۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اپنے مال دولت کا رُقبیٰ نہ کیا کرو پھر جو شخص کسی شے کا رُقبیٰ کرے تو وہ چیز جس کے لئے رُقبیٰ کیا گیا اُس کی ہوگی۔

۳۷۴۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے اور جو شخص اس کے لئے جاتا ہے کہ جس کو دیا جاتا ہے اور رُقبیٰ جائز ہے اس کا کہ جس کے لئے رُقبیٰ کیا گیا اور ہبہ کرنے کے بعد اس کو واپس لینے والا شخص ایسا ہے کہ جیسے کہ قے کھانے والا۔

۳۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے کہ عمریٰ اور رُقبیٰ (جائز ہے) اور دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رُقبیٰ درست نہیں ہے اور سے عمریٰ بھی جائز نہیں ہے کہ عمریٰ بھی پھر فرمایا: جو شخص کسی چیز کو عمریٰ کے طور پر دے دے وہ اس کی ہے کہ جس کو کہ عمریٰ دیا گیا اور جس نے رُقبیٰ میں کوئی شے دی تو وہ رُقبیٰ لینے والے کی ہوگی۔

۳۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عمریٰ یا رُقبیٰ کرنا مصلحت کی بات نہیں ہے پھر جس شخص کو کوئی شے دی گئی عمریٰ اور رُقبیٰ میں سے تو وہ شے اسی کی ہوگی زندگی میں اور موت میں بھی۔ حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس روایت کو مرسل فرمایا ہے۔

۳۷۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهُ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى فَمَنْ أُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ۔

۳۷۴۷: حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبیٰ کرنا حلال نہیں ہے۔ پھر جس شخص کو رقبیٰ کے طور سے کوئی شے دی گئی تو اس کا میراث کا راستہ ہے۔

۳۷۴۸: أَخْبَرَنِىْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ أَبِىْ نَجِيْحٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ۔

۳۷۴۸: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ یعنی زمین یا مکان لینے والے کے ورثہ کی میراث ہو جاتا ہے۔

۳۷۴۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۴۹: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ وارثوں کی وراثت ہے۔

۳۷۵۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۰: حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: عمریٰ کرنا درست ہے۔

۳۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۱: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: عمریٰ وارث کی میراث ہے۔

۳۷۵۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو ابْنَ دِيْنَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِيِّ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

۳۷۵۲: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. عمریٰ وارث کی وراثت ہے۔

کتاب العمریٰ

عمریٰ سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۳۷۵۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا یُحَدِّثُ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی هِیَ لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ طَاوُسًا یُحَدِّثُ عَنْ حُجْرِنِ الْمَدَرِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ وارث کی ملکیت ہے۔

۳۷۵۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدُاللّٰهِ بْنِ بَزِیْدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَضٰی بِالْعُمْرٰی لِلْوَارِثِ۔

۳۷۵۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے واسطے عمریٰ کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبِیْ اَنَّهٗ عَرَضَ عَلَیَّ مَعْقَلٌ عَنْ عَمْرِو ابْنِ دِیْنَارٍ عَنْ حُجْرٍ الْمَدَرِیِّ عَنْ زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهٖ مَحْیَاهُ وَمَمَاتَهٗ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ اَرْقَبَ شَیْئًا فَهُوَ لِسَبِیْلِهٖ۔

۳۷۵۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیا تو وہ شے اس کی زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی اسی کی ہوگی اور رقبیٰ نہ کیا کرو جس شخص نے کسی شے میں رقبیٰ کیا تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہوگی۔

۳۷۵۷: اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زَیْدُ بْنُ اَخْزَمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِی اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ الْحَجُوْرِیِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

۳۷۵۸: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ هُوَ ابْنُ بَشِیْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۵۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔

۳۷۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مَكْحُوْلٌ عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی۔

۳۷۵۹: حضرت مکحول سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ اور رقبیٰ کو جائز اور ثابت رکھا۔

۱۸۱۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِیْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِی الْعُمْرٰی

باب: جابر رضی اللہ عنہ نے جو خبر اور حدیث عمریٰ کے باب میں نقل کی اور ناقلین نے اس میں اختلاف کیا

۳۷۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا بِسْطَامُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۰: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ کے وقت ارشاد فرمایا: عمریٰ درست ہے یعنی عمریٰ کرنے کے بعد وہ نافذ ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِیْلَ عَنْ عَبْدِالْكَرِیْمِ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعُمْرٰی وَالرُّقْبٰی قُلْتُ وَمَا الرُّقْبٰی قَالَ یَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِیَ لَكَ حَیَاتَكَ فَاِنْ فَعَلْتُمْ فَهُوَ جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۱: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے عمریٰ اور رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا۔ راوی نے اپنے استاذ جابرؓ سے دریافت کیا رقبیٰ کیا شے ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کوئی شخص دوسرے شخص سے کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہارے واسطے ہے اور تم ہی اسکے مالک ہو اس طریقہ سے دینے کو منع فرمایا پھر اگر کسی شخص نے کسی کو اس طریقہ سے کہہ کر دے دیا تو وہ چیز اسکی ہو جاتی ہے کہ جس کو اس طریقہ سے کہا ہے۔

۳۷۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ

۳۷۶۲: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ درست ہے (یعنی عمریٰ کرنے

يُحَدِّثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَأَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُعْطِيَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَوْتَهُ۔

۳۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ اَبِي جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ اُرْقِبَ اَوْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ۔

۳۷۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَأَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ اَنْبَأَنَا حَبِيْبُ بْنُ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ۔

۳۷۶۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَلَمْ يَسْمَعْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا اَوْ اُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ عَطَاءٌ هُوَ لِلْآخَرِ۔

۳۷۶۷: اَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَأَنَا وَكِيْعٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِي ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقْبٰى وَقَالَ مَنْ اُرْقِبَ رُقْبٰى فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۶۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

کے بعد وہ نافذ اور جاری ہو جاتا ہے)۔

۳۷۶۳: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص نے کسی کو کوئی شے دی زندگی میں اس کو استعمال کرنے کو تو وہ شے زندگی اور اس کے مرنے کے بعد اسی کی ہوگی۔

۳۷۶۴: حضرت عطاء نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبیٰ نہ کیا کرو اور عمریٰ کرنا اچھا کام نہیں ہے پھر جس شخص کو رقبیٰ دیا جائے گا یا عمریٰ کسی شے میں تو وہ شے اس کے ورثہ کی ہو جائے گی۔

۳۷۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہ تو عمریٰ کرنا چاہیے اور نہ ہی رقبیٰ کرنا اچھا کام ہے پھر جس کسی شخص نے عمریٰ یا رقبیٰ کیا تو پھر وہ شے ہمیشہ کے لیے اس شخص کی ہوگی چاہے وہ شخص زندہ رہے یا اس کا انتقال ہو جائے۔

۳۷۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ تو رقبیٰ ہے اور نہ عمریٰ پھر جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ یا رقبیٰ کیے پھر وہ اسی کا ہو گیا زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

۳۷۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رقبیٰ اور عمریٰ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو کوئی شے رقبیٰ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے جس کو وہ شے دی گئی۔

۳۷۶۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا اور فرمایا کہ جو شخص کسی شے کو رقبیٰ میں دے تو وہ شے اسی کی ہو جاتی ہے کہ جس کو وہ شے دی

مَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا فَهُوَ لَهٗ حَیَاتَهٗ وَ مَمَاتَهٗ۔

۳۷۶۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ صُدْرَانَ عَنْ بِشْرِ ابْنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ قَالَ حَدَّثَنَا جَابِرٌ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ یَعْنِیْ اَمْوَالَکُمْ لَا تُعْمِرُوْهَا فَاِنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ شَیْئًا فَاِنَّهٗ لِمَنْ اُعْمِرَهٗ حَیَاتَهٗ وَ مَمَاتَهٗ۔

۳۷۷۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَمْسِکُوْا عَلَیْکُمْ اَمْوَالَکُمْ وَلَا تُعْمِرُوْهَا فَمَنْ اُعْمِرَ شَیْئًا حَیَاتَهٗ فَهُوَ لَهٗ حَیَاتَهٗ وَ بَعْدَ مَوْتِهٖ۔

۳۷۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ دَاوٗدَ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرُّقْبٰی لِمَنْ اُرْقِبَهَا۔

۳۷۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ دَاوٗدَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْعُمْرٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا وَالرُّقْبٰی جَائِزَةٌ لِاَهْلِهَا۔

۱۸۱۸: ذِکْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَی الزُّهْرِیِّ فِیْهِ

۳۷۷۳: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنَا ابْنُ شِهَابٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ اَنْبَاَنَا بَقِیَّةُ بْنُ الْوَلِیْدِ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰی فَهِیَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ یَرِثُهَا مَنْ یَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

گئی۔

۳۷۶۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے انصاری لوگو! تم لوگ اپنے مال دولت کو اپنے پاس رکھو اور تم لوگ اپنے مال میں عمریٰ نہ کرو۔ پھر جو شخص عمریٰ کرے گا کسی شے میں دوسرے کی جو کہ زندگی میں کی جائے اور مرنے کے بعد۔

۳۷۷۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم سنبھال رکھو اپنے مال میں اور عمریٰ نہ کیا کرو ان مالوں میں پھر جو شخص عمریٰ کرے گا کسی شے میں دوسرے کیلئے تو اسکی زندگی بھر کے لیے وہ شے ہو جائے گی جب تک کہ وہ شخص زندہ رہے اور اس کی مرنے کے بعد بھی وہ شے اس شخص کی ہے۔

۳۷۷۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رقبیٰ اس شخص کا ہے کہ جس شخص کے لئے رقبیٰ کیا گیا۔

۳۷۷۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ ان لوگوں کا ہو جاتا ہے کہ جن کو دیا گیا ہے اور رقبیٰ کے مالک بھی اس کے لوگ (جن کے لئے رقبیٰ کیا گیا) ہوتے ہیں۔

باب: اِس اختلاف کا تذکرہ جو کہ زہری پر اس خبر میں نقل کیا گیا ہے

۳۷۷۳: حضرت زہری نے عروہ سے اور انہوں نے حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی کے لئے عمریٰ کیا تو وہ شے اس شخص کی ہوگی اور اس کے بعد اس کے ورثاء کی ہے جو کہ اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

عمریٰ کیا ہے؟

اس حدیث مبارکہ کا مفہوم یہ ہے کہ جس کسی نے کسی آدمی کو زندگی بھر کے لئے کوئی چیز استعمال کرنے کو دی ہے وہ ساری زندگی وہ چیز دوبارہ نہیں لے سکتا وہ چیز جس کو دی گئی وہ ہمیشہ اس کا مالک رہے گا ہاں اس دینے والے آدمی کی وفات کے بعد اس کے ورثاء وہ چیز واپس لیں گے اور عمریٰ کی تین قسمیں ہیں ایک یہ کہ کوئی شخص یوں کہے کہ میں نے یہ چیز تمہیں زندگی بھر کے لئے دے دی ہے اور تمہارے مرنے کے بعد یہ چیز تمہارے ورثاء کے پاس رہے گی۔

دینے والے نے اگر یہ کہہ دیا کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے تو علماء میں سے کثرت کی رائے یہ ہے کہ اس کا حکم بھی پہلی قسم کی طرح ہے۔ اور تیسری قسم عمریٰ کی یہ ہے کہ چیز دینے والا یوں کہے کہ تمہاری زندگی تک یہ تمہاری ہے اور تمہاری وفات کے بعد یہ مکان وغیرہ تمہاری ہو جائے گا اگر پہلے میں مرگیا یہ مکان میرے ورثاء کا ہوگا ان اقسام کی مزید تفصیل کتب فقہ سے ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۳۷۷۴: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا اور اس کے پہلے لوگوں کے لئے وارث اس عمریٰ کا وہ ہے جو کہ وارث اس کے مال کا ہوگا اس کے مرنے کے بعد۔

۳۷۷۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ الْبَعْلَبَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ وَأَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ۔

۳۷۷۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کے لئے ہے کہ جس کے لئے عمریٰ کیا گیا ہے اور عمریٰ میں سے جو شے اس کو ملی ہے وہ اس کی ہے اور اس کے بعد اس کی ہے جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو شخص اس کے مال کا وارث ہوگا وہ ہی شخص اس عمریٰ کا بھی وارث ہے۔

۳۷۷۶: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ الدِّمَشْقِيُّ عَنْ أَبِي عُمَرَ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوثَةٌ۔

۳۷۷۶: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شخص کو عمریٰ میں کوئی چیز دے اس کے پیچھے رہنے والے کو تو وہ بخشش میں آئی ہوئی شے اس کی ملکیت ہے کہ جس کو مالک نے دی اور پھر اس کی ہے جو شخص اس عطیہ کے وصول کرنے والے کا ہو گا۔

۳۷۷۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمَنِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ

۳۷۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے عمریٰ میں اپنی شے دی کسی دوسرے شخص کو اور اس کے وارثوں کو اس نے اپنی گفتگو سے اپنے حق

اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرىٰ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَقَدْ قَطَعَ قَوْلُهٗ حَقَّهٗ وَهِيَ لِمَنْ اُعْمِرَ وَلِعَقِبِهٖ۔

۳۷۷۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ اِلَى الَّذِيْ اَعْطَاهَا لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

۳۷۷۹ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْيَمَانِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَنَّ جَابِرًا اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّهٗ مَنْ اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَاِنَّهَا لِلَّذِيْ اُعْمِرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِيْ اَعْطَاهَامَا وَقَعَ مِنْ مَوَارِيْثِ اللّٰهِ وَحَقِّهٖ۔

۳۷۸۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ فُدَيْكٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِيْمَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةٌ لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ لِاَنَّهٗ اَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ۔

۳۷۸۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ اَخْبَرَهٗ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا رَجُلٍ

گومٹایا اس کے کہنے سے وہ شے اس کی ہوگئی اور اس کے پہلے لوگوں کی۔

۳۷۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جو شخص کسی کے لئے عمریٰ کرے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لئے یعنی اس کے ورثاء کے لئے البتہ اس دی ہوئی شے کا مالک ہو جاتا ہے وہ لینے والا شخص واپس نہیں لے سکتا اور وہ چیز دینے والے کی طرف واپس نہیں ہو سکتی کیونکہ اس نے ایسی شے کا عطیہ کیا ہے کہ اس میں لینے والے ورثہ کی وراثت ہو گئی ہے۔

۳۷۷۹. حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: جس شخص نے کسی شے کو دیا کسی کو کچھ عمریٰ کے طور سے اور مالک بنا دیا اس کو اور پچھلے ورثاء کو اس عمریٰ کا تو مالک ہو گیا وہ آدمی اس چیز کا اب اس کے وارث اللہ کے مقرر کیے ہوئے حصوں کے اس عمریٰ کو لے لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ ملے گا۔

۳۷۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمہ میں. جس نے عمریٰ میں دی اپنی چیز دوسرے آدمی کو اور اس آدمی کے وارثوں کو اس کے مرنے کے بعد حکم یہ ہے کہ آپ نے فرمایا: وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے جو کہ دینے والے کو نہیں مل سکتا اور دینے والے کو جائز نہیں ہے کسی قسم کی شرط لگانا اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا استثناء کرنا درست ہے۔ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ عطیہ اس وجہ سے واپس نہیں ہو سکتا کہ اس دینے والے شخص نے اس طریقہ سے بخشش کی ہے کہ اس میں لینے والے شخص کے ورثاء کی وراثت ثابت ہوئی ہے پھر ورثہ نے اس شرط کو منقطع کر دیا۔

۳۷۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے کسی دوسرے کے لئے عمریٰ کیا اور اس کے ورثاء کے لئے عمریٰ کیے۔ (یعنی اس طرح سے کہا کہ یہ مکان وغیرہ تمام زندگی تمہارے لیے اور تمہارے مرنے کے بعد تمہارے ورثاء

اَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرٰى لَهُ وَلِعَقِبِهٖ قَالَ قَدْ اَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ اَحَدٌ فَاِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَاِنَّهَا لَا تَرْجِعُ اِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ اَجْلِ اَنَّهٗ اَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

کے لیے ہے اور اس دینے والے شخص نے کہا کہ میں نے وہ مکان یا کچھ اور شے تمہارے پچھلے کے لئے بخش دی۔ جب تک کہ ان میں سے کوئی باقی رہا۔ تو اب وہ مکان اس کے لئے ہو گیا اب وہ واپس نہیں لوٹ سکتا کیونکہ اس دینے والے (یعنی ہبہ کرنے والے نے اس طریقہ سے ہبہ کیا ہے کہ اس میں ورثاء کے لیے وراثت قائم ہو گئی۔

۳۷۸۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ ابْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى اَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ وَلِعَقِبِهِ الْهِبَةَ وَيَسْتَثْنِيَ اِنْ حَدَثَ بِكَ حَدَثٌ وَبِعَقِبِكَ فَهُوَ اِلَيَّ وَاِلٰى عَقِبِيْ اِنَّهَا لِمَنْ اُعْطِيَهَا وَلِعَقِبِهٖ۔

۳۷۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ سے متعلق فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو عطیہ کرے اور اس کو اس چیز کا مالک بنا دے اور استثناء کرتے ہوئے اس طریقہ سے کہے اگر تمہارے اور پر کسی قسم کا حادثہ پیش آ جائے تو وہ شے میری ہے اور میرے بعد رہنے والوں (یعنی میرے ورثاء) کی ہے تو اس پر اور اس قسم کی شرط لگانے والوں سے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص عطیہ میں دی گئی شے کا مالک ہو گیا (اور اس کے مرنے کے بعد) اس دوسرے شخص کے ورثاء مالک ہو گئے۔

۱۸۱۹: ذِكْرُ اخْتِلَافِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ وَ مُحَمَّدِ ابْنِ عَمْرٍو عَلٰى اَبِيْ سَلَمَةَ فِيْهِ

باب: اس حدیث میں یحییٰ بن کثیر اور محمد بن عمرو کا حضرت ابوسلمہ پر اختلاف کا بیان

۳۷۸۳۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ قَالَ ﷺ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

۳۷۸۳: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کا ہوتا ہے کہ جس کو بخشش کی گئی۔

۳۷۸۴۔ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى اَنَّ اَبَا سَلَمَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهٗ۔

۳۷۸۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے کہ جس کو بخشش کیا گیا۔

۳۷۸۵۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ۔

۳۷۸۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عمریٰ کرنا بہتر نہیں ہے لیکن جس کسی شخص نے عمریٰ میں دے دی کوئی چیز تو وہ اسی شخص کی ہو گی کہ جس کو وہ شے عطیہ کی ہے (یعنی ہبہ کیا ہے)۔

۳۷۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى وَعَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

۳۷۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیے تو وہ شخص اس کی ہوگئی کہ جس کو وہ شے مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے کسی شے میں عمریٰ کیے تو وہ شے اس کی ہوگئی کہ جس کو مالک نے بخشش کی۔

۳۷۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَاَلَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ هِشَامٍ عَنِ الْعُمْرٰى فَقُلْتُ حَدَّثَ مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ عَنْ شُرَيْحٍ قَالَ قَضٰى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

۳۷۸۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۳۷۸۹: قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ وَقُلْتُ كَانَ الْحَسَنُ يَقُوْلُ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ اِنَّمَا الْعُمْرٰى اِذَا اُعْمِرَ عَقِبُهُ مِنْ بَعْدِهِ فَاِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ كَانَ لِلَّذِيْ يَجْعَلُ شَرْطَهُ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَسُئِلَ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ جَابِرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُوْنَ بِهٰذَا قَالَ عَطَاءٌ قَضٰى بِهَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَرْوَانَ۔

۳۷۸۹: حضرت قتادہ سے روایت ہے کہ حضرت زہری نے بیان کیا کہ جس وقت عمریٰ دیا جائے کسی شخص کو اس کی زندگی بھر اور اس کے بعد اس کے ورثاء کو پھر وہ دینے والے شخص کی جانب واپس نہیں ہوگا اور جو شخص اس کے ورثاء کے لئے نہ کہے تو شرط کے موافق عمل ہوگا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔ قتادہ رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا انہوں نے نقل کیا کہ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو حدیث سنائی کہ نبی نے ارشاد فرمایا: عمریٰ جائز ہے۔ حضرت قتادہ اور حضرت زہری سے سن کر بیان کرتے ہیں کہ خلفاء نے اس کے موافق حکم نہیں کیا (یعنی حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے جواز کا حکم نہیں فرمایا۔ لیکن حضرت عطاء نقل فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اس کے موافق حکم فرمایا۔

۱۸۲۰: عَطِيَّةُ الْمَرْاَةِ بِغَيْرِ اِذْنِ زَوْجِهَا

باب: بیوی اپنے شوہر کی اجازت کے بغیر کچھ دے سکے اس کے بیان میں

۳۷۹۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ

۳۷۹۰: حضرت عمرو بن شعیب اپنے دادا سے نقل فرماتے ہیں کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ ح وَاَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یُوْنُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوٗدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِیْ هِنْدٍ وَحَبِیْبُ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ هِبَةٌ فِیْ مَالِهَا اِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا اللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مال سے کسی خاتون کو ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں ہے یعنی جس وقت مالک ہو گیا مرد اس کی عصمت کا (مطلب یہ ہے کہ نکاح ہونے کے بعد شوہر کی بغیر اجازت کسی عورت کو کسی کو ہبہ کرنا جائز نہیں ہے)۔

۳۷۹۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو ح وَاَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ بْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَامَ خَطِیْبًا فَقَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ لَا یَجُوْزُ لِامْرَاَةٍ عَطِیَّةٌ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔

۳۷۹۱: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے خطبہ پڑھنے کے لیے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا کہ کسی خاتون کے لئے جائز نہیں ہے کہ شوہر کی اجازت کے بغیر وہ کسی کو کچھ بخشش کرے۔

۳۷۹۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَیَّاشٍ عَنْ یَحْیَى بْنِ اَبِیْ هَانِئٍ عَنْ اَبِیْ حُذَیْفَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ الثَّقَفِیِّ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ ثَقِیْفٍ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهُمْ هَدِیَّةٌ فَقَالَ اَهَدِیَّةٌ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ كَانَتْ هَدِیَّةٌ فَاِنَّمَا یُبْتَغٰی بِهَا وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَقَضَاءُ الْحَاجَةِ وَاِنْ كَانَتْ صَدَقَةٌ فَاِنَّمَا یُبْتَغٰی بِهَا وَجْهُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالُوْا لَا بَلْ هَدِیَّةٌ فَقَبِلَهَا مِنْهُمْ وَقَعَدَمَعَهُمْ یُسَائِلُهُمْ وَیُسَائِلُوْنَهٗ حَتّٰی صَلَّی الظُّهْرَ مَعَ الْعَصْرِ۔

۳۷۹۲: حضرت عبدالرحمٰن بن علقمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ثقیف کے نمائندے ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور ان کے ساتھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے فرمایا: یہ ہدیہ ہے یا صدقہ و خیرات ہے اگر یہ تحفہ اور ہدیہ ہے تو اس میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی رضامندی ہے اور یہ ضرورت پوری ہونے کی چیز ہے اور اگر صدقہ اور خیرات ہے تو اس میں رضامندی ہے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ ان نمائندوں نے سن کر عرض کیا: نہیں یہ صدقہ نہیں ہے بلکہ ہدیہ اور تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اس کو قبول فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان لوگوں کے پاس بیٹھ گئے اور وہ آپ سے گفتگو کرنے لگے اور سوال کرنے لگ گئے یہاں تک کہ آپ نے نماز ظہر اور نماز عصر ایک ساتھ ملا کر پڑھیں۔

۳۷۹۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَیْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۷۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری خواہش ہے کہ میں کسی کا ہدیہ اور تحفہ نہ قبول کروں لیکن قریشی کا یا انصاری کا۔ یا ثقفی کا یا دوسی کا۔ (یہ قبائل کے

ﷺ قَالَ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَا اَقْبَلَ هَدِيَّةً اِلَّا مِنْ قُرَشِيٍّ اَوْ اَنْصَارِيٍّ اَوْ ثَقَفِيٍّ اَوْدَوْسِيٍّ۔

نام ہیں)۔

۳۷۹۴ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِلَحْمٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِيْلَ تُصُدِّقَ بِهٖ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَلَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَاهَدِيَّةٌ۔

۳۷۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کیسا ہے یہ گوشت؟ لوگوں نے یعنی گھر والوں نے عرض کیا: بریرہ کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا یہ بات سن کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صدقہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے لئے تھا اور ہمارے واسطے ہدیہ اور تحفہ ہے۔

(ختم کتاب الرقبی والعمری)

(۳۵)

کتاب الأیمان والنذور

قسموں اور نذروں سے متعلق احادیث مبارکہ

۳۷۹۵ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّهَاوِيُّ وَمُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

۳۷۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ((یَا مَقلِّب القُلُوب)) کہہ کر قسم کھایا کرتے تھے۔ یعنی قسم ہے مجھ کو اس (اللہ عزوجل) کی جو کہ دلوں کا پھیرنے والا ہے۔

۱۸۲۲: اَلْحَلْفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

باب: مصرف القلوب کے لفظ کی قسم

۳۷۹۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ اَبُوْ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الَّتِيْ يَحْلِفُ بِهَا لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔

۳۷۹۶: حضرت سالم اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم لا ؤمصرف القلوب کے جملہ کے ساتھ تھی یعنی اس طریقہ سے کہ قسم ہے دلوں کے پھیرنے والے کی دلوں کا پھیرنے والا اللہ ہے۔

۱۸۲۳: اَلْحَلْفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ عزوجل کی عزت کی قسم کھانے کے بارے میں

۳۷۹۷ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا

۳۷۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ عزوجل نے جنت کو پیدا فرمایا اور آگ کو پیدا فرمایا تو جبرئیل کو جنت کی جانب بھیجا اور ارشاد فرمایا۔ تم اس کو دیکھو کہ ہم نے کیا کچھ تیار کیا ہے اس میں اہل جنت کے لیے چنانچہ جبرئیل نے آ کر دیکھا پھر بارگاہ خداوندی میں عرض کیا کہ تیری عزت کی قسم ہے کہ وہ ایسی چیز ہے جو شخص اس کا حال سنے گا تو وہ اس کے بغیر نہ رہ

فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلَى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا اَحَدٌ فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا۔

سکے گا یعنی ہر شخص اس میں داخل ہو گا پھر اس کے لئے حکم ہوا تو وہ ڈھانپ دی گئی مشکل اور ناپسند باتوں سے۔ پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم پھر جا کر جنت کو دیکھو اور اس چیز کو دیکھو کہ جو جنت میں تیار کی گئی اہل جنت کے واسطے۔ چنانچہ حسب الحکم پھر جبرئیل نے جنت کو جا کر دیکھا تو دیکھا کہ وہ ڈھانپ دی گئی ہے ناپسند اور ناگوار چیزوں سے۔ پھر جبرئیل نے دربارِ الٰہی میں حاضر ہو کر عرض کیا تیری عزت کی قسم اب تو اس کی حالت یہ ہے کہ مجھ کو اس کا اندیشہ ہوا کہ شاید جنت میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا پھر جبرئیل کو حکم ہوا کہ تم جا کر دوزخ کی آگ کو دیکھو اور اس تیاری کو دیکھو کہ جو اہل دوزخ کے لئے تیار کی گئی ہے چنانچہ جبرئیل نے وہاں پر جا کر دیکھا کہ دوزخ تو ایک پر ایک چڑھی جاتی ہے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آ کر عرض کیا: اے میرے پروردگار تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا پھر باری تعالیٰ کا حکم ہوا تو فوراً ڈھانپ دی گئی پسندیدہ اشیاء سے پھر جبرئیل نے اس کو دیکھا اور عرض کیا: قسم ہے تیری عزت کی اب اس کی حالت کو دیکھ کر یہ خوف ہوا مجھ کو اس میں بغیر داخل ہوئے ایک بھی باقی نہ بچے گا۔

۱۸۲۴: اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰى

باب: اللہ تعالیٰ کے سوا قسم کھانے کی ممانعت کا بیان

۳۷۹۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ اِلَّا بِاللّٰهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

۳۷۹۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھایا کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کے نام کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرے اور قریش کی عادت تھی کہ وہ اپنے باپوں کے نام پر قسم کھایا کرتے تھے آپ نے منع فرمایا کہ باپوں کی قسم نہ کھایا کرو۔

۳۷۹۹: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ غِفَارٍ فِيْ مَجْلِسِ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا

۳۷۹۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل تم کو منع کرتا ہے باپوں کی قسم کھانے سے۔

بِآبَائِكُمْ۔

١٨٢٥: اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ

٣٨٠٠: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُوْلُ وَاَبِيْ وَاَبِيْ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا۔

٣٨٠١: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ وَ سَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لَهُ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا۔

٣٨٠٢: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَّلَا آثِرًا۔

باب: باپوں کی قسم کھانے سے متعلق

٣٨٠٠: حضرت سالم نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ حضرت عمرؓ سے رسول کریمؐ نے ایک مرتبہ یہ جملہ سنا. وابی وابی! یعنی والد کی قسم! مجھ کو باپ کی قسم! یہ سن کر آپؐ نے ان سے فرمایا: اللہ عزوجل منع کرتا ہے تم کو والد کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اللہ عزوجل کی قسم یہ مسئلہ سننے کے بعد میں نے پھر کبھی والد کی قسم نہیں کھائی نہ ہی آپ رضی اللہ عنہ کسی اور سے ایسی بات نقل کرتے۔

٣٨٠١: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ عزوجل تم کو منع فرماتا ہے اپنے باپوں کی قسم کھانے سے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ خدا کی قسم جس وقت سے میں نے یہ بات سنی تو پھر میں نے قسم نہیں کھائی باپوں کی۔ نہ اپنی جانب سے اور نہ ہی کسی دوسرے کی بات نقل کر کے (یعنی میں نے قسم کھانا ہی چھوڑ دیا)

٣٨٠٢: ترجمہ حسب سابق ہے۔

١٨٢٦: اَلْحَلْفُ بِالْاُمَّهَاتِ

٣٨٠٣: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَوْفٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِاُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْاَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا بِاللّٰهِ وَلَا تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ۔

باب: ماؤں کی قسم کھانے سے متعلق

٣٨٠٣: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم نہ کھایا کرو باپوں اور ماؤں اور شرکاء یعنی بت کی اور اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کی قسم نہ کھایا کرو اور تم اللہ عزوجل کی قسم بھی کھاؤ تو سچی قسم کھایا کرو۔

۱۸۲۷: اَلْحَلْفُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ

باب: اسلام کے علاوہ اور کسی ملت کی قسم کھانے سے متعلق

۳۸۰۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ خَالِدٍ ح وَاَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

۳۸۰۴: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی ملت اور دین کے علاوہ اسلام کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ شخص ایسا ہی ہوگا کہ اس نے جیسی قسم کھائی اور جس شخص نے اپنی جان کو کسی چیز سے ہلاک کیا (خودکشی کر لی) تو اللہ عزوجل اس شخص کو اسی شے سے عذاب دے گا کہ جس چیز سے اس نے خود کو ہلاک کیا تھا۔

خودکشی کرنے والے کو دائمی عذاب کی وعید شدید:

خودکشی کرنا اپنے ساتھ بہت ہی بڑا ظلم ہے کہ وہ اپنی جان کو وہ نقصان پہنچا رہا ہے اور کسی کو بھی کسی کے ساتھ ایسا کرنے کی اسلام اجازت نہیں دیتا تو وہ شخص کیسا ظالم ہے کہ جو اپنی جان کے درپے ہو کر اپنے آپ کو کسی آلہ سے قتل کر ڈالے وہ تو یوں سوچ کر یہ عمل کر رہا ہے کہ دنیا کے عذاب اور مصیبت سے بچ جاؤں گا لیکن ایسا نہیں بلکہ وہ اپنے آپ کو ہلاک کرنے والا ہے اور ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا اور عذاب میں کمی نہ ہوگی۔

یعنی خودکشی کرنے کے لیے اُس نے جو آلہ استعمال کیا ہوگا اُسی آلہ اور اُسی طریقہ سے ہمیشہ ہمیشہ وہ شخص عذاب میں مبتلا رہے گا۔ آج کل ذرا ذرا سی مالی مشکلات سے گھبرا کر خودکشی (Sucide) کا جو رجحان چل پڑا ہے اور جس طرح ہمارے ملک کے اخبارات اس کو کوریج دیتے ہیں اور انہیں ہیرو بنا کر پیش کرتے ہیں انہیں خود ہی اس حدیث پر غور کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص کس عذاب میں گرفتار کیا جائے گا۔

نعوذ باللہ آج تو اس عمل بد کو کچھ بھی معیوب نہیں جانا جاتا تھوڑی سی بات پر اپنے آپ کو ہلاک کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں گھریلو جھگڑا اور مالی مشکلات لین دین کے چکر یا کسی بھی معاملہ کی وجہ سے خودکشی کو ترجیح دیتے ہیں اور یہ عمل کر گزرنے والا جس بھی آلہ کے ساتھ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا اسی آلہ کے ساتھ ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں گرفتار رہے گا۔ (جاری)

۳۸۰۵ اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ

۳۸۰۵: ترجمہ حسب سابق ہے۔

حَدَّثَنِي أَبُو قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ثَابِتُ بْنُ الضَّحَّاكِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ عُذِّبَ بِهِ فِي الْآخِرَةِ۔

۱۸۲۸: اَلْحَلْفُ بِالْبَرَآءَةِ مِنَ الْإِسْلَامِ

باب: اسلام سے بےزار ہونے کے لئے قسم کھانا

۳۸۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا۔

۳۸۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کہے کہ اسلام سے میں بری ہوں تو اگر وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے خود کو اپنے بارے میں ظاہر کیا (یعنی جس چیز کا اپنے واسطے اقرار کیا) اور اگر وہ شخص سچا ہے تو وہ شخص اسلام کی جانب سلامتی کے ساتھ رخ نہیں کرے گا۔

دینِ اسلام سے بیزار ہونے کی بابت قسم کھانے والے کو گناہِ عظیم:

حدیث مذکورہ کا مفہوم یہ ہے کہ مثلاً کسی شخص نے کہا کہ اگر میں یہ کام انجام نہ دوں تو (خدانخواستہ) میں یہودی ہوں یا نصرانی اور عیسائی بن جاؤں یا کوئی شخص کہے میں دینِ اسلام سے یا قرآن کریم سے بےزار ہوں اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا پڑ گیا تو ایسی قسم کا پورا کرنا ضروری نہیں ہے بلکہ قسم توڑ کر اس کا کفارہ ادا کرے اور مذکورہ بالا احادیث شریف میں خودکشی سے متعلق وعید بھی بیان فرما دی گئی ہے کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ اسی عذاب میں مبتلا رہے گا کہ جس سے اس نے خود کو ہلاک کیا۔ واضح رہے کہ شریعت اسلام میں خودکشی اگرچہ سخت ترین گناہ ہے لیکن ایسے شخص کی نمازِ جنازہ بہر حال ادا کی جائے گی جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((صلوا علی کل بر و فاجر)) یعنی ہر ایک گناہ گار اور ہر ایک نیک شخص سب پر نمازِ جنازہ ادا کرو۔ الحدیث (جامی)

۱۸۲۹: اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

باب: خانہ کعبہ کی قسم سے متعلق

۳۸۰۷: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ قُتَيْلَةَ امْرَأَةٍ مِنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا

۳۸۰۷: قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون روایت نقل کرتی ہیں کہ ایک یہودی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ شریک مقرر کرتے ہو اور تم لوگ شرک کرتے ہو اور کہتے ہو کہ تم لوگ "مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ شِئْتَ" یعنی جاہے اللہ اور جاہو تم اور تم لوگ وَالْكَعْبَةِ کہتے ہو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کی۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لوگوں کو کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو تم لوگ وَ رَبِّ

اَرَادُوا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ۔

الْكَعْبَةِ کہا کرو یعنی قسم ہے خانہ کعبہ کے پروردگار کی اور اگر کوئی شخص کہنا چاہے تو ماشاءاللہ کہے۔ اِس کے بعد "ثُمَّ شِئْتَ" کہا کرے اور لفظ "شِئْتَ" نہ کہا کرے۔

۱۸۳۰: اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

باب: جھوٹے معبودوں کی قسم کھانا

۳۸۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ۔

۳۸۰۸: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے باپوں اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

۱۸۳۱: اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ

باب: لات (بُت کی قسم) سے متعلق

۳۸۰۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ۔

۳۸۰۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص لات کی قسم کھائے (لات عرب کے ایک مشہور بت کا نام ہے) تو اس کو چاہیے کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہے اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آؤ جوا کھیلیں گے تو اس کو چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

۱۸۳۲: اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

باب: لات اور عزیٰ کی قسم کھانا

۳۸۱۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْدَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ ائْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهٗ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ لِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا

۳۸۱۰: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ ہم لوگ لوگوں کے درمیان گفتگو کر رہے تھے اور میں ان دنوں نیا نیا مسلمان ہوا تھا کہ میرے منہ سے نکل گیا لات اور عزیٰ کی قسم۔ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے کہا کہ تم نے ایک بُری بات کہہ ڈالی آؤ تم میرے ساتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جا کر عرض کریں اور انہوں نے کہا کہ ہمارے خیال میں تم نے کفر کے جملے بولے ہیں۔ حضرت مصعب کے والد صاحب کہتے ہیں کہ ہم لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور جا کر ہم نے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا کہ تم کلمہ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ تین مرتبہ کہو اور تم اعوذ باللہ پڑھو اور تم تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم جس وقت پڑھ کر فارغ ہو جاؤ تو تم تین مرتبہ

تَعُدْلَهٗ۔

بائیں جانب تھوک دو اور تم پھر کبھی اس طرح کی قسم نہ کھانا۔

۳۸۱۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُصْعَبُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۳۸۱۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے نقل کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی۔ میرے ساتھی نے سن کر کہا: تم نے بری بات کہی اور تم نے فحش اور بیہودہ کلام کیا پھر میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے یہ حال آپ کے سامنے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پڑھ کر تم اپنے بائیں جانب تھوک دو اور تم "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" پڑھو اور آئندہ اس طرح نہ کہنا۔

۱۸۳۳: اِبْرَارُ الْقَسَمِ

باب: قسموں کا پورا کرنا

۳۸۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَ تَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْقَسَمِ وَرَدِّ السَّلَامِ۔

۳۸۱۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات چیزوں کا حکم فرمایا: ۱: جنازوں کے پیچھے چلنا' ۲: بیماروں کی مزاج پرسی کے لئے جانا' ۳: چھینک کا جواب دینا یعنی جس وقت کوئی چھینکنے والا شخص چھینک کر الحمد للہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ کہے' ۴: اور جب کوئی شخص دعوت کرے تو اس کو قبول کرنا' ۵: اور جس شخص پر ظلم ہوا ہو یا ظلم ہو رہا ہو تو اسکی امداد کرنا جس طریقہ سے ممکن ہو سکے' ۶: اور قسموں کو سچا کرنا (جائز قسم کھانے کے بعد اُسکو پورا کرنا)' ۷: سلام کا جواب دینا۔

۱۸۳۴: مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

باب: کسی شخص نے کسی چیز کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانے کے بعد عمدہ اور بہتر پایا تو وہ شخص کیا کرے؟

۳۸۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِي السَّلِيْلِ عَنْ زَهْدَمٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا عَلَى الْاَرْضِ يَمِيْنٌ اَحْلِفُ عَلَيْهَا فَاَرٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا اَتَيْتُهٗ۔

۳۸۱۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زمین پر کوئی ایسی قسم نہیں ہے کہ اگر میں اس پر قسم کھاؤں تو میں پھر اس کو بہتر خیال کروں اس کے علاوہ تو وہ ہی کام میں انجام دوں جو کہ بہتر ہے۔

۱۸۳۵: اَلْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

۳۸۱۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى رَهْطٍ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ نَسْتَحْمِلُهُ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَحْمِلُكُمْ وَمَا عِنْدِى مَا اَحْمِلُكُمْ ثُمَّ لَبِثْنَا مَا شَاءَ اللّٰهُ فَاُتِيَ بِاِبِلٍ فَاَمَرَ لَنَا بِثَلَاثِ ذَوْدٍ فَلَمَّا انْطَلَقْنَا قَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَا يُبَارِكُ اللّٰهُ لَنَا اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَسْتَحْمِلُهُ فَحَلَفَ اَنْ لَا يَحْمِلَنَا قَالَ اَبُوْ مُوْسَى فَاَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا اَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ اِنِّي وَاللّٰهِ لَا اَحْلِفُ عَلَى يَمِيْنٍ فَاَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِي وَاَتَيْتُ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

باب: قسم توڑنے سے قبل کفارہ دینا

۳۸۱۴: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا یعنی تنہا نہیں بلکہ اپنی جماعت میں شامل ہو کر حاضر ہوا تھا اور ہم سب اسی غرض سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تاکہ آپ سے سواری مانگ سکیں۔ آپ نے ہم لوگوں سے فرمایا: خدا کی قسم! میں تم کو سواری نہیں دوں گا اور میرے پاس سواری کی چیز تمہارے واسطے نہیں ہے۔ حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ اس قدر دیر تک ٹھہرے رہے کہ جس قدر دیر اللہ عزوجل کی مرضی ہوئی اس دوران کچھ اونٹ آئے پھر حکم ہوا ہمارے واسطے تین اونٹ دینے کا۔ پس جس وقت ہم لوگ وہاں سے روانہ ہوئے تو آپس میں تذکرہ کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہم کو مبارک نہیں ہوں گی اس لیے کہ جس وقت ہم نے آپ کے پاس آنے کے بعد سواریاں مانگیں تو آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ تم کو سواری نہیں دیں گے۔ ابو موسیٰ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا جو کہ ہم نے آپ سے کہی تھی آپ نے فرمایا میں نے تم کو سواری نہیں دی بلکہ اللہ عزوجل نے دی ہے اور یہ بات ارشاد فرمائی: خدا کی قسم میں جو قسم کھاتا ہوں اور پھر میں بہتر دیکھتا ہوں اس کے غیر کو اس سے تو کفارہ دے دیتا ہوں اپنی قسم کا اور میں وہ کام انجام دیتا ہوں جو کہ اس قسم سے بہتر ہوتا ہے۔

۳۸۱۵ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهِ وَلْيَاْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۵: حضرت عمرو بن شعیب سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے باپ سے سنا۔ انہوں نے اپنے دادا سے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص قسم کھائے کسی شے کی پھر وہ شخص اس کے غیر میں بہتری خیال کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کر دے پھر اس کو چاہیے کہ وہ شخص اس کام کی جانب رجوع کرے جو بہتر نظر آیا ہے اس کو اس چیز سے کہ جس پر قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۳۸۱۶: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے جو شخص قسم کھائے کسی بات پر

ابْنِ سَمُرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا حَلَفَ اَحَدُكُمْ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَلْيَنْظُرِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ فَلْيَاْتِهٖ۔

اور پھر وہ شخص اس کے خلاف میں بھلائی اور خیر سمجھے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا اور غور و فکر کرے اس کو جو کہ بہتر ہے اس سے اور اس کام کی جانب آئے جو کہ بہتر ہے۔

۳۸۱۷ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۷ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم کسی چیز پر قسم کھاؤ تو پہلے کفارہ ادا کرو اپنی قسم کا پھر اس کام کو کرو جو بہتر ہو اس چیز سے کہ جس پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْقُطَعِىُّ عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ وَائْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ۔

۳۸۱۸ حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا کہ جب تو کسی کام پر قسم کھا لے پھر تجھے اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو قسم کا کفارہ دیدے اور اس بہتر کام کو کر لے۔

۱۸۳۶: اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

باب قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینا

۳۸۱۹ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو مَوْلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِهٖ۔

۳۸۱۹: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے پھر وہ اس کے علاوہ (کسی اور چیز) میں بھلائی تصور کرے تو پہلے اس کام کو انجام دے جو کہ بہتر ہو اور پھر کفارہ ادا کرے اپنی قسم کا۔

۳۸۲۰ اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ تَمِيْمِ بْنِ طَرَفَةَ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَلْيَدَعْ يَمِيْنَهٗ وَلْيَاْتِ الَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا۔

۳۸۲۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی کام کے کرنے کی قسم کھا لے پھر وہ اس کے علاوہ دوسرے کام میں بہتری دیکھے تو اس بہتر کام کو انجام دے لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۳۸۲۱ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُبْنُ

۳۸۲۱: حضرت عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حاتم سے روایت ہے

اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ رُفَیْعٍ قَالَ سَمِعْتُ تَمِیْمَ بْنَ طَرَفَةَ یُحَدِّثُ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی غَیْرَهٗ اَخْیَرَ مِنْهَا فَلْیَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَلْیَتْرُكْ یَمِیْنَهٗ۔

کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر وہ دیکھے کہ خیر اس کے علاوہ میں ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص اسی کام کو انجام دے جو کہ خیر ہے اور اپنی قسم چھوڑ دے۔

٣٨٢٢ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَیْتَ ابْنَ عَمٍّ لِیْ اٰتِیْهِ اَسْاَلُهٗ فَلَا یُعْطِیْنِیْ وَلَا یَصِلُنِیْ ثُمَّ یَحْتَاجُ اِلَیَّ فَیَاْتِیْنِیْ فَیَسْاَلُنِیْ وَقَدْ حَلَفْتُ اَنْ لَا اُعْطِیَهٗ وَلَا اَصِلَهٗ فَاَمَرَنِیْ اَنْ اٰتِیَ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَاُکَفِّرَ عَنْ یَّمِیْنِیْ۔

٣٨٢٢ حضرت ابوزعراء اپنے چچا ابوالاحوص سے روایت کرتے ہیں اور وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں انہوں نے نقل کیا کہ میں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسول اللہ! میرے چچا کے لڑکے کی آپ ﷺ نے بات دیکھی میں جب اس کے پاس جا کر سوال کرتا ہوں تو وہ مجھ کو کچھ نہیں دیتا اور وہ تو رشتہ داری کا بھی لحاظ نہیں کرتا اور جب اس کو کچھ کام کرنا پڑتا ہے تو میرے پاس آ کر سوال کرنے لگتا ہے اس وجہ سے میں نے قسم کھائی کہ میں کبھی اس کو کچھ نہ دوں گا اور میں رشتہ داری کا بھی خیال نہ کروں گا۔ آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ تم وہ کام انجام دو کہ جس میں خیر ہو۔

٣٨٢٣: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ وَ یُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اٰلَیْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ کَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ۔

٣٨٢٣: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم قسم اور عہد کرو تو کسی شے پر دیکھو اس کے علاوہ میں بھلائی تو تم اس کام کی جانب آ جاؤ کہ جس میں بھلائی ہے اور تم اپنی قسم کا کفارہ ادا کرو۔

٣٨٢٤: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَهَا خَیْرًا مِّنْهَا فَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ مِّنْهَا وَکَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ۔

٣٨٢٤: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر تجھے کسی دوسرے کام میں بہتری نظر آئے تو تو وہ بہتر کام کر لے اور اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

٣٨٢٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ فِیْ حَدِیْثِهٖ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَمُرَةَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

٣٨٢٥: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب تو کسی کام کی قسم کھا لے پھر اس سے بہتر کوئی کام اور دیکھے تو اس کام کو کرے اور

حَلَفْتَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاَیْتَ غَیْرَھَا خَیْرًا مِّنْھَا فَاْتِ الَّذِیْ ھُوَ خَیْرٌ وَ کَفِّرْ عَنْ یَّمِیْنِكَ۔

اپنی قسم کا کفارہ دیدے۔

۱۸۳۷: اَلْیَمِیْنُ فِی مَالاَ یُمْلَكُ

باب: انسان جس شے کا مالک نہیں تو اس کی قسم کھانا

۳۸۲۶. اَخْبَرَنَا اِبْرَاھِیْمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِ اللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا یَمِیْنَ فِیْمَا لَا تَمْلِكُ وَلَا فِی مَعْصِیَةٍ وَلَا قَطِیْعَةِ رَحِمٍ۔

۳۸۲۶: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر اور قسم اس شے کی نہیں ہو سکتی کہ انسان جس شے کا مالک نہیں ہے اور گناہ کی بات اور رشتہ ختم کرنے میں بھی قسم نہیں ہو سکتی۔

غیر کی ملکیت کی شے کی قسم کھانا:

مذکورہ بالا حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی آدمی ایسی چیز کی منت مانے جو کہ اس کے ملک میں نہیں بلکہ کسی اور کی ہے مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ اگر میں بیماری سے شفاء پا گیا تو فلاں آدمی کے غلام کو آزاد کر دوں گا تو یہ سمجھ لیں کہ اس قسم کا توڑ دینا ضروری ہے اور اس کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے گویا کہ اس طرح کی قسم نہیں اٹھانی چاہئے ایک تو قسم اٹھانا ویسے اچھا عمل نہیں لیکن کسی غیر کے ملک کی چیز کے بارہ ایسی قسم کھانا چہ معنی دارد۔ کفارہ قسم کی تفصیل کتب فقہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ (جامی)

۱۸۳۸: مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰی

باب: قسم کے بعد ان شاء اللہ کہنا

۳۸۲۷. اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰی فَاِنْ شَاءَ مَضٰی وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ غَیْرَ حَنِثٍ۔

۳۸۲۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص قسم کھا کر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پوری کرے یا نہیں تو اس کا کفارہ واجب نہ ہوگا۔

۱۸۳۹: اَلنِّیَّةُ فِی الْیَمِیْنِ

باب: قسم میں نیت کا اعتبار ہے

۳۸۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَیْمُ بْنُ حَیَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاھِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَقَّاصٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّةِ

۳۸۲۸: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی کام ہو تو اس میں نیت کا اعتبار ہے اور انسان کو وہ ہی شے ملے گی جس کی اُس نے نیت کی ہوگی جس وقت یہ بات معلوم ہوئی تو جو شخص خدا اور اس کے رسول کی جانب ہجرت کرے گا یعنی

وَاِنَّمَا لِامْرِئٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ لِدُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوِامْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ

مکان اور دُنیا کو اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے چھوڑے تو اس کا یہ عمل اللہ عزوجل کے واسطے ہوگا اور جو شخص دُنیا کے لئے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے ہجرت کرے کہ میں اگر ہجرت کروں گا تو مال دولت مجھ کو حاصل ہوگا یا عورت کیلئے کہ اس سے شادی کروں گا تو اس کی ہجرت ان ہی اشیاء کیلئے ہوگی یعنی عورت کی اور دُنیا کی طرف تو اب اسکو کچھ ملنے والا نہیں ہے بہرحال عمل میں خالص نیت کا ہونا ضروری ہے ایسا ہی قسم میں نیت معتبر ہے کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

۱۸۴: تَحْرِيْمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

باب: حلال شے کو اپنے لیے حرام کرنے کا بیان

۳۸۲۹ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ زَعَمَ عَطَاءٌ اَنَّهٗ سَمِعَ عُبَيْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَزْعُمُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ اَنَّ اَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ اِنِّيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ مَغَافِيْرَ اَ كَلْتَ مَغَافِيْرَ فَدَخَلَ عَلٰى اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ اَعُوْدَ لَهٗ فَنَزَلَتْ (يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ اِلٰى اِنْ تَتُوْبَآ اِلَى اللّٰهِ) عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ (وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا) لِقَوْلِهٖ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا۔

۳۸۲۹: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ زینب بنت جحش کے پاس تشریف فرماتے اور آپ ان کے مکان میں کچھ وقت تک قیام فرمایا کرتے تھے۔ ایک روز آپ نے ان کے پاس شہد نوش فرمایا میں نے اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے ایک دوسرے سے مشورہ کیا کہ جس وقت نبیؐ ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو اس طریقہ سے کہنا چاہیے کہ آپ سے مغافیر یعنی گوند وغیرہ (یا کسی بدبودار پھل وغیرہ کی) بو آ رہی ہے۔ کیا آپؐ نے مغافیر کھایا ہے؟ اس بات کے بعد نبیؐ دونوں ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے کسی ایک کے پاس تشریف لائے تو انہوں نے وہی بات فرمائی۔ آپ نے ان کو جواب ارشاد فرمایا: میں نے مغافیر نہیں کھا رکھا ہے لیکن شہد ضرور پیا ہے اور حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے گھر میں نے شہد پیا ہے اور فرمایا کہ پھر دوبارہ اس شہد کو نہیں پیوں گا پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: يَآيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ آخر تک۔ یعنی: اے نبی! تم کس وجہ سے حرام کرتے ہو جو حلال فرمایا اللہ عزوجل نے۔ تم اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہو اور اللہ عزوجل مغفرت فرمانے والا مہربان ہے۔ اللہ عزوجل نے تم کو اپنی قسموں کا کھول ڈالنا ضروری قرار دیا ہے اور اللہ تعالیٰ مالک ہے اور تمہارا مولیٰ ہے وہ سب کچھ جانتا ہے حکمت والا ہے اور جس وقت نبی نے چھپا کر اپنی بیوی سے ایک بات کہی پھر جس وقت خبر اور اطلاع کر دی اُس نے دوسری بیوی کو اور اللہ عزوجل نے

ظاہر فرما دی اس میں سے کچھ اور ٹال دی پھر جس وقت وہ ظاہر ہوا تو عورت نے کہا کس نے بتلایا کہا کہ مجھ کو بتلایا اس خبر والے نے اگر تم دونوں توبہ کرتی تو دل جھک جاتے۔ راوی نقل فرماتے ہیں آیت میں دونوں کے توبہ کرنے کا جو تذکرہ آیا ہے اس سے مراد عائشہؓ اور حفصہؓ ہیں اور آیت میں یہ جو فرمایا گیا ہے کہ جس وقت نبیؐ نے پوشیدہ طریقہ سے فرمائی اپنی کسی زوجہ سے وہ بات فرما دی اس پوشیدہ بات سے مراد ہے کہ تم نے شہد پیا ہے یعنی میں نے اور کچھ نہیں پیا علاوہ شہد کے۔

حلال شے کو حرام کرنے سے متعلق:

مذکورہ حدیث شریف میں اس تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے جس کی تفصیل شروحات حدیث میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن میں سے ایک کے مکان پر شہد نوش فرمایا تھا۔ لیکن دوسری ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن نے ایک سوچے سمجھے منصوبہ کے تحت آپ سے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ آپ کے مُنہ مبارک سے تو کسی بدبودار شے کی بُو محسوس ہو رہی ہے اس پر آپ نے رنجیدہ ہو کر قسم کھالی تھی کہ میں اب شہد نہیں پیوں گا جس پر آیت کریمہ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ نازل ہوئی اس واقعہ کی تفصیل جلد دوم میں گذر چکی ہے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اس قسم کی قسم کا توڑنا اور اس کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے اور قسم کے کفارہ کی تفصیل اور اس سلسلہ کے فقہی احکام شروحات حدیث میں ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں۔ (قاسمی)

۱۸۴: اِذَا حَلَفَ لاَ يَأْتَدِمُ فَاَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ

باب: اگر کسی نے قسم کھائی کہ میں سالن نہیں کھاؤں گا اور سرکہ کے ساتھ روٹی کھالی تو اُس کے حکم کے بیان میں

۳۸۳۰۔ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بَيْتَهٗ فَاِذَا فِلَقٌ وَخَلٌّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلْ فَنِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ۔

۳۸۳۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ آپ ﷺ کے گھر میں داخل ہوا تو آپ ﷺ کے پاس روٹی کا ایک ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: سرکہ بھی کتنا عمدہ سالن ہے (چلو) کھاؤ۔

۱۸۴۲: فِي الْحَلْفِ وَالْكِذْبِ لِمَنْ لَّمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ

باب: جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اس کا کیا کفارہ ہے؟

۳۸۳۱۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ

۳۸۳۱: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ

حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَبِيْعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

''سمسار'' یعنی دلال کہا کرتے تھے ایک مرتبہ ہم لوگ بیچ فروخت کر رہے تھے کہ رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ہمارا نام اس نام سے بہتر ہے اس لیے کہ سودا گر فروخت کرنے میں قسم بھی کھاتے ہیں اور جھوٹ بھی بولتے ہیں اگر چہ دل سے جھوٹ نہ بولو تو ملا دیا کرو اپنی خرید وفروخت میں صدقہ وخیرات کو۔

صدقہ وزکوٰۃ کا گناہوں کو مٹا ڈالنا:

یعنی اگر بے دھیانی یا لا پرواہی سے کوئی غلط بیانی ہو جائے تو ایسا کیا کرو کہ تم کچھ اللہ عزوجل کے راستہ میں (صدقہ) نکالا کرو تو تمہارا یہ گناہ (ان شاء اللہ) ختم ہو جائے گا۔

۳۸۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ وَ عَاصِمٌ وَجَامِعٌ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيْعُ بِالْبَقِيْعِ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۲: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ بقیع میں فروخت کیا کرتے تھے اور ہمیں سمسار کہا جاتا تھا۔ ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم تاجروں کا نام ہمارے پہلے نام سے بہتر رکھا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ بیع میں جھوٹ اور قسم بھی چلتی رہتی ہے اس لئے بیع کے بعد کچھ صدقہ خیرات کر دیا کرو۔

۱۸۴۳: فِي اللَّغْوِ وَالْكَذِبِ

باب: اگر خرید وفروخت کے وقت جھوٹی بات یا لغو کلام زبان سے نکل جائے

۳۸۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ اَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ وَنَحْنُ فِي السُّوْقِ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهِ السُّوْقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهَا بِالصَّدَقَةِ۔

۳۸۳۳: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہم لوگ بازار میں تھے آپ نے فرمایا: یہ بازار ہے اس میں بیہودہ کلام اور جھوٹ بات بھی ہوتی ہے تو تم لوگ اس میں صدقہ شامل کر لو۔

۳۸۳۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَا حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمِّي اَنْفُسَنَا

۳۸۳۴: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ میں خرید وفروخت کیا کرتے تھے اور ہم لوگ اوساق (کھجوروں وغیرہ) کی بیع کرتے تھے اور ہم لوگ اس کو سماسرہ کہتے تھے اور لوگ بھی ہم کو سماسرہ یعنی دلالی کہتے تھے۔ ہم جب مکان سے روانہ

السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِّنَ الَّذِیْ سَمَّيْنَا اَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارُ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

ہوئے تو ہماری جانب نبیؐ ایک دن تشریف لائے اور نام لیا ہمارا ایسے نام کے ساتھ کہ جو کہ بہتر تھا اس نام سے جو ہم نے رکھا تھا اپنے واسطے اور اس سے بہتر تھا کہ جو لوگ ہم کو کہہ کر پکارتے تھے اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کے گروہ! تم لوگوں کے کاروبار میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں تم لوگوں کے لئے صدقہ کا اس تجارت و کاروبار میں شامل رکھنا ضروری ہے۔

۱۸۴۴: اَلنَّهْيُ عَنِ النَّذْرِ

باب: نذر اور منت ماننے کی ممانعت

۳۸۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَنْصُوْرٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِیْ بِخَيْرٍ اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

۳۸۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: نذر سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی بلکہ نذر اس وجہ سے ہے کہ بخیل شخص کے ہاتھ سے کچھ صدقہ خیرات نکلے۔

۳۸۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

۳۸۳۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا منت ماننے سے اور فرمایا کہ وہ نذر رد نہیں کرتی ہے کسی شے کو لفظ نذر اس واسطے ہے کہ کنجوس شخص کے مال میں سے کچھ خرچ کیا جائے۔

نذر پورا کرنے کی تاکید:

اسلام میں نذر ماننے سے اس وجہ سے منع کیا گیا ہے کہ نذر ماننے والا شخص گویا کہ اللہ عزوجل سے ایک شرط کرتا ہے اور دُعا مانگتا ہے کہ اگر اللہ عزوجل میرا فلاں (جائز) کام کردے تو میں راہ خدا میں خرچ کروں گا اور اگر فلاں کام نہیں کرے گا تو نہیں اور اس قسم کا اعتقاد کسی کنجوس شخص کا بھی ہوسکتا ہے تو گویا کہ منت کنجوس شخص کے حق میں اس کی دولت کے خرچ کرانے کے لئے ہوتی ہے اور سخاوت کرنے والا شخص دینے والے شخص کو منت ماننے کی کیا ضرورت ہے وہ تو منت بغیر مانے بھی خرچ کرتا ہے اور دراصل منت مان لینا گویا کہ خود کو کنجوس کہلانا ہے اور کنجوس شخص کے لئے منت اللہ عزوجل کی جانب سے بطور جرمانہ کے عائد ہوتی ہے بہرحال منت اور نذر مان کر اس کو پورا کرنا لازم ہے بشرطیکہ وہ جائز کام کی منت اور نذر ہو ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَلْيُوْفُوْا نُذُوْرَهُمْ اور نذر دراصل صرف اور صرف اللہ عزوجل کے لیے کرنا چاہیے نہ کہ اپنی ذات کے لیے اگرچہ اپنی ذات اور اپنے کام کے لئے بھی نذر کرنا جائز ہے۔ مزید تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

(قاسمی)

١٨٤٥: اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهُ

باب: منت آنے والی چیز کو پیچھے اور پیچھے کی چیز کو آگے نہیں کرتی' اس سے متعلق احادیث

٣٨٣٧: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهُ اِنَّمَا هُوَ شَيْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ۔

٣٨٣٧: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منت کسی شے کو آگے پیچھے نہیں کرتی اور (دراصل) منت کنجوس شخص کا مال خرچ کرانے کے لئے ہے۔

٣٨٣٨: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَأْتِي النَّذْرُ عَلَى ابْنِ آدَمَ شَيْئًا لَمْ يُقَدِّرْهُ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهٗ شَيْءٌ اسْتُخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

٣٨٣٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر انسان کے لئے کوئی چیز نہیں لاتی اور نذر انسان کو کسی شے کا مالک نہیں بناتی کہ جو شے اس کے مقدر میں نہیں لیکن نذر ایک (ایسی) شے ہے جو کہ کنجوس آدمی کا مال خرچ کراتی ہے۔

١٨٤٦: اَلنَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

باب: نذر اس واسطے ہے کہ اس سے کنجوس شخص کا مال خرچ کرائے

٣٨٣٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَّاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

٣٨٣٩: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ منت اور نذر نہ مانا کرو اس لیے کہ نذر اور منت مقدر کے لکھے ہوئے میں کام نہیں آتی اور جو بات پیش آنے والی ہے وہ بات پیش آ کر رہتی ہے وہ تو اس واسطے ہے کہ کنجوس آدمی کا مال دولت خرچ کرائے۔

١٨٤٧: اَلنَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

باب: کسی عبادت کے لئے منت ماننا

٣٨٤٠: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

٣٨٤٠: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی اطاعت کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کی اطاعت کرے اور جو شخص نذر مانے کہ میں اللہ عزوجل کی نافرمانی کروں گا تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی نافرمانی نہ کرے (کیونکہ گناہ کے کام میں قسم اور نذر کا پورا کرنا ضروری

نہیں ہے بلکہ اس کو توڑ دینا لازم ہے)۔

١٨٤٨: اَلنَّذْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ

٣٨٤١. اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ طَلْحَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

٣٨٤٢. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

باب: گناہ کے کام میں منت سے متعلق

٣٨٤١: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عز و جل کی فرمانبرداری کی نذر مانے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عز و جل کی فرمانبرداری کرے اور جو کوئی اس بات کی نذر مانے کہ وہ اللہ عز و جل کا گناہ کرے گا یعنی اس کی نافرمانی کرے گا تو اس کو لازم ہے کہ وہ اس نذر کو پورا نہ کرے یعنی اللہ عز و جل کی نافرمانی نہ کرے۔

٣٨٤٢: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

١٨٤٩: اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ

٣٨٤٣. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ جَمْرَةَ عَنْ زَهْدَمٍ قَالَ سَمِعْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا اَدْرِيْ اَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهُ اَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا نَصْرُ بْنُ عِمْرَانَ اَبُوْ جَمْرَةَ۔

باب: منت پوری کرنا

٣٨٤٣: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام لوگوں سے بہتر وہ لوگ ہیں جو کہ میرے دور میں ہیں پھر اس کے بعد وہ لوگ ہیں جو کہ میرے زمانہ سے قریب ہیں پھر وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اس زمانہ سے قریب ہوں گے یعنی تیسرے زمانہ کے لوگ پھر راوی نقل فرماتے ہیں مجھ کو یاد نہیں رہا آپ نے دو مرتبہ یہ جملے ارشاد فرمائے یا تین مرتبہ ارشاد فرمائے پھر ان لوگوں کا تذکرہ فرمایا جو کہ خیانت کرتے ہیں اور امانت داری سے کام نہیں لیتے اور جو کہ گواہی دیتے ہیں اور گواہی کو بلائے نہیں جاتے اور جو کہ منت مانتے ہیں لیکن منت کو پورا نہیں کرتے۔

١٨٥٠: اَلنَّذْرُ فِيْمَا لَا يُرَادُ بِهٖ وَجْهُ اللّٰهِ

٣٨٤٤. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ

باب: اس نذر سے متعلق کہ جس میں رضاء الٰہی کا قصد نہ کیا جائے

٣٨٤٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دن نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک شخص کے پاس سے گذرنا ہوا وہ شخص (کہ جس کے پاس سے

عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا فِي قَرَنٍ فَتَنَا وَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ۔

۳۸۴۵ اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ الْاَحْوَلُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُوْدُهُ اِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِي اَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ اَمَرَهُ اَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِي سُلَيْمَانُ اَنَّ طَاوُسًا اَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّبِهِ وَهُوَ يَطُوْفُهُ بِالْكَعْبَةِ وَاِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ اِنْسَانٌ آخَرَ بِسَيْرٍ اَوْ خَيْطٍ اَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ۔

۱۸۵۱: اَلنَّذْرُ فِي مَالَا يَمْلِكُ

۳۸۴۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۴۷ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي يَحْيٰى عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

آپ کا گذر ہوا) ایک دوسرے شخص کو رسّی میں باندھ کر کھینچ رہا تھا۔ چنانچہ آپ اس شخص کے پاس تشریف لے گئے اور آپ نے اسکو (رسّی کو) کاٹ دیا کہ جس سے وہ شخص دوسرے کو کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس شخص نے اس طریقہ سے نذر مانی تھی۔

۳۸۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے دیکھا اور دیکھا کہ اس کو دوسرا شخص کھینچ رہا تھا اونٹ کی نکیل سے باندھ کر تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے مبارک ہاتھوں سے کاٹ دیا اور حکم فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو اور حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس آدمی کے پاس سے گذرے اور وہ شخص خانہ کعبہ کا طواف کر رہا تھا اور ایک شخص نے اس کے ہاتھ باندھ دیئے تھے دوسرے شخص کے ساتھ اور جس شے سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈورا تھا یا کوئی اور چیز تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ سے اس کو کاٹ ڈالا اور اس کو کھینچنے والے شخص سے فرمایا کہ تم اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچ لو۔

باب: اُس شے کی نذر ماننا جو کہ ملکیت میں نہ ہو

۳۸۴۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر کرنا اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں اور اُس چیز میں بھی نذر جائز نہیں کہ جس کا انسان مالک نہیں۔

۳۸۴۷: حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی ملت کی قسم کھائے اور وہ شخص اپنی قسم میں جھوٹا ہو جائے تو وہ شخص ایسا ہے کہ جیسا اس نے اپنے کو کہا اور جس شخص نے خود کو کسی چیز سے ہلاک کیا تو اس شخص کو اس شے کے ساتھ کہ جس شے (یعنی آلہ وغیرہ سے) اس نے خود کو ہلاک کیا تھا تو قیامت کے دن تک اس طرح عذاب دیا جاتا رہے گا اور جس چیز کا انسان مالک نہیں ہے اس کی نذر نہیں ہوتی۔

۱۸۵۲: مَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ تعالٰى

باب: جو شخص خانہ کعبہ کے لیے پیدل جانے سے متعلق نذر کرے

۳۸۴۸ اَخْبَرَنِيْ يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَا الْخَيْرِ حَدَّثَهُ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ اُخْتِيْ اَنْ تَمْشِيَ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ فَاَمَرَتْنِيْ اَنْ اَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

۳۸۴۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں خانہ کعبہ تک پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھ کو حکم کیا کہ تم یہ مسئلہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھو۔ چنانچہ میں نے اس (اپنی بہن) کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو چاہیے کہ (جہاں تک ہو سکے وہ) پیدل چلے اور باقی سوار ہو کر چلے۔

۱۸۵۳: اِذَا حَلَفَتِ الْمَرْاَةُ لِتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ

باب: اگر کوئی عورت ننگے پاؤں' ننگے سر چل کر حج پر جانے کی قسم کھائے

۳۸۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ زَحْرٍ وَقَالَ عَمْرٌو اِنَّ عُبَيْدَ اللّٰهِ بْنَ زَحْرٍ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَالَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ اُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مُرْهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ۔

۳۸۴۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بہن کے لیے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے) مسئلہ دریافت کیا کہ اُس نے نذر مانی ہے ننگے پاؤں اور ننگے سر چلنے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنی بہن سے کہہ دو کہ وہ اپنا دوپٹہ اوڑھ لے اور سوار ہو کر جائے اور تین دن کے روزے رکھے۔

۱۸۵۴: مَنْ نَّذَرَ اَنْ يَّصُوْمَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ اَنْ يَّصُوْمَ

باب: اس شخص سے متعلق جس نے روزے رکھنے کی نذر مان لی پھر وہ شخص فوت ہو گیا اور روزے نہ رکھ سکا

۳۸۵۰: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ الْعَسْكَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ يُحَدِّثُ عَنْ مُسْلِمٍ الْبَطِيْنِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَاَةٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ اَنْ تَصُوْمَ فَاَتَتْ اُخْتُهَا

۳۸۵۰ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئی تھی اور اس نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی تھی کہ وہ مر گئی روزے رکھنے سے قبل ہی۔ پھر اس کی بہن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا اس کا حال۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا۔ (جو کہ اوپر

النَّبِيَّ ﷺ وَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُوْمَ عَنْهَا۔

مذکور ہے)

١٨٥٥: مَنْ مَّاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

باب: اس شخص سے متعلق کہ جس کی وفات ہوجائے اور اس کے ذمہ نذر رہو

٣٨٥١: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

٣٨٥١: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی نذر کے متعلق دریافت کیا کہ جسے پورا کرنے سے پہلے ہی اُن کی والدہ کی وفات ہوگئی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے نذر پوری کرو۔

٣٨٥٢: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْضِهِ عَنْهَا۔

٣٨٥٢: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی والدہ کی منت کے بارے میں دریافت کیا' جسے پورا کرنے سے پہلے ہی وہ وفات پاگئی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم اپنی والدہ کی طرف سے اس منت کو پورا کردو۔

٣٨٥٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ وَهٰرُوْنُ بْنُ إِسْحٰقَ الْهَمْدَانِيُّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ بَكْرِ ابْنِ وَائِلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا۔

٣٨٥٣: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر کہنے لگے کہ میری والدہ کی وفات ہوگئی جبکہ ان کے ذمہ نذر تھی' جسے وہ پورا نہ کرسکیں تھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان کی طرف سے اُن کی نذر کو پورا کر دو۔

١٨٥٦: إِذَا نَذَرَ ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَّفِيَ

باب: اگر کوئی شخص منت پوری کرنے سے پہلے مسلمان ہو جائے تو کیا کرے؟

٣٨٥٤: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا فَسَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَأَمَرَهُ أَنْ يَّعْتَكِفَ۔

٣٨٥٤: حضرت ابن عمر ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے نذر مانی تھی تمام رات مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی تو رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا یہ مسئلہ تو آپ نے حکم ارشاد فرمایا ان کو اعتکاف کرنے کا۔

۳۸۵۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلٰى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَعْتَكِفَ۔

۳۸۵۶ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُهٗ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَعْتَكِفَهٗ۔

۳۸۵۷ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تِيْبَ عَلَيْهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَنْخَلِعُ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَّكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ يُشْبِهُ اَنْ يَّكُوْنَ الزُّهْرِيُّ سَمِعَ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ وَمِنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْهُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ الطَّوِيْلِ تَوْبَةُ كَعْبٍ۔

۱۸۵۷: اِذَآ اَهْدٰى مَا لَهٗ عَلٰى وَجْهِ النَّذْرِ

۳۸۵۸ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَاَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهٗ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ

۳۸۵۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دورِ جاہلیت میں ایک روز کے اعتکاف کی نیت فرمائی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اس جگہ اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا۔

۳۸۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمانۂ جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کی نذر مانی تھی تو انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم دیا۔

۳۸۵۷: حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ان کی جس وقت توبہ مقبول ہوئی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے علیحدہ ہوں اور میں اس کو صدقہ کر دیتا ہوں تا کہ میں اس کو خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب صدقہ خیرات کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے مال میں سے رکھ لو تا کہ اس سے تمہارا کام چل جائے اور تم کو آرام حاصل ہو سکے۔

باب: اگر کوئی شخص اپنے مال و دولت کو نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۵۸: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت کعب بن مالک سے سنا جس وقت کہ انہوں نے اپنے پیچھے رہ جانے کی حالت بیان کی یعنی اس زمانہ کا حال کہ جس زمانہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک نقل فرماتے ہیں کہ جس وقت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھ گیا تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔ مُخْتَصَرٌ۔

اپنے مال دولت سے علیحدہ ہو جاؤں اور میں اس کو صدقہ کر دوں اور اس کو میں خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھیجوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اپنے نزدیک کچھ مال دولت رکھ لو یہ بات تمہارے واسطے بہتر ہے۔ وہ نقل کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: میں نے اپنے واسطے وہ حصہ رکھ لیا ہے جو کہ خیبر میں ہے۔ (مختصراً)

٣٨٥٩: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيْثَهُ حِيْنَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ اُمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

٣٨٥٩: حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کعب بن مالک سے سنا' جبکہ وہ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے پیچھے رہ جانے کا قصہ بیان کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ جب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بیٹھا تو میں نے عرض کیا کہ میری توبہ میں یہ بات بھی شامل ہے کہ میں اپنا مال اللہ اور اس کے رسول کے واسطے صدقہ کر دوں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے بعض مال کو اپنے پاس روک لو کہ یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ تو میں نے کہا کہ میں اپنا وہ حصہ روک لیتا ہوں جو خیبر میں ہے۔

٣٨٦٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ عَمِّهِ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ إِنَّمَا نَجَّانِيْ بِالصِّدْقِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِيْ اَنْ اَنْخَلِعَ مِنْ مَّالِيْ صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلٰى رَسُوْلِهِ فَقَالَ اَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّيْ اُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِيْ بِخَيْبَرَ۔

٣٨٦٠: حضرت عبید اللہ بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے والد حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ نقل فرماتے تھے کہ میں نے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا: یا رسول اللہ! خدا بزرگ و برتر نے مجھ کو سچ کی برکت سے (آفت سے) نجات عطا فرمائی اور میری توبہ میں یہ چیز بھی ہے کہ میں اپنے مال دولت سے صدقہ خیرات علیحدہ کروں (یعنی راہ خدا میں خرچ کروں) خدا اور اس کے رسول کے واسطے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اس میں سے کچھ مال رکھ لو اپنے واسطے اور یہ بات بہتر ہے تمہارے حق میں وہ کہتے تھے کہ میں نے عرض کیا: رکھ لیا ہے اپنے واسطے وہ حصہ جو کہ خیبر میں ہے۔

١٨٥٨: هَلْ تَدْخُلُ الْاَرْضُوْنَ فِي الْمَالِ إِذَا

باب: مال نذر کرتے وقت اس میں زمین بھی داخل ہے یا

نَذَرَ

۳۸۶۱: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَ ةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِي الْغَيْثِ مَوْلٰى ابْنِ مُطِيْعٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ اِلَّا الْاَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَاَهْدٰى رَجُلٌ مِّنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهٗ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غُلَامًا اَسْوَدَ يُقَالُ لَهٗ مِدْعَمٌ فَوُجِّهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى وَادِي الْقُرٰى حَتّٰى اِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرٰى بَيْنَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَ هٗ سَهْمٌ فَاَصَابَهٗ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيْئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَلَّا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِيْ اَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْمَغَانِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارٌ فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ بِذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ اَوْ بِشِرَاكَيْنِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شِرَاكٌ اَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ۔

نہیں؟

۳۸۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ خیبر والے سال میں ہم کو وہاں پر لوٹ حاصل نہ ہوئی یعنی سامان اور کپڑے ہمارے ہاتھ نہیں آئے تو ایک شخص نے غلام دیا جس کا نام رفاعہ بن زید تھا اور وہ شخص قبیلہ ضبیب سے تھا اس نے ایک حبشی غلام دیا اس غلام کو مرغم کہا جاتا تھا پھر وہاں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جس وقت کہ ہم لوگ وادی القریٰ پہنچے تو اچانک اس غلام کے بے خبری میں ایک تیر آ کر لگا اور اس تیر نے اس غلام کو ختم کر دیا اور اس غلام کے وہ تیر ایسی حالت میں لگا کہ جس وقت کہ وہ غلام (مدعم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سامان اُتار رہا تھا۔ لوگ عرض کرنے لگے کہ تم کو جنت مبارک ہو یہ سن کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرگز یہ بات نہیں ہوئی یعنی جنت کا مل جانا خیر ہے۔ اُس پروردگار کی قسم! کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ کملی (چادر) جو اس نے لی تھی خیبر والے دن لوٹ اور مالِ غنیمت میں سے جبکہ مال تقسیم نہیں ہوا تھا (یعنی تقسیم سے قبل جو چیز اس نے لے لی تھی) اس کی وجہ سے اس پر دوزخ کی آگ شعلے مارے گی اور اس پر آگ برسے گی جب لوگوں نے یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو اس وقت ایک شخص چمڑے کی ایک یا دو دوالین (تسمے) لے کر حاضر ہوا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چمڑے کی جو ایک یا دو دوالین ہیں' وہ آگ ہیں۔

نذر میں زمین بھی داخل ہے:

مذکورہ بالا حدیث میں نذر سے متعلق گھریلو اشیاء کا تذکرہ ہے یعنی صرف ایسی ہی چیزوں کا تذکرہ ہے کہ جن کی کہ گھر میں ضرورت پڑتی ہے اور مذکورہ تین اشیاء کے علاوہ کسی اور شے کا نام نہیں لیا۔ حالانکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہاتھ زمین اور باغات بھی آئے تھے۔ اس سے یہ بات واضح ہوئی کہ نذر میں زمین اور مال سب داخل ہے۔

۱۸۵۹: اَلْاِسْتِثْنَاءُ

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۶۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ اَنَّ كَثِيْرَ بْنَ فَرْقَدٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۶۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم کھا کر جو شخص انشاء اللہ کہہ دے تو اس شخص نے استثناء کر لیا یعنی قسم میں سے نکال لیا اب اس کو اختیار ہے کہ وہ شخص اپنی قسم پوری کرے یا نہ کرے۔

۳۸۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۶۳: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۸۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ اِنْ شَاءَ اَمْضٰى وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۳۸۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی شے پر قسم کھائے اور اس کے بعد وہ شخص انشاء اللہ کہے تو اس شخص کو اختیار ہے چاہے وہ شخص وہ بات پوری کرے یا نہ کرے۔

۱۸۶۰: اِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهٗ اسْتِثْنَاءٌ

باب: اگر کوئی شخص قسم کھائے اور دوسرا شخص اس کے لئے انشاء اللہ کہے تو دوسرے شخص کا انشاء اللہ کہنا اس کے لئے کیسا ہے؟

۳۸۶۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِىُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ لَاَ طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً كُلُّهُنَّ تَاْتِىْ بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ جَاءَ تْ بِشِقِّ

۳۸۶۵: عبدالرحمٰن بن اعرج حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سن کر روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک دن حضرت سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے کہا تھا میں ایک ہی رات میں اپنی نو کی نو بیویوں کے پاس جاؤں گا (یعنی میں اپنی تمام کی تمام بیویوں سے ایک ہی رات میں ہم بستری کروں گا) ہر ایک بیوی سے ولادت ہوگی ایک سوار (یعنی مجاہد) کی جو کہ راہ خدا میں جہاد کرے گا۔ یہ سن کر ان کے ساتھ والے شخص نے کہا کہ اس بات کے لئے انہوں نے انشاء اللہ نہیں کہا پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا کہ پھر میں اپنی بیویوں کے پاس گیا اور ان سے صحبت کی لیکن کوئی بھی اہلیہ

رَجُلٍ وَايْمُ الَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ قَالَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا اَجْمَعِيْنَ۔

حاملہ نہ ہوسکی۔ علاوہ ایک اہلیہ محترمہ کے اور ایک اہلیہ بھی ایسی حاملہ ہوئی کہ اس کے ناقص بچہ پیدا ہوا پھر آپ نے فرمایا کہ قسم ہے اس ذات کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ اگر وہ جملہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو البتہ انکے تمام صاحبزادے راہ خدا میں جہاد فرماتے۔

ان شاء اللہ نہ کہنے کی وجہ سے:

حضرت سلیمان علیہ السلام کی بھی نو ہی ازواج مطہرات تھیں جیسا کہ مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہو رہا ہے بہر حال انہوں نے مذکورہ بالا قسم تو کھائی لیکن انشاء اللہ کی طرف توجہ نہ فرما سکے جس کی وجہ سے مذکورہ بالا کمی واقع ہوگئی اور صرف اتنی سی بات کی وجہ سے وہ بہت بڑی نعمت سے محروم ہوگئے ورنہ ہر ایک اہلیہ سے ایک مجاہد پیدا ہوتا۔

١٨٦١: كَفَّارَةُ النَّذْرِ

باب: نذر کے کفارہ سے متعلق

٣٨٢٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ الْوَزِيْرِ بْنِ سُلَيْمَانَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَعْبِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ شِمَاسَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

٣٨٢٦: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر کا کفارہ وہ ہی کفارہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٢٧: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهٗ بَلَغَهٗ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ۔

٣٨٢٧: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی۔

٣٨٢٨: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

٣٨٢٨: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٢٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا

٣٨٢٩: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٠: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَأَنَا عُثْمَانُ ابْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

٣٨٧٠: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧١: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ صَفْوَانَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَقَدْ قِيْلَ اِنَّ الزُّهْرِيَّ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا مِنْ اَبِيْ سَلَمَةَ۔

٣٨٧١: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابو عبدالرحمٰن کہتے ہیں' کہا گیا ہے کہ زہری نے ابوسلمہ سے یہ روایت نہیں سنی۔

٣٨٧٢: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ مُوْسَى الْفَرْوِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ ضَمْرَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَ كَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

٣٨٧٢: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ التِّرْمِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ اُوَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ عَتِيْقٍ وَمُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ يَحْيَى بْنَ اَبِيْ كَثِيْرٍ الَّذِيْ كَانَ يَسْكُنُ الْيَمَامَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَلَمَةَ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ بْنُ اَرْقَمَ مَتْرُوْكُ الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

٣٨٧٣: سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں سلیمان ارقم متروک الحدیث ہے اور اس کی اس حدیث میں یحییٰ بن ابی کثیر کے متعدد اصحاب نے مخالفت کی ہے۔

۳۸۷۴: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ وَكِيْعٍ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ وَهُوَ عَلِيٌّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ كَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۷۴: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے غضب میں نذر اور منت نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۵: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ اَبِيْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۷۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدٍ بِالْحَنْظَلِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مُحَمَّدُ ابْنُ الزُّبَيْرِ ضَعِيْفٌ لَا يَقُوْمُ بِمِثْلِهٖ حُجَّةٌ وَ قَدِ اخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ۔

۳۸۷۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غضب و غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ محمد بن زبیر ضعیف ہے اور اس حدیث میں مختلف فیہ ہے۔

۳۸۷۷: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسَى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

۳۸۷۷: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَ كَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ وَقِيْلَ اِنَّ الزُّبَيْرَ لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ مِنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ۔

۳۸۷۸: حضرت عمران رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے غصہ والے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور کہا گیا ہے کہ زبیر نے یہ حدیث عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نہیں سنی۔

۳۸۷۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ

۳۸۷۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

اِبْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ اِسْحٰقَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْبَصْرَةِ قَالَ صَحِبْتُ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذریں دو قسم کی ہوتی ہیں جو نذر اللہ عزوجل کی فرمانبرداری کے لیے ہو بس وہ ہی نذر اللہ عزوجل کے لئے ہے اور اس نذر کے پورا کرنے کا حکم ہے اور جو نذر ایسی ہو کہ جس میں گناہ ہے وہ نذر شیطان کے لئے ہے اور اس کا پورا کرنا کچھ لازم نہیں ہے اور منت کا کفارہ دیا۔

۳۸۸۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الزُّبَيْرِ الْحَنْظَلِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ اَنَّ رَجُلًا حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَاَلَ عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ عَنْ رَّجُلٍ نَذَرَ نَذْرًا لَا يَشْهَدُ الصَّلَاةَ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۸۰: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جائز نہیں نذر اللہ عزوجل کے کام میں اور کفارہ نذر کا وہ ہے جو کہ قسم کا کفارہ ہے۔

۳۸۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

۳۸۸۱: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ کے کام میں نذر نہیں ہے اور نہ (اللہ عزوجل) کے غضب کے کام میں نذر جائز ہے اور کفارہ اس کا وہ ہی ہے جو کفارہ قسم کا ہے۔

۳۸۸۲: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُلَيْمٍ وَهُوَ عُبَيْدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرٍ النَّهْشَلِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي الْمَعْصِيَةِ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ خَالَفَهُ مَنْصُوْرُ بْنُ زَاذَانَ فِيْ لَفْظِهِ۔

۳۸۸۲: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: معصیت کے کام میں نذر نہیں ہے اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔ منصور بن زاذان نے اس سے مختلف الفاظ بیان کئے ہیں۔

۳۸۸۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَنْصُوْرٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ

۳۸۸۳: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: انسان کی نذر اس چیز میں صحیح نہیں ہے کہ جس چیز کا وہ

بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ يَحْيَى النَّبِيُّ ﷺ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ۔

مالک نہیں ہے اور اس کام کی نذر بھی صحیح نہیں ہے کہ جس کام میں نافرمانی ہو اللہ بزرگ عزت والے کی۔ واضح رہے کہ منصور کے خلاف حضرت علی بن زید رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن سے روایت نقل کی ہے اور حضرت حسن نے حضرت عبدالرحمن بن سمرہ سے روایت کی ہے۔

۳۸۸۴: أَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ بْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ ضَعِيفٌ وَهٰذَا الْحَدِيثُ خَطَأٌ وَالصَّوَابُ عِمْرَانُ ابْنُ حُصَيْنٍ وَ قَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مِنْ وَّجْهٍ آخَرَ۔

۳۸۸۴: حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. ابن آدم کی نذر اُس چیز میں صحیح نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہو اور نہ ہی اس چیز میں صحیح ہے جس کا وہ مالک نہ ہو۔ ابوعبدالرحمن کہتے ہیں کہ علی بن زید ضعیف ہے۔

۳۸۸۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي أَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ عَمِّهٖ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

۳۸۸۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کے کام میں آدمی کی نذر صحیح نہیں اور نہ ہی اس چیز میں جس کا وہ مالک نہ ہو۔

۱۸۶۲: مَا الْوَاجِبُ عَلٰى مَنْ أَوْجَبَ عَلٰى نَفْسِهٖ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

باب: اُس شخص پر کیا واجب ہے کہ جس نے نذر مانی ہو ایک کام کے کرنے کی اور پھر وہ شخص اس کام کی انجام دہی سے عاجز ہو جائے

۳۸۸۶ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ أَنْ يَّمْشِيَ إِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ۔

۳۸۸۶: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک شخص کو نبیؐ نے دیکھا کہ وہ دو شخصوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے یہ دیکھ کر آپؐ نے دریافت فرمایا: اس کی کیا وجہ ہے۔؟ لوگوں نے عرض کیا: اس شخص نے خانہ کعبہ تک پیدل چلنے کی منت مانی تھی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ اس کی جان کو تکلیف میں ڈالنے سے بے نیاز ہے تم اس شخص سے کہو کہ وہ شخص سوار ہو جائے۔

۳۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْخٍ يُهَادٰى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوْا نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۳۸۸۷: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۳۸۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اَتٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى رَجُلٍ يُّهَادٰى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَاْنُ هٰذَا فَقِيْلَ نَذَرَ اَنْ يَّمْشِيَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيْبِ هٰذَا نَفْسَهٗ شَيْئًا فَاَمَرَهٗ اَنْ يَّرْكَبَ۔

۳۸۸۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے جو کہ اپنے دولڑکوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کو اس کے دونوں لڑکے پکڑ کر چل رہے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص کی کیا حالت ہے؟ یعنی یہ شخص اس طریقہ سے کس وجہ سے چل رہا ہے؟ کسی شخص نے عرض کیا: اس نے نذر مانی ہے خانہ کعبہ تک پیدل جانے کی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اس قسم کے عذاب اور تکلیف وہ عذاب اٹھانے کی قدر نہیں فرماتا۔ پھر آپ نے اس کو حکم فرمایا سوار ہونے کا۔

۱۸۶۳: اَلْاِسْتِثْنَاءُ

باب: ان شاء اللہ کہنے سے متعلق

۳۸۸۹: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

۳۸۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کسی بات پر قسم کھائے اور پھر وہ شخص ان شاء اللہ کہہ دے تو دراصل اس نے استثناء کیا اور وہ شخص حانث نہ ہوگا۔

۳۸۹۰: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهٗ قَالَ سُلَيْمَانُ لَاَ طُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَاَةً تَلِدُ كُلُّ امْرَاَةٍ مِّنْهُنَّ غُلَامًا يُّقَاتِلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقِيْلَ لَهٗ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ فَطَافَ بِهِنَّ فَلَمْ تَلِدْ مِنْهُنَّ اِلَّا امْرَاَةٌ وَّاحِدَةٌ نِصْفَ اِنْسَانٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ قَالَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ وَكَانَ دَرَكًا لِّحَاجَتِهٖ۔

۳۸۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج کی رات میں اپنی نو بیویوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ راہ خدا کا مجاہد ہوگا تو آپ سے کہا گیا کہ تم انشاء اللہ کہہ لو تو وہ یہ جملہ نہ کہہ سکے تو وہ عورتوں کے پاس گئے (یعنی اپنی تمام بیویوں سے ہم بستری کی) لیکن کسی سے کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا لیکن ایک بیوی نے آدھا بچہ جنا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ انشاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے۔

(۳۶)

كتاب المزارعة

مزارعت سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۸۶۴:باب الشُّرُوْطِ فِيْهِ الْمُزَارَعَةُ وَالْوَثَائِقُ

باب: شرائط سے متعلق احادیث رسول (صلی اللہ علیہ وسلم)' اس باب میں بٹائی اور معاہدہ کی پابندی سے متعلق احادیث مذکورہ ہیں

۳۸۹۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِى سَعِيْدٍ قَالَ اِذَا اسْتَاْجَرْتَ اَجِيْرًا فَاَعْلِمْهُ اَجْرَهٗ۔

۳۸۹۱. حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت تم مزدوری کرانا چاہو کسی مزدور سے تو تم اس کی مزدوری ادا کردو۔

۳۸۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ كَرِهَ اَنْ يَّسْتَاْجِرَ الرَّجُلَ حَتّٰى يُعْلِمَهٗ اَجْرَهٗ۔

۳۸۹۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ وہ اس بات کو ناگوار سمجھتے تھے کہ مزدور سے مزدوری مقرر کیے بغیر کام کرائیں۔

۳۸۹۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ حَازِمٍ عَنْ حَمَّادٍ هُوَ ابْنُ اَبِى سُلَيْمَانَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ اِسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا عَلٰى طَعَامِهٖ قَالَ لَا حَتّٰى تُعْلِمَهٗ۔

۳۸۹۳. حضرت حماد بن ابی سلیمان سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ کسی شخص نے اس شرط پر مزدور رکھا کہ وہ اس کے پاس کھانا کھالیا کرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا مزدوری مقرر کیے بغیر مزدور نہ رکھنا چاہیے۔

۳۸۹۴. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ حَمَّادٍ وَقَتَادَةَ فِىْ

۳۸۹۴ حضرت حماد اور حضرت قتادہ رحمہ اللہ سے روایت ہے اُن دو آدمیوں سے کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم سے مکہ مکرمہ تک کا

رَجُلٍ قَالَ لِرَجُلٍ اَسْتَكْرِىْ مِنْكَ اِلٰى مَكَّةَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ شَهْرًا اَوْ كَذَا وَ كَذَا شَيْئًا سَمَّاهُ فَلَكَ زِيَادَةُ كَذَّا وَكَذَا فَلَمْ يَرَيَا بِهٖ بَاسًا وَكَرِهَا اَنْ يَقُوْلَ اَسْتَكْرِىْ مِنْكَ بِكَذَا وَكَذَا فَاِنْ سِرْتُ اَكْثَرَ مِنْ شَهْرٍ نَقَصْتُ مِنْ كِرَائِكَ كَذَا وَ كَذَا۔

۳۸۹۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ قُلْتُ لِعَطَاءٍ عَبْدٌ اُوْ اجِرُهُ سَنَةً بِطَعَامِهٖ وَسَنَةً اُخْرٰى بِكَذَا وَ كَذَا قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ وَيُجْزِئُهُ اشْتِرَاطُكَ حِيْنَ تُؤَاجِرُهُ اَيَّامًا اَوْ آجَرْتَهُ وَ قَدْ مَضٰى بَعْضُ السَّنَةِ قَالَ اِنَّكَ لَا تُحَاسِبُنِىْ لِمَا مَضٰى۔

۱۸۶۵: ذِكْرُ الْاَحَادِيْثِ الْمُخْتَلِفَةِ فِى النَّهْىِ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَ الرُّبُعِ وَاخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِلْخَبَرِ

۳۸۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ هُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ قَرَاْتُ عَلٰى عَبْدِالْحَمِيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ اَخْبَرَنِىْ اَبِىْ عَنْ رَافِعِ بْنِ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ اَنَّهٗ خَرَجَ اِلٰى قَوْمِهٖ اِلٰى بَنِىْ حَارِثَةَ فَقَالَ يَا بَنِىْ حَارِثَةَ لَقَدْ دَخَلَتْ عَلَيْكُمْ مُصِيْبَةٌ قَالُوْا مَا هِىَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذًا نُكْرِيْهَا بِشَىْءٍ مِّنَ الْحَبِّ قَالَ لَا قَالَ وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِالتِّبْنِ فَقَالَ لَا وَكُنَّا نُكْرِيْهَا بِمَا

کرایہ اس قدر قیمت مقرر کرتا ہوں بشرطیکہ میں ایک ماہ تک یا اتنے روز تک یا اتنے دن زیادہ رہا۔ غرض یہ کہ کرایہ مقرر کیا اور یہ بھی کہا کہ تم کو میں اس قدر کرایہ زیادہ دوں گا (اگر مقرر کردہ فاصلہ سے زیادہ دور گیا) راوی حماد اور قتادہ کہتے تھے کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور وہ یہ بات مکروہ سمجھتے تھے کہ اگر کوئی شخص کہے کہ میں کسی کو کرایہ پر مقرر کرتا ہوں تم سے اس قدر قیمت کے بدلہ اگر میں نے ایک ماہ سے زیادہ زمانہ لگایا چلنے میں اس قدر کرایہ دوں گا۔

۳۸۹۵: حضرت ابن جریج نے حضرت عطاء سے دریافت فرمایا کہ اگر میں ایک غلام کو ملازم رکھوں ایک سال تک کھانے کے عوض اور پھر اگلے سال اس قدر یا اتنا مال اس کے بدلہ میں اُجرت دوں تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور میرا شرط رکھنا کافی ہے کہ اتنے دن تک کے لیے میں ملازم رکھوں گا اگر سال میں سے کچھ دن گذر گئے تو اس طریقہ سے کہہ دے کہ جو دن گذر چکے ہیں ان کا حساب نہیں ہے (یعنی وہ دن معاف ہیں)۔

باب: زمین کو تہائی یا چوتھائی پیداوار پر کرایہ پر دینے سے متعلق

مختلف احادیث

۳۸۹۶: حضرت اسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی برادری کے لوگوں کے پاس آئے اور ان کو بتایا کہ اے قبیلہ بنو حارثہ کے لوگو! تم پر آفت نازل ہونے والی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا کیسی آفت؟ اس پر حضرت اسید رضی اللہ عنہ نے وہ آفت بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔ عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! اگر ہم لوگ زمین والوں کے عوض کرایہ پر دے دیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ پھر کہا کہ ہم لوگ زمین کو انجیروں کے بدلے اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا نہیں! پھر فرمایا: ہم اس کو کرایہ میں اس پیداوار کے بدلے دیتے تھے جو کہ مینڈھوں پر ہو آپ نے فرمایا کہ

عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِيْ قَالَ لَا ازْرَعْهَا اَوِ امْنَحْهَا اَخَاكَ خَالَفَهٗ مُجَاهِدٌ۔

نہیں اور فرمایا کہ تم کھیتی کرو (یعنی زمین میں خود کھیتی کرو) یا اپنے مسلمان بھائی پر مہربانی کرو اور اس کو تم بخشش کے طور سے دے دو۔

مزابنت کیا ہے؟

یعنی مذکورہ حدیث میں جو مزابنت کی ممانعت سے متعلق فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ ابتداء اسلام میں مزابنت سے منع فرمایا گیا تھا جس وقت کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لے گئے تھے وہاں پر انصاری حضرات کے پاس کافی مقدار میں زمین تھی جو کہ وہ حضرات بٹائی پر دیا کرتے تھے آپ نے فرمایا کہ تم لوگ یا تو خود ہی کھیتی کیا کرو اور یا دوسرے مسلمان کو زمین بطور تحفہ یا ہدیتاً دے دو اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں مذکورہ لفظ حقل کے مختلف معنی بیان فرمائے گئے ہیں یعنی زمین کو اس طرح سے کہہ کر دینا کہ جو کچھ پیداوار ہوگی اس میں سے تہائی یا چوتھائی لیں گے اور مزابنہ کے معنی ہیں کسی شخص کی کھیتی یا باغ ہو کوئی شخص اس کا اندازہ کر کے اس کے مالک سے جا کر کہے اس میں اس قدر جو غلّہ وغیرہ ہو تم وہ مجھ کو دے دینا۔ میں اس کے عوض تم کو اس مقدار میں غلّہ وغیرہ دوں گا اگرچہ وہ دونوں اس پر راضی ہوں لیکن جب بھی اس کو حرام قرار دیا گیا۔

۳۸۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ حَدَّثَنَا مُفَضَّلٌ وَهُوَ ابْنُ مُهَلْهَلٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ جَاءَ نَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الثُّلُثُ وَالرُّبُعُ وَعَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ شِرَاءُ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِكَذَا اَوْ كَذَا وَسْقًا مِّنْ تَمْرٍ۔

۳۸۹۷: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پاس حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم لوگوں کو حقل اور مزابنت سے منع فرمایا ہے۔ حقل پیداوار پر بٹائی کرنے کو اور مزابنت درخت پر لگی ہوئی کھجوروں کو درخت سے اُتری ہوئی کھجوروں کے عوض خریدنے کو کہتے ہیں۔

۳۸۹۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ سَمِعْتُ مُجَاهِدًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ ظُهَيْرٍ قَالَ اَتَانَا رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ فَقَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ لَكُمْ نَهَاكُمْ عَنِ الْحَقْلِ وَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا اَوْ لِيَدَعْهَا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ يَكُوْنُ لَهُ الْمَالُ الْعَظِيْمُ مِنَ النَّخْلِ فَيَجِيْءُ الرَّجُلُ فَيَاْخُذُهَا بِكَذَا وَ كَذَا

۳۸۹۸: حضرت اسید بن ظہیر سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور وہ فرمانے لگے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایسے کام سے جو کہ خود ہمارے ہی نفع کا تھا اور فرمایا کہ تم لوگوں کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اور تم کو منع کیا حقل سے اور فرمایا کہ جس کسی شخص کے پاس زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو بخشش کر دے یا چھوڑ دے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مزابنت سے۔ راوی کہتے ہیں کہ مزابنت اس کو کہتے ہیں کہ کسی شخص کے پاس دولت ہو اور کھجور کے باغات ہوں مختلف قسم کے اور کوئی آدمی اس کے پاس آئے اور وہ شخص اس باغ کو یہ کہہ کر لے

وَسْقًا مِنْ تَمْرٍ۔

۳۸۹۹ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اُسَیْدِ بْنِ ظُهَیْرٍ قَالَ اَتٰی عَلَیْنَا رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ فَقَالَ وَلَمْ اَفْهَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ یَنْفَعُكُمْ وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَیْرٌ لَّكُمْ مِمَّا یَنْفَعُكُمْ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَقْلِ وَالْحَقْلُ الْمُزَارَعَةُ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَمَنْ كَانَ لَهُ اَرْضٌ فَاسْتَغْنٰی عَنْهَا فَلْیَمْنَحْهَا اَخَاهُ اَوْلِیَدَعْ وَنَهَاكُمْ عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ الرَّجُلُ یَجِیْءُ اِلَی النَّخْلِ الْكَثِیْرِ بِالْمَالِ الْعَظِیْمِ فَیَقُوْلُ خُذْهُ بِكَذَا اَوْ كَذَا وَسْقًا مِنْ تَمْرِ ذٰلِكَ الْعَامِ۔

۳۹۰۰۔ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اُسَیْدُ بْنُ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ نَهَاكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْفَعُ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ عَنْهَا فَلْیُزْرِعْهَا اَخَاهُ خَالَفَهُ عَبْدُالْكَرِیْمِ بْنُ مَالِكٍ۔

لے کہ اس قدر وسق خشک کھجوروں کے میں تجھ کو دوں گا۔

۳۸۹۹: حضرت اُسید بن ظہیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رافع بن خدیجؓ ہم لوگوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ میری سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ پھر کہنے لگے کہ نبیؐ نے تمہیں ایک کام سے منع فرمایا اور وہ کام تم لوگوں کے نفع کا تھا لیکن تمہارے حق میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری بہتر ہے اس نفع سے اور تم لوگوں کو حقل سے منع کیا گیا اور حقل کہتے ہیں کہ کھیتی یا باغ کو تہائی یا چوتھائی پر مقرر کر کے کسی دوسرے شخص کو دینا۔ راوی نقل کرتے ہیں اور نبیؐ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اس قدر زمین ہو کہ اس کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں۔ اس قسم کی زمین کو مسلمان بھائی کو دے دینا چاہیے یا یہ چھوڑ دینا بہتر ہے بٹائی پر دے دینے سے اور راوی نے نقل کیا کہ تم لوگوں کو مزابنت سے منع کیا گیا اور راوی نقل کرتے ہیں کہ مزابنت وہ ہے کہ کسی مال دار شخص کے پاس کافی کھجور کے درخت ہوں اور وہ شخص کہے کسی دوسرے سے کہ تم اس کو لے لو۔

۳۹۰۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح کے کام سے منع فرمایا جو کہ ہم لوگوں کے نفع کے لئے تھا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری زیادہ بہتر ہے ہم لوگوں کے لئے پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس کھیتی کی زمین ہو تو اس کو چاہیے کہ وہ شخص خود کھیتی کرے اگر اس سے کھیتی نہ ہو سکے تو اپنے مسلمان بھائی کو دے دے تاکہ وہ اس میں کھیتی کرے۔

مزابنت کیا ہے؟

مذکورہ بالا احادیث میں مزابنت سے متعلق حکم مذکور ہے جب کہ اس کی تشریح سابق میں گذر چکی ہے کہ مزابنت کا مفہوم یہ ہے کہ کوئی شخص مالک سے کہتا ہے کہ اس درخت پر اس قدر تر کھجور ہیں میں تم کو خشک کھجوریں اتنے من یا اتنے صاع دوں گا اکثر باغ کے مالک اس طرح کے معاملہ پر رضا مند ہوتے ہیں تاکہ محنت و مشقت سے بچ جائیں اور ہوا بارش طوفان وغیرہ کی وجہ سے جو نقصان باغ یا کھیتی میں ہو جاتا ہے اس سے بھی بچنے کی وجہ سے بعض مالک باغ اس طرح کا معاملہ کر لیتے ہیں اس میں چونکہ لینے والے کا نقصان ہوتا ہے اور باغ وغیرہ دینے والے کو دوسرے کے نقصان سے کچھ مطلب نہیں ہوتا اس وجہ سے شریعت نے اس کو

جائز قرار نہیں دیا کیونکہ ہر وہ معاملہ جو کہ فریقین کے درمیان اختلاف کا باعث ہو شریعت اس کو ناجائز قرار دیتی ہے اور احادیث مذکورہ میں وسق سے مراد ایک پیمانہ ہے جو کہ ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اور ایک صاع نو (۹) رطل کا ہوتا ہے اور رطل آدھ سیر کا ہوتا ہے۔ واللہ اعلم۔ (قاسمی)

۳۹۰۱ اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ یَعْنِی ابْنَ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْكَرِیْمِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ اَخَذْتُ بِیَدِ طَاوٗسٍ حَتّٰی اَدْخَلْتُهٗ عَلَی ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ فَحَدَّثَهٗ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَاَبٰی طَاوٗسٌ فَقَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ لَا یَرٰی بِذٰلِكَ بَاْسًا وَ رَوَاهُ اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عَنْ رَافِعٍ مُرْسَلًا۔

۳۹۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ طاؤس نے اس سے انکار کیا اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سنا کہ وہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۳۹۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِیْجٍ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الرَّاْسِ وَالْعَیْنِ نَهَانَا اَنْ نَتَقَبَّلَ الْاَرْضَ بِبَعْضِ خَرْجِهَا تَابَعَهٗ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ مُهَاجِرٍ۔

۳۹۰۲: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ وہ نقل کرتے ہیں کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ہم لوگوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کام سے جو کہ ہمارے لیے مفید تھا اور آنحضرت کا ارشاد مبارک ہمارے سرآنکھوں پر ہے۔ آپ نے ہمیں منع فرمایا کہ ہم لوگ وہ زمین قبول کریں اس کی تہائی اور چوتھائی پیداوار پر یعنی بٹائی پر۔

۳۹۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی اَرْضِ رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَدْ عَرَفَ اَنَّهٗ مُحْتَاجٌ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ الْاَرْضُ قَالَ لِفُلَانٍ اَعْطَانِیْهَا بِالْاَجْرِ فَقَالَ لَوْمَنَحَهَا اَخَاهُ فَاَتٰی رَافِعٌ الْاَنْصَارَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَكُمْ نَافِعًا وَطَاعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَعُ لَكُمْ۔

۳۹۰۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ ایک شخص کی زمین کے نزدیک سے گذرے۔ وہ ایک انصاری شخص تھا۔ آپؐ کو معلوم ہو گیا کہ یہ شخص (انصاری ہے) اور محتاج آدمی ہے آپ نے فرمایا: یہ زمین کس کی ہے؟ عرض کیا گیا کہ ایک لڑکے کی زمین ہے کہ جس نے مجھ کو یہ زمین اُجرت پر دی ہے یعنی بٹائی پر دی ہے یہ بات سن کر آپ نے فرمایا کہ اگر مسلمان بھائی کسی دوسرے مسلمان بھائی کو اس طریقہ سے دے دیتا تو بہتر تھا۔ یہ بات سن کر رافع رضی اللہ عنہ انصار کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ آنحضرتؐ نے منع فرمایا ہے تم لوگوں کو ایک کام سے کہ وہ کام (بظاہر) تم لوگوں کے فائدے ہی کے لئے تھا اور آنحضرتؐ کی فرمانبرداری بہت نفع کی چیز ہے۔

۳۹۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ

۳۹۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیداوار کے عوض زمین کرائے پر دینے سے منع

الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَقْلِ۔

فرمایا۔

٣٩٠٥ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ حَدَّثَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا فَقَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا اَوْ يَذَرْهَا۔

٣٩٠٥: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لیے فائدہ مند تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین نہ ہو وہ یا خود زراعت کرے یا کسی دوسرے کو دے دے یا اسی طرح پڑا رہنے دے۔

٣٩٠٦ أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ وَطَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَانَا عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا وَاَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَيْرٌ لَنَا قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَذَرْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى اَنَّ طَاوُسًا لَمْ يَسْمَعْ هٰذَا الْحَدِيْثَ۔

٣٩٠٦: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ایک ایسے کام سے منع کر دیا جو ہمارے لئے فائدہ مند تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہمارے حق میں بہتر تھا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اس کو پڑا رہنے دے یا کسی دوسرے کو دیدے۔

٣٩٠٧ أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا ابْنُ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ كَانَ طَاوُسٌ يَكْرَهُ اَنْ يُؤَاجِرَ اَرْضَهٗ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا يَرٰى بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ بَاْسًا فَقَالَ لَهٗ مُجَاهِدٌ اذْهَبْ اِلَى ابْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَاسْمَعْ مِنْهُ حَدِيْثَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَوْ اَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ مَا فَعَلْتُهٗ وَلٰكِنْ حَدَّثَنِيْ مَنْ هُوَ اَعْلَمُ مِنْهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا قَالَ لَاَنْ يَّمْنَحَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ اَرْضَهٗ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَّاْخُذَ عَلَيْهَا خَرَاجًا مَعْلُوْمًا وَقَدِ اخْتُلِفَ عَلٰى عَطَاءٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ فَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ رَافِعٍ وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُنَا لَهٗ وَقَالَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ۔

٣٩٠٧: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ حضرت طاؤس اس چیز کو بُرا سمجھتے تھے کہ کوئی شخص اپنی زمین کو سونے چاندی کے عوض کرایہ پر دے (یا رقم کے عوض دے) لیکن تہائی یا چوتھائی غلّہ کی بٹائی پر دینے میں حرج نہیں سمجھتے تھے حضرت مجاہد نے حضرت طاؤس سے کہا کہ تم حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے صاحبزادے کے پاس چلو اور تم ان سے حدیث سنو حضرت طاؤس نے فرمایا: خدا کی قسم اگر میں سمجھتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات سے منع فرمایا ہے تو میں اس کام کو انجام نہ دیتا اور میں نے حدیث سنی ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ بڑے عالم دین تھے انہوں نے نقل فرمایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تم لوگ اس طرح سے مسلمان کو بغیر اُجرت اور بغیر کسی معاوضہ کے (زمین) دے دیا کرو کھیتی کرنے کے لیے اس لیے کہ تم لوگوں کے حق میں یہ چیز اُجرت مقرر کرنے سے بہتر ہے۔

زمین کرایہ پر دینا:

ارشاد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حاصل یہ ہے کہ اللہ عزوجل نے جس مسلمان کو وسعت عطا فرمائی ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ دوسرے مسلمان بھائی کے ساتھ احسان کا معاملہ کرے یہ زیادہ بہتر ہے حضرت طاؤس اسی وجہ سے اُجرت پر یعنی بٹائی پر (زمین) دینے کو جائز اور درست خیال فرماتے تھے وہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے ارشاد سے دلیل پیش کرتے تھے اور جن حضرات کے نزدیک ممانعت ثابت ہے اور وہ حضرات زمین کو اُجرت پر دینے کو جائز بھی رکھتے ہیں وہ حضرات مذکورہ ممانعت کا یہ جواب دیتے ہیں کہ اسلام کے شروع دور میں حالات کی تنگی کی وجہ سے ممانعت تھی اور حالات بدلنے سے جب تنگی دور ہوگئی تو یہ حکم بھی ختم ہوگیا یعنی اب زمین کرایہ اور اُجرت پر دینا درست ہے۔ واللہ اعلم (قاسمی)

۳۹۰۸: حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا فَاِنْ عَجَزَ اَنْ يَّزْرَعَهَا فَلْيَمْنَحْهَا اَخَاهُ الْمُسْلِمَ وَلَا يُزْرِعْهَا اِيَّاهُ۔

۳۹۰۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کے پاس زمین ہو اُسے اس میں خود زراعت کرنی چاہیے اگر وہ خود نہ کر سکتا ہو تو اپنے مسلمان بھائی کو دیدے لیکن اس سے زراعت نہ کروائے (یعنی اُجرت نہ مانگنے لگ پڑے)۔

۳۹۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيَمْنَحْهَا اَخَاهُ وَلَا يُكْرِيْهَا تَابَعَهٗ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَمْرٍو الْاَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۰۹: اس سند سے بھی سابقہ حدیث کی مانند منقول ہے۔

۳۹۱۰: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ لِاُنَاسٍ فُضُوْلُ اَرَضِيْنَ يُكْرُوْنَهَا بِالنِّصْفِ وَالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يُزْرِعْهَا اَوْ يُمْسِكْهَا وَاقْتَصَّ مَطَرٌ نَّسَقٌ طَهْمَانَ۔

۳۹۱۰: حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی کے پاس زمین ہو تو وہ اس میں خود ہی کھیتی کرے یا اپنے مسلمان بھائی کو دے دے اور کسی دوسرے کو وہ اُجرت پر نہ دے۔

۳۹۱۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ اَبُوْ عُمَيْرِ ابْنُ النَّحَّاسِ وَعِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ هُوَ الْفَاخُوْرِيُّ قَالَا حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنِ ابْنِ شَوْذَبٍ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْلِيُزْرِعْهَا وَلَا

۳۹۱۱: حضرت مطر حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اور ارشاد فرمایا کہ جس شخص کے پاس زمین اس کی ضرورت سے زیادہ ہے تو اس شخص کو اُس زمین میں خود ہی کھیتی کرنا چاہیے یا دوسرے سے کھیتی کرائے۔ راوی نقل فرماتے ہیں کہ یہ جملہ صرف اسی قدر فرمایا اور اس کے ساتھ والا

يُؤَاجِرُهَا۔

۳۹۱۲: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ رَفَعَهُ نَهَى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ وَافَقَهُ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عَبْدِالْعَزِيزِ بْنِ جُرَيْجٍ عَلَى النَّهْيِ عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ۔

۳۹۱۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَطَاءٍ وَأَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يُطْعَمَ إِلَّا الْعَرَايَا تَابَعَهُ يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ۔

۳۹۱۴: أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ أَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ وَفِي رِوَايَةِ هَمَّامِ بْنِ يَحْيَى كَالدَّلِيلِ عَلَى أَنَّ عَطَاءً لَمْ يَسْمَعْ مِنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ كَانَ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا۔

((يُؤَاجِرُهَا)) کے جملہ کا بھی اضافہ فرمایا یعنی کرایہ پر نہ دیا کرے۔

۳۹۱۲: حضرت مطر نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین اُجرت پر دینے سے منع فرمایا۔ مذکورہ روایت کے سلسلہ میں عبدالملک بن عبدالعزیز بن جریج نے ممانعت کی حدیث میں اُن کی موافقت فرمائی۔

۳۹۱۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور آپ نے مزابنہ۔ محاقلہ کرنے سے بھی منع فرمایا اور ان پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا جو کہ ابھی کھانے کے لائق نہ بنے لیکن بیع عرایا کی عرایا کے لئے اجازت ہے۔

۳۹۱۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلہ کرنے سے اور مزابنہ کرنے سے اور مخابرہ اور ثنیاء کرنے سے۔

عرایا وثنیاء کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں عرایا کی اجازت عطا فرمائی گئی ہے اور عرایا کا مفہوم یہ ہے کہ کھجوروں کے درخت کسی نادار غریب ومسکین کو عاریت یعنی مانگے ہوئے دیئے جائیں تاکہ وہ غرباء اس درخت کے پھل اپنے استعمال میں لائیں اور مخابرہ کا مطلب یہ ہے کہ زمین تو ایک شخص کی ہو اور اس کا بیج کسی دوسرے شخص کا ہو اور جس وقت کھیتی کٹنے کا وقت ہو تو زمین کا مالک اس میں سے کچھ حصہ لے لے۔ لفظ ثنیاء کے معنی ہیں کہ فروخت کی گئی شے میں سے بغیر مقرر کیے ہوئے کچھ نکال لینے کی شرط کرنا جیسا کہ اس طریقہ سے کہے کہ میں تمہارے ہاتھ پر تمام کا تمام غلّہ فروخت کرتا ہوں مگر کچھ غلہ اس میں سے نکال لوں گا تو یہ جائز نہیں ہے جس وقت تک کہ غلہ نکال لینے کی مقدار مقرر نہ کرے کیونکہ مقدار مقرر نہ کرنے سے اختلاف ہوگا اور ہر وہ معاملہ جو مفضی الی النزاع یعنی جھگڑا پیدا کرنے والا ہو وہ ناجائز ہے۔

۳۹۱۵ أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامُ بْنُ يَحْيَى قَالَ سَأَلَ عَطَاءٌ سُلَيْمَانَ بْنَ مُوسَى قَالَ حَدَّثَ جَابِرٌ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا أَوْ لِيُزْرِعْهَا أَخَاهُ وَلَا يُكْرِيهَا أَخَاهُ وَ قَدْ رَوَى النَّهْيَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ يَزِيدُ بْنُ نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ۔

۳۹۱۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. جس شخص کے پاس زمین ہو تو وہ خود اس میں زراعت کرے یا اپنے بھائی کو زراعت کیلئے دیدے لیکن اس زمین کو کرائے پر نہ دے۔ یزید بن نعیم نے جابر بن عبداللہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا محاقلہ سے منع کرنا بھی روایت کیا ہے۔

۳۹۱۶ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِدْرِيسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ يَزِيدَ بْنِ نُعَيْمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْحَقْلِ وَهِيَ الْمُزَابَنَةُ خَالَفَهُ هِشَامٌ وَ رَوَاهُ عَنْ يَحْيَى عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرٍ۔

۳۹۱۶ حضرت یزید بن نعیم حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع محاقلہ سے اور اسی کو مزابنہ بھی کہتے ہیں۔

۳۹۱۷ أَخْبَرَنَا الثِّقَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ أَبِي عَبْدِاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَاضَرَةِ وَقَالَ الْمُخَاضَرَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَزْهُوَ وَالْمُخَابَرَةُ بَيْعُ الْكَرْمِ بِكَذَا وَكَذَا صَاعٍ خَالَفَهُ عَمْرُو بْنُ أَبِي سَلَمَةَ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ۔

۳۹۱۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع مزابنہ' بیع مخاضرہ سے منع فرمایا اور مخاضرہ پھلوں یا غلّہ کا ان کے پختہ ہونے سے قبل فروخت کرنا اور مخابرہ کے معنی ہیں انگور کا خشک انگور کے عوض فروخت کرنا۔

۳۹۱۸ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُمَرَ ابْنِ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَالَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ۔

۳۹۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۱۹ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي

۳۹۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا ہے۔

سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ خَالَفَهُمُ الْاَسْوَدُ بْنُ الْعَلَاءِ فَقَالَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

حقل اور مزابنت کیا ہے؟

ان اصطلاحی الفاظ کا مفہوم سابق حدیث ۳۸۹۶ میں گذر چکا ہے اور حقل کے معنی حضرت جابر ؓ نے اس طریقہ سے بیان فرمائے ہیں کہ کھڑے کھیت کو فروخت کرنا خشک غلّہ کے عوض اور مزابنہ کے معنی ہیں پھلوں کو درخت پر فروخت کرنا اس شرط پر کہ ہم اس قدر انگور یا کھجوریں خشک اس کے عوض لیں گے تو دراصل دونوں الفاظ کا مفہوم ایک ہی ہوا لیکن لفظ حقل کھیت کی فروخت میں مستعمل ہوتا ہے اور مزابنہ پھل فروخت کرنے کے مفہوم کے لیے ہے۔

۳۹۲۰ اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ حُمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ رَوَاهُ الْقَاسِمُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ۔

۳۹۲۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۳۹۲۱ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَحَدَّثَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَرَّةً اُخْرٰى۔

۳۹۲۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۳۹۲۲ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَاَلْتُ الْقَاسِمَ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ قَالَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ وَاخْتُلِفَ عَلٰى سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فِيْهِ۔

۳۹۲۲: حضرت عثمان بن مرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت قاسم سے دریافت کیا کہ زمین کو اُجرت پر دینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے کی ممانعت فرمائی۔

۳۹۲۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ الْخَطْمِيِّ وَاسْمُهُ عُمَيْرُ

۳۹۲۳ حضرت یحییٰ سے روایت ہے کہ ابوجعفر خطمی کہ جس کا نام عمیر بن یزید ہے فرماتے تھے کہ مجھ کو میرے چچا نے بھیجا اور میرے ساتھ

بْنُ يَزِيْدَ قَالَ اَرْسَلَنِيْ عَمِّيْ وَغُلَامًا لَهُ اِلٰى سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَسْأَلُهُ عَنِ الْمُزَارَعَةِ فَقَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ لَا يَرٰى بِهَا بَأْسًا حَتّٰى بَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ حَدِيْثٌ فَلَقِيَهُ فَقَالَ رَافِعٌ اَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَنِيْ حَارِثَةَ فَرَاٰى زَرْعًا فَقَالَ مَا اَحْسَنَ زَرْعَ ظُهَيْرٍ فَقَالُوْا لَيْسَ لِظُهَيْرٍ فَقَالَ اَلَيْسَ اَرْضُ ظُهَيْرٍ قَالُوْا بَلٰى وَلٰكِنَّهُ اَزْرَعَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوْا زَرْعَكُمْ وَرُدُّوْا اِلَيْهِ نَفَقَتَهُ قَالَ فَاَخَذْنَا زَرْعَنَا وَرَدَدْنَا اِلَيْهِ نَفَقَتَهُ وَرَوَاهُ طَارِقُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعِيْدٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

ایک لڑکا بھی بھیجا تا کہ وہ اور میں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مزارعت کا مسئلہ دریافت کر کے آئیں چنانچہ ہم دونوں سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کھیتی کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے پھر انہوں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے ملاقات فرمائی۔ اس کے بعد رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے ایک کھیت دیکھا اور فرمایا: کیا عمدہ ظہیر کا کھیت ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس کھیت میں ظہیر نے کھیتی کی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: کیا یہ کھیت ظہیر کا نہیں ہے۔ لوگوں نے پھر عرض کیا: ہاں ظہیر کا نہیں ہے لیکن اس نے کھیتی کی ہے۔ آپ نے یہ بات سن کر فرمایا: تم لوگ اپنی کھیتی کو لے لو اور جو کچھ اس کا خرچہ ہوا ہے وہ اس کو دے دو۔ راوی کہتا ہے کہ ہم نے اپنی کھیتی کو لے لیا اور جو کچھ ان کا خرچہ ہوا تھا وہ ہم نے اُن کو ادا کر دیا۔

۳۹۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَقَالَ اِنَّمَا يَزْرَعُ ثَلَاثَةٌ رَجُلٌ لَهُ اَرْضٌ فَهُوَ يَزْرَعُهَا اَوْ رَجُلٌ مُنِحَ اَرْضًا فَهُوَ يَزْرَعُ مَا مُنِحَ اَوْ رَجُلٌ اسْتَكْرٰى اَرْضًا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ مَيَّزَهُ اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ فَاَرْسَلَ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ وَجَعَلَ الْاَخِيْرَ مِنْ قَوْلِ سَعِيْدٍ۔

۳۹۲۴: حضرت طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے اور انہوں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبیؐ نے محاقلہ مزابنہ کی ممانعت ارشاد فرمائی اور فرمایا: تین شخص ہی کھیتی کر سکتے ہیں نمبر ۱ وہ شخص کہ جس کی زمین ہو یعنی زمین کا مالک نمبر ۲ وہ شخص جس کو کہ احسان کے طور پر کھیتی کو کہا جائے نمبر ۳ وہ شخص کہ جس نے زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر لیا ہو۔ امام نسائی ”فرماتے ہیں کہ (راوی) اسرائیل نے اس روایت کو علیحدہ کیا طارق سے سن کر۔ مرسل کہا پہلے کلام کو اور آخری والے کلام کے بارے میں فرمایا کہ یہ سعید بن مسیبؒ کا ارشاد گرامی ہے اور یہ حدیث نہیں ہے۔

۳۹۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ قَالَ سَعِيْدٌ فَذَكَرَهُ نَحْوَهُ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ طَارِقٍ۔

۳۹۲۵: حضرت اسرائیل نے حضرت طارق سے اور طارق نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ سے منع فرمایا اسی طرح سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا۔

۳۹۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ ابْنُ

۳۹۲۶: حضرت سفیان ثوری حضرت طارق سے روایت کرتے ہیں کہ

مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ طَارِقٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَا يُصْلِحُ الزَّرْعَ غَيْرُ ثَلَاثٍ اَرْضٍ يَمْلِكُ رَقَبَتَهَا اَوْ مِنْحَةٍ اَوْ اَرْضٍ بَيْضَاءَ يَسْتَأْجِرُهَا بِذَهَبٍ اَوْ فِضَّةٍ وَ رَوَى الزُّهْرِيُّ الْكَلَامَ الْاَوَّلَ عَنْ سَعِيْدٍ فَاَرْسَلَهُ۔

طارق فرماتے تھے کہ میں نے سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے کہ تین آدمیوں کے علاوہ کسی کیلئے کھیتی کرنا مناسب نہیں۔ (۱) مالک کو (۲) اس شخص کو جس کو زمین میں کھیتی کرنے کے لئے بطور احسان وہ زمین بغیر کسی قیمت کے دی گئی ہو۔ (۳) اس شخص کو کہ جس نے کوئی میدان کرایہ پر لیا ہو سونے' چاندی (یا رقم) کے عوض۔ زہری نے پہلے کلام کو سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا اور حارث کہتے ہیں کہ میں نے قاسم سے سنا اور انہوں نے مالک سے اور مالک نے ابن شہاب سے اور ابن شہاب نے سعید رضی اللہ عنہ سے اور سعید بن میسب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبیؐ نے بیع محاقلہ سے منع فرمایا اور بیع مزابنہ سے منع فرمایا اور اس کو روایت کیا محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ نے سعید بن میسب سے' سعید بن میسبؒ نے فرمایا سعد بن ابی وقاصؓ سے۔

۳۹۲۷ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَ رَوَاهُ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ۔

۳۹۲۷: حضرت سعید بن میسب نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن لبیبہ اسے سعید بن میسب سے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں۔

۳۹۲۸ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِكْرَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ لَبِيْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ كَانَ اَصْحَابُ الْمَزَارِعِ يُكْرُوْنَ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَزَارِعَهُمْ بِمَا يَكُوْنُ عَلَى السَّاقِيْ مِنَ الزَّرْعِ فَجَاؤُا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَصَمُوْا فِيْ بَعْضِ ذٰلِكَ فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُكْرُوْا بِذٰلِكَ وَقَالَ اَكْرُوْا بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ سُلَيْمَانُ عَنْ رَافِعٍ فَقَالَ عَنْ رَجُلٍ

۳۹۲۸: حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کھیتی کرنے والے لوگ اپنے کھیتوں کو عہدِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس اناج اور غلّہ کے عوض جو کہ نالیوں کے کنارے پر نکلتا پھر وہ حضرات' رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان لوگوں نے اس زمین کے بعض مقدمات میں جھگڑا کیا تھا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اُجرت پر دینے سے منع کیا اور فرمایا: تم یہ معاملہ نقد رقم کے عوض (یا نقد سونے' چاندی کے عوض) کیا کرو۔ اس حدیث کو روایت کیا حضرت سلیمان نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور انہوں نے کسی دوسرے شخص سے جو کہ ان کے چچاؤں میں سے

مِنْ عُمُوْمَتِهٖ۔

٣٩٢٩: اَخْبَرَنِیْ زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَیَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَیُّوْبُ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُحَاقِلُ بِالْاَرْضِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنُکْرِیْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰی فَجَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ رَجُلٌ مِنْ عُمُوْمَتِیْ فَقَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِیَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا نَهَانَا اَنْ نُحَاقِلَ بِالْاَرْضِ وَنُکْرِیْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰی وَاَمَرَ رَبَّ الْاَرْضِ اَنْ یَزْرَعَهَا اَوْ یُزْرِعَهَا وَکَرِهَ کِرَاءَ هَا وَمَا سِوٰی ذٰلِكَ اَیُّوْبُ لَمْ یَسْمَعْهُ مِنْ یَعْلٰی۔

٣٩٣٠: اَخْبَرَنِیْ زَکَرِیَّا بْنُ یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَیُّوْبَ قَالَ کَتَبَ اِلَیَّ یَعْلَی بْنُ حَکِیْمٍ اَنِّیْ سَمِعْتُ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ یُحَدِّثُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُحَاقِلُ الْاَرْضَ نُکْرِیْهَا بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَالطَّعَامِ الْمُسَمّٰی رَوَاهُ سَعِیْدٌ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ۔

٣٩٣١: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ ابْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ یَعْلَی بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ سُلَیْمَانَ ابْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِیْجٍ قَالَ کُنَّا نُحَاقِلُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَزَعَمَ اَنَّ بَعْضَ عُمُوْمَتِهٖ اَتَاهُ فَقَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ کَانَ لَنَا نَافِعًا وَطَوَاعِیَةُ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ اَنْفَعُ لَنَا قُلْنَا وَمَا ذَاكَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ کَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْیَزْرَعْهَا اَوْ لِیُزْرِعْهَا اَخَاهُ وَلَا

تھے۔

٣٩٢٩: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں کھیتی فروخت کر دیا کرتے تھے اور ہم لوگ تہائی یا چوتھائی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے یا مقررہ کھانے پر اُجرت کر دیا کرتے تھے چنانچہ ایک دن میرے چچاؤں میں سے ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسے کام سے منع فرمایا کہ جو کام ہم لوگوں کے نفع کا تھا اور ہمارے لیے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری زیادہ نفع بخش ہے اور ہم لوگوں کو آپ نے منع فرمایا حقل کرنے سے اور آپ نے ہم کو تہائی چوتھائی بٹائی کرایہ پر دینے سے منع فرمایا اور مقرر کھانے پر بھی دینے سے منع فرمایا اور آپ نے زمین والے کو حکم فرمایا کہ وہ خود کھیتی کرے یا دوسرے سے کھیتی کرائے اور آپ نے بٹائی کرنے کو برا سمجھا اور جو اس کے علاوہ صورت ہوں ان سے بھی منع فرمایا ہے۔

٣٩٣٠: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے' انہوں نے فرمایا کہ ہم زمین کا محاقلہ کرتے تھے۔ چنانچہ ہم لوگ زمین کو تہائی یا چوتھائی یا مقرر کھانے کے بدلے اُجرت پر دیا کرتے تھے۔

٣٩٣١: حضرت سلیمان بن یسار رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہم لوگ کھیتی کو اناج اور غلّہ کے عوض فروخت کر دیا کرتے تھے تو ایک روز ہمارے چچاؤں میں سے ایک چچا میرے پاس آیا اور وہ کہنے لگا کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماں برداری بہت زیادہ نفع بخش ہے ہم لوگوں کے واسطے' حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے عرض کیا وہ کونسی شے ہے تو اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس زمین ہو تو اس

يُكَارِيْهَا بِثُلُثٍ وَلَا رُبُعٍ وَلَا طَعَامٍ مُسَمًّى رَوَاهُ حَنْظَلَةُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ رَافِعٍ فَاخْتَلَفَ عَلَى رَبِيْعَةَ فِيْ رِوَايَتِهٖ۔

۳۹۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا حُجَيْنُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمَا يَنْبُتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ وَشَيْءٍ مِّنَ الزَّرْعِ يَسْتَثْنِيْ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ لِرَافِعٍ فَكَيْفَ كِرَاؤُهَا بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ فَقَالَ رَافِعٌ لَيْسَ بِهَا بَاْسٌ بِالدِّيْنَارِ وَالدِّرْهَمِ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ۔

۳۹۳۳: اَخْبَرَنِي الْمُغِيْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى هُوَ ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ رَبِيْعَةَ ابْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالدِّيْنَارِ وَالْوَرِقِ فَقَالَ لَا بَاْسَ بِذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ النَّاسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُؤَاجِرُوْنَ عَلَى الْمَاذِيَانَاتِ وَاَقْبَالِ الْجَدَاوِلِ فَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا وَيَسْلَمُ هٰذَا وَيَهْلِكُ هٰذَا فَلَمْ يَكُنْ لِلنَّاسِ كِرَاءٌ اِلَّا هٰذَا فَلِذٰلِكَ زُجِرَ عَنْهُ فَاَمَّا شَيْءٌ مَّعْلُوْمٌ مَّضْمُوْنٌ فَلَا بَاْسَ بِهٖ وَافَقَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَلٰى اِسْنَادِهٖ وَخَالَفَهُ فِيْ لَفْظِهٖ۔

۳۹۳۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قُلْتُ

کو چاہیے کہ وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اس کا مسلمان بھائی تہائی‘ چوتھائی پر کھیتی کرے اور کرایہ اور اُجرت پر نہ دیا کرے اور آپ نے غلّہ لے کر کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۳۲: حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے چچا نے حدیث نقل فرمائی اور کہا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے۔ اس پیداوار کے بدلہ جو کہ نالیوں پر ہو جو کہ زمین والے کی ہوتی تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے۔ حضرت رافع بن خدیج ؓ سے ان کے شاگرد نے دریافت کیا نقدی سے کرایہ پر لینا کیسا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے دینار اور درہم سے کرایہ پر دینے میں۔

۳۹۳۳: حضرت حنظلہ بن قیس ؓ انصاری سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج ؓ سے یہ دریافت کیا کہ کیا زمین کو اُجرت پر دینا‘ دینار چاندی یا نقد رقم کے عوض جائز ہے؟ اس پر رافع بن خدیج ؓ نے فرمایا: یہ جائز ہے اور اس میں کچھ حرج نہیں ہے اور انہوں نے بیان فرمایا کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں تو لوگ زمین کو اس پیداوار کے عوض دیا کرتے تھے جو کہ پانی کے بہنے کی جگہوں پر ہوتی تھی پھر کبھی وہاں پر پیداوار ہوتی اور جگہ نہ ہوتی اور کبھی دوسری جگہ ہوتی اس جگہ نہ ہوتی لیکن لوگوں کا یہی حصہ تھا اس وجہ سے اس کی ممانعت ہوئی اور اگر کرایہ کے عوض کوئی چیز مقرر ہو کہ جس کا کوئی شخص ذمہ دار ہو تو اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۴: حضرت رافع بن خدیج ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت رافع بن خدیج ؓ کے شاگرد نے دریافت کیا کہ زمین کو سونے چاندی کے ساتھ کرایہ پر دینے سے متعلق کیا حکم ہے؟ حضرت رافع

بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ قَالَ لَا إِنَّمَا نَهٰى عَنْهَا بِمَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَاَمَّا الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ فَلَا بَأْسَ رَوَاهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَبِيْعَةَ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو اشیاء زمین سے پیدا ہوتی ہیں ان کو کرایہ کے عوض دینا منع ہے اور سونے چاندی کے ساتھ دینا اس میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے۔

۳۹۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ رَبِيْعَةَ بْنِ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَقَالَ حَلَالٌ لَا بَأْسَ بِهٖ ذٰلِكَ فَرْضُ الْاَرْضِ رَوَاهُ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ وَ رَفَعَهُ كَمَا رَوَاهُ مَالِكٌ عَنْ رَبِيْعَةَ۔

۳۹۳۵: حضرت حنظلہ بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے سونے چاندی کے بدلہ زمین کو (جو کہ صاف) میدان کی شکل میں ہو اس کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ حلال اور درست ہے چاندی یا سونے کے ساتھ کرایہ پر دینا وہ زمین جو صاف میدان ہو اس کو کرایہ پر دینا درست ہے جو کہ زمین کا حق اور حصہ ہے۔

۳۹۳۶: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ اَرْضِنَا وَلَمْ تَكُنْ يَوْمَئِذٍ ذَهَبٌ وَّلَا فِضَّةٌ فَكَانَ الرَّجُلُ يُكْرِيْ اَرْضَهٗ بِمَا عَلَى الرَّبِيْعِ وَالْاَقْبَالِ وَاَشْيَاءَ مَعْلُوْمَةٍ وَسَاقَهٗ رَوَاهُ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ۔

۳۹۳۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور اس زمانہ میں لوگوں کے پاس سونا چاندی نہیں تھا اور اس زمانہ میں کوئی شخص اپنی زمین اُجرت پر لیا کرتا تھا کہ جس زمین میں کہ کھیتی بوئی جایا کرتی تھی نہروں اور نالیوں پر جو اناج پیدا ہو اس کے عوض اور اشیاء تھیں۔ پھر حدیث آخر تک بیان و نقل فرمائی۔

۳۹۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ عَنْ جُوَيْرِيَةَ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ وَ ذَكَرَ نَحْوَهٗ تَابَعَهٗ عُقَيْلُ بْنُ خَالِدٍ۔

۳۹۳۷: یہی حدیث مذکورہ سند سے بھی روایت کی گئی ہے۔

۳۹۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلُ ابْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِيْ اَرْضَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ

۳۹۳۸: حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کرایہ پر دیا کرتے تھے تو ان کو یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرماتے ہیں چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ان سے ملاقات فرمائی اور ان سے کہا کہ وہ کونسی حدیث ہے کہ جس کو تم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہو زمین کو اُجرت پر

الْاَرْضِ فَلَقِيَهُ عَبْدُاللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ خَدِيْجٍ مَا ذَا نُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ لِعَبْدِاللّٰهِ سَمِعْتُ عَمَّيَّ وَكَانَا قَدْ شَهِدَا بَدْرًا يُحَدِّثَانِ اَهْلَ الدَّارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَلَقَدْ كُنْتُ اَعْلَمُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَرْضَ تُكْرٰى ثُمَّ خَشِيَ عَبْدُاللّٰهِ اَنْ يَكُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَحْدَثَ فِيْ ذٰلِكَ شَيْئًا لَمْ يَكُنْ يَعْلَمُهُ فَتَرَكَ كِرَاءَ الْاَرْضِ اَرْسَلَهُ شُعَيْبُ بْنُ اَبِيْ حَمْزَةَ۔

دینے کے سلسلہ میں۔ تو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے کہا کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا میں نے اپنے چچاؤں سے سنا اور وہ دونوں غزوۂ بدر میں شریک رہ چکے ہیں وہ بیان اور نقل کرتے تھے حدیث اپنے گھر والوں کے سامنے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا۔ چنانچہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما یہ بات سن کر فرمانے لگے کہ میں اچھی طرح سے واقف ہوں کہ دورِ نبوی میں زمین کرایہ اور اُجرت پر دی جایا کرتی تھی پھر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ڈرے اس بات سے اور انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں جو فرمایا ہے میں اس سے واقف نہیں ہوں اس وجہ سے زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

۳۹۳۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ بَلَغَنَا اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ كَانَ يُحَدِّثُ اَنَّ عَمَّيْهِ وَكَانَا يَزْعُمُ شَهِدَا بَدْرًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ رَوَاهُ عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عَمَّيْهِ۔

۳۹۳۹: ترجمہ حدیثِ سابق میں گزر چکا۔

۳۹۴۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ لَيْسَ بِاسْتِكْرَاءِ الْاَرْضِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بَاْسٌ وَكَانَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ يُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَافَقَهُ عَلٰى اِرْسَالِهِ عَبْدُالْكَرِيْمِ بْنُ الْحَارِثِ۔

۳۹۴۰: حضرت زہری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے یہ روایت پہنچی کہ جس کو انہوں نے اپنے چچاؤں سے نقل کیا اور ان ہی کا قول ہے کہ وہ دونوں چچا ان کے بدری تھے۔ ان دونوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۴۱: قَالَ الْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ خُزَيْمَةَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ طَرِيْفٍ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَسُئِلَ رَافِعٌ بَعْدَ ذٰلِكَ كَيْفَ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ قَالَ بِشَيْءٍ

۳۹۴۱: حضرت عبدالکریم بن حارث سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا حضرت ابن شہاب فرماتے تھے کہ کسی نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اس کے بعد کس طریقہ سے لوگ زمین کی اُجرت دیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ مقررہ غلّہ کے ساتھ اور نہ مقرر کرتے تھے جو کہتے تھے چاہے وہ

مِّنَ الطَّعَامِ مُسَمًّى وَيَشْتَرِطُ اَنَّ لَنَا مَا تُنْبِتُ مَاذِيَانَاتُ الْاَرْضِ وَاَقْبَالُ الْجَدَاوِلِ رَوَاهُ نَافِعٌ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

نہروں پر ہو یا اس میں نالیاں جو آتی ہیں اس میں سے اپنا حصہ لیں گے۔

۳۹۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ اَخْبَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ اَنَّ عُمُوْمَتَهُ جَاؤُا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رَجَعُوْا فَاَخْبَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ قَدْ عَلِمْنَا اَنَّهُ كَانَ صَاحِبَ مَزْرَعَةٍ يُكْرِيْهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَنَّ لَهُ مَا عَلَى الرَّبِيْعِ السَّاقِي الَّذِيْ يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْمَاءُ وَطَائِفَةٌ مِّنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِيْ كَمْ هِيَ رَوَاهُ ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ فَقَالَ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ۔

۳۹۴۲: حضرت موسیٰ بن عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے نقل فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے اپنے چچاؤں کی روایت بیان کی وہ حضرات (یعنی ان کے چچا) نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے اور پھر آپ کے پاس سے واپس گھر آئے تھے اور انہوں نے نقل کیا کہ نبیؐ نے منع فرمایا ہے کرایہ پر دینے سے کھیتوں کو۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ہم لوگ خوب واقف ہیں کہ کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے کھیتی کو یعنی کھیتی والے دورِ نبویؐ میں کھیت کو کرایہ پر دیا کرتے تھے اس شرط پر کہ کھیت والے کا حصہ اس کھیتی میں ہو گا جو کہ نہروں کے کنارے پر واقع ہے اور اس نہر سے اس زمین کو پانی پہنچتا ہے اور تھوڑی گھاس کے عوض کرایہ دیا کرتے تھے نہ معلوم اس کی مقدار کہ کس قدر گھاس لیتے تھے (یعنی گھاس کی مقدار کا علم نہیں)۔

۳۹۴۳: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يَاْخُذُ كِرَاءَ الْاَرْضِ فَبَلَغَهُ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ شَيْءٌ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَمَشٰى اِلٰى رَافِعٍ وَاَنَا مَعَهُ فَحَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ بَعْدُ۔

۳۹۴۳: حضرت ابن عون رضی اللہ عنہ نافع رضی اللہ عنہ سے نقل فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ عنہما زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی کچھ بات سنی۔ حضرت نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے میرا ہاتھ پکڑا اور وہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس چلے' میں بھی ساتھ تھا چنانچہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے اپنے چچا کے نام سے حدیث شریف بیان کی کہ نبیؐ نے زمین کا کرایہ اور اس کی اُجرت لینے کی ممانعت بیان فرمائی تھی چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يَاْخُذُ كِرَاءَ الْاَرْضِ حَتّٰى حَدَّثَهُ رَافِعٌ عَنْ بَعْضِ عُمُوْمَتِهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۳۹۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ زمین کا کرایہ وصول کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے چچا کی نسبت سے یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کا کرایہ لینے سے ممانعت کی تھی۔

نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَهَا بَعْدُ رَوَاهُ اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ وَلَمْ يَذْكُرْ عُمُوْمَتَهٗ۔

۳۹۴۵ : اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِىْ مَزَارِعَهٗ حَتّٰى بَلَغَهٗ فِىْ آخِرِ خِلَافَةِ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يُخْبِرُ فِيْهَا بِنَهْىِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَاهُ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَهَا ابْنُ عُمَرَ بَعْدُ فَكَانَ اِذَا سُئِلَ عَنْهَا قَالَ زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى عَنْهَا وَافَقَهٗ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَكَثِيْرُ بْنُ فَرْقَدٍ وَجُوَيْرِيَةُ ابْنُ اَسْمَاءَ۔

۳۹۴۶ : اَخْبَرَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يُكْرِى الْمَزَارِعَ فَحُدِّثَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَاْثُرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ قَالَ نَافِعٌ فَخَرَجَ اِلَيْهِ عَلَى الْبَلَاطِ وَاَنَا مَعَهٗ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ نَعَمْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ كِرَاءَهَا۔

۳۹۴۷ : اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا اَخْبَرَ ابْنَ عُمَرَ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَاْثُرُ فِىْ كِرَاءِ الْاَرْضِ حَدِيْثًا فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ اَنَا وَالرَّجُلُ الَّذِىْ اَخْبَرَهٗ حَتّٰى اَتٰى رَافِعًا فَاَخْبَرَهٗ رَافِعٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ فَتَرَكَ عَبْدُاللّٰهِ كِرَاءَ الْاَرْضِ۔

چنانچہ اس دن سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کرایہ لینا چھوڑ دیا۔

۳۹۴۵: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ زمین کا کرایہ وصول فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کو معاویہ رضی اللہ عنہ کی اخیر خلافت میں اطلاع ملی کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ اس کرایہ وصول کرنے کے سلسلہ میں ممانعت کی حدیث نقل فرماتے ہیں پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کے یہاں پر تشریف لائے اور میں اس وقت ان کے ساتھ تھا۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُن سے دریافت فرمایا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے زمین کو اُجرت پر دینے سے پھر اس کے بعد ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کرایہ وصول کرنا چھوڑ دیا اور ابن عمر رضی اللہ عنہما سے جو شخص مسئلہ دریافت کرتا تو وہ فرماتے تھے کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کا کرایہ لینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۶ حضرت نافع رضی اللہ عنہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ کھیت کی زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دیا کرتے تھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے سامنے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کا تذکرہ ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کام سے منع فرمایا حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما ان کی جانب چلے مقام بلاط میں اور میں ان کے ہمراہ تھا تو حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۴۷ حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ابن عمر کو اطلاع دی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ ایک روایت بیان فرماتے ہیں زمین کے کرایہ پر دینے سے متعلق۔ نافع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اور وہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کے لیے روانہ ہوئے رافع بن خدیج نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع سنائی کہ نبی نے منع فرمایا تھا زمین کو اُجرت پر دینے سے چنانچہ اس روز سے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے زمین کو اُجرت پر دینا چھوڑ دیا۔

٣٩٤٨: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَافِعَ ابْنَ خَدِيْجٍ حَدَّثَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْمَزَارِعِ۔

٣٩٤٨: حضرت نافع سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھیتوں کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٩٤٩: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَفْصُ بْنُ عِنَانٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ يُكْرِيْ أَرْضَهُ بِبَعْضِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَبَلَغَهُ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ يَزْجُرُ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ كُنَّا نُكْرِي الْأَرْضَ قَبْلَ أَنْ نَعْرِفَ رَافِعًا ثُمَّ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى مَنْكِبِيْ حَتّٰى دُفِعْنَا إِلٰى رَافِعٍ فَقَالَ لَهُ عَبْدُاللّٰهِ أَسَمِعْتَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ فَقَالَ رَافِعٌ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُكْرُوا الْأَرْضَ بِشَيْءٍ۔

٣٩٤٩: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اپنی زمین کو اس غلّہ کے عوض اُجرت پر دیا کرتے تھے کہ جو غلّہ اس زمین سے پیدا ہو پس حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو یہ اطلاع ملی حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے کہ کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے اور وہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔ اس پر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرمانے لگے کہ ہم لوگ زمین کو کرایہ پر چلاتے تھے جبکہ ہم لوگ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کو نہیں پہچانتے تھے پھر جب کچھ خیال آیا تو انہوں نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھ دیا چنانچہ میں نے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ تک ان کو پہنچایا۔ رافع سے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے دریافت کیا کہ کیا تم نے نبیؐ سے یہ بات سنی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے؟ تو حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ نے فرمایا: تم لوگ زمین کو کسی شے کے بدلہ اُجرت پر نہ دیا کرو۔

٣٩٥٠: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ وَنَافِعٍ أَخْبَرَاهُ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْأَرْضِ رَوَاهُ ابْنُ عُمَرَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ وَاخْتُلِفَ عَلٰى عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ۔

٣٩٥٠: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرایہ پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٩٥١: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ أَنْبَأَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ۔

٣٩٥١: حضرت عمرو بن دینار سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ ہم لوگ مخابرہ کرتے تھے اور ہم اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں محسوس کرتے تھے یہاں تک کہ حضرت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو مخابرہ سے منع فرمایا ہے۔

مخابرہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ زمین کو چوتھائی یا تہائی وغیرہ حصہ پر اُجرت پر دیا جائے اور مخابرت میں کھیتی کا بیج کام کرنے والے یعنی ہل چلانے والے کی طرف سے ہوتا ہے اور مزارعت میں بیج مالک کی جانب سے ہوتا ہے۔

٣٩٥٢: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ دِيْنَارٍ يَقُوْلُ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ وَهُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْخِبْرِ فَيَقُوْلُ مَا كُنَّا نَرٰى بِذٰلِكَ بَأْسًا حَتّٰى اَخْبَرَنَا عَامَ الْاَوَّلِ ابْنُ خَدِيْجٍ اَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْخِبْرِ وَا فَقَهُمَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ۔

٣٩٥٢: حضرت حجاج سے روایت ہے کہ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں گواہ ہوں لیکن میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ جس وقت ان سے کوئی شخص مخابرہ سے متعلق مسئلہ دریافت کرتا تھا تو وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں تو مخابرہ کرنے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے لیکن ہم کو شروع سال میں یہ اطلاع ملی کہ رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ وہ مخابرہ کرنے سے منع فرماتے تھے یعنی زمین کو اُجرت اور بٹائی پر دینے سے منع فرماتے تھے۔

٣٩٥٣ اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ عَنْ حَمَّادِ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ كُنَّا لَا نَرٰى بِالْخِبْرِ بَأْسًا حَتّٰى كَانَ عَامَ الْاَوَّلِ فَزَعَمَ رَافِعٌ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْهُ۔

٣٩٥٣: حضرت عمرو بن دینار سے مروی ہے کہ میں نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہتے ہوئے سنا کہ ہم مخابرہ کرنے میں کوئی مضائقہ نہیں سمجھتے تھے۔ یہاں تک کہ شروع سال میں ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ سے منع کیا ہے۔

٣٩٥٤ خَالَفَهُ عَارِمٌ فَقَالَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرَمِيُّ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَارِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ تَابَعَهُ مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ الطَّائِفِيُّ۔

٣٩٥٤: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو کرائے پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

٣٩٥٥ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُرَيْحٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ جَمَعَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ الْحَدِيْثَيْنِ فَقَالَ عَنِ ابْنِ عُمَرَوَ جَابِرٍ۔

٣٩٥٥: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ بیان مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ' محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

٣٩٥٦ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمِسْوَرِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ

٣٩٥٦: حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ عنہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو اس

عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ جَابِرٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى صَلَاحُهُ وَنَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ كِرَاءِ الْاَرْضِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ رَوَاهُ اَبُو النَّجَاشِيِّ عَطَاءُ بْنُ صُهَيْبٍ وَاخْتُلِفَ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

۳۹۵۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو النَّجَاشِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَافِعٍ اَتُؤَاجِرُوْنَ مَحَاقِلَكُمْ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَعَلَى الْاَوْسَاقِ مِنَ الشَّعِيْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلُوْا اِزْرَعُوْهَا اَوْ اَعِيْرُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ فَقَالَ عَنْ رَافِعٍ عَنْ ظُهَيْرِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۵۸: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَحْيَى بْنِ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ اَبِي النَّجَاشِيِّ عَنْ رَافِعٍ قَالَ اَتَانَا ظُهَيْرُ بْنُ رَافِعٍ فَقَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَمْرٍ كَانَ لَنَا رَافِقًا قُلْتُ وَمَا ذَاكَ قَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ حَقٌّ سَاَلَنِيْ كَيْفَ تَصْنَعُوْنَ فِيْ مَحَاقِلِكُمْ قُلْتُ نُؤَاجِرُهَا عَلَى الرُّبُعِ وَالْاَوْسَاقِ مِنَ التَّمْرِ اَوِ الشَّعِيْرِ قَالَ فَلَا تَفْعَلُوا ازْرَعُوْهَا اَوْ اَزْرِعُوْهَا اَوْ اَمْسِكُوْهَا رَوَاهُ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ رَافِعٍ فَجَعَلَ الرِّوَايَةَ لِاَخِيْ رَافِعٍ۔

۳۹۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ لَيْثٍ قَالَ

وقت تک فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ وہ اپنے مقصد کو نہ پہنچ جائیں (یعنی جب تک وہ پک نہ جائیں) اور کھانے کے قابل نہ ہو جائیں اور آپ نے (زمین کو) اُجرت پر دینے سے منع فرمایا اور کرایہ پر زمین کو دینے سے منع فرمایا یعنی زمین کو تہائی یا چوتھائی پر دینے سے منع فرمایا۔

۳۹۵۷: حضرت ابونجاشی سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے حدیث نقل فرمائی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے رافع رضی اللہ عنہ تم لوگ کھیتوں کو اُجرت پر دیا کرتے ہو؟ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ کھیتوں کو چوتھائی پر دیتے ہیں یا کسی سے وسق (وزن کا نام ہے) جو لے لیا کرتے ہیں اس پر آپ نے فرمایا: تم لوگ ایسا کام نہ کرو بلکہ خود ہی کھیتی کیا کرو یا کسی کو زمین مانگے ہوئے پر یعنی عاریت پر دے دیا کروا گر تم ایسا نہ کر دتو اپنی زمین کو بغیر کھیتی کے اسی طرح رکھ لو (لیکن مستقلاً) ایسا نہ ہو کہ تم اپنی زمین کو اسی طرح بغیر کھیتی کرے ہی (بیکار) ڈال دو۔

۳۹۵۸: رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے یہاں ایک روز ظہیر بن رافع رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور وہ بیان فرمانے لگے کہ ہم لوگوں کو نبیؐ نے ایک نفع بخش کام سے منع فرمایا ہے اس پر ہم نے دریافت کیا کہ کیا بات ہے؟ یعنی کس چیز سے نبیؐ نے منع فرمایا ہے؟ وہ جواب میں کہنے لگے نبیؐ نے حکم فرمایا اور آپ کا فرمانِ مبارک برحق ہے بہرحال مجھ سے یہ دریافت کیا کہ تم لوگ اپنے کھیتوں کے معاملہ میں کس طریقہ سے کیا کرتے ہو؟ ظہیر بن رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: چوتھائی حصہ پر دے دیتے ہیں اور کبھی چند وسق کھجوروں اور جَو پر بھی اُجرت مقرر کر کے معاملہ کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ اس طریقہ سے نہ کیا کرو کہ دوسرے کو دے دو یا خالی رکھ چھوڑ دو۔

۳۹۵۹: حضرت اسید بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رافع رضی اللہ عنہ کے بھائی نے اپنی برادری سے کہا کہ رسول کریم صلی

حَدَّثَنِي بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ اُسَيْدِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ اَخَا رَافِعٍ قَالَ لِقَوْمِهٖ قَدْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْيَوْمَ عَنْ شَيْءٍ كَانَ لَكُمْ رَافِقًا وَاَمْرُهٗ طَاعَةٌ وَخَيْرٌ نَهٰى عَنِ الْحَقْلِ۔

اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز سے منع فرمایا کہ وہ چیز تم لوگوں کے نفع کی ہے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم اور فرماں برداری بہتر ہے تمام فائدوں سے اور جس چیز سے منع فرمایا وہ حقل ہے۔

۳۹۷۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ حَفْصِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ هُرْمُزَ قَالَ سَمِعْتُ اُسَيْدَ ابْنَ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ الْاَنْصَارِيَّ يَذْكُرُ اَنَّهُمْ مَنَعُوا الْمُحَاقَلَةَ وَهِيَ اَرْضٌ تُزْرَعُ عَلٰى بَعْضِ مَا فِيْهَا رَوَاهُ عِيْسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعٍ۔

۳۹۷۰: حضرت عبدالرحمٰن بن ہرمز سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اسید بن رافع بن خدیج انصاری رضی اللہ عنہ سے سنا وہ نقل فرماتے تھے کہ ان لوگوں کو محاقلہ سے ممانعت ہوئی اور محاقلہ اس کو کہتے ہیں زمین کو کھیتی کرنے کے لیے کھیتی پر دیں اور اس کی پیداوار میں سے ایک حصہ زمین کے عوض مقرر کر لیں۔

۳۹۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ اَبِيْ شُجَاعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِيْسَى بْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ اِنِّيْ لَيَتِيْمٌ فِيْ حَجْرِ جَدِّيْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ وَبَلَغْتُ رَجُلًا وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَجَاءَ اَخِيْ عِمْرَانُ ابْنُ سَهْلِ بْنِ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ فَقَالَ يَا اَبَتَاهُ اِنَّهٗ قَدْ اَكْرَيْنَا اَرْضَنَا فُلَانَةَ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ يَا بُنَيَّ دَعْ ذَاكَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ سَيَجْعَلُ لَكُمْ رِزْقًا غَيْرَهٗ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهٰى عَنْ كِرَاءِ الْاَرْضِ۔

۳۹۷۱: حضرت عیسیٰ بن سہل بن رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں یتیم تھا اور میں اپنے دادا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی گود میں پرورش پاتا تھا جس وقت میں جوان ہوا اور ان کے ساتھ حج کیا تو میرا بھائی عمران بن سہل بن رافع آیا اور کہنے لگا کہ اے باپ (یعنی دادا سے کہا) کہ ہم نے فلاں زمین دو سو درہم کے عوض اُجرت پر دی ہے انہوں نے کہا بیٹا تم اس معاملہ کو چھوڑ دو۔ اللہ عزوجل تم کو دوسرے راستہ سے رزق عطا فرمائے گا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین کو اُجرت پر دینے سے منع فرمایا ہے۔

۳۹۷۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِي الْوَلِيْدِ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ يَغْفِرُاللّٰهُ لِرَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَا وَاللّٰهِ اَعْلَمُ بِالْحَدِيْثِ مِنْهُ اِنَّمَا كَانَا رَجُلَيْنِ اقْتَتَلَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنْ كَانَ هٰذَا شَاْنُكُمْ فَلَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ فَسَمِعَ قَوْلَهٗ لَا تُكْرُوا الْمَزَارِعَ۔

۳۹۷۲: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کی مغفرت فرمائے میں ان سے زیادہ اس حدیث شریف سے بخوبی واقف ہوں اصل واقعہ یہ ہے کہ دو اشخاص نے آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم لوگوں کی یہی حالت ہے تو تم لوگ کھیتوں کو کرایہ اور اُجرت پر نہ دیا کرو۔

خلاصة الباب ☆ حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ نے صرف اس قدر سن لیا کہ کرایہ اور اُجرت پر کھیتوں کو نہ دیا کرو اور انہوں نے اس بات کا خیال نہیں کیا کہ اصل ممانعت کی کیا وجہ تھی؟ تو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بتائی ہوئی درست خیال فرماتے تھے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مزارعت کا معاملہ یہ ہے لکھنا اس شرط پر کہ بیج اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے اور کھیت جوتنے اور بونے والے کا زمین کی پیداوار میں سے چوتھائی حصہ ہے۔

۱۸۶۶: قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كِتَابَةُ مُزَارَعَةٍ عَلٰى اَنَّ الْبَذْرَ وَالنَّفَقَةَ عَلٰى صَاحِبِ الْاَرْضِ وَلِلْمُزَارِعِ رُبُعُ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهَا

باب: امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا مزارعت کا معاملہ لکھنا اِس شرط پر کہ تخم اور خرچہ زمین کے مالک کا ہے' جوتنے اور بونے والے کا پیداوار سے چوتھائی حصہ

گزشتہ حدیث سے متعلق باقی مفصل عبارت جو امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے علیحدہ باب باندھ کر تحریر فرمائی

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِیْ صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ اِنَّكَ دَفَعْتَ اِلَیَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ الَّتِیْ بِمَوْضِعِ كَذَا فِیْ مَدِيْنَةِ كَذَا مُزَارَعَةً وَهِیَ الْاَرْضُ الَّتِیْ تُعْرَفُ بِكَذَا وَ تَجْمَعُهَا حُدُوْدٌ اَرْبَعَةٌ يُحِيْطُ بِهَا كُلِّهَا وَاحِدُ تِلْكَ الْحُدُوْدِ بِاَسْرِهٖ لَزِيْقُ كَذَا وَالثَّانِیْ وَالثَّالِثُ وَالرَّابِعُ دَفَعْتَ اِلَیَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُوْدَةِ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ بِحُدُوْدِهَا الْمُحِيْطَةِ بِهَا وَجَمِيْعِ حُقُوْقِهَا وَ شِرْبِهَا وَاَنْهَارِهَا وَسَوَاقِيْهَا اَرْضًا بَيْضَاءَ فَارِغَةً لَا شَیْءَ فِيْهَا مِنْ غَرْسٍ وَلَا زَرْعٍ سَنَةً تَامَّةً اَوَّلُهَا مُسْتَهَلُّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا وَآخِرُهَا انْسِلَاخُ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَلٰى اَنْ اَزْرَعَ جَمِيْعَ هٰذِهِ الْاَرْضِ الْمَحْدُوْدَةِ فِیْ هٰذَا الْكِتَابِ الْمَوْصُوْفِ مَوْضِعُهَا فِيْهِ هٰذِهِ السَّنَةَ الْمُؤَقَّتَةَ فِيْهَا مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى آخِرِهَا كُلَّ مَا اَرَدْتُ وَبَدَا لِیْ اَنْ اَزْرَعَ فِيْهَا مِنْ حِنْطَةٍ وَّشَعِيْرٍ وَسَمَاسِمَ وَ اُرْزٍ وَاَقْطَانٍ وَرِطَابٍ وَبَاقِلًّا وَ حِمَّصٍ وَ لُوْبِيَا وَ عَدَسٍ وَمَقَاثِیْ وَمَبَاطِيْخَ وَجَزَرٍ وَشَلْجَمٍ

یہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں شخص نے لکھا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اور فلاں کا پوتا ہے اپنی تندرستی کی حالت میں اور اس حالت میں جس وقت اس تمام کاروبار چلنے کے لائق ہیں (یعنی دیوانہ' مجنوں اور مریض نہیں ہے) اس کتاب میں یہ مضمون ہے کہ تم نے یعنی زمین کے مالک نے یہاں اس کا نام اور اس کے باپ دادا کا نام لکھنا چاہیے اپنی تمام زمین جو کہ فلاں گاؤں میں ہے کھیتی کرنے کے لئے مجھ کو دی' اس زمین کا نام ونشان یہ ہے اور اس کی چاروں حدود یہ ہیں (یعنی زمین کا حدود اربعہ اس طرح ہے) اس کی ایک حد فلاں جگہ سے ملی ہوئی ہے اور دوسری اور تیسری حد اور چوتھی حد اس طریقہ سے ہے (یعنی چاروں حدود کی مکمل تفصیل درج ہونا چاہیے) تم نے تمام زمین کو جس کی حدود اس کتاب میں درج ہیں جو کہ اس زمین کا احاطہ کیے ہوئے ہیں اس کے تمام حقوق کے ساتھ یعنی پانی کا حصہ اور نہریں اور نالیاں مجھ کو دے دی اور وہ زمین ایک صاف وشفاف میدان ہے نہ تو اس میں درخت موجود ہیں نہ کھیت کہ جس نے مکمل ایک سال کے لئے اس کا معاملہ کیا کہ جس کا آغاز فلاں ماہ کے چاند دیکھتے ہی اور فلاں سنہ سے ہوگا اور اس کا کام فلاں ماہ کے فلاں سنہ کے مکمل ہونے پر ہوگا اس شرط کے ساتھ کہ میں مذکورہ بالا زمین میں کہ جس کے حدود اور مقام اوپر مذکور ہوئے اس تمام سال میں جس وقت چاہوں گا۔ کھیتی کر لوں

وَفِجلٍ وَبَصَلٍ وَثُوْمٍ وَ بُقُوْلٍ وَ رَيَاحِيْنَ وَ غَيْرِ ذٰلِكَ مِنْ جَمِيْعِ الْغَلَّاتِ شِتَاءً وَصَيْفًا بِبُزُوْرِكَ وَبَذْرِكَ وَجَمِيْعُهُ عَلَيْكَ دُوْنِىْ عَلٰى اَنْ اَتَوَلّٰى ذٰلِكَ بِيَدِىْ وَبِمَنْ اَرَدْتُ مِنْ اَعْوَانِىْ وَاُجَرَائِىْ وَبَقَرِى وَ اَدَوَاتِىْ وَاِلٰى زِرَاعَةِ ذٰلِكَ وَعِمَارَتِهٖ وَالْعَمَلِ بِمَا فِيْهِ نَمَاؤُهٗ وَمَصْلَحَتُهٗ وَكِرَابُ اَرْضِهٖ وَتَنْقِيَةُ حَشِيْشِهَا وَ سَقْيِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى سَقْيِهٖ مِمَّا زُرِعَ وَ تَسْمِيْدِ مَا يُحْتَاجُ اِلٰى تَسْمِيْدِهٖ وَ حَفْرِ سَوَاقِيْهِ وَاَنْهَارِهٖ وَاجْتِنَاءِ مَا يُجْتَنٰى مِنْهُ وَالْقِيَامِ بِحَصَادِ مَا يُحْصَدُ مِنْهُ وَجَمْعِهٖ وَدِيَاسَةِ مَا يُدَاسُ مِنْهُ وَتَذْرِيَتِهٖ بِنَفَقَتِكَ عَلٰى ذٰلِكَ كُلِّهٖ دُوْنِىْ وَاَعْمَلَ فِيْهِ بِيَدِى وَاَعْوَانِىْ دُوْنَكَ عَلٰى اَنَّ لَكَ مِنْ جَمِيْعِ مَا يُخْرِجُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ فِىْ هٰذِهِ الْمُدَّةِ الْمَوْصُوْفَةِ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى آخِرِهَا فَلَكَ ثَلَاثَةُ اَرْبَاعِهٖ بِحَظِّ اَرْضِكَ وَشِرْبِكَ وَبَذْرِكَ وَ نَفَقَاتِكَ وَلِىَ الرُّبُعُ الْبَاقِىْ مِنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ بِزِرَاعَتِىْ وَعَمَلِىْ وَقِيَامِىْ عَلٰى ذٰلِكَ بِيَدِىْ وَاَعْوَانِىْ وَدَفَعْتَ اِلَىَّ جَمِيْعَ اَرْضِكَ هٰذِهِ الْمَحْدُوْدَةِ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيْعِ حُقُوْقِهَا وَمَرَافِقِهَا وَقَبَضْتُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ مِنْكَ يَوْمَ كَذَا مِنْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا فَصَارَ جَمِيْعُ ذٰلِكَ فِىْ يَدِىْ لَكَ لَا مِلْكَ لِىْ فِىْ شَىْءٍ مِنْهُ وَلَادَعْوٰى وَلَا طَلِبَةَ اِلَّا هٰذِهِ الْمُزَارَعَةَ الْمَوْصُوْفَةَ فِى هٰذِهِ الْكِتَابِ فِىْ هٰذِهِ السَّنَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ فَاِذَا انْقَضَتْ فَذٰلِكَ كُلُّهٗ مَرْدُوْدٌ اِلَيْكَ وَاِلٰى يَدِكَ وَلَكَ اَنْ تُخْرِجَنِىْ بَعْدَانْقِضَائِهَا مِنْهَا وَ تُخْرِجَهَا مِنْ يَدِىْ وَيَدِ كُلِّ مَنْ صَارَتْ لَهٗ

گیہوں‘ جَو ‘ دھان‘ کپاس ‘ کھجوریں‘ سبزیاں‘ چنا‘ لوبیا یا مسور‘ کھیرے‘ ککڑی‘ خربوزہ‘ گاجر یا شلغم‘ مولی یا پیاز‘ لہسن یا ساگ‘ بیل‘ پھل وغیرہ جو غلّہ ہو جائے یا گری میں مگر تمہارے بیج سے ترکاری کا ہو یا غلّہ کا تمام بیج وغیرہ تمہارے اوپر ہے میرا کام تو صرف محنت ہے اپنے ہاتھ سے یا جس سے میں چاہوں اپنے دوستوں یا اپنے مزدوروں سے کھیتی کرنے کے لئے جو بیل اور ہل ہوگا وہ میری جانب سے ہے میں زمین میں کھیتی کروں گا اور میں اس کو کھیتی سے آباد کروں گا جس طریقہ سے زمین میں پیداوار ہو اور میں زمین کو ٹھیک ٹھاک کروں گا اور میں زمین کو درست کروں گا اور جو کھیتی ایسی ہو جس کو پانی سے سیراب کرنے کی ضرورت ہو تو میں اس کو پانی سے سیراب کروں گا اور جو زمین کھاد کی ضرورت مند ہے میں اس کو کھاد دوں گا اور جو نہریں اور نالیاں ضروری ہیں میں ان کو کھود ڈالوں گا اور جو پھل پکنے کے لائق ہے میں اس کو منتخب کروں گا اور جو پھل کاٹ ڈالنے کے لائق ہے میں اس کو کاٹ ڈالوں گا اور اس کو اُڑا کر صاف کر دوں گا لیکن ان تمام باتوں پر جو کچھ خرچہ ہوگا وہ تمہارا ہے لیکن کام اور محنت میری جانب سے ہے اس شرط پر کہ جو کہ اللہ عزوجل ان تمام کاموں کے بعد اس زمانے میں کہ جس کا اوپر تذکرہ ہوا شروع سے لے کر آخر تک دلا دے اس میں سے تین چوتھائی زمین اور پانی اور بیج اور خرچ کے عوض تمہاری ہے اور ایک چوتھائی میری ہے۔ میری کھیتی اور کام اور محنت کے عوض جو میں اپنے ہاتھ سے انجام دوں گا اور میرے لوگ (یعنی میرے متعلقین انجام دیں گے) یہ تمام زمین کہ جس کی حدود اس کتاب میں موجود نہیں مع تمام حقوق اور منافع کے تم نے مجھ کو دے دی اور میں نے ان تمام پر فلاں دن فلاں ماہ سے قبضہ کر لیا اب یہ تمام زمین مع نفع اور حقوق میرے قبضہ میں آ گئی ہے لیکن وہ زمین میری ملکیت نہیں ہے اس میں سے کوئی شے اور نہ مجھے اس زمین سے کسی کا دعویٰ یا مطالبہ ہے لیکن صرف کھیتی کرنے کا کہ جس کا بیان اس کتاب میں ہے ایک ہی مقرر سال تک کہ جس کا اوپر تذکرہ ہوا اور پھر اس زمانہ کے گذرنے کے بعد

فِيهَا بَذْ بَسَنِيّ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَكُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ نُسْخَتَيْنِ۔

تمہاری زمین تمام کی تمام تم کو ملے گی اور تمہارے قبضہ میں جائے گی اور تم کو اختیار ہے کہ زمانہ گذرنے کے بعد مجھ کو اس زمین سے بے دخل کر دو یا اس شخص کو جو کہ میری وجہ سے عمل دخل رکھتا ہے اقرار کیا اس مضمون کا کہ فلاں اور فلاں نے (اس جگہ دونوں فریق کے دستخط نشان انگوٹھا یا مہر وغیرہ ہونا چاہیے) اور اس کی دو نقول تحریر ہوں گی۔ ایک نقل زمین کے مالک کے پاس وہے گی اور دوسری نقل زمین لینے والے کے پاس رہے گی۔

۱۸۶۷: ذِكْرُ اخْتِلَافِ الْاَلْفَاظِ الْمَأْثُورَةِ فِي الْمُزَارَعَةِ

باب: ان مختلف عبارات کا تذکرہ جو کہ کھیتی کے سلسلہ میں منقول ہیں

۳۹۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ كَانَ مُحَمَّدٌ يَقُوْلُ الْاَرْضُ عِنْدِيْ مِثْلُ مَالِ الْمُضَارَبَةِ فَمَا صَلُحَ فِيْ مَالِ الْمُضَارَبَةِ صَلُحَ فِي الْاَرْضِ وَمَا لَمْ يَصْلُحْ فِيْ مَالِ الْمُضَارَبَةِ لَمْ يَصْلُحْ فِي الْاَرْضِ قَالَ وَكَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا اَنْ يَدْفَعَ اَرْضَهٗ اِلَى الْاَكَّارِ عَلٰى اَنْ يَعْمَلَ فِيْهَا بِنَفْسِهٖ وَوَلَدِهٖ وَاَعْوَانِهٖ وَبَقَرِهٖ وَلَا يُنْفِقَ شَيْئًا وَتَكُوْنَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا مِنْ رَبِّ الْاَرْضِ۔

۳۹۶۳: حضرت ابن عون سے روایت ہے کہ حضرت محمد بن سیرین بیان فرماتے تھے کہ زمین کی حالت ایسی ہے کہ جس طریقہ سے مضاربت کا مال تو جو بات مضاربت کے مال میں درست ہے تو وہ زمین کے سلسلہ میں بھی جائز ہے اور مضاربت کے سلسلہ میں جو بات درست نہیں تو وہ بات زمین میں بھی درست نہیں ہے اور وہ فرماتے تھے کہ میری رائے میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی تمام زمین کاشت کار کے حوالہ کرے اس شرط کے ساتھ کہ وہ خود اور اس کے اہل وعیال اور متعلقین محنت کریں گے لیکن خرچہ اس کے ذمہ لازم نہیں وہ تمام کا تمام زمین کے مالک کا ہے۔

۳۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ نَخْلَ خَيْبَرَ وَاَرْضَهَا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْهَا مِنْ اَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرَ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا۔

۳۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو وہاں کے درخت سپرد کر دیئے اور ان کو زمین بھی دے دی کہ تم محنت کرو اپنے خرچہ سے اور جو کچھ اس میں سے پیدا ہو آدھا ہمارا ہے۔

۳۹۶۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَفَعَ اِلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ

۳۹۶۵: حضرت ابن عمر ﷺ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے یہودیوں کو خیبر کے درخت اور زمین اس شرط پر سپرد کر دی کہ وہ ان میں اپنے خرچہ سے محنت کریں اور اللہ کے رسول (ﷺ) کے لئے اس کی پیداوار کا آدھا حصہ ہوگا۔

نَخْلَ خَيْبَرَ وَ اَرْضَهَا عَلَى اَنْ يَعْمَلُوْهَا بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنَّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَطْرَ ثَمَرَتِهَا۔

٣٩٦٦: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ يَقُوْلُ كَانَتِ الْمَزَارِعُ تُكْرٰى عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اَنَّ لِرَبِّ الْاَرْضِ مَا عَلٰى رَبِيْعِ السَّاقِىْ مِنَ الزَّرْعِ وَ طَائِفَةً مِنَ التِّبْنِ لَا اَدْرِىْ كَمْ هُوَ۔

٣٩٦٦: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں پیداوار جومنڈیر (پانی کی نالیوں) پر ہو اور کچھ گھاس کہ جس کی مقدار کا علم نہیں ہے زمین کے مالک کو ملے گا۔

٣٩٦٧: اَخْبَرَنَا عَلِىُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ كَانَ عَمَّاىَ يَزْرَعَانِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ وَاَبِىْ شَرِيْكُهُمَا وَعَلْقَمَةُ وَالْاَسْوَدُ يَعْلَمَانِ فَلَا يُغَيِّرَانِ۔

٣٩٦٧: حضرت عبدالرحمٰن بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے دونوں چچا تہائی اور چوتھائی پر بٹائی کرتے تھے اور میں ان دونوں کا شریک اور حصہ دار تھا اور حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت اسود رضی اللہ عنہ کو اس بات کا علم تھا لیکن وہ حضرات کچھ نہیں فرماتے تھے۔

٣٩٦٨: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ الْجَزْرِىِّ قَالَ قَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ خَيْرَ مَا اَنْتُمْ صَانِعُوْنَ اَنْ يُؤَاجِرَ اَحَدُكُمْ اَرْضَهٗ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ۔

٣٩٦٨: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: بہتر ہے جو تم لوگ (عمل) کرتے ہو کہ اپنی زمین کو سونے یا چاندی کے عوض کرایہ اور اُجرت پر دیتے ہیں۔

٣٩٦٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ وَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُمَا كَانَا لَا يَرَيَانِ بَاْسًا بِاسْتِئْجَارِ الْاَرْضِ الْبَيْضَاءِ۔

٣٩٦٩: حضرت ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ بنجر زمین کو کرایہ اور اُجرت پر دینے کو بُرا نہیں خیال فرماتے تھے۔

٣٩٧٠: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ لَمْ اَعْلَمْ شُرَيْحًا كَانَ يَقْضِىْ فِى الْمُضَارِبِ اِلَّا بِقَضَاءَيْنِ كَانَ رُبَّمَا قَالَ لِلْمُضَارِبِ بَيِّنَتَكَ عَلٰى مُصِيْبَةٍ تُعْذَرُ بِهَا وَرُبَّمَا قَالَ لِصَاحِبِ الْمَالِ بَيِّنَتَكَ اَنَّ اَمِيْنَكَ خَائِنٌ وَاِلَّا فَيَمِيْنُهٗ بِاللّٰهِ مَا خَانَكَ۔

٣٩٧٠: حضرت محمد رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ حضرت شریح رحمۃ اللہ علیہ (جو کہ کوفہ کے قاضی تھے) وہ مضاربت کرنے والے کے سلسلہ میں دو طرح سے حکم فرمایا کرتے تھے کبھی تو وہ مضارب کو فرماتے کہ تم اس مصیبت پر گواہ لاؤ کہ تم جس کی وجہ سے معذور ہو اور ضمان ادا نہ کرنا پڑے اور کبھی مال والے سے کہتے کہ تم اس بات پر گواہ لاؤ کہ مضارب نے کسی قسم کی کوئی خیانت نہیں کی تم اس سے حلف لے لو اس نے اللہ عزوجل کی کوئی کسی قسم کی خیانت نہیں کی۔

۱۸۲۸:باب عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ

اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ لَا بَأْسَ بِإِجَارَةِ الْأَرْضِ الْبَيْضَاءِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَقَالَ إِذَا دَفَعَ رَجُلٌ إِلَى رَجُلٍ مَالًا قِرَاضًا فَأَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ عَلَيْهِ بِذٰلِكَ كِتَابًا كَتَبَ هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا مِنْهُ فِي صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ أَمْرِهِ لِفُلَانِ بْنِ فُلَانٍ أَنَّكَ دَفَعْتَ إِلَيَّ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا عَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ وُضَّحًا جِيَادًا وَزْنَ سَبْعَةٍ قِرَاضًا عَلَى تَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَأَدَاءِ الْأَمَانَةِ عَلَى أَنْ أَشْتَرِيَ بِهَا مَا شِئْتُ مِنْهَا كُلَّ مَا أَرٰى أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَأَنْ أُصَرِّفَهَا وَمَا شِئْتُ مِنْهَا فِيْمَا أَرٰى أَنْ أُصَرِّفَهَا فِيهِ مِنْ صُنُوْفِ التِّجَارَاتِ وَأَخْرُجَ بِمَا شِئْتُ مِنْهَا حَيْثُ شِئْتُ وَأَبِيْعَ مَا أَرٰى أَنْ أَبِيْعَهُ مِمَّا أَشْتَرِيْهِ بِنَقْدٍ رَأَيْتُ أَمْ بِنَسِيْئَةٍ وَبِعَيْنٍ رَأَيْتُ أَمْ بِعَرْضٍ عَلَى أَنْ أَعْمَلَ فِي جَمِيْعِ ذٰلِكَ كُلِّهِ بِرَأْيِي وَأُوَكِّلَ فِي ذٰلِكَ مَنْ رَأَيْتُ وَكُلَّ مَا رَزَقَ اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَرِبْحٍ بَعْدَ رَأْسِ الْمَالِ الَّذِي دَفَعْتَهُ الْمَذْكُوْرِ إِلَيَّ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهُ فِي هٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ نِصْفَيْنِ لَكَ مِنْهُ النِّصْفُ بِحَقِّ رَأْسِ مَالِكَ وَلِيَ فِيهِ النِّصْفُ تَامًّا بِعَمَلِي فِيهِ وَمَا كَانَ فِيهِ مِنْ وَضِيْعَةٍ فَعَلَى رَأْسِ الْمَالِ فَقَبَضْتُ مِنْكَ هٰذِهِ الْعَشَرَةَ آلَافِ دِرْهَمٍ الْوُضَّحَ الْجِيَادَ مُسْتَهَلَّ شَهْرِ كَذَا فِي سَنَةِ

باب: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا خالی زمین کو سونے' چاندی کے عوض اُجرت پر دینے میں کوئی برائی نہیں

جو شخص کسی کو کچھ مال مضاربت پر دے دے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس کو تحریر اور قلم بند کرا لے اور وہ اس طریقہ سے لکھے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو کہ فلاں نے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے بخوشی لکھا ہے اور بحالت صحت لکھا ہے اور اس حالت میں جو کہ فلاں کے لیے اور فلاں کا لڑکا ہے تم نے مجھ کو دیئے فلاں ماہ فلاں سنہ کے شروع ہوتے ہی دس ہزار درہم جو کہ کھرے اور ہر طریقہ سے درست تھے۔ ہر ایک دس درہم سات مثقال وزن کے ہیں بطور مضاربت کے اس شرط پر کہ میں اللہ عزوجل سے ڈرتا رہوں گا ظاہر اور باطن اور امانت ادا کروں گا اور اس شرط پر کہ جو مال میں چاہوں گا ان درہم سے خریدوں گا اور اس کو میں خرچ کروں گا (یعنی دوسرے دراہم یا دیناروں سے بدل لوں گا) اور خرچ کروں گا جس جگہ میں مناسب خیال کروں گا اور میں جس تجارت میں چاہوں گا اور جس جگہ مناسب خیال کروں گا اس جگہ میں وہاں پر لے جاؤں گا اور میں جو مال خریدوں گا اس کو نقد یا ادھار جس طرح سے مناسب سمجھوں گا وہاں پر فروخت کروں گا اور مال کی قیمت میں نقد رقم لوں گا یا دوسرا مال لوں گا ان تمام باتوں میں مَیں اپنی رائے کے مطابق عمل کروں گا اور جس کو چاہوں گا میں اپنی جانب سے وکیل کروں گا پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے بعد جو تم نے مجھ کو دیا ہے اور جس کا تذکرہ اس کتاب میں ہو چکا ہے آدھا آدھا ہم دونوں میں تقسیم ہوگا اور تم کو آدھا نفع تمہارے مال کے عوض ملے گا اور مجھ کو آدھا نفع میری محنت کے عوض ملے گا اگر تجارت میں کسی قسم کا نقصان ہو تو وہ تمہارے مال کا ہوگا اس شرط پر کہ یہ دس ہزار درہم خالص اور صحیح و سالم جو کہ میں نے اپنے قبضہ میں کیے فلاں ماہ کے شروع سے فلاں سنہ میں اور یہ مال بطور قرض مضاربت کے ان تمام

هٰذَا وَصَارَتْ لَكَ فِيْ يَدِيْ قِرَاضًا عَلَى الشُّرُوْطِ الْمُشْتَرَطَةِ فِي هٰذَا الْكِتَابِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَاِذَا اَرَادَ اَنْ يُطْلِقَ لَهٗ اَنْ يَشْتَرِيَ وَ يَبِيْعَ بِالنَّسِيْئَةِ كَتَبَ وَقَدْ نَهَيْتَنِيْ اَنْ اَشْتَرِيَ وَاَبِيْعَ بِالنَّسِيْئَةِ۔

۱۸۲۹: شِرْكَةُ عِنَانٍ بَيْنَ ثَلَاثَةٍ

هٰذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فِيْ صِحَّةِ عُقُوْلِهِمْ وَجَوَازِ اَمْرِهِمْ اشْتَرَكُوْا شَرِكَةَ عِنَانٍ لَاشَرِكَةَ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَهُمْ فِيْ ثَلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ وُضْحًا جِيَادًا وَزْنَ سَبْعَةٍ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَشَرَةُ آلَافِ دِرْهَمٍ خَلَطُوْهَا جَمِيْعًا فَصَارَتْ هٰذِهِ الثَّلَاثِيْنَ اَلْفَ دِرْهَمٍ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مَخْلُوْطَةً بِشَرِكَةٍ بَيْنَهُمْ اَثْلَاثًا عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا فِيْهِ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَاَدَاءِ الْاَمَانَةِ مِنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ اِلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ وَ يَشْتَرُوْنَ جَمِيْعًا بِذٰلِكَ وَبِمَا رَاَوْا بِهٖ اشْتِرَاءَهٗ بِالنَّقْدِ وَ يَشْتَرُوْنَ بِالنَّسِيْئَةِ عَلَيْهِ مَا رَاَوْا اَنْ يَشْتَرُوْا مِنْ اَنْوَاعِ التِّجَارَاتِ وَاَنْ يَشْتَرِيَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى حِدَتِهٖ دُوْنَ صَاحِبِهٖ بِذٰلِكَ وَبِمَا رَاٰى مِنْهُ مَا رَاٰى اشْتِرَاءَهٗ مِنْهُ بِالنَّقْدِ وَ بِمَا رَاٰى اشْتِرَاءَهٗ عَلَيْهِ بِالنَّسِيْئَةِ يَعْمَلُوْنَ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَاَوْا وَ يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ مُنْفَرِدًا بِهٖ دُوْنَ صَاحِبِهٖ بِمَا رَاٰى جَائِزًا لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ وَعَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ صَاحِبَيْهِ فِيْمَا اجْتَمَعُوْا عَلَيْهِ وَفِيْمَا انْفَرَدُوْا بِهٖ مِنْ ذٰلِكَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ دُوْنَ الْآخَرِيْنَ فَمَا لَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ قَلِيْلٍ وَّمِنْ كَثِيْرٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ

شرائط پر جو اس کتاب میں مذکور ہوئیں میرے ہاتھ میں آیا اس بات کا اقرار کیا فلاں اور فلاں نے ۔ اگر صاحب مال کا یہ ارادہ جو کہ مضارب کرنے والا قرض کا معاملہ نہ کرے تو کتاب میں اس طرح سے لکھے کہ تم نے مجھ کو قرض پر دینے سے منع کیا ہے اور ادھار خریدنے اور فروخت کرنے سے منع کیا ہے۔

باب: تین افراد کے درمیان شرکت عنان ہونے کی صورت میں کس طریقہ سے تحریر لکھی جائے؟

یہ وہ کتاب ہے کہ جس میں فلاں فلاں کی شرکت کا بیان ہے اور ان کے احوال' صحت اور ہوش وحواس کی درستگی اور معاملہ کے جواز میں یہ تینوں شخص شریک ہوئے ہیں۔ شرکت عنان کے طور سے نہ کے بطور معاوضہ کے تیس ہزار درہم میں جو کہ تمام کے تمام عمدہ اور ٹھیک ہیں اور ہر ایک دس ہزار درہم سات مثقال وزن کے ہیں اور ہر ایک شخص کے دس ہزار درہم ہیں ان تمام کو تینوں نے ملا دیا تو مل کر تمام تیس ہزار درہم ہوئے ان تینوں کے ہاتھ میں ایک تہائی حصہ اس شرط پر کہ تمام محنت کریں اللہ سے ڈر کر اور ہر ایک دوسرے کی امانت ادا کرنے کی نیت سے اور تمام مل کر خرید لیں مال کو اور جس مال کو دِل چاہے نقد خرید لیں اور جس کی دِل چاہے ادھار خریداری کر لیں اور چاہے جس طرح کا کاروبار کریں اور ہر ایک شخص ان میں سے بغیر دوسرے کی شرکت کے جو دِل چاہے نقد یا ادھار خرید لے ان تمام رقم میں تینوں شریک مل کر ایک ساتھ معاملہ کر لیں یا ہر ایک تنہا ہو کر معاملہ کرے جو معاملہ تمام کے تمام مل کر انجام دے لیں۔ وہ تمام کا تمام سب لوگوں پر لازم اور نافذ ہوگا اور معاملہ کرنے والے پر بھی لاگو ہوگا اور اس کے دونوں ساتھیوں پر بھی لاگو اور نافذ ہوگا اور جو شخص تنہا معاملہ کرے گا تو وہ بھی اس کے اوپر اور اس کے دونوں ساتھیوں پر لازم ہوگا غرض یہ کہ ہر ایک معاملہ تھوڑا ہو یا زیادہ وہ معاملہ تمام لوگوں پر نافذ ہوگا۔ چاہے ایک شخص کا معاملہ کیا ہوا ہو یا تمام حضرات کا

مِّنْ صَاحِبِهٖ وَهُوَ وَاجِبٌ عَلَيْهِمْ جَمِيعًا وَمَا رَزَقَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ فَضْلٍ وَ رِبْحٍ عَلٰى رَأْسِ مَا لِهِمُ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَهُوَ بَيْنَهُمْ اَثْلَاثًا وَمَا كَانَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ وَضِيْعَةٍ وَتَبِعَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ اَثْلَاثًا عَلٰى قَدْرِ رَأْسِ مَا لِهِمْ وَقَدْ كُتِبَ هٰذَا الْكِتَابُ ثَلَاثَ نُسَخٍ مُتَسَاوِيَاتٍ بِالْفَاظٍ وَّاحِدَةٍ فِيْ يَدِ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ فُلَانٍ وَفُلَانٍ وَفُلَانٍ وَاحِدَةٌ وَثِيْقَةً لَهٗ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

معاملہ کیا ہوا ہو پھر جو اللہ عزوجل نفع عطا فرمائے وہ اصل مال کے تین حصہ کر کے تمام شرکاء پر تقسیم ہوگا اور اس میں جو کچھ نقصان ہوگا تو وہ تمام لوگوں پر تقسیم ہوگا تہائی' تہائی' راس المال کے بموجب۔ اس کتاب کے تین حصے کیے گئے (یعنی تین کاپی اس مضمون کی کی جائے اور) ایک ایک کاپی ایک ہی عبارت اور الفاظ کا ہر ایک شریک کو دیا گیا تا کہ بطور ثبوت اور سند کے وہ اپنے پاس رکھ لے۔ اس بات پر فلاں فلاں نے اقرار کیا اور فلاں فلاں نے یعنی تینوں شرکاء نے۔

شرکت کی اقسام:

شرکت کی اقسام مذکورہ بالا حدیث شریف میں بیان فرمائی گئی ہیں واضح رہے کہ شریعت میں شرکت کی چار اقسام ہیں نمبر ا شرکت مفاوضہ' اس شرکت میں دونوں شرکاء برابر کے درجہ کے ہوتے ہیں یعنی سرمایہ اور منافع دونوں کا برابر برابر ہوتا ہے اور اس شرکت میں ہر ایک شخص دوسرے کا وکیل اور کفیل ہوتا ہے: اما مفاوضۃ ان نعمت ومالۃ و کفالۃ و تساویا مالا تصتح به الشركة و كذاربجا و تصرفا و دينا درمختار ص۴۹۲ ج ۳۔ حدیث شریف میں اس شرکت کو باعث برکت فرمایا گیا ہے۔ حدیث میں ہے:

((فاوضوا فانه اعظم للبركة عينى)) شرح ہدایہ ص:۹۵۰' ج ۲۔ (قدیم مطبع کلاں سائز) دوسری شرکت' شرکت عنان ہے۔ اس شرکت میں صرف وکالت ہوتی ہے اور کفالت نہیں ہوتی اور اس میں اگر بعض مال میں شرکت ہو اور بعض مال میں نہ ہو یا ایک شریک کا مال زائد ہو اور دوسرے کا کم ہو لیکن منافع دونوں کا برابر ہو یا مال دونوں کے برابر ہو اور منافع میں برابری نہ ہو یا ایسی صورت ہو کہ ایک شریک کی رقم ہو اور دوسرے شریک کی اشرفی یا سونا ہو ہر طرح درست ہے۔ ولذا تصتح مع التفاضل فى المال دون ابكه و عكه و ببعض المال دون بعض وبخلاف الجنس كدنا نير من احدهما و دراهم من الآخر و بخلاف الوصف ابيض — ردالمختار ص:۴۹۱' ج ۳ اور شرکت کی تیسری قسم شرکت صنائع ہے اس کو شرکۃ تقبل سے تعبیر کیا جاتا ہے جس میں فرم یا کمپنی کے طرز پر کاروبار تجارت کرنا ہوتا ہے اور چند ہم پیشہ صاحب صنعت وحرفت اپنے روپیہ کو مشترک طور پر چلاتے ہیں اور نفع ونقصان میں شریک ہوتے ہیں۔ و اما تقبل و تمثى شركة صناع و اعمال و ابدان ان اتفق صانعان او خياطان وصباغ (درمختار ص۴۷۹ ج ۳ کتاب الشرکت) شرکت وجوہ: یہ شرکت کی چوتھی قسم ہے جس میں چند افراد بغیر کسی سرمایہ کے مساوی عمل ومحنت پر شرکت کرتے ہیں اور تجارتی نوعیت کے ادارہ' کمیٹی اور فرم میں خرید وفروخت اور نفع ونقصان میں برابر کے درجہ کے شریک ہوتے ہیں اور اس قسم کی شرکت کے لئے مال ہونا لازم نہیں ہے بلکہ متعلقہ افراد اپنے ذاتی اثر ورسوخ کی بنیاد پر شرکت کرتے ہیں۔ و اما وجوه ان عقداهما ان يشتريا بوجوههما اى بسبب وجاهتهما و يبعافماحصل بالبيع و يدفعان منه ثمن ما اشتر بالسنة

(درمختار ص ۴۸۲' ج ۳ مطبوعہ مصر

۱۸۷۰: بَابُ شِرْكَةُ مُفَاوَضَةٍ بَيْنَ اَرْبَعَةٍ عَلٰى مَذْهَبِ مَنْ يُجِيْزُهَا قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ

باب: چار افراد کے درمیان شرکت مفاوضہ کے جواز سے متعلق اور اس کی تحریر لکھے جانے کا طریقہ ارشادِ خداوندی ہے: ''اے ایمان والو! تم لوگ وعدوں کو پورا کرو

هٰذَا مَا اشْتَرَكَ عَلَيْهِ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ بَيْنَهُمْ شَرِكَةُ مُفَاوَضَةٍ فِيْ رَأْسِ مَالٍ جَمَعُوْهُ بَيْنَهُمْ مِنْ صِنْفٍ وَّاحِدٍ وَّنَقْدٍ وَّاحِدٍ وَّ خَلَطُوْهُ وَصَارَ فِيْ اَيْدِيْهِمْ مُمْتَزِجًا لَا يُعْرَفُ بَعْضُهٗ مِنْ بَعْضٍ وَمَالُ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فِيْ ذٰلِكَ وَحَقُّهٗ سَوَآءٌ عَلٰى اَنْ يَعْمَلُوْا فِيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَفِيْ كُلِّ قَلِيْلٍ وَّكَثِيْرٍ سَوَآءً مِّنَ الْمُبَايَعَاتِ وَالْمُتَاجَرَاتِ نَقْدًا اَوْ نَسِيْئَةً بَيْعًا وَّ شِرَاءً فِيْ جَمِيْعِ الْمُعَامَلَاتِ وَ فِيْ كُلِّ مَا يَتَعَاطَاهُ النَّاسُ بَيْنَهُمْ مُجْتَمِعِيْنَ بِمَا رَاَوْا وَ يَعْمَلُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلَى انْفِرَادِهٖ بِكُلِّ مَا رَاٰى وَ كُلُّ مَا بَدَالَهٗ جَائِزٌ اَمْرُهٗ فِيْ ذٰلِكَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَعَلٰى اَنَّهٗ كُلُّ مَالَزِمَ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ عَلٰى هٰذِهِ الشَّرِكَةِ الْمَوْصُوْفَةِ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مِنْ حَقٍّ وَ مِنْ دَيْنٍ فَهُوَ لَازِمٌ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهٗ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَ عَلٰى اَنَّ جَمِيْعَ مَا رَزَقَهُمُ اللّٰهُ فِيْ هٰذِهِ الشَّرِكَةِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ وَ مَا رَزَقَ اللّٰهُ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ فِيْهَا عَلٰى حِدَتِهٖ مِنْ فَضْلٍ وَّ رِبْحٍ فَهُوَ بَيْنَهُمْ جَمِيْعًا بِالسَّوِيَّةِ وَمَا كَانَ فِيْهَا مِنْ نَقِيْصَةٍ فَهُوَ عَلَيْهِمْ جَمِيْعًا بِالسَّوِيَّةِ بَيْنَهُمْ وَ قَدْ جَعَلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ فُلَانٍ وَّفُلَانٍ وَّفُلَانٍ وَّفُلَانٍ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مَعَهٗ وَكِيْلَهٗ فِيْ

یہ وہ کتاب ہے کہ جس کے اعتبار سے فلاں اور فلاں اور فلاں بطور مفاوضہ کے شریک ہوئے اس راس المال میں کہ جس کو کہ تمام حضرات نے جمع کیا تھا ایک ہی قسم کا سکہ کا اور اس کو ملا دیا اور تمام کے قبضہ میں مل کر آ گیا اب کسی کا حصہ پہچانا نہیں جا تا اور تمام مال اور حصہ برابر ہے اس شرکت پر تمام مل کر محنت کریں اس میں اور اس کے علاوہ میں چاہے کم ہو یا زیادہ ہر طرح کے معاملے چاہے وہ نقد ہوں یا ادھار خرید وفروخت جو لوگ کرتے ہیں تمام مل کر لیکن ہر ایک کا معاملہ اس کے شرکاء پر جائز اور نافذ ہے اور جو اس شرکت کے اعتبار سے کسی شریک پر حق یا قرض لازم ہو تو وہ ہر ایک پر لازم ہے کہ جن کا نام اس کتاب میں ہے اور جو اللہ عزوجل تمام کے تمام شرکاء یا کسی ایک شریک کو نفع عطا فرمائے یا اس کا سرمایہ بچ جائے وہ تمام شرکاء کے درمیان تقسیم کر لی جائے گی اور جو نقصان ہوگا وہ بھی تمام پر ہوگا برابر برابر اور ان چار آدمیوں میں سے ہر ایک نے دوسرے کو اپنے ساتھیوں میں سے جس کے نام اس کتاب میں لکھے ہیں اپنا وکیل بنایا۔ ہر ایک کی حق کے مطالبے کے لئے اور جھگڑا کرنے کے لئے اور قبض الوصول کرنے کے لئے جو کچھ مطالبہ کر کے کوئی اس کا جواب دینے کے لئے اور اس کو وصی بنایا اپنا اس شرکت میں اپنے مرنے کے بعد اپنے قرضوں کے ادا کرنے کے لئے اور وصیت پوری کرنے کے لئے اور ہر ایک نے ان چاروں میں دوسرے کے تمام کام قبول کیے جو کہ اس کو دیئے گئے ان تمام باتوں پر فلاں فلاں اور فلاں نے

الْمُطَالَبَةِ بِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَهُ وَ الْمُخَاصَمَةِ فِيْهِ وَ قَبْضِهِ وَفِيْ خُصُوْمَةِ كُلِّ مَنِ اعْتَرَضَهُ بِخُصُوْمَةٍ وَكُلِّ مَنْ يُّطَالِبُهُ بِحَقٍّ وَجَعَلَهُ وَصِيَّهُ فِيْ شَرِكَتِهِ مِنْ بَعْدِ وَفَاتِهِ وَفِيْ قَضَاءِ دُيُوْنِهِ وَانْفَاذِ وَصَايَاهُ وَقَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ مِّنْ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ مَا جَعَلَ اِلَيْهِ مِنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَّ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَّفُلَانٌ۔

اقرار کیا۔

۱۸۷۱: بَابُ شَرِكَةِ الْاَبْدَانِ

باب: شرکت الابدان (یعنی شرکت صنائع) سے متعلق

۳۹۷۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَّ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِیْءْ اَنَا وَلَا عَمَّارٌ بِشَیْءٍ۔

۳۹۷۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ غزوۂ بدر کے دن میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ شریک ہوئے کہ جو بھی ہم لوگ کمائیں گے (یعنی مشرکین اور کفار کا مال یا ان کے قیدی وغیرہ سب کو) ہم سب آپس میں تقسیم کر لیں گے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدیوں کو پکڑ کر لائے اور مجھ کو اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو کچھ نہیں ملا۔

۳۹۷۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ فِيْ عَبْدَيْنِ مُتَفَاوِضَيْنِ كَاتَبَ اَحَدُهُمَا قَالَ جَائِزٌ اِذَا كَانَا مُتَفَاوِضَيْنِ يَقْضِيْ اَحَدُهُمَا عَنِ الْاٰخَرِ۔

۳۹۷۲: حضرت زہری نے بیان کیا کہ دو غلام شریک ہوں وہ شرکت مفاوضہ کے طور سے شریک ہوں پھر ان میں سے ایک شخص بدل کتابت کرے تو یہ جائز ہے اور ان میں سے ایک دوسرے کی جانب سے ادا کرے گا۔

۱۸۷۲: تَفَرُّقُ الشُّرَكَاءِ عَنْ شَرِيْكِهِمْ

باب: شرکاء کی شرکت چھوڑنے سے متعلق حدیث رسول ؐ

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهُ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَّفُلَانٌ بَيْنَهُمْ وَاَقَرَّ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمْ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ بِجَمِيْعِ مَا فِيْهِ فِيْ صِحَّةٍ مِنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ اَنَّهُ جَرَتْ بَيْنَنَا مُعَامَلَاتٌ وَّ مُتَاجَرَاتٌ وَ اَشْرِبَةٌ وَبُيُوْعٌ وَ خُلْطَةٌ وَشَرِكَةٌ فِيْ اَمْوَالٍ وَفِيْ اَنْوَاعٍ مِّنَ الْمُعَامَلَاتِ وَ قُرُوْضٌ وَ مُضَارَفَاتٌ وَ وَدَائِعُ وَاَمَانَاتٌ وَ سَفَاتِجُ وَ

یہ تحریر جو کہ فلاں' فلاں اور فلاں نے لکھی ہے اور ان میں سے ہر ایک شخص نے اپنے دوسرے ساتھی کے لئے اقرار کیا ہے اس کتاب میں اس تمام لکھے ہوئے کا اپنی صحت اور تندرستی اور اس کام کے جواز میں کہ ہم چاروں کے درمیان معاملات اور تجارت اور خرید و فروخت اور ہر ایک قسم کا اموال اور ہر ایک قسم کے معاملات اور قرضوں اور اخراجات اور امانات نیز ہنڈیوں' مضاربت' عاریتوں' قرضوں اور اجاروں اور

مُضَارَبَاتٌ وَ عَوَارِیُّ وَ دُیُوْنٌ وَمُؤَاجَرَاتٌ وَ مُزَارَعَاتٌ وَ مُؤَاكَرَاتٌ وَ اِنَّا تَنَاقَضْنَا عَلَى التَّرَاضِىْ مِنَّا جَمِيْعًا بِمَا فَعَلْنَا جَمِيْعَ مَا كَانَ بَيْنَنَا مِنْ كُلِّ شَرِكَةٍ وَمِنْ كُلِّ مُخَالَطَةٍ كَانَتْ جَرَتْ بَيْنَنَا فِىْ نَوْعٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْمُعَامِلَاتِ وَ فَسَخْنَا ذٰلِكَ كُلَّهٗ فِىْ جَمِيْعِ مَا جَرٰى بَيْنَنَا فِىْ جَمِيْعِ الْاَنْوَاعِ وَالْاَصْنَافِ وَبَيَّنَّا ذٰلِكَ كُلَّهٗ نَوْعًا نَوْعًا وَعَلِمْنَا مَبْلَغَهٗ وَمُنْتَهَاهُ وَ عَرَفْنَاهُ عَلٰى حَقِّهٖ وَصِدْقِهٖ فَاسْتَوْفٰى كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا جَمِيْعَ حَقِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ اَجْمَعَ وَ صَارَفِىْ يَدِهٖ فَلَمْ يَبْقَ لِكُلِّوَاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ كُلِّ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِهِ الْمُسَمَّيْنَ مَعَهٗ فِىْ هٰذَا الْكِتَابِ وَلَا قِبَلَ اَحَدٍ بِسَبَبِهٖ وَلَا بِاسْمِهٖ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰى وَلَا طَلِبَةٌ لِاَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ مِّنَّاقَدِ اسْتَوْفٰى جَمِيْعَ حَقِّهٖ وَ جَمِيْعَ مَا كَانَ لَهٗ مِنْ جَمِيْعِ ذٰلِكَ كُلِّهٖ وَصَارَ فِىْ يَدِهٖ مُوَفَّرًا اَقَرَّ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔

مزارعتوں اور کرایوں میں جاری تھیں اب ہم نے اپنی رضامندی سے سب نے اس کو توڑ دیا۔ ہر ایک شرکت اور ملاپ کو ہر ایک مال اور معاملہ میں اب تک جاری تھی سب کو ہم نے فسخ کیا ہر ایک قسم کو اور ہر ایک نوع کو ہم نے بیان کر دیا الگ الگ اس کی حد اور مقدار اور جو سچ اور صحیح تھا اس کو دریافت کر لیا اور ہر ایک شریک نے اپنا مکمل حق وصول کر کے اسے قبضہ اور تصرف میں کر لیا۔ اب ہمارے میں سے کسی کو ساتھی کی جانب تین کے نام اس تحریر میں درج ہیں یا اس کی وجہ سے یا اس کے نام سے دوسرے کی جانب کوئی دعویٰ اور مطالبہ نہیں رہا۔ اس لیے کہ ہر ایک نے اپنا حق جو کچھ تھا پورا پا لیا اور اپنے قبضہ اور ہاتھ میں کر لیا اس کا فلاں فلاں نے اقرار کیا۔

۱۸۷۳: تَفَرُّقُ الزَّوْجَيْنِ عَنْ مُزَاوَجَتِهِمَا

باب: شوہر اور بیوی نکاح سے الگ ہوں تو کیا تحریر لکھی جائے؟

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّا آتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّا اَنْ يَّخَافَا اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاِنْ خِفْتُمْ اِلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَاللّٰهِ فَلَاجُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ۔

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَتْهُ فُلَانَةُ بِنْتُ فُلَانِ ابْنِ فُلَانٍ فِىْ صِحَّةٍ مِنْهَا وَجَوَازِ اَمْرٍ لِفُلَانِ ابْنِ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ اِنِّىْ كُنْتُ زَوْجَةً لَكَ وَكُنْتَ دَخَلْتَ بِىْ فَاَفْضَيْتَ اِلَىَّ ثُمَّ اِنِّىْ كَرِهْتُ صُحْبَتَكَ وَاَحْبَبْتُ مُفَارَقَتَكَ عَنْ غَيْرِ اِضْرَارٍ مِنْكَ بِىْ وَلَا مَنْعِىْ لِحَقٍّ وَاجِبٍ

ارشاد باری تعالیٰ ہے تم لوگوں کے لئے خواتین کو دیا ہوا (مال) واپس لے لینا درست نہیں ہے مگر جس وقت دونوں ڈریں قانون خداوندی سے کہ ٹھیک نہ رکھ سکیں گے پھر جس وقت ایسا ڈر ہو تو عورت پر گناہ نہیں کہ کچھ دے کر اپنے کو چھڑا لے یہ وہ کتاب ہے کہ جس کو فلاں عورت نے لکھا جو کہ فلاں کی لڑکی ہے اور وہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی صحت کی حالت اور تصرف کے جواز میں جو کہ فلاں کا لڑکا ہے میں تمہاری بیوی تھی اور تم نے مجھ سے ہم بستری کی تھی اور دخول کیا تھا پھر مجھ کو تمہاری صحبت بُری معلوم ہوئی اور میں نے تجھ سے الگ ہونا گوارا کیا تم نے مجھ کو کسی قسم کا نقصان نہیں پہنچایا اور نہ تم نے میرے حق

لِيْ عَلَيْكَ وَإِنِّيْ سَأَلْتُكَ عِنْدَ مَا خِفْنَا أَنْ لَا نُقِيْمَ حُدُوْدَ اللّٰهِ أَنْ تَخْلَعَنِيْ فَتُبِيْنَنِيْ مِنْكَ بِتَطْلِيْقَةٍ بِجَمِيْعِ مَا لِيْ عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقٍ وَهُوَ كَذَا وَكَذَا دِيْنَارًا جِيَادًا مَثَاقِيْلَ وَبِكَذَا وَ كَذَا دِيْنَارًا جِيَادًا مَثَاقِيْلَ أَعْطَيْتُكَهَا عَلٰى ذٰلِكَ سِوٰى مَا فِيْ صَدَاقِيْ فَفَعَلْتَ الَّذِيْ سَأَلْتُكَ مِنْهُ فَطَلَّقْتَنِيْ تَطْلِيْقَةً بَائِنَةً بِجَمِيْعِ مَا كَانَ بَقِيَ لِيْ عَلَيْكَ مِنْ صَدَاقِي الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ وَبِالدَّنَانِيْرِ الْمُسَمَّاةِ فِيْهِ سِوٰى ذٰلِكَ فَقَبِلْتُ ذٰلِكَ مِنْكَ مُشَافَهَةً لَكَ عِنْدَ مُخَاطَبَتِكَ إِيَّايَ بِهٖ وَمُجَاوَبَةً عَلٰى قَوْلِكَ مِنْ قَبْلِ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا ذٰلِكَ وَ دَفَعْتُ إِلَيْكَ جَمِيْعَ هٰذِهِ الدَّنَانِيْرِ الْمُسَمّٰى مَبْلَغُهَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ الَّذِيْ خَالَعْتَنِيْ عَلَيْهَا وَافِيَةً سِوٰى مَا فِيْ صَدَاقِيْ فَصِرْتُ بَائِنَةً مِنْكَ مَالِكَةً لِأَمْرِيْ بِهٰذَا الْخُلْعِ الْمَوْصُوْفِ أَمْرُهُ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ فَلَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيَّ وَلَا مُطَالَبَةَ وَلَا رَجْعَةَ وَقَدْ قَبَضْتُ مِنْكَ جَمِيْعَ مَا يَجِبُ لِمِثْلِيْ مَا دُمْتُ فِيْ عِدَّةٍ مِّنْكَ وَجَمِيْعَ مَا أَحْتَاجُ إِلَيْهِ بِتَمَامِ مَا يَجِبُ لِلْمُطَلَّقَةِ الَّتِيْ تَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ حَالِيْ عَلٰى زَوْجِهَا الَّذِيْ يَكُوْنُ فِيْ مِثْلِ حَالِكَ فَلَمْ يَبْقَ لِوَاحِدٍ مِّنَّا قِبَلَ صَاحِبِهٖ حَقٌّ وَلَا دَعْوٰى وَلَا طَلِبَةٌ فَكُلُّ مَا ادَّعٰى وَاحِدٌ مِّنَّا قِبَلَ صَاحِبِهٖ مِنْ حَقٍّ وَّمِنْ دَعْوٰى وَمِنْ طَلِبَةٍ بِوَجْهٍ مِّنَ الْوُجُوْهِ فَهُوَ فِيْ جَمِيْعِ دَعْوَاهُ مُبْطِلٌ وَصَاحِبُهُ مِنْ ذٰلِكَ أَجْمَعَ بَرِيْءٌ وَقَدْ قَبِلَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَّا كُلَّ مَا أَقَرَّ لَهٗ بِهٖ صَاحِبُهُ وَ كُلَّ مَا أَبْرَأَهُ مِنْهُ مِمَّا وُصِفَ فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ مُشَافَهَةً عِنْدَ مُخَاطَبَتِهٖ إِيَّاهُ

کو جو کہ تمہارے ذمہ لازم تھا اس کو رد کا اور میں نے تم کو درخواست کی کہ جس وقت ہم کو اندیشہ ہوا کہ ہم خدا کے دستور کو ٹھیک نہیں رکھ سکیں گے مجھ سے خلع کر لو اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دو اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا تم پر لازم اور واجب ہے اور وہ مہر اتنے اتنے دینار ہیں بالکل کھرے (یعنی صحیح سالم) اس قدر مثقال کے اور جو میں نے تم کو ادا کرنا طے لیا ہے علاوہ میرے مہر کے پھر تم نے میری درخواست منظور کی اور مجھ کو ایک طلاق بائن دے دی اس تمام مہر کے عوض جو کہ میرا مہر تمہارے ذمہ لازم تھا اور جس کی مقدار اس تحریر میں درج ہے اور ان دیناروں کے عوض کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا ہے علاوہ مہر کے پھر میں نے منظور کیا یہ تمہارے سامنے جس وقت تم میری جانب مخاطب تھے اور میں تمہاری بات کا جواب دیا کرتی تھی۔ اس بات سے قبل کہ ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں اور میں نے تم کو وہ تمام کے تمام دینار دے دیئے تھے کہ جن کی مقدار مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے کہ جن کے عوض تم نے مجھ سے خلع حاصل کیا مکمل مہر کے علاوہ میں تم سے علیحدہ ہوئی اور اپنی مرضی کی آپ ہی مالک ہوگئی اس خلع کی وجہ سے کہ جس کا اوپر تذکرہ ہے۔ اب تمہارا مجھ پر کوئی اختیار نہیں ہے نہ تو کچھ مطالبہ ہے اور نہ ہی تم کو رجوع کا اختیار ہے (یعنی رجعی طلاق نہیں ہے کہ پھر دل چاہے تو تم مجھ کو اپنی بیوی بنالو بلکہ بائن ہے اور میں نے تم سے وہ تمام حقوق وصول کر لیے جو کہ مجھ جیسی خاتون کے ہوتے ہیں جس وقت میں تمہاری عدت میں رہوں یعنی نفقہ عدت وغیرہ اور تمام وہ اشیاء میں نے پوری کر لی ہیں جو کہ مجھ جیسی مطلقہ خاتون کے لئے ضروری ہوتی ہیں اور تم جیسے شوہر کو وہ تمام حقوق ادا کرنے ہوتے ہیں اب ہمارے میں سے کسی کو دوسرے پر کسی قسم کا حق یا دعویٰ یا مطالبہ کسی قسم کا جو بھی شخص پیش کرے تو اس کا تمام دعویٰ باطل ہے اور جس پر دعویٰ کیا وہ بالکل بری ہے ہمارے میں سے ہر ایک نے اپنے ساتھی کا اقرار اور اس کا ابراء (یعنی بری کرنا) قبول کیا جس کا تذکرہ اس کتاب میں یعنی اس تحریر میں ہوا۔ آمنے سامنے سوال و جواب کے وقت اس

قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِیْ جَرٰی بَیْنَنَا فِیْهِ اَقَرَّتْ فُلَانَةُ وَفُلَانٌ۔

۱۸۷۴: اَلْکِتَابَةُ

قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتَابَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا۔ هٰذَا کِتَابٌ کَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ فِیْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَ جَوَازِ اَمْرٍ لِفَتَاهُ النُّوْبِیِّ الَّذِیْ یُسَمّٰی فُلَانًا وَهُوَ یَوْمَئِذٍ فِیْ مِلْکِهٖ وَیَدِهٖ اِنِّیْ کَاتَبْتُکَ عَلٰی ثَلَاثَةِ آلَافِ دِرْهَمٍ وُضْحٍ جِیَادٍ وَزْنِ سَبْعَةٍ مُنَجَّمَةٍ عَلَیْکَ سِتُّ سِنِیْنَ مُتَوَالِیَاتٍ اَوَّلُهَا مُسْتَهَلَّ شَهْرِ کَذَا مِنْ سَنَةِ کَذَا عَلٰی اَنْ تَدْفَعَ اِلَیَّ هٰذَا الْمَالَ الْمُسَمّٰی مَبْلَغُهٗ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ فِیْ نُجُوْمِهَا فَاَنْتَ حُرٌّ بِهَا لَکَ مَا لِلْاَحْرَارِ وَعَلَیْکَ مَا عَلَیْهِمْ فَاِنْ اَخْلَلْتَ شَیْئًا مِّنْهُ عَنْ مَحِلِّهٖ بَطَلَتِ الْکِتَابَةُ وَکُنْتَ رَقِیْقًا لَا کِتَابَةَ لَکَ وَقَدْ قَبِلْتُ مُکَاتَبَتَکَ عَلَیْهِ عَلَی الشُّرُوْطِ الْمَوْصُوْفَةِ فِیْ هٰذَا الْکِتَابِ قَبْلَ تَصَادُرِنَا عَنْ مَنْطِقِنَا وَافْتِرَاقِنَا عَنْ مَجْلِسِنَا الَّذِیْ جَرٰی بَیْنَنَا ذٰلِکَ فِیْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ وَفُلَانٌ۔

۱۸۷۶: تَدْبِیْرٌ

هٰذَا کِتَابٌ کَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ لِفَتَاهُ الصَّقْلَبِیِّ الْخَبَّازِ الطَّبَّاخِ الَّذِیْ یُسَمّٰی فُلَانًا وَهُوَ

سے پہلے کہ ہم اس بات چیت سے فارغ ہوں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں جس جگہ یہ اقرار ہوئے ہیں شوہر اور بیوی کی جانب سے یعنی ہم دونوں کے درمیان میں۔

باب: غلام یا باندی کو مکاتب کرنا

ارشاد باری تعالی ہے: وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ یعنی جو غلام یا باندیاں مکاتب ہونا چاہتے ہیں تو تم ان کو مکاتب بنالو اگر تم کو علم ہو کہ وہ اس قابل ہیں کہ جس وقت وہ مکاتب بنائے تو یہ اقرار نامہ تحریر کرے کہ یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں شخص نے تحریر کیا جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اپنی تندرستی کی اور صحت کی حالت اور اپنے تصرف کے جواز میں اپنے غلام کے لئے جو کہ نوبہ (ایک ملک کا نام ہے) وہ اس کا باشندہ ہے اور جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک میری ملکیت اور میرے تصرف میں ہے کیا یہ بات میں نے تم کو مکاتب بنایا تین ہزار درہم کے عوض جو کہ پورے ہوں اور کھرے ہوں اور ساتوں وزن کے برابر ہوں (یعنی ہر ایک درہم سات مثقال کے ہوں) اور ادا کیے جائیں قسط وار چھ سال کی مدت میں مسلسل پہلی قسط فلاں ماہ کے فلاں سال میں (قسط) چاند دیکھتے ہی ادا کی جائے۔ اگر یہ رقم کہ جس کی تعداد مندرجہ بالا سطور میں مذکور ہے تم مجھ کو برابر قسط وار پہنچا دو تم آزاد ہو اور تمہارے واسطے وہ تمام باتیں ہوں گی جو کہ آزاد لوگوں کے لئے ہوتی ہیں اور وہ باتیں تمام کی تمام تم پر لاگو ہوں گی جو کہ آزاد انسانوں کے لئے لازم اور واجب ہوتی ہیں اگر تم نے اس میں کسی قسم کا خلل کا اظہار کیا اور تم نے بروقت قسط ادا نہیں کی تو وہ معاہدۂ کتابت باطل اور کالعدم تصور ہوگا اور تم پہلے کی طرح غلام ہو جاؤ گے اور میں نے تمہاری شرائط کتابت قبول اور منظور کی ان شرائط پر کہ جن کا اس تحریر میں تذکرہ ہے اس بات سے قبل کہ ہم اپنی گفتگو سے فراغت حاصل کریں۔

باب: غلام یا باندی کو مدبر بنانا

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں آدمی نے تحریر کیا ہے جو کہ فلاں کا لڑکا ہے اس نے اپنے غلام کے لئے تحریر لکھی جو کہ صیقل گر (تلوار تیز

يَوْمَئِذٍ فِيْ مِلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّي دَبَّرْتُكَ لِوَجْهِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَجَاءِ ثَوَابِهِ فَاَنْتَ حُرٌّ بَعْدَ مَوْتِيْ لَا سَبِيْلَ لِاَحَدٍ عَلَيْكَ بَعْدَ وَفَاتِيْ اِلَّا سَبِيْلَ الْوَلَاءِ فَاِنَّهٗ لِيْ وَلِعَقِبِيْ مِنْ بَعْدِيْ اَقَرَّ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ بِجَمِيْعِ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ طَوْعًا فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَ جَوَازِ اَمْرٍ مِّنْهُ بَعْدَ اَنْ قُرِئَ ذٰلِكَ كُلُّهٗ عَلَيْهِ بِمَحْضَرٍ مِّنَ الشُّهُوْدِ الْمُسَمِّيْنَ فِيْهِ فَاَقَرَّ عِنْدَهُمْ اَنَّهٗ قَدْ سَمِعَهٗ وَفَهِمَهٗ وَعَرَفَهٗ وَاَشْهَدَ اللّٰهَ عَلَيْهِ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ثُمَّ مَنْ حَضَرَهٗ مِنَ الشُّهُوْدِ عَلَيْهِ اَقَرَّ فُلَانٌ الصَّقَلِّيُّ الطَّبَّاخُ فِيْ صِحَّةٍ مِّنْ عَقْلِهِ وَبَدَنِهِ اَنَّ جَمِيْعَ مَا فِيْ هٰذَا الْكِتَابِ حَقٌّ عَلٰى مَا سُمِّيَ وَ وُصِفَ فِيْهِ۔

۱۸۷۷: عِتْقٌ

هٰذَا كِتَابٌ كَتَبَهٗ فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ طَوْعًا فِيْ صِحَّةٍ مِّنْهُ وَجَوَازِ اَمْرٍ وَ ذٰلِكَ فِيْ شَهْرِ كَذَا مِنْ سَنَةِ كَذَا لِفَتَاهُ الرُّوْمِيِّ الَّذِيْ يُسَمّٰى فُلَانًا وَهُوَ يَوْمَئِذٍ فِيْ مِلْكِهِ وَيَدِهِ اِنِّيْ اَعْتَقْتُكَ تَقَرُّبًا اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَابْتِغَاءً لِجَزِيْلِ ثَوَابِهِ عِتْقًا بَتًّا لَا مَثْنَوِيَّةَ فِيْهِ وَلَا رَجْعَةَ لِيْ عَلَيْكَ فَاَنْتَ حُرٌّ لِوَجْهِ اللّٰهِ وَالدَّارِ الْاٰخِرَةِ لَا سَبِيْلَ لِيْ وَلَا لِاَحَدٍ عَلَيْكَ اِلَّا الْوَلَاءَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَلِعَصَبَتِيْ مِنْ بَعْدِيْ۔

کرنے والا) ہے یا روٹی پکانے والا باورچی ہے جس کا نام (و پیشہ) یہ ہے اور وہ تا حال اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہے کہ میں نے تم کو مدبر بنایا خالص اللہ عزوجل کے لیے اور ثواب کی امید سے اور تم میرے مرنے کے بعد آزاد ہو اور تم پر کسی کا اختیار نہیں ہے یعنی میرے مرنے کے بعد کسی کو تم پر کوئی اور کسی قسم کا اختیار باقی نہ رہے گا لیکن ولاء کے لئے اختیار رہے گا کہ وہ ولاء میری ہے اور میرے ورثہ نے اقرار کیا فلاں بن فلاں نے اقرار کیا اس کا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے اپنی خوشی سے صحت اور تصرف کے جواز کی حالت میں جس وقت یہ کتاب یعنی یہ تحریر لکھی گئی گواہان کے سامنے کہ جن کا نام اس تحریر میں درج ہے تو اس شخص نے اقرار کیا میں نے اس کتاب کو سنا اور سمجھا اور پہچان لیا اور میں خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ بناتا ہوں اور اللہ گواہی کے لئے کافی ہے پھر وہ گواہ جو حاضر ہیں اقرار کیا فلاں صیقل گر یا باورچی نے اپنے ہوش و حواس کے ساتھ اس کو تسلیم کیا اور ہوش و حواس کی حالت میں اس کا اقرار کیا کہ جو کچھ اس تحریر میں درج ہے وہ تمام کا تمام درست اور حقیقت پر مبنی ہے۔

باب: غلام یا باندی کو آزاد کرتے وقت یہ تحریر لکھی جائے

یہ وہ تحریر ہے کہ جس کو فلاں بن فلاں نے تحریر کیا اپنی خوشی سے اور حالت تندرستی میں تحریر کیا اور اپنے جائز تصرف کا حق رکھنے کی حالت میں لکھا فلاں ماہ فلاں سال میں اپنے رومی غلام کے لئے لکھا کہ جس کا یہ نام ہے اور وہ آج تک اس کی ملکیت اور تصرف میں ہے کہ میں نے تم کو آزاد کیا اللہ عزوجل کا قرب حاصل کرنے کے لیے اور اس کا اور عظیم اجر چاہنے کے لئے جس میں کوئی کسی قسم کی شرط نہیں ہے نہ رجوع کا حق ہے اب تم آزاد ہو اللہ عزوجل کے لیے اور آخرت کے اجر کے لیے میرا تم پر کسی قسم کا کوئی اختیار نہیں ہے اور نہ کسی دوسرے کا کوئی اختیار ہے لیکن ولاء کے لئے کہ وہ میری ہے اور میرے ورثہ کی ہے میرے مرنے کے بعد۔

(۳۷)

کتاب المحاربة

جنگ کے متعلق احادیث مبارکہ

تَحْرِيمُ الدَّمِ

۳۹۷۳: اَخْبَرَنَا هَارُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلاَلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ الطَّوِيْلُ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يَشْهَدُوْ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ وَصَلَّوْا صَلاَتَنَا وَ اسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَكَلُوْا ذَبَائِحَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلاَّ بِحَقِّهَا۔

باب: خون کی حرمت سے

۳۹۷۳: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ کو مشرکین اور کفار سے جنگ کرنے کے لئے حکم ہوا ہے کہ میں مشرکین سے جنگ کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ کوئی سچا پروردگار نہیں علاوہ اللہ تعالیٰ کے اور بلاشبہ رسول کریم ﷺ اس کے بندے ہیں اور نماز پڑھیں ہماری نماز کی طرح اور ہمارے قبلہ کی جانب منہ کریں نماز میں اور ہمارے ذبح کیے ہوئے جانور کھائیں جس وقت یہ تمام باتیں کرنے لگیں (یعنی یہ سب کام انجام دینے لگیں) تو ہم پر حرام ہو گئے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ للّٰهِ فَاِذَا شَهِدُوْا اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلاَتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلاَّ بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ

۳۹۷۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کروں' یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔ پس جب وہ اس بات کی گواہی دے دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور نماز میں ہمارے قبلہ کی طرف مُنہ کریں اور ہمارے ذبح کئے ہوئے جانور کھائیں اور ہمارے جیسی نماز پڑھیں تو ہم پر انکے خون اور مال حرام ہو گئے۔ الّا یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں۔

عَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

٣٩٧٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا حُمَيْدٌ قَالَ سَاَلَ مَيْمُوْنُ بْنُ سِيَاهٍ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ يَا اَبَا حَمْزَةَ مَا يُحَرِّمُ دَمَ الْمُسْلِمِ وَمَا لَهٗ فَقَالَ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَهُوَ مُسْلِمٌ لَهٗ مَا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَعَلَيْهِ مَا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔

٣٩٧٥: حضرت میمون بن سیاہ نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ اے ابوحمزہ مسلمان کے لئے خون اور مال کو کیا شے حرام کرتی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جو شخص شہادت دے اس بات کی کہ خدا اور اس کے رسول ﷺ کے علاوہ کوئی عبادت کے قابل نہیں ہے اور حضرت محمد ﷺ اللہ عزوجل کے بھیجے ہوئے ہیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے اور ہم لوگوں کی طرح نماز ادا کرے اور ہم لوگوں کا ذبح کیا ہوا جانور کھائے تو وہ شخص مسلمان ہے اور اس کیلئے وہ تمام حقوق ہیں جو کہ مسلمانوں پر ہیں۔

٣٩٧٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ اَبُو الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ارْتَدَّتِ الْعَرَبُ فَقَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ الْعَرَبَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ يُقِيْمُوْا الصَّلَاةَ وَ يُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا مِمَّا كَانُوْا يُعْطُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَيْهِ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَاْيَ اَبِيْ بَكْرٍ قَدْ شُرِحَ عَلِمْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

٣٩٧٦: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت نبیؐ کی وفات ہوگئی تو بعض عرب اسلام سے منحرف ہو گئے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اے ابوبکر رضی اللہ عنہ تم اہل عرب سے کس طریقہ سے جہاد کرو گے؟ (حالانکہ وہ کلمہ توحید کے ماننے والے ہیں) ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا جس وقت تک کہ وہ لوگ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں اور نماز ادا کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ خدا کی قسم اگر وہ ایک بکری کا بچہ نہیں دیں گے جو کہ نبیؐ کو وہ (زکوۃ میں) دیتے تھے تو میں ان سے جہاد کرونگا۔ یہ سن کر عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی (مذکورہ) رائے صاف ستھری (یعنی مضبوط) دیکھی تو میں نے سمجھ لیا کہ حق یہی ہے (یعنی اس قدر صفائی اور استقلال حق بات میں ہی ہو سکتا ہے)۔

٣٩٧٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتُخْلِفَ اَبُوْ بَكْرٍ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ لِاَبِيْ بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

٣٩٧٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ کافر ہو گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم کس طریقہ سے جہاد کرو گے حالانکہ نبیؐ نے ارشاد فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا۔ جس وقت تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" نہ کہہ لیں پھر میں نے کلمہ توحید "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا (اس کلمہ کے کہنے کی وجہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّى مَا لَهٗ وَ نَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ وَاللّٰهِ لَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَاِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِىْ عِقَالًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهٖ قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنِّىْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِىْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

٣٩٧٨- اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا فَقَدْ عَصَمُوْا مِنِّىْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَتِ الرِّدَّةُ قَالَ عُمَرُ لِاَبِىْ بَكْرٍ اَتُقَاتِلُهُمْ وَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اُفَرِّقُ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَلَاُ قَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَهُمَا فَقَاتَلْنَا مَعَهٗ فَرَاَيْنَا ذٰلِكَ رُشْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَهُوَ سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ۔

٣٩٧٩- قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ

سے) اس نے مجھ سے اپنا مال اور اپنی جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے (حد یا قصاص میں) اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ لازم ہے کہ وہ سچے دِل سے کہتا ہے یا صرف (زبان سے)۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم میں تو اس شخص سے جہاد کروں گا کہ جو نماز اور زکوۃ کے درمیان کسی قسم کا امتیاز کرے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے خدا کی قسم اگر رسی وہ لوگ (زکوۃ میں) نہیں ادا کریں گے جو کہ وہ لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں ان لوگوں سے جہاد کروں گا' رسّی جہاد میں نہ دینے کی وجہ سے۔ یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم کچھ نہیں تھا لیکن خداوند تعالیٰ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سینہ کھول دیا جہاد کرنے کے لئے پس اس وقت مجھ کو علم ہوا کہ یہی (فیصلہ) حق ہے۔

۳۹۷۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا ہے لوگوں سے جہاد کرنے کا یہاں تک کہ وہ لوگ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہیں پھر جس وقت یہ کہا تو مجھ سے اپنی جانوں کو اور اپنی دولت کو محفوظ کر لیا کہ کسی حق کی وجہ سے اور حساب ان کا اللہ عزوجل کے پاس ہوگا جس وقت اہلِ عرب دین سے منحرف ہو گئے یعنی مرتد بن گئے تو عمر رضی اللہ عنہ نے ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: کیا تم ان لوگوں سے لڑتے ہو اور میں نے نبی ؐ سے اس طریقہ سے سنا ہے وہ فرمانے لگے کہ خدا کی قسم! میں نماز اور زکوۃ میں کسی قسم کا فرق نہیں کروں گا اور جہاد کروں گا ان لوگوں سے جو کہ ان دونوں کے درمیان فرق کریں گے۔ پھر ہم ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف متوجہ ہوئے اور ہم نے یہی فیصلہ اور معاملہ درست پایا تو گویا کہ اس پر اجماع صحابہ رضی اللہ عنہم ہو گیا۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت قوی نہیں ہے اسلئے اس کو زہری سے حضرت سفیان بن حسین نے روایت کیا ہے اور وہ قوی (راوی) نہیں ہیں۔

۳۹۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ لوگ کلمہ توحید "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا اقرار کر لیں پھر جس شخص نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہہ لیا تو اس نے مال و

اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ جَمَعَ شُعَيْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ الْحَدِيْثَيْنِ جَمِيْعًا۔

جان کو محفوظ کر لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ عزوجل پر ہے۔

مال و جان کے محفوظ ہونے کا مطلب:

یہ ہے کہ ایسے شخص سے حساب نہیں کیا جائے گا کیونکہ وہ شخص مؤمن ہے ایسا شخص دنیا میں بھی محفوظ ہے اور خدا کے یہاں بھی۔

۳۹۸۰. اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَ اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ قَالَ عُمَرُ يَا اَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ مَالَهٗ وَنَفْسَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لَاُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ فَاِنَّ الزَّكٰوةَ حَقُّ الْمَالِ فَوَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ اِلَّا اَنْ رَاَيْتُ اللّٰهَ شَرَحَ صَدْرَ اَبِیْ بَكْرٍ لِلْقِتَالِ فَعَرَفْتُ اَنَّهُ الْحَقُّ۔

۳۹۸۰. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی اور ابوبکر رضی اللہ عنہ خلیفہ مقرر ہوئے اور عرب کے کچھ لوگ مرتد ہو گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا آپ کیسے لوگوں سے قتال کریں گے جبکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں۔ پھر جس نے لا الہ الا اللہ کہہ لیا اُس نے مجھ سے اپنے مال و جان کو محفوظ کر لیا۔ الا یہ کہ کسی حق کی وجہ سے ہو اور اس کا حساب اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس شخص سے ضرور قتال کروں گا جو نماز اور زکوۃ میں فرق کرے گے کیونکہ زکوۃ مال کا حق ہے۔ اللہ کی قسم! اگر وہ ایک بکری کا بچہ بھی روکیں گے جو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا کرتے تھے تو میں اُن لوگوں سے قتال کروں گا۔ یہ بات سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا سینہ قتال کیلئے کھول دیا تو میں نے جان لیا کہ یہی فیصلہ حق ہے۔

۳۹۸۱. اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّيْ نَفْسَهٗ وَمَا لَهٗ اِلَّا بِحَقِّهٖ وَحِسَابُهٗ عَلَى اللّٰهِ خَالَفَهٗ

۳۹۸۱. حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں تو جس نے یہ اقرار کر لیا اُس نے مجھ سے اپنی جان و مال کو بچا لیا لیکن کسی حق کے عوض اور اس کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

الْوَلِيْدُ بْنُ مُسْلِمٍ۔

٣٩٨٢: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ ابْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعَيْبُ ابْنُ أَبِيْ حَمْزَةَ وَ سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ وَذَكَرَ آخَرَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ فَاَجْمَعَ أَبُوْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَقَالَ عُمَرُ يَا أَبَا بَكْرٍ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَقَدْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ أَبُوْ بَكْرٍ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُوْنِيْ عَنَاقًا كَانُوْا يُؤَدُّوْنَهَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلٰى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ رَأَيْتُ اللّٰهَ قَدْ شَرَحَ صَدْرَ أَبِيْ بَكْرٍ لِقِتَالِهِمْ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ۔

٣٩٨٢: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کی تیاری کر لی تو حضرت عمر ؓ نے کہا: اے ابوبکر! آپ ان لوگوں سے قتال کیسے کر سکتے ہیں جبکہ حضور ﷺ یہ ارشاد فرما چکے ہیں کہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں اور جب وہ یہ کلمہ کہہ لیں تو انہوں نے اپنے خون اور اموال مجھ سے محفوظ کر لئے مگر کسی حق کے عوض۔ حضرت ابوبکر ؓ فرمانے لگے میں تو ضرور بالضرور اس شخص سے قتال کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں فرق کرے گا۔ اللہ کی قسم! اگر وہ مجھے ایک بکری کا بچہ دینے سے بھی انکار کریں گے جو وہ حضور ﷺ کو دیتے تھے تو میں اس پر اُن سے قتال کروں گا تو حضرت عمر ؓ نے کہا: اللہ کی قسم! بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مانعین زکوٰۃ سے قتال کے سلسلہ میں ابوبکر ؓ کا سینہ کھول دیا ہے تو میں نے جان لیا کہ ابوبکر ؓ کا فیصلہ ہی حق ہے۔

٣٩٨٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

٣٩٨٣: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

٣٩٨٤: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْلَى ابْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ جَابِرٍ وَعَنْ أَبِيْ صَالِحٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَإِذَا قَالُوْهَا مَنَعُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

٣٩٨٤: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے حکم ہوا ہے کہ میں کفار سے قتال کرتا رہوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ لیں۔ جب انہوں نے اس کلمہ کا اقرار کر لیا تو انہوں نے اپنی جانوں اور اموال کو مجھ سے محفوظ کر لیا مگر یہ کہ کسی حق کے عوض ہوں اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۵: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا عَنْ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوسىٰ قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نُقَاتِلُ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۹۸۵: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم لوگوں سے جہاد کریں گے یہاں تک کہ وہ کلمہ توحید کہہ لیں۔

۳۹۸۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ اَيَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ قَالَ نَعَمْ وَلٰكِنَّمَا يَقُولُهَا تَعَوُّذًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقْتُلُوْهُ فَاِنَّمَا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوْا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَ هُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَ حِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ۔

۳۹۸۶: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ نبیؐ کے ساتھ تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے خاموشی سے آپ سے کچھ کہا۔ آپ نے فرمایا وہ اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اس شخص نے کہا: جی ہاں لیکن وہ یہ بات اپنی شناخت کرنے کیلئے کہتا ہے (اس کو دل میں بالکل یقین نہیں) آپ نے فرمایا: تم اس کو قتل نہ کرو اس لیے کہ مجھ کو لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں پھر جس وقت وہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں تو انہوں نے اپنے مالوں اور جانوں کو بچا لیا لیکن کسی حق کی وجہ سے اور ان کا حساب اللہ کے ذمہ ہے۔

۳۹۸۷: قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ قَالَ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَحْنُ فِيْ قُبَّةٍ فِيْ مَسْجِدِ الْمَدِيْنَةِ وَ قَالَ فِيْهِ اَنَّهُ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ نَحْوَهُ۔

۳۹۸۷: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ اس وقت مدینہ منورہ کی مسجد میں ایک قبے کے اندر تھے آپ نے فرمایا: مجھ پر وحی آئی ہے کہ میں (کافر) لوگوں سے جہاد کروں تا کہ وہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہیں (ہم نے اس جگہ لفظ قتال کا ترجمہ جہاد سے اس وجہ سے کیا ہے کہ دراصل آپ کا کفار سے جنگ کرنا جہاد تھا) باقی روایت مندرجہ بالا مضمون جیسی ہے۔

۳۹۸۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلُ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِيْ قُبَّةٍ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۳۹۸۸: حضرت اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ ایک قبہ کے اندر تھے پھر اُوپر کی روایت کے مطابق حدیث نقل کی۔

۳۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۳۹۸۹ حضرت نعمان بن سالم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اوسؓ

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ سَمِعْتُ اَوْسًا يَقُوْلُ اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ فَكُنْتُ مَعَهُ فِيْ قُبَّةٍ فَنَامَ مَنْ كَانَ فِي الْقُبَّةِ غَيْرِيْ وَغَيْرَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ فَسَارَّهُ فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَقَالَ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ يَشْهَدُ فَقَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَرْهُ ثُمَّ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا حَرُمَتْ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَقُلْتُ لِشُعْبَةَ اَلَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ اَلَيْسَ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ قَالَ اَظُنُّهَا مَعَهَا وَلَا اَدْرِيْ۔

کو فرماتے سنا کہ وہ نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے قبیلہ ثقیف کے لوگوں کے ہمراہ پھر ایک قبہ میں تمام لوگ سو گئے صرف میں اور آپ جاگتے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص خاموشی سے آپ سے گفتگو کرنے لگا۔ آپ نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو پھر آپ نے فرمایا: کیا وہ شخص اس بات کی شہادت نہیں دیتا کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی بھی عبادت کے لائق نہیں ہے اور اللہ کے علاوہ کوئی پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ عزوجل کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) ہوں۔ اس شخص نے کہا: کیوں نہیں میں اس کی گواہی دیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو۔ پھر فرمایا: مجھ کو لوگوں سے جنگ (یعنی جہاد) کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہہ لیں۔ جس وقت انہوں نے یہ کہا تو ان کی جانیں اور ان کے مال محفوظ ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض۔ محمد نے کہا کہ میں نے حضرت شعبہ سے دریافت کیا کہ کیا یہ حدیث شریف میں نہیں ہے يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ پھر اگر وہ لوگ کلمہ پڑھ لیں تو ان کے جان و مال مجھ پر حرام ہو گئے۔ مگر کسی حق کے بدلے میں۔

۳۹۹۰: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اَبِيْ صَغِيْرَةَ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ اَنَّ عَمْرَو بْنَ اَوْسٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ اَبَاهُ اَوْسًا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَحْرُمُ دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا۔

۳۹۹۰: حضرت اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ کو حکم ہوا لوگوں سے جنگ کرنے کا یہاں تک کہ وہ شہادت دیں اس بات کی کہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے پھر حرام ہو جائیں گے ان کے خون اور مال لیکن کسی حق کے عوض۔

۳۹۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عِيْسٰى عَنْ ثَوْرٍ عَنْ اَبِيْ عَوْنٍ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَخْطُبُ وَكَانَ قَلِيْلَ الْحَدِيْثِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ كُلُّ ذَنْبٍ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّغْفِرَهُ اِلَّا الرَّجُلُ يَقْتُلُ الْمُؤْمِنَ

۳۹۹۱: حضرت ابو ادریس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت کم احادیث روایت کی ہیں وہ فرماتے تھے کہ میں نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ خطبہ میں فرماتے تھے: ہر ایک گناہ اللہ عزوجل معاف فرمائے گا (یعنی مغفرت کی توقع ہے) یا جو شخص کفر کی حالت میں مرے تو اس کی بخشش کی توقع

مُتَعَمِّدًا اَوِ الرَّجُلُ يَمُوْتُ كَافِرًا۔

۳۹۹۲. اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُقْتَلُ نَفْسٌ ظُلْمًا اِلَّا كَانَ عَلَى ابْنِ آدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّهٗ اَوَّلُ مَنْ سَنَّ الْقَتْلَ۔

نہیں ہے۔

۳۹۹۲: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ظلم کی وجہ سے کوئی خون نہیں ہوتا (یعنی کوئی شخص قتل نہیں ہوتا) مگر آدم کے پہلے لڑکے (قابیل کی گردن) پر اس خون کے گناہ کا ایک حصہ ڈال دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس نے پہلے خون کرنا ایجاد کیا اور اس نے اپنے بھائی (ہابیل) کو قتل کیا اس طریقہ سے جو شخص بری بات (یا گناہ کا کام) ایجاد کرے تو اس کا وبال اس پر ہوتا رہے گا۔

۱۸۷۹: تَعْظِيْمُ الدَّمِ

باب: قتل گناہِ شدید

۳۹۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ مَالَجَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ الْحَرَّانِيُّ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُهَاجِرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ مَوْلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ لَقَتْلُ مُؤْمِنٍ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُهَاجِرِ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۳۹۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک تمام دنیا کے تباہ ہونے سے زیادہ ہے۔

۳۹۹۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ۔

۳۹۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ دنیا کا تباہ اور برباد ہو جانا اللہ عزوجل کے نزدیک حقیر ہے کسی مسلمان کو (ناحق) قتل کرنے سے۔

۳۹۹۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مسلمان کا قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْيَا۔

۳۹۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ مؤمن کو قتل کرنا اللہ کے نزدیک دُنیا کی تباہی سے بڑھ کر ہے۔

۳۹۹۷ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحٰقَ الْمَرْوَزِيُّ ثِقَةٌ

۳۹۹۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنِیْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ ابْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ بَشِیْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَتْلُ الْمُؤْمِنِ اَعْظَمُ عِنْدَاللّٰهِ مِنْ زَوَالِ الدُّنْیَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (ایک) مؤمن کو قتل کرنا اللہ عزوجل کے نزدیک شدید ہے دنیا کے تباہ ہونے سے۔

۳۹۹۸: اَخْبَرَنَا سَرِیْعُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْوَاسِطِیُّ الْخُصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ یُوْسُفَ الْاَزْرَقُ عَنْ شَرِیْكٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُحَاسَبُ بِهِ الْعَبْدُ الصَّلَاةُ وَاَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نماز کا سب سے پہلے بندہ سے (قیامت کے دن) حساب ہوگا اور سب سے پہلے لوگوں کے خون کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۳۹۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنْ خَالِدٍ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَیْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ یُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَوَّلُ مَا یُحْكَمُ بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ۔

۳۹۹۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز سب سے پہلے جو لوگوں کا فیصلہ کیا جائے گا تو خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۰: حضرت عبداللہ ؓ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ ابْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِیْقٍ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قیامت کے روز سب سے پہلے جن مقدمات کا فیصلہ ہوگا وہ خون کے مقدمات ہوں گے۔

۴۰۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَوَّلُ مَا یُقْضٰی فِیْهِ بَیْنَ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فِی الدِّمَاءِ۔

۴۰۰۲: حضرت عمرو بن شرحبیل سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے روز لوگوں کے مابین سب سے پہلے خون کے مقدمات کا فیصلہ ہوگا۔

۴۰۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

۴۰۰۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سب

مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَوَّلُ مَا يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ فِي الدِّمَاءِ۔

سے پہلے لوگوں کے درمیان خون کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا۔

۴۰۰۴۔ اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لَكَ فَيَقُوْلُ فَاِنَّهَا لِيْ وَيَجِيْءُ الرَّجُلُ آخِذًا بِيَدِالرَّجُلِ فَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ لَهٗ لِمَ قَتَلْتَهٗ فَيَقُوْلُ لِتَكُوْنَ الْعِزَّةُ لِفُلَانٍ فَيَقُوْلُ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِفُلَانٍ فَيَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ۔

۴۰۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے فرمایا: قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور کہے گا اے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا تھا اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو قتل کیا تھا وہ کہے گا کہ میں نے اس کو تیری رضامندی کیلئے قتل کیا تھا تا کہ تجھ کو عزت حاصل ہو اور میں نے تیرا نام اونچا کرنے کی وجہ سے اس شخص کو (جہاد میں) قتل کیا تھا۔ اس پر اللہ ارشاد فرمائے گا کہ بلاشبہ عزت میرے واسطے ہے اور قیامت کے دن ایک آدمی دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑ کر لائے گا اور اللہ سے عرض کرے گا کہ اس شخص نے مجھ کو قتل کیا تھا تو پروردگار فرمائے گا کہ کس وجہ سے تو نے اس کو قتل کیا تھا؟ تو وہ شخص کہے گا کہ فلاں آدمی کو عزت دینے کیلئے قتل کیا تھا (یعنی کسی حاکم وقت یا بادشاہ کی حکومت مضبوط کرنے یا کسی دنیاوی مقصد کیلئے قتل کیا تھا اس پر اللہ عزوجل فرمائے گا کہ فلاں شخص کیلئے عزت نہیں ہے پھر وہ اس کا گناہ (اپنی طرف) سمیٹ لے گا۔

۴۰۰۵۔ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ اَخْبَرَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ قَالَ قَالَ جُنْدَبٌ حَدَّثَنِيْ فُلَانٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِقَاتِلِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ قَالَ جُنْدَبٌ فَاتَّقِهَا۔

۴۰۰۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فلاں آدمی نے مجھ سے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن مقتول شخص اپنے قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے پوچھ لے کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے قتل کیا تھا؟ وہ کہے گا کہ میں نے اس کو قتل کیا تھا فلاں آدمی کی حکومت میں (یعنی فلاں حاکم یا فلاں فرمانروا کے تعاون کے واسطے) حضرت جندب رضی اللہ عنہ نے کہا پھر تم اس سے بچو (کیونکہ یہ گناہ معاف نہیں ہوگا)۔

۴۰۰۶۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ

۴۰۰۶: حضرت سالم بن ابی جعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ جس کسی نے کسی مؤمن کو جان بوجھ کر قتل کیا پھر توبہ کی اور ایمان لایا اور اس نے نیک عمل کیے اور وہ شخص ہدایت کے راستہ پر آیا تو اس کیلئے توبہ کہاں قبول ہے؟ میں نے نبیؐ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ مقتول، قاتل کو پکڑے ہوئے بارگاہ خداوندی میں حاضر ہوگا اور

بَجِیْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخُبُ اَوْدَاجُهُ دَمًا فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِیْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا

اس کی رگوں سے خون بہتا ہوا ہوگا اور وہ کہے گا اے میرے پروردگار! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھ کو کس وجہ سے گناہ میں قتل کیا تھا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اللہ عزوجل نے اس آیت کو نازل فرمایا ﴿وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا﴾ پھر اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۴۰۰۷: قَالَ وَاَ خْبَرَنِیْ اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ الْبَصْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِیْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَی ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَقَدْ اُنْزِلَتْ فِیْ آخِرِ مَا اُنْزِلَ ثُمَّ مَا نَسَخَهَا شَیْءٌ۔

۴۰۰۷: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اہل کوفہ نے اس آیت کریمہ میں اختلاف فرمایا ہے وہ آیت ہے: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟ تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ آخر میں نازل ہوئی اس کو کسی نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان قاتل کے لیے توبہ ہے یا نہیں؟

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مضمون بیان فرمایا گیا ہے اس سلسلہ میں قرآن کریم میں ایک جگہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ: ''وہ لوگ کسی نفس کو قتل نہیں کرتے کہ جس نفس کو اللہ عزوجل نے حرام کیا لیکن حق کے بدلہ اور جو شخص ایسا کرے گا (یعنی اس قسم کی حرکت کرے گا) تو وہ قیامت میں گناہ گار ہوگا اور اس کو دوگنا عذاب ہے اور وہ اس میں ہمیشہ مبتلا رہے گا ذلیل وخوار (ہوکر) لیکن جو کوئی توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے تو اللہ عزوجل اس کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔'' مذکورہ بالا سورۂ فرقان کی آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ ہے اور اس کی توبہ قابل قبول ہے۔ مذکورہ بالا آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اس کے بعد ایک آیت کریمہ اسی سلسلہ میں مدینہ منورہ میں نازل ہوئی وہ یہ ہے: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا: ''جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کرے تو اس کا بدلہ دوزخ ہے وہ اس میں ہمیشہ رہے گا اور اللہ عزوجل نے اس پر غصہ کیا اور لعنت بھیجی اور اس کے لئے بہت بڑا عذاب تیار کیا ہے۔'' اس دوسری آیت کریمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کو قتل کرنے والے کی توبہ قبول نہیں ہے بہرحال اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض حضرات فرماتے ہیں مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول نہیں ہے اور جس جگہ قاتل مسلم کے لیے دوزخ میں ہمیشہ رہنا مذکور ہے اس سے مراد زیادہ عرصہ دوزخ میں رہنا ہے اور آیت وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا سے معلوم ہوتا ہے اور پہلی آیت منسوخ ہے اور بعض نے فرمایا: پہلی آیت جو مکہ میں نازل ہوئی یعنی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ ان لوگوں سے متعلق نازل ہوئی کہ جنہوں نے کفر کی حالت میں مسلمانوں کو قتل کیا پھر وہ ایمان لے آئے اور توبہ کی تو ان کی توبہ قبول ہے اور دوسری آیت جو کہ مدینہ میں نازل ہوئی وہ ان سے متعلق ہے جو کہ مسلمان ہو کر مسلمان کو قتل کرے بہرحال جمہور علماء کا مذہب یہی ہے کہ مسلمان کے قاتل کی بھی دوسرے گناہ کبیرہ کے مرتکب کی طرح توبہ قبول ہے اور معتزلہ اور خوارج کہتے ہیں کہ ایسا شخص ہمیشہ ہمیشہ دوزخ میں رہے گا اور اس کی توبہ قبول نہیں ہے۔ قوله متعمدا و تمام الاية فجزاء والذی یستحقه بجنایته جهنم الی ان قال و تمسك الخوارج والمعتزله بها فی خلود عن قتل

المؤمن عمدا فی النار ولا تمسك لهم بهنهم الی المراد بالخلود هو المكث الطویل لا الدوام لتظاهر النصوص الناطقة بان عصاة المؤمن لا یردم عذابهم وما روی عن ابن عباس انی لا توبة لقاتل المؤمن عمدا مدی علی الاقتدار بسنته اللّٰه تعالٰی التشدید والتعلیظ' الخ زهر الربی علی سنن النسائی ص:۱۲۳/ ج۲۔

۴۰۰۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ حَدَّثَنِی الْقَاسِمُ بْنُ اَبِیْ بَزَّةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَیْهِ الْاٰیَةَ الَّتِیْ فِی الْفُرْقَانِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهِ اٰیَةٌ مَّکِّیَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰیَةٌ مَّدَنِیَّةٌ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

۴۰۰۸: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ جو شخص کسی مسلمان کو قتل کرے اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے فرمایا: نہیں۔ میں نے وہ آیت کریمہ تلاوت کی جو کہ سورۂ فرقان میں مذکور ہے اور وہ آیت کریمہ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ ہے۔ انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی ہے اور اس کو ایک دوسری آیت کریمہ جو کہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اس نے منسوخ کر دیا اور وہ مدنی آیت ہے: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا۔

۴۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ لَیْلٰی اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ یَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِیْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

۴۰۰۹: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے حکم فرمایا کہ میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ان دونوں آیات سے متعلق دریافت کروں: وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا میں نے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس کو کسی آیت کریمہ نے منسوخ نہیں کیا پھر اس آیت کریمہ کو وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ بیان کر کے انہوں نے کہا: یہ آیت مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۰۱۰: اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ الْمَنْبِجِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَبْدِالْاَعْلَی الثَّعْلَبِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ قَوْمًا کَانُوْا قَتَلُوْا فَاَکْثَرُوْا وَزَنَوْا فَاَکْثَرُوْا وَانْتَهَکُوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الَّذِیْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَیْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا کَفَّارَةً فَاَنْزَلَ اللّٰهُ

۴۰۱۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عرب کی ایک قوم تھی کہ جس نے بہت خون کیے تھے (یعنی کافی تعداد میں لوگوں کو قتل کیا تھا) اور بہت زنا کیے تھے اور بہت زیادہ حرام کام کا ارتکاب کیا تھا وہ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہتے ہو اور تم جس طرف بلاتے ہو وہ اچھا ہے لیکن یہ بات کہو کہ ہم نے جو کام انجام دیے ہیں ان کا کچھ کفارہ بھی ہے (یعنی معاف ہو سکتے ہیں) اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی وَالَّذِیْنَ

عَزَّوَجَلَّ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ اِلٰى فَاُولٰٓئِكَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ سَيِّاٰتِهِمْ حَسَنَاتٍ قَالَ يُبَدِّلُ اللّٰهُ شِرْكَهُمْ اِيْمَانًا وَزِنَاهُمْ اِحْصَانًا وَنَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ الْآيَةَ۔

لَا يَدْعُوْنَ تک یعنی اللہ عزوجل تبدیل فرمادے گا اگر وہ لوگ ایمان قبول فرمالیں اور توبہ کرلیں ان کے شرک کو ایمان سے اور ان کے زنا کو پاکی سے اور یہ آیت کریمہ نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ یعنی ''اے میرے بندو! جن لوگوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے (یعنی گناہوں کے مرتکب ہوئے ہیں)۔''

۴۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَلْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الزَّعْفَرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ يَعْلٰى عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَهْلِ الشِّرْكِ اَتَوْا مُحَمَّدًا ﷺ فَقَالُوْا اِنَّ الَّذِيْ تَقُوْلُ وَتَدْعُوْ اِلَيْهِ لَحَسَنٌ لَوْ تُخْبِرُنَا اَنَّ لِمَا عَمِلْنَا كَفَّارَةً فَنَزَلَتْ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا آخَرَ وَ نَزَلَتْ قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ۔

۴۰۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کچھ لوگ مشرکین میں سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ جو کچھ فرماتے ہیں اور جس جانب دعوت دیتے ہیں وہ اچھا اور بہتر ہے آخر آیت کریمہ تک سابقہ آیت جیسی۔

۴۰۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ بْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَجِيْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ نَاصِيَتُهُ وَرَاْسُهُ فِيْ يَدِهٖ وَ اَوْدَاجُهُ تَشْخُبُ دَمًا يَقُوْلُ يَا رَبِّ قَتَلَنِيْ حَتّٰى يُدْنِيَهُ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَكَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَةَ فَتَلَا هٰذِهِ الْآيَةَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا قَالَ مَا نُسِخَتْ مُنْذُ نَزَلَتْ وَاَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ۔

۴۰۱۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے روز مقتول شخص قاتل کو (پکڑ کر) لائے گا اور اس کی پیشانی اور اس کا سر اس کے ہاتھ میں ہوگا (یعنی مقتول کے) اور اس کی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا کہ اے میرے پروردگار! اس نے مجھ کو قتل کر دیا یہاں تک کے عرش کے پاس لے جائے گا۔ راوی نے نقل کیا پھر لوگوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے توبہ کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا اور فرمایا: جس وقت سے یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے یہ آیت منسوخ نہیں ہوئی اور اس کی توبہ کہاں قبول ہے؟

۴۰۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَنْصَارِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا الْآيَةُ كُلُّهَا بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِيْ نَزَلَتْ فِي الْفُرْقَانِ بِسِتَّةِ اَشْهُرٍ۔ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۰۱۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا یہ آیت کریمہ سورۂ فرقان کی مذکورہ بالا آیت کریمہ کے بعد نازل ہوئی ہے۔

مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِى الزِّنَادِ۔

۴۰۱۴: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ خَارِجَةَ ابْنِ زَيْدٍ عَنْ زَيْدٍ فِىْ قَوْلِهِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ بَعْدَالَّتِىْ فِىْ تَبَارَكَ الْفُرْقَانِ بِثَمَانِيَةِ اَشْهُرٍ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَدْخَلَ اَبُو الزِّنَادِ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ خَارِجَةَ مُجَالِدَ بْنَ عَوْفٍ۔

۴۰۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آیت: ﴿وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا ...﴾ سورۂ فرقان کی آیت: ﴿وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ......﴾ سے آٹھ مہینے بعد نازل ہوئی۔

۴۰۱۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنْ مُجَالِدِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ خَارِجَةَ بْنَ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ قَالَ نَزَلَتْ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا اَشْفَقْنَا مِنْهَا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ فِى الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِىْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ۔

۴۰۱۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا تو ہم لوگ خوفزدہ ہو گئے کہ مسلمان کے قاتل کے لئے ہمیشہ دوزخ ہے پھر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اور آیت کریمہ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ (یعنی سورۂ فرقان کی آیت کریمہ) تو ہم لوگوں کا خوف کم ہوا کیونکہ اس آیت کریمہ سے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن یہ روایت اگلی روایت کے خلاف ہے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے وَ مَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا بعد میں نازل ہوئی۔

١٨٨٠: ذِكْرُ الْكَبَائِرِ

باب: کبیرہ گناہوں سے متعلق احادیث

۴۰۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِىْ بَحِيْرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ اَنَّ اَبَارُهْمٍ السَّمَعِىَّ حَدَّثَهُمْ اَنَّ اَبَا اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِىَّ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَاءَ يَعْبُدُ اللّٰهَ وَلَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا وَيُقِيْمُ الصَّلَاةَ وَيُؤْتِى الزَّكَاةَ وَ يَجْتَنِبُ الْكَبَائِرَ كَانَ لَهُ الْجَنَّةُ فَسَاَلُوْهُ عَنِ الْكَبَائِرِ فَقَالَ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ الْمُسْلِمَةِ وَالْفِرَارُ

۴۰۱۶: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ عزوجل کی عبادت کرتا ہے اور اس کے ساتھ وہ کسی کو شریک نہیں قرار دیتا اور وہ نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور بڑے بڑے گناہوں سے بچتا ہے تو اس کے لئے جنت ہے لوگوں نے دریافت کیا کہ بڑے بڑے گناہ کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور مسلمان مرد یا عورت کو قتل کرنا اور کفار و مشرکین کے مقابلہ میں فرار اختیار کرنا (یعنی

يَوْمَ الزَّحْفِ.

میدانِ جہاد سے بھاگنا)۔

۴۰۱۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ ح وَاَنْبَاَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ.

۴۰۱۷: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گناہ کبیرہ یہ ہیں: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ شریک قرار دینا' ۲) والدین کی (جائز کاموں میں) نافرمانی کرنا' ۳) مسلمان کو ناحق قتل کرنا اور ۴) جھوٹ بولنا۔

۴۰۱۸: أَخْبَرَنِيْ عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ.

۴۰۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا گناہ کبیرہ یہ ہیں: ۱) اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا' ۲) والدین کی نافرمانی کرنا' ۳) (ناحق کسی کا) خون کرنا اور مقابلہ والے دن کفار سے (قتال سے) بھاگنا۔ اس جگہ یہ روایت مختصراً بیان کی گئی ہے۔

۴۰۱۹: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِئٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِالْحَمِيْدِ ابْنِ سِنَانٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَبُوْهُ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْكَبَائِرُ قَالَ هُنَّ سَبْعٌ اَعْظَمُهُنَّ اِشْرَاكٌ بِاللّٰهِ وَ قَتْلُ النَّفْسِ بِغَيْرِ حَقٍّ وَفِرَارٌ يَوْمَ الزَّحْفِ مُخْتَصَرٌ.

۴۰۱۹: حضرت عبید بن عمیر ؓ سے ان کے والد نے نقل کیا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام ؓ میں سے تھے کہ ایک آدمی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کبائر کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا: سب سے بڑے سات گناہ ہیں: ۱) خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرنا' ۲) اور ناحق خون بہانا' ۳) اور مقابلہ کے روز کفار کے سامنے سے فرار ہونا۔

۱۸۸۱: ذِكْرُ اَعْظَمِ الذَّنْبِ وَاخْتِلَافِ يَحْيٰى وَعَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰى سُفْيَانَ فِيْ حَدِيْثِ وَاصِلٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ فِيْهِ

باب: بڑا گناہ کونسا ہے؟ اور اس حدیث مبارکہ میں یحییٰ اور عبدالرحمٰن کا سفیان پر اختلاف کا بیان

۴۰۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ وَاصِلٍ عَنْ

۴۰۲۰: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کونسا گناہ سب سے زیادہ بڑا ہے؟ آپ ﷺ نے

اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِیْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِكَ۔

فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو برابر قرار دے حالانکہ اللہ عزوجل نے تجھ کو پیدا کیا ہے پھر میں نے عرض کیا: کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو قتل کر دے اس اندیشہ سے کہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہوں گے۔ میں نے عرض کیا پھر کون سا گناہ؟ آپ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔

اللہ (عزوجل) کے ساتھ دوسرے کو شریک کرنا:

اللہ عزوجل کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ تو غیر اللہ کی خدا کی طرح عظمت کرے اس کی عبادت کرے اور تو غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک سمجھے اور مصیبت کے وقت تو اس کو پکارے اور یہ کہ تو ان کاموں میں غیر اللہ سے مدد مانگے کہ جو کام صرف اللہ عزوجل کے قبضہ قدرت میں ہیں اور حدیث شریف کے آخری جملہ میں جو پڑوسی کی عورت سے زنا سے متعلق فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اوّل تو زنا کرنا سخت ترین گناہ ہے لیکن پڑوسی کی عورت لڑکی سے زنا سب سے زیادہ سخت گناہ ہے۔

اللہ تعالیٰ جل شانہ کے ساتھ برابر قرار دینے کا مطلب یہ ہے کہ غیر اللہ کی عزت وعظمت اس قدر کرنا کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی عظمت اور اس کی بادت اور غیر اللہ کو نفع نقصان کا مالک جاننا' وقت مصیبت اس کو پکارنا اور اس سے مدد مانگنا یعنی جو کام اللہ تعالیٰ کے دست قدرت میں ہیں غیر اللہ کو بھی اسی پر قادر جاننا جو اوصاف محض خاصہ خدا ہیں ان میں غیروں کو شریک ٹھہرانا یہ سب شرک یعنی ظلم عظیم والے کام ہیں اور آخر میں جو فرمایا گیا کہ پڑوس عورت سے زنا کرنا یہ فعل بد تو ویسے ہیں قبیح اور ذلیل ہے مگر پڑوسی عورت سے ایسا کرنا اور زیادہ بڑا گناہ ہے اور سخت پکڑ ہے۔ (اللّٰھم احفظنا) (جامی)

۴۰۲۱: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ قَالَ حَدَّثَنِیْ وَاصِلٌ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَطْعَمَ مَعَكَ قُلْتُ ثُمَّ اَیٌّ قَالَ ثُمَّ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِكَ۔

۴۰۲۱: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ میں نے عرض کیا' یا رسول اللہؐ! کونسا گناہ سب سے بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ اللہ نے تجھے پیدا کیا۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنی اولاد کو اس اندیشے سے قتل کر دے کہ وہ وہ تیرے کھانے میں شریک ہونگے۔ میں نے عرض کیا: پھر کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

۴۰۲۲: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا یَزِیْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ الشِّرْكُ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَاَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِكَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مَخَافَةَ الْفَقْرِ اَنْ یَاْكُلَ مَعَكَ ثُمَّ قَرَاَ عَبْدُاللّٰهِ

۴۰۲۲: حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا: کونسا گناہ بڑا ہے؟ آپ نے فرمایا: شرک کرنا یعنی اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک قرار دینا اور دوسرے کو اس کے برابر کرنا اور پڑوسی کی عورت سے زنا کرنا اور اپنی اولاد کو غربت اور تنگدستی کے اندیشہ سے قتل کرنا اس اندیشہ سے کہ وہ (بچے) ساتھ

وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ الَّذِيْ قَبْلَهٗ وَحَدِيْثُ يَزِيْدَ هٰذَا خَطَأٌ اِنَّمَا هُوَ وَاصِلٌ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

کھائیں گے۔ پھر حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی: وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت پہلی ہے اور یزید نے اس میں بجائے (راوی) واصل کے راوی عاصم کا نام غلطی سے لیا ہے۔

خلاصة الباب ☆ مرتد کا معنی یہ ہے کہ کوئی بھی بدنصیب بدبخت انسان جو کہ اسلام جیسے مقدس و بے مثال دین سے ہٹ جائے ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے اور مشرک و کافر بتوں کی پرستش کرنے والا۔ عیسائی۔ یہودی اسلام کے علاوہ کسی مذہب میں ہو جائے ایسے شخص کو پہلے تو اسلام کی خوب دعوت دی جائے اور اس تمام خدشات اور اشکالات کو مؤثر انداز سے دور کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے شاید حق تعالیٰ جل شانہ اسے دوبارہ سے ایمان کی دولت سے نواز دے اگر اس سب کچھ کے باوجود وہ اسلام کو قبول نہ کرے تو اس کو بغیر مہلت دیئے فوراً قتل کر دیا جائے اور بلاشبہ اس کا نکاح بھی ارتداد کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے اس کے متعلق مزید احکامات فقہ کی کتابوں میں سے تفصیلاً پڑھے جا سکتے ہیں۔ (جامی)

۱۸۸۲: ذِكْرُ مَا يَحِلُّ بِهٖ دَمُ الْمُسْلِمِ

باب: کن باتوں کی وجہ سے مسلمان کا خون حلال ہو جاتا ہے؟

۴۰۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ لَا اِلٰهَ غَيْرُهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا ثَلَاثَةُ نَفَرٍ التَّارِكُ لِلْاِسْلَامِ مُفَارِقُ الْجَمَاعَةِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ قَالَ الْاَعْمَشُ فَحَدَّثْتُ بِهٖ اِبْرَاهِيْمَ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ بِمِثْلِهٖ۔

۴۰۲۳: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ اس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں ہے جو (مسلمان) کہ اس کی گواہی دیتا ہو کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں ہے اور میں اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہوں لیکن تین شخصوں کا ایک تو وہ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے (مرتد) اور دوسرے نکاح ہونے کے بعد زنا کرنے والا اور تیسرے جان کے بدلہ جان (قصاص میں) اعمش رضی اللہ عنہ جو کہ اس حدیث شریف کے راوی ہیں کہ میں نے یہ حدیث حضرت ابراہیم سے بیان کی تو انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی طرح سے روایت کیا ہے۔

۴۰۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِیءٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا

۴۰۲۴: حضرت عمرو بن غالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم کو معلوم نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مسلمان کا خون حلال نہیں لیکن اُس شخص کا جو محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا مرتکب ہو یا مسلمان ہونے کے بعد کافر مشرک بن جائے یا دوسرے کا (ناحق) قتل

رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَقَفَهُ زُهَيْرٌ۔

کرے۔

۴۰۲۵. اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ غَالِبٍ قَالَ قَالَتْ عَائِشَةُ يَا عَمَّارُ اَمَا اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ اِلَّا ثَلَاثَةٌ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ اَوْ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ مَا اُحْصِنَ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۰۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عمار رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم واقف ہو کہ کسی انسان کا (ناحق) خون کرنا درست اور حلال نہیں ہے لیکن تین آدمیوں کا یا تو جان کے بدلہ جان لینے والے کا (قاتل سے قصاص لینا) یا جو شخص محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہوا اور حدیث (مکمل) بیان کی۔

۴۰۲۶. اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَامِرِ ابْنِ رَبِيْعَةَ قَالَا كُنَّا مَعَ عُثْمَانَ وَهُوَ مَحْصُوْرٌ وَكُنَّا اِذَا دَخَلْنَا مَدْخَلًا نَسْمَعُ كَلَامَ مَنْ بِالْبَلَاطِ فَدَخَلَ عُثْمَانُ يَوْمًا ثُمَّ خَرَجَ فَقَالَ اِنَّهُمْ لَيَتَوَاعَدُوْنِیْ بِالْقَتْلِ قُلْنَا يَكْفِيْكَهُمُ اللّٰهُ قَالَ فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٌ كَفَرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ اَوْزَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ اَوْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِی جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا تَمَنَّيْتُ اَنَّ لِیْ بِدِيْنِیْ بَدَلًا مُنْذُ هَدَانِیَ اللّٰهُ وَلَا قَتَلْتُ نَفْسًا فَلِمَ يَقْتُلُوْنَنِیْ۔

۴۰۲۶: حضرت ابوامامہ بن سہل اور حضرت عبداللہ بن ربیعہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے جس وقت وہ گھرے ہوئے تھے (یعنی جب ان کو غداروں اور باغیوں نے چاروں طرف سے گھیرے میں لے رکھا تھا) اور جس وقت ہم لوگ کسی جگہ سے اندر کی جانب گھستے تو ہم لوگ بلاط کے لوگوں کی باتیں سنتے۔ ایک دن حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ اندر داخل ہوئے پھر باہر نکلے اور فرمایا: جو لوگ مجھ کو قتل کرنے کے لئے کہتے ہیں ہم نے کہا کہ ان کے لئے اللہ عزوجل کافی ہے یعنی ان کو سزا دینے کے واسطے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ کس وجہ سے وہ لوگ مجھے قتل کرنے کے درپے ہیں؟ (پھر فرمایا کہ) میں نے نبیؐ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے مسلمان کا خون کرنا درست نہیں لیکن تین وجہ سے ایک تو جو شخص ایمان لانے کے بعد پھر کافر ہو جائے یا احصان کرنے کے بعد زنا کا مرتکب ہو یا کسی کی (ناحق) جان لے تو اللہ عزوجل کی قسم کہ میں نے نہ تو زمانہ جاہلیت میں زنا کیا اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد اور نہ میں نے تمنا کی کہ میں دین کو تبدیل کروں جس وقت سے اللہ عزوجل نے مجھ کو ہدایت عطا فرمائی پھر وہ لوگ مجھ کو کس وجہ سے قتل کرنا چاہتے ہیں؟

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینا:

اہل اسلام کے درمیان اختلافات کو ہوا دینے والا اور ان میں انتشار پیدا کرنے والا ان کو آپس میں لڑانے کے لئے کوشش کرنے والا انتہائی بدبخت انسان ہے مسلمانوں کے درمیان پھوٹ ڈالنا لڑائی پر اکسانا سب سے بڑا گناہ ہے بلکہ بدترین گناہ ہے اس کے لئے وعید ارشاد فرمائی گئی ہے کیونکہ اس کے اس فعل خبیث سے مسلمانوں کی جماعت میں ٹکڑے ہوں گے فرقہ

فرقہ بن جائیں گے اور اس کو برحق سمجھیں گے اور مسلمانوں کی سلطنتیں ختم ہوسکتی ہیں تمام تر سلسلہ برباد ہوسکتا ہے اسلام تمام مسلمانوں کو برابری کا حق دیتا ہے کہ سب مسلمان برابر ہیں اور ان کا ایک ہی پلیٹ فارم ہے اور سب مسلمانوں کے لئے تمام قوانین وضوابط برابر ہیں خواہ وہ بادشاہ ہو یا ایک عام انسان ہو جزا سزا میں سب برابر ہیں کیونکہ اسلام سے ہی الف بینی قلو بکم کا سلسلہ ہے اور قدر ومنزلت اسلام نے سب مردوں عورتوں کو دی ہے وہ کسی بھی مذہب میں نہیں ہے اس لئے اسلام ایک انسان کے لئے منفرد اعمال کا نام نہیں بلکہ سب کے لئے عمل میں یکساں ہے اور سب مسلمانوں کو متحد متفق رکھنا ہر مومن و مسلمان کا فرض ہے۔

۱۸۸۳: قَتْلُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ فِيْهِ

باب: جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے علیحدہ ہو جائے اس کو قتل کرنا

۴۰۲۷: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ يَحْيَى الصُّوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ مُرْدَانْبَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ النَّاسَ فَقَالَ اِنَّهُ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ اَوْ يُرِيْدُ يُفَرِّقُ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ كَائِنًا مَنْ كَانَ فَاقْتُلُوْهُ فَاِنَّ يَدَاللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ۔

۴۰۲۷: حضرت عرفجہ بن شریح سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ نے فرمایا میرے بعد نئی نئی باتیں ہوں گی (یا فتنہ فساد کا زمانہ آئے گا) تو تم لوگ جس کو دیکھو کہ اس نے جماعت کو چھوڑ دیا یعنی مسلمانوں کے گروہ سے وہ شخص علیحدہ ہو گیا اس نے رسول کریم ﷺ کی اُمت میں پھوٹ ڈالی اور تفرقہ پیدا کیا تو جو شخص ہو تم لوگ اس کو قتل کر ڈالو کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے (یعنی جو جماعت اتفاق و اتحاد پر قائم ہے تو وہ اللہ عزوجل کی حفاظت میں ہے) اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو وہ اس کو لات مار کر ہنکاتا ہے۔

۴۰۲۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَلَاقَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ هَنَاتٌ وَ هَنَاتٌ وَ رَفَعَ يَدَيْهِ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يُرِيْدُ تَفْرِيْقَ اَمْرِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُمْ جَمِيْعٌ فَاقْتُلُوْهُ كَائِنًا مَّنْ كَانَ مِنَ النَّاسِ۔

۴۰۲۸: حضرت عرفجہ بن شریح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میرے بعد (فتنہ) فساد ہوں گے اور پھر آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھایا اور فرمایا: جس کو تم لوگ دیکھو کہ وہ اُمت محمد یہ میں تفریق پیدا کرنا چاہ رہا ہے تو جب وہ تفریق ڈالے اُس کو قتل کر ڈالو چاہے وہ کوئی ہو۔

۴۰۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ عِلَاقَةَ عَنْ

۴۰۲۹: ترجمہ گزشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ هَنَاتٌ وَهَنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُفَرِّقَ اَمْرَ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ وَهُمْ جَمْعٌ فَاضْرِبُوْهُ بِالسَّيْفِ۔

۴۰۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِیْ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔

۴۰۳۰: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص میری اُمت میں پھوٹ ڈالنے کے لئے نکلے تو تم لوگ اس کی گردن اُڑا دو۔

۱۸۸۴: تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَيَسْعَوْنَ فِي الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ يُّقَتَّلُوْٓا اَوْ يُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ يُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ وَ فِيْمَنْ نَزَلَتْ وَ ذِكْرُ اِخْتِلَافُ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: اس آیت کی تفسیر وہ آیت ہے: اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ ”اُن لوگوں کی سزا جو کہ اللہ اور رسول سے لڑتے ہیں اور وہ چاہتے ہیں ملک میں فساد برپا کریں وہ (سزا) یہ ہے کہ وہ لوگ قتل کیے جائیں یا ان کو سولی دیدی جائے یا ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے جائیں یا وہ لوگ ملک بدر کردیئے جائیں“ اور یہ آیت کریمہ کن لوگوں سے متعلق نازل ہوئی ہے یہ اُن کا بیان ہے

۴۰۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ حَجَّاجٍ الصَّوَّافِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ مَوْلٰى اَبِیْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قِلَابَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ وَسَقِمَتْ اَجْسَامُهُمْ فَشَكَوْا ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَخْرُجُوْنَ مَعَ رَاعِيْنَا فِیْ اِبِلِهٖ فَتُصِيْبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا قَالُوْا بَلٰى فَخَرَجُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا

۴۰۳۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگ (یعنی قبیلہ عکل کی ایک جماعت) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئی ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی اور وہ لوگ بیمار پڑ گئے ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: تم لوگ ہمارے چرواہے کے ساتھ جاؤ گے۔ اونٹوں میں (تازہ آب و ہوا کے لئے) اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیو (جو کہ تم لوگوں کے مرض کا علاج ہے) ان لوگوں نے کہا کہ جی ہاں! چنانچہ وہ لوگ گئے اور انہوں نے اونٹوں کا دودھ اور پیشاب پیا اور صحت یاب ہو گئے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو نبی کے چرواہے کو انہوں نے قتل کر ڈالا (اور

وَاتَوْابِلَهَا فَصَحُّوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَعَثَ فَاَخَذُوْهُمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَ اَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَنَبَذَهُمْ فِي الشَّمْسِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

اونٹوں کو لے کر فرار ہو گئے) آپ نے انکے پیچھے لوگوں کو روانہ کیا اور وہ ان کو پکڑ کر لائے چنانچہ آپ نے ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کو الٹا کر کے کٹوا دیا اور ان لوگوں کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا اور پھر انکو دھوپ میں ڈلوا دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

خلاصة الباب ☆ گویا کہ ہر مسلمان اس بات سے آشنا ہو جائے انسان عزت وعظمت در حقیقت دین اسلام میں ہی ہے مگر جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی بات کو تسلیم نہ کریں اور ظلم پر اتر آئیں اور جس بات سے منع کیا جائے اسے کر گزریں اور پھر وہ وہاں سے چلے بھی جائیں تو انہیں راستہ سے ہی واپس لا کر ان کے کئے ہوئے ظلم کا بدلہ دینا ضروری ہے اس لئے آنحضرت ﷺ نے انہیں پکڑوا کر سخت سزا دی اور ان کے لئے یہی سزا مناسب تھی تا کہ آئندہ ظلم کا باب بند ہو جائے اور ایسی سزا کہ دنیا والوں کے کان اور آنکھیں کھلی رہیں کہ اگر ہم نے یہ کیا تو اس کا اسلام ہی بدلہ یہ ہے کیونکہ انہوں نے احسان کے بدلہ میں غداری کی اور ظلم کیا اور پھر دین اسلام سے منحرف ہو کر مرتد ہو گئے جہاں اسلام قبول کرنے سے بندہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک معزز ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی ہر بڑی چھوٹی چیز کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں مگر جو دین سے ہٹ جائے وہ جانور سے بھی بدتر ہے اور اس کو سزا بھی سخت سے سخت دی جائے۔ (جامی)

۴۰۳۲: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ كَثِيْرِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ الْوَلِيْدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُكْلٍ قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَاْتُوْا اِبِلَ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَقَتَلُوْا رَاعِيَهَا وَاسْتَاقُوْهَا فَبَعَثَ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ طَلَبِهِمْ قَالَ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ وَلَمْ يَحْسِمْهُمْ وَ تَرَكَهُمْ حَتّٰى مَاتُوْا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ۔

۴۰۳۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عُکل کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے تو ان کو مدینہ منورہ میں رہنا سہنا ناگوار اور گراں محسوس ہوا (کیونکہ ان کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے ان کو صدقہ کے اونٹ دیئے جانے کا حکم فرمایا اور ان کا دودھ اور پیشاب پی لینے کا (اس کی وجہ سابق میں گذر چکی ہے) چنانچہ ان لوگوں نے اسی طرح سے کیا اور انہوں نے چرواہے کو قتل کر دیا اور اونٹوں کو بھگا کر لے گئے آپ نے ان کو گرفتار کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر کے لائے گئے اور انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے پھر ان کی آنکھیں گرم سلائی سے گرم کر کے اندھی کی گئیں اور ان کے زخم کو (خون بند کرنے کے واسطے) تلا (داغا) نہیں بلکہ اُن کو اسی حال میں چھوڑ دیا گیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔ اس پر اللہ نے آیت: ﴿اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ﴾ نازل فرمائی۔

خلاصة الباب ☆ اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ: ''جو لوگ اللہ اور اُس کے رسول سے جنگ کریں اور زمین میں فساد برپا کریں' ان کی سزا یہ ہے کہ انہیں قتل کر دیا جائے یا انہیں پھانسی دے دی جائے یا اُن کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے جائیں (دائیں ہاتھ کے ساتھ بایاں پاؤں)۔''

۴۰۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثَمَانِيَةُ نَفَرٍ مِّنْ عُكْلٍ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ اِلٰى قَوْلِهٖ لَمْ يَحْسِمْهُمْ وَقَالَ قَتَلُوا الرَّاعِيَ۔

۴۰۳۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عکل کے آٹھ آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ پھر آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی۔

۴۰۳۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَيْنَةَ فَاَمَرَ لَهُمْ وَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ بِذَوْدٍ اَوْ لِقَاحٍ يَشْرَبُوْنَ اَلْبَانَهَا وَاَبْوَالَهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قبیلہ عُکل یا قبیلہ عرینہ کے لوگ آئے (ان لوگوں کو مدینہ منورہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی تھی) آپ نے (ان کے علاج کی غرض سے) ان کو اونٹوں کا یا دودھ والی اونٹنی کے دودھ اور پیشاب پینے کا حکم فرمایا پھر ان لوگوں نے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور آپ کے اونٹوں کو ہانک کر لے گئے آپ نے ان لوگوں کو گرفتار کر کے حاضر کرنے کا حکم فرمایا۔ پھر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور ان کی آنکھیں اندھی کی گئیں۔

۱۸۸۵: ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ فِيْهِ

باب: زیر نظر حدیث میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حمید راوی پر دوسرے راویوں کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَغَيْرُهٗ عَنْ حُمَيْدِ ِالطَّوِيْلِ: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَيْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَبَعَثَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اِلٰى ذَوْدٍ لَهٗ فَشَرِبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَصَلَّبَهُمْ۔

۴۰۳۵: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ وہ لوگ کہ جن کا سابقہ روایت میں تذکرہ ہے وہ قبیلہ عرینہ کے لوگ تھے جس وقت وہ لوگ تندرست ہو گئے تو وہ اسلام سے منحرف ہو گئے اور اپنے چرواہے کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دیا تھا (اور وہ مسلمان تھا) اس کو قتل کر دیا اور یہ بھی اسی روایت میں اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ کر آنکھیں پھوڑ کر ان کو پھانسی پر لٹکایا۔

۴۰۳۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ

۴۰۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں

عَنْ حُمَيْدٍ: عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أُنَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ نَّالَكُمْ فِيْهَا فَشَرِبْتُمْ مِّنْ أَلْبَانِهَا وَأَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا قَامُوْا إِلَى رَاعِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَتَلُوْهُ وَ رَجَعُوْا كُفَّارًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَرْسَلَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَأُتِيَ بِهِمْ فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

عرینہ قبیلہ کے کچھ لوگ آئے۔ آپ ﷺ نے اُن سے فرمایا: تم جنگل میں ہمارے اونٹوں میں جا کر رہو اور ان کا دودھ اور پیشاب پیو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ جب وہ صحیح ہو گئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے مقرر کردہ چرواہے کو قتل کر دیا اور مرتد ہو گئے اور آپ ﷺ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں لایا گیا اور ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے گئے اور ان کی آنکھوں کو پھوڑ دیا گیا۔

۴۰۳۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدِنَا فَشَرِبْتُمْ مِّنْ أَلْبَانِهَا قَالَ وَقَالَ قَتَادَةُ وَأَبْوَالِهَا فَخَرَجُوْا إِلَى ذَوْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَانْطَلَقُوْا مُحَارِبِيْنَ فَأَرْسَلَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَأُخِذُوْا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۳۷: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپؐ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپؐ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپؐ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپؐ نے انکی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے انکے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔

۴۰۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَسْلَمَ أُنَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ خَرَجْتُمْ إِلَى ذَوْدٍ لَّنَا فَشَرِبْتُمْ مِّنْ أَلْبَانِهَا قَالَ حُمَيْدٌ وَ قَالَ قَتَادَةُ عَنْ أَنَسٍ وَ أَبْوَالِهَا فَفَعَلُوْا فَلَمَّا صَحُّوْا كَفَرُوْا بَعْدَ إِسْلَامِهِمْ وَ قَتَلُوْا رَاعِيَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مُؤْمِنًا وَاسْتَاقُوْا ذَوْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهَرَبُوْا مُحَارِبِيْنَ فَأَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَتٰى بِهِمْ فَأُخِذُوْا فَقَطَّعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ أَعْيُنَهُمْ وَ تَرَكَهُمْ فِي الْحَرَّةِ حَتّٰى مَاتُوْا۔

۴۰۳۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے انہیں مدینہ کی آب وہوا موافق نہ آئی تو آپؐ نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ ﷺ کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپؐ کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپؐ کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ ﷺ نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا' یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ: اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَاسًا اَوْ رِجَالاً مِنْ عُكْلٍ اَوْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ ضَرْعٍ وَلَمْ نَكُنْ اَهْلَ رِیْفٍ فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاَمَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِذَوْدٍ وَرَاعٍ وَاَمَرَهُمْ اَنْ یَخْرُجُوْا فِیْهَا فَیَشْرَبُوْا مِنْ لَبَنِهَا وَاَبْوَالِهَا فَلَمَّا صَحُّوْا وَ كَانُوْا بِنَاحِیَةِ الْحَرَّةِ كَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ وَقَتَلُوْا رَاعِیَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوا الذَّوْدَ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَسَمَّرَ اَعْیُنَهُمْ وَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ تَرَكَهُمْ فِی الْحَرَّةِ عَلٰی حَالِهِمْ حَتّٰی مَاتُوْا۔

۴۰۳۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ عکل یا عرینہ کے کچھ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے کہا کہ ہم لوگ مال مویشی والے تھے اور کھیتی والے نہ تھے تو ان کو مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے ارشاد فرمایا: تم ہمارے اونٹوں میں چلے جاؤ اور ان کا دودھ پیو۔ قتادہ کہتے ہیں آپ نے انہیں پیشاب پینے کا بھی حکم دیا۔ چنانچہ وہ لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں میں چلے گئے۔ پھر جب وہ صحیح ہو گئے تو دوبارہ اسلام سے کفر کی طرف لوٹ گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو جو کہ مسلمان تھا قتل کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے اور راستہ میں لڑتے ہوئے چلے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں گرفتار کر کے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں پھر ان لوگوں کو حرہ (مدینہ منورہ کی ایک پتھریلی زمین) میں چھوڑ دیا یہاں تک کہ وہ لوگ مر گئے۔

۴۰۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ عَبْدِالْاَعْلٰی نَحْوَهُ۔

۴۰۴۰: عبدالاعلیٰ سے بھی اسی جیسی روایت بیان کی گئی ہے۔

۴۰۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ اَبُوْ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ وَ ثَابِتٌ: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَفَرًا مِنْ عُرَیْنَةَ نَزَلُوْا فِی الْحَرَّةِ فَاَتَوُا النَّبِیَّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِیْنَةَ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یَكُوْنُوْا فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَاَنْ یَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا فَقَتَلُوا الرَّاعِیَ وَارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ اٰثَارِهِمْ فَجِیْءَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَیْدِیَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْیُنَهُمْ وَاَلْقَاهُمْ فِی الْحَرَّةِ قَالَ اَنَسٌ فَلَقَدْ رَاَیْتُ اَحَدَهُمْ یَكُدُمُ الْاَرْضَ بِفِیْهِ عَطَشًا حَتّٰی مَاتُوْا۔

۴۰۴۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ حرہ میں اترے پھر وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں مدینہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حکم فرمایا کہ وہ صدقہ کے اونٹوں میں جا کر رہیں اور ان کا دودھ اور پیشاب پئیں۔ انہوں نے اونٹوں کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اسلام سے پھر گئے اور اونٹوں کو ہنکا کر لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کر لایا گیا۔ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹے گئے ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں اور انہیں حرہ کے میدان میں ڈال دیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے ان میں سے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ پیاس کی شدت کے سبب اپنا منہ زمین پر رگڑ رہا تھا یہاں تک کہ وہ مر گئے۔

۱۸۸۶: ذِكْرُ اخْتِلَافِ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ وَ مُعَاوِیَةَ بْنِ صَالِحٍ عَلٰی یَحْیٰی بْنِ سَعِیْدٍ فِیْ

باب: زیر نظر حدیث شریف میں حضرت یحییٰ بن سعید پر راوی طلحہ اور مصرف

هٰذَا الْحَدِيْثِ

۴۰۴۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ زَيْدُ بْنُ اَبِیْ اُنَيْسَةَ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَدِمَ اَعْرَابٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ اِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ حَتّٰى اصْفَرَّتْ اَلْوَانُهُمْ وَعَظُمَتْ بُطُوْنُهُمْ فَبَعَثَ بِهِمُ النَّبِیُّ ﷺ اِلَى لِقَاحٍ لَهُ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا وَاَبْوَالِهَا حَتّٰى صَحُّوْا فَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوا الْاِبِلَ فَبَعَثَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُتِیَ بِهِمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَّرَ اَعْيُنَهُمْ قَالَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَبْدُالْمَلِكِ لِاَنَسٍ وَهُوَ يُحَدِّثُهُ هٰذَا الْحَدِيْثَ بِكُفْرٍ اَوْ بِذَنْبٍ قَالَ بِكُفْرٍ۔

۴۰۴۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِیْ يَحْيَى بْنُ اَيُّوْبَ وَمُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ نَاسٌ مِّنَ الْعَرَبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمُوْا ثُمَّ مَرِضُوْا فَبَعَثَ بِهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَى لِقَاحٍ لِيَشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِهَا فَكَانُوْا فِيْهَا ثُمَّ عَمَدُوْا اِلَى الرَّاعِیْ غُلَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلُوْهُ وَاسْتَاقُوا اللِّقَاحَ فَزَعَمُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ اٰلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَلَبِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ اِلَّا اَنَّ مُعَاوِيَةَ

کے اختلاف کا تذکرہ

۴۰۴۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے کچھ لوگ جو کہ گنوار تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے اسلام قبول کرلیا' پھران کو مدینہ منورہ کی آب و ہوا موافق نہ آئی جس سے اُن کے چہروں کے رنگ زرد پڑ گئے اور ان کے پیٹ پھول گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی ایک دودھ والی اونٹنی کے پاس بھیجا اور انہیں حکم دیا کہ وہ اس کا دودھ اور پیشاب پئیں یہاں تک کہ وہ صحیح ہوگئے تو انہوں نے چرواہوں کو قتل کر ڈالا اور اونٹوں کو ہانک لے گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ انہیں پکڑ کرلایا گیا۔ ان کے ہاتھ' پاؤں کاٹے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ امیر المومنین عبدالملک نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں یہ سزا ان کے جرم کی وجہ سے دی یا اُن کے کفر کی وجہ سے؟ تو انہوں نے فرمایا کفر کی وجہ سے۔

۴۰۴۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور اسلام لے آئے۔ پھر وہ لوگ بیمار پڑ گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو دودھ والی اونٹنیوں میں بھیجا تا کہ وہ ان کا دودھ پئیں چنانچہ وہ لوگ اسی جگہ رہے اور چرواہے سے متعلق ان کی نیت خراب ہوگئی وہ چرواہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام تھا۔ ان لوگوں نے اس چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹنیوں کو بھگا کر لے گئے۔ لوگوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ اطلاع سن کر ارشاد فرمایا: اے خدا اس شخص کو پیاسا رکھ کہ جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو (واضح رہے کہ اس جگہ غلام اور چرواہے کے لئے آل کا لفظ ارشاد فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ غلام بھی آل میں داخل ہے) تمام رات پیاسا رکھا۔ پھر آپ نے ان لوگوں کو تلاش کرنے کے لئے لوگوں کو بھیجا چنانچہ وہ لوگ گرفتار کر لیے گئے پھر ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا گیا (کیونکہ انہوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح مار ڈالا تھا) اس حدیث شریف کے سلسلہ

قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اسْتَاقُوْا اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ.

میں بعض راوی دوسرے راویوں سے زیادہ روایت نقل فرماتے ہیں لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ وہ لوگ ان اونٹنیوں کو مشرکین کے ملک میں ہنکا کر لے گئے۔

۴۰۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْخَلَنْجِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ سُعَيْرٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ اَغَارَ قَوْمٌ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَهُمْ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ.

۴۰۴۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹ لیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو پکڑا۔ آپ کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کی آنکھیں (گرم سلائیوں سے) اندھی کر دیں گئیں۔

۴۰۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيْرِ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ ﷺ فَقَطَّعَ النَّبِيُّ ﷺ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ اللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى.

۴۰۴۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیاں لوٹ لیں تو انہیں پکڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا دیے اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھروا دیں۔

۴۰۴۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ قَوْمًا اَغَارُوْا عَلٰى اِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ.

۴۰۴۶: حضرت ہشام سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے روایت نقل کی کہ ایک قوم نے رسول کریم ﷺ کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ ڈالے اور ان کو اندھا کرایا (یعنی ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں)۔

۴۰۴۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ وَاَخْبَرَنِيْ يَحْيَى بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ سَالِمٍ وَسَعِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ قَالَ اَغَارَ نَاسٌ مِّنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاسْتَاقُوْهَا وَقَتَلُوْا غُلَامًا لَهٗ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُخِذُوْا فَقَطَّعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ

۴۰۴۷: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ عرینہ کے چند لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ والی اونٹنیوں کو لوٹ لیا اور ان کو ہنکا کر لے گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو ان کو پکڑنے کے لئے بھیجا چنانچہ وہ لوگ پکڑے گئے اور گرفتار کر لیے گئے اور ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ ڈالے گئے اور ان کی آنکھ میں گرم سلائی پھیری گئی۔

وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ۔

۴۰۴۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي هِلَالٍ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ اٰيَةُ الْمُحَارَبَةِ۔

۴۰۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کیا ہے اور فرمایا: ان ہی لوگوں سے متعلق آیت محاربہ یعنی: اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ نازل ہوئی۔

۴۰۴۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَطَّعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ الْاٰيَةَ كُلَّهَا۔

۴۰۴۹: حضرت ابوزناد سے روایت ہے کہ ان لوگوں کے رسول کریم ﷺ نے جس وقت ہاتھ پاؤں کاٹے یعنی ان لوگوں کے کہ جن لوگوں نے آنحضرت ﷺ کی اونٹنیاں چوری کی تھیں اور آپ نے ان کی آنکھوں کو آگ کے شعلوں سے اندھا کر دیا تھا تو اللہ عزوجل نے عتاب نازل فرمایا (کہ آپ کو ان لوگوں کو اس قدر اذیت دینا لازم نہ تھا) آیت کریمہ: اِنَّمَا جَزَآءُ الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ نازل فرمائی۔

۴۰۵۰: اَخْبَرَنَا الْفَضْلُ بْنُ سَهْلٍ الْاَعْرَجُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ غَيْلَانَ ثِقَةٌ مَاْمُوْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاةِ۔

۴۰۵۰: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اندھا کر دیا کیونکہ انہوں نے بھی چرواہوں کو اندھا کر دیا تھا (قصاصاً ان باغیوں کو اندھا کیا) آپ نے بھی اسی طریقہ سے کیا۔

۴۰۵۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَالْحَارِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَآءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا وَاَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

۴۰۵۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے قبیلہ انصار کی ایک لڑکی کو قتل کر ڈالا زیور حاصل کرنے کے لالچ میں آ کر اور اس لڑکی کو انہوں نے کنوئیں میں ڈال دیا اور اس لڑکی کا ان لوگوں نے ایک پتھر سے سر توڑ ڈالا پھر وہ شخص گرفتار کر لیا گیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ

۴۰۵۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے لالچ میں قتل کر ڈالا پھر اسے ایک

اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَأْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

کنوئیں میں پھینک کر پتھر سے اُس کا سر کچل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پتھر مارنے کا حکم دیا' یہاں تک کہ وہ ہلاک ہو جائے۔

۴۰۵۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ ابْنِ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ النَّحْوِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ الْاٰيَةَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يُّقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَّلَيْسَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يُّقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يُّقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ الَّذِيْ اَصَابَ۔

۴۰۵۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل کے اس فرمان مبارک میں کہ: اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ آخر تک یہ آیت مشرکین کے سلسلہ میں نازل ہوئی ہے جو ان لوگوں میں سے توبہ کر کے گرفتار کیے جانے سے قبل تو اس کو سزا نہیں ہوگی اور یہ آیت مسلمان کے لئے نہیں ہے اگر مسلمان قتل کرے یا ملک میں فساد برپا کرے اور خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے پھر وہ کفار کے ساتھ شامل ہو جائے تو اس کے ذمہ وہ حد ساقط نہیں ہوگی (اور جس وقت وہ شخص اہل اسلام کے ہاتھ آئے گا تو اس کو سزا ملے گی)۔

۱۸۸۷: اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُثْلَةِ

باب: مثلہ کرنے کی ممانعت

۴۰۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحُثُّ فِيْ خُطْبَتِهٖ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

۴۰۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ خیرات کرنے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ کرنے سے منع فرماتے (یعنی ہاتھ پاؤں کاٹنے سے)۔

۱۸۸۸: اَلصَّلْبُ

باب: پھانسی دینا

۴۰۵۵: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٍ الدُّوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَهْمَانَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُّحْصَنٌ يُّرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُّتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ يَّخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ يُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ

۴۰۵۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خون درست نہیں ہے لیکن تین صورتوں میں ایک تو اس صورت میں جبکہ کوئی شخص محصن (شادی شدہ) ہو کر زنا کا ارتکاب کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالا جائے دوسرے وہ شخص جو کہ کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے وہ شخص جو کہ مرتد ہو جائے اور خدا اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) سے جنگ کرے تو وہ شخص قتل کیا جائے یا اس کو سولی دی جائے یا قید

رَسُوْلَهٗ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

میں ڈال دیا جائے۔

۱۸۸۹: اَلْعَبْدُ يَأْبِقُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ وَذِكْرُ اخْتِلاَفِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَرِيْرٍ فِيْ ذٰلِكَ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الشَّعْبِيِّ

باب: مسلمان کا غلام اگر کفار کے علاقہ میں بھاگ جائے اور جریر کی حدیث میں شعبی پر اختلاف

۴۰۵۶: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلاَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ۔

۴۰۵۶: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کسی کا غلام بھاگ جائے (یعنی فرار ہو جائے) تو اس کی نماز (یعنی کسی قسم کی کوئی بھی عبادت) مقبول نہیں ہوگی جب تک کہ وہ غلام اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آ جائے۔

۴۰۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرٌ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلَاةٌ وَاِنْ مَّاتَ مَاتَ كَافِرًا وَاَبَقَ غُلَامٌ لِجَرِيْرٍ فَاَخَذَهٗ فَضَرَبَ عُنُقَهٗ۔

۴۰۵۷: حضرت شعبی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے روایت نقل کی کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز (وغیرہ) قبول نہیں ہوگی اور اگر وہ (اسی حالت میں) مر گیا تو کافر مرے گا چنانچہ حضرت جریر رضی اللہ عنہ کا ایک غلام بھاگ گیا تھا تو انہوں نے اس کو پکڑ والیا اور اس کی گردن اُڑا دی (کیونکہ وہ غلام مرتد ہو کر مشرکین و کفار کے ساتھ شامل ہو گیا تھا)۔

۴۰۵۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهٗ۔

۴۰۵۸: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو اس کا ذمہ نہیں ہے (یعنی اپنے نفع و نقصان کا وہ خود ذمہ دار ہے)۔

۱۸۹۰: اَلْاِخْتِلَافُ عَلٰى اَبِيْ اِسْحٰقَ

باب: راوی ابو اسحٰق پر اختلاف سے متعلق

۴۰۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهٗ۔

۴۰۵۹: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام مشرکین کے علاقہ میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِذَا اَبَقَ الْعَبْدُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ

۴۰۶۰: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۱: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلٰی اَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۱: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۲: اَخْبَرَنِیْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ ابْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ اِلَی الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ۔

۴۰۶۲: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی غلام بھاگ کر مشرکین کے علاقہ میں چلا جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۳: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ اَيُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ اَحَلَّ بِنَفْسِهٖ۔

۴۰۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے گیا اور دشمن کے ملک (دارالکفر) میں چلا گیا' اُس نے اپنا خون خود ہی حلال کرلیا۔

۱۸۹۱: اَلْحُكْمُ فِی الْمُرْتَدِّ

باب: مرتد سے متعلق احادیث

۴۰۶۴: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ اَحْمَدُ بْنُ الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُلَيْمَانَ الرَّازِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُغِيْرَةُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰی بَعْدَ اِحْصَانِهٖ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ اَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ اَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

۴۰۶۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون حلال نہیں ہے مگر تین وجوہات سے ایک تو وہ جو کہ زنا کا مرتکب ہو (یعنی محصن ہونے کے بعد اس کو زنا کرنے کی وجہ سے سنگسار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ مر جائے) دوسرے وہ جو کہ قصداً قتل کرے (تو اس کو قصاص میں قتل کیا جائے گا) تیسرے جب کوئی مسلمان مرتد ہو جائے تو اس کو قتل کیا جائے گا۔

۴۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ اِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَخْبَرَنِی ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِی النَّضْرِ عَنْ بُسْرِ ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا ثَلَاثٌ اَنْ يَزْنِیَ بَعْدَ مَا اُحْصِنَ اَوْ يَقْتُلَ اِنْسَانًا فَيُقْتَلَ اَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ اِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلُ۔

۴۰۶۵: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان کا خون درست نہیں ہے مگر تین وجہ سے یا تو وہ محصن ہونے کے بعد زنا کا مرتکب ہو جائے یا کسی شخص کو قتل کرے یا اسلام قبول کرنے کے بعد کافر بن جائے (مرتد ہو جائے تو وہ قتل کیا جائے گا)۔

۴۰۶۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عِكْرِمَةَ اَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْاِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ اَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ اَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۷: حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بعض لوگ اسلام سے منحرف ہو گئے تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ان کو آگ میں جلوایا۔ تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو کبھی میں ان کو آگ میں نہ جلواتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی کو تم لوگ عذاب خداوندی میں (یعنی آگ کے عذاب میں) بتلا نہ کرو۔ البتہ میں ان کو قتل کر دیتا۔ اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جوکوئی اپنا مذہب تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۶۹: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۴۰۶۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر دو۔

۴۰۷۰: اَخْبَرَنَا مُوْسٰی بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ عَبَّادٍ۔

۴۰۷۰: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوشخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو (معلوم ہوا کہ کسی جان دار کو خواہ انسان ہو یا جانور وغیرہ اُس کو کسی بھی صورت میں آگ کے عذاب میں بتلا کرنا ناجائز ہوا)۔

۴۰۷۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰی عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ

۴۰۷۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جوشخص اپنا دین تبدیل کرے اسے قتل کر ڈالو۔

اَنَسٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔

۴۰۷۲. اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ عَلِیًّا اُتِیَ بِنَاسٍ مِّنَ الزُّطِّ یَعْبُدُوْنَ وَثَنًا فَاَحْرَقَھُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَہٗ فَاقْتُلُوْہُ۔

۴۰۷۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس بعض لوگ زط (نامی پہاڑ) پر لائے گئے جو کہ بت پرستی میں مبتلا تھے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان کو آگ میں جلوا دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا دین تبدیل کرے تو اس کو قتل کر ڈالو۔

۴۰۷۳. حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ حَدَّثَنِیْ حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ حُمَیْدِ بْنِ ھِلَالٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعَثَہٗ اِلَی الْیَمَنِ ثُمَّ اَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ فَاَلْقٰی لَہٗ اَبُوْ مُوْسٰی وِسَادَةً لِیَجْلِسَ عَلَیْھَا فَاُتِیَ بِرَجُلٍ کَانَ یَھُوْدِیًّا فَاَسْلَمَ ثُمَّ کَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا اَجْلِسُ حَتّٰی یُقْتَلَ قَضَاءُ اللّٰہِ وَ رَسُوْلِہٖ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ۔

۴۰۷۳: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو (حاکم بنا کر) ملک یمن کی جانب روانہ فرمایا پھر حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو بھیجا اس کے بعد جب وہ ملک یمن پہنچ گئے تو انہوں نے فرمایا: اے لوگو! میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قاصد اور سفیر ہوں یہ سن کر حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے ان کے لئے (ان کے آرام کرنے کے لیے) تکیہ لگایا کہ اس دوران ایک آدمی پیش کیا گیا جو کہ پہلے یہودی تھا پھر وہ شخص مسلمان بن گیا تھا پھر وہ کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں اس وقت تک نہیں بیٹھوں گا کہ جس وقت تک یہ آدمی قتل نہ کر دیا جائے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے موافق۔ (کیونکہ یہ شخص مرتد ہو چکا تھا اس لیے اس کا قتل کیا جانا ضروری تھا بہر حال) جس وقت وہ شخص قتل کر دیا گیا تب وہ بیٹھے۔

۴۰۷۴. اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَکَرِیَّا بْنُ دِیْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ مُفَضَّلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطُ قَالَ زَعَمَ السُّدِّیُّ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ فَتْحِ مَکَّةَ اَمَّنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ النَّاسَ اِلَّا اَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَاَتَیْنِ وَقَالَ اقْتُلُوْھُمْ وَاِنْ وَجَدْتُمُوْھُمْ مُتَعَلِّقِیْنَ بِاَسْتَارِ الْکَعْبَةِ عِکْرِمَةُ بْنُ اَبِیْ جَھْلٍ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِیْسُ بْنُ صَبَابَةَ وَعَبْدُاللّٰہِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِی السَّرْحِ فَاَمَّا عَبْدُاللّٰہِ بْنُ خَطَلٍ فَاُدْرِكَ وَھُوَ مُتَعَلِّقٌ بِاَسْتَارِ

۴۰۷۴: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام لوگوں کو امن دیا (یعنی پناہ دی) لیکن چار مردوں اور عورتوں سے متعلق فرمایا یہ لوگ جس جگہ ملیں ان کو قتل کر دیا جائے اگرچہ یہ لوگ خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہوں (مراد یہ ہے کہ چاہے جیسی بھی عبادت میں مشغول ہوں) وہ چار لوگ یہ تھے عکرمہ بن ابوجہل' عبداللہ بن خطل' مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ تو عبداللہ بن خطل خانہ کعبہ کے پردوں سے لٹکا ہوا ملا تو اس کو قتل کرنے کے لئے دو شخص آگے بڑھے ایک تو حضرت سعد بن حریث اور دوسرے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ لیکن حضرت سعد حضرت

الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيْدُ بْنُ حُرَيْثٍ وَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيْدٌ عَمَّارًا وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَأَمَّا مَقِيْسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ فِي السُّوْقِ فَقَتَلُوْهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ أَصْحَابُ السَّفِيْنَةِ أَخْلِصُوْا فَإِنَّ آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِيْ عَنْكُمْ شَيْئًا هٰهُنَا فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللّٰهِ لَئِنْ لَمْ يُنَجِّنِيْ مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ لَا يُنَجِّيْنِيْ فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اَللّٰهُمَّ إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَضَعَ يَدِيْ فِيْ يَدِهِ فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيْمًا فَجَاءَ فَأَسْلَمَ وَأَمَّا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ ابْنِ عَفَّانَ فَلَمَّا دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتّٰى أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ عَبْدَاللّٰهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلَّ ذٰلِكَ يَأْبٰى فَبَايَعَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلٰى أَصْحَابِهِ فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيْكُمْ رَجُلٌ رَشِيْدٌ يَقُوْمُ إِلٰى هٰذَا حَيْثُ رَآنِيْ كَفَفْتُ يَدِيْ عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلَهُ فَقَالُوْا وَمَا يُدْرِيْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا فِيْ نَفْسِكَ هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ لَا يَنْبَغِيْ لِنَبِيٍّ أَنْ يَكُوْنَ لَهُ خَائِنَةُ أَعْيُنٍ۔

عمار رضی اللہ عنہ سے زیادہ جوان تھے تو انہوں نے اس کو قتل کر دیا آگے بڑھ کر اور مقیس بن صبابہ بازار میں ملا تو اس کو لوگوں نے وہاں پر ہی قتل کر دیا اور ابوجہل کا لڑکا عکرمہ سمندر میں سوار ہو گیا تو وہاں پر طوفان آ گیا اور وہ اس طوفان میں گھر گیا تو کشتی والوں نے اس سے کہا کہ اب تم سب صرف اللہ عزوجل کو پکارو اس لیے کہ تم لوگوں کے معبود اس جگہ کچھ نہیں کر سکتے (سب بے بس اور مجبور محض ہیں) اس پر عکرمہ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم اگر دریا میں اس کے علاوہ کوئی مجھ کو نہیں بچا سکتا تو خشکی میں بھی اس کے علاوہ مجھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے میرے پروردگار میں تجھ سے اقرار کرتا ہوں کہ اگر اس مصیبت سے کہ میں جس میں پھنس گیا ہوں تو مجھ کو بچا لے گا تو میں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا اور ان کے ہاتھ میں ہاتھ رکھوں گا (یعنی میں جا کر ان سے بیعت ہو جاؤں گا) اور میں ضرور ان کو اپنے اوپر بخشش کرنے والا مہربان پاؤں گا۔ پھر وہ حاضر ہوا اور اسلام قبول کر لیا اور عبداللہ بن ابی سرح حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس جا کر چھپ گیا اور جس وقت اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بلایا بیعت فرمانے کے لیے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کر دیا اور آپ کے سامنے لا کھڑا کر دیا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کو آپ بیعت کر لیں۔ یہ سن کر آپ نے سر مبارک اٹھایا اور آپ نے عبداللہ کی جانب تین مرتبہ دیکھا تو گویا آپ نے ہر ایک مرتبہ اس کو بیعت فرمانے سے انکار فرما دیا تین مرتبہ کے بعد پھر آخر کار اس کو بیعت کر لیا اس کے بعد حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی ایک شخص بھی سمجھدار نہیں تھا کہ جو اٹھ کھڑا ہوتا اس کی جانب جس وقت مجھ کو دیکھتا کہ میں اس کو بیعت کرنے سے ہاتھ روک رہا ہوں تو اسی وقت عبداللہ کو قتل کر ڈالتا۔ ان لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک کی بات کا کس طریقہ سے علم ہوتا' آپ نے آنکھ سے کس وجہ سے اشارہ نہیں فرمایا۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا: نبی کی یہ شان نہیں ہے

(یعنی نبی کے لئے یہ مناسب نہیں ہے) کہ وہ آنکھ مچولی کرے۔

بدترین لوگ:

مطلب یہ ہے کہ بظاہر خاموشی اختیار کرے اور پھر خاموشی سے اس کے خلاف اشارہ کرے اس طریقہ کار سے گویا کہ نفاق کا شائبہ ہوسکتا ہے جو کہ نبی کی شان کے خلاف ہے۔

ابوجہل وہ بدبخت شخص ہے کہ جس نے قدم قدم پر آنحضرت ﷺ کو سخت قسم کی تکالیف پہنچائیں اس کا لڑکا عکرمہ تھا کہ جس کا مندرجہ بالا احادیث میں تذکرہ ہے۔ ابوجہل غزوۂ بدر کے روز قتل کیا گیا اور عکرمہ کچھ عرصہ زندہ رہا اور عبداللہ بن خطل مسلمان ہونے کے بعد دین سے منحرف ہوگیا تھا یعنی مرتد ہوگیا تھا اور عبداللہ بن خطل نے دو باندیاں رکھی تھیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی شان میں گانے گا کر برائیاں بیان کرتی تھیں اور آپ کی ہجو کرتی تھیں اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ بن ابی سرح مرتد ہو گئے تھے۔

سمجھ لیں کہ ظاہری طور پر خاموشی اختیار کرے اور دھیمے انداز سے خاموشی کے عالم میں اس کے خلاف اشارہ کرے تو بظاہر اس انداز سے نفاق کا شائبہ ہوتا ہے جو کہ اس مقدس ہستی کے شایان نہیں کہ وہ آنکھ مچولی کرے چونکہ جس کا جتنا بڑا مقام اور عظمت ہوتی ہے اس کا ہر کام بھی اس شان کے مطابق ہوتا ہے لیکن یہ انداز بڑا ہی عجیب تھا مگر نبی کے ہر کام میں امت کے لئے اصلاح مقصود ہوتی ہے۔ (جامی)

۱۸۹۲: تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ

۴۰۷۵۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَانَا دَاوُدُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ اَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَاَرْسَلَ اِلٰى قَوْمِهٖ سَلُوْا لِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِيْ مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهٗ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَاِنَّهٗ اَمَرَنَا اَنْ نَسْاَلَكَ هَلْ لَهٗ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ اِلٰى قَوْلِهٖ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَاَسْلَمَ۔

باب: مرتد کی توبہ (اور اس کے دوبارہ اسلام قبول کرنے سے متعلق)

۴۰۷۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ انصار میں سے ایک شخص کہ جس کا نام حارث بن سوید تھا وہ مسلمان ہوگیا تھا لیکن وہ پھر مرتد ہوگیا تھا اور وہ کفار کے ساتھ شامل ہوگیا تھا پھر وہ شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا کر بھیجا کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کرلو کہ کیا میری توبہ قبول ہے؟ چنانچہ اس کی قوم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ فلاں آدمی اب نادم ہے اور اس نے ہم سے کہا ہے کہ ہم لوگ آپ سے اس سلسلہ میں دریافت کرلیں کہ کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ اس پر آیت کریمہ: كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوْا بَعْدَ اِيْمَانِهِمْ سے لے کر غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ تک۔ "اس قوم کو اللہ کس طریقہ سے ہدایت دیگا جو کہ کافر بن گئی ایمان قبول کرنے کے بعد اور

جو کہ گواہی دے چکی پیغمبر سچا ہے اور پہنچ گئیں ان کو دلیلیں اور اللہ راستہ نہیں بتلاتا ان لوگوں کو جو کہ ظلم کرنے والے ہیں اور ان لوگوں پر لعنت ہے اللہ کی فرشتوں اور لوگوں کی اور وہ لوگ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی کم نہ ہوگا اور نہ ان لوگوں کو کبھی مہلت ملے گی مگر جن لوگوں نے توبہ کی اور نیک بن گئے تو اللہ عزوجل بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے'' پھر آپ نے اس شخص کو کہلوا دیا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۶: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ النَّحْوِيِّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُوْرَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ اِلٰى قَوْلِهٖ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنٰى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوْا ثُمَّ جَاهَدُوْا وَصَبَرُوْا اِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُوْرٌ رَحِيْمٌ وَهُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ ابْنِ اَبِيْ سَرْحٍ الَّذِيْ كَانَ عَلٰى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَاَمَرَبِهٖ اَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهٗ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَاَجَارَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۴۰۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی سورہ نحل میں جو آیت کریمہ ہے مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖ سے لے کر آخر تک یعنی جس کسی نے ایمان قبول کرنے کے بعد کفر اختیار کیا تو اس پر اللہ عزوجل کا غصہ ہے اور اس کے لئے بڑا عذاب ہے یہ آیت کریمہ منسوخ ہو گئی اور اس آیت کریمہ کے حکم سے کچھ لوگ مستثنیٰ کر لیے گئے جن کو کہ بعد والی آیت کریمہ۔ اِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِيْنَ هَاجَرُوْا مِنْ بَعْدِ میں بیان فرمایا گیا یعنی پھر جو لوگ ہجرت کر کے آئے فتنہ میں مبتلا ہونے کے بعد اور ان لوگوں نے جہاد کیا اور صبر اختیار کیا تو تمہارا پروردگار بخشش فرمانے والا اور مہربان ہے یہ آیت کریمہ عبداللہ بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی جو کہ ملک مصر میں تھا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کاتب تھا پھر اس کو شیطان نے ورغلایا اور وہ مشرکین میں شامل ہو گیا جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہو گیا تو آپ نے اس (مرتد) کو قتل کرنے کا حکم فرمایا پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کے لئے پناہ کی درخواست فرمائی تو آپ نے اس کو پناہ دیدی۔

١٨٩٣: اَلْحُكْمُ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) بُرا کہنے والے کی سزا

۴۰۷۷: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْرَائِيْلُ عَنْ عُثْمَانَ الشَّحَّامِ قَالَ كُنْتُ اَقُوْدُ رَجُلًا اَعْمٰى فَانْتَهَيْتُ اِلٰى عِكْرِمَةَ فَاَنْشَاَ يُحَدِّثُنَا قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ

۴۰۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک نابینا شخص تھا اس کی ایک باندی تھی کہ جس کے پیٹ سے اس کے دو بچے تھے وہ باندی اکثر و بیشتر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا (برائی سے) تذکرہ کرتی تھی (اور اس کے دو بچے تھے) وہ نابینا شخص اس کو ڈانٹ ڈپٹ کرتا تھا لیکن وہ نہیں مانتی تھی اور اس حرکت سے باز نہ آتی چنانچہ

عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَكَانَتْ لَهٗ اُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ لَهٗ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَتَسُبُّهٗ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِیْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَوَقَعَتْ فِيْهِ فَلَمْ اَصْبِرْ اَنْ قُمْتُ اِلَی الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاْتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَاَصْبَحَتْ قَتِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ اَنْشُدُ اللّٰهَ رَجُلًا لِیْ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّا قَامَ فَاَقْبَلَ الْاَعْمٰی يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ اُمَّ وَلَدِیْ وَكَانَتْ بِیْ لَطِيْفَةً رَفِيْقَةً وَلِیْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ فِيْكَ وَتَشْتُمُكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِیْ وَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةَ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعَتْ فِيْكَ فَقُمْتُ اِلَی الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهٗ فِیْ بَطْنِهَا فَاتَّكَاْتُ عَلَيْهَا حَتّٰی قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

(حسب عادت) اس باندی نے ایک رات میں رسول کریم ﷺ کا تذکرہ برائی سے شروع کر دیا وہ نابینا شخص بیان کرتا ہے کہ مجھ سے یہ بات برداشت نہ ہو سکی میں نے (اس کو مارنے کے لیے) ایک نیمچہ (جو کہ ایک لوہے وغیرہ کا وزن دار تلوار سے نسبتاً چھوٹا ہتھیار ہوتا ہے) اُٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر میں نے وزن دیا' یہاں تک کہ وہ باندی مر گئی۔ صبح کو جس وقت وہ عورت مردہ نکلی تو لوگوں نے رسول کریم ﷺ سے اس کا تذکرہ کیا آپ نے تمام حضرات کو اکٹھا کیا اور فرمایا: میں اس کو خدا کی قسم دیتا ہوں کہ جس پر میرا حق ہے (کہ وہ میری فرمانبرداری کرے) جس نے یہ حرکت کی ہے وہ شخص اٹھ کھڑا ہو یہ بات سن کر وہ نابینا شخص گرتا پڑتا (خوف کی وجہ سے کانپتا ہوا) حاضر خدمت ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ حرکت میں نے کی ہے وہ عورت میری باندی تھی اور وہ مجھ پر بہت زیادہ مہربان تھی اور میری رفیقہ حیات تھی اس کے پیٹ سے میرے دو لڑکے ہیں جو کہ موتی کی طرح (خوبصورت) ہیں لیکن وہ عورت اکثر و بیشتر آپ کو برا کہتی رہتی تھی اور آپ کو گالیاں دیا کرتی تھی میں اس کو اس حرکت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا تو وہ باز نہ آتی اور میری بات نہ سنتی آخر کار (تنگ آ کر) گذشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ پھر برائی سے شروع کر دیا میں نے ایک نیمچہ اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور دیا یہاں تک کہ وہ مر گئی یہ بات سن کر رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمام لوگ گواہ رہیں اس باندی کا خون ''ہدر'' ہے (یعنی معاف ہے اور اس کا انتقام نہیں لیا جائے گا) اس لیے کہ ایک ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے کہ جس کی وجہ سے اس کا قتل کرنا لازم ہو گیا تھا۔

واجب القتل باندی:

مذکورہ باندی نے دو قسم کے جرائم کا ارتکاب کیا تھا ایک تو یہ کہ باندی ہونے کے باوجود شوہر کی نافرمانی کرنا' دوسرے یہ کہ رسول کریم ﷺ کو برا کہنا اور آپ کی شان اقدس میں گستاخی کرنا۔ بہرحال رسول کریم ﷺ کو برا کہنے والے کا قتل کرنا ضروری ہے حضرات محدثین عظام اور فقہاء کرام رحمہم اللہ نے اس مسئلہ کی صراحت اور وضاحت فرمائی ہے حضرت علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ کا اس موضوع پر ایک مستقل رسالہ ہے جس کا نام ہے ''تنبیہ الولاۃ والحکام علی شاتم خیر الانام''۔ یہ رسالہ رسائل ابن عابد کا جزو

بن کر شائع ہوا ہے حضرت علامہ شامی رحمہ اللہ کا یہ نادر و نایاب رسائل کا مجموعہ لاہور سے شائع ہوا ہے۔
اس کے علاوہ ایڈووکیٹ اسمٰعیل قریشی کی ایک کتاب "گستاخ رسول کی سزا" بھی حال ہی میں اس موضوع پر شائع ہوئی ہے جس میں اسلامی قوانین کے ساتھ ساتھ پاکستانی قانون بھی اس سلسلہ میں تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ (جامی)

۴۰۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ تَوْبَةَ الْعَنْبَرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ قُدَامَةَ بْنِ عَنَزَةَ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ اَغْلَظَ رَجُلٌ لِاَبِيْ بَكْرٍ بِالصِّدِّيْقِ فَقُلْتُ اَقْتُلُهُ فَانْتَهَرَنِيْ وَقَالَ لَيْسَ هٰذَا لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۰۷۸: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے کہا کہ اس کو قتل کر ڈالوں؟ تو انہوں نے مجھ کو اس بات پر ڈانٹ دیا اور فرمایا یہ مقام رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۱۸۹۴: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْاَعْمَشِ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: مذکورہ بالا حدیث شریف میں حضرت اعمش پر اختلاف

۴۰۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِاَضْرِبَ عُنُقَهُ اِنْ اَمَرْتَنِيْ بِذٰلِكَ قَالَ اَفَكُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِيَ الَّتِيْ قُلْتُ غَضَبَهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۴۰۷۹: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہو گئے۔ میں نے عرض کیا اگر آپ رضی اللہ عنہ حکم فرمائیں تو میں اس کو قتل کر دوں؟ آپ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا: تم یہ کس طریقہ سے کرو گے؟ میں نے عرض کیا: واقعی قتل کر دوں گا۔ تو اللہ کی قسم! میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ ختم کر دیا اور پھر ارشاد فرمایا یہ درجہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو حاصل نہیں ہے۔

۴۰۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيَى بْنِ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ اَمَرْتَنِيْ لَفَعَلْتُ قَالَ اَمَا وَاللّٰهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ.

۴۰۸۰: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس سے گذرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے باقی روایت مذکورہ روایت کی طرح ہے۔

۴۰۸۱: اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

۴۰۸۱: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر غصہ ہوئے میں نے عرض کیا: اگر آپ رضی اللہ عنہ

اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ عَلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ هٰذَا الَّذِیْ تَغَيَّظُ عَلَيْهِ قَالَ وَلِمَ تَسْاَلُ قُلْتُ اَضْرِبُ عُنُقَهٗ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَاَ ذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِیْ غَضَبَهٗ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لِاَ حَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ۔

۴۰۸۲: اَخْبَرَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ الْاَشْعَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ غَضِبَ اَبُوْ بَكْرٍ عَلٰی رَجُلٍ غَضَبًا شَدِيْدًا حَتّٰی تَغَيَّرَ لَوْنُهٗ قُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَئِنْ اَمَرْتَنِیْ لَاَ ضْرِبَنَّ عُنُقَهٗ فَكَاَنَّمَا صُبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ بَارِدٌ فَذَهَبَ غَضَبُهٗ عَلَی الرَّجُلِ قَالَ ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ اَبَا بَرْزَةَ وَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ اَبُوْ نَصْرٍ وَاسْمُهٗ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ خَالَفَهٗ شُعْبَةُ۔

۴۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ اَبِیْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا نَصْرٍ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ قَالَ اَتَيْتُ عَلٰی اَبِیْ بَكْرٍ وَقَدْ اَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ اَلَا اَضْرِبُ عُنُقَهٗ فَانْتَهَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّهَا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ بَعْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ نَصْرٍ حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ وَ رَوَاهُ عَنْهُ يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ فَاَسْنَدَهٗ۔

۴۰۸۴: اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُطَرِّفِ بْنِ الشِّخِّيْرِ عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیِّ اَنَّهٗ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ فَغَضِبَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ

فرمائیں تو کچھ کروں (یعنی اس کی گردن اُڑا دوں) اس پر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کے لئے یہ کام جائز نہیں ہے۔

۴۰۸۲: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ایک شخص پر سخت غضب ناک ہوئے یہاں تک کہ اس شخص کا رنگ تبدیل ہوگیا۔ میں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول ﷺ! خدا کی قسم اگر تم مجھ کو حکم دو تو میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں۔ میری یہ بات کہتے ہی وہ ایسے ہو گئے کہ جیسے ان پر ٹھنڈا پانی ڈال دیا گیا ہو اور ان کا غصہ اس شخص کی طرف سے زائل ہو گیا اور کہنے لگے کہ اے ابو برزہ! تمہاری ماں تم پر روئے یہ مقام کسی کو حاصل نہیں ہے رسول کریم ﷺ کے بعد۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں غلطی ہوگئی ہے اور ابونضرہ کے بجائے ابونصر ٹھیک ہے اور اس کا نام حمید بن ہلال ہے حضرت شعبہ نے اس طریقہ سے روایت کیا ہے۔

۴۰۸۳: حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے کسی کو سخت سست کہا تو اس نے بھی وہ ہی جواب دیا میں نے عرض کیا: کیا میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں؟ یہ سن کر انہوں نے مجھ کو ڈانٹ دیا اور فرمایا: رسول کریم ﷺ کے بعد کسی شخص کے لیے یہ کام جائز نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ابونصر کا نام حمید بن ہلال ہے اور اس روایت کو یونس بن عبید نے مسندا روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

۴۰۸۴: حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران وہ ایک مسلمان پر غصہ ہوئے اور بہت زیادہ سخت غصہ ہوئے میں نے جس وقت یہ دیکھا تو عرض کیا: اے خلیفہ رسول! اگر آپ رضی اللہ عنہ فرمائیں تو میں اس کی گردن اُڑا دوں؟ جس وقت میں نے اس شخص کو

الْمُسْلِمِيْنَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَضْرِبُ عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ اَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيْثِ اَجْمَعَ اِلٰى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا اَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ يَا اَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَ نَسِيْتُ الَّذِيْ قُلْتُ قُلْتُ ذَكِّرْنِيْهِ قَالَ اَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللّٰهِ قَالَ اَرَاَيْتَ حِيْنَ رَاَيْتَنِيْ غَضِبْتُ عَلٰى رَجُلٍ فَقُلْتَ اَضْرِبُ عُنُقَهُ يَا خَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَمَا تَذْكُرُ ذٰلِكَ اَوَ كُنْتَ فَاعِلًا ذٰلِكَ قُلْتُ نَعَمْ وَاللّٰهِ وَالْاٰنَ اِنْ اَمَرْتَنِيْ فَعَلْتُ قَالَ وَاللّٰهِ مَا هِيَ لِاَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ اَحْسَنُ الْاَحَادِيْثِ وَاَجْوَدُهَا وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۱۸۹۵: السِّحْرُ

۴۰۸۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنِ ابْنِ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيْءٍ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُوْدُ اَنْ لَا تَعْدُوْا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ وَقَالُوْا نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا بِاَنْ لَا يَزَالَ مِنْ

قتل کرنے کا تذکرہ کیا تو انہوں نے یہ تذکرہ چھوڑ دیا اور گفتگو میں مشغول ہو گئے ہم لوگ جس وقت وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہاں سے علیحدہ ہو گئے تو انہوں نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: ابو برزہ! تم نے ابھی کیا کہا تھا میں تو بھول گیا؟ میں نے کہا کہ مجھ کو یاد دلائیں۔ انہوں نے فرمایا: جو تم نے ابھی کہا تھا کیا وہ تم کو یاد نہیں ہے۔ میں نے کہا: نہیں خدا کی قسم! انہوں نے کہا جس وقت تم نے مجھ کو ایک آدمی پر غصہ ہوتے ہوئے دیکھا تھا تو کہا تھا کہ میں اس شخص کی گردن اُڑا دوں اے خلیفہ رسول ﷺ! انہوں نے پوچھا: کیا تم (واقعی) ایسا کرتے؟ میں نے عرض کیا: بلا شبہ اور اگر حکم فرمائیں تو میں وہ کام انجام دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کسی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یعنی رسول کریم ﷺ کی وفات کے بعد کسی کو یہ حق نہیں ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت تمام روایات سے زیادہ عمدہ اور اعلیٰ ہے۔

باب: جادو سے متعلق

۴۰۸۵: حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ایک ساتھی سے کہا کہ چلو اس نبی کے پاس چلیں (یعنی رسول کریم ﷺ کے پاس) چلیں)۔ دوسرے شخص نے کہا: اس کو نبی نہ کہو کیونکہ اگر اس نے (یعنی رسول کریم ﷺ نے) سن لیا تو ان کی آنکھیں چار ہو جائیں گی پھر وہ دونوں حضرات نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کیا ہیں جو کہ اللہ عزوجل نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی تھیں جیسا کہ فرمایا گیا: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيَاتٍ بَيِّنَاتٍ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور اللہ عزوجل نے جس جان کو حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو اور تم بے قصور آدمی کو حاکم یا بادشاہ کے پاس نہ لے جاؤ اور تم جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور پاک دامن خاتون پر تہمت زنا نہ لگاؤ اور جہاد کے دن راہ فرار اختیار نہ کرو (بلکہ دشمن کا جم کر مقابلہ کرو) یہ احکام نو ہیں اور ایک حکم خاص تم لوگوں کے لیے ہے وہ یہ ہے کہ تم لوگ ہفتہ والے دن ظلم و

ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنِ اتَّبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ۔

زیادتی نہ کرو اور اس روز مچھلیوں کا شکار نہ کرو (کیونکہ ہفتہ کا دن یہود کے شکار کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا) یہ باتیں سن کر ان دونوں یہودیوں نے رسول کریم ﷺ کے پاؤں مبارک چوم لیے اور کہا کہ ہم شہادت دیتے ہیں کہ بلاشبہ آپ اللہ کے رسول ہیں اس پر آپ نے دریافت فرمایا: تو پھر تم لوگ میری کس وجہ سے فرمانبرداری نہیں کرتے؟ انہوں نے جواب دیا: داؤد علیہ السلام نے دُعا فرمائی تھی کہ ہمیشہ انکی اولاد میں سے ہی نبی بنا کریں گے اور آپ حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہیں ہیں یہ صرف ایک بہانہ تھا حضرت داؤد علیہ السلام نے خود آپ کے نبی ہونے کی خوش خبری دی ہے اور ہم کو اندیشہ ہے کہ اگر ہم آپ کی اتباع کریں گے تو یہود ہمیں قتل کر ڈالیں گے۔

نو (۹) نشانیاں:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں نو نشانیوں اور نو آیات کا تذکرہ ہے قرآن کریم کے مطابق وہ نو آیات ہیں: (۱) عصا اور لاٹھی کا معجزہ (۲) ید بیضاء (۳) طوفان (۴) ٹڈیاں اور جوئیں (۵) خون (۶) قحط (۷) پھلوں کا کم ہو جانا وغیرہ وغیرہ۔ آیت کریمہ: وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰيٰتٍ بَيِّنٰتٍ میں مذکورہ بالا نو نشانیوں کا تذکرہ ہے۔ بہر حال مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو احکام مذکور ہیں وہ وہی ہیں جو کہ اس حدیث میں مذکور ہیں اور حدیث بالا کے آخری حصہ میں یہود نے رسول کریم ﷺ کو حضرت داؤد علیہ السلام کی اولاد میں سے نہ ہونے کی وجہ سے رسول تسلیم نہ کرنے کے بارے میں جو کہا ہے وہ تو صرف ایک بہانہ ہے کیونکہ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود رسول کریم ﷺ کے دُنیا میں آخری نبی بن کر آنے کی خوش خبری دی تھی۔ شروحات حدیث میں اس کی تشریح ہے۔

۱۸۹۶: اَلْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

باب: جادوگر سے متعلق حکم

۴۰۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مَيْسَرَةَ الْمِنْقَرِيُّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِّلَ اِلَيْهِ۔

۴۰۸۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص گرہ ڈال کر اس میں پھونک مارے (جس طرح سے کہ جادوگر کرتے ہیں) تو اس نے جادو کیا اور جس کسی نے جادو کیا تو وہ شخص مشرک ہو گیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا تو وہ اس پر چھوڑ دیا جائے گا یعنی اللہ عزوجل اس کی حفاظت نہیں فرمائے گا۔

دورِ جاہلیت کے گنڈے:

بعض حضرات نے مذکورہ بالا حدیث شریف سے تعویذ کے لٹکانے کی ممانعت ثابت کی ہے جو کہ غلط ہے بلکہ اس جگہ مراد

وہ گنڈے وغیرہ ہیں جو کہ دورِ جاہلیت میں گلے میں لٹکائے جاتے تھے اور ان میں شرکیہ کلمات ہوتے تھے اور شریعت میں جھاڑ پھونک اور دعاء وتعویذ کا ثبوت ہے اور جہاں تک تعویذ کے ثبوت شرعی کا تعلق ہے تو عرض ہے کہ تعویذ کا ثبوت حدیث شریف سے ثابت ہے جیسا کہ بخاری شریف کی مندرجہ ذیل روایت سے واضح ہے: ((عن ابی سعید ان وھطا من اصحاب رسول اللّٰہ صل۲ انطلقوا فی سفرة سافروھا حتی نزلوا بحی من احیآء العرب فاستضافوھم فابوا ان یضیفوھم فلدغ سید ذلك الحی فسیعوا له بكل شی ء یفعه شی فقال بعضھم لو آتیتم ھولاء الرھط الذین قد نزلوا بكم لعله ان یكون عند بعضھم شی فاتوھم فقالوا یاایھا الرھط ان سیدنا لذغ فسعینا له بكل شی لا یفعه شی فھل عند لعد منكم شی فقال بعضھم نعم واللہ انی لراق ولكن واتقم قد استضقناكم فلم تضیفونا فما انا براق لكم حتی تحعلوا لنا جعلا فصالحوھم علی قطیع من الغنم فانطلق فجعل یتفل ویقراء الحمدلله رب العالمیں حتی لكانما نشیط من عقال فانطلق یمشی مابه فلبة قال فاوفوھم جعلھم الذی صالحوھم علیه فقال بعضھم اقسموا فقال الذی رقی اتفعلو حتی ناتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فتذكر له الذی كان فننظرما یامرنا فقدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فذكر والا فقال وما یدریك النھارقیة اصبتم اقتسموا واضربوا الی معھم بسھم)) بخاری شریف ص۸۵۵ ج۲ مطبوعہ اصح المطابع دہلی۔

مندرجہ بالا احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک شخص کو کسی سانپ وغیرہ نے کاٹ لیا اور اس کو کسی چیز سے آرام نہیں ہوا آخر کار اس کو ایک صحابی کے پاس لے گئے ان صحابی نے اس مریض پر سورۂ فاتحہ دم کی جس سے اس کو شفا ہوتی چلی گئی اور ان لوگوں نے ان صحابی کو بکری کا ایک ٹکڑا وغیرہ دیا۔ حدیث سے یہ مفہوم واضح ہے۔

۱۸۹۷: سَحَرَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

۴۰۸۷: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِیِّ عَنْ اَبِیْ مُعَاوِیَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ یَعْنِی یَزِیْدَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَحَرَ النَّبِیَّ ﷺ رَجُلٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ فَاشْتَكٰى لِذٰلِكَ اَیَّامًا فَاَتَاهُ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ سَحَرَكَ عَقَدَ لَكَ عُقَدًا فِیْ بِئْرِ كَذَا وَ كَذَا فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاسْتَخْرَجُوْهَا فَجِیْءَ بِهَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْیَهُوْدِیِّ وَلَا رَاٰهُ فِیْ وَجْهِهٖ قَطُّ۔

باب: اہلِ کتاب کے جادوگروں سے متعلق حدیث رسول ؐ

۴۰۸۷: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک یہودی نے جادو کیا (کہ جس کا نام لبید بن عاصم تھا) آپ اس جادو کی وجہ سے چند روز تک مریض رہے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کر دیا ہے اور فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال کر رکھی ہیں۔ آپ نے لوگوں کو وہاں پر بھیجا وہ لوگ وہ جادو کی گرہیں نکال کر لائے اس کے لاتے ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کھڑے ہو گئے کہ جس طرح سے رسّی میں بندھے ہوئے ہوں اور کوئی شخص وہ رسّی کھول دے پھر آپ نے اس کا تذکرہ اس یہودی (یعنی جادو کرنے والے شخص سے) نہیں فرمایا

اور نہ اس نے آپ کے چہرۂ مبارک پر اس کا کچھ بھی اثر محسوس کیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو:

جس شخص نے آپ پر جادو کیا تھا اس نے گرہ لگا کر جادو کیا تھا اور آپ کے بال مبارک پر جادو کیا تھا اور جادو کا سامان مدینہ منورہ کے ایک ویران کنوئیں میں دفن کیا گیا تھا اور مسلم شریف کی روایت میں آپ پر جادو کیے جانے کی تفصیل ان الفاظ میں بیان فرمائی گئی ہے:((و عن عائشة قالت سحر رسول الله صل۲ حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشى وما فعله حتى اذا كان ذات يوم عندى دُعا الله و دعاه ثم قال اشعرت يا عائشة ان الله قد افتانى فيما استفتية جاء نى رجلان جلس احدهما عند راسى والاخر عند رحلى ثم قال احدهما لصاحبه وما وجع الرجل قال مطبوب قال و من طبه قال لبيد بن الاعصم اليهودى قال فيما ذا قال فى مشط و مشاطة وجف طلعة ذكر قال اين هوا قال فى بئر ذروان فذهب النبى صل۲ فى اناس فى اصحابه الى البئر فقال هذه البئر التى اريتها و كان ماء ها نقاعة الحناء و كان نخلها رؤس الشياطين فاستخرجه))۔[مسلم شریف باب السحر ص:۳۵]

مذکورہ بالا روایت کا حاصل بھی یہی ہے کہ آپ پر قبیلہ بنی زریق کے ایک یہودی نے جادو کیا تھا آپ نے فرمایا: اے عائشہ رضی اللہ عنہا! مجھے بتلایا گیا ہے اس طرح سے کہ میرے پاس دو آدمی آئے ایک میرے سر کے پاس اور دوسرا پاؤں کے پاس بیٹھا تھا ایک نے دوسرے سے کہا کہ اس کو (یعنی مجھے) کیا مرض ہے؟ دوسرے نے جواب دیا ان کو جادو ہو گیا ہے۔ اس نے کہا کہ کس نے جادو کیا ہے؟ دوسرے نے کہا لبید بن اعصم نے کنگھی میں اور ان بالوں میں جو کہ کنگھی سے جھڑتے ہیں یا نر کھجور کے خلاف میں اور قبیلہ ذی اروان کے کنویں میں وہ جادو کی اشیاء دفن ہیں (خلاصہ) بہر حال جمہور علماء کا یہ قول ہے کہ جادو ایک حقیقت ہے اور اس کی بہت سی تاثیرات ہیں اور جادو کرنا اور کرانا حرام ہے۔ بہر حال رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعہ اس کی پوری تفصیل سے مطلع فرما دیا اور اسی وقت سورۂ ناس اور سورۂ فلق نازل ہوئیں ان دونوں سورت میں گیارہ آیات کریمہ ہیں حضرت علی کرم اللہ وجہہ مذکورہ سورۃ کی ایک ایک آیت کریمہ پڑھ کر پھونک مارتے جس کی وجہ سے وہ گرہ کھلتی چلی جاتی اور سب سے آخری گرہ کھلتے ہی آپ بالکل شفایاب ہو گئے۔

حضرت علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ محدث دارالعلوم فرماتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کا اثر معمولی ہوا تھا اور وہ اثر یہ ہوا تھا کہ آپ کے مزاج میں اس زمانہ میں بھول آ گئی تھی یعنی آپ جو کام نہیں کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال میں آتا کہ میں نے وہ کام کر لیا ہے اور جو کام کر لیا کرتے تھے تو اس کے بارے میں یہ خیال ہوتا کہ میں نے وہ کام نہیں کیا۔ مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں 'تفسیر ابن کثیر حاشیہ حضرت مولانا سیّد انظر شاہ مدظلہ بیان' سورۂ ناس)۔

۱۸۹۸: مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعُرِّضَ لِمَالِهِ

۴۰۸۸: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِي حَدِيثِهِ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قَابُوسَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَخْبَرَنِي عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ابْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ قَالَ حَدَّثَنَا سِمَاكُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ وَسَمِعْتُ سُفْيَانَ الثَّوْرِيَّ يُحَدِّثُ بِهَذَا الْحَدِيثِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ الرَّجُلُ يَأْتِينِي فَيُرِيدُ مَالِي قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ قَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ۔

۴۰۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ قُهَيْدٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِي قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللَّهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

۴۰۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَبْدِ الْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ أَنْبَأَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ قُهَيْدِ بْنِ مُطَرِّفٍ الْغِفَارِيِّ عَنْ أَبِي

باب: اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگ جائے تو کیا کیا جائے؟

۴۰۸۸: حضرت قابوس بن مخارق سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور دریافت کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال دولت مجھ سے چھین لینے کے لئے آ جائے تو اس وقت مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے اس سے فرمایا تم کو چاہیے کہ اس کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔ اس نے کہا کہ اگر وہ شخص خوف خداوندی اختیار نہ کرے یعنی نہ ڈرے تو آپ نے فرمایا: اردگرد کے مسلمانوں کی مدد حاصل کرنا چاہیے۔ اس نے پھر کہا کہ اگر اس جگہ مسلمان موجود نہ ہوں تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں حاکم وقت سے کہنا چاہیے۔ یہ بات سن کر اس شخص نے کہا اگر وہاں سے حاکم بھی فاصلہ پر ہو؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اپنے جان و مال کے لیے تم کو جنگ کرنا چاہیے اگر تم حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے تو تم شہید ہو جاؤ گے ورنہ تم اپنا مال دولت بچالو گے۔

۴۰۸۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی شخص ظلم سے میرا مال دولت لینے کے لئے آ جائے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: اس شخص کو خدا کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے کہا: اگر وہ شخص یہ بات نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ اس پر آپ نے فرمایا: اُس کو دوبارہ اللہ کی قسم دینا چاہیے۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر وہ جب بھی نہ مانے تو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ایسی صورت میں اس شخص سے جنگ کرو اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ (ظالم) مارا گیا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔

۴۰۹۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر کوئی ظلم سے میرا مال دولت لُوٹنے آئے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے۔ آپ ﷺ نے

هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ اِنْ عُدِىَ عَلٰى مَالِىْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَىَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَىَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَاِنْ اَبَوْا عَلَىَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَاِنْ قُتِلْتَ فَفِى الْجَنَّةِ وَاِنْ قَتَلْتَ فَفِى النَّارِ۔

فرمایا: اس کو اللہ کی قسم دے دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ نہ مانے تو مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: تم پھر اس کو خدا کی قسم دے دو۔ اس نے کہا کہ اگر وہ یہ نہ مانے۔ آپ نے فرمایا: پھر تم کو تو ایسی صورت میں اس سے جھگڑا کرنا چاہیے (بشرطیکہ کسی فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ نہ ہو) اور ایسی صورت میں اگر تم قتل کر دیئے گئے تو تم جنت میں داخل ہو گے اور اگر وہ شخص قتل ہو گیا تو وہ دوزخ رسید ہو گا۔

۱۸۹۹: مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ

باب: اگر کوئی اپنے مال کے دفاع میں مارا جائے

۴۰۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ اَبِىْ يُوْنُسَ الْقُشَيْرِىِّ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۲: حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے جنگ کرے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۳: اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ النَّيْسَابُوْرِىُّ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ مَظْلُوْمًا فَلَهُ الْجَنَّةُ۔

۴۰۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال دولت بچانے کے لئے ظلم سے مارا جائے تو اس کے لئے جنت ہے۔

۴۰۹۴: اَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ الْهُذَيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُعَيْرُ ابْنُ الْخِمْسِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ حَسَنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ اُرِيْدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ سُعَيْرِ بْنِ الْخِمْسِ۔

۴۰۹۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی شخص کا مال دولت کوئی شخص ناحق طریقہ سے حاصل کرنا چاہے اور وہ شخص (یعنی مال کا مالک مال کی حفاظت کے لیے) لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت میں غلطی ہوئی ہے اور ٹھیک پہلی روایت ہے۔

۴۰۹۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَسَنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ وَاللَّفْظُ لِاِسْحٰقَ قَالَا اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۷: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے (یعنی مال دولت کے تحفظ) میں شہید ہوگیا تو وہ شخص شہید ہے۔

۴۰۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۸: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اپنے مال (کی حفاظت) کے لیے لڑے تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُؤَمَّلُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۰۹۹: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لیے قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے۔

۴۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ الْمُؤَمَّلِ خَطَاٌ وَالصَّوَابُ حَدِيْثُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

۴۱۰۰: حضرت ابوجعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ظلم سے مارا (قتل کیا) جائے تو وہ شخص شہید ہے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت درست ہے اور پہلی روایت جس کو راوی مؤمل نے روایت کیا ہے خطاء ہے۔

شہید کی اقسام:

شریعت میں شہید کی دو اقسام ہیں ایک تو شہید حقیقی دوسرے شہید حکمی پہلی قسم کا شہید وہ شہید ہے جو کہ میدان جہاد میں شہید ہوا اس کا حکم یہ ہے کہ بغیر غسل وکفن کے ان ہی کپڑوں میں اس کو دفن کر دیا جائے اور قیامت کے روز وہ شہید بارگاہ خداوندی میں اسی حال میں پیش ہوگا (یعنی زخمی حالت میں) دوسری قسم شہید حکمی کی ہے۔ یعنی وہ شخص جو کہ حکم کے اعتبار سے شہید ہے جیسا کہ پیٹ کے مرض میں مرنے والا شخص یا ڈوب کر مرنے والا شخص وغیرہ وغیرہ جیسا کہ حدیث میں ہے:((المبطون شهيد والغريق شهيد)) [الحدیث]

اور جیسا کہ مندرجہ بالا حدیث میں ہے کہ مال کی اور نفس کی حفاظت کرتے کرتے مرنے والا شخص شہید ہے اور سب سے زیادہ جامع تعریف شہید حکمی کی یہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث نمبر ۴۱۰۰ میں مذکور ہے یعنی جو شخص ناحق مارا جائے وہ شہید ہے۔ مزید تفصیل کیلئے کتاب احکام شہید میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹۰۰: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهِ

باب: جو شخص اہل وعیال کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے

۴۱۰۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهِ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۱۰۱: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے لڑے پھر وہ (مال و جان کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اسی طرح جو شخص اپنی جان بچانے کے لئے مارا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے اہل وعیال کے لئے لڑے وہ بھی شہید ہے۔

۱۹۰۱: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهِ

باب: جو شخص اپنا دین بچاتے یعنی دین کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شخص شہید ہے

۴۱۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَا حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ يَعْنِي ابْنَ دَاوُدَ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ عَنْ طَلْحَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۰۲: حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کے لئے (یعنی مال کی حفاظت کرتے کرتے) قتل کر دیا جائے تو وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے بال بچوں یعنی اپنے اہل وعیال (کی حفاظت) کے لیے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے اور جو شخص اپنے دین کے لیے مارا جائے وہ شہید

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

ہے اور جو شخص اپنی جان (بچانے) کے لیے قتل کیا جائے وہ شہید ہے۔

۱۹۰۲: مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ

باب: جو شخص ظلم دُور کرنے کے لئے جنگ کرے؟

۴۱۰۳: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عَمْرٍو الْاَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْثَرٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ سَوَادَةَ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلَمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

۴۱۰۳: حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ظلم سے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم کوئی کرے اور وہ ظلم دور کرتے کرتے جان دے دے تو وہ شہید کے حکم میں ہے)۔

۱۹۰۳: مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ

باب: جو کوئی تلوار نکال کر چلانا شروع کرے اُس سے متعلق

۴۱۰۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

۴۱۰۴: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص میان سے تلوار نکالے پھر اس کو لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے (یعنی ایسی صورت میں کوئی شخص اس کو قتل کر دے تو دیت یا قصاص کچھ لازم نہیں ہوگا۔

۴۱۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ بِهٰذَا الْاِسْنَادِ مِثْلَهٗ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۴۱۰۵: حدیث کا مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۴۱۰۶: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

۴۱۰۶: حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر تلوار چلائے تو اس کا خون ہدر (یعنی ضائع) ہے۔

۴۱۰۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ وَ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُمْ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔

۴۱۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہمارے اوپر ہتھیار اٹھائے وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر ہتھیار اٹھانے والا شخص دائرہ اسلام سے خارج ہوگا۔

تکفیر کے اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دائرہ اسلام سے خارج ہونے سے متعلق جوفرمایا گیا ہے وہ بطور شدت اور سخت معصیت ہونے کے ہے گویا کہ اس نے کفریہ فعل کا ارتکاب کیا بہرحال ایسا شخص شرعاً فاسق اور فاجر ہے۔ سخت گناہ گار ہے لیکن اس پر اسلام کے ہی احکام جاری ہوں گے۔ کتاب شرح فقہ اکبر میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے اور اردو میں حضرت جدالمکرم مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے تکفیر کے اصول میں تفصیل بیان فرمائی ہے یہ رسالہ جواہر الفقہ جلد اول کے ساتھ ہے۔

٤١٠٨. اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ نُعْمٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِيْ تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْاَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ مُجَاشِعٍ وَ بَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَ بَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ كِلَابٍ وَ بَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ اَحَدِ بَنِيْ نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْاَنْصَارُ وَقَالُوْا يُعْطِيْ صَنَادِيْدَ اَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ اِنَّمَا اَتَاَلَّفُهُمْ فَاَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرَ الْعَيْنَيْنِ نَاتِيءَ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوْقَ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللّٰهَ قَالَ مَنْ يُطِعِ اللّٰهَ اِذَا عَصَيْتُهُ اَيَاْمَنُنِيْ عَلٰى اَهْلِ الْاَرْضِ وَلَا تَاْمَنُوْنِيْ فَسَاَلَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ اِنَّ مِنْ ضِئْضِيءِ هٰذَا قَوْمًا يَخْرُجُوْنَ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُوْنَ اَهْلَ الْاِسْلَامِ وَيَدَعُوْنَ اَهْلَ الْاَوْثَانِ لَئِنْ اَنَا اَدْرَكْتُهُمْ لَاَ قْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ۔

٤١٠٨: ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ علی رضی اللہ عنہ نے ملک یمن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو کہ مٹی کے اندر تھا (وہ سونا ابھی تک میلا تھا اس کی صفائی نہیں ہوئی تھی) آپ نے اس کو تقسیم فرما دیا اقرع بن حابس اور قبیلہ بنی مجاشع میں سے ایک شخص کو اور حضرت عنیبہ بن بدر فزاری اور حضرت علقمہ بن علاثہ عامری اور قبیلہ بنی کلاب کے ایک آدمی کو اور حضرت یزید خیل طائی اور قبیلہ بنی نبہانی کے ایک شخص کو۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے حضرات غصہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ آپ نجد کے حضرات کو تو عطا فرماتے ہیں اور ہم کو نہیں دیتے۔ آپ نے فرمایا: میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں کیونکہ وہ نو مسلم ہیں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا اس کی آنکھیں اندر کو تھیں اور اس کے رخسار ابھرے ہوئے تھے اور داڑھی گھنی تھی اور اس کا سر منڈا ہوا تھا۔ اس نے عرض کیا: اے محمد! تم خدا کا خوف کرو۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی کون فرمانبرداری کرے گا اگر میں اس کی نافرمانی کروں؟ اللہ عزوجل نے مجھ کو زمین والوں پر امین بنایا ہے اور تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو۔ اس دوران ایک شخص (عمر رضی اللہ عنہ) نے گذارش کی جو کہ ان ہی لوگوں میں سے تھا اس کے قتل کرنے کی۔ جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم اُن کے حلق کے نیچے تک نہیں جائے گا۔ وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے کہ جس طریقہ سے تیر جانور میں سے صاف نکل جاتا ہے اور تیر جانور کے آر پار ہو جاتا ہے اس میں کچھ نہیں بھرتا۔ اسی طرح ان لوگوں میں بھی دین کا کچھ نشان نہ ہوگا

وہ لوگ مسلمان کو قتل (تک) کریں گے اور وہ لوگ بت پرست لوگوں کو چھوڑ دیں گے اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو ان کو اس طرح سے قتل کر دوں کہ جس طرح سے قوم عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

خلاصۃ الباب ☆ درحقیقت مذکورہ بالا حدیث میں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا ہے وہ خوارج ہیں جن کا ظاہر اور تھا اور باطن کچھ اور گویا کہ وہ حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے زمانہ میں ظاہر ہوئے اور بظاہر وہ اپنے آپ کو بہت بڑا متقی پرہیزگار خوف خدا رکھنے والے دین دار ثابت کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرتے تا کہ لوگ سمجھیں کہ دنیا میں ایمان والے بس یہی لوگ ہیں ان سے زیادہ کوئی بھی دین دار نہیں ہو سکتا لیکن ان کا باطن اس کے بالکل برعکس تھا یعنی کہ اندر سے بے ایمان تھے اور اوپر سے مؤمن کامل ظاہر کرتے تھے مذکورہ حدیث کی طرح کا مضمون حدیث کی کتاب سنن ابن ماجہ شریف میں بھی مذکور ہے اور علماء حدیث نے اس حدیث کا مصداق خوارج کو بتایا ہے جنہوں نے آگے چل کر مسلمانوں کی جماعت کے ٹکڑے کرنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ (جامی)

۴۱۰۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ خَيْثَمَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ اَحْدَاثُ الْاَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْاَحْلَامِ يَقُوْلُوْنَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ اِيْمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ فَاِنَّ قَتْلَهُمْ اَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۴۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ آخر زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو کہ نوعمر اور احمق ہوں گے وہ لوگ ظاہر میں آیات قرآنی تلاوت کریں گے (یا مراد یہ ہے کہ وہ لوگ دوسروں کی خیر خواہی کی باتیں کریں گے) لیکن ان کے حلق سے ایمان نیچے نہیں اترے گا اور وہ لوگ دین سے اس طریقہ سے نکل جائیں گے جس طریقہ سے کہ نشانہ سے تیر آر پار نکل جاتا ہے جس وقت تم ان لوگوں کو دیکھو تو تم ان کو قتل کر دو کیونکہ ان کے قتل کرنے میں قیامت کے دن اجر و ثواب ہے۔

۴۱۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَصْرِيُّ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الطَّيَالِسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ الْاَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ شَرِيْكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ اَتَمَنّٰى اَنْ اَلْقٰى رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَسْاَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيْتُ اَبَا بَرْزَةَ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ فِيْ نَفَرٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِاُذُنِيْ وَ رَاَيْتُهٗ بِعَيْنِيْ

۴۱۱۰: حضرت شریک بن شہاب سے روایت ہے کہ مجھ کو تمنا تھی کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کروں اور ان سے خوارج کے حالات دریافت کروں۔ اتفاق سے میں نے عید کے دن حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے ملاقات کی اور ان کے چند احباب کے ساتھ ملاقات کی میں نے ان سے دریافت کیا کہ آپ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ خوارج کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے کان سے سنا ہے اور میں نے اپنی آنکھ سے دیکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت

اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَاَعْطٰی مَنْ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهٖ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَّرَآءَهٗ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ اَسْوَدُ مَطْمُوْمُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَضَبًا شَدِيْدًا وَ قَالَ وَاللّٰهِ لَا تَجِدُوْنَ بَعْدِیْ رَجُلًا هُوَ اَعْدَلُ مِنِّیْ ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَاَنَّ هٰذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيْمَاهُمُ التَّحْلِيْقُ لَا يَزَالُوْنَ يَخْرُجُوْنَ حَتّٰی يَخْرُجَ اٰخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ فَاِذَا لَقِيْتُمُوْهُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيْقَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ رَحِمَهُ اللّٰهُ شَرِيْكٌ اَبُوْ شِهَابٍ لَيْسَ بِذٰلِكَ الْمَشْهُوْرِ۔

اقدس میں کچھ مال آیا آپ نے وہ مال ان حضرات کو تقسیم فرما دیا جو کہ دائیں جانب اور بائیں جانب بیٹھے ہوئے تھے اور جو لوگ پیچھے کی طرف بیٹھے تھے ان کو کچھ عطا نہیں فرمایا۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے محمد ﷺ آپ نے مال انصاف سے تقسیم نہیں فرمایا وہ ایک سانولے (یعنی گندمی) رنگ کا شخص تھا کہ جس کا سر منڈا ہوا تھا اور وہ سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ بات سن کر آپ بہت سخت ناراض ہو گئے اور فرمایا۔ خدا کی قسم! تم لوگ میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی دوسرے کو (اس طریقہ سے) انصاف سے کام لیتے ہوئے نہیں دیکھو گے۔ پھر فرمایا: آخر دور میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے یہ آدمی بھی ان میں سے ہے کہ وہ لوگ قرآن کی تلاوت کریں گے لیکن قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا وہ لوگ دائرہ اسلام سے اس طریقہ سے خارج ہونگے کہ جس طریقہ سے کہ تیر شکار سے پار ہو جاتا ہے انکی نشانی یہ ہے کہ وہ لوگ سر منڈے ہوئے ہونگے ہمیشہ نکلتے رہیں گے یہاں تک کہ انکے پچھلے لوگ دجال ملعون کے ساتھ نکلیں گے۔ جس وقت تم ان لوگوں سے ملاقات کرو تو ان کو قتل کر ڈالو۔ وہ لوگ بدترین لوگ ہیں اور تمام مخلوقات سے برے انسان ہیں۔

سچا مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ خود کو مسلمان کہنے سے کوئی شخص کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اسلام کے تقاضہ کو پورا نہ کرے اور اسلام اس کی زندگی کے ہر شعبہ میں محسوس نہ ہو پاک دامنی‘ دیانت داری اور سچائی اور احکام الٰہیہ کی پابندی تمام اہلِ اسلام کے لیے لازم ہے اگر کسی شخص کی زندگی میں مذکورہ بالا اوصاف نہ پائے جائیں تو صرف ظاہری عبادت بجا لانے سے کامل درجہ کا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اکابر کی اس موضوع پر تفصیلی کتب میں ان کا مطالعہ فرمائیں۔

حدیث بالا سے ہر صاحب عقل و دانش یہ جان سکتا ہے کہ محض خود کو مسلمان کہنے والا شخص ہی کامل مؤمن نہیں ہو سکتا بلکہ دین اسلام کے جتنے بھی تقاضے ہیں ان کو پورا کرنا تمام شعبہ ہائے زندگی میں اس عمل دین اسلام پر ہو اور حقوق اللہ حقوق العباد سب کو ان کے حق کے مطابق ادا کرتا ہو پاکدامنی راست گوئی دیانت داری اس کا شعار ہو جس سے متاثر ہو کر باقی لوگ بھی اسلام پر کاربند ہوں اخلاقیات میں بدرجہ اتم احکامات الٰہیہ کی کما حقہ پابندی مذکورہ اوصاف کے حامل کو ایماندار کہنے والا ہر شخص ہوگا نہ اس آدمی کو خود کہنا پڑے کہ میں ایماندار ہوں اور صحیح طور پر مسلمان ہوں عمل سے ہر بات کا مشاہدہ ہوتا ہے۔ (جامی)

١٩٠٤: قِتَالُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان سے جنگ کرنا

٤١١١: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ۔

٤١١١: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اس کو گالی دینا فسق یعنی بدترین گناہ (اور گناہ کبیرہ) ہے۔

٤١١٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

٤١١٢: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤١١٣: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فِسْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ فَقَالَ لَهُ اَبَانُ يَا اَبَا اِسْحٰقَ اَمَا سَمِعْتَهُ اِلَّا مِنْ اَبِي الْاَحْوَصِ قَالَ بَلْ سَمِعْتُهُ مِنَ الْاَسْوَدِ وَهُبَيْرَةَ۔

٤١١٣: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤١١٤: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهٖ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

٤١١٤: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤١١٥: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْمَلِكِ ابْنَ عُمَيْرٍ يُحَدِّثُهٗ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ۔

٤١١٥: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو برا کہنا فسق ہے (یعنی اس حرکت سے انسان فاسق و فاجر بن جاتا ہے) اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤١١٦: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ

٤١١٦: حضرت شعبہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حماد سے کہا کہ میں نے حضرت منصور اور حضرت سلیمان اور حضرت زبیر سے وہ سب

مَنْصُوْرًا وَّ سُلَيْمَانَ وَ زُبَيْدًا يُحَدِّثُوْنَ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهِمُ اَتَتَّهِمُ مَنْصُوْرًا اَتَتَّهِمُ زُبَيْدًا اَتَتَّهِمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلٰكِنِّيْ اَتَّهِمُ اَبَا وَائِلٍ۔

حضرت نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابووائل سے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کو بُرا کہنا فسوق (شدید درجہ کا گناہ) ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ تم کس پر تہمت لگا رہے ہو منصور پر یا زبید پر یا سلیمان پر۔ انہوں نے فرمایا: نہیں لیکن میں تہمت لگاتا ہوں حضرت ابو وائل پر کہ انہوں نے یہ روایت حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنی۔

۴۱۱۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَ قِتَالُهُ كُفْرٌ قُلْتُ لِاَبِيْ وَائِلٍ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ۔

۴۱۱۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت زبید نے کہا کہ میں نے حضرت ابووائل سے دریافت کیا کہ تم نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

۴۱۱۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۴۱۱۸: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ۔

۴۱۱۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ شَقِيْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَ سِبَابُهُ فُسُوْقٌ۔

۴۱۲۰: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مؤمن سے لڑنا کفر اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

۱۹۰۵: اَلتَّغْلِيْظُ فِيْمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ

باب: جو شخص گمراہی کے جھنڈے کے نیچے جنگ کرے؟

۴۱۲۱: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ هِلَالٍ الصَّوَّافُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ غَيْلَانَ بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ رَبَاحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ وَفَارَقَ

۴۱۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص فرمانبرداری سے خارج ہو جائے اور وہ جماعت سے نکل جائے الگ ہو جائے پھر وہ شخص مر جائے تو وہ جاہلیت کی موت مرے گا اور جو کوئی میری امت پر نکلے نیک اور برے تمام کو قتل

الْجَمَاعَةَ فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى أُمَّتِي يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا لَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا فَلَيْسَ مِنِّي وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَدْعُو إِلٰى عَصَبِيَّةٍ أَوْ يَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ۔

کرے اور مؤمن کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو وہ اقرار نہ کرے تو وہ شخص مجھ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا اور جو گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑائی کرے یا لوگوں کو عصبیت کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو (نہ کہ اللہ عزوجل کے واسطے) پھر قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی جیسی ہوگی۔

۴۱۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمْرَانُ الْقَطَّانُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِي مِجْلَزٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يُقَاتِلُ عَصَبِيَّةً وَيَغْضَبُ لِعَصَبِيَّةٍ فَقِتْلَتُهُ جَاهِلِيَّةٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عِمْرَانُ الْقَطَّانُ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ۔

۴۱۲۲: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بے راہ جھنڈے کے نیچے (یعنی اندھا دھند بغیر سوچے سمجھے غیر شرعی جنگ کے لیے) لڑے اپنی قوم کے تعصب سے وہ غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی اسناد میں عمران جو کہ کوئی قوی راوی نہیں ہے۔ (عمران سے مراد عمران قطان راوی ہے)۔

تعصب کی موت:

شریعت مطہرہ میں تعصب کی موت کا مطلب یہ ہے کہ ظلم پر مدد کرنے کے لئے جنگ کرے جبکہ ہر وہ جنگ کہ جس کی بنیاد تعصب پر ہو وہ تو خود ظلم ہے اس کو اسلام کی جنگ کہنا بالکل بے اصل ہے اور دین کے لئے جنگ کرنے کا مقصد ہر قسم کے ظلم کو ختم کرنا ہے اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کی غرض سے اور دین الٰہی کی بقاء کے لئے جو جنگ لڑی جائے اور اسی پر اگر جان دے دی جائے مقصد دین کی بقاء اور ظلم کا ختم کرنا ہو تو اس کو شرعی جہاد کہتے ہیں لیکن تعصب کے لئے اپنے آپ کو بہادر غازی یا شہید کہلوانے اور مجاہد ثابت کرنے کے لئے لڑی ہوئی جنگ خود وبال جان ہے دنیا میں اس کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ (جامی)

۱۹۰۷: تَحْرِيْمُ الْقَتْلِ

باب: مسلمان کا خون حرام ہونا

۴۱۲۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْدَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي مَنْصُوْرٌ قَالَ سَمِعْتُ رِبْعِيًّا يُحَدِّثُ عَنْ اَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَشَارَ الْمُسْلِمُ عَلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِالسِّلَاحِ فَهُمَا عَلٰى جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَهُ خَرَّا جَمِيْعًا فِيْهَا۔

۴۱۲۳: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے اور دوسرا ابھی ساتھ ہی ہاتھ اٹھائے تو دونوں کے دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت قتل کیا تو دوزخ میں گر جائیں گے (اس لیے کہ ایک دوسرے کو قتل کرنے کی نیت سے ہتھیار اٹھائیں) اور اگر ایک نے ہتھیار اٹھایا اور دوسرے شخص نے نہیں اور ایک نے دوسرے کا دفاع کیا تو ہتھیار اٹھانے والا (پہل کرنے والا) دوزخ میں جائیگا۔

۴۱۲۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْلَی قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ رِبْعِیٍّ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ اِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ اَحَدُهُمَا عَلَی الْاٰخَرِ فَهُمَا عَلٰی جُرُفِ جَهَنَّمَ فَاِذَا قَتَلَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَهُمَا فِی النَّارِ۔

۴۱۲۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جس وقت دو مسلمان ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھائیں تو دونوں دوزخ کے کنارے پر ہیں پھر جس وقت ایک نے دوسرے کو قتل کر دیا تو دونوں دوزخ میں داخل ہوں گے (قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں اس وجہ سے داخل ہوگا کہ اس نے ایک مسلمان کا قتل کیا اور مقتول اس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی لیکن اتفاق سے مقتول کا داؤ نہ چلا اور قاتل کا وار کارگر ہو گیا)۔

۴۱۲۵: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَزِیْدَ عَنْ سُلَیْمَانَ التَّیْمِیِّ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَهُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهٖ۔

۴۱۲۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں (بندوق' پستول' چاقو وغیرہ) لے کر برسرپیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہونگے۔ کسی نے عرض کیا: یارسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی (واضح رہے کہ اس کے بعد آنے والی روایت میں ہے کہ وہ شخص اپنے ساتھی کے قتل پر حریص تھا یعنی کہ وہ جلدی سے ساتھی کو قتل کرنا چاہتا تھا لیکن خود ہی قتل ہو گیا)

۴۱۲۶: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعِیْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَهُمَا فِی النَّارِ مِثْلَهٗ سَوَاءٌ۔

۴۱۲۶: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ایک دوسرے کو قتل کر دے تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ الْمِصِّیْصِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ هِشَامٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ بَکْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَیْفَیْهِمَا کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا یُرِیْدُ قَتْلَ صَاحِبِهٖ فَهُمَا فِی النَّارِ قِیْلَ لَهٗ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ کَانَ حَرِیْصًا عَلٰی

۴۱۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسرپیکار ہو جائیں اور ان میں سے ہر ایک دوسرے کے قتل کا ارادہ رکھتا ہو تو دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ کسی نے عرض کیا یارسول اللہ! قاتل کا دوزخ میں جانا سمجھ میں آتا ہے لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ بھی تو اپنے ساتھی

قَتْلِ صَاحِبِه۔

۴۱۲۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَلِيْلُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

۴۱۲۹ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِه۔

۴۱۳۰ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ عَنْ حَمَّادٍ عَنْ اَيُّوْبَ وَ يُوْنُسَ وَالْعَلَاءِ بْنِ زِيَادٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنِ الْاَحْنَفِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ۔

۴۱۳۱ اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ اِنَّهٗ اَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِه۔

۴۱۳۲ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ وَاقِدٍ

کے قتل پر حریص تھا۔

۴۱۲۸: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۲۹: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔ لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ! قاتل تو دوزخ میں جائے گا (یہ تو سمجھ میں آتا ہے) لیکن مقتول کیونکر دوزخ میں جائے گا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مقتول بھی تو اپنے ساتھی کے قتل کا ارادہ رکھتا تھا۔

۴۱۳۰: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو مسلمان تلواریں لے کر آپس میں برسر پیکار ہو جائیں اور ان میں سے ایک دوسرے کو قتل کر دے تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے۔

۴۱۳۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو مسلمان تلواریں لے کر برسر پیکار ہو جائیں تو دونوں دوزخ میں داخل ہونگے۔ کسی نے عرض کیا: یا رسول اللہ! قتل کرنے والا شخص تو دوزخ میں داخل ہوگا لیکن جو شخص قتل ہوا ہے تو وہ کس وجہ سے دوزخ میں داخل ہوگا؟ آپ نے فرمایا: اس کی نیت اپنے ساتھی کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ

ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَاهُ يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

بن جانا کہ تم میں ہر ایک دوسرے کی گردن مارے (یعنی ایک دوسرے کے خلاف جنگ کی ابتداء کر ڈالو اور ہر وقت آپس ہی میں برسر پیکار رہو)۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث نمبر: ۴۱۳۱ میں جو فرمایا گیا ہے کہ میرے بعد کافر نہ ہو جانا محدثین نے اس کا مفہوم متعدد طریقہ سے تحریر فرمایا ہے (۱) اس جگہ وہ لوگ مراد ہیں جو کہ کسی کے ناحق خون کو حلال سمجھیں تو ظاہر ہے کہ وہ کافر ہیں (۲) یا تو اس جگہ کفر سے مراد ناقدری اور ناشکری ہے (۳) یا اس سے مراد یہ ہے کہ ایسا شخص کفر سے قریب ہو جاتا ہے جیسا کہ ایک حدیث میں ہے: ((من ترك الصلوة فقد كفر)) یعنی نماز چھوڑ دی تو اُس نے کفر کیا (۴) یا مراد یہ ہے کہ یہ حرکت کفار کی ہے (۵) یا مراد یہ ہے کہ یعنی تم لوگ یہ حرکت کر کے کافر نہ بن جانا بلکہ ہمیشہ دین اسلام پر قائم رہنا (۶) کفر سے مراد تکفر یعنی ہتھیار پہننا مراد ہے یا مطلب یہ ہے کہ یہ حرکت کر کے ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ پھر ایک دوسرے کو قتل کرو۔ یہ تفصیل زہر الربی حاشیہ سنن نسائی میں مذکور ہے۔ عبارت ملاحظہ ہو: لا تصيرو كفارًا اى كالكفار بضرب استينافًا بيان صرورتهم كالكفرة اوالعراد لا ترتد و عن الاسلام الىٰ ما كنتم عليه من عبادة الاصنام حال كونكم كفارًا صارا بعضكم رقاب بعضم والاول اقرب (سندی حاشیہ نسائی ج ۲ ص: ۱۷۶)

۴۱۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ أَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجِنَايَةِ أَبِيْهِ وَلَا جِنَايَةِ أَخِيْهِ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ وَالصَّوَابُ مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میرے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کے خلاف ہتھیار اٹھاؤ اور ایک دوسرے کو قتل کرو) اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے جرم کے بدلہ (یعنی دوسرے کے جرم کی پاداش میں) نہیں ماخوذ ہوگا (بلکہ ہر ایک شخص اپنے جرم اور گناہ کی خود سزا پائے گا) حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت خطا ہے اور صحیح مرسلاً ہے۔

۴۱۳۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ أَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ أَخِيْهِ۔

۴۱۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ میری وفات کے بعد کافر نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ناحق ایک دوسرے کا قتل کرو) اور (قیامت کے دن) کوئی اپنے باپ، بھائی کے جرم کے بدلہ ماخوذ نہ ہو گا (بلکہ ہر شخص سے اس کے عمل کے مطابق گرفت ہوگی (تشریح سابقہ روایت میں گذر چکی)

۴۱۳۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۴۱۳۵: حضرت مسروق سے مرسلاً روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تم لوگوں کو اس طریقہ سے نہ پاؤں کہ تم لوگ میرے

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا اُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُوْنَ بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ لَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيْرَةِ اَبِيْهِ وَلَا بِجَرِيْرَةِ اَخِيْهِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

بعد کافر ہو جاؤ آخر تک حضرت امام نسائی ؒ نے فرمایا یہ روایت ٹھیک ہے (یعنی قابل عمل ہے)

۴۱۳۶: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِي الضُّحٰى عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا مُرْسَلٌ۔

۴۱۳۶: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۴۱۳۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۷: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی ایک دوسرے کا ناحق قتل کرو)۔

۴۱۳۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ جَرِيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ اِسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۸: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش فرمایا پھر ارشاد فرمایا: میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم ایک دوسرے کی گردن مارو (یعنی باہمی قتل و قتال کرو)۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو فعل کفارہ کہا گیا ہے کہ تم بھی کفار کی مانند نہ ہو جانا اس حضرات محدثین نے کئی توجیہات بیان کی ہیں ان سب کا حاصل یہی ہے کہ کفار جیسی حرکت نہ کرنا گویا کہ اسلام میں ہر مسلمان کی بہت ہی قدر و منزلت ہے اور ہر مومن و مسلمان اللہ کے نزدیک بہت قیمتی ہے اور قتل کا فعل اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو انتہائی ناپسند ہے اور ہر مسلمان اپنے ہر مسلمان بھائی کی عزت و آبرو کی حفاظت کا ذمہ دار ہے اور قتل جیسا گھناؤنا فعل کفار تو کر سکتے ہیں مگر مسلمان نہیں اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان کہ تم کفار جیسی حرکت نہ کرنا کیونکہ تمہارا یہ فعل کفار کے فعل کے مشابہ ہوگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کسی امتی کا کوئی فعل بھی کفار جیسا دیکھنا پسند نہیں فرماتے اور قتل تو ایک بڑا ظلم والا فعل ہے اس لئے آپ نے اس قبیح ترین فعل سے منع فرمایا۔

(جامی)

۴۱۳۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِى السَّفَرِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ قَيْسٍ قَالَ بَلَغَنِىْ اَنَّ جَرِيْرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ لَاُلْفِيَنَّكُمْ بَعْدَ مَا اَرٰى تَرْجِعُوْنَ بَعْدِىْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

۴۱۳۹: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے لوگوں کو خاموش کرا لو پھر فرمایا دیکھ لو میں تم لوگوں کو نہ پاؤں اسکے بعد (مراد قیامت کا دن ہے) کہ تم لوگ میرے بعد کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردن مارو۔

آخر کتاب المحاربۃ

بحمد للہ کتاب المحاربہ مکمل ہوئی

(٣٨)

أول كتاب قسم الفئ

فئی تقسیم کرنے سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۴۱۴۰: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحَمَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ اَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُوْرِيَّ حِيْنَ خَرَجَ فِيْ فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَرْسَلَ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى لِمَنْ تُرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَاَيْنَاهُ دُوْنَ حَقِّنَا فَاَبَيْنَا اَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِىْ عَرَضَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُعِيْنَ نَاكِحَهُمْ وَ يَقْضِىَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطِىَ فَقِيْرَهُمْ وَاَبٰى اَنْ يَزِيْدَهُمْ عَلٰى ذٰلِكَ۔

۴۱۴۰: حضرت یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص جو کہ خوارج کا سردار تھا) جس وقت وہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے فتنہ میں نکلا تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کے پاس اس نے کہلوایا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کن لوگوں کو ملنا چاہیے؟ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: وہ حصہ تو ہمارا ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ داری رکھتے ہیں اور آپ نے ان کو ان ہی لوگوں میں تقسیم فرما دیا (یعنی قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب میں) اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں یہ دینا چاہا تھا کہ وہ ہمارے حق سے کم دیتے تھے تو ہم نے وہ نہیں لیا انہوں نے کہا تھا کہ ہم رشتہ داری کرنے والے کی مدد کریں گے اور ان میں جو شخص مقروض ہوگا اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو غریب اور نادار ہوگا ہم اس کو دیں گے اور اس سے زیادہ دینے سے ان لوگوں نے انکار کر دیا۔

۴۱۴۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْاَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيْدُ ابْنُ هُرْمُزَ وَاَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ اِلٰى نَجْدَةَ كَتَبْتُ اِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْاَلُنِىْ عَنْ سَهْمِ ذِى الْقُرْبٰى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا اَهْلَ الْبَيْتِ وَ قَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا اِلٰى اَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ

۴۱۴۱: حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نجدہ حروری (نامی شخص) نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں خط تحریر کیا کہ (مال غنیمت اور مال فی میں) حصہ کس کو ملنا چاہیے؟ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہم کو ملنا چاہیے جو کہ اہل بیت میں سے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہم سے کہا تھا کہ میں اس حصہ میں سے نکاح کر دوں گا کہ جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو شخص مقروض ہو تو اس کا قرضہ ادا کر دوں گا۔ ہم نے کہا کہ نہیں ہمارا حصہ ہم کو دے دو۔ انہوں نے نہیں مانا تو ہم نے ان پر ہی

اَيُّمَا وَيُحْذِىَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَ يَقْضِىَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَاَبَيَا اِلَّآ اَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَاَبىٰ ذٰلِكَ فَتَرَكَاهُ عَلَيْهِ۔

چھوڑ دیا۔

۴۱۴۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْبْنُ يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ وَهُوَ الْفَزَارِىُّ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْوَلِيْدِ كِتَابًا فِيْهِ وَ قَسْمُ اَبِيْكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهُ وَاِنَّمَا سَهْمُ اَبِيْكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَفِيْهِ حَقُّ اللّٰهِ وَ حَقُّ الرَّسُوْلِ وَذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ فَمَا اَكْثَرَ خُصَمَاءَ اَبِيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَكَيْفَ يَنْجُوْمَنْ كَثُرَتْ خُصَمَاؤُهُ وَاِظْهَارُكَ الْمَعَازِفَ وَالْمِزْمَارَ بِدْعَةٌ فِى الْاِسْلَامِ وَلَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَبْعَثَ اِلَيْكَ مَنْ يَجُزُّ جُمَّتَكَ جُمَّةَ السُّوْءِ۔

۴۱۴۲: حضرت امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے (جو خلیفہ عادل تھے قبیلہ بنی اسید میں سے) عمر بن ولید کو لکھا کہ تمہارے والد ولید بن عبدالملک بن مروان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے لیکن درحقیقت تمہارے والد کا حصہ ایک مسلمان کے برابر تھا اور پانچویں حصہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ہر ذوی القربیٰ اور یتامیٰ اور مساکین اور مسافروں کا حق تھا تو تمہارے والد پر دعویٰ کرنے والے قیامت کے دن کتنے لوگ ہوں گے اور ایسے آدمی کی کس طریقہ سے نجات ہوگی کہ جس سے اس قدر تعداد میں دعویٰ دار ہوں اور تم نے جو باجے اور ستار نکالے ہیں وہ سب کے سب بدعت ہیں اور میں نے سوچا تھا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں جو کہ تمہارے لمبے لمبے (بال) پکڑ کر کھینچے تاکہ تم ذلیل اور رسوا ہو جاؤ اور گمراہی سے باز رہو۔ (یہ جملے تنبیہ کے طور پر فرمائے تھے)۔

باجہ' ستار کا حکم:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باجہ ستار وغیرہ کو بدعت فرمایا گیا ہے ظاہر ہے کہ یہ چیزیں اسلام میں نئی ایجاد ہیں اور بدعت ہیں اور بدعت کی تعریف ہی یہی ہے کہ جو چیز دین میں ثابت نہ ہو اور لازم نہ ہو اس کا لازم سمجھ کر کرنا۔ بہرحال بدعت گمراہی ہے اور ہر ایک گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے: ((كُلُّ مُحْدَثَةٍ بِدْعَةٌ وَ كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ وَ كُلُّ ضَلَالَةٍ فِى النَّارِ)) [الحدیث]

۴۱۴۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ جُبَيْرَ ابْنَ مُطْعِمٍ حَدَّثَهُ اَنَّهُ جَاءَ هُوَ وَ عُثْمَانُ ابْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُكَلِّمَانِهِ فِيْمَا قَسَمَ مِنْ خُمُسِ حُنَيْنٍ بَيْنَ بَنِى هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ ابْنِ عَبْدِ مَنَافٍ فَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَسَمْتَ لِاِخْوَانِنَا بَنِى الْمُطَّلِبِ بْنِ عَبْدِ مَنَافٍ وَلَمْ تُعْطِنَا شَيْئًا وَقَرَابَتُنَا مِثْلُ

۴۱۴۳: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: غزوۂ حنین میں جو مال آپ نے تقسیم فرمایا تھا قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو عبدالمطلب کو تقسیم کیا تھا (اس پر انہوں نے کہا) جو مال قبیلہ بنی مطلب کو دیا جو کہ ہمارے بھائی ہیں اور ہم کو کچھ نہیں عطا فرمایا حالانکہ ہم لوگ بھی آپ سے وہ ہی رشتہ داری رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تو قبیلہ بنو ہاشم اور قبیلہ بنو مطلب کو ایک سمجھتا ہوں کیونکہ یہ دونوں کے دونوں الگ الگ نہیں ہوئے اور

قَرَابَتِهِمْ فَقَالَ لَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا اَرٰى هَاشِمًا وَالْمُطَّلِبَ شَيْئًا وَاحِدًا قَالَ جُبَيْرُ بْنُ مُطْعِمٍ وَلَمْ يَقْسِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِبَنِىْ عَبْدِشَمْسٍ وَلَا لِبَنِىْ نَوْفَلٍ مِنْ ذٰلِكَ الْخُمُسِ شَيْئًا كَمَا قَسَمَ لِبَنِىْ هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ۔

اسلام اور دورِ جاہلیت میں ایک ساتھ شامل رہے حضرت جبیر بن مطعم نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ بنوعبدشمس اور قبیلہ بنونوفل کو پانچویں حصہ میں سے کچھ عطانہیں فرمایا جیسے کہ بنو ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو دیا۔

۴۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَهْمَ ذِى الْقُرْبٰى بَيْنَ بَنِىْ هَاشِمٍ وَ بَنِى الْمُطَّلِبِ اَتَيْتُهُ اَنَا وَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ وَبَنِى الْمُطَّلِبِ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ لِمَكَانِكَ الَّذِىْ جَعَلَكَ اللّٰهُ بِهٖ مِنْهُمْ اَرَاَيْتَ بَنِى الْمُطَّلِبِ اَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا فَاِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِّنْكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُوْنِىْ فِىْ جَاهِلِيَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ اِنَّمَا بَنُوْ هَاشِمٍ وَبَنُو الْمُطَّلِبِ شَىْءٌ وَاحِدٌ وَ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ۔

۴۱۴۴: حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم ﷺ نے ذوی القربٰی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب کو تقسیم کیا تو میں اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ! قبیلہ بنو ہاشم کی فضیلت کا تو ہم لوگ انکار نہیں کر سکتے اس لیے کہ اللہ عزوجل نے آپ کو ان میں سے بنایا۔ لیکن آپ نے قبیلہ بنومطلب کو تو عطا فرمایا اور ہم کو نہیں دیا اور جبکہ ہم اور وہ لوگ تو برابر ہیں ایک درجہ کے اعتبار سے اور آپ نے فرمایا۔ قبیلہ بنومطلب مجھ سے الگ نہیں ہوئے نہ تو دورِ جاہلیت میں نہ ہی دورِ اسلام میں اور بنو ہاشم اور بنومطلب ایک ہیں اور آپ نے انگلیاں ایک ہاتھ کی دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طریقہ سے ملے ہوئے جس طریقہ سے کہ یہ انگلیاں (ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں)

۴۱۴۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِى ابْنَ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ وَهُوَ الْفَزَارِىُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَيَّاشٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ اَبِىْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِّنْ جَنْبِ بَعِيْرٍ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَا يَحِلُّ لِىْ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرُ هٰذِهٖ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ اسْمُ اَبِىْ سَلَّامٍ مَمْطُوْرٌ وَهُوَ حَبَشِىٌّ وَاسْمُ اَبِىْ

۴۱۴۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غزوۂ حنین والے دن اونٹ کا ایک بال لے لیا اور فرمایا: اے لوگو! میرے واسطے درست نہیں ہے اس مال میں سے (کچھ لے لینا) جو کہ اللہ عزوجل نے تم کو عطا فرمایا اس بال کے برابر لیکن پانچواں حصہ اور وہ پانچواں حصہ بھی تم ہی لوگوں کو واپس کر دیا جاتا ہے اس لیے کہ اس میں یتامیٰ' مساکین اور مسافروں کی پرورش ہوتی ہے اور جو کام تمام اہل اسلام کے نفع کے لئے ہوتے ہیں اس میں خرچ ہوتا ہے۔

أَمَامَةَ صُدَيُّ بْنُ عَجْلَانَ وَاللَّهُ تَعَالَى أَعْلَمُ۔

۴۱۴۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ إِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَتَى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ۔

۴۱۴۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس آئے اور اس کے کوہان میں سے ایک بال اپنی دو انگلیوں کے درمیان میں پکڑا پھر فرمایا میرے لیے فے میں سے اس قدر بھی نہیں ہے اور نہ مگر پانچواں حصہ وہ بھی تم کو ہی (واپس) دے دیا جاتا ہے۔

۴۱۴۷: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو يَعْنِي ابْنَ دِينَارٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ مَالِكِ ابْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ عَنْ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَ يُنْفِقُ عَلَى نَفْسِهِ مِنْهَا قُوتَ سَنَةٍ وَمَا بَقِيَ جَعَلَهُ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللَّهِ۔

۴۱۴۷: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنونضیر کے مال اللہ عزوجل نے اپنے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کو فے کے طور سے دے دیئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچہ حاصل فرماتے اور باقی گھوڑوں اور ہتھیاروں میں خرچ فرماتے سامان جہاد میں سے۔

مالِ غنیمت اور مالِ فئے:

کفار سے حاصل کردہ مال دو طرح کے ہوتے ہیں ایک مال فئے اور ایک مال غنیمت۔ مال فئے اسے کہتے ہیں جو کہ بغیر کسی جنگ و جہاد کے کفار سے حاصل کیا گیا ہو اور مال غنیمت وہ مال ہے جو کہ جہاد اور جنگ کرنے کے بعد کفار چھوڑ کر بھاگ کھڑے ہوں یا کفار کے قتل کرنے سے میدان میں جو مال حاصل ہو لیکن مذکورہ بالا حدیث میں جس مال کا تذکرہ ہوا وہ مال فئے ہے۔ (جامی)

۴۱۴۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ يَعْنِي ابْنَ مُوسَى قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِيُّ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ فَاطِمَةَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لَا نُورَثُ۔

۴۱۴۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کسی کو بھیجا اپنا ترکہ مانگنے کے لئے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور خیبر کے مال کا پانچواں حصہ چھوڑا تھا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں ہے بلکہ ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے اور اسی حدیث کے بموجب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی لڑکی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا ترکہ بھی نہیں دیا بلکہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیویوں اور کنبہ کے لوگوں کو دیا کرتے تھے اسی طرح دیتے رہے۔

۴۱۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ اَبِیْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ فِیْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ وَ خُمُسُ رَسُوْلِهٖ وَاحِدٌ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَحْمِلُ مِنْهُ وَيُعْطِیْ مِنْهُ وَ يَضَعُهٗ حَيْثُ شَاءَ وَيَصْنَعُ بِهٖ مَا شَاءَ۔

۴۱۴۹: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ جو کچھ اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا تم جو مالِ غنیمت حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) اور ذوی القربیٰ کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا یعنی اللہ کے لئے الگ کوئی حصہ نہیں تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ میں سے لوگوں کو سواریاں دیتے نقد دیتے اور جس جگہ چاہے صرف اور خرچہ فرماتے اور جو دِل چاہتا وہ خرچ فرماتے۔

۴۱۵۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ يَعْنِی ابْنَ مُوْسٰی قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ هُوَ الْفَزَارِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ قَالَ هٰذَا مَفَاتِحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلّٰهِ قَالَ اخْتَلَفُوْا فِیْ هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَهْمِ الرَّسُوْلِ وَسَهْمِ ذِی الْقُرْبٰی فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُوْلِ ﷺ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ وَ قَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِی الْقُرْبٰی لِقَرَابَةِ الْخَلِيْفَةِ فَاجْتَمَعَ رَاْيُهُمْ عَلٰی اَنْ جَعَلُوْا هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِی الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَكَانَا فِیْ ذٰلِكَ خِلَافَةَ اَبِیْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ۔

۴۱۵۰: حضرت قیس بن مسلم سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بن محمد سے اس آیت کریمہ سے متعلق دریافت کیا: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ تو انہوں نے فرمایا: یہ تو اللہ عزوجل کے کلام کا آغاز ہے جس طریقہ سے کہتے ہیں دُنیا اور آخرت اللہ عزوجل کے لئے ہے لیکن اختلاف کیا ہے لوگوں نے دو حصوں میں ایک تو رسول کے حصہ میں اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصہ میں۔ بعض حضرات نے فرمایا رسول ﷺ کا حصہ رسول ﷺ کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض حضرات نے فرمایا: ذوی القربیٰ کا حصہ رسول کریم ﷺ کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے (جس طریقہ سے کہ پہلے ملا کرتا تھا) اور بعض حضرات نے فرمایا: نہیں اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو وہ حصہ ملنا چاہیے پھر آخر کار تمام حضرات کی رائے اس بات پر طے ہو گئی کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور سامان جہاد میں خرچ کرنا چاہیے وہ اسی میں خرچ ہوتا رہا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے دور میں۔

۴۱۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ عَائِشَةَ قَالَ سَاَلْتُ يَحْيَی بْنَ الْجَزَّارِ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِیِّ ﷺ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ۔

۴۱۵۱: حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت یحییٰ بن جزار سے دریافت کیا آیت کریمہ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ کے بارے میں تو میں نے عرض کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کس قدر حصہ تھا انہوں نے کہا پانچویں حصہ کا یعنی کُل مال کا بیسواں حصہ۔

۴۱۵۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيِّهِ فَقَالَ أَمَّا سَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ فَكَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا سَهْمُ الصَّفِيِّ فَغُرَّةٌ تُخْتَارُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ شَاءَ۔

۴۱۵۲: حضرت مطرف سے روایت ہے کہ حضرت شعبی بیشتیہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حصہ کے متعلق دریافت کیا گیا اور آپ سے صفی سے متعلق دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو ایک مؤمن کے حصہ کے بقدر رہتا تھا اور صفی کے لئے تو آپ کو اختیار تھا کہ جو چیز پسند آئے وہ حاصل فرمائیں۔

صفی کی تعریف:

شریعت کی اصطلاح میں صفی وہ کہلاتا ہے جو کہ امام یا امیر المؤمنین اپنے واسطے مالِ غنیمت میں سے تقسیم سے قبل قبل منتخب فرمالیں جیسے کہ غلام' باندی' گھوڑا وغیرہ وغیرہ۔ اسلام میں دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی اجازت تھی لیکن یہ حکم صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہی خاص تھا۔ آپ کے بعد کسی دوسرے کو یہ اختیار حاصل نہیں ہے بلکہ مالِ غنیمت میں سب شریک' جہاد حصہ دار ہوں گے اور سب کو برابر تقسیم ہوگا۔

۴۱۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ سَعِيدٍ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ يَزِيدَ ابْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِي هٰذِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَهَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَقْرَأُ قَالَ قُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ ﷺ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ أَنَّهُمْ إِنْ شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَفَارَقُوا الْمُشْرِكِينَ وَأَقَرُّوا بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِهِمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّهُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللّٰهِ وَرَسُولِهِ۔

۴۱۵۳: حضرت یزید بن الشخیر سے روایت ہے کہ میں (مقام مربد میں) حضرت مطرف کے ساتھ تھا کہ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ایک ٹکڑا لے کر حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یہ ٹکڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے واسطے لکھ دیا ہے (اور مجھ کو دے دیا ہے) تو تمہارے میں سے کوئی شخص اس تحریر کو پڑھ سکتا ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یہ تحریر میں پڑھ سکتا ہوں اس میں تحریر تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر کی جانب سے قبیلہ بنو زہیر بن اقیش کے لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ گواہی دیں گے اس بات کی کہ خدا کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور وہ اقرار کریں گے مالِ غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور پیغمبر کا حصہ اور صفی دینے کا تو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ لوگ حفاظت میں رہیں گے۔

۴۱۵۴: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَحْبُوبٌ قَالَ أَنْبَأَ نَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ خُصَيْفٍ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِي لِلّٰهِ وَ لِلرَّسُولِ كَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ وَقَرَابَتِهِ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ ﷺ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِي قَرَابَتِهِ خُمُسُ الْخُمُسِ

۴۱۵۴: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا قرآن کریم میں جو خمس اللہ اور رسول دونوں کے لئے مذکور ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تھا اور آپ کے رشتہ داروں کے لئے مذکور ہے کیونکہ ان کو صدقہ میں سے کچھ لے لینا درست نہیں تھا۔ آپ نے فرمایا صدقہ تو لوگوں کا میل کچیل ہے وہ قبیلہ بنو ہاشم کے لئے مناسب نہیں ہے اور ان کے شایانِ شان نہیں ہے (کیونکہ بنی ہاشم سب سے افضل اور اعلیٰ خاندان

وَلِلْيَتَامٰى مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِلْمَسَاكِيْنِ مِثْلُ ذٰلِكَ وَلِابْنِ السَّبِيْلِ مِثْلُ ذٰلِكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ثَنَاؤُهُ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنَ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَقَوْلُهٗ عَزَّوَجَلَّ لِلّٰهِ ابْتِدَاءُ كَلَامٍ لِاَنَّ الْاَشْيَاءَ كُلَّهَا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَعَلَّهٗ اِنَّمَا اسْتَفْتَحَ الْكَلَامَ فِي الْفَيْءِ وَالْخُمُسِ بِذِكْرِ نَفْسِهٖ لِاَنَّهَا اَشْرَفُ الْكَسْبِ وَلَمْ يَنْسِبِ الصَّدَقَةَ اِلٰى نَفْسِهٖ عَزَّوَجَلَّ لِاَنَّهَا اَوْسَاخُ النَّاسِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَ قَدْ قِيْلَ يُؤْخَذُ مِنَ الْغَنِيْمَةِ شَيْءٌ فَيُجْعَلُ فِي الْكَعْبَةِ وَهُوَ السَّهْمُ الَّذِيْ لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَسَهْمُ النَّبِيِّ ﷺ اِلَى الْاِمَامِ يَشْتَرِي الْكُرَاعَ مِنْهُ وَالسِّلَاحَ وَيُعْطِيْ مِنْهُ مَنْ رَاٰى فِيْهِ غَنَاءً وَ مَنْفَعَةً لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَمِنْ اَهْلِ الْحَدِيْثِ وَالْعِلْمِ وَالْفِقْهِ وَالْقُرْاٰنِ وَسَهْمٌ لِذِي الْقُرْبٰى وَهُمْ بَنُوْ هَاشِمٍ وَ بَنُو الْمُطَّلِبِ بَيْنَهُمُ الْغَنِيُّ مِنْهُمْ وَالْفَقِيْرُ وَ قَدْ قِيْلَ اِنَّهٗ لِلْفَقِيْرِ مِنْهُمْ دُوْنَ الْغَنِيِّ كَالْيَتَامٰى وَابْنِ السَّبِيْلِ وَهُوَ اَشْبَهُ الْقَوْلَيْنِ بِالصَّوَابِ عِنْدِيْ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ وَالصَّغِيْرُ وَالْكَبِيْرُ وَ الذَّكَرُ وَالْاُنْثٰى سَوَاءٌ لِاَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ جَعَلَ ذٰلِكَ لَهُمْ وَقَسَّمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْهِمْ وَلَيْسَ فِي الْحَدِيْثِ اَنَّهٗ فَضَّلَ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَا خِلَافَ نَعْلَمُهٗ بَيْنَ الْعُلَمَاءِ فِيْ رَجُلٍ لَوْ اَوْصٰى بِثُلُثِهٖ لِبَنِيْ فُلَانٍ اَنَّهٗ بَيْنَهُمْ وَاَنَّ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى فِيْهِ سَوَاءٌ اِذَا كَانُوْا يُحْصَوْنَ فَهٰكَذَا كُلُّ شَيْءٍ صُيِّرَ لِبَنِيْ فُلَانٍ اَنَّهٗ بَيْنَهُمْ بِالسَّوِيَّةِ اِلَّا اَنْ يُبَيِّنَ

ہے) پھر رسول کریم ﷺ اس پانچویں حصہ میں سے پانچواں حصہ لیتے اور آپ کے رشتہ دار پانچواں حصہ لیتے اور یتیم اسی قدر لیتے تھے اور مساکین بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے مسافر بھی اسی مقدار میں لے لیتے تھے۔ جن کے پاس سواری نہ ہوتی یا راستہ کا خرچہ نہ ہوتا حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ جو اللہ نے شروع فرمایا اپنے نام سے فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ یہ ابتداء کلام ہے اس وجہ سے کہ تمام چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں اور فے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام پر شروع کیا اس لیے کہ یہ دونوں عمدہ آمدن ہیں اور صدقہ میں اپنے نام سے شروع نہیں فرمایا بلکہ اس طریقہ سے فرمایا: اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ آخر تک کیونکہ صدقہ لوگوں کا میل کچیل ہے اور بعض نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر خانہ کعبہ میں رکھ دیتے ہیں اور وہ ہی حصہ اللہ اور رسول ﷺ کا حصہ امام کو ملے گا وہ اس میں گھوڑے اور ہتھیار خریدے گا اور جس کو مناسب سمجھے گا دے دے گا جس سے مسلمانوں کو نفع ہو اور حضرات اہلِ حدیث اور اہل علم اور فقہاء کرام اور قرآن کریم کے قاریوں کو دے گا اور رشتہ داروں کا حصہ قبیلہ بنی ہاشم اور بنی مطلب کو ملے گا چاہے وہ مال دار ہوں چاہے محتاج ہوں بعض نے کہا کہ جو ان میں محتاج ہوں ان کو ملے گا نہ کہ مال داروں کو جیسے کہ یتیم اور مسافروں میں جو محتاج ہوں ان کو ملے گا اور یہ قول زیادہ ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن چھوٹے اور بڑے اور مرد و عورت تمام کے تمام حصہ میں برابر ہیں (یعنی مال غنیمت میں عورت اور مرد اور بالغ نابالغ کی قید نہیں ہے سب کا حصہ برابر ہے) کیونکہ اللہ عزوجل نے یہ مال ان کو دلایا ہے اور رسول کریم ﷺ نے ان کو تقسیم فرمایا اور حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ حضرت نے بعض حضرات کو زیادہ دلایا ہو اور بعض کو کم اور ہم لوگ اس مسئلہ میں علماء کرام کا اختلاف نہیں سمجھتے کہ اگر کسی شخص نے اپنے تہائی مال کی وصیت کی کسی کی اولاد کے لئے تو وہ تمام اولاد کو برابر برابر ملے گا چاہے مرد ہوں چاہے عورت جب ان کا شمار ہو سکے اس طرح جو چیز کسی کی اولاد کو دلائی جائے تو اس میں تمام کے تمام برابر ہوں گے

ذٰلِكَ الْاَمْرُ بِهٖ وَاللّٰهُ وَلِيُّ التَّوْفِيْقِ وَسَهْمٌ لِلْيَتَامٰى مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَهْمٌ لِلْمَسَاكِيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَسَهْمٌ لِابْنِ السَّبِيْلِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا يُعْطٰى اَحَدٌ مِّنْهُمْ سَهْمُ مِسْكِيْنٍ وَسَهْمُ ابْنِ السَّبِيْلِ وَقِيْلَ لَهٗ خُذْ اَيَّهُمَا شِئْتَ وَالْاَرْبَعَةُ اَخْمَاسٍ يَقْسِمُهَا الْاِمَامُ بَيْنَ مَنْ حَضَرَ الْقِتَالَ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ الْبَالِغِيْنَ۔

۴۱۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ يَعْنِي ابْنَ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ اِلٰى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَيْنِيْ وَبَيْنَ هٰذَا فَقَالَ النَّاسُ افْصِلْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا اَفْصِلُ بَيْنَهُمَا قَدْ عَلِمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَلِيَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذَ مِنْهَا قُوْتَ اَهْلِهٖ وَجَعَلَ سَائِرَهٗ سَبِيْلَهٗ سَبِيْلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِيَهَا اَبُوْ بَكْرٍ بَعْدَهٗ ثُمَّ وُلِّيْتُهَا بَعْدَ اَبِيْ بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِيْهَا الَّذِيْ كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ اَتَيَانِيْ فَسَاَلَانِيْ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَيْهِمَا عَلٰى اَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِيْ وَلِيَهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ وَلِيَهَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَالَّذِيْ وُلِّيْتُهَا بِهٖ فَدَفَعْتُهَا اِلَيْهِمَا وَاَخَذْتُ عَلٰى ذٰلِكَ عُهُوْدَهُمَا ثُمَّ اَتَيَانِيْ يَقُوْلُ هٰذَا اقْسِمْ لِيْ بِنَصِيْبِيْ مِنِ امْرَاَتِيْ وَاِنْ شَاءَ اَنْ اَدْفَعَهَا اِلَيْهِمَا عَلٰى اَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِيْ وَلِيَهَا بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِيْ وَلِيَهَا بِهٖ اَبُوْ بَكْرٍ وَالَّذِيْ

لیکن جس صورت میں دلانے والا واضح کر دے فلاں کو اس قدر اور فلاں کو اس قدر مال ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق دیا جائے گا اور یتامیٰ کا حصہ اُن یتامیٰ کو دلایا جائے گا جو کہ مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی کو دو حصہ نہ دیے جائیں گے یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لیں یا مسافر کا اب باقی چار خمس مال غنیمت میں سے تو وہ امام تقسیم کرے گا ان مسلمانوں کو جو کہ بالغ ہیں اور جہاد میں شریک ہوئے تھے۔

۴۱۵۵: حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات جھگڑا کرتے ہوئے (یعنی اختلاف کرتے ہوئے آئے) اس مال کے سلسلہ میں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے کہ فدک اور قبیلہ بنو نضیر اور غزوۂ خیبر کا خمس کہ جس کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں حضرات کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا اور ان کا فیصلہ فرما دیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں کبھی فیصلہ نہیں کروں گا (یعنی اس مال کو میں تقسیم نہیں کروں گا) اس لیے کہ دونوں کو معلوم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا. ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور ہم لوگ جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مال کے متولی رہے اور اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی راہ خدا میں خرچ کرتے پھر آپ کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس کے متولی رہے پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی رہا۔ میں نے بھی اسی طرح کیا کہ جس طریقہ سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے لوگوں کو خرچہ کے مطابق دے دیا کرتے تھے اور باقی بیت المال میں جمع فرماتے پھر یہ دونوں (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ) میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے فرما دیں ہم اس میں اسی طرح عمل کریں گے کہ جس طریقہ سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم (اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) عمل فرماتے تھے اور جس طریقہ سے تم عمل کرتے رہے میں نے

وُلِّیْتُهَا بِهٖ دَفَعْتُهَا اِلَیْهِمَا وَاِنْ اَبَیَا کُفِیَا ذٰلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ هٰذَا لِهٰٓؤُلَاءِ اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاکِیْنِ وَالْعَامِلِیْنَ عَلَیْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِی الرِّقَابِ وَالْغَارِمِیْنَ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ هٰذِهٖ لِهٰؤُلَاءِ وَمَآ اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَآ اَوْجَفْتُمْ عَلَیْهِ مِنْ خَیْلٍ وَّلَا رِکَابٍ قَالَ الزُّهْرِیُّ هٰذِهٖ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرًی عَرَبِیَّةً فَدَكُ کَذَا وَ کَذَا فَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰی فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰی وَالْیَتَامٰی وَالْمَسَاکِیْنِ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِیْنَ الَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ وَالَّذِیْنَ تَبَوَّؤُا الدَّارَ وَالْاِیْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِیْنَ جَاؤُا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ النَّاسَ فَلَمْ یَبْقَ اَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ اِلَّا لَهٗ فِی هٰذَا الْمَالِ حَقٌّ اَوْ قَالَ حَظٌّ اِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِکُوْنَ مِنْ اَرِقَّائِکُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهٗ اَوْ قَالَ حَظُّهٗ۔

وہ مال ان دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا اب یہ دونوں پھر واپس آ گئے ہیں ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے واپس دلاؤ (یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کیونکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرا حصہ میری اہلیہ کی جانب سے دلاؤ (یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کیونکہ وہ شوہر تھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی محترم صاحبزادی تھیں) اگر ان کو منظور ہو تو وہ مال میں ان کے سپرد کرتا ہوں اس شرط پر کہ اس طرح سے عمل فرمائیں کہ جس طریقہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عمل فرماتے تھے اور ان کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے اور جو ان کو منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھ جائیں (اور جو مال ہے وہ میرے پاس ہی رہے گا) پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: قرآن کریم میں دیکھو کہ اللہ عزوجل مال غنیمت سے متعلق فرماتا ہے کہ اس میں سے خمس اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور رشتہ داروں اور یتامی مساکین اور عاملین اور مسافروں کا ہے اور صدقات کے بارے میں فرماتا ہے کہ وہ فقراء اور مساکین اور عاملین اور مؤلفۃ قلوب اور غلاموں اور قرض داروں اور مجاہدین کے لئے ہیں اور اس مال کو بھی حضرت نے صدقہ وخیرات فرمایا تو اس میں بھی فقراء ومساکین اور تمام اہلِ اسلام کا حق ہوگا اور اس میں کچھ مال غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حق ہے پھر ارشادِ خداوندی ہے کہ اللہ نے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو جو مال عطا فرمایا اور (تم نے اس کے حاصل کرنے میں) اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (یعنی بغیر جنگ اور قتل وقتال کے بغیر جو مال ہاتھ آ گیا) راوی زہری نے نقل فرمایا: البتہ یہ مال خاص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور وہ چند گاؤں عربیہ یا عرینہ کے اور فدک اور فلاں اور فلاں مگر اس مال کے حق میں بھی اللہ عزوجل کا ارشاد ہے کہ جو اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا گاؤں والوں سے وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور رشتہ داروں کا اور یتامیٰ اور مساکین کا اور مسافروں کا ہے پھر ارشاد ہے کہ ان فقراء کا بھی اس میں حق ہے جو کہ اپنے مکان

چھوڑ کر آئے اور اپنے مکانات سے نکال دیئے گئے اور اپنے مالوں سے محروم کر دیئے گئے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں آ چکے تھے اور ایمان لا چکے تھے پھر ارشاد ہے کہ ان کا بھی حق ہے کہ جو کہ ان لوگوں کے بعد مسلمان ہو کر آئے تو اس آیت کریمہ نے تمام مسلمانوں کا احاطہ کر لیا اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا کہ جس کا حق اس مال میں نہ ہو یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو البتہ تم لوگوں کے بعض اور باندی ہی رہ گئے ان کا حصہ اس مال میں نہیں ہے (وہ محروم ہیں) اور اگر میں زندہ رہوں گا تو البتہ خدا چاہے تو ہر ایک مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حق یا حصہ ملے گا۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف کے آخری حصہ میں اس قسم کے مال کو تقسیم نہ کرنے سے متعلق مذکور ہے تو اس سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ اس قسم کا مال کہ جس کے حصہ دار تمام اہلِ اسلام ہوں اور علاوہ اس کے پیغمبر فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے اور ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا بھلا وہ کس طرح سے تقسیم ہو سکتا ہے اور وہ مال ترکہ کی طرح نہیں ہے کہ اس کی تقسیم تمام ورثہ پر کی جائے وہ تو ایک طرح سے وقف ہے جس کا نظم ہمیشہ کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے اور حدیث بالا کے ختم پر جو ارشاد ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ یہ دو وجوہات تھیں جو کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثہ میں تقسیم نہیں فرمایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں فرمایا۔

آخر کتاب قسم الفئ، آخر قسم الفئ

(٣٩)

کتاب البیعة

بیعت سے متعلق احادیث ِمبارکہ

١٩٠٨: اَلْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ

٤١٥٦: اَخْبَرَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ مِنْ لَفْظِه قَالَ اَنْبَاَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

٤١٥٧: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ ابْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَ ذَكَرَ مِثْلَهٗ۔

باب: تابع داری کرنے پر بیعت

٤١٥٦: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ماننے پر (یعنی آپ جو حکم صادر فرمائیں گے ہم اس کو سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے لیے امیر سردار بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑنے پر یعنی آپ جس کو ہمارے اوپر حاکم قرار دیں گے ہم لوگ اسکی بھی فرمانبرداری کریں گے اور ہم لوگ ہمیشہ حق کے ماتحت رہیں گے چاہے ہم جس جگہ پر بھی ہوں اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

٤١٥٧: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی کہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنیں گے اور اس پر عمل کریں گے دشواری میں اور آسانی میں (آگے مذکورہ بالا روایت بیان کی)۔

١٩٠٩: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى اَنْ لَّا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهٗ

باب: اس پر بیعت کرنا کہ جو بھی ہمارا امیر مقرر ہوگا ہم اس کی مخالفت نہیں کریں گے

٤١٥٨: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ

٤١٥٨: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے

مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَ الْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی (مطلب یہ ہے کہ آپ جو بھی حکم صادر فرمائیں گے ہم لوگ اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۱۹۱۰: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

۴۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ اِسْحٰقَ وَ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الْوَلِيْدِ بْنِ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا۔

باب: سچ کہنے پر بیعت کرنا

۴۱۵۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے یعنی سمع و اطاعت پر بیعت کی آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہم سچ کہیں گے جہاں کہیں ہوں گے۔

۱۹۱۱: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْقَوْلِ بِالْعَدْلِ

۴۱۶۰: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِي الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَادَةُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَنَّ اَبَاهُ الْوَلِيْدَ حَدَّثَهُ عَنْ جَدِّهٖ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فِيْ عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكَارِهِنَا وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْعَدْلِ اَيْنَ كُنَّا لَا نَخَافُ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

باب: انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۰: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع و اطاعت پر بیعت کی' آسانی اور دشواری اور خوشی اور رنج ہر ایک حالت میں اور جو شخص ہمارے اوپر امیر مقرر ہوگا اس سے نہ جھگڑنے پر اور ہمیشہ ہم لوگ حق کے پابند رہیں گے جس جگہ ہوں ہم لوگ کسی بُرا کہنے والے کی برائی سے نہیں ڈریں گے۔

۱۹۱۲: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْاَثَرَةِ

۴۱۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ

باب: کسی کی فضیلت پر صبر کرنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول

قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَيَّارٍ وَيَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ أَنَّهُمَا سَمِعَا عُبَادَةَ بْنَ الْوَلِيدِ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِيهِ أَمَّا سَيَّارٌ فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ وَأَمَّا يَحْيَى فَقَالَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي عُسْرِنَا وَيُسْرِنَا وَمَنْشَطِنَا وَمَكْرَهِنَا وَأَثَرَةٍ عَلَيْنَا وَأَنْ لَا نُنَازِعَ الْأَمْرَ أَهْلَهُ وَأَنْ نَقُومَ بِالْحَقِّ حَيْثُمَا كَانَ لَا نَخَافُ فِي اللَّهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قَالَ شُعْبَةُ سَيَّارٌ لَمْ يَذْكُرْ هَذَا الْحَرْفَ حَيْثُمَا كَانَ وَ ذَكَرَهُ يَحْيَى قَالَ شُعْبَةُ إِنْ كُنْتُ زِدْتُ فِيهِ شَيْئًا فَهُوَ عَنْ سَيَّارٍ أَوْ عَنْ يَحْيَى۔

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سمع واطاعت پر بیعت کی' آسانی و دشواری اور خوشی و رنج ہر ایک حالت میں اور یہ کہ کسی کو ہم پر ترجیح دی جائے گی تو ہم جھگڑا نہیں کریں گے اور حق جہاں بھی ہوگا ہم اس کے پابند رہیں گے اور اللہ کے بارے میں کسی ملامت گر کی ملامت کا خوف نہ کریں گے۔

۴۱۶۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي صَالِحٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَلَيْكَ بِالطَّاعَةِ فِي مَنْشَطِكَ وَمَكْرَهِكَ وَ عُسْرِكَ وَيُسْرِكَ وَأَثَرَةٍ عَلَيْكَ۔

۴۱۶۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے ذمے (امیر المؤمنین کی) فرمانبرداری کرنا لازم ہے چاہے تم خوش ہو یا غمگین ہو چاہے سختی ہو یا آسانی۔ اگرچہ تمہارے اوپر دوسرے کا مقام بڑھایا جائے (اور وہ تم سے زیادہ حق دار نہ ہو) جب بھی فرمانبرداری کرنا لازم ہے یہاں تک کہ خلاف شرع نہ ہو اور جو شریعت کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی فرمانبرداری لازم نہیں ہے۔

۱۹۱۳: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

باب: اس بات پر بیعت کرنا کہ ہر ایک مسلمان کی بھلائی چاہیں گے

۴۱۶۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ جَرِيرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ عَلَى النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۳: حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے بیعت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر (یعنی ہر ایک مسلمان کے ساتھ خلوص رکھیں گے صاف دل رہیں گے ایسا نہیں ہے کہ سامنے تو تعریف ہو اور پس پشت برائی ہو جیسا کہ اہل نفاق کی عادت ہے۔

۴۱۶۴: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ يُونُسَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ قَالَ جَرِيرٌ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ وَأَنْ أَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۶۴: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم ماننے اور فرماں برداری کرتے اور ہر ایک مسلمان کے خیر خواہ رہنے پر بیعت کی۔

۱۹۱۴: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى أَنْ لَّا نَفِرَّ

۴۱۶۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ لَمْ نُبَايِعْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَوْتِ إِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلَى أَنْ لَا نَفِرَّ۔

باب: جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت نہیں کی لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم جہاد سے فرار نہیں ہوں گے۔

۱۹۱۵: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْمَوْتِ

۴۱۶۶ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ إِسْمَعِيلَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْأَكْوَعِ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

باب: مرنے پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۶: حضرت یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے کہا کہ تم نے حدیبیہ والے دن نبیؐ سے کس بات پر بیعت کی تھی؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ مرنے پر (یعنی تادم فتح)۔

۱۹۱۶: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْجِهَادِ

۴۱۶۷ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ عَمْرَو بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أُمَيَّةَ ابْنِ أَخِي يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَاهُ أَخْبَرَهُ أَنَّ يَعْلَى بْنَ أُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ أَبِي عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

باب: جہاد پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۶۷: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا اس روز کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے والد سے ہجرت پر بیعت فرما لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب ہجرت کہاں باقی ہے لیکن میں بیعت کرتا ہوں اس سے جہاد پر۔

ہجرت سے متعلق بحث:

گزشتہ حدیث مبارکہ میں ہجرت سے وہ ہجرت مراد ہے کہ جو کہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب تھی ایسی ہجرت تو مکہ مکرمہ میں اسلام کی اشاعت کے بعد ختم ہوگئی لیکن قیامت تک وہ ہجرت باقی ہے جو کہ کفار و مشرکین کے علاقوں سے اہل اسلام کی جانب ہوتی ہے اس وجہ سے حضرات محدثین کرام رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ جب دین کے فرائض پر کفار کے علاقوں میں عمل ناممکن ہو جائے تو وہاں سے ہجرت لازم اور فرض ہے اور یہی حکم دارالحرب سے ہجرت کا ہے اور دارالحرب وہ ہے کہ جہاں کا اقتدار اعلیٰ غیر مسلم کے ہاتھ میں ہو اور جس جگہ شعائر اسلام پر از روئے قانون حکومت پابندی عائد ہوگئی ہو ایسی ہی جگہ سے ہجرت کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے وَلَمْ تَكُنْ أَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوا فِيهَا "کیا اللہ کی سرزمین وسیع نہیں تھی کہ تم جا کر وہاں پر ہجرت کر جاتے۔" گویا کہ دین اسلام پر عمل پیرا ہونا از بس ضروری ہے اگر چہ ہجرت کرنے سے ہی ممکن کیوں نہ ہو افسوس کہ ہمارے اکثر

مسلمان بھائی قوانین اسلام پر عمل کرتے ہی نہیں اور نہ ہی اس کو اہمیت دیتے ہیں اور ایک عجیب سادہ و غلا پن ہے کہ نام مسلمان کا اور کام اس کے برعکس۔ (جامی)

۴۱۶۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهٗ عِصَابَةٌ مِّنْ اَصْحَابِهٖ تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوْقِبَ بِهٖ فَهُوَ لَهٗ كَفَّارَةٌ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ خَالَفَهٗ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ۔

۴۱۶۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چاروں طرف حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے فرما رہے تھے کہ تم لوگ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے اور کوئی بھی تم میں سے بہتان تراشی نہیں کرے گا اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان (یا زبان) سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہیں کرو گے اور جو شخص پورا کرے اپنی بیعت کو (یعنی جن کاموں سے منع کیا گیا ہے اس سے باز آ جائے تو) پھر دُنیا میں اس کی سزا اس کو مل جائے گی (جیسے کہ زنا کی حد قائم ہو جائے یا چوری کرنے کی وجہ سے ہاتھ کاٹا جائے تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔

حدود سے گناہ معاف ہوتے ہیں یا نہیں:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حد اور قصاص سے گناہ کی معافی ہو جاتی ہے بعض حضرات فرماتے ہیں کہ زانی پر حد جاری ہونے اور قاتل سے قصاص لیے جانے کے باوجود ان کے گناہ معاف نہیں ہوتے جس وقت تک کہ وہ توبہ نہ کر لیں اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی اولاد کو نہ مارے گا اور ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہیں اٹھائے گا اور اسی طرح قرآن کریم میں جو خواتین کی بیعت سے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی خاتون کے اولاد نہ ہو اور خاتون اس خیال سے کہ شوہر کا ترکہ گھر کے باہر کے لوگوں کو نہ مل جائے وہ کسی دوسری خاتون کا بچہ گود لے کر اپنا بچہ ظاہر کرتی تھیں تو یہ ایک طریقہ کا بہتان ہے کیونکہ یہ جھوٹ اٹھانا ہے دونوں ہاتھ کے درمیان سے یعنی شرم گاہ سے کہ وہ بچہ ان کی شرم گاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اب مذکورہ بالا تشریح کے مطابق خواتین کے لیے تو تشریف کے مطابق حدیث درست ہو جائے گی لیکن مردوں کے لیے اس کی تطبیق درست نہ ہوگی۔ اس سلسلہ میں بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ایک فعل کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کی نسبت پوری جماعت کی جانب کر دی جاتی ہے جیسے کہ قرآن میں فرمایا گیا ہے: تَسْتَخْرِجُوْنَ حِلْيَةً تَلْبَسُوْنَهَا یعنی تم لوگ زیور نکالتے ہو اور اس کو پہن لیتے ہو جبکہ زیور صرف خواتین ہی استعمال کرتی ہیں مرد نہیں استعمال کرتے لیکن

نسبت مردوں کی جانب کی ہے اور بعض نے فرمایا: مذکورہ بالا حدیث کے جملے ((بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ)) سے نفس اور ذات مراد ہے کیونکہ انسان زیادہ تر کام ہاتھ اور پاؤں سے ہی انجام دیتا ہے۔ شروحات حدیث میں تفصیل ملاحظہ فرمائیں۔

۴۱۶۹: أَخْبَرَنِي أَحْمَدُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ فُضَيْلٍ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ حَدَّثَهُ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا تُبَايِعُونِي عَلَى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءَ أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ قُلْنَا بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَمَنْ أَصَابَ بَعْدَ ذَلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَمَنْ لَمْ تَنَلْهُ عُقُوبَةٌ فَأَمْرُهُ إِلَى اللَّهِ إِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ۔

۴۱۶۹: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ مجھ سے ان باتوں پر بیعت نہیں کرتے کہ جن باتوں پر خواتین نے بیعت کی ہے یعنی تم لوگ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے اور چوری اور زنا کا ارتکاب نہ کرو اور اپنی اولاد کو تم قتل نہ کرو اور تم بہتان نہ اٹھاؤ۔ اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے اور تم شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو اس پر ہم نے عرض کیا کس وجہ سے نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر ہم نے آپ سے بیعت کی ان امور پر کہ ہمارے میں سے جو شخص کسی بات کا اب ارتکاب کرے پھر دنیا میں وہ اس کی سزا پائے تو اس کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص سزا نہ پائے تو اس کو چاہے اللہ عزوجل مغفرت فرما دے یا اس کو دل چاہے عذاب میں مبتلا فرما دے۔

۱۹۱۷: بَابُ الْبَيْعَةِ عَلَى الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت پر بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۷۰: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ إِنِّي جِئْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ أَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ إِلَيْهِمَا فَأَضْحِكْهُمَا كَمَا أَبْكَيْتَهُمَا۔

۴۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں اور میں اپنے والدین کو روتے ہوئے چھوڑ کر آیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چلے جاؤ اور تم ان کو رضامند کرو جیسے کہ تم نے ان کو رونے پر مجبور کیا ہے۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ والدین کو راضی کرنا زیادہ ضروری ہے اور ان کی خوشی ہجرت کرنے سے زیادہ افضل ہے اس لیے تم ان کو خوش کرو۔

۱۹۱۸: بَابُ شَأْنِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت ایک دشوار کام ہے

۴۱۷۱: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ عَنْ أَبِي

۴۱۷۱: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: ہجرت تو بہت زیادہ مشکل ہے تو کیا تمہارے پاس اونٹ موجود

سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَاْنَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّيْ صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَّرَاءِ الْبِحَارِ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَنْ يَّتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس شخص نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: کیا تم ان کی زکوۃ ادا کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم جاؤ اور بستیوں کے پیچھے جا کر عمل کرو کیونکہ اللہ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

ہجرت مشکل ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت کو جو مشکل فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے عزیز و اقارب اور احباب سب کو چھوڑ کر دوسرے وطن چلے جانا سخت دشوار کام ہے اور اس فیصلہ ہجرت پر قائم رہنا بھی مشکل ہے اس لیے جو فیصلہ کرو وہ سوچ کر کرو اور حدیث شریف کے آخری جملے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ عزوجل تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں کرتا یعنی ہر ایک نیک عمل پر اجر عطا فرمائے گا چاہے وہ عمل کسی جگہ رہ کر کرو۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ' وَاِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا

۱۹۱۹: بَابُ هِجْرَةِ الْبَادِيْ

باب: بادیہ نشین کی ہجرت سے متعلق

۴۱۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْهِجْرَةِ اَفْضَلُ قَالَ اَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّوَجَلَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِيْ فَاَمَّا الْبَادِيْ فَيُجِيْبُ اِذَا دُعِيَ وَيُطِيْعُ اِذَا اُمِرَ وَاَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ اَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَّاَعْظَمُهُمَا اَجْرًا۔

۴۱۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کون سی افضل ہے؟ آپ نے فرمایا تم چھوڑ دو جو کہ اللہ عزوجل کے نزدیک برا ہے اور فرمایا: ہجرت دو قسم کی ہیں ایک ہجرت وہ ہے کہ جو حاضر ہے (اس جگہ کہ جہاں پر ہجرت کی ہے) دوسری ہجرت گاؤں والے کی جو کہ اپنے گاؤں میں رہے لیکن ضرورت کے وقت وہ جس وقت بلایا جائے تو وہ چلا آئے اور جب کوئی حکم دیا جائے تو وہ اس کو مان لے اور جو حاضر ہے تو اس کے لئے بہت ثواب ہے۔

۱۹۲۰: بَابُ تَفْسِيْرِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کا مفہوم

۴۱۷۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَبَا بَكْرٍ وَّعُمَرَ كَانُوْا مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لِاَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِيْنَ وَكَانَ

۴۱۷۳: حضرت جابر بن زید سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما مہاجرین میں تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا اور بعض انصار بھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ (اس وقت) مدینہ منورہ مشرکین کا ملک تھا پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو گئے

مِنَ الْاَنْصَارِ مُهَاجِرُوْنَ لِاَنَّ الْمَدِيْنَةَ كَانَتْ دَارَشِرْكٍ فَجَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔

تھے (عقبہ ایک جگہ کا نام ہے جو کہ منیٰ کے نزدیک ہے) مذکورہ حدیث میں گاؤں والے سے مراد جنگل وغیرہ میں رہنے والا ہے)۔

۱۹۲۱: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت کی ترغیب سے متعلق

۴۱۷۴: اَخْبَرَنِىْ هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدُ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَهُوَ ابْنُ عِيْسٰى بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ اَبَا فَاطِمَةَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِىْ بِعَمَلٍ اَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَاَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَاِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا۔

۴۱۷۴ حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ کو کوئی ایسا کام بتا دیں کہ میں جس پر قائم رہ سکوں اور اس کو (پابندی سے) انجام دیتا رہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہجرت پر قائم رہو اس کے برابر کوئی کام نہیں ہے (یعنی وہ سب سے زیادہ نیک کام ہے)

۱۹۲۲: ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ فِىْ انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ

باب: ہجرت منقطع ہونے کے سلسلہ میں اختلاف سے متعلق حدیث

۴۱۷۵ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ حَدَّثَنِىْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ اَبَاهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ يَعْلٰى قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِاَبِىْ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَايِعْ اَبِىْ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

۴۱۷۵: حضرت ابو یعلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے والد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا جس روز کہ مکہ مکرمہ کی فتح ہوئی اور میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے والد سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت پر بیعت لے لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس سے بیعت لیتا ہوں جہاد پر کیونکہ اب ہجرت کا سلسلہ ختم ہو گیا ہے۔

۴۱۷۶: اَخْبَرَنِىْ مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ اِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا اِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ فَاِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۱۷۶: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ یہ بات کہتے ہیں کہ جنت میں داخل نہ ہوگا مگر وہ شخص کہ جس نے ہجرت کی ہو۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد باقی ہے اور نیت باقی ہے تو جس وقت تم سے جہاد میں شرکت کرنے کے لیے کہا جائے تو تم لوگ جہاد کے لئے نکل پڑو۔

ہجرت اور جہاد:

اس جگہ یہ بات پیش نظر رہنا چاہیے کہ جس وقت سے مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس کے بعد ہجرت کا حکم باقی ہے یا نہیں اس میں

اختلاف ہے بعض حضرات کا قول یہ ہے کہ اب ہجرت کا حکم باقی نہیں رہا کیونکہ ایک حدیث شریف میں فرمایا گیا ہے کہ فتح مکہ کے بعد اب ہجرت کا حکم باقی نہیں ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جہاد کی طرح ہجرت کا حکم اب بھی باقی ہے اور جس حدیث میں صرف مکہ مکرمہ کی فتح کے بعد ہجرت بند ہونے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اب مکہ سے ہجرت بند ہو گئی باقی اور جگہ سے ہجرت کا حکم باقی ہے اور اب جہاد کا سلسلہ اس وجہ سے باقی ہے کیونکہ اس میں بال بچے سب کچھ چھوڑنا پڑتا ہے اس وجہ سے جہاد کرنے والے کو ہجرت کرنے والے سے زیادہ ہی ثواب ملے گا۔

۴۱۷۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَنْصُوْرٌ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

۴۱۷۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس روز فتح مکہ ہوا کہ اب ہجرت باقی نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیت باقی ہے۔

۴۱۷۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ هَانِئٍ عَنْ نُعَيْمِ بْنِ دُجَاجَةَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۴۱۷۸: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد اب ہجرت (کا حکم باقی) نہیں ہے۔

۴۱۷۹: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْتُ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِيْ وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ۔

۴۱۷۹: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہونے اور ہمارے میں سے ہر ایک کچھ مطلب رکھتا تھا میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرما دیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

۴۱۸۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ زَبْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الضَّمْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَخَلَ اَصْحَابِيْ فَقَضٰى

۴۱۸۰: حضرت عبداللہ بن واقد سعدیؓ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کے مطلب پورے فرما دیئے پھر سب سے آخر میں میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تمہارا کیا مطلب ہے؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہجرت کب ختم ہوگی؟ آپ نے فرمایا: وہ کبھی ختم نہ ہوگی جس وقت تک کہ کفار و مشرکین سے جنگ جاری رہے گی۔

حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُولاً فَقَالَ حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَتٰى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَاقُوْتِلَ الْكُفَّارُ۔

۱۹۲۳:بَابُ الْبَيْعَةِ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ

باب: ہرایک حکم پر بیعت کرنا چاہیے وہ حکم پسند ہوں یا ناپسند

۴۱۸۱ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ وَالشَّعْبِيِّ قَالاَ قَالَ جَرِيْرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ لَهُ أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا أَحْبَبْتُ وَفِيْمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَوَ تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيْرُ أَوْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِيْ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۸۱: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: میں آپ سے سننے اور ہر ایک حکم کی فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتا ہوں چاہے وہ حکم مجھ کو پسند ہوں یا ناپسند ہوں۔ آپ نے فرمایا: اے جریر رضی اللہ عنہ تم اس کی طاقت رکھتے ہو تم اس طریقہ سے کہو کہ مجھ سے جہاں تک ہو سکے گا میں فرماں برداری کروں گا پھر تم بیعت کرو اس بات پر کہ میں ہر ایک مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

۱۹۲۴:بَابُ الْبَيْعَةِ عَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ

باب: کسی کافر ومشرک سے علیحدہ ہونے پر بیعت سے متعلق

۴۱۸۲ : أَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلٰى فِرَاقِ الْمُشْرِكِ۔

۴۱۸۲: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی نماز پڑھنے پر اور زکوۃ ادا کرنے پر اور ہر ایک مسلمان کی خیر خواہی پر اور مشرک سے علیحدہ ہونے پر چاہے وہ مشرک میرا رشتہ دار اور دوست ہی ہو۔

۴۱۸۳ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ نُخَيْلَةَ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ نَحْوَهُ۔

۴۱۸۳: حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آگے حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مذکورہ بالا روایت بیان کیا۔

۴۱۸۴ : أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ أَبِيْ وَائِلٍ عَنْ أَبِيْ نُخَيْلَةَ الْبَجَلِيِّ قَالَ قَالَ جَرِيْرٌ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يُبَايِعُ

۴۱۸۴: حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنا ہاتھ بڑھائیں میں بھی آپ سے

فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْسُطْ يَدَكَ حَتّٰى اُبَايِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَيَّ فَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ اُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ وَ تُقِيْمَ الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَ تُنَاصِحَ الْمُسْلِمِيْنَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِكِيْنَ۔

بیعت کروں اور آپ اچھی طرح سے واقف ہیں تو آپ شرط فرمائیں جو آپ چاہیں۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ عزوجل کی عبادت کرو گے نماز ادا کرو گے زکوۃ دو گے مسلمانوں کے خیر خواہ رہو گے اور مشرکین سے علیحدہ رہو گے۔

۴۱۸۵ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ قَالَ اَنْبَاَنَا شِهَابٌ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَهْطٍ فَقَالَ اُبَايِعُكُمْ عَلٰى اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهُ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَاَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ فِيْهِ فَهُوَ طَهُوْرُهُ وَمَنْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَذَالِكَ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ۔

۴۱۸۵: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حضرات کی موجودگی میں بیعت کی۔ آپ نے فرمایا: میں تم سے بیعت کرتا ہوں اس بات پر کہ تم اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے چوری نہیں کرو گے زنا نہیں کرو گے اپنی اولاد کو نہیں مارو گے۔ بہتان نہیں قائم کرو گے۔ ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے میری نافرمانی نہیں کرو گے (یعنی شرم گاہ کی حفاظت کرو گے) اور شریعت کے کام میں نافرمانی نہیں کرو گے پھر تمہارے میں سے جب کوئی شخص اپنی بیعت کو مکمل کرے تو اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جو شخص ان میں سے کوئی حرکت کر لے تو دنیا میں بھی اس کو سزا مل جائے گی تو وہ شخص پاک ہو گیا اور جو اللہ عزوجل اس کے جرم کو چھپائے تو وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر ہے چاہے اس کو عذاب دے چاہے معاف فرما دے۔

۱۹۲۵: بَابُ بَيْعَةِ النِّسَاءِ

باب: خواتین کو بیعت کرنا

۴۱۸۶ اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا اَرَدْتُ اَنْ اُبَايِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ امْرَاَةً اَسْعَدَتْنِيْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاَذْهَبُ فَاُسْعِدُهَا ثُمَّ اٰجِيْئُكَ فَاُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِيْ فَاَسْعِدِيْهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ۔

۴۱۸۶: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دورِ جاہلیت میں تو ایک خاتون نے میری مدد کی تھی نوحہ میں تو اس کا بدلہ (اور حق) اتارنے کے لئے مجھ کو بھی اس کے نوحہ میں شرکت کرنا ہے میں جا رہی ہوں پھر آپ سے بیعت کرتی ہوں (کیونکہ بیعت کے بعد پھر گناہ کرنا اور زیادہ برا ہے)۔ آپ نے فرمایا: جاؤ اور شریک ہو۔ اُمّ عطیہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا میں (اس نوحہ میں شرکت کے لیے) گئی اور نوحہ میں شرکت کر کے واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۴۱۸۷ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ

۴۱۸۷: حضرت اُمّ عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے بیعت لی تھی اس پر کہ ہم نوحہ (میں

مُحَمَّدٍ عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ اَخَذَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْعَةَ عَلٰى اَنْ لَا نَنُوْحَ۔

شرکت) نہیں کریں گے۔

۴۱۸۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ اُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ اَنَّهَا قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ نِسْوَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلٰى اَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَاْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيْهِ بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَاَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ قَالَ فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَاَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَرْحَمُ بِنَا هَلُمَّ نُبَايِعْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ لَا اُصَافِحُ النِّسَاءَ اِنَّمَا قَوْلِيْ لِمِائَةِ امْرَاَةٍ كَقَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ اَوْ مِثْلَ قَوْلِيْ لِامْرَاَةٍ وَّاحِدَةٍ۔

۴۱۸۸: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی انصاری خواتین کے ساتھ اور ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے بیعت کرتے ہیں اس پر کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے اور چوری نہیں کریں گے اور زنا نہیں کریں گے اور بہتان نہیں اٹھائیں گے دونوں ہاتھ اور پاؤں میں سے اور نافرمانی نہیں کریں گے شریعت کے کام کی۔ آپ نے فرمایا یہ بھی کہو کہ ہم سے جہاں تک ممکن ہوگا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا. ہم نے کہا کہ خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر بہت رحم ہے کہ ہماری طاقت کے مطابق ہم سے بیعت کرنا چاہتے ہیں ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ آئیں اور ہم سے ہاتھ ملائیں۔ آپ نے فرمایا میں خواتین سے ہاتھ نہیں ملاتا میرا ایک خاتون سے کہہ لینا (یعنی ایک خاتون کی معرفت کوئی پیغام دے دینا) ایسا ہے کہ جیسے متعدد خواتین سے کہنا۔

۱۹۲۶: بَابُ بَيْعَةِ مَنْ بِهٖ عَاهَةٌ

باب: کسی میں کوئی بیماری ہو تو اس کو بیعت کس طریقہ سے کرے؟

۴۱۸۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيْدِ يُقَالُ لَهٗ عَمْرٌو عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ فِيْ وَفْدِ ثَقِيْفٍ رَجُلٌ مَجْذُوْمٌ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ۔

۴۱۸۹: ایک شخص سے روایت ہے جو کہ شرید کی اولاد میں سے تھا اور اس کا نام عمر تھا اس نے اپنے والد سے کہ قبیلہ ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص کوڑھی تھا آپ نے اس سے کہلوایا کہ جاؤ تم جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی (یعنی تم کو اپنے ہاتھ پر بیعت کر لیا) اور ان سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ کوڑھی سے ہاتھ ملانے میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔

۱۹۲۷: بَابُ بَيْعَةِ الْغُلَامِ

باب: نابالغ لڑکے کو کس طریقہ سے بیعت کرے؟

۴۱۹۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يُوْنُسَ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَى النَّبِيِّ

۴۱۹۰: حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب بیعت کرنے کو اور میں ایک نابالغ لڑکا تھا آپ نے مجھ سے ہاتھ

ﷺ وَاَنَا غُلَامٌ لِیًا یَعْنِی فَلَمْ یُبَایِعْنِی۔

نہیں ملایا۔

۱۹۲۸:بَابُ بَیْعَةِ الْمَمَالِیْكِ

۴۱۹۱ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَایَعَ النَّبِیَّ ﷺ عَلَی الْهِجْرَةِ وَلَا یَشْعُرُ النَّبِیُّ ﷺ اَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَاءَ سَیِّدُهٗ یُرِیْدُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ بِعْنِیْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَیْنِ اَسْوَدَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُبَایِعْ اَحَدًا حَتّٰی یَسْاَلَهٗ اَعَبْدٌ هُوَ۔

باب: غلاموں کو بیعت کرنا

۴۱۹۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو لینے آیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو آپ نے دو کالے غلام دے کر اس کو خرید لیا۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو بیعت نہ کرتے جس وقت تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم خود دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔

۱۹۲۹:بَابُ اِسْتِقَالَةُ الْبَیْعَةِ

۴۱۹۲ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ اَعْرَابِیًّا بَایَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْاِسْلَامِ فَاَصَابَ الْاَعْرَابِیَّ وَعَكٌ بِالْمَدِیْنَةِ فَجَاءَ الْاَعْرَابِیُّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی ثُمَّ جَاءَهٗ فَقَالَ اَقِلْنِیْ بَیْعَتِیْ فَاَبٰی فَخَرَجَ الْاَعْرَابِیُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْمَدِیْنَةُ کَالْکِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَ تَنْصَعُ طَیِّبَهَا۔

باب: بیعت فسخ کرنے سے متعلق

۴۱۹۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی باشندہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر پھر اس کو مدینہ منورہ میں بخار آ گیا وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار کیا۔ وہ دوبارہ حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: میری بیعت فسخ فرما دیں۔ آپ نے انکار فرمایا آخر کار وہ نکل کر چلا گیا اس پر آپ نے فرمایا: مدینہ منورہ ایک بھٹی کی طرح ہے جو کہ (انسان کے) میل کچیل کو نکال دیتا اور صاف شفاف (موتی کی طرح) رکھتا ہے۔

۱۹۳۰:بَابُ الْمُرْتَدِّ اَعْرَابِیًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

۴۱۹۳ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَکْوَعِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلَی الْحَجَّاجِ فَقَالَ یَا ابْنَ الْاَکْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلٰی عَقِبَیْكَ وَذَکَرَ کَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ لَا وَلٰکِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَذِنَ لِیْ فِی الْبُدُوِّ۔

باب: ہجرت کے بعد پھر دوبارہ اپنے دیہات میں آ کر رہنا

۴۱۹۳ حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حجاج کی خدمت میں گئے تو حجاج نے کہا کہ اکوع کا لڑکا تو مرتد ہو گیا جب تم نے مدینہ منورہ کی رہائش چھوڑ دی اور کچھ کہا کہ جس کا مطلب یہ تھا کہ تم تو جنگل میں رہتے ہو۔ سلمہ رضی اللہ عنہ نے کہا نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اجازت عطا فرمائی جنگل میں رہائش اختیار کرنے کی۔

۱۹۳۱:بَابُ الْبَیْعَةُ فِیْمَا یَسْتَطِیْعُ الْاِنْسَانُ

باب: اپنی قوت کے مطابق بیعت کرنے سے متعلق

۴۱۹۴ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ ح وَأَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُوْلُ فِيْمَا اسْتَطَعْتَ وَ قَالَ عَلِيٌّ فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے آپ فرماتے کہ جس جگہ تک تم کو قوت ہے (وہاں تک عمل کی کوشش کرو) یہ ارشاد آپ نے شفقت و محبت کی وجہ سے فرمایا۔

۴۱۹۵: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِيْنَ نُبَايِعُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ يَقُوْلُ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

۴۱۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور فرماں برداری کرنے پر بیعت کرتے تھے کہ جہاں تک تم کو قوت ہے تم لوگ وہاں تک کوشش کرو۔

۴۱۹۶: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَيَّارٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَ الطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِيْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ وَ النُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

۴۱۹۶: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر ایک حکم سننے اور حکم ماننے پر بیعت کی آپ نے ہم کو سکھلا دیا اس قدر کہ جہاں تک مجھ میں قوت ہے میں ہر ایک مسلمان کا خیرخواہ رہوں گا۔

۴۱۹۷: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَقَالَ لَنَا فِيْمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ۔

۴۱۹۷: حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے چند خواتین کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی آپ نے ہم سے فرمایا: تم سے جہاں تک ہو سکتا ہے اور تم میں جہاں تک قوت ہے۔

۱۹۳۲: بَابُ ذِكْرُ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ وَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهٖ وَثَمَرَةَ قَلْبِهٖ

باب: جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دے تو اس پر کیا واجب ہے؟

۴۱۹۸: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُوْنَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ

۴۱۹۸: حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس پہنچا تو میں نے دیکھا کہ وہ خانہ کعبہ کے سائے میں تشریف فرما ہیں اور ان کے پاس لوگ جمع ہو گئے ہیں۔ میں نے ان سے سنا وہ کہتے تھے کہ ایک مرتبہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں تھے تو ہم لوگ ایک منزل پر اترے ہمارے میں سے کوئی تو اپنا خیمہ کھڑا کرتا اور کوئی تیر چلاتا تھا کوئی جانوروں کو

يَضْرِبُ جِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِيْ جَشَرَتِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ الصَّلَاةَ جَامِعَةً فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَخَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِيْ إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِيْ أَوَّلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيْبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُوْرٌ يُنْكِرُوْنَهَا تَجِيْءُ فِتَنٌ فَيُدَقِّقُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيْءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُوْلُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيْءُ فَيَقُوْلُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِيْ ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ أَحَدٌ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوْا رَقَبَةَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔

۱۹۳۳: بَابُ الْحَضِّ عَلَى طَاعَةِ الْإِمَامِ

۴۱۹۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهُ وَأَطِيْعُوْا۔

گھاس کھلا رہا تھا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منادی کرنے کے لئے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ چنانچہ ہم سب کے سب جمع ہو گئے آپ کھڑے ہو گئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا: مجھ سے قبل جو نبی گذرے ہیں ان پر لازم تھا کہ جس کام میں برائی دیکھے اس سے ڈرائے اور تمہاری یہ امت اس کی بھلائی شریعت میں ہے اور اس کے آخر میں بلا ہے اور قسم قسم کی باتیں ہیں جو کہ بُری ہیں ایک فساد ہوگا پھر وہ ٹلنے نہیں پائے گا کہ دوسرا اٹھ کھڑا ہوگا۔ جس وقت ایک فساد ہوگا تو مؤمن کہے گا کہ میں اب ہلاک ہوتا ہوں پھر وہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے تم میں جو چاہے دوزخ سے بچنا اور جنت میں جانا وہ میرے اللہ پر اور قیامت پر یقین کرکے اور لوگوں سے اس طریقہ سے پیش آئے جس طرح سے وہ چاہتا ہے کہ مجھ سے لوگ پیش آئیں اور جو شخص بیعت کرے کسی امام سے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے اور دل سے اس کے ساتھ اقرار کرے تو پھر اس کی اطاعت اور فرماں برداری کرے کہ جہاں تک ہو سکے اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن مار دو۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے نزدیک آ گیا اور میں نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا جی ہاں۔

باب: امام کی فرمانبرداری کا حکم

۴۱۹۹: حضرت یحییٰ بن حصین سے روایت ہے کہ میں نے اپنے دادا سے سنا وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا حجۃ الوداع میں آپ فرماتے تھے کہ اگر تم پر ایک حبشی غلام حکمران ہو لیکن اللہ کی کتاب کے مطابق وہ حکم کرے تو تم اس کے حکم کو سنو اور اس کی فرماں برداری کرو۔

۱۹۳۴: بَابُ التَّرْغِيبُ فِي طَاعَةِ الْإِمَامِ

۴۲۰۰: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَنَّ زِيَادَ بْنَ سَعْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ ابْنَ شِهَابٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ أَبَا سَلَمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ عَصَانِي فَقَدْ عَصَى اللَّهَ وَمَنْ أَطَاعَ أَمِيرِي فَقَدْ أَطَاعَنِي وَمَنْ عَصَى أَمِيرِي فَقَدْ عَصَانِي۔

باب: امام کی فرماں برداری کرنے کی فضیلت سے متعلق

حدیث

۴۲۰۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس کسی نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے میرے حاکم کی فرمانبرداری کی تو اس نے میری فرمانبرداری کی اور جس نے نافرمانی کی میرے مقرر کردہ حاکم کی اُس نے میری نافرمانی کی۔

۱۹۳۵: بَابُ قَوْلِهِ تَعَالَى وَأُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ

۴۲۰۱: أَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ قَالَ نَزَلَتْ فِي عَبْدِاللَّهِ بْنِ حُذَافَةَ بْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي سَرِيَّةٍ۔

باب: تم لوگ اللہ اور اس کے رسول اور حاکم کی فرمانبرداری کرو

۴۲۰۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ اے ایمان والو فرماں برداری کرو اللہ کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اولوالامر (حاکم) کی۔ یہ آیت حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو ایک ٹکڑے کا سردار بنا کر روانہ فرمایا (یعنی چھوٹے لشکر کا)۔

۱۹۳۶: بَابُ التَّشْدِيدُ فِي عِصْيَانِ الْإِمَامِ

۴۲۰۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيدِ قَالَ حَدَّثَنَا بَحِيرٌ عَنْ خَالِدِ ابْنِ مَعْدَانَ عَنْ أَبِي بَحْرِيَّةَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْغَزْوُ غَزْوَانِ فَأَمَّا مَنِ ابْتَغَى وَجْهَ اللَّهِ وَأَطَاعَ الْإِمَامَ وَأَنْفَقَ الْكَرِيمَةَ وَاجْتَنَبَ الْفَسَادَ فَإِنَّ نَوْمَهُ وَنُبْهَتَهُ أَجْرٌ كُلُّهُ وَأَمَّا مَنْ غَزَا رِيَاءً وَسُمْعَةً وَعَصَى

باب: امام کی نافرمانی کی مذمت سے متعلق

۴۲۰۲: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جہاد دو قسم کا ہے ایک تو وہ شخص جو کہ خالص اللہ عزوجل کی رضامندی کے لئے جہاد کرے اور امام کی فرماں برداری کرے اور مال دولت راہ خدا میں خرچ کرے اس کا سونا اور جاگنا تمام کا تمام عبادت ہے اور دوسرے وہ شخص جو کہ لوگوں کو دکھلانے یعنی ریاکاری کے لئے جہاد کرے اور نام آوری کے لیے جنگ کرے اور اپنے امام (اور حاکم) کی نافرمانی کرے اور ملک میں فساد پھیلائے (اس کا مطلب

الْاِمَامَ وَ اَفْسَدَ فِي الْاَمَامِ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ فَإِنَّهُ لَا يَرْجِعُ بِالْكَفَافِ۔

یہ ہے کہ عوام پر ظلم و ستم کرے خواتین اور بچوں کے ساتھ زیادتی کرے غرباء کو ایذا پہنچائے) تو وہ برابر بھی نہ لوٹے گا بلکہ اس کو عذاب ہوگا۔

۱۹۳۷: بَابُ ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَ مَا يَجِبُ عَلَيْهِ

باب: امام کے لئے کیا باتیں لازم ہیں؟

۴۲۰۳ اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِي اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهِ وَ يُتَّقٰى بِهِ فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ اَمَرَ بِغَيْرِهٖ فَاِنَّ عَلَيْهِ وِزْرًا۔

۴۲۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام ایک ڈھال کی مانند ہے کہ جس کی آڑ میں (یعنی جس کے نظم و انتظام میں) لوگ لڑائی کرتے ہیں اس کی وجہ سے لوگ آفات سے بچے رہتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر حکم کرے انصاف کے مطابق تو اس کو ثواب ہوگا اور جو شخص اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال ہوگا۔

۱۹۳۸: بَابُ النَّصِيْحَةُ لِلْإِمَامِ

باب: امام سے اخلاص قائم رکھنا

۴۲۰۴ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ سَاَلْتُ سُهَيْلَ بْنَ اَبِيْ صَالِحٍ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ اَنَا سَمِعْتُهُ مِنَ الَّذِيْ حَدَّثَ اَبِيْ حَدَّثَهُ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الشَّامِ يُقَالُ لَهُ عَطَاءُ ابْنُ يَزِيْدَ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۴: حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دین کیا ہے خلوص یعنی سچائی۔ لوگوں نے عرض کیا کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے ساتھ (یہ کہ اس کی عبادت کرے سچے دل سے اس سے خوف رکھے سچے دل سے نہ کہ ریاکاری کے واسطے) اور اس کی کتاب کے ساتھ یقین رکھے (یعنی اس پر اخلاص کے ساتھ عمل کرے) اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یقین رکھے اور تمام مسلمانوں اور امام کے ساتھ (اخلاص قائم رکھے)۔

۴۲۰۵ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَزِيْدَ عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۵: حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بلاشبہ دین نصیحت خلوص (اور سچائی ہے) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کس کے ساتھ یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام مسلمانوں کے امام کے ساتھ' تمام مسلمانوں کے ساتھ۔

۴۲۰۶ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص (دونوں کے لیے بلاشبہ دین نصیحت ہے)۔

۴۲۰۷ اَخْبَرَنَا عَبْدُالْقُدُّوْسِ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالْكَبِيْرِ بْنِ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَهْضَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيْمٍ وَ عَنْ سُمَيٍّ وَعَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ مِقْسَمٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ۔

۴۲۰۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین نصیحت ہے دین نصیحت ہے۔ تحقیق دین نصیحت ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کے لیے؟ آپ نے ارشاد فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اور مسلمانوں کے عوام و خواص کے واسطے۔

۱۹۳۹: بَابُ بِطَانَةُ الْاِمَامِ

باب امام کی طاقت کا بیان

۴۲۰۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرُ بْنُ يَعْمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ وَالٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِيَ شَرَّهَا فَقَدْ وُقِيَ وَهُوَ مِنَ الَّتِيْ تَغْلِبُ عَلَيْهِ مِنْهُمَا۔

۴۲۰۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کوئی حاکم نہیں ہے لیکن اس میں دو بطانے (یعنی دو طاقت) ہیں ایک تو وہ طاقت جو کہ اس کو بھلائی کے کام کا حکم دیتی ہے (یعنی نیکی کرنے کی تلقین کرتی ہے) اور برے کام سے روکتی ہے دوسری طاقت وہ ہے کہ جو کہ بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی (یعنی برائی کا حکم دیتی ہے اور گناہ کی بات کی تلقین کرتی ہے) پھر جو شخص اس کی برائی سے بچ گیا تو وہ تو بچ گیا اور یہی طاقت اکثر و بیشتر غالب ہو جاتی ہے (یعنی برے کام کی جانب بلانے والی ہے)۔

۴۲۰۹ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ

۴۲۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے نہ تو کسی نبی کو بھیجا اور نہ ہی کسی خلیفہ کو لیکن اس میں دو طاقتیں رکھ دیں ایک تو وہ جو کہ نیکی اور بھلائی کے کام کا حکم

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْخَيْرِ وَ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالشَّرِّ وَ تَحُضُّهُ عَلَيْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

کرتی ہیں اور دوسری وہ جو کہ برائی کی جانب بلاتی ہے لیکن اللہ عزوجل کی اس طاقت کو مغلوب کر دیتا ہے اور وہ نیک طاقت کی پابند اور ماتحت رہتی ہے جس طریقہ سے کہ دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جی ہاں۔ لیکن اللہ عزوجل نے اس کو میرے تابع اور ماتحت فرمادیا ہے۔

بطانہ کیا ہے؟

عربی میں بطانہ دراصل کپڑے کے اندرونی حصہ کو کہتے ہیں اس جگہ انسانی قوت اور طاقت مراد ہے کیونکہ وہ بھی انسان کے اندر چھپی ہوئی ہوتی ہے اس کو انسانی ضمیر سے بھی تعبیر کر سکتے ہیں بہرحال انسان میں خیر اور شر والی دونوں طاقت ودیعت کی ہوئی ہوتی ہیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کا ضمیر صرف خیر اور نیک کام کی تلقین کرتا تھا اور آپ کی شر کی قوت خیر کی قوت کے ماتحت تھی۔ واللہ اعلم۔

۴۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ اَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا بُعِثَ مِنْ نَبِيٍّ وَلَا كَانَ بَعْدَهُ مِنْ خَلِيْفَةٍ اِلَّا وَلَهُ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَأْمُرُهُ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ بِطَانَةٌ لَا تَأْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِيَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِيَ۔

۴۲۱۰: حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے دُنیا میں نہ تو کوئی پیغمبر بھیجا گیا اور نہ ہی کوئی خلیفہ۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ جس میں دو خصلتیں نہ ہوں ایک تو وہ جو کہ بھلائی کا حکم کرتی ہے برے کام سے روکتی ہے اور دوسری وہ قوت جو کہ بگاڑنے میں کوتاہی اور کمی نہیں کرتی پھر جو شخص بُری عادت سے محفوظ رہا تو وہ بچ گیا۔

۱۹۴۰: بَابُ وَزِيْرُ الْاِمَامِ

باب: وزیر کی صفات

۴۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِيْ حُسَيْنٍ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِيْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ وَلِيَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰهُ خَيْرًا جَعَلَ لَهُ وَزِيْرًا صَالِحًا اِنْ نَسِيَ ذَكَّرَهُ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهُ۔

۴۲۱۱: حضرت قاسم بن محمد سے روایت ہے کہ میں نے اپنی پھوپھی سے سنا یعنی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تمہارے میں سے حکم اس پر پھر خدا اس کی بھلائی چاہے تو اس کو نیک وزیر عطا فرمائے گا (صاحب بصیرت عقل مند اور منصف مزاج معاملہ فہم) اور اگر حکم ران کوئی بات بھول جائے گا تو وہ اس کو یاد دلائے گا اور جو شخص یاد رکھے گا تو اس کی مدد کرے گا۔

خوش قسمت بادشاہ:

حدیث شریف مذکورہ بالا میں جو آخری حصہ ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس بادشاہ کے وزراء عقل مند' مدبر' مخلص اور صاحب بصیرت ہوں تو اس کی حکومت باثر اور مضبوط مستحکم حکومت ہوتی ہے اور ملک وملت کی اس سے ترقی ہوتی ہے اور دیگر ممالک میں اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کے برعکس جس بادشاہ کے وزراء درباری لوگ جاہل' احمق' حقوق انسانی سے ناآشنا انسانیت کے دشمن ہوں ان کے ہر کام میں خود غرضی ہو تو وہ حکومت غیر مستحکم جلد اس کی عمارت زمین بوس ہو جاتی ہے رسوائی' ذلت' شکست وریخت اس کا مقدر بن جاتی ہے اور اہل دنیا کے سامنے اس کا کوئی مقام نہیں ہوتا دور حاضر میں اکثر ایسا ہی ہو رہا ہے عدل وانصاف کے تمام تقاضے فراموش کر دیئے گئے ہیں لاچار ضعیف کمزور آدمی کا جینا حرام کر دیا گیا ہے ظلم کو ظلم ہی نہیں سمجھا جا رہا اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑا دی گئی ہیں وقت کے حاکم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کے باغی اور ان کو دقیانوسی خیال کرتے ہیں اللہ تمام اسلامی ممالک کے حکمرانوں کو اخلاص اور عدالت فاروقی کو اپنانے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ (جامی)

۱۹۳۱: بَابُ جَزَاءِ مَنْ اَمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاَطَاعَ

۴۲۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ زُبَيْدٍ الْاَيَامِيِّ عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ عَنْ اَبِيْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ ادْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اَبُوْمُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلًا حَسَنًا وَ قَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

۴۲۱۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ

باب: اگر کسی شخص کو حکم ہو گناہ کے کام کرنے کا اور وہ شخص گناہ کا ارتکاب کرے تو اس کی کیا سزا ہے؟

۴۲۱۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور اس پر ایک آدمی کو سردار مقرر کیا (حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو) انہوں نے آگ جلائی اور حکم کیا لوگوں کو اس کے اندر (امتحان کے لیے) گھس جانے کا۔ (یہ امتحان اس لیے تھا کہ یہ لوگ میری فرماں برداری کرتے ہیں یا نہیں) تو بعض نے ارادہ کیا اس میں گھسنے کا اور بعض لوگ بھاگ کر اور فرار ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پھر آپ سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا ان لوگوں سے جو کہ گھسنا چاہتے تھے اگر تم گھس جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے (یعنی آگ کے عذاب میں مبتلا رہتے) اور جو لوگ نہیں گھسے ان کو اچھا کہا اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے لئے کسی کی فرماں برداری نہیں چاہیے اور فرماں برداری نیک کام میں کرنا چاہیے۔

۴۲۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر (بادشاہ یا) حکمران کی حکم ماننا اور فرماں برداری کرنا لازم ہے

وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

چاہے اس کو پسند ہو یا نہ ہو جس وقت گناہ کا حکم ہو تو اس کو سن لے اور فرمانبرداری نہ کرے۔

غیر شرعی نظام چلانے والے حاکم کے لیے لائحہ عمل:

حاصل حدیث یہ ہے کہ اگر کوئی حکمران یا بادشاہ خلاف شریعت کام کرنے کا حکم دے تو اولاً افہام وتفہیم سے کام لیا جائے اور اگر وہ حاکم وغیرہ لوگوں کے سمجھانے سے بھی خلاف شرع راستہ ترک نہ کرے تو حتی الامکان کوشش کے باوجود ناکامی رہے تو ایسے حاکم کو اس کے عہدہ سے الگ کرنا ضروری ہے آج کل ووٹ کی حکومت ہے تو ووٹ کے ذریعہ اس کو بدل دیں اور ایسے شخص کو ووٹ نہ دیں جو کہ خلاف شرع کام کرے یا خلاف شرع کام کرنے کا اندیشہ ہو اور اگر کسی بھی طرح اس کو علیحدہ نہ کر سکتے ہوں تو کم از کم دل سے ہی اس کو بُرا سمجھیں کہ یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسا کی حدیث ((و ذلك اضعف الایمان)) میں اس کی طرف اشارہ ہے۔

۱۹۴۲: بَابُ ذِكْرُ الْوَعِيْدِ لِمَنْ اَعَانَ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

باب: جو کوئی کسی حاکم کی ظلم کرنے میں امداد کرے اس سے متعلق

۴۲۱۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ اِنَّهُ سَتَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

۴۲۱۴: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہم نو شخص تھے تو آپ نے فرمایا: دیکھو میرے بعد حکمران ہوں گے جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے (خوشامد اور چاپلوسی کی وجہ سے اور حق کو باطل قرار دے) اور ظلم و زیادتی کرنے میں ان کی مدد کرے تو وہ مجھ سے کچھ تعلق نہیں رکھتا نہ میں ان سے کچھ تعلق رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض (یعنی حوض کوثر) پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ اس طرح کہے جھوٹ ہے یا خاموش رہے اور ظلم کرنے میں اس کی مدد نہ کرے تو وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں اور وہ میرے حوض پر آئے گا۔

۱۹۴۳: بَابُ مَنْ لَّمْ يُعِنْ اَمِيْرًا عَلَى الظُّلْمِ

باب: جو شخص حاکم کی مدد نہ کرے ظلم وزیادتی کرنے میں اس کا اجر وثواب

۴۲۱۵: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ

۴۲۱۵: حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے۔ پانچ ایک قسم کے اور چار ایک

عَنْ اَبِیْ حَصِیْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَاصِمٍ الْعَدَوِیِّ عَنْ كَعْبِ ابْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَیْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَتَكُوْنُ بَعْدِیْ اُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَیْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَیْسَ یَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ یَدْخُلْ عَلَیْهِمْ وَلَمْ یُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَلَمْ یُعِنْهُمْ عَلٰی ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُ وَسَیَرِدُ عَلَیَّ الْحَوْضَ۔

قسم کے تھے یعنی عربی اور عجمی (عرب کے علاوہ دوسرے ملک کے باشندے اب تک معلوم نہیں کہ ان میں سے پانچ کون تھے اور چار کون؟) آپ نے فرمایا تم لوگوں نے سنا میرے بعد حاکم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے پھران کے جھوٹ کو سچ کرے اور ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا نہیں اور میں اس کا نہیں ہوں نہ وہ میرے حوض پر آئے گا اور جو ان کے پاس نہ جائے نہ ان کے جھوٹ کو سچ کہے اور نہ ظلم پر ان کی مدد کرے وہ میرا ہے اور میں اس کا۔ وہ حوض (کوثر) پر آئے گا۔

۱۹۴۴: بَاب فَضْلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ اِمَامٍ جَائِرٍ

باب: جوشخص ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہے اُس کی فضیلت

۴۲۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ مَرْثَدٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ وَقَدْ وَضَعَ رِجْلَهٗ فِی الْغَرْزِ اَیُّ الْجِهَادِ اَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

۴۲۱۶: حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا اور آپ اپنا پاؤں رکاب میں رکھ چکے تھے کہ کونسا جہاد افضل ہے؟ آپ نے فرمایا حق بات کہنا ظالم حکمران کے سامنے۔

خلاصۃ الباب ☆ علماء کرام نے اس کی توجیہ کی ہے کہ یہ جہاد سے بھی بڑھ کر افضل ہے اس لیے ہے کہ جہاد میں موت آ جانا یقینی نہیں اور اس میں موت کا آنا کافی حد تک یقینی ہے۔

۱۹۴۵: بَاب ثَوَابُ مَنْ وَفٰی بِمَا بَایَعَ عَلَیْهِ

باب: جوکوئی اپنی بیعت کو مکمل کرے اس کا اجر

۴۲۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ بَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَقَرَاَ عَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفٰی مِنْكُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَسَتَرَ اللّٰهُ

۴۲۱۷: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے تھے ایک مجلس میں کہ آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہیں قرار دو گے زنا کاری نہیں کرو گے آخر آیت تک (جو کہ مندرجہ بالا عبارت میں مذکور ہے) پھر جو شخص تمہارے میں سے اپنی بیعت کو پورا کرے تو اس کا اجر وثواب اللہ عزوجل پر ہے اور جو شخص

عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

اس کام میں سے کسی کام کا ارتکاب کرے پھر اللہ عزوجل اس کو چھوڑ دے (دُنیا میں کوئی سزا نہ ملے) تو اللہ عزوجل کے اختیار میں ہے کہ چاہے اسکو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرما دے۔

۱۹۴۶: بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

باب حکومت کی بُری خواہش سے متعلق

۴۲۱۸ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ أَبِي ذِئْبٍ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

۴۲۱۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگ حکومت کا لالچ کرتے ہو حالانکہ حکومت (اور اقتدار کا) انجام آخر کار ندامت اور حسرت ہے اس لیے کہ جب کسی کو حکومت یا اقتدار حاصل ہوتی ہے تو بہت عمدہ کام محسوس ہوتا ہے اور جب حکومت یا اقتدار کا زوال ہوتا ہے تو غم اور صدمہ ہوتا ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کے الفاظ کا ترجمہ لفظی نہیں ہے بلکہ معنی خیز ترجمہ اور حاصل حدیث ہے بہر حال جس حکومت کا انجام آخر کار صدمہ اور افسوس ہو تو اُس کی آرزو کرنا عقل کے خلاف ہے۔ گویا کہ اقتدار کی تمنا کرنا اچھا نہیں اگر محض لالچ کی بنیاد پر ہو کیونکہ اس کا انجام بھیانک اور ذلت کے سوا کچھ نہیں ہوتا ہاں اگر اقتدار کی تمنا محض اس لئے ہو کہ نااہل جاہل دین دشمن احکامات الہیہ سے ناآشنا قوانین قرآن کے منافی عمل کرنے والا حکمران مسلط ہو تو اس وقت احوال کی اصلاح کی غرض اور بغیر کسی لالچ کے اقتدار کے حصول کی تمنا بھی کی جائے اور کوشش بھی مضائقہ نہیں محض بادشاہ کہلوانے تشہیر کرانے کے لئے ہو تو اس کا انجام آخر کار صدمہ ذلت اور رسوائی ہوتا ہے ایسے اقتدار کی آرزو اپنے کو ذلیل اور رسوا کرنے کے مترادف ہے۔ (جامی)

(۴۰)

کتاب العقيقة

عقیقہ کے آداب واحکام

۴۲۱۹۔ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَاَنَّهٗ كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا يُوْلَدُ لَهٗ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَنْسُكَ عَنْ وَلَدِهٖ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشْتَبِهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيْعًا۔

۴۲۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کسی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا: اللہ عز وجل نافرمانی کو پسند نہیں فرماتا۔ آپ نے اس بات کو ناگوار خیال فرمایا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم آپ سے دریافت کر رہے ہیں اُس عقیقہ سے متعلق جو کہ بچے کی جانب سے کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے اپنے بچے کی جانب سے قربانی کرنا تو کرے اور لڑکے کی طرف سے (عقیقہ میں) دو بکریاں برابر والی اور لڑکی کی جانب سے ایک بکری۔ راوی داؤد نے نقل کیا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا برابر والی سے کیا مراد ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملتی جلتی صورت میں دونوں ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

عقیقہ کا مفہوم:

واضح رہے کہ عربی زبان میں عقیقہ اور عقوق دونوں کا مادہ ایک ہی ہے اور عق اور عقوق کے معنی ہیں نافرمانی کرنا اور والدین کی نافرمانی کے لیے عقوق الوالدین استعمال ہوتا ہے اور عقیقہ ان بالوں کو کہا جاتا ہے کہ جو بچے کے سر پر ہوتے ہیں جس وقت کہ بچے کی پیدائش ہوتی ہے وہ بال جو کہ اس کے سر پر ہوتے ہیں اس کو عقیقہ کہتے ہیں پھر اس جانور کو کہا جانے لگا کہ جو کہ ساتویں دن یعنی بچے کی ولادت کے ساتویں' ۱۴ ویں یا ۲۱ ویں دن ذبح کیا جاتا ہے اور عقیقہ کے بارے میں افضل یہ ہے کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کی جائے اور لڑکے کی طرف سے ذبح کی جانے والی بکریاں

دوسرے کے مشابہ رنگ اور عمر میں ہوں تو بہتر ہے بعض حضرات نے فرمایا ہے کہ ایسی دو بکریاں افضل ہیں جو کہ عمر کے اعتبار سے برابر ہوں اور عقیقہ میں جو بال کاٹے جائیں ان کے برابر چاندی یا چاندی کی قیمت صدقہ کرنا افضل ہے احادیث سے ثابت ہے کہ عقیقہ کرنے سے بچہ آفات اور بلاؤں سے محفوظ رہتا ہے تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۴۲۲۰ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔

۴۲۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی جانب سے عقیقہ کیا۔

۱۹۴۸ بَابُ الْعَقِيْقَةِ عَنِ الْغُلَامِ

باب: لڑکے کی جانب سے عقیقہ

۴۲۲۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ وَ حَبِيْبٌ وَ يُوْنُسُ وَقَتَادَةُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

۴۲۲۱: حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کا عقیقہ کرنا چاہیے تو قربانی کرو اس کی جانب سے اور تم اس کے بالوں کو دور کرو۔

۴۲۲۲ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ طَاوُسٍ وَ مُجَاهِدٌ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۴۲۲۲: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کی جانب سے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔

۱۹۴۹ بَابُ الْعَقِيْقَةِ عَنِ الْجَارِيَةِ

باب: لڑکی کی جانب سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۳ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ قَالَ عَمْرٌو عَنْ عَطَاءٍ عَنْ حَبِيْبَةَ بِنْتِ مَيْسَرَةَ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ و عَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ۔

۴۲۲۳: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لڑکے کے عقیقہ کے لئے دو بکریاں ہیں برابر والی اور لڑکی کے لئے ایک بکری ہے۔

۱۹۵۰ بَابٌ كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

باب: لڑکی کی جانب سے کس قدر بکریاں ہونا چاہئیں؟

۴۲۲۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ

۴۲۲۴: حضرت اُمّ کرز رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عُبَيْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ اَبِي يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ اَسْاَلُهُ عَنْ لُحُوْمِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

کی خدمت میں حدیبیہ میں ہدی کے گوشت کا دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوئی میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ لڑکے پر دو بکریاں ہیں (یعنی عقیقہ میں) اور لڑکی پر ایک بکری مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں ہے (یعنی جائز دونوں ہیں اختلاف افضل اور غیر افضل کا ہے کہ لڑکے کے لئے دو بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری)۔

۴۲۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي يَزِيْدَ عَنْ سِبَاعِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَمْ اِنَاثًا۔

۴۲۲۵: حضرت ام کرزؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ (عقیقہ میں) لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری کی جائے۔ مذکر ہوں یا مؤنث اس میں کوئی حرج نہیں۔

۴۲۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي قَالَ حَدَّثَنِي اِبْرَاهِيْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ۔

۴۲۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا دو مینڈھوں سے عقیقہ فرمایا (یعنی دو مینڈھے عقیقہ میں ذبح فرمائے)۔

۱۹۵۱: مَتٰى يُعَقُّ

باب: عقیقہ کون سے دن کرنا چاہیے؟

۴۲۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَا حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ اَنْبَاَنَا قَتَادَةُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِيْنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ وَيُسَمّٰى۔

۴۲۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے اور قربانی کی جائے (یعنی عقیقہ کیا جائے) اس کی جانب سے ساتویں دن اور اس کا سر مونڈا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

بچہ کے گروی ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں جو بچہ کے گروی ہونے کا فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح رہن رکھی ہوئی چیز یا گروی رکھی گئی چیز کو چھڑانا ضروری ہوتا ہے اسی طرح لڑکے کو بھی عقیقہ کر کے چھڑانا چاہیے اس سلسلہ میں حضرت علامہ خطابی فرماتے ہیں کہ اس پر محدثین نے کلام کیا ہے۔

امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث شفاعت کے متعلق ہے یعنی یوں سمجھ لیں کہ اگر کوئی بچہ صغر سنی میں ہی

فوت ہوگیا تو وہ اپنے ماں باپ کی شفاعت نہ کرے گا اگر والدین نے اس کا عقیقہ نہ کیا ہوگا۔ قوله كل غلام اريد بها مطلق المولود ذكر آثار اى اتقى رهين اى مرهون والناس خير كلام معن احمد هذا فى الشفاعة يريد انه اذا لم يعق عنها نمات طفلا لم يشفع فى والدين الخ

(زہر الربیٰ، ص ۱۸۸ علی نسائی، مطبوعہ رحیمیہ، دیوبند)

۴۲۲۸ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَيْشُ ابْنُ اَنَسٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ الشَّهِيْدِ قَالَ لِى مُحَمَّدُ بْنُ سِيْرِيْنَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيْثَهٗ فِى الْعَقِيْقَةِ فَسَاَلْتُهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهٗ مِنْ سَمُرَةَ۔

۴۲۲۸: حضرت حبیب بن شہید نے کہا کہ مجھ سے حضرت ابن سیرین نے فرمایا تم حسن سے دریافت کرو عقیقہ کی حدیث تو انہوں نے کس سے سنی میں نے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنی ہے (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حسن نے حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا ہے اور ان سے سنا ہے)۔

(۴۱)

کتاب الفرع والعتیرۃ

فرع اور عتیرہ سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۲۲۹ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

۴۲۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ کچھ نہیں ہے۔

۴۲۳۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثْتُ اَبَا اِسْحٰقَ عَنْ مَعْمَرٍ وَ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَحَدُهُمَا نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ وَقَالَ الْاٰخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيْرَةَ۔

۴۲۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا ہے۔

فرع اور عتیرہ کیا ہے؟

فرع ایک اصطلاحی لفظ ہے شریعت کی اصطلاح میں فرع اونٹنی کے سب سے پہلے بچے یعنی جیٹھے بچے کو کہا جاتا ہے یہ پہلے پھل کا بچہ بہت عزیز ہوتا تھا دورِ جاہلیت میں اس بچہ کو بتوں کے نام پر ذبح کیا کرتے تھے اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ جس وقت کسی کے پاس ایک سو اونٹ کی تعداد پوری ہو جائے تو وہ ایک اونٹ اپنے بت کے لئے ذبح کرتا اس کو فرع کہا جاتا تھا اور عتیرہ وہ بکری ہے جو کہ رجب کے مہینہ میں بتوں کے لئے ذبح کرتے تھے اسلام کے شروع دور میں مسلمان بھی فرع اور عتیرہ کیا کرتے تھے۔ حوالہ ملاحظہ ہو: لا فرع فی الاسلام وھی اول ولد تنتج الناقة و فی شرح السنة کانوا یذبحونه لہتھم فی الجاھلیة و قد کان المسلمون یفعلونه فی بدء الاسلام ثم نسخ ولا عتیرة وھی نشاة تذبح فی رجب یتقرب بھا اھل الجاھلیة والمسلمون فی صدر الاسلام ۔ زہر الربی حاشیہ نسائی شریف ص ۱۸۸ ج ۲ مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذٌ وَهُوَ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَمْلَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا مِخْنَفُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوْفٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَآاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اَضْحَاةً وَ عَتِيْرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِرُ اَبْصَرَتْهُ عَيْنِيْ فِيْ رَجَبَ۔

۴۲۳۱: حضرت مخنف بن سلیم سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں تھے آپ نے فرمایا کہ اے لوگو! ہر ایک گھر کے لوگوں پر ہر سال قربانی ہے (یعنی دس ذی الحجہ سے ۱۲ ذی الحجہ تک) اور ان کے ذمہ ایک عتیرہ ہے حضرت عطاء نے فرمایا کہ ابن عون عتیرہ کرتے تھے ماہ رجب میں یہ بات میں نے اپنی آنکھ سے دیکھی ہے۔

۴۲۳۲: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمْرَو بْنَ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْهِ وَ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْفَرَعَ قَالَ حَقٌّ فَاِنْ تَرَكْتَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ بَكْرًا فَتَحْمِلُ عَلَيْهِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ تُعْطِيَهُ اَرْمَلَةً خَيْرٌ مِّنْ اَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهٖ فَتُكْفِئَ اِنَاءَكَ وَ تُوَلِّهَ نَاقَتَكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَالْعَتِيْرَةُ قَالَ الْعَتِيْرَةُ حَقٌّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلِيٌّ الْحَنَفِيُّ هُمْ اَرْبَعَةُ اِخْوَةٍ اَحَدُهُمْ اَبُوْ بَكْرٍ وَ بِشْرٌ وَ شَرِيْكٌ وَ آخَرُ۔

۴۲۳۲: حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حق ہے (یعنی اگر اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے نہ کیا جائے نہ کہ بتوں کی رضامندی کے لیے جیسا کہ مشرکین کرتے تھے) پھر اگر تم (یا کوئی شخص) فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم راہ خدا میں اس کو دے دو (یعنی راہ جہاد میں لگا دو) یا کسی غریب مسکین بیوہ کو دے دو تو بہتر ہے اس کے کاٹنے سے۔ ماں کے جسم کا گوشت پوست لگ جائے گا (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں سوکھ جائے گی) پھر تم دودھ کے برتن کو الٹ کر رکھ دو گے (یعنی غم کی وجہ سے اس کی ماں کا دودھ خشک ہو جائے گا اور وہ دودھ دینا بند کر دے گی) اور (صدمہ کی وجہ سے) وہ ماں پاگل ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر عتیرہ کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ بھی حق ہے۔

۴۲۳۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ زُرَارَةَ بْنِ كَرِيْمِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ عَمْرٍو الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يَذْكُرُ اَنَّهُ سَمِعَ جَدَّهُ الْحٰرِثَ بْنَ عَمْرٍو يُحَدِّثُ اَنَّهُ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَاَتَيْتُهُ مِنْ اَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بِاَبِيْ اَنْتَ وَاُمِّيْ اسْتَغْفِرْلِيْ فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

۴۲۳۳: حضرت حارث بن عمرو سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے جو کہ عضباء تھی میں ایک طرف کو چلا گیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والدین آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے واسطے دعائے مغفرت فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر میں دوسری جانب چلا گیا اس خیال سے کہ شاید ہو سکتا ہے آپ خاص میرے واسطے دعا فرمائیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میرے واسطے دعاء مغفرت فرمائیں۔ پھر ایک

اَرْجُوْا اَنْ يَخُصَّنِيْ دُوْنَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْلِيْ فَقَالَ بِيَدِهٖ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ النَّاسِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِي الْغَنَمِ اُضْحِيَتُهَا وَقَبَضَ اَصَابِعَهُ اِلَّا وَاحِدَةً۔

آدمی نے عرض کیا۔ عتیرہ اور فرع میں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کیا فرق فرماتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ نہ کرے بکریوں میں صرف قربانی (۱۰ سے لے کر ۱۲ ذی الحجہ تک) لازم ہے اور یہ حدیث شریف بیان فرماتے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام انگلیاں بند فرمالیں علاوہ ایک انگلی کے۔

عضباء کی تشریح:

عضباء اس اونٹنی کو کہتے ہیں کہ جس کے کان چھدے ہوئے ہوں (کسی نشان وغیرہ کی وجہ سے) یا وہ اونٹنی چھوٹے ہاتھ والی ہو۔ العضباء وهو علم لها منقولا ناقة عضباء اى مثقوقة الاذن و قال بعد فيم انما كانت مثقوقة الاذن والاول اكثر و قال الزمخشرى اى ان قال وهى قصيرة اليد نهايه بحوالہ زہر الربی علی سنن نسائی ص ۱۸۹ تحت فائدہ حاشیہ نمبر ا مطبوعہ رحیمیہ دیوبند۔

۴۲۳۴: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زُرَارَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّهٖ الْحٰرِثِ ابْنِ عَمْرٍو ح وَاَنْبَأَنَا هٰرُوْنُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ زُرَارَةَ السَّهْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَدِّهٖ الْحٰرِثِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهٗ لَقِيَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاُمِّيْ اسْتَغْفِرْلِيْ فَقَالَ غَفَرَاللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ عَلٰى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَدَرْتُ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۴۲۳۴: حضرت عمرو بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع میں میری ملاقات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی' میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہوں' میرے لئے دعائے مغفرت فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد نے فرمایا اللہ تمہاری بخشش فرمائے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی عضباء نامی اونٹنی پر سوار تھے۔ حضرت عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں دوسری جانب سے گھوم کر آیا (اور آگے مثل حدیث بالا بیان کی)۔

۱۹۵۳: بَاب تَفْسِيْرُ الْعَتِيْرَةِ

باب: عتیرہ سے متعلق حدیث

۴۲۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمِيْلٌ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَيِّ

۴۲۳۵: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: جس ماہ میں تمہارا دل چاہے تم اللہ عزوجل کے نام پر ذبح کرو اور تم نیک کام کرو اور تم اللہ عزوجل کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے

شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

۴۲۳۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ وَ رُبَّمَا قَالَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ وَ رُبَّمَا ذَكَرَ اَبَا قِلَابَةَ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادٰى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اذْبَحُوْا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ مَا شِيَتُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔

۴۲۳۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ وَاَحْسِبُنِيْ قَدْ سَمِعْتُهُ مِنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٌ مِّنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثٍ كَيْمَا تَسَعَكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوْا وَ تَصَدَّقُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَاِنَّ هٰذِهِ الْاَيَّامَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ وَ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوْهُ غَنَمُكَ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيْلِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ

غرباء و مساکین کو کھلاؤ (صدقہ خیرات دو اور راہ خدا میں خرچ کرو)۔

۴۲۳۶: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے منیٰ میں آواز دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دورِ جاہلیت میں رجب میں عتیرہ کرتے تھے پھر آپ ہم کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم ذبح کرو جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم لوگ اللہ عزوجل کے لئے نیکی کرو اور تم (غرباء کو) کھانا کھلاؤ۔ یہ سن کر اس نے کہا کہ ہم لوگ فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تمام گھاس کھانے والوں میں یعنی چرنے والے جانوروں میں فرع ہے لیکن تم اس کی ماں کو کھلانے دو (یعنی جانور کی مادہ کو دودھ پلانے دو اور گھاس کھانے دو) اور جب وہ جانور بڑا ہو جائے اور وزن اٹھانے یعنی وزن لادنے کے لائق ہو جائے تو تم اس جانور کو ذبح کرو اور اس کا گوشت تقسیم کرو۔

۴۲۳۷: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص قبیلہ ھذیل کا فرد تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تم کو منع کیا تھا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے تا کہ تم لوگوں کو وہ گوشت کافی ہو جائے یعنی اس وقت لوگ محتاج تھے تو میں نے منع کر دیا تھا کہ قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ نہ جمع کرو۔ بلکہ اس کو کھا لو یا صدقہ کر دو تا کہ تمام محتاجوں کو مل جائے اور کوئی شخص بھوکا نہ رہ جائے۔ لیکن اب تم لوگوں کو اللہ عزوجل نے دولت مند بنا دیا تو تم لوگ کھاؤ اور خیرات دو اور اس کو رکھ لو اور چھوڑ دو اور یہ دن ۱۰' ۱۱' ۱۲ ذی الحجہ ہیں کھانے اور پینے کے اور یادِ الٰہی میں مشغول رہنے کے۔ یہ بات سن کر ایک شخص نے عرض کیا: ہم لوگ تو ماہ رجب میں دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الٰہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دورِ جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے لیکن

خَيْرٌ۔

۱۹۵۴: بَابُ تَفْسِيرُ الْفَرَعِ

۴۲۳۸: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ اَحْمَدُ بْنُ الْمِقْدَامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ ﷺ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً يَعْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوْهَا فِيْ اَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا قَالَ اِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِيْ كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتّٰى اِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَ تَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَاِنَّ ذٰلِكَ هُوَ خَيْرٌ۔

۴۲۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْمَلِيْحِ فَلَقِيْتُ اَبَا الْمَلِيْحِ فَسَاَلْتُهُ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيْرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَاْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَ بَرُّوا اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَاَطْعِمُوْا۔

۴۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ وَ عَنْ وَكِيْعِ ابْنِ عُدُسٍ عَنْ عَمِّهِ اَبِيْ رَزِيْنٍ لَقِيْطِ بْنِ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا كُنَّا نَذْبَحُ ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِيْ رَجَبٍ فَنَاْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا بَاْسَ بِهِ قَالَ وَكِيْعُ ابْنُ عُدُسٍ فَلَا اَدَعُهُ۔

کھلانے دے اس کی والدہ کو جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

باب: فرع کے متعلق احادیث

۴۲۳۸: حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی اور عرض کیا ہم لوگ تو ماہ رجب میں دور جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے لئے اور جس ماہ میں تمہارا دل چاہے اور تم نیک کام کرو رضا الٰہی کے لیے اور کھانا کھلاؤ مساکین کو۔ اس پر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگ دور جاہلیت میں فرع کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: بکریوں میں فرع ہے جس وقت وہ تیار ہو جائے تو کاٹ دو اور تم صدقہ دو گوشت کا مسافروں کو یہ بہتر ہے۔

۴۲۳۹: حضرت نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ دورِ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے۔ اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ ذبح کرو اللہ عزوجل کے واسطے۔ جس مہینہ میں پس جس قدر ہو سکے تم لوگ نیکی کرو اللہ عزوجل کے لئے اور کھانا کھلاؤ۔

۴۲۴۰: حضرت ابورزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ماہ رجب میں ہم لوگ دور جاہلیت میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم لوگ وہ جانور کھایا کرتے تھے اور جو کوئی ہمارے پاس آتا تھا ہم لوگ اس کو کھلاتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں ہے حضرت وکیع نے بیان کیا کہ جو اس حدیث کا راوی ہے کہ میں اس کو نہیں چھوڑتا ہوں (یعنی ماہ رجب کی قربانی کو)۔

۱۹۵۵: بَابُ جُلُودِ الْمَيْتَةِ

باب: مُردار کی کھال سے متعلق

۴۲۴۱ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَاةٍ مَيْتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوِ انْتَفَعَتْ بِإِهَابِهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَكْلَهَا۔

۴۲۴۱: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری دیکھی جو کہ پڑی ہوئی تھی۔ آپ نے فرمایا: یہ بکری کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس پر کسی قسم کا کوئی گناہ نہیں تھا کیا ہی اچھا ہوتا کہ وہ اس بکری کی کھال سے نفع حاصل کرتیں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ بکری مردار ہے۔ آپ نے فرمایا: اللہ نے صرف مردار کا کھانا حرام فرمایا ہے (نہ کہ اسکی کھال' بال یا سینگوں سے نفع حاصل کرنا)۔

۴۲۴۲ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَاةٍ مَيْتَةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

۴۲۴۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ آپ نے فرمایا: تم نے کس وجہ سے نفع نہیں اٹھایا اس کی کھال سے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہو گئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۳ أَخْبَرَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ شُعَيْبِ ابْنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ جَدِّي عَنِ ابْنِ أَبِي حَبِيْبٍ يَعْنِي يَزِيْدَ عَنْ حَفْصِ بْنِ الْوَلِيْدِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَهُ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ حَدَّثَهُ قَالَ أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَاةً مَيْتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوْا جِلْدَهَا فَانْتَفَعُوْا بِهِ قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا۔

۴۲۴۳ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گذرے جو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدہ میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کی ہوئی باندی کو عطا فرمائی تھی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ تو مردار ہوگئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۴ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ الْقَطَّانُ الرَّقِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَطَاءٌ

۴۲۴۴: حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بکری مرگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی کھال پر کس وجہ سے دباغت نہیں دی اور اس کھال سے نفع نہیں

مُدْرِجِیْنِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَتْنِیْ مَیْمُوْنَةُ اَنَّ شَاةً مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ اَلَّا دَفَعْتُمْ اِهَا بَهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ۔

نہیں اُٹھایا؟

دباغت سے کھال پاک ہو جاتی ہے:

یعنی کہ اگر کوئی گائے اونٹ بکری کوئی بھی حلال جانور مر جائے تو اس کا گوشت تو بالکل ناپاک ہے کھانے کی ممانعت ہے مگر کھال کو مختلف خارجی کاموں کے لئے استعمال ہوتی ہے شریعت مطہرہ میں دباغت سے کھال بالکل پاک صاف ہو جاتی ہے اگرچہ اس کی مشک بنوا کر اس سے پانی ہی کیوں نہ پیا جائے دباغت کے بعد کھال اسی طرح سے کام میں لائی جا سکتی ہے جس طرح سے مذبوحہ جانور کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے مردہ جانور کی بھی کھال کا ایسا ہی حکم ہے کیونکہ انسان اور خنزیر کی کھال کے علاوہ ہر کھال دباغت بعد پاک ہو جاتی ہے مزید تفصیل تھوڑا آگے چل کر (حدیث مبارکہ ۴۲۵۸ کے ضمن میں) پڑھ لیں۔ (جامی)

۴۲۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ بِشَاةٍ لِمَیْمُوْنَةَ مَیْتَةٍ فَقَالَ اَلَّا اَخَذْتُمْ اِهَا بَهَا فَدَبَغْتُمْ فَانْتَفَعْتُمْ۔

۴۲۴۵: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ایک مردار بکری کے پاس سے گذرے جو کہ میمونہ ؓ کی تھی آپ نے فرمایا: تم نے اس کی کھال کس وجہ سے دباغت کر کے استعمال نہیں کی (یعنی اس طریقہ سے وہ کھال ضائع ہونے سے بچ جاتی)۔

۴۲۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَرَّ النَّبِیُّ ﷺ عَلٰی شَاةٍ مَیْتَةٍ فَقَالَ اَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِاِهَابِهَا۔

۴۲۴۶: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مردار بکری کے پاس سے گذرے آپ نے فرمایا تم نے اس کی کھال سے کس وجہ سے نفع نہیں حاصل کیا؟

۴۲۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِیْزِ بْنِ اَبِیْ رِزْمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ ابْنِ اَبِیْ خَالِدٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عِکْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْکَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِیْهَا حَتّٰی صَارَتْ شَنًّا۔

۴۲۴۷: حضرت سودہ ؓ سے روایت ہے کہ ایک بکری مر گئی تو ہم نے اس کی کھال کو دباغت کیا پھر ہمیشہ ہم لوگ اس میں نبیذ بناتے تھے یہاں تک کہ وہ بکری پرانی ہو گئی۔

۴۲۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ وَعَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَیُّمَا اِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

۴۲۴۸: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی کھال پر دباغت ہو گئی تو وہ کھال پاک ہو گئی۔

۴۲۴۹: اَخْبَرَنِی الرَّبِیْعُ بْنُ سُلَیْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ قَالَ

۴۲۴۹: حضرت ابن وعلہ ؓ سے ابن عباس ؓ نے دریافت کیا کہ

حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ وَهُوَ ابْنُ مُضَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْخَيْرِ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ اَنَّهُ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ اِنَّا نَغْزُوْا هٰذَا الْمَغْرِبَ وَاِنَّهُمْ اَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قِرَبٌ يَكُوْنُ فِيْهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُوْرٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَاْيِكَ اَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

ہم لوگ جہاد کے لئے مغربی ممالک جاتے ہیں وہاں کے لوگ بت پرستی میں مبتلا ہیں اور ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکیں ہوتی ہیں۔ انہوں نے (جواباً) کہا۔ جس چیز کی دباغت ہو جائے تو وہ پاک ہے۔ میں نے کہا: یہ تم اپنی عقل و فہم سے کہہ رہے ہو یا تم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے جواباً کہا: نہیں! نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔

۴۲۵۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ جَوْنِ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ سَلَمَةَ ابْنِ الْمُحَبَّقِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ دَعَا بِمَاءٍ مِّنْ عِنْدِ امْرَاَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِيْ اِلَّا فِيْ قِرْبَةٍ لِيْ مَيْتَةٍ قَالَ اَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِيْهَا قَالَتْ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۰: حضرت سلمہ بن محبق سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خاتون کے ہاتھ سے پانی منگایا۔ اس نے عرض کیا میرے پاس تو وہ پانی مردہ جانور کی مشک میں ہے (یعنی میرے خیال میں وہ پانی پاک نہیں۔ آپ نے فرمایا تم نے دباغت کی تھی؟ اس نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تو وہ کھال دباغت سے پاک ہوگئی۔

۴۲۵۱: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طَهُوْرُهَا۔

۴۲۵۱: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دباغت کرنے سے وہ کھال پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

۴۲۵۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے مردار کی کھال کے متعلق دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دباغت دینے سے وہ (کھال) پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۳: اَخْبَرَنَا اَيُّوْبُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْوَزَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

۴۲۵۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوبَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

۴۲۵۴: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردار کی پاکی اس کی (کھال کی) دباغت کرنا ہے۔

۱۹۵۶: بَابُ مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُودُ الْمَيْتَةِ

باب مُردار کی کھال کو کس چیز سے دباغت دی جائے؟

۴۲۵۵: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ أَنَّ عَبْدَاللَّهِ بْنَ مَالِكِ بْنِ حُذَافَةَ حَدَّثَهُ عَنِ الْعَالِيَةِ بِنْتِ سُبَيْعٍ أَنَّ مَيْمُونَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ حَدَّثَتْهَا أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّونَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِصَانِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

۴۲۵۵: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قبیلہ قریش کے کچھ لوگ ایک بکری کو گدھے کی طرح سے کھینچتے ہوئے گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہی اچھا ہوتا کہ تم اس کی کھال نکال لیتے۔ انہوں نے عرض کیا یہ تو مردار ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو پاک کردیتا پانی اور قرظ (نامی گھاس یا چھال وغیرہ کہ جس سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

۴۲۵۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِي ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۶: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تحریر فرمایا تھا وہ میرے سامنے پڑھا گیا میں ایک جوان لڑکا تھا۔ آپ نے فرمایا تم لوگ نہ فائدہ حاصل کرو مردوں کی کھال یا پٹھے سے (یعنی کھال کو دباغت سے قبل نفع نہ اٹھاؤ کیونکہ بغیر دباغت کے خون اور رطوبت وغیرہ ہاتھ کو لگ جائیں گی کہ آج کل نمک وکیمیکل وغیرہ سے دباغت دی ہوتی ہے وہ بھی درست ہے)۔

۴۲۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

۴۲۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عکیم سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو تحریر فرمایا تم لوگ نہ نفع اٹھاؤ مردار کی کھال یا پٹھے سے۔

۴۲۵۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ هِلَالٍ الْوَزَّانِ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِلَى جُهَيْنَةَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوا مِنَ الْمَيْتَةِ

۴۲۵۸: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے حضرات کو تحریر فرمایا کہ تم لوگ مردہ کی کھال یا پٹھے سے نفع نہ حاصل کرو۔

بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَصَحُّ مَا فِيْ هٰذَا الْبَابِ فِيْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ حَدِيْثُ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَاللّٰهُ تَعَالٰى أَعْلَمُ۔

مردار کی کھال سے متعلق امام نسائی رحمہ اللہ کی رائے:

حضرت امام نسائی رحمہ اللہ اس سلسلہ میں فرماتے ہیں کہ جس وقت مردار کی کھال کی دباغت ہو جائے تو تمام مذکورہ بالا احادیث شریفہ سے زیادہ صحیح حضرت زہری رحمہ اللہ کی روایت ہے انہوں نے حضرت عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت نقل کی اور انہوں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور انہوں نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت نقل کی (جو کہ سابق میں گذر چکی ہے) اس حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مردار کی کھال دباغت دینے سے پاک ہو جاتی ہے (واضح رہے کہ انسان کی کھال اس کی عظمت اور اس کے احترام کی وجہ سے اور خنزیر کی کھال اس کے نجس العین ہونے کی وجہ سے کبھی پاک نہیں ہوتی) جمہور علماء کی یہی رائے ہے جیسا کہ سنن نسائی شریف کی مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قال عبدالرحمن اصح ما فی هذا الباب فی جلود المیتة اذا دبغت حدیث الزهری عن عبیدالله بن عبدالله عن ابن عباس عن میمونة (متن سنن نسائی شریف)

۱۹۵۷: بَابُ الرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

باب: مردار کی کھال سے دباغت کے بعد نفع حاصل کرنا

۴۲۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا بِشْرُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قُسَيْطٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ ثَوْبَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ أَنْ يُسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ۔

۴۲۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے نفع حاصل کرنے کا حکم فرمایا کہ جس وقت اس پر دباغت ہو جائے۔

۱۹۵۸: بَابُ النَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِجُلُوْدِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی کھالوں سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۴۲۶۰: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيٰى عَنِ

۴۲۶۰: حضرت ابوملیح سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد

ابْنِ اَبِیْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ۔

۴۲۶۱: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِیْ كَرِبَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ وَمَیَاثِرِ النُّمُوْرِ۔

۴۲۶۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِیْ كَرِبَ عَلٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ لَهٗ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَیْهَا قَالَ نَعَمْ۔

بَابُ النَّهْیُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِ الْمَیْتَةِ

۴۲۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَزِیْدَ ابْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهٗ حَرَّمَ بَیْعَ الْخَمْرِ وَالْمَیْتَةِ وَالْخِنْزِیْرِ وَ الْاَصْنَامِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَیْتَ شُحُوْمَ الْمَیْتَةِ فَاِنَّهٗ یُطْلٰی بِهَا السُّفُنُ وَیُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَ یَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْیَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَیْهِمُ الشُّحُوْمَ جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ۔

۱۹۶۰: بَاب النَّهْیُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

۴۲۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

سے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں (کے استعمال) سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱: حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم اور سونے اور چیتے کے چرم کے (بچھونا بنانے) سے یعنی چیتے کی کھال کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

۴۲۶۲: حضرت خالد سے روایت ہے کہ حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ عزوجل کی تم کو علم ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے انہوں نے فرمایا جی ہاں (معلوم ہے)۔

باب: مردار کی چربی سے نفع حاصل کرنے کی ممانعت

۴۲۶۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا اور آپ اس وقت مکہ مکرمہ میں تھے (کہ آپ نے فرمایا) اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے شراب مردار سور اور بتوں کو فروخت کرنے اور خریدنے سے۔ اس پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مردار کی چربی تو استعمال ہوتی ہے اور اس کو کشتیوں پر لگاتے ہیں اور کھالوں پر ملتے ہیں اور رات میں روشنی کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی حرام فرمادی تو اس کو (پہلے تو) گلایا پھر اس کو فروخت کیا اور اس کی قیمت لگائی۔

باب: حرام شے سے فائدہ حاصل کرنے کی ممانعت سے متعلق حدیث

۴۲۶۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی انہوں نے کہا کہ

أَبْلَغَ عُمَرُ أَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ أَلَمْ يَعْلَمْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُومُ فَجَمَلُوهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي أَذَابُوهَا۔

اللہ عزوجل سمرہ کو تباہ کر دے ان کو معلوم نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عزوجل یہودیوں کو تباہ کر دے جس وقت ان پر چربی حرام ہوئی تو (پہلے) اس کو گلایا (اور اس کا تیل فروخت کیا)۔

۱۹۶۱ باب الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

باب: اگر چوہا گھی میں گر جائے تو کیا کرنا ضروری ہے؟

۴۲۶۵ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ فَأْرَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوهُ۔

۴۲۶۵ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک چوہا گھی میں گر گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا تم لوگ چوہے کو (گھی کے اندر سے) نکال دو اور باقی گھی کھالو۔

گھی میں اگر چوہا گر جائے؟

مطلب یہ ہے کہ جب وہ گھی جما ہوا ہے تو اس کے اثرات تمام گھی میں نہیں پہنچیں گے اور وہ چوہا نکال دینے سے گھی پاک ہو جائے گا لیکن اگر گھی بہنے والا ہے تو چوہا گرنے سے وہ ناپاک ہو گیا۔ اس مسئلہ میں تفصیل ہے کتب فقہ میں اس کی تفصیلی بحث ہے۔

اگر مزید تفصیل مقصود ہو تو اردو مذہبی کتاب ''بہشتی زیور ص ۵۷'' حصہ اوّل میں تفصیل دیکھی جا سکتی ہے۔

۴۲۶۶ أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُورِيُّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ جَامِدٍ فَقَالَ خُذُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَأَلْقُوهُ۔

۴۲۶۶: اس روایت کا مضمون حسب سابق ہے۔ لیکن اس روایت میں یہ اضافہ ہے کہ گھی جما ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ چوہا اور جو اس کے چاروں طرف گھی ہے اس کو نکال کر پھینک دو۔

۴۲۶۷ أَخْبَرَنَا خُشَيْشُ بْنُ أَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَخْبَرَنِي عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بُوذُوَيْهِ أَنَّ مَعْمَرًا ذَكَرَهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ مَيْمُونَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَأْرَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ إِنْ كَانَ

۴۲۶۷ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھی جما ہوا ہے تو چوہا اور اس کے پاس کا گھی نکال کر پھینک دو اور اگر وہ گھی پتلا ہے تو اس کے نزدیک مت جاؤ (یعنی کہ تمام گھی خراب ہو گیا)۔

جَامِدًا فَأَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَ إِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔

۴۲۶۸ أَخْبَرَنَا سَلَمَةُ بْنُ أَحْمَدَ بْنِ سُلَيْمِ بْنِ عُثْمَانَ الْفَوْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّي الْخَطَّابُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حِمْيَرَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتُ بْنُ عَجْلَانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيْتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلٰى أَهْلِ هٰذِهِ الشَّاةِ لَوِ اسْتَمْتَعُوْا بِإِهَابِهَا۔

۴۲۶۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک مردار بکری کے پاس سے گزر ہوا تو آپ نے فرمایا: کاش اس بکری کے مالک اس کی کھال اتار لیتے پھر اس سے نفع حاصل کرتے (یعنی اس کی کھال کو دباغت دے کر نفع اٹھاتے)۔

۱۹۲۲: بَاب الذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْإِنَاءِ

باب: اگر مکھی برتن میں گر جائے؟

۴۲۶۹ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِي سَعِيْدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔

۴۲۶۹: حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کسی کے برتن میں مکھی گر جائے تو اس کو اچھی طرح سے اس میں غرق کر دے (کیونکہ مکھی کے ایک بازو میں شفا ہے جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے)۔

آخر كتاب العتيرة والفرع والعتيرة

(۴۲)

کتاب الصید والذبائح

شکاراور ذبیحوں سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۱۹۶۳:بَابُ الْأَمْرِ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الصَّيْدِ

۴۲۷۰: أَخْبَرَنَا الْإِمَامُ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ النَّسَائِيُّ بِمِصْرَ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَإِنْ أَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَإِنْ أَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ أَمْسَكَهُ عَلَيْكَ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَإِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلَابًا فَقَتَلْنَ فَلَمْ يَأْكُلْنَ فَلَا تَأْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَإِنَّكَ لَا تَدْرِيْ أَيُّهَا قَتَلَ۔

باب: شکاراور ذبح کرنے کے وقت بسم اللہ کہنا

۴۲۷۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اپنے کتے کو شکار پر چھوڑ دو تو بسم اللہ کہو پھر اگر تم اس شکار کو زندہ پاؤ تو تم اس کو ذبح کر دو بسم اللہ کہہ کر اور اگر شکار کو کتا مار دے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اس کو کھا لو اس لیے کہ اس نے پکڑا تمہارے واسطے اور اگر وہ کتا اس میں سے کھا لے تو تم مت کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے واسطے پکڑا ہے (اور جب تم اس میں سے کھا گئے) اور دوسرے یہ کہ وہ کتا معلوم ہوا کہ سدھا ہوا نہیں ہے پھر اس کا شکار کس طرح سے درست ہوگا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ وہ کتے بھی شریک ہو گئے (جن کو ان کے مالکوں نے بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑا (مثلاً مشرکین وکفار کے کتے تھے) تو شکار میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس کا علم نہیں ہے کہ کون سے کتے نے اس کو مارا؟

۱۹۶۴:بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

۴۲۷۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

باب: جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو اُس چیز کو کھانے کی ممانعت

۴۲۷۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَ قِيْذٌ وَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاَخَذَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَاِنَّ اَخْذَهٗ ذَكَاتُهٗ وَاِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيْتَ اَنْ يَكُوْنَ اَخَذَ مَعَهٗ فَقَتَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ اِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

سے دریافت کیا کہ معراض کے شکار سے متعلق تو آپ نے فرمایا اگر جانور پر وہ لگ جائے تو تم اس کو کھالو اور اگر آڑی لکڑی پڑی ہے تو وہ موقوذہ ہے (جس کو قرآن کریم میں حرام قرار دیا گیا ہے) پھر میں نے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت تم اپنا کتا چھوڑ دو اور وہ شکار کو پکڑ لے لیکن اس میں سے وہ نہ کھائے تو تم اس کو کھالو کیونکہ اس کا پکڑ لینا وہ ہی گویا شکار کا ذبح کرنا ہے اور جو تمہارے کتے کے ساتھ اور کتے ہوں پھر تم کو ڈر ہو کہ شاید وہ دوسرے کتے نے بھی پکڑلیا ہو تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتوں پر۔

معراض اور موقوذۃ کی تحقیق:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک لفظ معراض بیان فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح یہ ہے کہ معراض وہ تیر ہے کہ جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو صرف ایک لکڑی نوک دار اور چھلی ہوئی ہو اور بعض حضرات نے فرمایا کہ معراض وہ وزن دار لکڑی ہے کہ جس میں دونوں جانب یا ایک جانب لوہا لگا ہوا ہو اس کو پھینک کر مارتے ہیں کبھی اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی شکار پر وہ معراض ترچھا پڑتا ہے اور اس ترچھے پن سے بھی جانور مرجاتا ہے۔المعراض بکسر میم خشبته ثقلیته اوعصاء فی طرفها حدیدة او یسهم لا ریش له بان نفذ فی اللحم و قطع شیئًا من الجلد- زہرالربی علی النسائی ص:۱۹۲ ج ۲ اور موقوذہ وہ جانور ہے جو کہ کسی وزن دار چیز سے مارا جائے جیسے کہ پتھر لاٹھی اور لوہے وغیرہ سے کہ قرآن کریم میں اس کی حرمت مذکور ہے۔

۱۹۲۵: بَابُ صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

باب: سدھائے ہوئے کتے سے شکار

۴۲۷۳: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالصَّمَدِ عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرٌ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَ فَيَاْخُذُ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَ ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا

۴۲۷۳: حضرت عدی بن حاتم نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم شکاری کتا (سدھایا ہوا) اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ جانور اس کو پکڑ لے تو تم اس کو کھالو۔ میں نے عرض کیا: اگر چہ وہ شکار مار ڈالے۔ فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: میں معراض (بغیر پر کا تیر) پھینکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا اگر تم جب جانور چھوڑ دو اور اس کے تمہارے تیر کی نوک لگ جائے تو تم وہ شکار کھالو اور اگر وہ تیر آڑا

تَاْكُلْ۔

۱۹۶۶: بَابُ صَيْدُ الْكَلْبَ الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

۴۲۷۳: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ الْكُوْفِیُّ الْمُحَارِبِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَيْوَةَ ابْنِ شُرَيْحٍ قَالَ سَمِعْتُ رَبِيْعَةَ بْنَ يَزِيْدَ يَقُوْلُ اَنْبَاَنَا اَبُوْ اِدْرِيْسَ عَائِذُ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیَّ يَقُوْلُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ اَصِيْدُ بِقَوْسِیْ وَ اَصِيْدُ بِكَلْبِی الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِی الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ وَكُلْ وَمَا اَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِیْ لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهٗ فَكُلْ۔

۱۹۶۷: بَابُ اِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ

۴۲۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ اَبُوْ صَالِحٍ الْمَكِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا فُضَيْلُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كِلَابِی الْمُعَلَّمَةَ فَاَمْسَكْنَ عَلَیَّ فَاٰكُلُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَ اِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ اَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْزِقُ قَالَ اِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَاِنْ اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۱۹۶۸: بَابُ اِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهٖ كَلْبًا لَمْ يُسَمِّ عَلَيْهِ

لگے تو نہ کھاؤ۔

باب: جو کتا شکاری نہیں ہے اس کے شکار سے متعلق

۴۲۷۳: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس ملک میں ہوں کہ جس جگہ شکار بہت ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں اور شکاری کتے سے اور اس کتے سے بھی جو کہ شکاری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو تیر سے مارے تو وہ اللہ کا نام لے تو وہ بھی کھاؤ اور جو اس کتے سے پکڑے جو شکاری نہیں ہے پھر زندہ ہاتھ آئے اور ذبح کر لو تو تم کھاؤ (اور اگر وہ جانور مردہ حالت میں ملے تو وہ حرام ہے)۔

باب: اگر کتا شکار کو قتل کر دے؟

۴۲۷۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتوں کو اپنے شکار پر چھوڑتا ہوں پھر وہ کتے شکار پکڑ لیتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جب تم شکاری کتوں کو چھوڑ دو پھر وہ شکار پکڑ لیں تو تم وہ کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ اس جانور کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں لیکن یہ لازم ہے کہ اور کوئی کتا ان کے ساتھ شریک نہ ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا: میں معراض (جس کی تشریح گذر چکی ہے) پھر وہ (نوک سے) گھس جاتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر گھس جائے تو تم وہ شکار کھا لو اور اگر وہ شکار ایسا ہو کہ جس پر معراض ترچھا پڑے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ (وہ حلال نہ ہوگا)۔

باب: اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شامل ہو جائے جو بسم اللہ کہہ کر نہ چھوڑا گیا ہو

۴۲۷۵: اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اَعْیَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ عَامِرِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَخَالَطَتْہُ اَکْلُبٌ لَمْ تُسَمِّ عَلَیْھَا فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّھَا قَتَلَہٗ۔

۴۲۷۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے رسول کریم ﷺ سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت تم (شکار پر) اپنا کتا چھوڑو پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے شامل ہو جائیں جو کہ بسم اللہ کہہ کر نہیں چھوڑے گئے تھے تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ معلوم نہیں کہ کس کتے نے اس کو مارا۔

۱۹۶۹: بَابُ اِذَا وَجَدَ مَعَ کَلْبِہٖ کَلْبًا غَیْرَہٗ

باب: جب تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے کو پاؤ

۴۲۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی قَالَ حَدَّثَنَا زَکَرِیَّا وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ زَائِدَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الْکَلْبِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَسَمَّیْتَ فَکُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ کَلْبًا اٰخَرَ مَعَ کَلْبِکَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

۴۲۷۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا بسم اللہ کہہ کر چھوڑو تو تم (وہ شکار کھاؤ) اور اگر تم دوسرا کتا اپنے کتے کے ساتھ پاؤ تو تم وہ شکار چھوڑ دو کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ کہی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَھُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِیُّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ وَکَانَ لَنَا جَارًا وَ دَخِیْلًا وَ رَبِیْطًا بِالنَّھْرَیْنِ اَنَّہٗ سَاَلَ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اُرْسِلُ کَلْبِیْ فَاَجِدُ مَعَ کَلْبِیْ کَلْبًا قَدْ اَخَذَ لَا اَدْرِیْ اَیُّھُمَا اَخَذَ قَالَ لَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا سَمَّیْتَ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلٰی غَیْرِہٖ۔

۴۲۷۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت شعبی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ ہمارا پڑوسی تھا اور ہم لوگوں کے پاس وہ آتا جاتا تھا اور اس نے دُنیا کو نہرین نامی شہر میں چھوڑ (ترکِ دنیا کر) رکھا تھا۔ اس نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ میں دوسرا کتا پاتا ہوں مجھ کو اس کا علم نہیں ہے کہ اس نے شکار کو پکڑ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ اس لیے کہ تم نے تو بسم اللہ کہی تھی اپنے کتے پر نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۷۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنِ الْحَکَمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ بِمِثْلِ

۴۲۷۸: حضرت عدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو کہ سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

ذٰلِكَ

٤٢٧٩: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو الْغَيْلَانِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ أَبِي السَّفَرِ عَنْ عَامِرٍ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

٤٢٨٠: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ ابْنِ أَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنِ الْحَكَمِ عَنِ الشَّعْبِيِّ وَعَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

١٩٧٠: بَابُ الْكَلْبُ يَأْكُلُ مِنَ الصَّيْدِ

٤٢٨١: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ وَهُوَ ابْنُ هَارُونَ أَنْبَأَنَا زَكَرِيَّا وَ عَاصِمٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ قَالَ وَسَأَلْتُهُ عَنْ كَلْبِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ فَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ مَعَهُ كَلْبًا غَيْرَ كَلْبِكَ وَقَدْ قَتَلَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا ذَكَرْتَ

۴۲۷۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا: میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں آپ نے فرمایا: جب تم اپنا کتا چھوڑ و بسم اللہ پڑھ کر تو تم اس کے شکار کو کھالو اور اگر جو کتا اس شکار میں سے کچھ کھالے تو تم اس شکار کو نہ کھاؤ۔ اس لیے کہ اس نے وہ شکار اپنے (کھانے کے) واسطے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے کھانے کے لیے ورنہ وہ کتا تمہارا شکار کیوں کھاتا) اور جس وقت تم اپنا کتا چھوڑو پھر تم اس کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۰: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ میں (شکار کی طرف) اپنا کتا چھوڑتا ہوں پھر میں اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں (یعنی میرے سدھائے ہوئے کتے کے ساتھ ساتھ دوسرا کتا بھی شکار کی طرف لگ جاتا ہے) یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کس نے شکار پکڑا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی نہ کہ دوسرے کے کتے پر۔

باب: اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا حکم ہے؟

۴۲۸۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے معراض کے شکار سے متعلق عرض کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اگر (وہ تیر) نوک کی طرف سے مارے تو تم وہ شکار کھالو اور اگر ترچھا پڑے تو وہ موقوذہ ہے (یعنی اس شکار کا کھانا حرام ہے) پھر میں نے شکاری کتے سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم اپنا کتا خدا کا نام لے کر چھوڑ دو تو تم وہ شکار کھالو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار دے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار دے البتہ اگر اس میں سے وہ شکار کھالے تو تم نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور (اس دوسرے کتے) نے شکار مار دیا ہو تو تم وہ

اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ۔

شکار نہ کھاؤ (اور اگر زندہ ہو تو اس شکار کو باقاعدہ ذبح کر کے اس کا گوشت کھانا درست ہے) کیونکہ تم نے اللہ کا نام دوسرے کتے پر لیا تھا نہ کہ دوسرے کتے پر۔

۴۲۸۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِىْ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِيِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّيْدِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ وَاِنْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلَيْهِ وَلَمْ يُمْسِكْ عَلَيْكَ۔

۴۲۸۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم اپنا کتا اللہ کا نام لے کر چھوڑو پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے شکار نہ کھائے تو تم وہ شکار کھاؤ اور اگر کتا وہ شکار کھا لے (یا منہ مارے) تو تم وہ شکار نہ کھاؤ کیونکہ اس نے وہ شکار اپنے واسطے پکڑا نہ کہ تمہارے واسطے۔

۱۷۱: بَابُ الْاَمْرِ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

باب: کتوں کے مارنے کا حکم

۴۲۸۳: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِىْ ابْنُ السَّبَّاقِ قَالَ اَخْبَرَتْنِىْ مَيْمُوْنَةُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ لٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ حَتّٰى اِنَّهٗ لَيَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكَلْبِ الصَّغِيْرِ۔

۴۲۸۳: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے عرض کیا: ہم (ملائکہ رحمت) اس کمرہ میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا یا تصویر ہو۔ یہ بات سن کر آپ نے کتوں کو ہلاک کیے جانے کا حکم فرمایا یہاں تک کہ چھوٹے کتے کو بھی مارنے کا حکم فرمایا۔

۴۲۸۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ غَيْرَ مَا اسْتُثْنِىَ مِنْهَا۔

۴۲۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مارنے کا حکم فرمایا لیکن وہ کتے کہ جن کو اس حکم سے مستثنیٰ فرمایا گیا وہ شکار کے کتے کھیت (کی حفاظت کے کتے) اور جانوروں کی حفاظت کے کتے اور حفاظت اور پہرہ دینے والے کتے تھے۔

۴۲۸۵: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ قَالَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِىْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَافِعًا صَوْتَهٗ يَاْمُرُ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

۴۲۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اونچی آواز سے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرما رہے تھے پھر وہ کتے ہلاک کیے جا رہے تھے لیکن شکاری یا جانوروں (یا کھیتی) کی حفاظت کرنے والے کتے نہ مارے

فَكَانَتِ الْكِلَابُ تُقْتَلُ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِيَةٍ۔

جائیں۔

۴۲۸۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ كَلْبَ مَا شِيَةٍ۔

۴۲۸۶: حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ آپؐ نے سب قسم کے کتوں کے مار ڈالنے کا حکم فرمایا' سوائے شکاری کتے اور ریوڑ کی حفاظت کے لئے رکھے ہوئے کتے کے۔

۱۹۷۲: بَابُ صِفَةُ الْكِلَابِ الَّتِي أَمَرَ بِقَتْلِهَا

باب: آپ نے کس طرح کے کتے ہلاک کرنے کا حکم فرمایا؟

۴۲۸۷: أَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ لَا أَنَّ الْكِلَابَ أُمَّةٌ مِّنَ الْأُمَمِ لَأَمَرْتُ بِقَتْلِهَا فَاقْتُلُوْا مِنْهَا الْأَسْوَدَ الْبَهِيْمَ وَأَيُّمَا قَوْمٍ اتَّخَذُوْا كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ حَرْثٍ أَوْ صَيْدٍ أَوْ مَا شِيَةٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ۔

۴۲۸۷: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر کتے ایک ہی قسم کے نہ ہوتے جس طریقہ سے کہ جانوروں کی قسمیں ہوتی ہیں تو میں ان کے مار ڈالنے کا حکم دیتا تو تم لوگ ان کتوں میں سے ایک کالے سیاہ رنگ والے کتے کو مار ڈالو کیونکہ وہ عام طریقہ سے ایذا پہنچانے والا ہوتا ہے اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کتا کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے تو ان کے ثواب میں سے ہر دن ایک قیراط منہا ہوگا۔

۱۹۷۳: بَابُ امْتِنَاعُ الْمَلَائِكَةِ مِنْ دُخُوْلِ بَيْتٍ فِيْهِ كَلْبٌ

باب: جس مکان میں کتا موجود ہو وہاں پر فرشتوں کا داخل نہ ہونا

۴۲۸۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَيَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ أَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ نُجَيٍّ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِيْ طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَلَائِكَةُ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ صُوْرَةٌ وَّلَا كَلْبٌ وَّلَا جُنُبٌ۔

۴۲۸۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (رحمت کے فرشتے) اس مکان (یا دکان وغیرہ) میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو یا کوئی جنبی شخص ہو۔

کتے کی وجہ سے رحمت کے فرشتوں سے دوری اور کتا پالنے کی وعید شدید:

مذکورہ بالا احادیث شریفہ میں کتوں کے مارنے کا حکم ہے جو کہ منسوخ ہو گیا البتہ بلاضرورت شرعی کتا پالنے کی وجہ سے روزانہ دو قیراط کم ہونے سے متعلق مذکور ہے تو واضح رہے کہ اس قیراط کے بارے میں اللہ عزوجل کو ہی علم ہے حاصل یہ ہے کہ کتا پالنے والے شخص کے اعمال میں روزانہ ثواب کم ہوتا رہے گا اور ایسا شخص رحمت خداوندی سے محروم رہے گا۔ قیراطان لعل الا ختلاف حسب اختلاف الزمان فاولًا فی امر الکلاب حتی امر بقتلی ثمَّ فسخ القتل و بین انه یتقص من

الاجر قیراطان ثم خفف من ذالك الی قیراط زہرالربٰی حاشیہ نسائی ص ۱۹۴ ج ۲۔ حاصل عبارت یہ ہے کہ بعض روایت کے مطابق ایک قیراط کم ہونے اور بعض روایت کے مطابق دو قیراط کم ہونے کا حکم باقی رہا اور قتل کرنے کا حکم منسوخ ہو گیا اور قیراط عرب کا ایک پیمانہ ہے۔

مذکورہ حدیث سے معلوم ہوا کہ مذکورہ تین اشیاء جس جگہ ہوں وہاں پر رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوتے جیسا کہ دیگر احادیث میں بھی ہے اور تصویر چاہے ہاتھ سے بنائی ہو یا کیمرہ سے کھینچی گئی ہو سب کا ایک ہی حکم ہے اور تصویر کی حرمت اور اس سے متعلق تفصیلی بحث کتاب التصویر احکام التصویر میں ملاحظہ فرمائیں یہ کتاب حضرت مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نور اللہ مرقدہ کی تصنیف ہے اور جنبی وہ شخص ہے کہ جس کو کہ غسل کی حاجت ہو تو جب تک وہ غسل نہ کر لے تو رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہ ہوں گے۔

آگے ایک اور حدیث شریف میں بلاضرورت شرعی کتا پالنے کی وعید مذکور ہے حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جانور کے گلے کی حفاظت یا شکار کرنے یا کھیتی باڑی کی حفاظت کے علاوہ کتا پالے تو وہ شخص مذکورہ بالا وعید کا مستحق ہے اور قیراط کم ہونے سے متعلق عمل میں کمی کی تشریح بیان کی جا چکی ہے۔

۴۲۸۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَإِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُورٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَّلَا صُورَةٌ۔

۴۲۸۹: حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مکان میں فرشتے داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا تصویر ہو۔

۴۲۹۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ أَخْبَرَنِي ابْنُ السَّبَّاقِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَتْنِي مَيْمُونَةُ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ أَيْ رَسُولَ اللَّهِ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَا وَاللَّهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهُ كَذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ

۴۲۹۰: حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز فجر کے وقت غمگین اور مایوس حالت میں بیدار ہوئے میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آج نماز فجر کے وقت سے آپ کا چہرا اترا ہوا محسوس کر رہی ہوں۔ آپ نے فرمایا: مجھ سے حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے آج رات ملاقات کا وعدہ فرمایا تھا لیکن وہ مجھ سے نہیں ملے اور خدا کی قسم انہوں نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی پھر تمام دن وہ اسی طرح رہے۔ اس کے بعد آپ کو خیال ہوا کہ ایک کتے کا پلا ہمارے تخت کے نیچے تھا آپ نے حکم فرمایا وہ باہر نکالا گیا پھر آپ نے پانی لے کر اس جگہ چھڑک دیا۔ شام کے وقت حضرت جبرئیل امین علیہ السلام تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا: تم نے تو گذشتہ رات آنے کا وعدہ کیا تھا۔ انہوں نے جواب دیا: جی ہاں لیکن ہم لوگ اس

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِىْ اَنْ تَلْقَانِى الْبَارِحَةَ قَالَ اَجَلْ وَلٰكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ قَالَ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ۔

مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس جگہ کتا ہو یا کوئی تصویر ہو چنانچہ اس صبح کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کے قتل کیے جانے کا حکم فرمایا۔

۱۹۷۴: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ

باب: جانوروں کے گلے کی حفاظت کی خاطر کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرِ بْنِ سُوَيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَنْظَلَةَ قَالَ سَمِعْتُ سَالِمًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ ؓ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ اِلَّا ضَارِيًا اَوْ صَاحِبَ مَاشِيَةٍ۔

۴۲۹۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے عرض کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرِ بْنِ اِيَاسِ بْنِ مُقَاتِلِ بْنِ مُشَمْرِجِ بْنِ خَالِدٍ السَّعْدِيُّ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ خُصَيْفَةَ قَالَ اَخْبَرَنِى السَّائِبُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهٗ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ اَبِىْ زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِىْ عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ۔

۴۲۹۲: حضرت سفیان بن ابی زہیر شنائی ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص نہ کھیت کی حفاظت کے لیے اور نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے (بلکہ شوقیہ) کتا پالے تو اس شخص کے اعمال میں سے روزانہ ایک قیراط (عمل) کم ہوگا۔ سائب بن یزید نے حضرت سفیان ؓ سے عرض کیا: کیا تم نے یہ بات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! قسم اس مسجد کے پروردگار کی! (میں نے یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے)۔

۱۹۷۵: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ اِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ

باب: شکار کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت سے متعلق

۴۲۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سَمِعَهٗ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَمْسَكَ كَلْبًا اِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا اَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نُقِصَ مِنْ اَجْرِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ۔

۴۲۹۳: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر و ثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ عَنْ سُفْيَانَ

۴۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ نے عرض کیا: رسول اللہ ﷺ نے

قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ۔

ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۱۹۷۲: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

باب: کھیت کی حفاظت کرنے کے لئے کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَابْنُ أَبِي عَدِيٍّ وَ مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ عَوْفٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَا شِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔

۴۲۹۵: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی کتا پالے علاوہ (بکریوں وغیرہ کی حفاظت کے) گلے کے یا کھیت یا شکار کے لیے تو اس کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوتا رہے گا۔

۴۲۹۶: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ زَرْعٍ أَوْ مَا شِيَةٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ۔

۴۲۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو روزانہ اس کے اجر وثواب میں سے دو قیراط کم ہوں گے لیکن شکاری کتا یا ریوڑ کا کتا جو کہ بکریوں کے ریوڑ کی حفاظت کرتا ہے اس کا پالنا درست ہے۔

۴۲۹۷: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَا شِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ۔

۴۲۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا کھیت کی (حفاظت کے علاوہ) کے لیے کتا پالے تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ دو قیراط کم ہوتے رہیں گے۔

۴۲۹۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حَرْمَلَةَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَا شِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ وَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ حَرْثٍ۔

۴۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کتا پالے لیکن ریوڑ کا کتا یا شکار کا کتا (یعنی ان دو قسم کے کتے کے علاوہ کتا پالے) تو اس شخص کے عمل میں سے روزانہ ایک قیراط کم ہوگا۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یا کھیت کا کتا وہ بھی معاف ہے (یعنی باغ، باغیچے اور کھیت کی حفاظت کرنے والا کتا اگر کسی نے پال لیا تو وہ شخص گنہگار نہیں ہوگا۔)

۱۹۷۷: بَابُ النَّهْيِ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ

باب: کتے کی قیمت لینے کی ممانعت

۴۲۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ هِشَامٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

۴۲۹۹: حضرت ابو مسعود عقبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت لینے سے اور طوائف کی اُجرت اور نجومی کی اُجرت لینے (دینے) سے۔

۴۳۰۰: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْرُوْفُ بْنُ سُوَيْدٍ الْجُذَامِيُّ اَنَّ عَلِيَّ بْنَ رَبَاحٍ اللَّخْمِيَّ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ۔

۴۳۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حلال اور جائز نہیں ہے کتے کی قیمت اور مزدوری اور اُجرت نجومی کی اور طوائف کی۔

کتے کی فروخت اور نجومی کی اجرت:

کتے کی خرید و فروخت حرام ہے بعض حضرات نے شکاری کتے کے فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ قوله عن ثمن الكلبالي ان قال و قد وردت فيه احاديث كثير و فما كان على هذا الحكم فثمنه حرام ثم لما ابيح الانتفاع بالكلب لاهصطياد ...... زہر الربیٰ علی النسائی ص ۱۹۵ ج ۲۔ باب النهي عن ثمن الكلب خلاصہ یہ ہے کہ کتے کی قیمت لینا دینا اور طوائف کی مزدوری اور پیشین گوئی کرنے والے کی اُجرت سب حرام ہیں۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی مزید تفصیل مذکور ہے اور حدیث مذکورہ سے بھی شکاری کتے کی قیمت لینا ناجائز معلوم ہوتا ہے۔

کتے کی بیع سے متعلق بحث سابق میں بھی گذر چکی ہے اور نجومی سے مراد ہے وہ شخص جو کہ فال نکالتا ہے اور مستقبل کے حالات بتلاتا ہے (یعنی دست شناس) یا پنڈت اور سفلی عمل کر کے اُجرت لینے والا شخص بھی اس حکم میں داخل ہے اور اس کو بھی اُجرت دینا حرام ہے۔ اسی طرح سے طوائف کی زنا کاری کی اُجرت بھی حرام ہے۔

۴۳۰۱: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يُوْسُفَ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

۴۳۰۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بری اور گندی آمدنی ہے طوائف کی' کتے کی قیمت اور اُجرت اور مزدوری پچھنے لگانے والے کی (یعنی سینگی لگانے کی)۔

۱۹۸۷:بَابُ الرُّخْصَةِ فِیْ ثَمَنِ كَلْبِ الصَّیْدِ

باب: شکاری کتے کی قیمت لینا جائز ہے اس سے متعلق حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

۴۳۰۲: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ الْمِقْسَمِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَالْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَیْدٍ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حَدِیْثُ حَجَّاجٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ لَیْسَ هُوَ بِصَحِیْحٍ۔

۴۳۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بلی اور کتے کی قیمت لینے سے لیکن شکاری کتے کی (یعنی شکاری کتے کی قیمت درست ہے)۔

۴۳۰۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ سَوَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ اَبِیْ مَالِكٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِیْ فِیْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَیْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ اَفْتِنِیْ فِیْ قَوْسِیْ قَالَ مَا رَدَّ عَلَیْكَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ وَاِنْ تَغَیَّبَ عَلَیَّ قَالَ وَاِنْ تَغَیَّبَ عَلَیْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِیْهِ اَثَرَ سَهْمٍ غَیْرَ سَهْمِكَ اَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ یَعْنِیْ قَدْ اَنْتَنَ قَالَ ابْنُ سَوَاءٍ وَسَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِیْ مَالِكٍ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

۴۳۰۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں تو آپ ان کا حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارے کتے پکڑیں پھر اس میں سے نہ کھائیں تو تم اس کو کھاؤ۔ اس نے عرض کیا: اگرچہ مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں پھر اس نے عرض کیا: اب تیر کمان کا حکم شرع ارشاد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: جو شکار تمہارا تیر مارے اس کو کھالو۔ اس نے پھر عرض کیا: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے۔ آپ نے فرمایا: اگرچہ غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو اور اس میں بدبو نہ پیدا ہو یعنی وہ جانور اتنے دنوں کے بعد مل جائے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو آ رہی ہو تو اس کا کھانا جائز نہیں ہے (اس لیے کہ سڑا ہوا گوشت امراض پیدا کرتا ہے)۔

شکاری کتے کی قیمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے متعلق حضرت امام نسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ روایت درست نہیں ہے حجاج کی حماد بن مسلم سے اس سے معلوم ہوا کہ ان حضرات کی دلیل کمزور ہے۔ بہرحال شکاری کتے کی قیمت لینے کی اجازت ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا یہی مسلک ہے: قوله ليس بصحيحيروى ابوحنيفه فى سنروه عن الهنيم عن عكرمت عن ابن عباس قال رخص رسول الله صلى الله عليه وسلم فى كلب صيد و هذا سند جيد' الخ (زہر الربی علی النسائی ص ۱۹۰ ج ۲)

۱۹۷۹:اَلْاِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

۴۳۰۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ بْنُ عَلِيّ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذِى الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَاَصَابُوْا اِبِلاً وَّغَنَمًا وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ اَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوْا وَ نَصَبُوْا الْقُدُوْرَ فَدُفِعَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَّمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْنَدَّ بَعِيْرٌ وَلَيْسَ فِى الْقَوْمِ اِلَّا خَيْلٌ يَسِيْرَةٌ فَطَلَبُوْهُ فَاَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللّٰهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِهٰذِهِ الْبَهَائِمِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

باب: اگر پالتو جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۰۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ذوالحلیفہ میں جو کہ تہامہ میں ہے رفاف عرق نامی جگہ کے پاس لوگوں نے اونٹ اور بکریاں حاصل کیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تمام لوگوں کے پیچھے تھے اور آپ کی عادت مبارکہ تھی کہ آپ لوگوں سے پیچھے رہتے تھے (تاکہ سب کے حالات سے باخبر رہیں اور جو شخص تھک جائے تو اس کو سوار کر لیں) تو جو حضرات آگے تھے تو انہوں نے مال غنیمت کی تقسیم میں جلدی کی اور مال غنیمت تقسیم ہونے سے قبل جانوروں کو ذبح کیا اور انہوں نے دیگیں چڑھا دیں۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو آپ نے حکم فرمایا تو وہ دیگیں الٹ دی گئیں۔ پھر جانوروں کو تقسیم کیا تو دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر و متعین کیں اتنے میں ایک اونٹ بھاگ نکلا اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی کم تعداد میں تھے (ورنہ لوگ اس بھاگے ہوئے اور بگڑے ہوئے اونٹ کو پکڑنے کی کوشش کرتے) اور وہ لوگ اس اونٹ کو پکڑنے کے لئے دوڑے لیکن وہ ہاتھ نہیں آیا یہاں تک کہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخر کار اس کے ایک آدمی نے ایک تیر مارا تو اللہ نے اس اونٹ کو روک دیا (یعنی تیر کھانے کے بعد اسی جگہ ٹھہر گیا) اس پر رسول کریم نے فرمایا یہ جانور (جیسے کہ اونٹ' گائے' بیل' بکرا' بکری' دنبہ وغیرہ) بھی وحشی ہو جاتے ہیں جیسے کہ جنگلی جانور تو جو تم لوگوں کے ہاتھ نہ آئے تو تم اس کے ساتھ اس طریقہ سے کرو (یعنی تم اسکے تیر مارو پھر اگر وہ جانور مر جائے تو تم اس کو کھا لو اسلئے کہ اگر اپنے اختیار سے کسی وجہ سے باقاعدہ جانور ذبح نہ کر سکو تو مذکورہ طریقہ سے بسم اللہ پڑھ کر تیر مارنے سے بھی وہ جانور حلال ہو جاتا ہے اس آخری صورت کو شریعت کی اصطلاح میں ذکوٰۃ اضطراری سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

۱۹۸۰:فِى الَّذِىْ يَرْمِى الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِى الْمَاءِ

باب: اگر کوئی شکار کو تیر مارے پھر وہ تیر کھا کر پانی میں گر جائے؟

۴۳۰۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ مَنِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰہِ ابْنُ الْمُبَارَکِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَاصِمٌ ۣالْاَحْوَلُ عَنْ الشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَیْتَ سَھْمَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنْ وَجَدْتَہٗ قَدْقُتِلَ فَکُلْ اِلاَّ اَنْ تَجِدَہٗ قَدْ وَقَعَ فِیْ مَاءٍ وَلاَ تَدْرِی الْمَاءُ قَتَلَہٗ اَوْ سَھْمُکَ۔

۴۳۰۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا کہ جس وقت تم اللہ عزوجل کا نام لے کر تیر مارو پھر اگر وہ جانور مرا ہوا یعنی مردہ حالت میں ملے تو تم اس کو کھالو لیکن جس وقت وہ پانی میں گر جائے اور علم نہ ہو کہ پانی میں گرنے سے یا تیر کے زخم سے مرا تو تم اس کو نہ کھاؤ۔

۴۳۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَحْیَی بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ اَبِیْ شُعَیْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَی ابْنُ اَعْیَنَ عَنْ مُعْمَرٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَیْمَانَ عَنْ عَامِرِ ۣالشَّعْبِیِّ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَنِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ سَھْمَکَ وَ کَلْبَکَ وَ ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰہِ فَقَتَلَ سَھْمُکَ فَکُلْ قَالَ فَاِنْ بَاتَ عَنِّیْ لَیْلَۃً یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنْ وَجَدْتَ سَھْمَکَ وَلَمْ تَجِدْ فِیْہِ اَثَرَ شَیْءٍ غَیْرَہٗ فَکُلْ وَاِنْ وَقَعَ فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ۔

۴۳۰۶: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا: جس وقت تم تیر مارو یا اللہ کا نام لے کر کتا چھوڑو پھر تمہارے تیر سے شکار مر جائے تو تم اس کو کھالو۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے (یعنی ایک رات گزرنے پر وہ پکڑا جائے) آپ نے فرمایا: اگر تمہارے تیر کے علاوہ اور کسی صدمہ (چوٹ) کا اس میں نشان نہ پاؤ تو تم اس کو کھالو اور اگر پانی میں گرا ہوا ہو تو اُس کو نہ کھاؤ۔

۱۹۸۱: فِی الَّذِیْ یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْہُ

باب: اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

۴۳۰۷: اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنْ عَدِیِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا اَھْلُ الصَّیْدِ وَاِنَّ اَحَدَنَا یَرْمِی الصَّیْدَ فَیَغِیْبُ عَنْہُ اللَّیْلَۃَ وَاللَّیْلَتَیْنِ فَیَبْتَغِی الْاَثَرَ فَیَجِدُہٗ مَیْتًا وَسَھْمُہٗ فِیْہِ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ السَّھْمَ فِیْہِ وَلَمْ تَجِدْ فِیْہِ اَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ اَنَّ سَھْمَکَ قَتَلَہٗ فَکُلْ۔

۴۳۰۷: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم لوگ شکاری لوگ ہیں اور ہمارے میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر شکار غائب ہو جاتا ہے ایک رات اور دو رات (تک وہ غائب رہتا ہے یعنی جنگل وغیرہ میں چھپ جاتا ہے) یہاں تک کہ وہ مردہ حالت میں پایہ جاتا ہے اور اس کے جسم میں تیر پیوست ہوتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تیر اس کے اندر موجود ہو اور کسی دوسرے درندے (شیر اور بھیڑیے وغیرہ کے) کھانے کا اس میں کوئی نشان نہ ہو اور تم کو یہ یقین ہو جائے کہ وہ جانور تمہارے ہی تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھالو۔

۴۳۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَاِسْمَاعِیْلُ

۴۳۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا رَاَيْتَ سَهْمَكَ فِيْهِ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرًا غَيْرَهُ وَعَلِمْتَ اَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ۔

ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر جانور میں پاؤ اور اس کے علاوہ اور کوئی نشان نہ پاؤ اور تم کو یقین ہو کہ وہ جانور تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اس کو کھا لو۔

۴۳۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِی الصَّيْدَ فَاَطْلُبُ اَثَرَهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ اِذَا وَجَدْتَ فِيْهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَاْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ۔

۴۳۰۹: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یا رسول اللہ! میں شکار کے تیر مارتا ہوں پھر اس میں اس کا نشان ایک رات گزرنے کے بعد تلاش کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم اپنا تیر اس کے اندر پاؤ اور اس کو کسی دوسرے درندے نہ نے کھایا ہو تو تم وہ شکار کھالو (یعنی وہ شکار حلال ہے)۔

۱۹۸۲: الصَّيْدُ اِذَا اَنْتَنَ .

باب: جس وقت شکار کے جانور سے بدبو آنے لگ جائے؟

۴۳۱۰: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ الْخَلَّالُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاوِيَةُ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِی الَّذِیْ يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْيَاْكُلْهُ اِلَّا اَنْ يُنْتِنَ۔

۴۳۱۰: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی اپنا شکار تین دن کے بعد پائے تو اس کو تم کھالو لیکن جب اس میں بدبو پیدا ہو جائے (تو تم وہ شکار نہ کھاؤ)۔

۴۳۱۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّیَّ بْنَ قَطَرِیٍّ عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُرْسِلُ كَلْبِیْ فَيَاْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا اَجِدُ مَا اُذَكِّيْهِ بِهٖ فَاُذَكِّيْهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ اَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۱۱: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑ لیتا ہے لیکن میرے پاس ذبح کرنے کے لئے کچھ نہیں ہوتا تو میں پتھر یا لکڑی سے (جو کہ دھار دار ہوتی ہے) شکار ذبح کرتا ہوں آپ نے فرمایا: جس چیز سے دل چاہے تم اللہ کا نام لے کر جانور کا خون بہادو۔

۱۹۸۳: صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

باب: معراض کے شکار سے متعلق

۴۳۱۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ

۴۳۱۲: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سدھائے ہوئے کتے کو چھوڑتا ہوں پھر وہ

قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ فَاٰكُلُ مِنْهُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِي الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَاَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَاِنِّي اَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَاُصِيْبُ فَاٰكُلُ قَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَزَقَ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۱۹۸۴: مَا اَصَابَ بِعَرْضٍ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَعْفُوْرَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِي السَّفَرِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَدِيَّ بْنَ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَقُتِلَ فَاِنَّهٗ وَقِيْذٌ فَلَا تَاْكُلْ۔

۱۹۸۵: مَا اَصَابَ بِحَدٍّ مِّنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

۴۳۱۴: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الذَّرَّاعُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُحْصَنٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنٌ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ اِذَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَاِذَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ۔

۴۳۱۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَغَيْرُهٗ عَنْ زَكَرِيَّا عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَيْدِ

شکار پکڑتے ہیں تو اس کو کھاتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: جس وقت تم سکھلائے اور سدھائے ہوئے کتے کو اللہ کا نام لے کر چھوڑ و اور وہ پھر شکار پکڑ لیں تو تم اس کو کھا لو۔ میں نے عرض کیا: اگر وہ شکار کو مار ڈالیں؟ آپ نے فرمایا: اگرچہ مار ڈالیں جس وقت تک کہ ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شریک نہ ہو جائے۔ میں نے عرض کیا: معراض پھینکتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس وقت تم معراض پھینکو اللہ کا نام لے کر اور وہ (اندر) گھس جائے (یعنی نوک کی جانب سے اندر داخل ہو) تو تم کھا لو اور اگر آڑا پڑے تو تم اس کو مت کھاؤ۔

باب: جس جانور پر آڑا معراض پڑے

۴۳۱۳: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض سے متعلق عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت دھار کی جانب سے وہ لگے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا ہو کر شکار کے لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے اور حرام اور ناجائز ہے)۔

باب: معراض کی نوک سے جو شکار مارا جائے اس سے متعلق حدیث

۴۳۱۴: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: جس وقت اس کے نوک لگ جائے تو تم اس کو کھا لو اور جب وہ آڑا پڑے تو تم اس کو نہ کھاؤ (کیونکہ وہ موقوذہ ہے جو کہ حرام ہے)۔

۴۳۱۵: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا جس وقت وہ معراض نوک (اور دھار) کی جانب

الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهٖ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ۔

سے لگے تو تم اس کو کھا لو اور اگر آڑا لگے تو تم اس کو نہ کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

۱۹۸۶: اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

باب: شکار کے پیچھے جانا

۴۳۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ وَهْبِ بْنِ مُنَبِّهٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰى۔

۴۳۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی جنگل میں رہائش اختیار کرے گا تو وہ شخص سخت (دل) ہو جائے گا اور جو کوئی شکار کے مشغلہ میں لگا رہا تو وہ دوسری باتوں سے غافل ہو جائے گا اور جو کوئی بادشاہ کے ساتھ رہے گا تو وہ آفت میں مبتلا ہو گا (چاہے دین کے اعتبار سے یا دنیا کے اعتبار سے)۔

تین ناپسندیدہ لوگ:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ آبادی کو چھوڑ کر جنگل میں رہنے والا شخص سخت مزاج ہو جاتا ہے کیونکہ انسان میں رحم دلی اور نرم دلی اور خوش مزاجی انسانوں اور آبادی میں رہنے سے پیدا ہوتی ہے اور لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے سے طبیعت میں وحشت پیدا ہوتی ہے اس طریقہ سے ہر وقت شکار کی دھن میں لگنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے انسان نہ دنیا کے کام کا رہتا ہے اور نہ ہی دین کے کام کا اور حاکم اور بادشاہ وقت کے ساتھ رہنے سے انسان فتنہ میں مبتلا ہوتا ہے ابن ماجہ میں بھی یہ حدیث مذکور ہے۔

۱۹۸۷: اَلْاَرْنَبُ

باب: خرگوش سے متعلق

۴۳۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ وَهُوَ ابْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِاَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَاَمْسَكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَاْكُلْ وَاَمَرَ الْقَوْمَ اَنْ يَّاْكُلُوْا وَاَمْسَكَ الْاَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَاْكُلَ قَالَ اِنِّيْ اَصُوْمُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

۴۳۱۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک گاؤں کا باشندہ (خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور وہ) ایک خرگوش بھون کر لایا اور اس نے آپ کے سامنے وہ خرگوش پیش کیا۔ آپ نے ہاتھ روک لیا اور وہ خرگوش نہیں کھایا اور آپ نے (وہ خرگوش دوسرے حضرات کے سامنے رکھ دیا اور) دوسروں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ اس دیہاتی شخص نے بھی وہ خرگوش نہیں کھایا۔ آپ نے فرمایا: تم کس وجہ سے نہیں کھا رہے ہو؟ اس نے عرض کیا: میں تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اگر تو ہر ماہ میں تین دن کے روزے رکھتا ہے تو چاندنی راتوں میں روزہ رکھا کرو (یعنی ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ راتوں میں)۔

۴۳۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ جُبَيْرٍ وَ عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اَنَا اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِاَرْنَبٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ بِهَا اِنِّيْ رَاَيْتُهَا تُدْمَى فَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَمْ يَاْكُلْ ثُمَّ اِنَّهُ قَالَ كُلُوْا فَقَالَ رَجُلٌ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ قَالَ فَاَيْنَ اَنْتَ عَنِ الْبِيْضِ الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ۔

۴۳۱۸: حضرت ابوحوتکیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ کون آدمی ہم لوگوں کے ساتھ تھا قاحہ والے دن (قاحہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک جگہ ہے) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ایک خرگوش آیا اور جو شخص اس کو لے کر حاضر ہوا تھا اس نے عرض کیا میں نے دیکھا کہ اس کو حیض آ رہا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو نہیں کھایا اور لوگوں سے فرمایا کہ اس کو کھا لو۔ ایک شخص نے عرض کیا: میں روزہ دار ہوں۔ آپ نے فرمایا: ۱۳ویں' ۱۴ویں اور ۱۵ویں تاریخ' چاندنی راتوں میں تم نے کیوں روزے نہیں رکھے؟

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ چاندنی راتوں میں روزے رکھنا زیادہ بہتر تھا۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے واضح ہے کہ خرگوش حلال ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو اس وقت خرگوش نہیں کھایا تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ خرگوش آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پسند نہ ہوگا۔

۴۳۱۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا اِلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِيْ بِفَخِذَيْهَا وَ وَرِكَيْهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَبِلَهُ۔

۴۳۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مرالظہران نامی جگہ جو کہ مکہ مکرمہ سے ایک منزل پر واقع ہے۔ میں نے ایک خرگوش کو چھوڑا پھر اس کو پکڑ لیا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس خرگوش لایا اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا تو انہوں نے اس کو ذبح کیا اور اس کی رانیں اور سرین میرے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجی۔ آپ نے قبول فرمایا۔

۴۳۲۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرٌ عَنْ عَاصِمٍ وَ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ اَصَبْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ مَا اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهِمَا۔

۴۳۲۰: حضرت ابن صفوان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے دو خرگوش پکڑے پھر ان کو ذبح کرنے کیلئے کچھ نہیں پایا تو ان کو پتھر سے ذبح کیا۔ اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کو کھا لو۔

۱۹۸۸: اَلضَّبُّ

باب: گوہ سے متعلق حدیث

۴۳۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا اٰكُلُهٗ وَلَا

۴۳۲۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا گوہ سے متعلق۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے۔ آپ نے فرمایا: نہ تو میں اس کو کھاتا ہوں' نہ حرام کہتا

اُحَرِّمُهُ۔

ہوں۔

۴۳۲۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تَرٰى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِاٰكِلِهٖ وَلَا مُحَرِّمِهٖ۔

۴۳۲۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ گوہ کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: نہ میں اس کو کھاتا ہوں نہ حرام کہتا ہوں۔

۴۳۲۳: كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ اَبِي اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالِدِ ابْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقُرِّبَ اِلَيْهِ فَاَهْوٰى اِلَيْهِ بِيَدِهٖ لِيَاْكُلَ مِنْهُ قَالَ لَهٗ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهٗ عَنْهُ فَقَالَ لَهٗ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلٰكِنْ لَمْ يَكُنْ بِاَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ فَاَهْوٰى خَالِدٌ اِلَى الضَّبِّ فَاَكَلَ مِنْهُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ۔

۴۳۲۳: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھنا ہوا گوہ آیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب ہاتھ بڑھایا جو حضرات موجود تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کھینچ لیا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا گوہ حرام ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں لیکن میری قوم کی بستی میں گوہ نہیں ہوتا تو مجھ کو اس سے نفرت محسوس ہوتی ہے پھر حضرت خالد نے ہاتھ بڑھایا اور وہ کھایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دیکھ رہے تھے۔

۴۳۲۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ دَخَلَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحٰرِثِ وَهِيَ خَالَتُهٗ فَقُدِّمَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَحْمُ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَاْكُلُ شَيْئًا حَتّٰى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ اَلَا تُخْبِرْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا يَاْكُلُ فَاَخْبَرَتْهُ اَنَّهٗ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهٗ قَالَ خَالِدٌ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهٗ طَعَامٌ لَيْسَ فِيْ اَرْضِ قَوْمِيْ فَاَجِدُنِيْ اَعَافُهٗ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهٗ اِلَيَّ فَاَكَلْتُهٗ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْظُرُ وَ حَدَّثَهُ ابْنُ الْاَصَمِّ عَنْ مَيْمُوْنَةَ وَكَانَ فِيْ حَجْرِهَا۔

۴۳۲۴: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی خالہ حضرت میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر آپ کو گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ کوئی بھی چیز تناول نہیں فرماتے جس وقت تک کہ تحقیق نہ فرما لیتے کہ کیا ہے۔ بعض خواتین نے عرض کیا: آپ کو بتلا دیں کہ آپ کیا کھائیں گے۔ پھر انہوں نے کہہ دیا کہ یہ گوشت گوہ کا ہے آپ نے وہ چھوڑ دیا اور تناول نہیں فرمایا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: میں نے آپ سے دریافت کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: نہیں لیکن یہ گوشت میرے ملک میں نہیں ملتا تو مجھ کو اس میں کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یہ بات سن کر میں نے وہ گوشت اپنی جانب کھینچ لیا اور اس کو کھا لیا اور اس وقت آپ سب کچھ ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۴۳۲۵. اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ اَبِیْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَھْدَتْ خَالَتِیْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَقِطًا وَسَمْنًا وَ اَضُبًّا فَاَکَلَ مِنَ الْاَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَکَ الْاَضُبَّ تَقَذُّرًا وَاُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَلَوْکَانَ حَرَامًا مَا اُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ ۔

۴۳۲۶. اَخْبَرَنَا زِیَادُ بْنُ اَیُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ بِشْرٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اَکْلِ الضِّبَابِ فَقَالَ اَھْدَتْ اُمُّ حُفَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ سَمْنًا وَاَقِطًا وَاَضُبًّا فَاَکَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْاَقِطِ وَ تَرَکَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَھُنَّ فَلَوْ کَانَ حَرَامًا مَا اُکِلَ عَلٰی مَائِدَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَلَا اَمَرَ بِاَکْلِھِنَّ۔

۴۳۲۷. اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ الْاَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَیْمٍ عَنْ حُصَیْنٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ وَھْبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ یَزِیْدَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فِیْ سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَاَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَاَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَیْتُہٗ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہِ النَّبِیَّ ﷺ فَاَخَذَ عُوْدًا یَعُدُّ بِہٖ اَصَابِعَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ اُمَّۃً مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِی الْاَرْضِ وَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ اَیُّ الدَّوَابِّ ھِیَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ النَّاسَ قَدْ اَکَلُوْا مِنْھَا قَالَ فَمَا اَمَرَ بِاَکْلِھَا وَلَا نَھٰی۔

۴۳۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَھْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَدِیُّ بْنُ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ زَیْدَ بْنَ وَھْبٍ یُحَدِّثُ عَنْ ثَابِتِ بْنِ

۴۳۲۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میری خالہ محترمہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پنیر' گھی اور گوہ (ایک جانور ہے) کا حصہ بھیجا (لیکن) آپ نے پنیر اور گھی تو تناول فرما لیا لیکن گوہ نہیں کھائی اگر گوہ حرام ہوتی تو وہ آپ کے دستر خوان مبارک پر کس طریقہ سے کھائی جاتی؟ (یہ جملے راوی کے خیالات ہیں) اور نہ ہی آپ اس کو کھانے کا حکم فرماتے۔

۴۳۲۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کا کھانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا حضرت اُم حفید رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور پنیر اور گوہ بھیجا اور آپ نے گھی اور پنیر کھا لیا اور گوہ کو نفرت کی وجہ سے اور کراہت کی وجہ سے اُسی طرح چھوڑ دیا۔ اگر گوہ کھانا حرام ہوتا تو وہ آپ کے دستر خوان پر کس طرح سے کھایا جاتا؟ اور آپ دوسروں کو کھانے کا کس وجہ سے حکم فرماتے؟

۴۳۲۷: حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ ہم لوگ ایک منزل پر ٹھہر گئے اس جگہ لوگوں نے ایک گوہ پکڑ رکھی تھی میں نے ایک گوہ لے کر بھون لی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں وہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے ایک لکڑی سے اس کی انگلیاں شمار کرنا شروع فرما دیں اور فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قوم میں اللہ عزوجل نے کچھ لوگوں کی صورت مسخ فرما دی (بگاڑ کر بندر اور خنزیر بنا دیئے) اور وہ لوگ زمین کے جانور بن گئے لیکن میں واقف نہیں ہوں کہ وہ کون سے جانور ہیں؟ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! لوگ تو اس کو کھا گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تو اس کو کھانے کا حکم فرمایا اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۳۲۸: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور فرمایا کہ

وَرَبِيعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِضَبٍّ فَجَعَلَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَيُقَلِّبُهُ وَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ لَا يُدْرٰى مَا فَعَلَتْ وَاِنِّىْ لَا اَدْرِىْ لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

ایک امت ہے جو کہ مسخ ہوگئی تھی نہ معلوم اس نے کیا کیا تھا۔ میں واقف نہیں ہوں شاید ہوسکتا ہے کہ یہ اسی امت میں سے ہو۔

۴۳۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ بِضَبٍّ فَقَالَ اِنَّ اُمَّةً مُسِخَتْ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۴۳۲۹: حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گوہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس کو پلٹ کر دیکھنے لگے اور آپ نے فرمایا: ایک اُمت ہے جو کہ مسخ ہوگئی تھی اور اللہ عزوجل اچھی طرح سے واقف ہے (وہ جانور گوہ ہوگا یا کوئی اور دوسرا جانور ہوگا)۔

۱۹۸۹: اَلضَّبُعُ

باب: بجو سے متعلق حدیث

۴۳۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ سَاَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَاَمَرَنِيْ بِاَكْلِهَا فَقُلْتُ اَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ اَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ۔

۴۳۳۰: حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے دریافت کیا کہ انہوں نے اس کے کھانے کا حکم فرمایا۔ میں نے عرض کیا: وہ شکار ہے۔ انہوں نے کہا: جی ہاں۔ میں نے عرض کیا: تم نے یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں۔

بجو سے متعلق مسئلہ:

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک بجو حرام ہے: و قال ابوحنيفه و اصحابه هو حرام و به قال سعيد بن المسيب والثورى۔ البتہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کے نزدیک گنجائش ہے اور حلال ہے۔ وهو حلال عند الشافعى و احمد " زہر الربی علی النسائی ص ۱۹۸ ج ۲۔

۱۹۹۰: بَابُ تَحْرِيْمِ اَكْلِ السِّبَاعِ

باب: درندوں کی حرمت سے متعلق

۴۳۳۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اَبِيْ حَكِيْمٍ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ فَاَكْلُهُ حَرَامٌ۔

۴۳۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک دانت والے درندے کا کھانا حرام ہے (یعنی جو کہ دانتوں سے شکار کرتا ہے جیسے کہ شیر' بھیڑیا' بلی وغیرہ)۔

۴۳۳۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ

۴۳۳۲: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

الْمُثَنّٰی عَنْ سُفْیَانَ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ اَكْلِ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے۔

۴۳۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِیَّةُ عَنْ بَحِیْرٍ عَنْ یَحْیٰی عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَیْرِ بْنِ نُفَیْرٍ عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ النُّهْبٰی وَلَا یَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِیْ نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

۴۳۳۳: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا مال لوٹنا جائز نہیں ہے اور نہ ہی دانت والے درندہ کا کھانا اور نہ ہی مُجثمہ (یعنی وہ جانور جس کو تیروں سے یا بندوق وغیرہ کی گولیوں سے نشانہ بنایا جائے)۔

۱۹۹۱: اَلْاِذْنُ فِیْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَیْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۴۳۳۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ وَاَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَا حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو وَهُوَ ابْنُ دِیْنَارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰی وَ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ وَ اَذِنَ فِی الْخَیْلِ۔

۴۳۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو غزوۂ خیبر کے روز منع فرمایا گدھوں کے گوشت (کھانے) سے اور آپ نے اجازت دی گھوڑوں کا گوشت کھانے کی۔

۴۳۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰی عَنِ الْحُسَیْنِ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ وَ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ جَابِرٍ وَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَوْمَ خَیْبَرَ لُحُوْمَ الْخَیْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ۔

۴۳۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

۴۳۳۷: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْكَرِیْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَیْلِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ۔

۴۳۳۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور مبارک میں کھایا کرتے تھے۔

۱۹۹۲: تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ

باب: گھوڑے کا گوشت حرام ہونے سے متعلق

۴۳۳۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ ثَوْرُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ اَكْلُ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ۔

۴۳۳۸: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے حلال نہیں ہے گھوڑے اور خچروں اور گدھوں کے گوشت کھانا۔

۴۳۳۹: اَخْبَرَنَا كَثِيْرُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ ثَوْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ صَالِحِ بْنِ يَحْيَى بْنِ الْمِقْدَامِ ابْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيْدِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيْرِ وَ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۳۳۹: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گھوڑوں' خچروں اور گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے۔

۴۳۴۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَاْكُلُ لُحُوْمَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالَ قَالَ لَا۔

۴۳۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے حضرت عطاء نے کہا کہ کیا خچروں کا؟ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ اکثر اسی طرف ہیں کہ گھوڑے کا گوشت کھانا درست ہے۔

۱۹۹۲: تَحْرِيْمُ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ

باب: بستی کے گدھوں کے گوشت کھانے سے متعلق

حدیث

۴۳۴۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِمَا قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۱: حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے متعہ کے نکاح سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے دن منع فرمایا۔

۴۳۴۲: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ وَ مَالِكٌ

۴۳۴۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن خواتین کے ساتھ متعہ کرنے سے اور بستی کے گدھوں کے

وَأُسَامَةُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ الْحَسَنِ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنَيْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيهِمَا عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

گوشت سے ممانعت فرمائی۔

۴۳۴۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ح وَأَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر والے روز۔

۴۳۴۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

۴۳۴۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لیکن اس روایت میں خیبر کا تذکرہ نہیں ہے۔

۴۳۴۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ نَضِيْجًا وَنِيْئًا۔

۴۳۴۵: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے روز بستی کے گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا چاہے وہ گوشت پکا ہوا ہو یا کچا ہو۔

۴۳۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ أَبِي أَوْفٰى قَالَ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِّنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَا هَا فَنَادٰى مُنَادِي النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ حَرَّمَ الْحُمُرَ فَأَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ بِمَا فِيْهَا فَأَكْفَأْنَاهَا۔

۴۳۴۶: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے غزوہ خیبر کے روز گدھے پکڑ لیے۔ جو کہ گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا گوشت پکانے کے لئے چڑھا دیا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آواز دینے والے یعنی آپ کے منادی کرنے والے نے آواز لگائی کہ رسول کریمؐ نے گدھوں کے گوشت کو حرام قرار دیا ہے تو ہم نے (یہ حکم سن کر) ان دیگوں کو پلٹ دیا اور وہ گوشت پھینک دیا)۔

۴۳۴۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ صَبَّحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْبَرَ فَخَرَجُوْا إِلَيْنَا وَ مَعَهُمُ الْمَسَاحِيُّ فَلَمَّا رَأَوْنَا قَالُوْا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيْسُ وَ رَجَعُوْا إِلَى

۴۳۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ خیبر کے روز صبح کو پہنچے اور خیبر کے لوگ (یعنی یہودی لوگ) اپنی کھیتی کرنے کے لیے اسلحہ لے کر باہر نکلے۔ انہوں نے جس وقت ہم لوگوں کو دیکھا تو کہنے لگ گئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور لشکر اور تمام دوڑتے ہوئے قلعے میں چلے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں ہاتھ اٹھائے

الْحِصْنِ يَسْعَوْنَ فَرَفَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ اللَّهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ فَأَصَبْنَا فِيْهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُولَهُ يَنْهَاكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ۔

اور فرمایا: اللہ عزوجل بڑا ہے اللہ عزوجل بڑا ہے خیبر خراب اور برباد ہو گا اور ہم لوگ جس وقت کسی قوم کے نزدیک اتریں تو وہ صبح بہت بری ہوتی ہے ان لوگوں کے لئے جو کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی وہ مارے جاتے ہیں خراب ہوتے ہیں (یہ آپ کا معجزہ تھا پھر اسی طرح ہوا اور خیبر کا قلعہ آخر کار فتح ہو گیا اور خیبر کے کچھ یہود تو قتل اور ہلاک کر دیے گئے اور کچھ یہود وہاں سے فرار ہو گئے) حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے وہاں پر گدھے پکڑے اور ان کو پکایا کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مناوی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو گدھوں کے گوشت سے منع کرتا ہے وہ ایک ناپاکی ہے۔

گدھے کا گوشت:

گدھے کا گوشت حرام ہے البتہ اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو گدھا وحشی ہو جس کو کہ عربی میں حمار وحشی کہا جاتا ہے اس کی اجازت ہے البتہ ہمارے اطراف میں جو گدھے پائے جاتے ہیں ان کو عربی میں حمار اہلی کہا جاتا ہے ان کا گوشت ناجائز ہے۔ ولا يحل ذوتاب ولا الحشرات والحمر والاهليه بخلاف الوحشية خانها وبنها حلال و قوله بخلاف الوحشية و ان صارت اہلية و وقع على الاكاف . فتاوی شامی ص ۱۹۳ ج ۵ مطبوعہ نعمانیہ دیوبند۔

۴۳۴۸: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ أَنْبَأَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُوْلِ اللَّهِ ﷺ إِلَى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَوَجَدُوْا فِيْهَا حُمُرًا مِنْ حُمُرِ الْإِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ أَلَا إِنَّ لُحُوْمَ الْحُمُرِ الْإِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ أَنِّيْ رَسُوْلُ اللَّهِ۔

۴۳۴۸: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیلئے خیبر کی جانب گئے اور وہ لوگ بھوکے تھے۔ انہوں نے بستی کے کچھ گدھے پائے ان کو ذبح کیا پھر یہ واقعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم فرمایا انہوں نے اعلان کیا کہ بستی کے گدھوں کا گوشت حلال نہیں ہے اس آدمی کے لئے جو کہ مجھ کو رسول تصور کرتا ہے (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

۴۳۴۹: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ إِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ عَنْ أَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ نَهٰى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

۴۳۴۹: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہر ایک دانت والے درندے کے کھانے سے اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے۔

۱۹۹۴: بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ

۴۳۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ هُوَ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِىُّ ﷺ عَنِ الْحِمَارِ۔

۴۳۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ هُوَ بْنُ مُضَرَ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عِيْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ اَثَايَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ اِذَا حِمَارُ وَحْشٍ مَعْقُوْرٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دَعُوْهُ فَيُوْشِكُ صَاحِبُهُ اَنْ يَاْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِّنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِىْ عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ شَاْنَكُمْ هٰذَا الْحِمَارُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَبَا بَكْرٍ يُقَسِّمُهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

۴۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ زَيْدُ بْنُ اَبِىْ اُنَيْسَةَ عَنْ اَبِىْ حَازِمٍ عَنِ ابْنِ اَبِىْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَبِىْ قَتَادَةَ قَالَ اَصَابَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَاَتَى بِهِ اَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُوْنَ وَهُوَ حَلَالٌ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَوْ سَاَلْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهُ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ اَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَىْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوْا لَنَا فَاَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

باب: وحشی گدھے کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

۴۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے خیبر والے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا اور ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھے کے کھانے (یعنی گدھے کا گوشت کھانے) سے منع فرمایا۔

۴۳۵۱: حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے روحا کے پتھروں میں (روحا مدینہ منورہ سے تیس یا چالیس میل پر واقع ہے) اور ہم لوگ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے کہ اس دوران ہم لوگوں کو ایک گورخر نظر آیا جو کہ زخم خوردہ تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو چھوڑ دو اس کا مالک (یعنی میں نے اس کا شکار کیا ہے) آ رہا ہوگا۔ پھر ایک شخص قبیلہ بہز کا حاضر ہوا۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ وحشی گدھا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اس گوشت تمام حضرات میں تقسیم کرنے کا حکم فرمایا تھا۔

۴۳۵۲: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک وحشی گدھے کا شکار کیا تمام لوگ احرام باندھے ہوئے تھے لیکن حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا وہ اس کو اپنے ساتھیوں کے پاس لے کر آئے انہوں نے وہ کھا لیا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرنا چاہیے۔ آپ سے دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا: تم نے ٹھیک کیا ہے (اس لیے کہ احرام والوں کے لئے شکار کا کھانا درست ہے) اور کیا تمہارے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم وہ ہم کو ہدیہ دے دو پھر وہ لے کر آئے آپ نے اس میں سے کھایا اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

۱۹۹۵: بَابُ اِبَاحَةِ اَكْلِ لُحُوْمِ الدَّجَاجِ

باب: مرغ کے گوشت کی کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ زَهْدَمٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی اُتِیَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحّٰی رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ مَا شَاْنُكَ قَالَ اِنِّیْ رَاَیْتُهَا تَاْكُلُ شَیْئًا قَذِرْتُهٗ فَحَلَفْتُ اَنْ لَّا اٰكُلَهٗ فَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَكُلْ فَاِنِّیْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُهٗ وَاَمَرَهٗ اَنْ یُّكَفِّرَ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

۴۳۵۳: حضرت زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ کے پاس ایک (پکی ہوئی) مرغی آئی۔ اس کو دیکھ کر ایک آدمی ایک طرف کو ہو گیا۔ حضرت ابوموسیٰ نے فرمایا: کس وجہ سے؟ اس نے عرض کیا: میں نے اس مرغی کو ناپاکی کھاتے ہوئے دیکھا ہے تو مجھ کو کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی کہ میں اب اس کو نہیں کھاؤں گا۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم نزدیک آ جاؤ اور اس کو کھالو میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس (مرغی) کو کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور میں نے حکم کیا اس کو کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ ادا کرے۔

۴۳۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ عَنْ اَیُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ التَّمِیْمِیِّ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِیِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ اَبِیْ مُوْسٰی فَقُدِّمَ طَعَامُهٗ وَقُدِّمَ فِیْ طَعَامِهٖ لَحْمُ دَجَاجٍ وَفِی الْقَوْمِ رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ تَیْمِ اللّٰهِ اَحْمَرُ كَاَنَّهٗ مَوْلًی فَلَمْ یَدْنُ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْ مُوْسٰی اُدْنُ فَاِنِّیْ قَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَاْكُلُ مِنْهُ۔

۴۳۵۴: حضرت زہدم جرمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوموسیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ اس دوران ان کا کھانا آ گیا اس کھانے میں مرغی کا گوشت تھا تو ایک آدمی قبیلہ بنی تیم کا جو کہ لال رنگ کا جیسے کہ وہ غلام ہو (یعنی دوسرے کسی ملک کا باشندہ تھا جیسے کہ ترکی اور ایران کے باشندے ہوتے ہیں) وہ نزدیک نہیں آیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے اس شخص سے کہا کہ تو نزدیک آ جا۔ کیونکہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ (یعنی مرغی) کھاتے ہوئے دیکھا ہے اور آپ نے حکم فرمایا کہ وہ اپنی قسم کا کفارہ دے۔

مرغی کا شرعی حکم:

مرغی اگرچہ ناپاکی بھی کھاتی ہے لیکن وہ دوسری پاک اشیاء بھی کھاتی ہے تو اس کا گوشت درست اور جائز ہے لیکن جو مرغی صرف ناپاکی ہی کھائے تو اس کے بارے میں اختلاف ہے۔ کتب فقہ میں اس کی تفصیل ہے فیه جواز اكل الدجاجة الانسیه و وحشیة وهو بالاتفاق الا عن بعض علی سبیل الورع الّا ان بعضهم استثنی الحلالة وهو ما یاكل الا قذرًا الخ زہر الربٰی علی سنن نسائی ص: ۱۹۹ ج ۲۔

۴۳۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ بِشْرٍ هُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِیْدٌ عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مَیْمُوْنِ بْنِ مِهْرَانَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی یَوْمَ خَیْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِیْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّیْرِ وَعَنْ كُلِّ ذِیْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

۴۳۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ خیبر والے دن ہر ایک پنجے والے درندے کی ممانعت فرمائی یعنی جو جانور پنجے سے شکار کرے۔

۱۹۹۶: اِبَاحَةُ اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ

باب: چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت سے متعلق

حدیث

۴۳۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِيْ بِهَا۔

۴۳۵۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑا جانور ناحق مارے تو قیامت کے دن اللہ عزوجل اس سے بازپرس کرے گا کہ تو نے کس وجہ سے اس کو ناحق جان سے مارا؟ اس پر لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو اللہ کے نام پر ذبح کرے اور اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے (یعنی بلاوجہ مار کر پھینک چھوڑ دینا قطعاً جائز نہیں)۔

۱۹۹۷: بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

باب: دریائی مرے ہوئے جانور

۴۳۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ سَلَمَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ الْحَلَالُ مَيْتَتُهُ۔

۴۳۵۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سمندر کا پانی پاک ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

۴۳۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامٍ عَنْ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِاللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

۴۳۵۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم تین سو افراد کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کرنے کے لئے روانہ فرمایا اور ہمارا سامانِ سفر ہماری گردنوں پر تھا (یعنی سفر میں کھانے پینے وغیرہ کھانے کا سامان ناکافی تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک شخص کو روزانہ ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے عرض کیا: اے عبداللہ رضی اللہ عنہ! ایک کھجور میں انسان کا کیا ہوتا ہوگا؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ ایک کھجور سے (بھی) کس قدر طاقت رہتی تھی۔ پھر ہم لوگ سمندر کے پاس آئے تو وہاں پر ایک مچھلی پائی جس کو کہ دریا نے پھینک دیا تھا اس میں سے ہم لوگ اٹھارہ دن تک کھاتے رہے۔

۴۳۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ

۴۳۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ تین سو سواروں کو

عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَثَمِائَةِ رَاكِبٍ اَمِيْرُنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِيْرَ قُرَيْشٍ فَاَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَاَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِيْدٌ حَتّٰى اَكَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَاَلْقَى الْبَحْرُ دَابَّةً يُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَكِهٖ فَثَابَتْ اَجْسَامُنَا وَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَنَظَرَ اِلٰى اَطْوَلِ جَمَلٍ وَاَطْوَلِ رَجُلٍ فِى الْجَيْشِ فَمَرَّ تَحْتَهُ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلَاثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ قَالَ سُفْيَانُ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَاَلْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلْ مَعَكُمْ مِّنْهُ شَيْءٌ قَالَ فَاَخْرَجْنَا مِنْ عَيْنَيْهِ كَذَا وَكَذَا قُلَّةً مِّنْ وَّدَكٍ وَنَزَلَ فِىْ حَجَّاجِ عَيْنِهٖ اَرْبَعَةُ نَفَرٍ وَكَانَ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ جِرَابٌ فِيْهِ تَمْرٌ فَكَانَ يُعْطِيْنَا الْقَبْضَةَ ثُمَّ صَارَ اِلَى التَّمْرَةِ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا۔

رسول کریم ﷺ نے روانہ فرمایا اور حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کو امیر قافلہ بنا کر قریش کے قبیلے کے لوٹنے کو (اس جگہ لفظ خبط سے معنی درخت کے پتے چبانے کے ہیں) تو ہم لوگ سمندر کے کنارے پر پڑے رہے قافلہ کے انتظار میں۔ ایسی بھوک لگی کہ آخرکار ہم لوگ بھوک کی شدت کی وجہ سے پتے چبانے لگے۔ پھر سمندر نے ایک جانور پھینکا جسے عنبر کہتے ہیں۔ اس کو ہم نے آدھے مہینہ تک کھایا اور اس کی چربی تیل کے بجائے استعمال کرنے لگے یہاں تک کہ ہم لوگوں کے جسم پھر موٹے تازے اور فربہ ہو گئے (جو کہ بھوک کی وجہ سے کمزور ہو گئے تھے) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لے لی اور سب سے لمبا اونٹ لیا اور سب سے پہلے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے نکل گیا پھر لوگوں کو بھوک لگی تو ایک آدمی نے تین اونٹ کاٹ ڈالے پھر بھوک ہوئی تو تین دوسرے ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے۔ اس کے بعد حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے منع فرمایا کہ زیادہ جانور ذبح کرنے کی وجہ سے سواری کے جانور نہیں رہیں گے۔ حضرت سفیان نے فرمایا کہ جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں حضرت ابوزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ہم نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں کے پاس اس کا گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا اور اس کی آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے۔ ابوعبیدہؓ کے پاس اس وقت کھجور کا ایک تھیلا تھا وہ ہم کو ایک مٹھی دیتے تھے پھر ایک ایک کھجور دینے لگ گئے ہم کو جس وقت وہ بھی نہیں ملی تو ہم کو معلوم ہوا کہ اس کا نہ ملنا کیونکہ ایک ہی کھجور اگر کم از کم روزانہ ملتی رہتی تو کچھ تسلی ہوتی۔

٤٣٦٠: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ ﷺ مَعَ اَبِىْ عُبَيْدَةَ فِىْ سَرِيَّةٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَاَرَدْنَا اَنْ نَاْكُلَ مِنْهُ

٤٣٦٠: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک (چھوٹے) لشکر میں بھیجا ہم لوگوں کی سفر کی تمام خوراک وغیرہ ختم ہو گئی تو ہم کو ایک مچھلی ملی جس کو کہ دریا نے کنارے پر ڈال دیا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا اس میں سے

فَهَابَا اَبُوْعُبَيْدَةَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كُلُوْا فَاَكَلْنَا مِنْهُ اَيَّامًا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَخْبَرْنَاهُ فَقَالَ اِنْ كَانَ بَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ فَابْعَثُوْا بِهٖ اِلَيْنَا۔

۴۳۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَبِيْ عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ ثَلٰثُمِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَ زَوَّدَنَا جِرَابًا مِّنْ تَمْرٍ فَاَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا اَنْ جُزْنَاهُ اَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ وَنَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتّٰى اِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ الْخَبَطَ بِقِسِيِّنَا وَنَسَفُّهُ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتّٰى سُمِّيْنَا جَيْشَ الْخَبَطِ ثُمَّ اَجَزْنَا السَّاحِلَ فَاِذَا دَابَّةٌ مِثْلُ الْكَثِيْبِ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَاْكُلُوْهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّوْنَ كُلُوْا بِاسْمِ اللّٰهِ فَاَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيْقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ فِيْ مَوْضِعِ عَيْنِهٖ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَاَخَذَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِّنْ اَضْلَاعِهٖ فَرَحَلَ بِهٖ اَجْسَمَ بَعِيْرٍ مِّنْ اَبَاعِرِ الْقَوْمِ فَاَجَازَ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عِيْرَاتِ قُرَيْشٍ وَ ذَكَرْنَا لَهُ مِنْ اَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ

کچھ کھانے کا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع فرمایا پھر کہا ہم لوگ اللہ کے رسول ﷺ کے بھیجے ہوئے ہیں اور اس کے راستہ میں نکلے ہیں تم لوگ کھاؤ تو کتنے روز تک اس میں کھاتے رہے جس وقت رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ سے بیان کیا۔ آپ نے فرمایا: اگر تم اس میں سے کچھ باقی ہو تو وہ تم ہمارے پاس بھیج دو۔

۴۳۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہم لوگوں کو حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم لوگ تین سو دس اور چند لوگ تھے (یعنی ہماری تعداد تین سو دس سے زائد تھی) اور ہمارے ہاتھ کھجور کا ایک تھیلا کر دیا (اس لیے کہ جلدی ہی واپسی کی امید تھی) حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک مٹھی ہم کو دے دی جس وقت وہ پوری ہونے لگیں تو ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی ہم لوگ اس کو اس طریقہ سے چوس رہے تھے کہ جیسے کوئی لڑکا چوسا کرتا ہے اور ہم لوگ اوپر سے پانی پی لیتے تھے جس وقت وہ بھی نہ ملی تو ہم کو اس قدر معلوم ہوئی آخرکار یہاں تک نوبت آ گئی کہ ہم لوگ اپنی کمانوں سے درخت کے پتے جھاڑ رہے تھے پھر ان کو پھانک کر ہم لوگ اس کے اوپر پانی پی لیتے۔ اسی وجہ سے لشکر کا نام جیش خبط (یعنی پتوں کا لشکر) ہو گیا جس وقت ہم لوگ سمندر کے کنارہ پر پہنچے تو وہاں پر ایک جانور پایا۔ جو کہ ایک ٹیلہ کی طرح سے تھا جس کو کہ عنبر کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ مردار ہے اس کو نہ کھاؤ پھر کہنے لگے کہ یہ رسول کریم ﷺ کا لشکر ہے اور راہ خدا میں نکلا ہے اور ہم لوگ بھوک کی وجہ سے بے چین ہیں (کیونکہ سخت اضطراری حالت میں تو مردار بھی حلال اور جائز ہے) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر کھاؤ (ایسے وقت میں تو مردار بھی حلال ہے) اس کے بعد ہم نے اس میں سے کھایا اور کچھ گوشت اس کا پکانے کے بعد خشک کیا (تاکہ راستہ میں وہ کھا سکیں) اور اس کی آنکھوں کے حلقہ میں تیرہ آدمی آ گئے یعنی داخل ہو گئے ہم لوگ جس وقت نبی ﷺ کی خدمت میں واپس حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت کیا: تم نے کس وجہ سے تاخیر کی؟ ہم نے عرض کیا: قریش کے

رَزَقَكُمُوهُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

قافلوں کو تلاش کرتے تھے اور ہم نے آپ سے اس جانور کا تذکرہ کیا۔ آپ نے فرمایا: وہ اللہ عزوجل کا رزق تھا جو کہ اس نے تم کو عطا فرمایا۔ کیا تم لوگوں کے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے عرض کیا: جی ہاں۔

۱۹۹۸: اَلضِّفْدَعُ

باب: مینڈک سے متعلق احادیث

۴۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا فِيْ دَوَاءٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ قَتْلِهٖ۔

۴۳۶۲: حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حکیم (یعنی دوا و علاج کرنے والے) نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں استعمال کرنے سے متعلق دریافت کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مارنے سے منع فرمایا۔

مینڈک مارنا:

شریعت میں مینڈک مارنا ناجائز ہے۔ ایک دوسری حدیث میں بھی مینڈک مارنے سے منع فرمایا گیا ہے اور فرمایا گیا کہ اس کا آواز نکالنا یعنی مینڈک کا ٹرٹر کرنا دراصل اللہ عزوجل کی تسبیح کرنا ہے اس لیے اس کا مارنا ناجائز ہوا۔
ہاں! بری میڈیکل وغیرہ کے سٹوڈنٹ اس کو بیہوش کر کے اس پر جو تجربات کر کے ابتدائی طور پر سیکھنے کا عمل شروع کرتے ہیں اس کی اجازت ہے۔ (جامی)

۱۹۹۹: اَلْجَرَادُ

باب: ٹڈی سے متعلق حدیث شریف

۴۳۶۳: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَ هُوَ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَبْعَ غَزَوَاتٍ فَكُنَّا نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۳: حضرت ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۴۳۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

۴۳۶۴: حضرت ابویعفور سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے ٹڈی کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ غزوات میں شریک تھے اور ہم ان غزوات (اور جہاد) میں ٹڈیاں کھاتے تھے۔

۲۰۰۰: قَتْلُ النَّمْلِ

باب: چیونٹی مارنے سے متعلق حدیث

۴۳۶۵: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ

۴۳۶۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدٍ وَّاَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِیًّا مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْیَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَی اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلَیْهِ اَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

نے ارشاد فرمایا: ایک چیونٹی نے ایک مرتبہ ایک پیغمبر کے کاٹ لیا تو انہوں نے حکم فرمایا کہ ان چیونٹیوں کے تمام بل (یعنی ان کے رہنے کی تمام جگہیں اور سوراخ) جلا دیئے جائیں تو اللہ عزوجل نے ان کی جانب وحی بھیجی کہ تمہارے ایک چیونٹی نے کاٹا اور تم نے ایک اُمت کو قتل کر دیا جو کہ پاکی بیان کرتی تھی اپنے پروردگار کی۔

۴۳۶۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَیْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَشْعَثُ عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَیْتِهِنَّ فَحُرِّقَ عَلٰی مَا فِیْهَا فَاَوْحَی اللّٰهُ اِلَیْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً وَقَالَ الْاَشْعَثُ عَنِ ابْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مِثْلَهُ وَزَادَ فَاِنَّهُنَّ یُسَبِّحْنَ۔

۴۳۶۶: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے ان کے ایک چیونٹی نے کاٹ لیا انہوں نے حکم فرمایا تو چیونٹیوں کا بل جلا دیا گیا۔ جب اللہ عزوجل نے ان کو وحی بھیجی کہ تم نے اس چیونٹی کو کس وجہ سے نہیں جلایا کہ جس نے تمہارے کاٹا تھا۔

۴۳۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ یَرْفَعْهُ۔

۴۳۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً اسی مضمون کی روایت مذکور ہیں۔

(۴۳)

کتاب الضحایا

قربانی سے متعلق احادیث مبارکہ

۴۳۶۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ وَهُوَ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ مُسْلِمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهٖ حَتّٰى يُضَحِّيَ۔

۴۳۶۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص عید الاضحی کا چاند (یعنی ذی الحجہ کے مہینہ کا چاند) دیکھے پھر وہ قربانی کرنا چاہے تو اپنے بال اور ناخن نہ لے (یعنی نہ کاٹے) جس وقت تک کہ قربانی کرے۔

۴۳۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ هِلَالٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُسْلِمٍ اَنَّهٗ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَقْلِمْ مِنْ اَظْفَارِهٖ وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهٖ فِي عَشْرِ الْاُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ۔

۴۳۶۹: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ اپنے ناخن نہ کترائے اور بال نہ منڈائے ماہ ذی الحجہ کی ۱۰ ویں تاریخ تک (یعنی دسویں ذی الحجہ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے)۔

۴۳۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عُثْمَانَ الْاَحْلَافِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَدَخَلَتْ اَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا اَظْفَارِهٖ فَذَكَرْتُهٗ لِعِكْرِمَةَ فَقَالَ اَلَا يَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَالطِّيْبَ۔

۴۳۷۰: حضرت سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے روزے آ جائیں تو بال اور ناخن نہ لے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ اور خواتین سے الگ رہے اور خوشبو نہ لگائے۔

۴۳۷۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۳۷۱: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَاَرَادَ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهٖ وَلَا مِنْ بَشَرِهٖ شَيْئًا۔

ارشاد فرمایا: جس وقت ذی الحجہ کا پہلا عشرہ شروع ہو جائے (یعنی جب ماہ ذی الحجہ کی پہلی تاریخ ہو جائے) تو پھر تمہارے میں سے کسی کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو جائے تو اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ چھوئے (یعنی نہ کتروائے)۔

۲۰۰۲: بَابُ مَنْ لَّمْ يَجِدِ الْاُضْحِيَّةَ

باب: جس شخص میں قربانی کرنے کی طاقت نہ ہو؟

۴۳۷۲: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَ ذَكَرَ اٰخَرِيْنَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ عِيْسَى بْنِ هِلَالٍ الصَّدَفِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِرَجُلٍ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَ تُقَلِّمُ اَظْفَارَكَ وَ تَقُصُّ شَارِبَكَ وَ تَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۷۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: مجھ کو ماہ ذی الحجہ دس تاریخ میں بقر عید کرنے کا حکم ہوا ہے اللہ عزوجل نے اس روز کو اس امت کے لئے عید بنایا۔ اس نے عرض کیا: اگر میرے پاس کچھ بھی موجود نہ ہو (یعنی قربانی کے مطابق نصاب موجود نہ ہو) لیکن ایک ہی بکری یا اونٹنی کیا میں اس کو قربانی کروں؟ آپ نے فرمایا: نہیں (اس لیے کہ ایک ہی جانور موجود ہے کہ جس کی قربانی کرنے سے دشواری ہوگی) لیکن تم اپنے بال اور ناخن کتر والو اور مونچھ کے بال مونڈ لو بس یہی تمہاری قربانی ہے اللہ عزوجل کے نزدیک۔

عیدالضحیٰ کی بابت کچھ احکام:

مطلب یہ ہے کہ یکم ذی الحجہ سے لے کر دس ذی الحجہ تک حجامت نہ بنوائے تا کہ حجاج کرام سے مشابہت ہو جائے واضح رہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یعنی ایسا کرنا مستحب ہے۔ ممانعت تحریمی مراد نہیں ہے: قوله فلا یوخذ من شعر والح جمله الجمهور علىٰ التنزيه قيل التشبيه مالمحرم الخ زہر الربی ص ۱۶۷ حاشیہ نسائی شریف۔
واضح رہے کہ بکرا' بکری' گائے' بیل' بھینس وغیرہ کو ذبح کیا جائے اور اونٹ کو نحر کیا جائے یعنی اونٹ ذبح کرنے کے لیے اس کے حلقوں میں نیزہ مارا جائے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی عمل مبارک تھا۔

۲۰۰۳: بَابُ ذَبْحِ الْاِمَامِ اُضْحِيَّتَهٗ بِالْمُصَلّٰى

باب: امام کا عیدگاہ میں قربانی کرنے کا بیان

۴۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ كَثِيْرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ

۴۳۷۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں قربانی ذبح کیا کرتے تھے۔

يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

۴۳۷۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ عُثْمَانَ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَ قَدْ كَانَ اِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

۴۳۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم نے مدینہ منورہ میں نحر کیا اور جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نحر نہیں کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم عیدگاہ میں ذبح فرماتے تھے۔

۲۰۰۴ بَابُ ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلّٰى

باب: لوگوں کا عیدگاہ میں قربانی کرنا

۴۳۷۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ ابْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ اَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ رَاٰى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۳۷۵: حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بقرعید میں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو نمازِ عید پڑھائی جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ بکریاں ذبح ہو چکی تھیں۔ آپ نے فرمایا: جس کسی نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا تو وہ اللہ کا نام لے کر ذبح (قربانی) کر لے۔

نمازعید الاضحیٰ سے متعلق:

شرعی طور پر شہر یا گاؤں جہاں بھی نمازعید الاضحیٰ درست ہے ان علاقوں کے لئے یہی حکم ہے کہ وہاں کے لوگ نمازِ عیدالاضحیٰ ادا کرنے کے بعد قربانی کریں اگر شہر یا گاؤں میں نمازعید الاضحیٰ ادا کر لی گئی ہو تو دوسرے شخص کے لئے قربانی کرنا جائز ہے اور وہ مقام کہ جہاں نمازعید درست نہیں یعنی اگر چھوٹا سا گاؤں اور دیہی علاقہ ہو تو وہاں کے رہنے والے نمازعید سے قبل بھی قربانی کر سکتے ہیں اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

۲۰۰۵ بَابُ مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْاَضَاحِيْ الْعَوْرَاءِ

باب: جن جانوروں کی قربانی ممنوع ہے جیسے کہ کانے جانور کی قربانی

۴۳۷۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَوْلٰى بَنِيْ اَسَدٍ عَنْ اَبِي الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزٍ مَوْلٰى بَنِيْ شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِيْ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ

۴۳۷۶: حضرت ابوضحاک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس کا نام عبید بن فیروز تھا اور وہ بنی شیبان کا مولیٰ (غلام) تھا کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو انہوں نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے

رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَضَاحِيْ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعٌ لَا يَجُزْنَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ قُلْتُ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَاَنْ يَكُوْنَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهٗ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا: چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

۲۰۰۶: بَابُ الْعَرْجَاءِ

۴۳۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَ يَحْيٰى وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ وَابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ وَ اَبُو الْوَلِيْدِ قَالُوْا اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ بْنَ فَيْرُوْزٍ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِيْ مَا كَرِهَ اَوْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَضَاحِيْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ هٰكَذَا بِيَدِهٖ وَيَدِيْ اَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَرْبَعَةٌ لَا يَجْزِيْنَ فِي الْاَضَاحِيْ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ قَالَ فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْاُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ۔

باب: لنگڑے جانور سے متعلق

۴۳۷۷: حضرت عبد بن فیروز کہتے ہیں میں نے براء بن عازبؓ سے کہا کہ تم مجھ سے ان قربانیوں کا حال بیان کرو کہ جن سے منع کیا رسول کریم ﷺ نے تو انہوں نے فرمایا: آپ کھڑے ہوئے (اور اس طرح سے اشارہ فرمایا حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کر کے بتلایا اور کہا کہ میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے) آپ نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں ہیں ایک تو کانا جانور کہ جس کا کانا پن صاف معلوم ہو اور دوسرا بیمار کہ جس کی بیماری صاف اور خوب روشن ہو۔ تیسرا لنگڑا کہ جس کا لنگڑا پن نمایاں ہو چکا ہو چوتھے دبلا اور کمزور کہ جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو میں نے کہا کہ مجھ کو تو وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے (قربانی کے واسطے) کہ جس کے سینگ ٹوٹ چکے ہوں یا جس قربانی کے جانور کے دانت ٹوٹ چکے ہوں آپ نے فرمایا: جو جانور تم کو برا معلوم ہو تم اس کو چھوڑ دو اور جو پسند ہو تم اس کی قربانی کرو لیکن دوسرے کو منع نہ کرو۔

۲۰۰۷: بَابُ الْعَجْفَاءِ

۴۳۷۸: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوٗدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ

باب: قربانی کے لیے دبلی گائے وغیرہ

۴۳۷۸: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم

ذَكَرَ آخَرَ وَ قَدَّمَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهُمْ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَاَشَارَ بِاَصَابِعِهٖ وَاَصَابِعِيْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُشِيْرُ بِاَصْبَعِهٖ يَقُوْلُ لَا يَجُوْزُ مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ۔

نے اپنی انگلیوں سے بتلایا اور میری انگلیاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قربانی کے جانور میں چار عیب درست نہیں ہیں اس کے بعد وہ ہی چار عیب بیان فرمائے جو کہ اوپر مذکور ہیں۔

۲۰۰۸: بَابُ الْمُقَابَلَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ طَرَفُ اُذُنِهَا

باب: وہ جانور کہ جس کے سامنے سے کان کٹا ہوا ہو اس کا حکم

۴۳۷۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۴۳۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا (یعنی قربانی کے جانور میں مذکورہ اشیاء دیکھنے کا حکم فرمایا کہ یہ دونوں اعضاء بالکل درست ہیں یا نہیں؟) اور ہم کو ''مقابلہ'' سے منع فرمایا کہ (جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو) اور مدابرہ سے منع کیا اور بتراء سے منع فرمایا اور خرقاء سے منع فرمایا۔

۲۰۰۹: بَابُ الْمُدَابَرَةِ وَهِيَ مَا قُطِعَ مِنْ مُؤَخَّرِ اُذُنِهَا

باب: مدابرہ (پیچھے سے کان کٹا جانور) سے متعلق

۴۳۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقَ وَكَانَ رَجُلَ صِدْقٍ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ۔

۴۳۸۰: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان دیکھنے کا حکم فرمایا اور یہ کہ ہم عوراء' مقابلہ' مدابرہ' شرقاء' اور خرقاء' جانور کی قربانی نہ کریں۔

۲۰۱۰: بَابُ الْخَرْقَاءُ وَهِيَ الَّتِيْ تُخْرَقُ اُذُنُهَا

۴۳۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ ابْنُ عَيَّاشٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ اَوْ شَرْقَاءَ اَوْ خَرْقَاءَ اَوْ جَدْعَاءَ۔

باب: خرقاء (جس کے کان میں سوراخ ہو) سے متعلق

۴۳۸۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو منع فرمایا مقابلہ مدابرہ شرقاء اور جدعا (کہ جس جانور کے کان کٹے ہوں) اس کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۲۰۱۱: بَابُ الشَّرْقَاءُ وَهِيَ مَشْقُوْقَةُ الْاُذُنِ

۴۳۸۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا شُجَاعُ ابْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زِيَادُ ابْنُ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ شُرَيْحِ ابْنِ النُّعْمَانِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ۔

باب: جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں اس کا حکم

۴۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ قربانی کی جائے مقابلہ اور مدابرہ اور شرقاء اور خرقاء اور عوراء کی۔

۴۳۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ اَنَّ سَلَمَةَ وَهُوَ ابْنُ كُهَيْلٍ اَخْبَرَهٗ قَالَ سَمِعْتُ حُجَيَّةَ بْنَ عَدِيٍّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ۔

۴۳۸۳: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے آنکھ کان اچھی طرح دیکھنے کا حکم فرمایا۔

خلاصۃ الابواب ☆ قربانی ایسے جانور کی درست ہے کہ جس میں کسی قسم کا کوئی عیب نہ ہو اور گزشتہ حدیث میں مذکور جملہ ((وَ اَنْ لَا نُضَحِّيَ)) کا مطلب ہے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اور مدابرہ وہ جانور ہے کہ جس کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو اور "بتراء" وہ جانور ہے کہ جس کی دُم کٹی ہوئی ہو اور خرقاء وہ جانور ہے کہ جس کے کان میں گول سوراخ ہو۔

حاصل کلام یہ ہے کہ اگر کسی قسم کا کوئی عیب جانور میں ہو تو اس کی قربانی درست نہیں ہے۔

۲۰۱۲: بَابُ الْعَضْبَاءُ

باب: قربانی میں عضباء (یعنی سینگ ٹوٹی ہوئی) سے متعلق

۴۳۸۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ وَهُوَ

۴۳۸۴: حضرت جری بن کلیب سے روایت ہے کہ میں نے حضرت

ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ جُرَيِّ ابْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ نَعَمْ اِلاَّ عَضَبَ النِّصْفِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ۔

علی رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا کہ جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو پھر میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو انہوں نے کہا جی ہاں۔ جس وقت آدھا یا آدھے سے زیادہ سینگ ٹوٹ گیا ہو تو درست نہیں ہے (لیکن اگر آدھا یا آدھے سے کم سینگ ٹوٹا ہوا ہو تو قربانی درست ہے)۔

۲۰۱۳: بَابُ الْمُسِنَّةِ وَالْجَذَعَةِ

باب: قربانی میں تو مہمنہ اور جذعہ سے متعلق

۴۳۸۵ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ سُلَيْمَانُ بْنُ سَيْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ اَعْيَنَ وَاَبُوْ جَعْفَرٍ يَعْنِي النُّفَيْلِيَّ قَالاَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تَذْبَحُوْا اِلاَّ مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّاْنِ۔

۴۳۸۵ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ قربانی نہ کرو مگر مُسنہ کی لیکن جس وقت تم پر مُسنہ کی قربانی کرنا مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کرلو۔

۴۳۸۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ غَنَمًا يُقَسِّمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهٖ فَبَقِيَ عَتُوْدٌ فَذَكَرَهٗ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ضَحِّ بِهٖ اَنْتَ۔

۴۳۸۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو بکریاں حضرات صحابہ کرام کو تقسیم کرنے کے لئے دیں پھر ایک بکری بچ گئی ایک سال کی تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تو آپ نے فرمایا: تم اس کی قربانی کر لو۔

۴۳۸۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ الْقَنَّادُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ بَعْجَةُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَّمَ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ ضَحَايَا فَصَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَارَتْ لِيْ جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

۴۳۸۷: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو قربانیاں تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے کہا: یا رسول اللہ! میرے حصہ میں تو ایک جذعہ آیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کی قربانی کرو۔

۴۳۸۸ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْجُهَنِيِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنَ اَصْحَابِهٖ اَضَاحِيَّ فَاَصَابَتْنِيْ جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَصَابَتْنِيْ

۴۳۸۸: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو قربانی تقسیم فرمائیں میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصہ میں ایک جذعہ آیا ہے آپ نے فرمایا کہ تم اسی کی قربانی کر

جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا۔

لو۔

۴۳۸۹: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنِ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِجَذَعٍ مِّنَ الضَّانِ۔

۴۳۸۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے قربانی کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بھیڑ کے ایک جذعہ سے (اس کی تشریح گذر چکی ہے)۔

۴۳۹۰: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ الْاَضْحٰى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِّنْ مُزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ هٰذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ۔

۴۳۹۰: حضرت عاصم بن کلیب نے سنا اپنے والد سے کہ ہم لوگ سفر میں تھے کہ بقرعید کے دن آ گئے تو ہمارے میں سے کوئی تو دو یا تین جذعہ دے کر ایک مُسنہ خریدنے لگا قربانی کے لیے ایک آدمی کھڑا ہوا (قبیلہ) مزینہ سے اس نے عرض کیا: ہم لوگ ایک مرتبہ نبی ﷺ کے ہمراہ سفر میں تھے تو یہی دن آ گیا پھر ہمارے میں سے کوئی شخص دو یا تین جذعہ دے کر مُسنہ لینے گیا۔ آپ نے فرمایا: جذعہ بھی اسی کام میں آ سکتا ہے کہ جس کام پر ثنی (مُسنہ) آ سکتا ہے۔

مُسنہ اور جذعہ:

شریعت کی اصطلاح میں مُسنہ وہ جانور کہلاتا ہے جو کہ قربانی کرنے کی عمر کو پہنچ گیا ہو اور اس کی عمر قربانی کی عمر کے نصاب میں ایک دن بھی کم نہ ہو اگر ایک دن بھی مقررہ عمر سے کم ہوگا تو قربانی درست نہیں ہوگی۔ واضح رہے کہ قربانی درست ہونے کے لیے اونٹ کی عمر پانچ سال ہے اور گائے' بیل' بھینس میں دو سال اور بھیڑ' بکرا' بکری کی عمر ایک سال یعنی مذکورہ بیان کردہ عمریں پوری ہونے کے بعد مذکورہ جانور اگلے سال میں لگ گئے ہوں یعنی اونٹ پانچ سال کا مکمل ہونے کے بعد چھٹے سال میں لگ گیا ہو اور بیل' بھینس' گائے دو سال کے بعد تیسرے سال میں لگ گئے ہوں اور بھیڑ' دنبہ' چھ ماہ پورے ہو کر سات ماہ میں لگ گئے ہوں۔

والمثنی من الابل خمس سنین و طعن فی السادسة و من البقر سنتان و طعن فی الثالثة و من العنم سنة و طعن فی الثانیة شرح المؤطا علیٰ حاشیہ نسائی ص ۲۰۳' ج ۲۔

اور حدیث مذکورہ کے آخری جملے فتذبحوا جذعة من الضان کا مطلب یہ ہے کہ جب تمہارے واسطے مُسنہ (جس کی تشریح اوپر مذکور ہے) کی قربانی مشکل ہو جائے تو تم بھیڑ میں سے جذعہ کر لو یعنی وہ بھیڑ جو کہ ابھی ایک سال کی نہ ہوئی ہو تو اس کی قربانی کر لو لیکن بکری' بکرا ایک سال سے کم عمر ہوں تو ان کی قربانی نہ کرو۔

شریعت کی اصطلاح میں ثنیٰ اور مُسنہ ایک ہی ہے اور مزینہ عرب کے ایک قبیلہ کا نام ہے۔

۴۳۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ

۴۳۹۱: ایک آدمی سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے ہمراہ تھے تو بقرعید سے دو روز قبل ہم لوگ دو جذعہ دے کر ایک مُسنہ

سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَبْلَ الْاَضْحٰى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مَا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ۔

لینے لگ گئے (قربانی کرنے کے واسطے) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاں پر ثنی کافی ہے وہاں پر جذعہ بھی کافی ہے۔

۲۰۱۴: بَابُ الْكَبْشِ

باب: مینڈھے سے متعلق احادیث

۴۳۹۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ وَهُوَ ابْنُ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ قَالَ اَنَسٌ وَاَنَا اُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ۔

۴۳۹۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرماتے تھے (یعنی بھیڑوں کے مذکر کی) اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ۔

۴۳۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھوں کی قربانی فرمائی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور اللہ اکبر پڑھا اور آپ نے اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھا۔

املح سے مراد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لفظ املح سے مراد کالے سفید یا کالے سرخ مینڈھے ہیں یا کالے اور سفید اور اس میں سفید رنگ کالے رنگ سے نسبتاً زیادہ ہو۔

۴۳۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَ كَبَّرَ وَ وَضَعَ رِجْلَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا۔

۴۳۹۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی فرمائی دو املح مینڈھوں کی اور ان کو ذبح فرمایا اپنے ہاتھ سے اور اللہ کا نام لیا اور تکبیر پڑھی اور اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھا۔

۴۳۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ وَرْدَانَ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ اَضْحٰى وَانْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرٌ۔

۴۳۹۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کے دن ہم لوگوں کو خطبہ سنایا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی جانب جھک گئے اور آپ نے ان کو ذبح فرمایا۔ (خلاصہ)۔

۴۳۹۶: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ

۴۳۹۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَاَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَاِلٰى جُذَيْعَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا۔

قربانی کے دن (یعنی یوم النحر میں) دو مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ پھر ایک بکریوں کے جھنڈ کی طرف تشریف لے گئے اور ان کو ہم لوگوں میں تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْاَشَجُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ فَحِيْلٍ يَمْشِيْ فِيْ سَوَادٍ وَ يَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ۔

۴۳۹۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی قربانی فرمائی جو کہ سینگ والا تھا اور موٹا تازہ عمدہ چلتا تھا اور وہ سیاہی میں کھاتا تھا اور سیاہی میں دیکھتا تھا یعنی اس کے چاروں پاؤں اور پیٹ اور آنکھوں کے حلقے کالے رنگ کے تھے اور باقی سفید تھے۔

۲۰۱۵: بَابُ مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

باب: اُونٹ میں کتنے افراد کی جانب سے قربانی کافی ہے؟

۴۳۹۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رَافِعٍ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَجْعَلُ فِيْ قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِّنَ الشَّاءِ بِبَعِيْرٍ قَالَ شُعْبَةُ وَاَكْبَرُ عِلْمِيْ اَنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ وَحَدَّثَنِيْ بِهٖ سُفْيَانُ عَنْهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۳۹۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت تقسیم فرماتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ غَزْوَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ عِلْبَاءَ بْنِ اَحْمَرَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَحَضَرَ النَّحْرُ فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَعِيْرِ عَنْ عَشْرَةٍ وَالْبَقَرَةِ عَنْ سَبْعَةٍ۔

۴۳۹۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھے کہ اس دوران عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا تو اونٹ میں دس آدمی شریک ہو گئے اور گائے میں سات آدمی۔

۲۰۱۶: بَابُ مَا تُجْزِئُ عَنْهُ الْبَقَرَةُ فِي الضَّحَايَا

۴۴۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَتَّعُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَذْبَحُ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَ نَشْتَرِكُ فِيْهَا۔

باب: گائے کی قربانی کس قدر افراد کی جانب سے کافی ہے؟

۴۴۰۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج تمتع کرتے تھے تو ہم گائے سات افراد کی جانب سے ذبح کرتے تھے اور اس میں شرکت کرتے تھے۔

۲۰۱۷: بَابُ ذَبْحُ الضَّحِيَّةِ قَبْلَ الْاِمَامِ

۴۴۰۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنِ ابْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبِيْ عَنْ فِرَاسٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ ح وَاَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ فَذَكَرَ اَحَدُهُمَا مَا لَمْ يَذْكُرِ الْاٰخَرُ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْاَضْحٰى فَقَالَ مَنْ وَجَّهَ قِبْلَتَنَا وَصَلّٰى صَلَاتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَلَا يَذْبَحْ حَتّٰى يُصَلِّيَ فَقَامَ خَالِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ عَجَّلْتُ نُسُكِيْ لِاُطْعِمَ اَهْلِيْ وَاَهْلَ دَارِيْ اَوْ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعِدْ ذِبْحًا آخَرَ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقَ لَبَنٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ قَالَ اذْبَحْهَا فَاِنَّهَا خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تَقْضِيْ جَذَعَةٌ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

باب: امام سے قبل قربانی کرنا

۴۴۰۱: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الاضحی کے روز کھڑے ہو گئے تو فرمایا کہ جو شخص ہم لوگوں کے قبلہ کی جانب چہرہ کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرتا ہے اور ہم لوگوں جیسی قربانی کرتا ہے تو وہ شخص قربانی نہ کرے جس وقت تک کہ نماز نہ پڑھ لے یہ بات سن کر میرے ماموں (حضرت ابو براء بن دینار رضی اللہ عنہ) کھڑے ہو گئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے تو جلدی سے قربانی کر لی ہے اپنے گھر کے لوگوں اور پڑوسیوں کو کھلانے کے واسطے۔ اس پر آپ نے ارشاد فرمایا تم دوسری قربانی کرو (اس لیے کہ وہ قربانی درست نہیں ہوئی) حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے (جو کہ ابھی تک ایک سال کا نہیں ہوا ہے اور وہ بکری کا بچہ میرے نزدیک بہتر ہے بکریوں کے گوشت سے) آپ نے فرمایا: تم اسی کو ذبح کر دو یہ بہتر ہے تمہاری دو قربانیوں میں اور پھر کسی کو تمہارے بعد جذعہ (قربانی میں کرنا) درست نہیں ہے۔

۴۴۰۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلَاةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَ نَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلَاةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ

۴۴۰۲: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بقرعید کے دن نماز کے بعد خطبہ (عید الاضحی) سنایا تو فرمایا جس شخص نے ہماری جیسی نماز پڑھی پھر ہمارے جیسی قربانی کی (نماز کے بعد) تو اس نے قربانی کی اور جس کسی نے نماز سے قبل قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے اس پر حضرت ابو براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں نے تو نماز سے قبل قربانی کی۔ میں سمجھا کہ یہ دن کھانے پینے کا ہے تو میں نے جلدی کی میں نے خود بھی

يَوْمُ اَكْلٍ وَشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِئُ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

کھایا اور اپنے گھر والوں اور پڑوسیوں کو کھلایا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: یہ تو گوشت کی بکری ہے۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جذعہ۔ وہ میرے نزدیک گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا قربانی میں وہ درست ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں! لیکن تمہارے علاوہ دوسرے کسی کے لئے درست نہ ہوگا۔

وضاحت:

نمازِ عید الاضحیٰ سے قبل قربانی درست ہے یا نہیں اس سلسلہ میں ضروری تشریح حدیث ۴۳۷۰ میں گذر چکی ہے اس طریقہ سے جذعہ کے بارے میں بھی وضاحت پیش کی جا چکی ہے۔

نماز سے قبل قربانی:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو نماز سے قبل قربانی سے متعلق فرمایا گیا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو قربانی کرنے کا اجر وثواب نہیں ملے گا اور اس کا یہ عمل ایسا ہے جیسے کہ کسی شخص نے گوشت کھانے کے لئے قربانی کی۔ گذشتہ احادیث کی شرح میں اس موضوع پر عرض کیا جا چکا باقی قربانی سے متعلق تفصیلی مسائل واحکام "تاریخ قربانی" مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمہ اللہ مفتی اعظم پاکستان میں ملاحظہ فرمائیں اور حضرت مفتی حبیب الرحمٰن خیر آبادی مفتی دارالعلوم دیوبند کی کتاب "قربانی" میں بھی اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

۴۴۰۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ النَّحْرِ مَنْ كَانَ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيُعِدْ فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ يُشْتَهٰى فِيْهِ اللَّحْمُ فَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ كَاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَدَّقَهُ قَالَ عِنْدِيْ جَذَعَةٌ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَرَخَّصَ لَهٗ فَلَا اَدْرِيْ اَبَلَغَتْ رُخْصَتُهٗ مَنْ سِوَاهُ اَمْ لَا ثُمَّ انْكَفَاَ اِلٰى كَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔

۴۴۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول عید کے دن ارشاد فرمایا: جس شخص نے نماز سے قبل ذبح کیا وہ پھر ذبح کرے ایک آدمی کھڑا ہوا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہر ایک کو گوشت کھانے کی خواہش اور رغبت ہوتی ہے اور اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کی حالت بیان کی۔ آپ نے اس کو سچا سمجھا پھر وہ شخص بولا کہ میرے پاس ایک جذعہ ہے جو کہ گوشت کی دو بکریوں سے مجھ کو زیادہ پسندیدہ ہے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی (یعنی قربانی کے لئے ذبح کرنے کی) میں واقف نہیں کہ یہ اجازت دوسروں کے لئے بھی تھی یا نہیں اس کے بعد آپ دو مینڈھوں کی جانب گئے اور ان کو ذبح کیا۔

۴۴۰۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۰۴: حضرت ابو بردہ بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول

يَحْيىٰ عَنْ يَحْيىٰ ح وَاَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ يَحْيىَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِىْ بُرْدَةَ بْنِيَارٍ اَنَّهُ ذَبَحَ قَبْلَ النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُعِيْدَ قَالَ عِنْدِىْ عَنَاقُ جَذَعَةٍ هِيَ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ مُسِنَّتَيْنِ قَالَ اذْبَحْهَا فِيْ حَدِيْثِ عُبَيْدِاللّٰهِ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَجِدُ اِلَّا جَذَعَةً فَاَمَرَهُ اَنْ يَّذْبَحَ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل ذبح کیا آپ نے ان کو دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے فرمایا: میرے پاس ایک بکری کا جذعہ ہے جو میرے خیال میں دو مسنوں سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا تم اسی کو ذبح کرو۔ حضرت عبیداللہ کی روایت ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میرے پاس تو اب کچھ نہیں ہے علاوہ ایک جذعہ کے۔ آپ نے فرمایا تم اس کو ذبح کرو۔

۴۴۰۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْعَوَانَةَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ قَيْسٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَضْحٰى ذَاتَ يَوْمٍ فَاِذَا النَّاسُ قَدْ ذَبَحُوْا ضَحَايَا هُمْ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَاٰهُمُ النَّبِيُّ ﷺ اَنَّهُمْ ذَبَحُوْا قَبْلَ الصَّلَاةِ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلَاةِ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى وَمَنْ كَانَ لَمْ يَذْبَحْ حَتّٰى صَلَّيْنَا فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۰۵: حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ بقرعید کی۔ لوگوں نے اپنی قربانیاں کاٹ ڈالیں نماز بقرعید سے قبل۔ اس پر آپ نے فرمایا: جس وقت ان کو نماز سے قبل دیکھا تو انہوں نے قربانیوں کو ذبح کر دیا کہ جس نے کہ نماز سے قبل ذبح کیا وہ دوسری قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ شخص ذبح کرے اللہ عزوجل کے نام پر۔

۲۰۱۸: بَابُ اِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

باب: دھاردار پتھر سے ذبح کرنا

۴۴۰۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوٗدُ عَنْ عَامِرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ اَنَّهُ اَصَابَ اَرْنَبَيْنِ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيْدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهٖ فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّي اصْطَدْتُ اَرْنَبَيْنِ فَلَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً اُذَكِّيْهِمَا بِهٖ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ اَفَاٰكُلُ قَالَ كُلْ۔

۴۴۰۶: روایت ہے کہ حضرت محمد بن صفوان رضی اللہ عنہ نے دو خرگوش پکڑے اور ذبح کرنے کے لئے ان کو چھری نہیں مل سکی تو انہوں نے ایک تیز (یعنی دھاردار) پتھر سے ذبح کیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے دو خرگوش پکڑے ہیں لیکن جب مجھ کو چھری نہیں ملی تو میں نے تیز پتھر سے ہی کاٹ لیا میں ان کو کھاؤں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کھالو۔

۴۴۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَاضِرُ بْنُ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيُّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ

۴۴۰۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے بکری کے دانت مارا (تو وہ مرنے لگی) پھر اس کو تیز (اور دھاردار) پتھر سے ذبح کر دیا۔ رسول کریم ﷺ نے اس کے کھانے کی اجازت دیدی۔

فَذَبَحُوْهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِیْ اَكْلِهَا۔

۲۰۱۹: بَابُ اِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُوْدِ

۴۴۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنِ عَبْدِالْاَعْلٰى وَاِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ مُرِّيَّ بْنِ قُطْرِيٍّ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ اُرْسِلُ كَلْبِیْ فَاٰخُذُ الصَّيْدَ فَلَا اَجِدُمَا اُذَكِّيْهِ بِهٖ فَاَذْبَحُهٗ بِالْمَرْوَةِ وَبِالْعَصَا قَالَ اَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۰۹: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنِ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ فَلَقِيْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعٰى فِیْ قِبَلِ اُحُدٍ فَعَرِضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتَدٍ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ وَتَدٌ مِّنْ خَشَبٍ اَوْ حَدِيْدٍ قَالَ لَابَلْ خَشَبٌ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَسَاَلَهٗ فَاَمَرَهٗ بِاَكْلِهَا۔

۲۰۲۰: بَابُ النَّهْیُ عَنِ الذِّبْحِ بِالظُّفُرِ

۴۴۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ اِلَّا بِسِنٍّ اَوْ ظُفُرٍ۔

۲۰۲۱: بَابُ فِی الذَّبْحِ بِالسِّنِّ

۴۴۱۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبَايَةَ بْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَ

باب: تیز لکڑی سے ذبح کرنا

۴۴۰۸: حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں (شکار کی طرف) کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتا ہے اور مجھ کو ذبح کرنے کے لئے (چاقو وغیرہ) نہیں ملتا تو میں ذبح کرتا ہوں تیز پتھر اور لکڑی سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. تم خون بہادو کہ جس سے دل چاہے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر۔

۴۴۰۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک انصاری شخص کی اونٹنی (گھاس) چرا کرتی تھی احد پہاڑ کی جانب پھر اس کو عارضہ ہو گیا (یعنی وہ علیل ہو گئی) تو اس شخص نے اس اونٹنی کو ایک کھونٹی سے نحر کر دیا حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کھونٹی لکڑی کی تھی یا لوہے کی؟ تو انہوں نے کہا: لکڑی کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرمائی۔

باب: ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۱۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہائے اور اللہ کا نام لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ لیکن دانت اور ناخن کے علاوہ (یعنی ناخن سے ذبح کرنا درست نہیں ہے)۔

باب: دانت سے ذبح کرنے کی ممانعت

۴۴۱۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ کل دشمن سے ملیں گے (اور ہم کو وہاں پر جانور بھی ملیں گے) ہم لوگوں کے ساتھ چھری نہیں ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو چیز خون بہا دے اور اللہ کا نام

مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلُوْا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا وَسَاحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ۔

لیا جائے تو تم اس کو کھاؤ۔ جس وقت تک کہ دانت یا ناخن نہ ہو اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ایک ہڈی ہے جانور کی تو اس سے ذبح کرنا کس طرح سے درست ہوگا اور ناخن چھری ہے حبشیوں کی۔

ناخن سے ذبح کرنا:

ناخن سے ذبح کرنا بالکل ممنوع ہے اور یہ کہ حبشی کیا کرتے تھے کہ وہ ناخن نہیں کٹاتے تھے کہ اس سے جانور ذبح کریں گے ناخن سے ذبح کرنا ویسے بھی ہر طرح معیوب اور وحشت والا عمل ہے اور یہ طریقہ کافر و مشرکوں میں تھا ہر معاملہ ان سے مشابہت سے اجتناب ضروری ہے۔ (جامی)

۲۰۲۲: بَابُ الْاَمْرِ بِاِحْدَادِ الشُّفْرَةِ

۴۴۱۲ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ قَالَ اثْنَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

باب: چاقو چھری تیز کرنے سے متعلق

۴۴۱۲: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سن کر یاد کر لیں۔ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل نے سب پر احسان فرض قرار دیا ہے تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو (یعنی اس طریقہ سے قتل کرو کہ مقتول کو کسی طریقہ سے کوئی تکلیف نہ پہنچے اور ایسا نہ ہو کہ اس کو تکلیف دے دے کر قتل کرو) اور جس وقت تم (جانور) ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۳: بَابُ الرُّخْصَةِ فِيْ نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَ ذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

۴۴۱۳ اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ اَحْمَدَ الْعَسْقَلَانِيُّ عَسْقَلَانُ بَلْخٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ حَدَّثَتْهُ عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْمُنْذِرِ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ۔

باب: اگر اونٹ کو بجائے نحر کے ذبح کریں اور دوسرے جانوروں کو بجائے ذبح کے نحر کریں تو حرج نہیں

۴۴۱۳: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم نے ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نحر کیا پھر اس کو کھایا۔

۲۰۲۴: بَابُ ذَكَاةِ الَّتِي قَدْ نَيَّبَ فِيهَا السَّبُعُ

۴۴۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ حَاضِرَ بْنَ الْمُهَاجِرِ الْبَاهِلِيَّ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِمَرْوَةٍ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ ﷺ فِي أَكْلِهَا۔

باب: جس جانور میں درندہ دانت مارے تو اس کا ذبح کرنا

۴۴۱۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اس کو پتھر سے ذبح کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت عطا فرما دی۔

۲۰۲۵: بَابُ ذِكْرُ الْمُتَرَدِّيَةِ فِي الْبِئْرِ الَّتِي لَا يُوصَلُ إِلَى حَلْقِهَا

۴۴۱۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَمَا تَكُونُ الذَّكَاةُ إِلَّا فِي الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ قَالَ لَوْ طَعَنْتَ فِي فَخِذِهَا لَأَجْزَأَكَ۔

باب: اگر ایک جانور کنوئیں میں گر جائے اور وہ مرنے کے قریب ہو جائے تو اس کو کس طرح حلال کریں؟

۴۴۱۵: حضرت ابوعشراء سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اس نے نقل کیا یا رسول اللہ! کیا ذبح کرنا حلق اور سینہ میں لازم ہے؟ آپ نے فرمایا اگر جانور کی ران میں تیر مار دیا جائے تو کافی ہے۔

۲۰۲۶: بَابُ ذِكْرُ الْمُنْفَلِتَةِ الَّتِي لَا يُقْدَرُ عَلَى أَخْذِهَا

۴۴۱۶: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رَافِعٍ عَنْ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ مَا خَلَا السِّنَّ وَالظُّفُرَ قَالَ فَأَصَابَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ نَهْبًا فَنَدَّ بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ إِنَّ لِهٰذِهِ النَّعَمِ أَوْ قَالَ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

باب: بے قابو ہو جانے والے جانور کو ذبح کرنے کا طریقہ

۴۴۱۶: حضرت رافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! ہم لوگ کل دشمن سے ملنے والے ہیں (یعنی دشمن سے کل ہمارا مقابلہ ہونے والا ہے) اور ہم لوگوں کے پاس چھری (چاقو) نہیں ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس سے خون بہہ جائے اور اللہ عزوجل کا نام لیا جائے تو تم کھاؤ اس کو لیکن ناخن اور دانت (سے ذبح نہ کرو) حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے کہا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو لوٹ ملی اس میں سے (یعنی مال غنیمت ملا) اس میں ایک اونٹ بگڑ گیا ایک آدمی نے اس کے تیر مارا وہ کھڑا رہ گیا آپ نے فرمایا: ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی وحشی ہوتے ہیں جیسے کہ جنگل کے جانور تو جو تم کو تھکا دے

(یعنی تمہارے ہاتھ نہ آئے تو تم اسکے ساتھ اسی طرح سے کرو۔)۔

۴۴۱۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَأَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِي عَنْ عَبَايَةَ ابْنِ رِفَاعَةَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَاُحَدِّثُكُمْ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَاَصَبْنَا نَهْبَةَ اِبِلٍ اَوْ غَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِّنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوْا بِهٖ هٰكَذَا۔

۴۴۱۷: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں (یعنی دانت اور ناخن سے ذبح کرنا درست ہوگا) دانت تو ایک ہڈی ہے اور ناخن حبشی لوگوں کی چھری ہے (اور چاقو کی طرح ہے) اور وہ لوگ ناخن سے ذبح کرتے ہیں ان کی مشابہت کی وجہ سے ناخن سے ذبح کرنا ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۴۴۱۸: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَأَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ اِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهٗ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهٗ۔

۴۴۱۸: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر شے پر احسان لازم فرمایا ہے (مطلب یہ ہے کہ سب لوگوں پر رحم کرنا چاہیے) تو جس وقت تم لوگ قتل کرو تو تم اچھی طرح سے قتل کرو اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم بالکل اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری' چاقو جب ذبح کرو تو اس کو تیز کرلو اور تم جانور کو آرام دو۔

۲۰۲۷: بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

باب: عمدہ طریقہ سے ذبح کرنا

۴۴۱۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ حُرَيْثٍ اَبُوْ عَمَّارٍ قَالَ اَنْبَأَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنْ اَبِي قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ

۴۴۱۹: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک چیز پر احسان لازم فرمایا ہے تو تم عمدہ طریقہ سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری چاقو تیز کرلو جب ذبح کرنے لگو اور تم جانور کو راحت پہنچاؤ (یعنی آرام سے اور تیز چاقو چھری سے ذبح کرو)۔

اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ ثُمَّ لِيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۰: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام لوگوں پر رحم وکرنا چاہیے) تو جس وقت ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم اپنی چھری تیز کرلو اور جس وقت ذبح کرنے لگو تو اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جانور کو آرام پہنچاؤ۔

۴۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ ح وَاَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَ اِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ لِيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ۔

۴۴۲۱: حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل نے ہر ایک شے پر احسان کرنا لازم فرمایا ہے (یعنی تمام مخلوق کے ساتھ رحم وکرم کا معاملہ کرنا چاہیے) تو جس وقت تم قتل کرو تو تم اچھی طرح قتل کرو (یعنی مقتول کو تکلیف پہنچا کر قتل نہ کرو) اور جس وقت تم ذبح کرو تو تم اچھی طرح سے ذبح کرو اور تم جب ذبح کرنے لگو تو تم اپنی چھری یا چاقو تیز کرلو اور جانور کو تم آرام پہنچاؤ۔

٢٠٢٨: بَابُ وَضْعُ الرِّجْلِ عَلٰى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ

باب: قربانی کا جانور ذبح کرنے کے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا

۴۴۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ اَخْبَرَنِيْ قَتَادَةُ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا قَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ يُكَبِّرُ وَيُسَمِّيْ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ اَنْتَ سَمِعْتَهُ مِنْهُ قَالَ نَعَمْ۔

۴۴۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ والے تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت تکبیر اور بسم اللہ پڑھی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح فرماتے تھے اور اپنا پاؤں مبارک ان جانوروں کے پہلو پر رکھے ہوئے ہوتے تھے۔ دریافت کیا کہ تم نے یہ روایت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ جی ہاں۔

۲۰۲۹: بَابُ تَسْمِيَةُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ

۴۴۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَاصِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ وَ كَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَاَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

۲۰۳۰: بَابُ اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

۴۴۲۴: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ الْمِقْدَامِ عَنِ الْحَسَنِ يَعْنِي ابْنَ صَالِحٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهُ يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

۲۰۳۱: بَابُ ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهِ

۴۴۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ يَعْنِي ابْنَ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَطَاُ عَلَى صِفَاحِهِمَا وَ يَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّي وَيُكَبِّرُ۔

۲۰۳۲: بَابُ ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اُضْحِيَّتِهِ

۴۴۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَحَرَ

باب: قربانی ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنے کا بیان

۴۴۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو کہ کالے سفید اور سینگ دار تھے اور آپ نے ذبح کرتے وقت بسم اللہ اور تکبیر کہی اور میں نے دیکھا کہ آپ ان کو ذبح فرماتے تھے اپنے ہاتھ سے اور آپ اپنا پاؤں مبارک ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

باب: قربانی ذبح کرنے کے وقت اللہ اکبر کہنے سے متعلق

۴۴۲۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دو مینڈھوں کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا جو کہ کالے اور سفید تھے سینگ دار اور بسم اللہ پڑھی (یعنی بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا) اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ذبح فرماتے تھے ان دونوں کو اپنے ہاتھ سے ان کے پہلو پر رکھے ہوئے۔

باب: اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنے سے متعلق

۴۴۲۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی فرمائی جو سینگ دار سیاہ و سفید تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ذبح کرتے وقت پاؤں ان کے پہلو پر رکھا اور بسم اللہ اور تکبیر کہی۔

باب: ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے

۴۴۲۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کچھ اونٹوں کو اپنے ہاتھ سے نحر فرمایا اور باقی اونٹوں کو کسی دوسرے نے نحر کیا (یعنی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے)۔

بَعْضَ بُدْنِهِ بِيَدِهِ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهُ۔

٢٠٣٣: بَابُ نَحْرُ مَا يُذْبَحُ

٤٤٢٧: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَكَلْنَاهُ وَقَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهِ فَاَكَلْنَا لَحْمَهٗ خَالَفَهٗ عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ۔

٤٤٢٨: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَرَسًا وَ نَحْنُ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَكَلْنَاهُ۔

٢٠٣٤: بَابُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

٤٤٢٩: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنِ ابْنِ حَبَّانَ يَعْنِيْ مَنْصُوْرًا عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسِرُّ اِلَيْكَ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتّٰى احْمَرَّ وَجْهُهٗ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ اِلَيَّ شَيْئًا دُوْنَ النَّاسِ غَيْرَ اَنَّهٗ حَدَّثَنِيْ بِاَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَاَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوٰى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ۔

باب: جس جانور کو ذبح کرنا چاہے تو اس کو نحر کرے تو درست ہے

٤٤٢٧: حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے بیان فرمایا کہ ہم نے نحر کیا ایک گھوڑے کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں پھر ہم نے اس کو کھالیا اس کے خلاف حضرت عبدہ بن سلمان نے روایت کیا وہ روایت یہ ہے۔

٤٤٢٨: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم نے دورِ نبوی میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا پھر اس کو کھایا۔

باب: جو شخص ذبح کرے علاوہ اللہ عزوجل کے کسی دوسرے کے واسطے

٤٤٢٩: حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے یہ دریافت کیا کہ تم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پوشیدہ باتیں بتلاتے تھے جو کہ دوسرے حضرات سے نہیں بتلاتے تھے یہ بات سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو غصہ آیا یہاں تک کہ ان کا چہرہ سرخ ہو گیا (کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ شان نہیں کہ ایک سے کچھ کہے اور دوسرے سے کچھ) اور کہا مجھ کو کوئی بات پوشیدہ نہیں بتلاتے تھے جو لوگوں سے نہ فرماتے ہوں لیکن ایک مرتبہ میں اور آپ مکان میں تھے تو آپ نے چار باتیں فرمائیں ایک بات تو یہ کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے ایسے شخص پر جو کہ اپنے والد پر لعنت بھیجے دوسرے یہ کہ اللہ عزوجل اس شخص پر لعنت بھیجے جو کہ ذبح کرے اللہ عزوجل کے علاوہ کے لئے اور تیسری بات یہ ہے کہ اللہ عزوجل لعنت بھیجے اس شخص پر جو کہ کسی بدعتی شخص کو پناہ دے اور چوتھی یہ کہ اللہ اس پر لعنت بھیجے جو کہ زمین کی نشانی کو مٹائے۔

بدعتی کو پناہ دینا:

بدعتی شخص کو پناہ دینے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مدد کرے اور اس کے کام میں تعاون کرے اور شریعت کا یہ اصول سب جگہ ہے یعنی گناہ گار شخص یا اس کے کام میں تعاون کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے تعاونو علی البر والتقوٰی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان یعنی نیک کام میں تعاون کرو اور گناہ اور برائی کے کام میں تعاون نہ کرو اور حدیث شریف کے آخر میں مذکور زمین کے نشان مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ جیسے کوئی شخص مینار وغیرہ یا سڑک پر لگے ہوئے نشان مٹائے۔

٢٠٣٥: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْأَكْلِ مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنْ إِمْسَاكِهِ

باب: تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت کھانا اور رکھ چھوڑنا ممنوع ہے

٤٤٣٠: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى أَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (یعنی قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا چاہیے)۔

٤٤٣١: أَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ غُنْدَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلّٰى بِلَا أَذَانٍ وَّلَا إِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى أَنْ يُّمْسِكَ أَحَدٌ مِّنْ نُّسُكِهِ شَيْئًا فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ۔

۴۴۳۱: حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے جو ابن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ عید کی تو انہوں نے خطبہ سے قبل بغیر اذان اور اقامت کے نماز ادا کی پھر بیان کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے کہ قربانی کے گوشت کو تین روز سے زیادہ رکھا جائے۔

٤٤٣٢: أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ أَبَا عُبَيْدٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ عَلِيَّ بْنَ أَبِيْ طَالِبٍ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ نَهَاكُمْ أَنْ تَأْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلَاثٍ۔

۴۴۳۲: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تم لوگوں کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین روز سے زیادہ (یعنی تین دن سے زائد قربانی کا گوشت نہ رکھو)۔

۲۰۳۲: بَابُ الْإِذْنِ فِيْ ذٰلِكَ

باب: تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنا اور اس کو کھانا

۴۴۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَ تَزَوَّدُوْا وَ ادَّخِرُوْا۔

۴۴۳۳: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ (اس کے بعد کھانے) سے منع فرمایا پھر ارشاد فرمایا کھاؤ اور سفر کا توشہ کرو اور رکھ چھوڑو۔

۴۴۳۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ زُغْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ خَبَّابٍ هُوَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَاسَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضًا لِمَا كَانُوْا نُهُوْا عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ۔

۴۴۳۴: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوسعید ؓ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لائے تو ان کے گھر کے لوگوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھ دیا (وہ گوشت خشک کر کے رکھا گیا تھا) انہوں نے کہا کہ میں اس گوشت کو نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ اپنے ماں شریک بھائی کے پاس پہنچے کہ جن کا نام حضرت قتادہ بن نعمان تھا اور وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تمہارے بعد نیا حکم صادر ہوا ہے جس کی وجہ سے وہ حکم کہ تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت نہ کھانے کا منسوخ ہو گیا۔

۴۴۳۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ زَيْنَبُ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَكَانَ اَخَا اَبِيْ سَعِيْدٍ لِاُمِّهٖ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَقَدَّمُوْا اِلَيْهِ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ فِيْهِ اَمْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهَانَا اَنْ نَاْكُلَهٗ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا اَنْ نَاْكُلَهٗ وَنَدَّخِرَهٗ۔

۴۴۳۵: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمائی تھی۔ حضرت قتادہ بن نعمان ؓ جو کہ حضرت ابوسعید ؓ کے ماں شریک بھائی تھے سفر سے آئے اور وہ غزوۂ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے تھے ان کے سامنے لوگوں نے قربانی کا گوشت رکھا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم ﷺ نے اس سے منع نہیں فرمایا ہے۔ ابوسعید ؓ نے فرمایا اس باب میں ایک تازہ حکم ہوا ہے کہ پہلے رسول کریم ﷺ نے ہم کو منع فرمایا تھا قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے پھر اجازت عطا فرمائی کھانے کی اور رکھ چھوڑنے کی۔

قربانی کا گوشت:

بلاضرورت شرعی قربانی کے گوشت کا ذخیرہ رکھنا مکروہ ہے افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت کا ایک حصہ رشتہ داروں کو دے وے ایک حصہ دوستوں اور رشتہ داروں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ فقراء اور مساکین کے درمیان تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل و عیال زیادہ ہوں تو وہ تمام کا تمام گوشت خود بھی رکھ سکتا ہے اور قربانی کا گوشت فروخت کرنا ناجائز ہے عبارت ملاحظہ ہو۔ قولہ نهاكم قال جماهير و العلماء يباح الاكل والامساك و بعد الثلاث والنهى منسوخ ص ۲۰۷ ج ۲ زہر الربی علی النسائی۔ نیز حاشیہ نسائی میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک نقل کرتے ہوئے تحریر ہے: روى الامام ابوحنيفه عن علقمتا عن عبدالله بن بريده رضى الله عنه عن ابيهه ان النبى صل ٢ وسلم قال كنت نهيتكم عن لحوم الاضاحى ان امسكوها فوق ثلاثة ايام ليوسع موسعكم على فقير فكلوا و تزودو

(ص ۲۰۸ زہر الربی علی النسائی)

۴۴۳۶ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ وَهُوَ النُّفَيْلِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدُ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَمْسِكُوْا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِى الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِىْ اَىِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ وَاَمْسِكُوْا۔

۴۴۳۶: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں تین چیزوں سے روکا تھا' زیارت قبور سے لیکن اب تم قبور کی زیارت کر سکتے ہو اور زیارت (قبور) کر کے اپنے نیک اعمال میں اضافہ کرو اور دوسرے قربانیوں کا گوشت تین روز سے زیادہ کھانے سے اب تم کھاؤ اور رکھو جس وقت تک تم چاہو' تیسرے نبیذ بنانے سے بعض برتن میں اب جس برتن میں دل چاہے پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ پیدا کرے۔

۴۴۳۷ اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِىُّ عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِىْ اِسْحٰقَ بْنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِىٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ

۴۴۳۷: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین روز کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا تھا اور برتنوں میں علاوہ مشکیزہ کے اور زیارت قبور سے لیکن اب تم قربانیوں کا گوشت کھاؤ جب تک دل چاہے اور تم لوگ سفر کے لئے توشہ جمع کرو اور

السِّيْدُ إِلَّا فِيْ سِقَاءٍ وَّ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَكُلُوْا مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ مَا بَدَا لَكُمْ وَ تَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَمَنْ اَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَاِنَّهَا تُذَكِّرُ الْاٰخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

رکھ چھوڑو اور جس شخص کا دل چاہے قبور کی زیارت کرے تو وہ قبروں کی زیارت کرے کیونکہ اس سے آخرت کی یاد آتی ہے اور تم لوگ ہر ایک قسم کے برتن میں پیو لیکن تم لوگ ہر ایک نشہ آور چیز سے بچو۔

۲۰۳۷: بَابُ الْاِدِّخَارِ مِنَ الْاَضَاحِيْ

باب: قربانیوں کے گوشت کو ذخیرہ بنانا

۴۴۳۸ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِنْ اَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْاَضْحٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُوْا وَادَّخِرُوْا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النَّاسَ كَانُوْا يَنْتَفِعُوْنَ مِنْ اَضَاحِيْهِمْ يَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُوْنَ مِنْهَا الْاَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِيْ نَهَيْتُ مِنْ اِمْسَاكِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَ اِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِيْ دَفَّتْ كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا۔

۴۴۳۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ عیدالاضحی کے دن غرباء ومحتاجوں کا ایک مجمع مدینہ منورہ پہنچا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ تین روز تک قربانی کا گوشت کھاؤ اور اس کو رکھ لو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے نفع حاصل کرتے تھے اور اس کی چربی اٹھا کر رکھ لیتے تھے اور اس کی کھالوں سے مشکیں بنایا کرتے تھے پھر اب کیا بات پیش آ گئی؟ لوگوں نے عرض کیا آپ نے منع فرما دیا قربانی کا گوشت رکھ چھوڑنے سے۔ آپ نے فرمایا: میں نے ان غرباء اور محتاجوں کے اندیشہ کی وجہ سے ممانعت کی تھی جو مجمع ہو گیا تھا پس اب تم لوگ کھاؤ اور اس کو رکھ لو اور صدقہ کرو۔

۴۴۳۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ اَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَاَحَبَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيْرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ اٰلَ مُحَمَّدٍ ﷺ يَاكُلُوْنَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ اٰلُ مُحَمَّدٍ ﷺ مِنْ خُبْزٍ مَاْدُوْمٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۴۳۹: حضرت عبدالرحمٰن بن عابس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ انہوں نے نقل کیا کہ میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی ممانعت فرمایا کرتے تھے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ لوگ محتاج اور ضرورت مند تھے تو آپ نے خواہش ظاہر فرمائی کہ جو کوئی مال دار ہو تو وہ غریب کو کھلائے پھر کہا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اولاد کو دیکھا (یعنی آپ کے گھر کے لوگوں کو دیکھا) وہ حضرات پندرہ روز کے بعد بکری کے پائے کھایا کرتے تھے تو میں نے عرض کیا ایسی تکلیف کس وجہ سے تھی؟ تو ان کو ہنسی آ گئی اور انہوں نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے تین روز مسلسل پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

۴۴۴۰: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۴۰: حضرت عابس رضی اللہ عنہ نے نقل کیا کہ میں نے حضرت عائشہ

الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادٍ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيْ قَالَتْ كُنَّا نَخْبَأُ الْكُرَاعَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا ثُمَّ يَاْكُلُهُ۔

صدیقہ ؓ سے قربانی کے گوشت کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم لوگ ایک مہینہ تک رسول کریم ﷺ کے لیے پائے اٹھا کر رکھا کرتے تھے (یعنی ایک ماہ کے بعد آپ بکری کے پائے کھایا کرتے تھے)۔

۴۴۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِمْسَاكِ الْاُضْحِيَّةِ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَاَطْعِمُوْا۔

۴۴۴۱: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے منع فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا: تم لوگ کھاؤ اور کھلاؤ (جس وقت تک دل چاہے)۔

۲۰۳۸: بَابُ ذَبَائِحِ الْيَهُوْدِ

باب: یہود کے ذبح کیے ہوئے جانور

۴۴۴۲: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُغِيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُغَفَّلٍ قَالَ دُلِّيَ جِرَابٌ مِّنْ شَحْمٍ يَوْمَ خَيْبَرَ فَالْتَزَمْتُهُ قُلْتُ لَا اُعْطِيْ اَحَدًا مِّنْهُ شَيْئًا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَبَسَّمُ۔

۴۴۴۲: حضرت عبداللہ بن مغفل ؓ سے روایت ہے کہ خیبر والے دن ایک مشک چربی کی ہم کو ہاتھ لگی میں اس مشک سے چمٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ مشک کسی کو نہیں دوں گا۔ پھر میں نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا رہے تھے میرے اس کہنے کی وجہ سے۔

۲۰۳۹: بَابُ ذَبِيْحَةُ مَنْ لَّمْ يُعْرَفْ

باب: وہ جانور جس کا علم نہ ہو کہ بوقت ذبح اللہ کا نام لیا گیا یا نہیں؟

۴۴۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَعْرَابِ كَانُوْا يَاْتُوْنَا بِلَحْمٍ وَلَا نَدْرِيْ اَذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ اَمْ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِ وَكُلُوْا۔

۴۴۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ عرب کے کچھ لوگ ہم لوگوں کے پاس گوشت لاتے تھے اور ہم کو علم نہیں تھا کہ ان لوگوں نے بوقت ذبح اللہ کا نام لیا یا نہیں؟ ہم نے رسول کریم ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا تو آپ نے فرمایا تم کھاتے وقت خدا کا نام لے لو اور کھالو۔

۲۰۴۰: بَابُ تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ

باب: آیت وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ کی تفسیر وتشریح

۴۴۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۴۴۴: حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا آیت کریمہ وَلَا تَاْكُلُوْا

يَحْيىٰ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ هرُوْنُ بْنُ اَبِيْ وَكِيْعٍ وَهُوَ هرُوْنُ بْنُ عَنْتَرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَاْكُلُوْهُ وَمَا

مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس وقت نازل ہوئی کہ جس وقت مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ اللہ عزوجل پر ذبح کرے (یعنی خدا کے نام پر جو جانور ذبح ہو) یعنی خدا جس جانور کو موت دے دے تو تم لوگ اس کو تو نہیں کھاتے ہو اور جس کو تم خود ذبح کرتے ہو اس کو کھاتے ہو؟

خلاصۃ الابواب ☆ حدیث ۴۴۳۷ میں مذکور جملہ ((اِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ)) سے لے کر ((اِلَّا فِيْ سِقَاءٍ)) کا مطلب یہ ہے کہ اے لوگو! تم لوگ جن برتنوں میں شراب وغیرہ بناتے تھے ان میں اب نبیذ بنانے سے بھی بچو کیونکہ اب ان کو نبیذ وغیرہ یا کسی بھی استعمال میں لانے سے پھر تم کو شراب کی یاد آئے گی البتہ مشکیزہ میں نبیذ بنا لو اور حدیث شریف کے آخری جملہ ((كُلُّ مُسْكِرٍ)) کا مطلب ہے کہ شراب اور اس جیسی تمام ہی نشہ لانے والی اشیاء سے بچو جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے ((كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ)) واضح رہے کہ آج کل جیسے افیون' چرس' گانجا' بھنگ وغیرہ کے استعمال کی ممانعت بھی مذکورہ حدیث سے مستنبط ہے۔ اس لیے ان کے استعمال سے بھی ممانعت کا حکم ہے۔

حدیث سابق: ۴۴۳۹ میں عرض کیا جا چکا ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر لیا جائے یعنی افضل یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ گھر والوں کے لئے رکھ لے ایک حصہ دوسروں اور رشتہ داروں کو تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء اور مساکین میں تقسیم کرے اور جس شخص کے اہل وعیال زیادہ ہوں وہ تمام گوشت خود بھی استعمال کرنے کے لئے رکھ سکتا ہے لیکن بلا ضرورت شرعی مذکورہ گوشت ذخیرہ نہیں کرنا چاہیے اور مذکورہ حدیث میں ممانعت اور عدم ممانعت دونوں مذکور ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ابتداء اسلام میں مسلمانوں کے مالی حالات کافی کمزور تھے اس لیے آپ نے قربانی کا گوشت تین روز سے زیادہ رکھنے کی اجازت عطا فرمائی اور بعد میں جب مالی حالات بہتر ہوتے چلے گئے تو تین روز سے زیادہ رکھنے کو منع فرمایا۔ بہر حال اب ممانعت والی روایت منسوخ ہے سابق میں تفصیل گزر چکی ہے۔

مشرکین کا اعتراض:

مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مشرکین نے یہ اعتراض کیا تھا کہ قدرتی موت (طبعی موت) سے جو جانور مر جائے یعنی جس کو اللہ عزوجل مارے (ذبح کرے) تو اس جانور کو تو تم مسلمان لوگ نہیں کھاتے ہو البتہ جس جانور کو تم مارتے یعنی خود ذبح کرتے ہو تو اس کو تم حلال کہتے ہو اور اس کو تم کھاتے بھی ہو تو اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اصل چیز بوقت ذبح اللہ عزوجل کا نام لینا ہے یعنی ہم لوگ اللہ عزوجل کا نام لے کر ذبح کرتے ہیں اس وجہ سے وہ حلال ہے اور جو خود مر جاتا ہے تو اس پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا اس وجہ سے وہ حرام ہوا۔

ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوْهُ۔

۲۰۴۱: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

باب: مجثمہ (جانور کو نشانہ بنا کر) مارنے کا ممنوع ہونا

۴۴۴۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ عَنْ بَحِيْرٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

۴۴۴۵: حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجثمہ (جانور) درست نہیں ہے (یعنی وہ جانور کہ جس کو کہ گولیوں کا نشانہ لگانے کے لئے کھڑا کیا جائے پھر وہ جانور مر جائے)۔

۴۴۴۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ اَيُّوْبَ فَاِذَا اُنَاسٌ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فِيْ دَارِ الْاَمِيْرِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ۔

۴۴۴۶: حضرت ہشام بن زید نے نقل کیا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ساتھ حضرت حکم بن ایوب کی خدمت میں حاضر ہوا وہاں پر لوگ حاکم کے مکان میں ایک مرغی کا نشانہ لگا رہے تھے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طریقہ سے مارنے سے منع فرمایا ہے۔

۴۴۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ الْمَكِّيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ الْهَادِ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى اُنَاسٍ وَهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَهَائِمِ۔

۴۴۴۷: حضرت عبداللہ بن جعفر نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے (اس کو باندھ کر) آپ نے اس حرکت کو برا خیال کیا اور ارشاد فرمایا تم لوگ جانوروں کو مثلہ نہ کرو۔

مثلہ کیا ہے؟

شریعت میں مثلہ کہتے ہیں کہ زندہ رہتے ہوئے جانور کے ہاتھ پاؤں کاٹنا یا زندہ جانور کے اعضاء جسمانی کو زخمی کرنا بہرحال مثلہ کرنے کی سخت ممانعت فرمادی گئی۔

۴۴۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت بھیجی اس پر جو کہ جان دار کو نشانہ بنائے (یعنی تیر یا گولی وغیرہ سے)۔

۴۴۴۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُوْ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِي الْمِنْهَالُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ مَثَّلَ بِالْحَيَوَانِ۔

۴۴۴۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اللہ عزوجل کی لعنت ہے اس شخص پر جو کہ جانور کو مثلہ کرے۔

۴۴۵۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ بناؤ جان دار کو نشانہ (یعنی اس کو باندھ کر یا کسی بھی طرح اس سے نشانہ بازی نہ کرو)۔

۴۴۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ الْكُوْفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ صَالِحٍ عَنْ عَدِيِّ ابْنِ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا۔

۴۴۵۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم کسی جاندار کو نشانہ نہ بناؤ۔

۲۰۴۲: بَابُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا بِغَيْرِ حَقِّهَا

باب: جو کوئی بلا وجہ کسی چڑیا کو ہلاک کرے؟

۴۴۵۲: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَمَا حَقُّهَا قَالَ حَقُّهَا أَنْ تَذْبَحَهَا فَتَأْكُلَهَا وَلَا تَقْطَعْ رَأْسَهَا فَيُرْمٰى بِهَا۔

۴۴۵۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو ناحق مارے تو قیامت کے دن اس سے باز پرس ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس کا کیا حق ہے؟ آپ نے فرمایا: اس کا حق یہ ہے کہ اس کو ذبح کرے اور پھر اس کو کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

۴۴۵۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ الْمِصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عُبَيْدَةَ عَبْدُالْوَاحِدِ بْنُ وَاصِلٍ عَنْ خَلَفٍ يَعْنِي ابْنَ مَهْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَامِرٌ الْأَحْوَلُ عَنْ صَالِحِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ قَالَ سَمِعْتُ الشَّرِيْدَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ إِنَّ فُلَانًا قَتَلَنِيْ عَبَثًا وَلَمْ يَقْتُلْنِيْ لِمَنْفَعَةٍ۔

۴۴۵۳: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو شخص کسی چڑیا کو بے مقصد اور بے وجہ مار ڈالے تو وہ قیامت کے روز اللہ عزوجل کے سامنے چیخ چیخ کر کہے گی کہ اے میرے پروردگار! فلاں شخص نے مجھ کو بلا فائدہ قتل کیا۔

بے فائدہ قتل:

حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ جس جانور کو بغیر فائدہ کے خواہ مخواہ قتل کیا جائے تو وہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں فریاد کرے گا یعنی اگر جانور کو قتل کرنے سے مقصد کھانا ہو تو اس میں حرج نہیں لیکن بے فائدہ جانور کو مارو ینا مکروہ اور گناہ ہے۔

۲۰۴۳: بَابُ النَّهْيِ عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ کے گوشت کے ممنوع ہونے سے متعلق

۴۴۵۴ أَخْبَرَنِي عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي سُهَيْلُ ابْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبُ بْنُ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِيهِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَقَالَ مَرَّةً عَنْ أَبِيهِ وَقَالَ مَرَّةً عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْجَلَّالَةِ وَعَنْ رُكُوبِهَا وَعَنْ أَكْلِ لَحْمِهَا۔

۴۴۵۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والے دن منع فرمایا بستی کے گدھوں کے گوشت سے اور جلالہ سے یعنی اس کا گوشت کھانے سے اور اس پر سوار ہونے سے (ایسا نہ ہو کہ ناپاک پسینہ جسم کو لگ جائے)۔

۲۰۴۴: بَابُ النَّهْيِ عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَةِ

باب: جلالہ کا دودھ پینے کی ممانعت

۴۴۵۵ أَخْبَرَنَا إِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُودٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَلَبَنِ الْجَلَّالَةِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِي السِّقَاءِ۔

۴۴۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ سے اور جلالہ (جانور) کے دودھ پینے سے اور مشک کو منہ لگا کر پانی پینے سے۔

جلالہ کیا ہے؟

شریعت میں جلالہ اس جانور کو کہا جاتا ہے جو صرف ناپاک کھاتا ہو یا جس کی زیادہ تر خوراک ناپاک کی ہو چاہے وہ جانور گائے ہو یا بکری ہو یا مرغی ہو یا دوسرا کوئی اور جانور ہو ایسے جانور کا حکم یہ ہے کہ اگر اس کو کئی روز تک باندھ کر یا قید کر کے پاک خوراک کھلائی جائے تو اس صورت میں اس کا گوشت کھانا درست ہوگا' مفتی بہ قول یہی ہے اور لفظ مجثمہ تشریح سابق میں گذر چکی اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں پانی کی مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے جو منع فرمایا گیا ہے اس ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ اس مشک میں کوئی جانور وغیرہ یا کوئی نقصان دہ شے گر گئی ہو اور اس سے نقصان پہنچ جائے۔

(۴۴)

کتاب البیوع

خرید وفروخت کے مسائل واحکام کی بابت احادیثِ مبارکہ

۲۰۴۵: بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْكَسْبِ

باب: خود کما کر کھانے کی ترغیب

۴۴۵۶: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ قُدَامَةَ السَّرْخَسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّتِهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ۔

۴۴۵۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بہترین کمائی وہ ہے جو انسان (اپنے ہاتھ سے) کمائے یعنی اپنی محنت (اور جدوجہد) سے حاصل کرے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی آمدنی میں (شامل) ہے پس لڑکے کا مال کھانا درست ہے۔

بیٹے کی آمدنی سے کھانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باپ اور بیٹے کی آمدنی سے متعلق بھی اشارہ فرمایا گیا بہرحال مسئلہ بھی یہی ہے کہ اگر باپ اور بیٹا اگر ایک ساتھ کام انجام دے رہے ہوں تو تمام کا تمام مال باپ کا شمار ہوگا۔ خلاصہ یہ ہے کہ باپ کے لیے بیٹے کا مال کھانا درست ہے۔

۴۴۵۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ۔

۴۴۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی بہترین آمدنی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی آمدن سے کھاؤ۔

۴۴۵۸: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسَى قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَعْمَشُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ

۴۴۵۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ

عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَ وَلَدُهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔

اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۴۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَاِنَّ وَلَدَهٗ مِنْ كَسْبِهٖ۔

۴۴۵۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اولاد تم لوگوں کی عمدہ کمائی ہے تو تم لوگ اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

۲۰۴۶: باب اِجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

باب: آمدنی میں شبہات سے بچنے سے متعلق احادیث

۴۴۶۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَاللّٰهِ لَا اَسْمَعُ بَعْدَهٗ اَحَدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُّشْتَبِهَاتٍ وَ رُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً قَالَ وَسَاَضْرِبُ لَكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهٗ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ اِنَّهٗ مَنْ يَرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّرْتِعَ فِيْهِ وَاِنَّ مَنْ يُّخَالِطِ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَّجْسُرَ۔

۴۴۶۰: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے سنا اور میں اب آپ کے بعد کسی شخص کی بات نہیں سنوں گا۔ آپ فرماتے تھے کہ حلال سے کھلا ہوا اور جس میں کسی قسم کا کوئی شبہ نہیں ہے اور حرام کھلا ہوا ہے (جیسے کہ زنا' چوری' شراب نوشی وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان میں بعض اس قسم کے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے یعنی حرام اور حلال دونوں کے ساتھ مشابہت رکھتے ہیں (اس سے مراد ایسے کام ہیں جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) اور میں تم لوگوں سے ایک مثال بیان کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک روش بنائی ہے اور اللہ عزوجل کی روش حرام اشیاء ہیں اس میں داخل ہونے کا حکم نہیں ہے۔ پس جو شخص اللہ عزوجل کی قائم ہوئی روش کے گرد یعنی اللہ تعالیٰ کی روش سے دور نہ رہے اور اس کے پاس چلا جائے تو نزدیک ہے کہ وہ اس روش کے اندر داخل ہو جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے تو قریب ہے کہ وہ حرام کاموں سے بھی نہ بچے۔ قریب ہے کہ وہ شخص حرام اور ناجائز کاموں میں مبتلا ہو جائے گا اور جو شخص مشکوک کاموں میں مبتلا ہو جائے گا تو قریب ہے کہ وہ شخص ہمت کرے یعنی جو کام حرام ہیں ان کو بھی کرنے لگ جائے۔

۴۴۶۱: حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَمَّدٍ

۴۴۶۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جس وقت کہ کوئی شخص

بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ مَا يُبَالِي الرَّجُلُ مِنْ اَيْنَ اَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ۔

اس بات کی پرواہ نہیں کرے گا کہ دولت کس جگہ سے حاصل کی؟ حلال سے یا حرام سے؟

۴۴۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ خَيْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَاكُلُوْنَ الرِّبَا فَمَنْ لَمْ يَاكُلْهُ اَصَابَهُ مِنْ غُبَارِهٖ۔

۴۴۶۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ایسا دور آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے اور جو شخص سود نہیں کھائے گا تو اس پر بھی سود کا غبار پڑ جائے گا یعنی سود اگر خود نہیں کھائے گا تو اس پر سود کا اثر تو پہنچ ہی جائے گا۔

۲۰۴۷: بَابُ التِّجَارَةِ

باب: تجارت سے متعلق احادیث

۴۴۶۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْعِلْمُ وَ يَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلَ لَا حَتّٰى اَسْتَامِرَ تَاجِرَ بَنِيْ فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوْجَدُ۔

۴۴۶۳: حضرت عمرو بن تغلب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ دولت پھیل جائے گی اور اس کی زیادتی ہو جائے گی اور کاروبار و تجارت کھل جائے گی اور جہالت ظاہر ہو گی اور ایک آدمی (سامان) فروخت کرے گا پھر وہ کہے گا کہ نہیں جس وقت تک کہ میں فلاں تاجر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں تلاش کریں گے لکھنے والا لیکن وہ نہیں مل پائے گا۔

۲۰۴۸: بَابُ مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ فِيْ مُبَايَعَتِهِمْ

باب: تاجروں کو خرید وفروخت میں کس ضابطہ پر عمل کرنا چاہیے؟

۴۴۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَ كَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

۴۴۶۴: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے کہ جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اگر وہ سچ بات کہیں گے اور جو کچھ عیب ہو اس کو نقل کر دیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں برکت ہوگی اور جو جھوٹ بولیں گے قیمت میں اور عیب پوشیدہ کریں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت رخصت ہو جائے گی اور نفع کے بدلے نقصان ہوگا۔

۲۰۴۹: بَابُ الْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ

۴۴۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَلِيِّ بْنِ مُدْرِكٍ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ ابْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فَقَرَاَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وَخَسِرُوْا قَالَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ۔

۴۴۶۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْ شَيْئًا اِلَّا مَنَّهُ وَ الْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْكَذِبِ۔

۴۴۶۷: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي الْوَلِيْدُ يَعْنِي ابْنَ كَثِيْرٍ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِيَّاكُمْ وَكَثْرَةَ الْحَلِفِ فِي الْبَيْعِ فَاِنَّهُ يُنَفِّقُ ثُمَّ يَمْحَقُ۔

۴۴۶۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمْحِقَةٌ لِلْكَسْبِ۔

باب: جھوٹی قسم کھا کر اپنا سامان فروخت کرنا

۴۴۶۵: حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل قیامت کے روز کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب دیکھے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا (یعنی گناہوں سے) اور ان کو تکلیف دہ عذاب ہوگا۔ رسول کریم ﷺ نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی جب حضرت ابوذر ؓ نے بیان فرمایا کہ وہ لوگ خراب اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنا تہہ بند لٹکانے والا تکبر اور غرور کی وجہ سے اور دوسرے اپنا سامان جھوٹی قسم کھا کر فروخت کرنے والا اور احسان کر کے احسان جتلانے والا (واضح رہے کہ یہ تمام گناہ کبیرہ ہیں)۔

۴۴۶۶: حضرت ابوذر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں کی جانب اللہ عزوجل نہیں دیکھے گا قیامت کے روز اور نہ ہی ان کو پاک کرے گا اور ان کو دردناک عذاب ہے ایک تو وہ جو کہ کچھ نہیں دیتا لیکن احسان رکھتا ہے یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتلاتا ہے۔ دوسرے وہ شخص جو کہ ٹخنوں کے نیچے تہہ بند لٹکاتا ہے اور تیسرے وہ شخص جو کہ جھوٹ بول کر اپنا سامان فروخت کرتا ہے (یہ تمام گناہ کبیرہ گناہ ہیں)۔

۴۴۶۷: حضرت ابوقتادہ انصاری ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا۔ آپ فرماتے تھے کہ تم لوگ (خرید) فروخت میں بہت (یعنی بالکل) قسم کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم سے مال فروخت ہوتا ہے پھر مال کی برکت ختم ہو جاتی ہے اور جس وقت لوگوں کو علم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص ہر ایک بات میں قسم کھاتا ہے تو اس کی قسم کا بھی اعتبار نہیں ہوتا۔

۴۴۶۸: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قسم سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے لیکن آمدنی مٹ جاتی ہے (یعنی برکت ختم ہو جاتی ہے)

۲۰۵۰: بَابُ الْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِيْعَةِ فِي الْبَيْعِ

۴۴۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَانَا جَرِيْرٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ رَجُلٌ عَلٰى فَضْلِ مَاءٍ بِالطَّرِيْقِ يَمْنَعُ ابْنَ السَّبِيْلِ مِنْهُ وَ رَجُلٌ بَايَعَ اِمَامًا لِدُنْيَا اِنْ اَعْطَاهُ مَا يُرِيْدُ وَفّٰى لَهُ وَاِنْ لَمْ يُعْطِهِ لَمْ يَفِ لَهُ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰى سِلْعَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَهُ بِاللّٰهِ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا كَذَا وَكَذَا فَصَدَّقَهُ الْاٰخَرُ۔

باب: دھوکہ دُور کرنے کے لئے قسم کھانے سے متعلق

۴۴۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخصوں سے اللہ عزوجل کلام نہیں فرمائے گا یعنی قیامت کے دن خداوند تعالیٰ نہ تو ان سے گفتگو فرمائے گا اور نہ ہی ان کی جانب نظر (رحمت) سے دیکھے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔ ایک تو وہ شخص کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی راستہ میں (یعنی سفر میں) موجود ہے اور وہ شخص مسافر کو پانی دینے سے منع کرے اور دوسرے وہ شخص جو کہ کسی امام سے بیعت کرے دنیاداری کے لیے اگر وہ اس کو دنیا دے دے تو وہ شخص بیعت مکمل کرے اور اگر نہ دے تو پوری نہ کرے اور تیسرے وہ آدمی جو کہ عصر کے بعد کسی شخص سے بھاؤ کرے پھر وہ یعنی (فروخت کرنے والا) یہ کہے کہ یہ چیز اس قدر قیمت میں خریدی گئی ہے اور اس پر وہ قسم کھائے اور دوسرا اس بات کو سچ سمجھے لیکن درحقیقت اس شخص نے اس قدر قیمت ادا نہیں کی تھی بلکہ خریدنے والے شخص سے زیادہ قیمت لینے کی وجہ سے کہہ دیا تھا۔

قسم کھا کر مال فروخت کرنا:

حدیث ۴۴۶۸ کا مطلب یہ ہے کہ قسم کھا کر سامان فروخت کرنے سے مال تو فروخت ہو ہی جائے گا لیکن مال کی اصل برکت ختم ہو جائے گی اور جس طریقہ سے زیادہ قسم کھانا گناہ ہے اسی طرح سے کم قسم کھانا بھی اور زیادہ اور بار بار قسم کھانے سے انسان کا اعتبار بھی اٹھ جاتا ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے اس وجہ سے اس سے بچنا ضروری ہے۔

پانی نہ دینے کی وعید:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کسی کو پانی نہ دینے سے متعلق جو وعید بیان فرمائی گئی ہے تو اس وعید کا تعلق حالتِ قیام میں بھی ہے یعنی کسی کو پانی دینے سے منع کرنا یہ بھی اس وعید میں شامل ہے جیسا کہ آیت کریمہ: وَ يَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ کی تفسیر میں علماء و مفسرین نے لکھا ہے اور حدیث مذکورہ میں مذکور عصر کی نماز کے بعد سے خاص وقت عصر مراد نہیں ہے بلکہ لوگوں کی آمد و رفت وغیرہ کا کوئی بھی وقت مراد ہے بہرحال قسم کھا کر یا دھوکہ دے کر سامان زیادہ قیمت میں فروخت کرنا سخت گناہ ہے۔

۲۰۵۱: باب الْاَمْرِ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهٖ فِيْ حَالِ بَيْعِهٖ

۴۴۷۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْاَوْسَاقَ وَ نَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّيْ اَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَ يُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِيْ سَمَّيْنَا بِهٖ اَنْفُسَنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهٗ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَ اللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ۔

باب: جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے تو اس کو صدقہ دینا

۴۴۷۰: حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کرتے تھے اور ہم لوگ اپنا نام اور لوگ ہمارا نام سمسار رکھتے تھے (یعنی لوگ ہم کو دلال کہتے تھے) چنانچہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام اس سے عمدہ تجویز فرمایا جو نام کہ ہم نے رکھا تھا یعنی آپ نے ہمارا نام تجار تجویز کیا اور ارشاد فرمایا: اے تاجروں کی جماعت! تم لوگوں کے فروخت کرنے میں قسم آتی ہے اور بے ہودہ اور لغو باتیں بھی آتی ہیں تو تم اس کو صدقہ کے ساتھ شامل کر دو۔

۲۰۵۲: باب وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

۴۴۷۱: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ صَالِحٍ اَبِي الْخَلِيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا فَاِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَّ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا۔

باب: جس وقت تک خریدنے اور فروخت کرنے والا شخص علیحدہ نہ ہو جائیں تو ان کو اختیار حاصل ہے

۴۴۷۱: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سامان فروخت کرنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک وہ الگ نہ ہوں اگر وہ عیب کو ظاہر کر دیں اور وہ سچ بات بولیں گے تو ان کے فروخت کرنے میں خیر و برکت ہوگی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور (عیب) چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی خیر و برکت رخصت ہو جائے گی۔

۲۰۵۳: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى نَافِعٍ فِيْ لَفْظِ حَدِيْثِهٖ

۴۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ

باب: نافع کی روایت میں الفاظ حدیث میں راویوں کا اختلاف

۴۴۷۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خریدنے والے اور فروخت کرنے والے دونوں کو اختیار حاصل ہے قیمت واپس لینے کا اور سامان واپس دے دینے کا۔ اس طریقہ سے اگر نقصان کا علم ہو جس وقت تک دونوں الگ نہ ہوں لیکن جس بیع میں اختیار کی شرط لازم کر لی گئی ہے یعنی سامان کی واپسی

مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۷۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ خِيَارًا۔

۴۴۷۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحْرِزُ بِالْوَضَّاحُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَمْلٰى عَلَيَّ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْبَيِّعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَالَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

۴۴۷۷: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

۴۴۷۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ

کا اقرار کرلیا گیا ہوتو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار حاصل ہے۔

۴۴۷۳: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہوتو بیع مکمل ہو جاتی ہے لیکن (فسخ کا) اختیار حاصل رہتا ہے۔

۴۴۷۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو اشخاص معاملہ کریں تو دونوں میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک الگ نہ ہوں لیکن جس وقت بیع میں اختیار کی شرط ہوتو بیع مکمل ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا ان میں سے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کرلے۔

۴۴۷۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بائع اور مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس

بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعَ خِيَارٍ وَ رُبَّمَا قَالَ نَافِعٌ اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْآخَرِ اخْتَرْ۔

وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا بیع میں اختیار کی شرط ہے ایک دوسرے سے کہے تو اختیار کر لے۔ (مطلب یہ ہے کہ اپنے واسطے اختیار کی شرط کر لے اور دوسرا اس کو منظور اور قبول کر لے)۔

۴۴۷۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَبَايَعَ الرَّجُلَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ حَتّٰى يَفْتَرِقَا وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا وَ كَانَا جَمِيْعًا اَوْ يُخَيِّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَاِنْ خَيَّرَ اَحَدُهُمَا الْاٰخَرَ فَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ فَاِنْ تَفَرَّقَا بَعْدَ اَنْ تَبَايَعَا وَلَمْ يَتْرُكْ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا الْبَيْعَ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۴۷۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت دو شخص معاملہ کریں سامان کے فروخت کرنے کا تو ان میں سے ہر ایک شخص کو اختیار حاصل ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ساتھ رہیں یا ہر ایک دوسرے شخص کو اختیار دے دے پس اگر اختیار دے دے تو بیع اس شرط پر ہوگی اور بیع مکمل ہو جائے گی (البتہ اختیار باقی رہے گا شرط کی وجہ سے) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی شخص نے بیع کے معاملہ کو ختم نہیں کیا تو بیع لازم اور نافذ ہو گئی)۔

۴۴۸۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ نَافِعًا يُّحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمُتَبَايِعَيْنِ بِالْخِيَارِ فِيْ بَيْعِهِمَا مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْبَيْعُ خِيَارًا قَالَ نَافِعٌ فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ اِذَا اشْتَرٰى شَيْئًا يُّعْجِبُهٗ فَارَقَ صَاحِبَهٗ۔

۴۴۸۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کو اختیار ہے اپنی بیع میں جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں مگر یہ کہ بیع بالخیار ہو (یعنی اس میں شرط ہو اختیار کے استعمال کی تو الگ ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع نے نقل فرمایا: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جس وقت کوئی چیز اس قسم کی خریدتے جو ان کو پسند ہوتی تو اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے (خریدنے کے بعد تا کہ وہ فسخ نہ کر سکے)

۴۴۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمُتَبَايِعَانِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک کہ وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی ہے لیکن اختیار باقی رہتا ہے)

۳۰۵۴: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ فِيْ لَفْظِ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث شریف کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار سے متعلق راویوں کا اختلاف

۴۴۸۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا

۴۴۸۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہو جاتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار (وہ مکمل ہو جاتی

حَتّٰی یَتَفَرَّقَا اِلَّا بَیْعَ الْخِیَارِ۔

ہے لیکن فسخ کرنے کا اختیار باقی رہتا ہے۔)

۴۴۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنِ ابْنِ الْهَادِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۵: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ عَنْ بَهْزِ بْنِ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلَا بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

۴۴۸۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار کے درمیان بیع مکمل نہیں ہوتی جس وقت تک وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن بیع بالخیار۔

۴۴۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

۴۴۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بائع اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں یا ان کی بیع بالخیار ہے۔

۴۴۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ حَتّٰى

۴۴۸۸: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق

يَتَفَرَّقَا اَوْ يَاْخُذَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِنَ الْبَيْعِ مَا هَوِيَ وَيَتَخَايَرَانِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۴۴۸۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا وَ يَاْخُذُ اَحَدُهُمَا مَارَضِيَ مِنْ صَاحِبِهٖ اَوْ هَوِيَ۔

۲۰۵۵: بَاب وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا بِاَبْدَانِهِمَا

۴۴۹۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةَ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ۔

۲۰۵۶: بَاب الْخَدِيْعَةُ فِي الْبَيْعِ

۴۴۹۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا ذَكَرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ فَكَانَ الرَّجُلُ اِذَا بَاعَ يَقُوْلُ لَا خِلَابَةَ۔

۴۴۹۲: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِيْ عُقْدَتِهٖ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنِّيْ لَا اَصْبِرُ

مکمل کرے اور تین مرتبہ اختیار کرلیں۔

۴۴۸۹: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت تک علیحدہ نہ ہوں اور ہر ایک بیع کو اپنی مرضی کے مطابق مکمل کرے۔

باب: جس وقت تک فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں علیحدہ نہ ہوں اُس وقت تک اِن کو اختیار ہے

۴۴۹۰: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فروخت کرنے والا اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جس وقت وہ علیحدہ نہ ہوں لیکن یہ کہ بیع کا معاملہ خود اختیار کے ساتھ ہو تو اس میں اختیار حاصل رہے گا۔ علیحدہ ہونے کے بعد بھی اور جائز نہیں ہے ایک دوسرے سے الگ رہنا اس اندیشہ سے کہ وہ فسخ نہ کریں۔

باب: بیع کے معاملہ میں دھوکہ ہونا

۴۴۹۱: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبیؐ سے معاملہ عرض کیا مجھ کو بیع کے معاملہ میں دھوکہ دیا جاتا ہے آپ نے فرمایا: جس وقت تم کوئی شے فروخت کرو تو تم کہہ دو کہ یہ دھوکہ نہیں ہے (یعنی مجھ کو علم نہیں) بیع میں تو مسلمان کیلئے لازم ہے کہ وہ اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے اور جس وقت کوئی شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا تو لوگ اس شخص پر رحم کھاتے اور اس کا نقصان جائز خیال کرتے۔

۴۴۹۲: حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص (دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ناقص العقل تھا) وہ خرید وفروخت کیا کرتا تھا اس کے متعلقین خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور اس شخص کی شکایت کی آپ نے ارشاد فرمایا جس وقت تم فروخت کیا کرو تو کہا کرو کہ (میرے سامان میں)

عَنِ الْبَيْعِ قَالَ إِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

دھوکہ نہیں ہے۔

۲۰۵۷: بَاب

الْمُحَفَّلَةِ

باب: کسی جانور کے سینہ میں دودھ اکٹھا کر کے فروخت کرنے سے متعلق

۴۴۹۳: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمُ الشَّاةَ أَوِ اللِّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا۔

۴۴۹۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص بکری یا اونٹنی فروخت کرے تو اس کے سینہ میں دودھ جمع نہ کرے۔

جانور کے سینہ کا دودھ:

واضح رہے کہ اس طرح کا جمع کیا ہوا دودھ ڈاکٹری اور طبی دونوں اعتبار سے بھی سخت نقصان دہ ہے اور شرعاً بھی یہ فعل منع ہے اس لیے اس سے بچنا ضروری ہے۔

۲۰۵۸: بَاب النَّهْيُ عَنِ الْمُصَرَّاةِ وَهُوَ أَنْ يَّرْبِطَ أَخْلَافَ النَّاقَةِ أَوِالشَّاةِ وَتُتْرَكُ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيْدَ مُشْتَرِيْهَا فِي قِيْمَتِهَا لِمَا يَرَى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا

باب: مصراة بیچنے کی ممانعت یعنی کسی دودھ والے جانور کو بیچنے سے کچھ روز قبل اُس کا دودھ نہ نکالنا تا کہ زیادہ دودھ دینے والا جانور سمجھ کر اُس کی زیادہ بولی (قیمت) لگے

۴۴۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ فَإِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعُ تَمْرٍ۔

۴۴۹۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم لوگ آگے جا کر قافلہ سے نہ ملو اور نہ بند کر و دودھ اونٹ اور بکری کا اور اگر کوئی اس قسم کا جانور خریدے (یعنی جس کا دودھ جمع کر لیا گیا ہے) تو اس کو اختیار ہے اگر دل چاہے تو رکھ چھوڑے اور دل چاہے تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور دے دے اس دودھ کے عوض جو خریدار نے استعمال کیا۔

بستی سے باہر نکل کر خریدنے کی ممانعت:

حدیث شریف کا عربی متن کے جملہ ((الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ)) کا مطلب یہ ہے کہ قافلہ سے آگے جا کر نہ ملو یعنی باہر گاؤں

وغیرہ سے جو شخص غلّہ وغیرہ لے کر شہر اور آبادی میں داخل ہو رہا ہے اور اس آنے والے کو بستی کے نرخ کا علم نہ ہو تو دھوکہ دے کر اور غلط بیانی کر کے تم اس سے غلّہ وغیرہ سستا خرید لو پھر شہر میں گراں فروخت کرو یہ عمل اسلام کے خلاف ہے۔

۴۴۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنِيْ دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اشْتَرٰى مُصَرَّاةً فَإِنْ رَضِيَهَا إِذَا حَلَبَهَا فَلْيُمْسِكْهَا وَإِنْ كَرِهَهَا فَلْيَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِّنْ تَمْرٍ۔

۴۴۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کوئی دودھ ٹھہرا ہوا جانور خریدے اگر اس کو پسند آئے تو اس کو رکھ لے ورنہ اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کر دے۔

۴۴۹۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ أَبُو الْقَاسِمِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً أَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِيَارِ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِنْ شَاءَ أَنْ يُّمْسِكَهَا أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَّرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِّنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

۴۴۹۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دودھ روکا ہوا جانور خریدے تو اس کو تین روز تک اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو اس کو رکھ لے اور اگر دل چاہے تو اس کو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور کا واپس کرے نہ کہ گیہوں کا۔ (کیونکہ عرب میں گیہوں کی قیمت کھجور سے زیادہ ہے اس وجہ سے کھجور کی قیمت کے برابر واپس کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۰۵۹: بَابُ الْخَرَاجِ بِالضَّمَانِ

باب: فائدہ اُسی کا ہے جو کہ مال کا ذمہ دار ہو

۴۴۹۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَ وَكِيْعٌ قَالَا حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِيْ ذِئْبٍ عَنْ مَخْلَدِ بْنِ خُفَافٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

۴۴۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا نفع اور فائدہ ضمان کے ساتھ ہے۔

ایک قانونِ شریعت اور فقہاءِ کرام رحمہم اللہ کا استنباط:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایک شریعت اسلام کا بنیادی قانون بیان فرمایا گیا ہے اور حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے مذکورہ حدیث شریف سے بہت سے مسائل مستنبط فرمائے ہیں۔ حاصل حدیث شریف یہ ہے کہ اگر کسی کا مال ضائع ہو جائے تو اس کے نقصان کا ذمہ دار وہی شخص ہے کیونکہ مال کے نفع کا حق دار بھی دراصل وہی شخص تھا۔ مثال کے طور پر کسی شخص نے کوئی غلام خریدا' خریدار نے اس غلام سے محنت مزدوری کرانے کے بعد اس سے اُجرت حاصل کی۔ پھر اس غلام میں عیب نکل آیا اور وہ غلام فروخت کرنے والے کو واپس کیا تو اس کی مزدوری کا روپیہ خریدار کا ہوگا۔ مزید تفصیل درکار ہو تو کتب فتاویٰ کا مطالعہ سود مند رہے گا۔ خاص طور پر فتاویٰ دارالعلوم دیوبند ج: ۳ پر متعلقہ حصے کا۔ (جامی)

۲۰۶۰: بَابُ بَيْعِ الْمُهَاجِرِ لِلْأَعْرَابِيِّ

باب: مقیم کا دیہاتی کے لیے مال فروخت کرنا ممنوع ہے

۴۴۹۸: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ تَمِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّلَقِّيْ وَاَنْ يَّبِيْعَ مُهَاجِرٌ لِلْاَعْرَابِيِّ وَعَنِ التَّصْرِيَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ يَّسْتَامَ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَاَنْ تَسْاَلَ الْمَرْاَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا۔

۴۴۹۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تلقی سے اور مہاجر کو گاؤں کے باشندہ کا مال فروخت کرنے اور تصریہ اور نجش سے اور اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے اور عورت کا اپنی سوکن کے لئے طلاق کہنے سے یعنی شوہر سے (عورت کے) سوکن کی طلاق کے لئے کہنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ آپ نے گاؤں دیہات سے شہر میں مال لاکر فروخت کرنے جو شخص آ رہا ہے اس کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص سے شہر اور بستی کا کوئی شخص بستی اور شہر کے نرخ کم بتلا کر اس سے سامان غلّہ وغیرہ نہ خریدے کیونکہ باہر سے آنے والا دیہاتی عموماً شہر کے نرخ سے ناواقف ہوتا ہے اور مذکورہ حدیث کے باقی اجزاء سے متعلق تشریح سابق میں عرض کی جا چکی۔

۲۰۶۱: بَابُ بَيْعِ الْحَاضِرِ لِلْبَادِيْ

باب: کوئی شہری شخص دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۴۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الزِّبْرِ قَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَبَاهُ اَوْ اَخَاهُ۔

۴۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ سَالِمُ ابْنُ نُوْحٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَاِنْ كَانَ اَخَاهُ اَوْ اَبَاهُ۔

۴۵۰۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کسی شہری کو باہر والے شخص کا مال فروخت کرنے سے اگرچہ اس کا والد یا بھائی ہو۔

۴۵۰۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُهِيْنَا اَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں اس بات سے منع کیا گیا ہے کہ کوئی شہری کسی باہر والے کا مال فروخت کرے۔

۴۵۰۲: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللَّهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

۴۵۰۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی کسی باہر کے شخص کا مال و اسباب فروخت نہ کرے لوگوں کو (ان کے حال پر) چھوڑ دو کہ جس کا دل چاہے گا اور جس طرح سے لوگوں کا دل چاہے گا وہ مال و اسباب فروخت کریں اللہ عزوجل رزق عطا فرماتا ہے ایک کو دوسرے سے۔

۴۵۰۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّكْبَانَ لِلْبَيْعِ وَلَا يَبِعْ بَعْضُكُمْ عَلَى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ (بستی سے) آگے جا کر قافلہ سے ملاقات نہ کرو مال و اسباب خریدنے کے لئے اور تم لوگوں میں سے کوئی شخص دوسرے کے مال پر مال فروخت نہ کرے اور نہ نجش کرے کوئی شہری شخص کسی دیہات والے کے لیے۔

۴۵۰۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ بْنِ أَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ كَثِيرِ بْنِ فَرْقَدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ نَهَى عَنِ النَّجَشِ وَالتَّلَقِّي وَأَنْ يَبِيعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

۴۵۰۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی نجش سے اور قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے سے اور کسی شہری (یعنی بستی کے شخص) کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مثلاً کوئی آدمی دیہات سے غلہ وغیرہ لے آیا فروخت کرنے کی غرض سے اور اس کا خیال یہ تھا کہ میں یہ غلہ گیہوں چاول وغیرہ جو مارکیٹ میں ریٹ چل رہا ہے اس کے مطابق فروخت کروں وہاں کے رہنے والے شہری یا گاؤں کے رہنے والے نے اس سے کہا کہ تم یہ چیز میرے ذمہ کر دو جب ریٹ بڑھے گا اور غلہ میں کمی ہوگی تو میں فروخت کر دوں گا تو شریعت مطہرہ نے اس عمل سے منع فرمایا اور اس عمل کو نا جائز قرار دیا کیونکہ اس سے سارے عمل میں دیہاتی آدمی کا نقصان ہے اس لئے کہ وہ مارکیٹ کے ریٹ سے بے خبر ہوتا ہے یہ شخص اس کو دھوکہ میں رکھ کر زیادہ قیمت پر بیچ کر خود خوب نفع حاصل کرنا چاہتا ہے اور اس کو عدم واقفیت کی بناء پر نقصان میں رکھنا چاہتا ہے جس کا شریعت نے سختی سے منع فرمایا ہے۔ (جامی)

''نجش'' کا مطلب ہے کسی شخص سے اس کی ملکیت والی شے خریدنا مقصد نہ ہو لیکن دوسرے آدمی سے اس کو قیمت زیادہ ادا کرنے کی نیت سے کسی چیز کی قیمت خواہ مخواہ بڑھانا اس سے چونکہ خریدار کا نقصان ہوتا ہے اس وجہ سے اس کو منع فرمایا گیا اور قافلہ سے آگے جا کر ملنے کی وجہ سابق میں عرض کی جا چکی کہ اس طریقہ کار سے دیہات سے آنے والے شخص کا نقصان ہوتا ہے اور وہ اپنی بیچ کم قیمت میں دے بیٹھتا ہے اس وجہ سے اس سے بھی منع کیا گیا کہ کوئی بستی والا دیہات سے آنے والے کی شے فروخت نہ کرے۔

٢٠٦٢ : بَاب
التَّلَقِّي

٤٥٠٥: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ۔

٤٥٠٦: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ اُسَامَةَ اَحَدَّثَكُمْ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا السُّوْقَ فَاَقَرَّبِهٖ اَبُوْ اُسَامَةَ وَقَالَ نَعَمْ۔

٤٥٠٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوٗسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَاَنْ يَّبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهٗ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهٗ سِمْسَارٌ۔

٤٥٠٨: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا جُرَيْجٌ قَالَ اَنْبَاَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ الْقُرْدُوْسِيُّ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ سِيْرِيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰى مِنْهُ فَاِذَا اَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

٢٠٦٣: بَاب سَوْمُ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ

٤٥٠٩: حَدَّثَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: قافلہ سے آگے جا کر ملاقات کرنے کی ممانعت سے متعلق

۴۵۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی تلقی سے یعنی آگے جا کر قافلہ کی ملاقات سے (اس کی تفسیر گزر چکی)

۴۵۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی قافلہ سے آگے جا کر ملنے سے جس وقت تک کہ وہ (گاؤں کا فروخت کرنے والا) خود بازار میں نہ آ جائے اور خود بھاؤ نہ دیکھ لے (یعنی مارکیٹ میں اس سامان کی جو قیمت ہے وہ خود آ کر معلوم نہ کر لے)

۴۵۰۷: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قافلوں کی ملاقات سے ممانعت فرمائی (بستی سے باہر جا کر) اور شہری کو دیہاتی کیلئے فروخت کرنے سے طاؤس نے نقل کیا کہ میں نے ابن عباس ؓ سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری آدمی فروخت نہ کرے دیہات کے رہنے والے شخص کے واسطے؟ تو انہوں نے کہا شہری آدمی دلال (یا ایجنٹ) نہ بنے باہر والے شخص کا۔

۴۵۰۸: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو مال لے کر آئے اس قافلہ سے نہ ملو (یعنی بستی اور آبادی کے باہر جا کر) اور اگر کوئی شخص قافلہ سے جا کر ملے اور مال خرید لے پھر مال والا شخص بازار میں آئے (اور مشاہدہ کرے کہ مجھ کو دھوکہ دیا گیا کہ مارکیٹ میں اس کی شے کی قیمت زیادہ ہے) تو اس کو اختیار حاصل ہے اگر دل چاہے تو بیع فسخ کر لے اور اپنا مال واپس لے لے۔

باب: اپنے بھائی کے نرخ پر نرخ لگانے سے متعلق

۴۵۰۹: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی شہری شہر اور بستی سے باہر والے شخص کو اور تم لوگ نہ نجش کرو اور نہ بھاؤ لگائے کوئی شخص دوسرے مسلمان

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيْعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يُسَاوِمِ الرَّجُلُ عَلٰى سَوْمِ اَخِيْهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلٰى خِطْبَةِ اَخِيْهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ اُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ اِنَائِهَا وَلْتَنْكِحْ فَاِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

بھائی کے قیمت لگانے کے بعد جس وقت اس کی قیمت مقرر ہو چکی ہو اور فروخت کرنے والا فروخت کرنے کو مستعد ہو گیا اور نہ پیغام (نکاح) بھیجے اور نہ مطالبہ کرے کوئی عورت اپنی بہن کی طلاق کا تا کہ پلٹ لے جو اس کے برتن میں آتا تھا اور نکاح کرے جو اس کی قسمت میں اللہ عزوجل نے لکھا ہے اس کو ملے گا۔

آپسی بھائی چارگی کے رہنما اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور آپسی بھائی چارگی کے جذبہ کے پیش نظر چند زریں و رہنما اصول تجارت وغیرہ بیان فرمائے گئے ہیں پہلی بات تو یہ ارشاد فرمائی گئی ہے کہ اگر کوئی گاؤں دیہات سے کوئی شے فروخت کرنے بستی میں آ رہا ہو تو چونکہ وہ بستی اور شہر کے نرخ سے ناواقف ہوگا اس لیے بستی کے باہر جا کر اس کی چیز کی قیمت نہ لگاؤ۔ دوسری بات یہ فرمائی گئی ہے کہ اگر کسی مسلمان بھائی نے کسی شے کی قیمت لگا دی تو تم اس چیز کی قیمت نہ لگاؤ اس سے دوسرے مسلمان بھائی کی دل شکنی ہوگی اس طریقہ سے دوسرے مسلمان بھائی کو دل آزاری ہے۔ بچنے کے لیے یہ حکم فرمایا گیا کہ اگر کسی عورت سے کسی کا رشتہ نکاح جا رہا ہو تو جس وقت تک وہاں سے دوسرے کا رشتہ کا مسئلہ ایک طرف نہ ہو جائے اس وقت تک اپنا رشتہ نہ بھیجو ساتھ ہی ساتھ ازدواجی نظام سے متعلق یہ اصول بھی ارشاد فرما دیا گیا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ شوہر سے کہے کہ پہلے تم اپنی پہلی بیوی (یعنی سوکن) کو طلاق دو بلکہ جس کی تقدیر میں جس قدر رزق ہے وہ اس کو ملتا رہے گا۔

۲۰۶۴: باب بَيْعُ الرَّجُلِ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ

باب: اپنے (مسلمان) بھائی کی بیع پر بیع نہ کرنے سے متعلق

۴۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ وَاللَّيْثُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَبِيْعُ اَحَدُكُمْ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ۔

۴۵۱۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا نہ فروخت کرے کوئی تمہارے میں سے اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر۔

۴۵۱۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ اَخِيْهِ حَتّٰى يَبْتَاعَ اَوْ يَذَرَ۔

۴۵۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرے کوئی اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر جس وقت تک کہ دوسرے شخص سے بھاؤ ہو رہا ہو جب تک دخل اندازی نہ کرے۔

۲۰۶۵: باب النَّجْشُ

باب: نجش کی ممانعت

۴۵۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْنِ

۴۵۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ۔

۴۵۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ أَخْبَرَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ وَ سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَزِيْدُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرٰى لِتَكْتَفِئَ مَا فِيْ إِنَائِهَا۔

۴۵۱۴: حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا يَزِيْدُ الرَّجُلُ عَلٰى بَيْعِ أَخِيْهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَسْتَكْفِئَ بِهِ مَا فِيْ صَحْفَتِهَا۔

۲۰۶۶: بَابُ الْبَيْعِ فِيْمَنْ يَزِيْدُ

۴۵۱۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَا حَدَّثَنَا الْأَخْضَرُ ابْنُ عَجْلَانَ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيْمَنْ يَزِيْدُ۔

۲۰۶۷: بَابُ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ

۴۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ وَأَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

نے نجش سے منع فرمایا۔

۴۵۱۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے (مسلمان) بھائی کے فروخت کرنے پر فروخت نہ کرے شہری اور دیہاتی کو اور تم لوگ (سامان فروخت کرنے میں) نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

۴۵۱۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شہری کسی باہر والے کا سامان فروخت نہ کرے اور تم لوگ نجش نہ کرو اور کوئی خاتون اپنی بہن (سوکن) کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے تا کہ وہ الٹ لے جو اس کے برتن میں ہے۔

باب: نیلام سے متعلق

۴۵۱۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پیالہ اور ایک کمبل نیلام فرمایا۔

باب: بیع ملامسہ سے متعلق احادیث

۴۵۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

خلاصة الابواب ☆

نجش اور بہن کی طلاق کی ممانعت:

حدیث ۴۵۱۴ میں نجش سے مراد یہ ہے کہ اگر کوئی آدمی کوئی چیز فروخت کر رہا ہے اور کسی نے اس کی مقرر کردہ قیمت پر رضامندی ظاہر کر کے خریدار بن گیا اور ایک اور شخص آ کر اسے بہکانا شروع کر دے کہ میں تم سے زیادہ ریٹ پر خریدنا چاہتا ہوں یہ طریقہ بالکل غلط اور نامناسب ہے پہلے بھی ایسا مضمون گزر چکا ہے اور دوسرا مسئلہ یہ کہ کوئی بھی خاتون اپنی سوکن کی طلاق کا مطالبہ نہ کرے کیونکہ وہ بھی اسی طرح عورت اور اس کی بہن ہے وہ یہ سمجھ لے کہ اگر مجھے طلاق ہو تو میرا کیا بنے گا کتنی بڑی آزمائش بن جائے گی اگر اپنے لئے یہ بات پسند نہیں تو دوسری سوکن کو بھی طلاق دلوانا اس پر ظلم کرنے کے مترادف ہے یہ بات اٹل ہے کہ جو رزق اللہ تعالیٰ جس کی قسمت میں جس انداز سے لکھا ہے وہ مل کر رہے گا کسی کو بے گھر کرنا اس کے لئے خاوند کو اکسانا بالکل نامناسب اور جہالت ہے۔ (جامی)

بیع من یزید کیا ہے؟

حدیث ۴۵۱۵ میں جو بیع من مزید استعمال ہوا ہے آج کی اصطلاح میں اس کو نیلام سے تعبیر کیا جاتا ہے کسی زمانہ میں اس کو ہراج سے تعبیر کرتے تھے اس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی چیز کی فروخت کا اعلان وغیرہ کرے اور کہے کہ کون شخص اس شے کی قیمت زیادہ دے گا؟ بہرحال رسول کریم ﷺ سے نیلام کرنے کا ثبوت ہے جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بیع ملامسہ اور بیع منابزہ:

مذکورہ بالا دونوں اقسام دور جاہلیت میں رائج تھیں اور اس کی صورت یہ ہوتی تھی کہ ایک شخص دوسرے شخص کا کپڑا چھولیا کرتا تھا یعنی فروخت کرنے والا شخص اور خریدنے والا شخص بوقت بیع ایک دوسرے کے کپڑے چھولیا کرتے تھے تاکہ بیع لازم ہو جائے اور اس طرح کرنے سے بیع لازم ہو جاتی تھی اس طرح کی بیع کو بیع ملامسہ کے نام سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ اسلام نے اس طرح کی بیع کو ناجائز قرار دیا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "قوله فنهى عنها كلها في الصحيحين من حديث ابى هريره نهى رسول الله ﷺ نهى عن الملامسة زاد مسلم اما الملامسة فان للمس كل منهما ثوب صاحبه بغير تامل لليزم الامس البيع من غير خيارهى عند الروية"۔ (ردالمحتار الشامی ص:۱۰۹ ج ۴ نعمانیہ دیوبند) اور اسلام نے ساتھ ہی ساتھ بیع منابزہ کو بھی ناجائز قرار دیا اور یہ بیع بھی زمانہ جاہلیت میں رائج تھی کہ خریدار فروخت کرنے والے کی طرف اور فروخت کرنے والا شخص خریدار کی جانب اپنا کپڑا پھینک دیا کرتا تھا تو یہ بیع لازم ہو جاتی تھی وہ لوگ نہ تو ایجاب وقبول کرتے اور نہ کسی فریق کو خیار رویت حاصل ہوتا تھا جیسا کہ فتاویٰ شامی میں ہے: "والمنابزة ان ينبذ كل و احد منهما ثوبه الى الاخره ولان ينظر كل واحد منهما الى ثوب صاحبه على جعل النبذ بيعا و هذه بيوعا يتعارفونها في الجاهلية" الخ (ردالمحتار ص:۱۰۹ ج ۴ نعمانیہ دیوبند)

٢٠٦٧: تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

٤٥١٧: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَامِرُ بْنُ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا يُنْظَرُ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَهِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ اِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهُ اَوْ يَنْظُرَ اِلَيْهِ۔

باب: مندرجہ بالا حدیث کی تفسیر

۴۵۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی (بیع) ملامسہ سے وہ کپڑے کا چھونا ہے اوراس کو نہ دیکھنا (یعنی اندر کی جانب سے وہ کیسا ہے؟) اور آپ نے منع فرمایا منابذہ سے اور وہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے نہ تو اس کو اُلٹا کرے اور نہ ہی اس کو دیکھے۔

٢٠٦٩: بَابُ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ

٤٥١٨: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِالْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِى الْبَيْعِ۔

باب: بیع منابذہ سے متعلق حدیث

۴۵۱۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے۔

٤٥١٩: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ۔

۴۵۱۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیع سے منع فرمایا ملامسہ اور منابذہ سے۔

٢٠٧٠: بَابُ تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

٤٥٢٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُصَفّٰى بْنِ بَهْلُوْلٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَتَبَايَعَ

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر

۴۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع منابذہ سے اور بیع ملامسہ سے اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ دو شخص رات میں دو کپڑوں پر معاملہ کریں اور ہر ایک شخص دوسرے شخص کے کپڑے کو ہاتھ لگائے اور منابذہ یہ ہے کہ ایک آدمی اپنا کپڑا دوسرے کی جانب پھینک دے اور وہ اس کی

الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَنْبُذَ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَ يَنْبُذَ الْاٰخَرُ اِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلٰى ذٰلِكَ۔

جانب پھینکے اور اس پر بیع ہو۔

۴۵۲۱۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عَامِرَ بْنَ سَعْدٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهٗ اِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ اَنْ يُقَلِّبَهٗ۔

۴۵۲۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع ملامسہ سے اور ملامسہ یہ ہے کہ (خریدار فروخت کرنے والے کے) کپڑے کو ہاتھ لگائے اور اس کی جانب نہ دیکھے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی جانب پھینک دے اور وہ اس کو اُلٹ کر نہ دیکھے۔

۴۵۲۲۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ اَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ يَقُوْلَ اِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِی الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ اَنْ يَمَسَّهٗ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرَهٗ وَلَا يُقَلِّبَهٗ اِذَا مَسَّهٗ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

۴۵۲۲: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ نے دو قسم کے لباس کی ممانعت ارشاد فرمائی اور دو قسم کے فروخت کرنے سے منع فرمایا بیع ملامسہ اور بیع منابذہ میں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ دوسرے شخص سے کہا جائے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع صحیح ہوگئی اور بیع ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو ہاتھ لگائے نہ تو اس کو کھولے اور نہ کپڑا اُلٹ کر دیکھے جس وقت وہ کپڑا چھوئے یعنی کپڑے کو ہاتھ لگائے تو بیع لازم ہوگئی اور دو قسم کے لباس کو بیان نہیں فرمایا وہ یہ ہے کہ کپڑا ایک مونڈھے پر ہو اور دوسرا مونڈھا کھلا ہوا ہے دوسرے یہ کہ گوٹ مار کر بیٹھ جائے اور کپڑا اس طریقہ سے باندھے کہ ستر کھلی رہے۔

۴۵۲۳۔ اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ يَزِيْدَ بْنِ اَبِی الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ بُرْقَانَ قَالَ بَلَغَنِیْ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِیَ بُيُوْعٌ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِهَا فِی الْجَاهِلِيَّةِ۔

۴۵۲۳۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کے لباس استعمال کرنے کی ممانعت فرمائی اور دو قسم کی بیع سے منع فرمایا۔ ایک تو بیع ملامسہ سے اور دوسری بیع منابذہ سے اور یہ دونوں بیع دور جاہلیت میں رائج تھیں۔

۴۵۲۴۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبٍ عَنْ

۴۵۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو قسم کی بیوع کی ممانعت فرمائی ایک تو بیع منابذہ سے دوسرے بیع

حَفْصِ ابْنِ عَاصِمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعَتَیْنِ اَمَّا الْبَیْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ اَنَّ الْمُلَامَسَةَ اَنْ یَّقُوْلَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَبِیْعُكَ ثَوْبِیْ بِثَوْبِكَ وَلَا یَنْظُرَ وَاحِدٌ مِّنْهُمَا اِلٰی ثَوْبِ الْاٰخَرِ وَلٰكِنْ یَلْمِسُهٗ لَمْسًا وَاَمَّا الْمُنَابَذَةُ اَنْ یَقُوْلَ اَنْبِذُ مَا مَعِیَ وَتَنْبِذُ مَا مَعَكَ لِیَشْتَرِیَ اَحَدُهُمَا مِنَ الْاٰخَرِ وَلَا یَدْرِیْ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا كَمْ مَعَ الْاٰخَرِ وَنَحْوًا مِّنْ هٰذَا الْوَصْفِ۔

۲۰۷۱: بَابُ بَیْعِ الْحَصَاةِ

۴۵۲۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ۔

۲۰۷۲: بَابُ بَیْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُهٗ

۴۵۲۶: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ نَهَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ۔

۴۵۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

۴۵۲۸: اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ

ملامسہ سے۔ انہوں نے بیان کیا کہ بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے سے کہے کہ یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے عوض فروخت کرتا ہوں اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف اس کو ہاتھ لگائیں اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جو تمہارے پاس ہے اس کو پھینک دو اور دوسرا کہے کہ جو تمہارے پاس ہے تم اس کو پھینک دو لیکن کسی دوسرے کو اس کا علم نہ ہو کہ دوسرے شخص کے پاس کس قدر ہے جو اس کے مشابہ ہو۔

باب: کنکری کی بیع سے متعلق

۴۵۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کنکری کی بیع سے اور دھوکہ کی بیع سے۔

باب: پھلوں کی فروخت ان کو پکنے دینے سے پہلے پہلے

۴۵۲۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ نہ فروخت کرو پھل کو درخت پر جس وقت تک کہ اس کے پھل نہ پک جائیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بائع کو ایسے پھل فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ اس کے بہتر ہونے کی حالت کا علم نہ ہو (یعنی جس وقت تک پھل کے پک جانے کا علم ہو اس وقت ان کی فروخت کی جائے)۔

۴۵۲۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی پختگی کے بارے میں معلوم نہ ہو جائے (یعنی جب تک پھل نہ پک

حَدَّثَنِیْ سَعِیْدٌ وَ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَلَا تَبْتَاعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِیْ سَالِمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ مِثْلِهٖ سَوَاءً۔

جائے تو اس وقت تک ان کو فروخت نہ کرو) اور نہ فروخت کرو پھلوں کے بدلہ پھل کو یعنی درخت کے پھل کا اندازہ لگا کر اور اس کے برابر خشک پھلوں کے عوض میں پھل فروخت نہ کرو کیونکہ اس میں کمی بیشی کا اندیشہ ہے۔ حضرت ابن شہاب نے نقل کیا کہ جو مجھ سے حضرت سالم نے نقل کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھل کو اسی پھل کے عوض میں فروخت کرنے سے۔

۴۵۲۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ طَاوٗسًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ یَقُوْلُ قَامَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا تَبِیْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ۔

۴۵۲۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا تم لوگ پھلوں کو فروخت نہ کرو جس وقت تک کہ ان کی بہتری کی حالت معلوم نہ ہو جائے۔

۴۵۳۰: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ یُّبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰی یَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَ اَنْ لَا یُبَاعَ اِلَّا بِالدَّنَانِیْرِ وَالدَّرَاهِمِ وَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

۴۵۳۰: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے اور آپ نے پھلوں کے فروخت کرنے سے منع فرمایا جس وقت تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو جائے اور آپ نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے مگر روپیہ اور اشرفیوں کے عوض اور آپ نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی۔

۴۵۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ وَاَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَیْعِ الثَّمَرِ حَتّٰی یُطْعَمَ اِلَّا الْعَرَایَا۔

۴۵۳۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائیں (یعنی پک نہ جائیں) اور آپ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں۔

خلاصۃ الباب ☆ درختوں پر کچے پھلوں اور بیع کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کیونکہ کسی کو معلوم نہیں درختوں پر پھل کچا جس قدر ہے ویسے ہی وہ پک جائے گا بلکہ آندھی طوفان بارش وغیرہ یا کسی اور آفت کی وجہ سے درخت بھی گر سکتے ہیں پھلوں میں کیڑا لگ کر باغ اجڑ سکتا ہے لہٰذا جب تک پھل پک نہ جائیں یا فروخت کے قابل نہ ہو جائیں تب تک فروخت کرنا سخت ممنوع ہے کیونکہ اس میں لڑائی جھگڑا اور جان تک کا خطرہ ہو سکتا ہے اس سے اجتناب ضروری ہے۔

مخابرہ' مزابنہ' محاقلہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں مخابرہ کہتے ہیں کہ زمین کی پیداوار کے حصے کو اُجرت یا کرایہ وغیرہ پر دی جائے یعنی ایک شخص کسی

کوز مین دے تا کہ وہ زمین کے اندر ہل چلائے اور بیج ڈالے اور زمین سے جو بھی پیداوار ہو اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا آدھا زمین کا مالک خود لینے کے لیے کہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ممانعت فرمائی کیونکہ اس میں اُجرت مجہول ہے اور ہو سکتا ہے کہ بالکل ہی پیداوار نہ ہو کیونکہ زمین میں پیداوار ہونا یا نہ ہونا کسی کے اختیار میں نہیں ہے اور بیع مزابنہ کی صورت یہ ہے کہ درخت کے اوپر جس مقدار میں پھل لگے ہیں اس کا اور درخت سے اتارے گئے پھل کے عوض درختوں پر لگے ہوئے پھل کو فروخت کیا جائے مثال کے طور پر کسی نے اندازہ کر لیا کہ درخت کے اوپر سے ایک سومن آم وغیرہ حاصل ہوں گے تو زمین پر موجود اور درخت سے اترے ہوئے سومن آم ان مجہول آم کے عوض دیئے جائیں تو یہ ناجائز ہے کیونکہ اس کا صحیح اندازہ معلوم نہیں کہ درخت سے کس مقدار میں پھل اترے گا اس میں کمی بیشی لازما ہوگی اور محاقلہ یہ ہے کہ گیہوں کی مقدار کا اندازہ کیا کہ گیہوں کی بالیوں میں سے کتنے من غلّہ نکلے گا پھر اس مقدار میں گیہوں کے عوض فروخت کر دے یہ بھی ناجائز ہے۔ ہمارے معاشرہ میں عام طور پر یہ تمام صورتیں پائی جاتی ہیں جو کہ شرعاً قطعاً ناجائز ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور لفظ عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عربی لفظ عریہ کی جمع ہے اس کی صورت یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں سے ایک یا دو درخت مسکین کو دے دیتے پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے دشواری محسوس کرنے کی وجہ سے ان کو دیئے گئے درخت کے پھل جو کہ درخت پر ہی لگے ہیں اس مقدار کے درخت سے اترے ہوئے پھل دے دیتے تو یہ جائز ہے کیونکہ یہ ایک قسم کا صدقہ ہے اور غرباء کی مدد کی ایک بہترین صورت ہے۔ (جامی)

۴۵۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعَمَ۔

۴۵۳۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو جائے۔

۳۰۷۳: باب شِرَاءُ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يَّبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰى اَنْ يَّقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكُهَا اِلٰى اَوَانِ اِدْرَاكِهَا

باب: پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ان کا اس شرط پر خریدنا کہ پھل کاٹ لیے جائیں گے

۴۵۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُزْهِيَ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَاَيْتَ اِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَ يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ مَالَ اَخِيْهِ۔

۴۵۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت بیان فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کے رنگ پُرکشش نہ ہو جائیں۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! رنگ کے پُرکشش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ آپ نے فرمایا: وہ پھل سرخ ہو جائیں یعنی وہ پکنے کے قریب ہو جائیں اور اب کوئی مصیبت کا احتمال نہ رہے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دیکھو اگر اللہ عزوجل پھلوں کو روک دے اور وہ نہ پکیں (یعنی پھل پختہ نہ ہوں) تو تمہارے میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے عوض میں لے گا۔

٢٠٧۴: بَاب وَضَعُ الْجَوَائِحِ

٣٥٣٣ أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيكَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيكَ بِغَيْرِ حَقٍّ۔

٣٥٣٥ أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَوْرُ بْنُ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ جُرَيْجٍ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ الْمَكِّيِّ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ أَخِيهِ وَ ذَكَرَ شَيْئًا عَلَى مَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ۔

٣٥٣٦ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ وَهُوَ الْأَعْرَجُ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ عَتِيقٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ وَضَعَ الْجَوَائِحَ۔

٣٥٣٧ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ عِيَاضِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ أُصِيبَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَبْلُغْ ذَلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ۔

٢٠٧٥: بَاب بَيْعُ الثَّمَرِ سِنِينَ

٣٥٣٨ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْأَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ عَتِيكٍ قَالَ قُتَيْبَةُ عَتِيكٌ بِالْكَافِ وَالصَّوَابُ عَتِيقٌ عَنْ جَابِرٍ عَنِ

باب: پھلوں پر آفت آنا اور اُس کی تلافی

٣٥٣٣: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرو پھر اس پر مصیبت نازل ہو جائے تو تم کو اُس کے مال میں سے کچھ لینا درست نہیں (آخر تم کس شے کے عوض اپنے بھائی کا مال لو گے؟)۔

٣٥٣٥ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر کسی قسم کی آفت نازل ہو جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ وصول کرے۔ آپ نے کچھ فرمایا اسی طرح سے یعنی آخرکار کس بات میں سے تم میں کوئی شخص دوسرے مسلمان بھائی کا مال کھائے؟

٣٥٣٦: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آفات کا نقصان ادا کرایا۔

٣٥٣٧: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ایک آدمی نے پھل کی خریداری کی' اُن پر آفت آنے سے قبل اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا آپ نے فرمایا تم اس کو صدقہ دے دو چنانچہ لوگوں نے صدقہ خیرات کیا۔ جس وقت اس شخص کا قرض پورا نہ ہوا آپ نے اس کے قرض خواہوں سے فرمایا: تم اب لے لو جو کچھ تم کو مل گیا وہ کافی ہے اور کچھ نہیں ملے گا (مطلب یہ ہے کہ جو کچھ مل رہا ہے اس پر قناعت کرو دراصل ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ جب پھلوں پر قدرتی آفت آ جائے تو تم کو بالکل کچھ بھی نہ ملتا)۔

باب: چند سال کے پھل فروخت کرنا

٣٥٣٨ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چند سالوں کا پھل فروخت کرنے سے۔

النَّبِيِّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِسِنِيْنَ۔

۲۷۰۶: باب بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ

۴۵۳۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۴۵۴۰: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُّبَاعَ مَا فِيْ رُؤُسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُّسَمًّى اِنْ زَادَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

۲۷۰۷: باب بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ

۴۵۴۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا۔

۴۵۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ طَارِقٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

۴۵۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

باب: درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلہ فروخت کرنا

۴۵۳۹: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی درخت پر لگے ہوئے پھلوں کو فروخت کرنے سے اتری ہوئی کھجوروں کے عوض۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ مجھ سے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا۔

۴۵۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مزابنہ سے اور مزابنہ یہ ہے کہ درخت کے اوپر کی کھجور ایک مقررہ ناپ کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے اگر کھجور درخت کی زیادہ نکل آئے تو زیادہ خریدار کی ہے اور اگر کم نکل آئے تو اسی کا نقصان ہے۔

باب: تازہ انگور' خشک انگور کے عوض فروخت کرنے سے متعلق

۴۵۴۱: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ کی ممانعت فرمائی اور (بیع) مزابنہ' درخت پر لگی ہوئی (تازہ) کھجور کو خشک کھجور (یعنی درخت سے اتاری گئی کھجور) کے عوض فروخت کرنا ناپ کر اور تازہ انگور' خشک انگور کے عوض فروخت کرنا' ناپ کر۔

۴۵۴۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بیع) محاقلہ اور بیع مزابنہ کی ممانعت فرمائی۔

۴۵۴۳: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت عطا فرمائی (اس مضمون کی تشریح سابق میں عرض کی جا چکی)

۴۵۴۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَارِجَةُ بْنُ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

۴۵۴۴: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں خشک اور تر کھجور کے دینے کی اجازت عطا فرمائی (عرایا کی تشریح گذر چکی)۔

۲۰۷۸: باب بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

باب: عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا۔

۴۵۴۵: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۴۵۴۶: حَدَّثَنَا عِيْسٰى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

۴۵۴۶: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عریہ کی بیع میں رخصت عطا فرمائی خشک اور تر کھجور کو اندازہ کر کے دینے کی۔

۲۰۷۹: باب بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ

باب: عرایا میں تر کھجور دینا

۴۵۴۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَالِمًا اَخْبَرَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ اِنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِيْ غَيْرِ ذٰلِكَ۔

۴۵۴۷: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے عرایا میں تر کھجور اور خشک کھجور دینے کی اجازت عطا فرمائی اور اس کے علاوہ دوسری جگہ میں رخصت اور اجازت عطا نہیں فرمائی۔

۴۵۴۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ دَاوُدَ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِيْ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ اَوْ مَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْ سُقٍ۔

۴۵۴۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی پانچ وسق یا پانچ وسق سے کم میں۔

۴۵۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۴۵۴۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ ابْنِ اَبِيْ حَثْمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهٗ وَ رَخَّصَ فِی الْعَرَايَا اَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَاكُلُهَا اَهْلُهَا رُطَبًا۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے کی جس وقت تک کہ ان کی خرابی کا علم نہ ہو اور اجازت عطا فرمائی عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی تا کہ اس کو لوگ فروخت کر کے تر کھجور کھا سکیں۔

۴۵۵۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنِی الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ وَ سَهْلَ بْنَ اَبِیْ حَثْمَةَ حَدَّثَاهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ اِلَّا لِاَصْحَابِ الْعَرَايَا فَاِنَّهٗ اَذِنَ لَهُمْ۔

۴۵۵۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (بیع) مزابنہ سے یعنی درخت کے اوپر کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنے سے لیکن عرایا والوں کو اجازت دی اسلئے کہ وہ محتاج اور ضرورت مند ہوتے ہیں۔

۴۵۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُمْ قَالُوْا رَخَّصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا۔

۴۵۵۱: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی عرایا کی بیع میں پھلوں کا اندازہ کر کے۔

۲۰۸۰: بَاب اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

باب: تر کھجور کے عوض خشک کھجور

۴۵۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَبِیْ عَيَّاشٍ عَنْ سَعِيْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهٗ اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

۴۵۵۲: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ تر کھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ نے منع فرمایا۔

۴۵۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ زَيْدٍ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ اَيَنْقُصُ اِذَا يَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَهٰى عَنْهُ۔

۴۵۵۳: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ نزدیک بیٹھے ہوئے تھے ان سے دریافت کیا کہ تر کھجور تو خشک ہو کر گھٹ جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے منع فرما دیا۔

۲۰۸۱: بَاب بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ

باب: کھجور کا ڈھیر جس کی پیمائش کا علم نہ ہو کھجور کے عوض

مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

فروخت کرنا

۴۵۵۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ۔

۴۵۵۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کھجور کا ایک ڈھیر فروخت کرنے سے کہ جس کی ناپ کا علم نہ ہو (یعنی جس ڈھیر کے وزن کا علم نہ ہو اس ڈھیر کے فروخت کرنے میں اندیشہ ہے کمی زیادتی کا) تر کھجور کی فروخت خشک کھجور کے بدلہ۔

تر کھجور کی فروخت' خشک کھجور کے بدلہ:

واضح رہے کہ تر کھجور درحقیقت وہ بھی کھجور ہی ہے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا درست نہیں ہے کیونکہ جب تر کھجور رکھ دی جاتی ہے تو وہ ضرور خشک ہو جاتی ہے اس لیے اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ہر صورت ناجائز ہے تفصیل کے لیے فتح الملہم شرح مسلم وغیرہ اور شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۰۸۲: بَابُ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

باب: اناج کا ایک انبار اناج کے انبار کے عوض فروخت کرنا

۴۵۵۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ الطَّعَامِ۔

۴۵۵۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کیا جائے غلّہ کا ایک ڈھیر غلّہ کے ڈھیر کے عوض اور نہ ہی وزن کیے ہوئے غلّہ کے عوض۔

۲۰۸۳: بَابُ بَيْعِ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

باب: غلّہ کے عوض غلّہ فروخت کرنا

۴۵۵۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ وَإِنْ كَانَ نَخْلاً بِتَمْرٍ كَيْلاً وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلاً وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ۔

۴۵۵۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مزابنہ سے ممانعت فرمائی۔ مزابنہ یہ ہے کہ اپنے باغ میں لگی ہوئی کھجور کو اُتری ہوئی کھجور کے عوض فروخت کیا جائے اور اگر کھیت ہوتو اس کو غلّہ کے عوض وزن کر کے فروخت کرے ان تمام کی ممانعت فرمائی۔

۴۵۵۷: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيدِ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدُ بْنُ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءٍ

۴۵۵۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مخابرہ' مزابنہ اور محاقلہ سے اور پھلوں کے فروخت سے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ اَنْ يُّطْعَمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ اِلَّا بِالدَّنَانِيْرِ وَالدَّرَاهِمِ۔

جس وقت تک وہ کھانے کے لائق نہ ہوں اور ممانعت فرمائی پھلوں کے فروخت کرنے سے لیکن روپیہ اور اشرفی کے عوض (بیع درست ہے)۔

۲۰۸۴: بَاب بَيْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ

باب: بالی اس وقت تک فروخت نہ کرنا کہ جب تک وہ سفید نہ ہو جائیں

۴۵۵۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَامَنَ الْعَاهَةَ نَهٰى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

۴۵۵۸: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ نبیؐ نے ممانعت فرمائی کھجور کے فروخت کرنے سے جس وقت تک کہ وہ پرکشش رنگین نہ ہو جائیں اور (گیہوں کے) بالی فروخت کرتے سے جس وقت تک کہ سفید نہ ہو اور آفت کا اندیشہ نکل جائے اور آپ تے ممانعت فرمائی فروخت کرنے والے کوفروخت کرنے سے اور خریدار کوخریدنے سے۔

۴۵۵۹: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْاَحْوَصِ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَا نَجِدُ الصَّيْحَانِيَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰى نَزِيْدَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ۔

۴۵۵۹: حضرت ابوصالح نے ایک صحابی سے سنا اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم لوگ (کھجور کی اقسام) صیحانی اور عذق کے عوض جس وقت تک کہ زیادہ نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: کھجور کو پہلے چاندی کے بدلہ فروخت کرو پھر اس کے عوض صیحانی اور عذق (کھجور کی اقسام) خرید لے۔

۲۰۸۵: بَاب بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا

باب: کھجور کو کھجور کے عوض کم زیادہ فروخت کرنا

۴۵۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالْمَجِيْدِ بْنِ سُهَيْلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ وَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى خَيْبَرَ فَجَاءَ بِتَمْرٍ جَنِيْبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ

۴۵۶۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے اور حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو خیبر کا عامل بنایا وہ ایک عمدہ قسم کی کھجوریں جس کو جنیب کہتے ہیں لے کر آیا۔ آپ نے فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں ایسی ہیں؟ اس نے کہا کہ نہیں خدا کی قسم! ہم لوگ دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو بلکہ تمام کھجور کو پہلے روپیہ کے عوض فروخت کرو پھر روپیہ ادا کر کے جنیب خرید لیں۔

مِنْ هٰذَا بِصَاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا۔

۴۵۶۱: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ وَاِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانٍ وَكَانَ تَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بَعْلًا فِيْهِ يُبْسٌ فَقَالَ اَنّٰى لَكُمْ هٰذَا قَالُوْا ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَاِنَّ هٰذَا لَا يَصِحُّ وَلٰكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هٰذَا حَاجَتَكَ۔

۴۵۶۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ''ریان'' (کھجور کی اعلیٰ قسم کا نام ہے) پیش کی گئی اور آپ کی کھجور میں ''بعل'' کھجور تھی جو کہ خشک تھی۔ آپ نے دریافت کیا کہ یہ درست نہیں ہے لیکن اپنی کھجوروں کو فروخت کر (نقد رقم پر) پھر جو ضرورت ہو تو وہ خرید لے۔

۴۵۶۲: حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَنَبِيعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمًا بِدِرْهَمَيْنِ۔

۴۵۶۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ملواں کھجور ملا کرتی تھی ہم لوگ اس میں سے دو صاع دے کر ایک صاع خریدا کرتے تھے۔ آپ کو یہ اطلاع پہنچی آپ نے فرمایا کھجور کے دو صاع فروخت نہ کیے جائیں ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے بعوض ایک صاع کے اور نہ ایک درہم بدلہ میں دو درہم کے۔

۴۵۶۳: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ۔

۴۵۶۳: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ''ملواں کھجور'' دو صاع ادا کر کے ایک صاع وصول کیا کرتے تھے اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو صاع کھجور کے نہ دو ایک صاع کے عوض اور نہ ہی دو صاع گیہوں کے بعوض ایک صاع کے اور نہ دو درہم بعوض ایک درہم کے۔

۴۵۶۴: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنِيْ عُقْبَةُ بْنُ عَبْدِ الْغَافِرِ قَالَ حَدَّثَنِيْ

۴۵۶۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بلال رضی اللہ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ''برنی'' کھجور لے کر حاضر ہوئے (یہ کھجور کی ایک اعلیٰ قسم ہوتی ہے) آپ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ حضرت

اَبُوْ سَعِیْدٍ قَالَ اَتٰی بِلَالٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اشْتَرَیْتُهٗ صَاعًا بِصَاعَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ.

بلال ؓ نے عرض کیا: میں نے دو صاع ادا کر کے اس کا ایک صاع لیا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہائے تُو' یہ تو بالکل سود ہے' نزدیک نہ جا (ہرگز) اُس کے قریب بھی نہ پھٹک۔

۴۵۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ مَالِكِ بْنِ اَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ اَنَّهٗ سَمِعَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ.

۴۵۶۵: حضرت عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: سونے' چاندی کے عوض فروخت کرنا سود ہے لیکن جب بالکل نقد معاملہ ہو اسی طرح سونا' سونے کے عوض اور چاندی' چاندی کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض سود ہے لیکن نقد اور گیہوں' گیہوں کے بدلہ ہے لیکن نقد در نقد اور جَو' جَو کے عوض سود ہے لیکن بالکل نقد ہو (تو وہ سود میں داخل نہیں ہے)۔

۲۰۸۶: باب بَیْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

باب: کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنا

۴۵۶۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ یَدًا بِیَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ.

۴۵۶۶: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: کھجور' کھجور کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض اور نمک' نمک کے عوض' بالکل ہی نقد۔ پس جس نے زیادہ کیا تو وہ سود ہو گیا۔ لیکن جب جنس بدل جائے (یعنی گیہوں' یا چاول' کھجور کے عوض ہو تو زیادہ اور کم لینا درست ہے)۔

۲۰۸۷: باب بَیْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

باب: گیہوں کے عوض' گیہوں فروخت کرنا

۴۵۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِیْرِیْنَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ یَسَارٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُبَیْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَیْنَ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ وَ مُعَاوِیَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرِ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا

۴۵۶۷: حضرت عبداللہ بن عبید ؓ اور حضرت مسلم بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت نے معاویہ بن ابی سفیان ؓ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔ پس جس وقت حضرت عبادہ ؓ نے حدیث نقل فرمائی کہ رسول کریم ﷺ نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور چاندی کو چاندی کے عوض اور گیہوں کو گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جَو کو جَو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں

وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ اَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے ایک راوی نے اس قدر اضافہ کیا اور نقل کیا کہ جس کسی نے زیادہ دیا اور زیادہ وصول کیا تو اس نے درحقیقت سودی لین دین کیا۔)

۴۵۶۸: اَخْبَرَنَا الْمُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ وَهُوَ ابْنُ عُلَيَّةَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ عُبَيْدٍ وَ قَدْ كَانَ يُدْعٰى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ اِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا كَيْفَ شِئْنَا۔

۴۵۶۸: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض' چاندی کو چاندی کے عوض' کھجور کو کھجور کے عوض' گندم کو گندم کے عوض اور جو کو جو کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے)۔

۲۰۸: باب بَيْعُ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

باب: جو کے عوض جو فروخت کرنا

۴۵۶۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ بْنُ عَلْقَمَةَ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُسْلِمُ بْنُ يَسَارٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَا جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ

۴۵۶۹: حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں حضرات ایک ہی مکان میں جمع ہوئے۔اس وقت حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان فرمائی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے کی

بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ اَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ قَالَ اَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ اَوِازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰى وَلَمْ يَقُلِ الْاٰخَرُ وَاَمَرَنَا اَنْ نَّبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ اَحَادِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَدْ صَحِبْنَاهُ وَلَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَاَعَادَ الْحَدِيْثَ فَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِنْ زَعِمَ مُعَاوِيَةُ خَالَفَهُ قَتَادَةُ رَوَاهُ عَنْ مُسْلِمِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ عَنْ عُبَادَةَ۔

ممانعت فرمائی اور چاندی کو' چاندی کے عوض اور گیہوں کو' گیہوں کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی اور اسی طرح جَو کو جَو کے عوض اور کھجور کو کھجور کے عوض فروخت کرنے سے منع فرمایا (واضح رہے کہ ایک راوی نے ان دونوں حضرات میں سے یعنی مسلم نے یا حضرت عبداللہ نے اس قدر اضافہ کیا کہ نمک' نمک کے عوض اور دوسرے راوی نے اس کو نقل نہیں کیا۔ لیکن برابر' برابر' بالکل نقد اور ہم کو حکم ہوا سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کا اور چاندی کو سونے کے عوض اور گیہوں کو جو کے عوض اور جَو کو گیہوں کے عوض جس طریقہ سے ہم چاہیں (یعنی کم' زیادہ' جس طرح سے دل چاہے)۔

۴۵۷۰. اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِي الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا يَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ اَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيْبًا فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ قَدْ اَحْدَثْتُمْ بُيُوْعًا لَا اَدْرِيْ مَا هِيَ اَلَا اِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَاِنَّ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ اَكْثَرُهُمَا وَلَا تَصْلُحُ النَّسِيْئَةُ اَلَا اِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ وَلَا بَاْسَ بِبَيْعِ الشَّعِيْرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيْرُ اَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ نَسِيْئَةً اَلَا وَاِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ حَتّٰى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ

۴۵۷۰: حضرت عبادہ بن صامتؓ (بدری) سے روایت ہے کہ اور رسول کریمؐ کے دست مبارک پر جنہوں نے بیعت کی تھی۔ اس بات پر کہ ہم لوگ اللہ عزوجل کے کام میں نہیں ڈریں گے کسی شخص سے برائی کرنے والے کی برائی سے یہ بات سن کر حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ خطبہ دینے کھڑے ہو گئے اور کہا کہ اے لوگو! تم نے وہ بیوع نکالی کہ جن سے میں واقف ہوتا یاد رکھو کہ تم لوگ سونے کو سونے کے عوض برابر برابر تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو اور تم لوگ چاندی کو فروخت کرو چاندی کے عوض وہ سکہ کی شکل میں ہو یا اور کچھ اس میں حرج نہیں ہے چاندی کو فروخت کرنا سونے کے عوض اور چاندی زیادہ ہو لیکن بالکل نقد لازم ہے اس میں میعاد درست نہیں لیکن نقداً نقد لازم ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر یہ لازم نہیں ہے سن لو! غور سے سن لو تم لوگ گیہوں کو' گیہوں کے عوض فروخت کرو اور جَو کو جَو کے عوض برابر' برابر' ناپ کر اور اگر جو کو' گیہوں کے عوض فروخت کرے تو زیادہ ادا کرنے میں کسی قسم کا کوئی حرج نہیں ہے لیکن بالکل نقد لازم ہے اور ادھار کا معاملہ کرنا درست نہیں ہے تم لوگ غور سے سن لو مطلع ہو جاؤ جو کو جو کے کھجور ـــ

اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

عوض میں فروخت کرو برابر ناپ کر یہاں تک کہ آپ نے نمک کو بیان کیا۔ اس کو بھی برابر ناپ کر فروخت کرو کہ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے تو اس نے سود کھایا اور سود کھلایا۔

۴۵۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَا حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَبِی الْخَلِیْلِ عَنْ مُسْلِمٍ الْمَکِّیِّ عَنْ اَبِی الْاَشْعَثِ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ تِبْرُهٗ وَعَیْنُهٗ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ تِبْرُهٗ وَعَیْنُهٗ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوْ زَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ لَمْ یَذْکُرْ یَعْقُوْبُ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ۔

۴۵۷۱: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونا' سونے کے عوض فروخت کرو اور سکّہ برابر برابر چاندی' چاندی کے عوض دو' چاندی سکّہ کی صورت میں ہو یا ڈھیلے کی شکل میں ہو برابر تول کر نمک کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض برابر برابر۔ جس کسی نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا (یعنی کمی زیادتی کا لین دین کیا) وہ سود ہو گیا۔

۴۵۷۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا الْمُتَوَکِّلِ مَرَّبِهِمْ فِی السُّوْقِ فَقَامَ اِلَیْهِ قَوْمٌ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ قُلْنَا اَتَیْنَاكَ لِنَسْاَلَكَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ غَیْرُ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَ بَیْنَهٗ غَیْرُهٗ قَالَ فَاِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَیْمَانُ اَوْ قَالَ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرَ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ سَوَاءً بِسَوَاءٍ فَمَنْ زَادَ عَلٰی ذٰلِكَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَالْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْهِ سَوَاءٌ۔

۴۵۷۲: حضرت سلیمان بن علی سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوالمتوکل بازار میں لوگوں کے پاس سے گذرے (ان کو دیکھ کر) بہت سے لوگ ان کی جانب بڑھے اور میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا۔ ہم نے کہا کہ ہم تمہارے صرف کے بارے میں دریافت کرنے آئے ہیں۔ انہوں نے فرمایا: میں نے حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا آپ نے فرمایا: سونا' سونے کے عوض اور چاندی' چاندی کے عوض اور گیہوں' گیہوں کے عوض اور جَو' جَو کے عوض اور کھجور' کھجور کے عوض برابر' برابر فروخت کرو۔ جو آدمی زیادہ گفتگو کرے یا زیادہ دے تو اس نے سود دیا یا سود لیا۔ سود دینے والا اور لینے والا' گناہ میں دونوں دونوں برابر ہیں۔

بیع صرف اور دیگر تشریح حدیث:

صرف سے مراد بیع صرف ہے اور بیع صرف' شریعت کی اصطلاح میں چاندی' سونا یعنی نقدین کی بیع کو' چاندی سونے کے بدلہ میں بیع کرنے کو کہا جاتا ہے اور حدیث مذکورہ کے اصل عربی متن کے جملہ ((قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَا بَیْنَكَ وَ بَیْنَ

رَسُوْلِ اللّٰهِ)) کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا تمہارے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے اس پر انہوں نے جواب دیا کہ حضرت ابوسعید کے علاوہ کوئی نہیں ہے۔

۴۵۷۳: اَخْبَرَنِیْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اِسْمٰعِیْلُ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ جَابِرٍ ح وَاَنْبَاَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا حَکِیْمُ بْنُ جَابِرٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ الذَّهَبُ الْکِفَّةُ بِالْکِفَّةِ وَلَمْ یَذْکُرْ یَعْقُوْبُ الْکِفَّةُ بِالْکِفَّةِ فَقَالَ مُعَاوِیَةُ اِنَّ هٰذَا لَا یَقُوْلُ شَیْئًا قَالَ عُبَادَةُ اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَا اَکُوْنَ بِاَرْضٍ یَکُوْنُ بِهَا مُعَاوِیَةُ اِنِّیْ اَشْهَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ ذٰلِکَ۔

۴۵۷۳: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ فرماتے تھے سونا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر یہ سن کر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ تو کچھ نہیں کہتا۔ یعنی تمہاری یہ بات ہماری سمجھ میں نہیں آ رہی ہے۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! مجھ کو کسی قسم کی کوئی پرواہ نہیں ہے اگر میں اس ملک میں نہ رہوں کہ جہاں پر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ موجود ہوں میں اس بات کی شہادت دیتا ہوں بلاشبہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے۔

۲۰۸۹: بَابُ بَیْعُ الدِّیْنَارِ بِالدِّیْنَارِ

باب: اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ مُوْسَی بْنِ اَبِیْ تَمِیْمٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا۔

۴۵۷۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرو برابر برابر وزن کر کے کم زیادہ نہ ہو (اور اگر ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک کا سونا کھرا ہو تو روپے کو اشرفی دے کر اور اشرفی کو روپیہ دے کر خرید لے)۔

۲۰۹۰: بَابُ بَیْعُ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ

باب: روپیہ روپیہ کے عوض فروخت کرنا

۴۵۷۵: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مَالِکٍ عَنْ حُمَیْدِ ابْنِ قَیْسٍ الْمَکِّیِّ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ الدِّیْنَارُ بِالدِّیْنَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَیْنَهُمَا هٰذَا عَهْدُ نَبِیِّنَا ﷺ اِلَیْنَا۔

۴۵۷۵: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: تم لوگ اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو اور روپیہ کو روپیہ کے عوض فروخت کرو۔ کمی زیادتی نہ ہو یہ ارشاد (حکم) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم لوگوں سے ہے۔

۴۵۷۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَیْلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ

۴۵۷۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو وزن کر کے برابر برابر اور چاندی کو چاندی کے عوض وزن کر کے برابر برابر پس جس کسی نے زیادہ دیا تو وہ سود ہو گیا۔

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

۲۰۹۱:بَاب بَیْعُ الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ

۴۵۷۷ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ اِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْھَا شَیْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ۔

۴۵۷۸ اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَۃَ وَاِسْمٰعِیْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَا حَدَّثَنَا یَزِیْدُ وَھُوَ ابْنُ زُرَیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ بَصُرَ عَیْنِیْ وَسَمِعَ اُذُنِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرَ النَّھْیَ عَنِ الذَّھَبِ بِالذَّھَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ اِلاَّ سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلاً بِمِثْلٍ وَلَا تَبِیْعُوْا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوْا اَحَدَھُمَا عَلَی الْاٰخَرِ۔

۴۵۷۹ حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ عَنْ مَالِکٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ مُعَاوِیَۃَ بَاعَ سِقَایَۃً مِنْ ذَھَبٍ اَوْ وَرِقٍ بِاَکْثَرَ مِنْ وَزْنِھَا فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھٰی عَنْ مِثْلِ ھٰذَا اِلاَّ مِثْلاً بِمِثْلٍ۔

۲۰۹۲:بَاب بَیْعُ الْقِلَادَۃِ فِیْھَا الْخَرَزُ وَالذَّھَبُ بِالذَّھَبِ

۴۵۸۰ اَخْبَرَنَا قُتَیْبَۃُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ شُجَاعٍ سَعِیْدِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِیْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِیِّ عَنْ فَضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ اشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَۃً فِیْھَا ذَھَبٌ وَ خَرَزٌ بِاثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَفَصَّلْتُھَا فَوَجَدْتُ فِیْھَا اَکْثَرَ مِنْ اِثْنَیْ عَشَرَ

باب: سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا

۴۵۷۷: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ فروخت کرو سونے کو سونے کے عوض لیکن برابر برابر اور تم لوگ ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے عوض فروخت نہ کرو لیکن برابر برابر اور کسی کو ان میں سے جو ادھار ہو نقد کے عوض فروخت نہ کرو۔

۴۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے اور چاندی کو (ایک دوسرے کے عوض) فروخت کرنے سے لیکن برابر اور ہم وزن اور فرمایا: تم لوگ نہ فروخت کرو ادھار کو نقد کے عوض اور نہ زیادہ کرو ایک کو دوسرے پر اگر چہ کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو۔

۴۵۷۹: حضرت عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک برتن پانی پینے کا سونے یا چاندی کا فروخت کیا اور اس کے ناپ سے زیادہ سونا یا چاندی لیا۔ حضرت ابو درداء نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے اس قسم کی بیع سے لیکن برابر برابر۔

باب: نگینہ اور سونے سے جڑے ہوئے ہار کی بیع

۴۵۸۰: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر کے دن ایک سونے کے ہار کی خریداری کی جس میں نگینے موجود تھے اور یہ بارہ اشرفیوں کا خریدا۔ جس وقت میں نے اس کا سونا علیحدہ کیا تو وہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: فروخت نہ کیا جائے جس

دِيْنَارٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰى تُفَصَّلَ۔

وقت وہ سونا علیحدہ نہ کیا جائے (جبکہ سونے کے عوض فروخت کرنا منظور ہو)۔

۴۵۸۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَحْبُوْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ اَبِيْ عِمْرَانَ عَنْ حَنَشٍ الصَّنْعَانِيِّ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيْهَا ذَهَبٌ وَ خَرَزٌ فَاَرَدْتُ اَنْ اَبِيْعَهَا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا۔

۴۵۸۱: حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے خیبر والے دن ایک ہار پایا (یعنی غزوۂ خیبر کے روز راستہ میں مجھے ایک ہار ملا) جس میں سونا اور نگ تھے۔ میں نے اس کو فروخت کرنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا: پہلے تم اس کو الگ کرلو (یعنی اس کا سونا تم الگ کرلو اور اس کے نگینے الگ کرلو پھر اس کو فروخت کرو)۔

۲۰۹۳: بَابُ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيْئَةً

باب: چاندی کو سونے کے بدلہ ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۴۵۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيْكٌ لِيْ وَرِقًا بِنَسِيْئَةٍ فَجَاءَ بِيْ فَاَخْبَرَنِيْ فَقُلْتُ هٰذَا لَا يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ بِعْتُهُ فِي السُّوْقِ وَمَا عَابَهُ عَلَيَّ اَحَدٌ فَاَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَنَحْنُ نَبِيْعُ هٰذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَاْسَ وَ مَا كَانَ نَسِيْئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِيَ ائْتِ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَاَتَيْتُهُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۵۸۲: حضرت ابومنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے ایک شریک نے (سونے کے عوض) ادھار چاندی فروخت کی پھر مجھ سے آ کر عرض کیا میں نے کہا کہ یہ بات جائز نہیں ہے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم میں نے وہ چاندی (سونے کے عوض ادھار) سرعام فروخت کی ہے یہ بات سن کر کسی نے (بطور اعتراض) کہا کہ یہ غلط طریقہ ہے۔ اس کے بعد میں براء بن عازب کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے دریافت کیا انہوں نے بیان فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو ہم لوگ یہ فروخت کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: اگر یہ معاملہ نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ قرض کا ہو تو یہ سود ہے پھر مجھ سے بیان کیا کہ زید بن ارقم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بھی یہی بات فرمائی۔

۴۵۸۳: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ وَ عَامِرُ بْنُ مُصْعَبٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا الْمِنْهَالِ يَقُوْلُ سَاَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ وَ زَيْدَ بْنَ اَرْقَمَ فَقَالَا كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلْنَا نَبِيَّ

۴۵۸۳: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں دور نبوی میں تجارت کیا کرتے تھے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے (بیع) صرف کے متعلق دریافت کیا تو آپ نے فرمایا: اگر بالکل نقد یہ معاملہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر یہ معاملہ ادھار کا ہو تو جائز نہیں

اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَإِنْ كَانَ نَسِيئَةً فَلَا يَصْلُحُ۔

بیع صرف کیا ہے؟

بیع صرف کی صورت یہ ہے کہ سونے یا چاندی (یعنی نقدین) کو سونے یا چاندی کے عوض فروخت کرنا۔ آپ نے فرمایا اگر یہ معاملہ بالکل نقد کا ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے اور اگر ادھار ہو تو جائز نہیں ہے۔

۴۵۸۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حَبِيبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالَا جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا۔

۴۵۸۴: حضرت ابوالمنہال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت براء بن عازب سے بیع صرف کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے اس بارے میں دریافت کرو کیونکہ وہ میرے سے زیادہ بہتر ہیں اور وہ مجھ سے زیادہ واقف ہیں (یعنی زیادہ علم رکھتے ہیں) پھر دونوں نے کہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے عوض اور بطور قرض فروخت کرنے سے (منع فرمایا)۔

۳۰۹۴: باب بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

باب: چاندی کو سونے کے عوض اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۸۵: وَفِيمَا قُرِئَ عَلَيْنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْنَا۔

۴۵۸۵: حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے سے اور سونے کو سونے کے عوض جس طریقہ سے ہم زیادہ چاہیں یا کم چاہیں اور چاندی کے خریدنے کا سونے کے عوض جس طرح چاہے۔

۴۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيرٍ الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو تَوْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَبَايَعُوا

۴۵۸۶: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی لیکن بالکل ہی نقد برابر اور سونے کو سونے کے عوض فروخت کرنے سے لیکن نقد برابر برابر اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ سونے کو سونے کے عوض فروخت کرو جس طریقہ سے دل چاہے اور چاندی کو چاندی کے جس طریقہ سے

الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

دل چاہے۔

۴۵۸۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي يَزِيْدَ سَمِعَ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا رِبًا إِلَّا فِي النَّسِيْئَةِ.

۴۵۸۷: حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سودنہیں ہے لیکن اُدھار میں۔

۴۵۸۸: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ أَبِيْ صَالِحٍ سَمِعَ أَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُوْلُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِيْ يَقُوْلُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِيْ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيْئَةِ.

۴۵۸۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا تم لوگ جو یہ باتیں کرتے ہو کیا تم نے ان کو قرآن کریم میں پایا ہے یا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: نہ تو میں نے قرآن کریم میں پایا ہے اور نہ ہی میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے لیکن حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے فرمایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: سود نہیں ہے لیکن ادھار میں (اگر چہ اس کو برابر فروخت کرے)۔

۴۵۸۹: أَخْبَرَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى عَنْ أَبِيْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَأَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَ آخُذُ الدَّرَاهِمَ فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ أُرِيْدُ أَنْ أَسْأَلَكَ إِنِّيْ أَبِيْعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيْعِ فَأَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ.

۴۵۸۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا بقیع میں تو میں اشرفیوں کے عوض فروخت کیا کرتا تھا اور میں روپیہ وصول کرتا تھا حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں اونٹ فروخت کرتا ہوں منافعہ میں تو اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپیہ وصول کرتا ہوں اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں ہے اگر تم ان کے بھاؤ سے لے لو جس وقت کہ تم دونوں علیحدہ نہ ہوں ایک کا دوسرے کے ذمے باقی چھوڑ کر۔

۲۰۹۵: باب أَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ ابْنِ عُمَرَ فِيْهِ

باب: سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینے سے متعلق

۴۵۹۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَأَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ إِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ۔

۴۵۹۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں سونا چاندی کے عوض اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرتا تھا۔ میں ایک روز خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے فرمایا: "جس وقت تم فروخت کرو تو تم اپنے ساتھی سے علیحدہ نہ ہو جس وقت تک وہ تمہارے اور اس کے درمیان رہے یعنی بالکل حساب صاف کر کے علیحدہ ہو۔

۴۵۹۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ أَنْبَأَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ أَنْ يَأْخُذَ الدَّنَانِيرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيرِ۔

۴۵۹۱: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ مکروہ خیال فرماتے تھے روپیہ مقرر کے اشرفیاں لینا اور اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو۔

۴۵۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ أَنْبَأَنَا مُؤَمَّلٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي هَاشِمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا يَعْنِي فِي قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيرِ وَالدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔

۴۵۹۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ برا خیال فرماتے تھے اشرفیاں مقرر کر کے روپیہ لینے کو اور روپیہ مقرر کر کے اشرفیاں لینے کو (یعنی جو چیز طے ہوتی وہی چیز لینا لازمی سمجھتے تھے)۔

۴۵۹۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ فِي قَبْضِ الدَّنَانِيرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ أَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا إِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۴۵۹۳: حضرت ابراہیم بُرا خیال کرتے تھے اشرفیاں لینا روپیہ کے عوض جس وقت قرض سے ہوں۔

۴۵۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُوسَى بْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَرَى بَأْسًا وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

۴۵۹۴: حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ اس میں کسی قسم کی کوئی برائی نہیں خیال کرتے تھے۔

۴۵۹۵: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ نَافِعٍ عَنْ سَعِيدِ ابْنِ جُبَيْرٍ بِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ كَذَا وَجَدْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ۔

۴۵۹۵: مضمون سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۲۰۹۲: بَابُ أَخْذِ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ

باب: سونے کے عوض چاندی لینا

۴۵۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافِى عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ اَسْاَلُكَ اِنِّيْ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالْبَقِيْعِ بِالدَّنَانِيْرِ وَاٰخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَالَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ۔

۴۵۹۶: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبیؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ٹھہر جائیں میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں بقیع (نامی جگہ) میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں اشرفیوں کے عوض اور میں روپیہ لیتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اس میں کسی قسم کی کوئی کراہت اور حرج نہیں ہے اگر تم اس دن کے بھاؤ سے لے لو جس وقت تک کہ علیحدہ نہ ہوا یک دوسرے پر بقایا چھوڑ کر۔

۲۰۹۷: باب الزِّيَادَةُ فِي الْوَزْنِ

باب: تولنے میں زیادہ دینے سے متعلق

۴۵۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مُحَارِبُ بْنُ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ دَعَا بِمِيْزَانٍ فَوَزَنَ لِيْ وَزَادَنِيْ۔

۴۵۹۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگائی اس میں وزن کر کے دیا اور زیادہ دیا میرے قرض سے۔

قرض سے زیادہ واپس کرنا:

حاصل حدیث یہ ہے کہ آپ نے واجب قرض کی مقدار سے اپنی خوشی سے زیادہ عطا فرمایا یہ جائز ہے جیسا کہ آپ کے مذکورہ عمل مبارک سے ثابت ہے اور اگر خوشی سے زیادہ واپس دینا نہ ہو بلکہ قرض دینے والا شخص معاملہ کر کے زیادہ وصول کرے تو یہ سود ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے۔

۴۵۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَزَادَنِيْ۔

۴۵۹۸: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا قرض ادا کیا اور میرے قرض سے زیادہ دیا۔

۲۰۹۸: باب الرُّجْحَانُ فِي الْوَزْنِ

باب: تولتے وقت جھکتا دینا

۴۵۹۹: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ اَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَاَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ بِمِنًى وَ وَزَّانٌ يَزِنُ بِالْاَجْرِ فَاشْتَرٰى مِنَّا سَرَاوِيْلَ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَاَرْجِحْ۔

۴۵۹۹: حضرت سوید بن قیسؓ سے روایت ہے اور ہجر (نامی جگہ) سے مخرفہ عبدی کپڑا لے کر آئے تو رسول کریم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم لوگ (مقام) منیٰ میں تھے وہاں پر ایک وزن کرنے والا تھا۔ آپ نے ایک پائجامہ خریدا اور تولنے والے شخص سے فرمایا: تم وزن کرو اور جھکتا ہوا وزن کرلو (یعنی جب تول کر دو تو زیادہ دو)۔

۴۶۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَمُحَمَّدُ بْنُ

۴۶۰۰: حضرت صفوان ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ

بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَفْوَانَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَرَاوِيْلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَاَرْجَحَ لِيْ۔

علیہ وسلم کے ہاتھ ہجرت سے قبل میں نے ایک پائجامہ فروخت کیا تو آپ نے جھکتا ہوا تول عطا فرمایا یعنی آپ نے مجھ کو زیادہ وزن عنایت فرمایا۔

٤٦٠١: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْمُلَائِيِّ عَنْ سُفْيَانَ ح وَاَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمِكْيَالُ عَلٰى مِكْيَالِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْوَزْنُ عَلٰى وَزْنِ اَهْلِ مَكَّةَ وَاللَّفْظُ لِاِسْحَاقَ۔

٤٦٠١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ناپ (اور پیمائش) مدینہ منورہ کے حضرات کی معتبر ہے اور وزن اہل مکہ کا۔

٢٠٩٩: بَابُ بَيْعِ الطَّعَامِ قَبْلَ اَنْ يُسْتَوْفٰى

باب: غلہ فروخت کرنے کی ممانعت جس وقت تک اس کو تول نہ لے یا ناپ نہ کر لے

٤٦٠٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

٤٦٠٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو آدمی غلہ خریدے تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک ناپ یا تول نہ دے۔

٤٦٠٣: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

٤٦٠٣: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اناج خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

٤٦٠٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَكْتَالَهُ۔

٤٦٠٤: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلہ خریدے وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک اس کو ناپ نہ دے۔

٤٦٠٥: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِمِثْلِهِ وَالَّذِيْ قَبْلَهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ۔

٤٦٠٥: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اس میں یہ ہے کہ جس وقت تک قبضہ نہ کر لے (جب تک بیع نہ کرے)۔

۴۲۰۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَمَّا الَّذِيْ نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُسْتَوْفَى الطَّعَامُ۔

۴۲۰۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جس شے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل فروخت کرنے سے منع فرمایا وہ غلّہ ہے۔

۴۲۰۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَحْسَبُ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ۔

۴۲۰۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی غلّہ خریدے وہ اس کو نہ فروخت کرے جس وقت تک اس پر وہ قبضہ نہ کر لے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا میرا خیال ہے کہ ہر ایک شے غلّہ کی مانند ہے (اس کو قبضہ سے قبل فروخت کرنا درست نہیں ہے)۔

۴۲۰۸: أَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجِ ابْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ صَيْفِيٍّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتّٰى تَشْتَرِيَهُ وَ تَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۲۰۸: حضرت حکیم بن حزام سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم غلّہ اس وقت تک فروخت نہ کرو جس وقت تک اس کو نہ خرید لو اور اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۴۲۰۹: أَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَاَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ ذٰلِكَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عِصْمَةَ الْجُشَمِيِّ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۲۰۹: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۲۱۰: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ اَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ حِزَامِ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ قَالَ حَكِيْمُ بْنُ حِزَامٍ ابْتَعْتُ طَعَامًا مِّنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ اَقْبِضَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهُ۔

۴۲۱۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے صدقہ کا غلّہ خریدا اور قبضہ کرنے سے قبل اس سے نفع حاصل کیا (یعنی وہ غلّہ فروخت کر کے) پھر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے اس بات کا تذکرہ کیا تو آپ نے فرمایا تم اس کو فروخت نہ کرو جس وقت تک تم اس پر قبضہ نہ کر لو۔

۲۱۰۰: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتُرِيَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَيْلٍ حَتّٰى يُسْتَوْفَى

باب: جو شخص غلّہ ناپ کر خریدے اس کا فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک اس پر قبضہ نہ کر لے

۴۶۱۱: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنِ الْمُنْذِرِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ نَهٰى اَنْ يَّبِيْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ۔

۴۶۱۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے غلّہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس پر قبضہ نہ کر لے۔

۲۱۰۱: بَاب بَيْعُ مَا يُشْتَرٰى مِنَ الطَّعَامِ جُزَافًا قَبْلَ اَنْ يُنْقَلَ مِنْ مَّكَانِهٖ

باب: جو شخص غلّہ کا انبار بغیر ناپے ہوئے خرید لے اس کا اس جگہ سے اُٹھانے سے قبل فروخت کرنا

۴۶۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِىْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَّاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِىْ ابْتَعْنَا فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَّبِيْعَهٗ۔

۴۶۱۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم لوگ دورِ نبوی میں غلّہ خریدا کرتے تھے پھر ایک آدمی کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے جو کہ ہم کو اس کی جگہ سے اس کو اٹھانے کا حکم کرتا یعنی جس جگہ سے وہ غلّہ خریدا ہے (اور دوسری جگہ فروخت کرنے سے قبل لے جانے کا حکم کرتا)۔

۴۶۱۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ اَعْلَى السُّوْقِ جُزَافًا فَنَهَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّبِيْعُوْهُ فِىْ مَكَانِهٖ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ۔

۴۶۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بازار کی بلندی پر غلّہ خریدا کرتے تھے انبار کے انبار (یعنی لوگ بہت زیادہ مقدار میں غلّہ خریدتے تھے) تو آپ نے اس کی ممانعت فرمائی یعنی اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کہ جس وقت تک کہ اس کو اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ پر نہ لے جائیں۔

۴۶۱۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الرُّكْبَانِ فَنَهَاهُمْ اَنْ يَّبِيْعُوْا فِىْ مَكَانِهِمُ الَّذِىْ ابْتَاعُوْا فِيْهِ حَتّٰى يَنْقُلُوْهُ اِلٰى سُوْقِ الطَّعَامِ۔

۴۶۱۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگ دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں سواروں سے غلّہ خریدا کرتے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو (یعنی اس غلّہ کو) اس جگہ فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی جس وقت تک کہ اس کو بازار میں نہ لے جائیں۔

۴۶۱۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ عَنْ

۴۶۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے دیکھا کہ دور

مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّاسَ يُضْرَبُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ يَبِيْعُوْهُ حَتّٰى يُؤْوُهُ اِلٰى رِحَالِهِمْ۔

نبوی میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑ رہی ہے کہ وہ غلّہ کا انبار (ڈھیر) خرید کر اُسی جگہ فروخت کریں۔ جب تک کہ وہ اس کو گھر نہ لے آئیں۔

۲۱۰۲: بَابُ الرَّجُلُ يَشْتَرِي الطَّعَامَ اِلٰى اَجَلٍ وَيَسْتَرْهِنُ الْبَائِعُ مِنْهُ بِالثَّمَنِ رَهْنًا

باب: کوئی شخص ایک مدت تک کے لیے غلّہ ادھار خریدے اور فروخت کرنے والا شخص قیمت کے اطمینان کے لئے اس کی چیز رہن رکھے

۴۶۱۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا اِلٰى اَجَلٍ وَّ رَهَنَهُ دِرْعَهُ۔

۴۶۱۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ایک مدت تک کے لئے غلّہ اُدھار خریدا اور آپ نے اپنی زرہ اس یہودی کے پاس گروی رکھی۔

۲۱۰۳: بَابُ الرَّهْنُ فِي الْحَضَرِ

باب: مکانات میں کوئی شے رہن رکھنا

۴۶۱۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ بْنُ اَنَسٍ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ مَشٰى اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ قَالَ وَلَقَدْ رَهَنَ دِرْعًا لَهُ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَخَذَ مِنْهُ شَعِيْرًا لِاَهْلِهِ۔

۴۶۱۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جَو کی روٹی اور بُو والی چربی لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس مدینہ میں رہن رکھی تھی اور آپ نے اپنے مکان کے لئے اس سے جَو لے لیے۔

۲۱۰۴: بَابُ بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

باب: اس چیز کا فروخت کرنا جو کہ فروخت کرنے والے شخص کے پاس موجود نہ ہو

۴۶۱۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّ بَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا بَيْعُ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۴۶۱۸: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں جائز ہے بیع قرض اور بیع فسخ اور بیع میں دو شرط مقرر کرنا اور جائز نہیں ہے اس شے کو فروخت کرنا جو کہ تیرے پاس موجود نہیں ہے (یعنی جس پر تمہارا قبضہ نہیں)۔

خلاصة الباب ☆ ((بيع ماليس عندك)) مذکورہ جملہ جو کہ اس حدیث شریف میں آیا ہے اس کا مفہوم یہ ہے کہ وہ

چیز کہ جس پر کسی کا قبضہ نہ ہو بلکہ وہ کسی اور کے ملک میں ہو اس کی بیع کرنا جائز ہے گویا کہ کسی اور کی چیز کو بیچنے کا تصور کرنا بھی ناجائز ہے مثلاً کسی کا بھاگا ہوا غلام ہو اس کی بیع کرنا یا وہ پرندہ جو کہ ہوا میں اڑ رہا ہو یا کسی کا جانور بھاگا جا رہا ہو اور کوئی کہے کہ میں یہ جانور تمہیں اتنے میں فروخت کرتا ہوں یا کسی کی کوئی چیز پڑی ہو اس کو کوئی فروخت کرنا شروع کر دیں سب صورتیں ناجائز ہیں۔ (جامی)

۴۶۱۹: أَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبَّادِ بْنِ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ عُثْمَانُ هُوَ مُحَمَّدُ بْنُ سَيْفٍ عَنْ مَطَرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلٰى رَجُلٍ بَيْعٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ۔

۴۶۱۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا وہ بیع لازم نہیں ہوتی کہ جس کا انسان مالک نہ ہو (بلکہ اگر دوسرے کی ملک ہو تو اس کی اجازت پر موقوف رہے گی) اور جو کسی کی ملکیت میں نہ آئی ہو (مثلاً اُڑنے والا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی کی بیع باطل ہے)۔

۴۶۲۰: حَدَّثَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ بِشْرٍ عَنْ يُوْسُفَ بْنِ مَاهَكٍ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَأْتِيْنِي الرَّجُلُ فَيَسْأَلُنِي الْبَيْعَ لَيْسَ عِنْدِيْ أَبِيْعُهُ مِنْهُ ثُمَّ أَبْتَاعُهُ لَهُ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ۔

۴۶۲۰: حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے وہ کوئی شے خریدتا ہے جو کہ میرے پاس نہیں ہوتی' میں وہ شے بازار سے خرید کر اس کے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم اس شے کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہ ہو (یعنی تم جس چیز کے مالک نہ ہو اس کو فروخت نہ کرو)۔

۲۱۰۵: بَابُ السَّلَمِ فِي الطَّعَامِ

باب: غلّہ میں بیع سلم کرنے سے متعلق

۴۶۲۱: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ أَبِيْ أَوْفٰى عَنِ السَّلَفِ قَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِيْ بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ إِلٰى قَوْمٍ لَا أَدْرِيْ أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا وَابْنُ أَبْزٰى قَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

۴۶۲۱: حضرت عبداللہ بن ابی المجالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن ابی اوفی سے سلف سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ دور نبوی میں سلف کیا کرتے تھے اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بھی سلف کیا کرتے تھے گیہوں' جو اور کھجور میں۔ ان لوگوں سے جن کے پاس علم نہ ہو یہ چیزیں ہوتی تھیں یا نہیں؟

۲۱۰۶: بَابُ السَّلَمِ فِي الزَّبِيْبِ

باب: خشک انگور میں سلم کرنا

۴۶۲۲: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي الْمُجَالِدِ

۴۶۲۲: حضرت ابن ابی مجالد سے روایت ہے کہ بیع سلم سے متعلق حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد رضی اللہ عنہ نے آپس میں

وَقَالَ مَرَّةً عَبْدُاللّٰهِ وَ قَالَ مَرَّةً مُحَمَّدٌ قَالَ تَمَارٰی اَبُوْ بُرْدَةَ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ فِی السَّلَمِ فَاَرْسَلُوْنِیْ اِلَی ابْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَكْرٍ وَ عَلٰی عَهْدِ عُمَرَ فِی الْبُرِّ وَالشَّعِیْرِ وَ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ اِلٰی قَوْمٍ مَا نُرٰی عِنْدَهُمْ وَسَاَلْتُ ابْنَ اَبْزٰی فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِكَ۔

بحث کی تو مجھ کولوگوں نے حضرت ابن ابی اوفی کے پاس بھیجا تو میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم لوگ رسول کریم ﷺ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں بیع سلم کیا کرتے تھے گیہوں' جو اور خشک انگور میں ان لوگوں سے کہ جن کے پاس یہ اشیاء ہم نہیں دیکھتے تھے پھر میں نے حضرت ابن ابی ابزی سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے بھی اسی طرح سے بیان کیا۔

۲۱۰۷: بَابُ السَّلَفُ فِی الثِّمَارِ

باب: پھلوں میں بیع سلف سے متعلق

۴۶۲۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ ابْنِ اَبِیْ نَجِیْحٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَثِیْرٍ عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُسْلِفُوْنَ فِی الثَّمْرِ السَّنَتَیْنِ وَالثَّلَاثَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ اَسْلَفَ سَلَفًا فَلْیُسْلِفْ فِیْ كَیْلٍ مَعْلُوْمٍ وَ وَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ۔

۴۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور (اس وقت) لوگ (بیع) سلف سے کرتے تھے۔ کھجور میں ۲ سال' ۳ سال کی مدت پر۔ آپ نے ممانعت کی اور فرمایا. جو شخص (بیع) سلف کرے تو وہ پیمائش مقرر کرے (زیادہ وزن مقرر کرے اور مدت مقرر کرے)۔

۲۱۰۸: بَابُ اِسْتِسْلَافُ الْحَیَوَانِ وَاسْتِقْرَاضُهٗ

باب: جانور میں سلف سے متعلق

۴۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَاَتَاهُ یَتَقَاضَاهُ بَكْرَهٗ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَعْ لَهٗ بَكْرًا فَاَتَاهُ فَقَالَ مَا اَصَبْتُ اِلَّا بَكْرًا رَبَاعِیًا خِیَارًا فَقَالَ اَعْطِهٖ فَاِنَّ خَیْرَ الْمُسْلِمِیْنَ اَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۴: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک شخص سے سلم کی ایک نوجوان اُونٹ میں (یعنی آپ نے ایک بچہ اُونٹ کا جو کہ جوانی کے قریب ہو اس کو دیا کہا) پھر وہ شخص اپنے اونٹ کا تقاضا کرتے ہوئے آیا آپ نے ایک شخص سے فرمایا جاؤ اور اس کے لیے ایک اونٹ کا جوان بچہ خرید دو وہ آیا اور کہنے لگا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے تو ملا نہیں لیکن ایک رباعی اونٹ یعنی ساتویں سال میں لگا ہو۔ آپ نے فرمایا تم اس کو وہی دے دو اور مسلمان بھی بہتر وہی ہے جو کہ قرض اچھی طرح سے ادا کرے (مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کو جو ادا کرنا ہے اس سے زیادہ یا اعلیٰ قسم کا مال دے)

۴۶۲۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَیْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَیْلٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلٰی

۴۶۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کا رسول کریم ﷺ کے ذمہ ایک اونٹ تھا وہ شخص آپ کے پاس (اونٹ کا) تقاضا کرنے کے لیے آیا آپ نے فرمایا: دے دو (یعنی وہ اونٹ ادا کر

النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِّنَ الْإِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَعْطُوْهُ فَلَمْ يَجِدُوْا اِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهٖ قَالَ اَعْطُوْهُ فَقَالَ اَوْفَيْتَنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ خِيَارَكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

دو۔ لوگوں کو نہ ملا مگر زیادہ دانت کا اونٹ۔ اس (واجب) اُونٹ سے (زیادہ بہتر) ہے۔ آپ نے فرمایا کہ تم اسی اُونٹ کو دے دو اس نے عرض کیا آپ نے میرا حق ادا کر دیا۔ آپ نے فرمایا: تمہارے میں وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے ادا کرے (یعنی جیسا اُونٹ دینا واجب تھا آپ نے اس سے عمدہ اُونٹ دلوا دیا۔)

۴۶۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ هَانِيءٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عِرْبَاضَ ابْنَ سَارِيَةَ يَقُوْلُ بِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَاَتَيْتُهُ اَتَقَاضَاهُ فَقَالَ اَجَلْ لَا اَقْضِيْكَهَا اِلَّا نَجِيْبَةً فَقَضَانِيْ فَاَحْسَنَ قَضَائِيْ وَجَاءَهُ اَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطُوْهُ سِنًّا فَاَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هٰذَا خَيْرٌ مِّنْ سِنِّيْ فَقَالَ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

۴۶۲۶: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اُونٹ کا ایک جوان بچہ دیا تھا تو میں اس کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا آپ نے فرمایا: اچھا میں تم کو ایک ''بختی'' اُونٹ (یعنی ایک عمدہ قسم کا اُونٹ ہے) ادا کروں گا۔ آپ نے ادا فرما دیا تو میرے مال سے عمدہ مال ادا کیا اور ایک دیہاتی شخص اُونٹ کا تقاضہ کرنے کے لئے آیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو اسی دانت کا اُونٹ دے دو۔ لوگوں نے اس کو ایک بڑا اُونٹ دے دیا۔ اس شخص نے کہا یہ تو میرے اُونٹ سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا: تم لوگوں میں وہ شخص بہتر ہے جو کہ (قرض) اچھی طرح ادا کرے (یعنی جیسا اور جس قسم کا قرضہ لیا ہے اس سے اعلیٰ قسم کا قرضہ ادا کرے)۔

۲۱۰۹: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً

باب: جانور کے عوض اُدھار فروخت کرنا

۴۶۲۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ وَ يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ وَاَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ ابْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً۔

۴۶۲۷: حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی جانور کے عوض ادھار فروخت کرنے سے اور اگر نقد فروخت کرے تو وہ درست ہے۔

۲۱۱۰: بَابُ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا بِيَدٍ مُتَفَاضِلًا

باب: جانور کو جانور کے عوض کم یا زیادہ میں فروخت کرنا

۴۶۲۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي

۴۶۲۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک غلام حاضر ہوا اور

الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيْدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ اَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ اَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْاَلَهُ اَعَبْدٌ هُوَ۔

اس نے رسول کریم ﷺ کے دست مبارک پر بیعت کی ہجرت پر آپ کو اس کا علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے پھر اس کا مالک اس کو تلاش کرتا ہوا آ گیا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ آپ نے دو سیاہ رنگ کے غلام کے عوض اس کو خرید لیا اس کے بعد کسی دوسرے سے بیعت نہیں کی جس وقت تک دریافت نہیں کر لیا کہ تو غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر آزاد ہوتا تو اس سے بیعت کر لیتے۔

۲۱۱۱: بَاب بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

باب: پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنا

۴۶۲۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا۔

۴۶۲۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیٹ کے بچہ کے بچہ میں سلم کرنا سود ہے (سلم سے مراد بیع سلم ہے)۔

۴۶۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۰: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۴۶۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

۴۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے۔

۲۱۱۲: بَاب تَفْسِيْرُ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ مضمون کی تفسیر سے متعلق

۴۶۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ جَزُوْرًا اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِيْ فِيْ بَطْنِهَا۔

۴۶۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پیٹ کے بچہ کے بچہ کو فروخت کرنے سے یہ ایک دور جاہلیت کی بیع تھی کہ ایک شخص ایک اُونٹ خریدتا تھا اور وہ رقم دینے کا وعدہ کرتا جس وقت تک کہ اونٹنی کے بچہ کی پیدائش ہو پھر اس بچہ کے بچہ پیدا ہو۔

۲۱۱۳: بَاب بَيْعُ السِّنِيْنَ

باب: چند سالوں کے لئے پھل فروخت کرنا

۴۶۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۶۳۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۳۴: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ حُمَيْدٍ الْاَعْرَجِ عَنْ سُلَيْمَانَ وَهُوَ ابْنُ عَتِيْقٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ السِّنِيْنَ۔

۴۶۳۴: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چند سالوں کے پھل فروخت کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۴: بَاب الْبَيْعُ اِلَى الْاَجَلِ الْمَعْلُوْمِ

باب: ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنے سے متعلق

۴۶۳۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَارَةُ بْنُ اَبِيْ حَفْصَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِكْرِمَةُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ وَكَانَ اِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِيْهِمَا ثَقُلَا عَلَيْهِ وَ قَدِمَ لِفُلَانٍ الْيَهُوْدِيِّ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ اَرْسَلْتَ اِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ اِلَى الْمَيْسَرَةِ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيْدُ مُحَمَّدٌ اِنَّمَا يُرِيْدُ اَنْ يَذْهَبَ بِمَالِيْ اَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ اَنِّيْ مِنْ اَتْقَاهُمْ لِلّٰهِ وَ اَدَّاهُمْ لِلْاَمَانَةِ۔

۴۶۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دو چادریں تھیں قطر (نامی بستی) کی آپ جس وقت بیٹھتے اور جب آپ کو پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بھاری ہوتے۔ چنانچہ ایک یہودی کا کپڑا (ملک) شام سے آیا میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو روانہ فرماتے اور آسانی کے وعدہ پر وہ دو کپڑے خریدتے (مطلب یہ ہے کہ جس وقت آپ کے پاس روپیہ کے ادا کرنے کا انتظام ہوگا تو ادا کر دیں گے) آپ نے اس کے پاس کسی کو بھیج دیا اس شخص نے کہا میں محمد کا مطلب سمجھ گیا۔ وہ چاہتے ہیں کہ میرا مال ہضم کر لیں یا میرے کپڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے جھوٹ بولا۔ وہ جانتا ہے میں تو سب سے زیادہ اللہ عزوجل سے ڈرنے والا ہوں اور سب سے زیادہ امانت کو ادا کرنے والا ہوں۔

۲۱۱۵: بَاب سَلَفٌ وَ بَيْعٌ وَهُوَ اَنْ يَّبِيْعَ السِّلْعَةَ عَلٰى اَنْ يُّسْلِفَهُ سَلَفًا

باب: سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا جیسے کہ کوئی کسی کے ہاتھ ایک شے فروخت کرے اس شرط پر اس کے ہاتھ کسی مال میں سلم کرے اس سے متعلق حدیث

۴۶۳۶: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ حُسَيْنٍ الْمُعَلِّمِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى

۴۶۳۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بیع اور سلف سے اور بیع میں دو شرط کرنے سے (جیسے کہ کسی نے ایک کپڑے کی خریداری کی اس شرط پر

عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ وَ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ۔

کہ اس کو تم دھلوا دینا اور اس کو تم سلوا دینا اور اس شے کے نفع سے کہ جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو۔

بیع سے متعلق ضروری ہدایت

مذکورہ بالا حدیث شریف کے جملے ((وَ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّ رِبْحِ مَالَمْ يُضْمَنْ)) کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس شے کے نفع سے منع فرمایا جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو جیسے کہ غیر شخص کے مال سے نفع حاصل کرنا جیسے کہ ایک جانور خریدا۔ لیکن ابھی تک وہ جانور فروخت کرنے والے کے پاس ہے اس کے کرایہ لینے کا۔ خریدنے والا شخص دعویٰ کرے کہ یہ درست نہیں ہے اس لیے کہ یہ جانور جب تک خریدنے والے کے قبضہ میں نہیں آیا اس وقت تک اگر وہ جانور ہلاک ہو جائے تو خریدنے والے کا نقصان نہیں ہے بلکہ نقصان فروخت کرنے والے کا ہے اس وجہ سے نفع بھی فروخت کرنے والے کا ہی ہوگا۔ ((مالم يضمن)) کے جملہ کا مطلب یہی ہے۔ تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۱۱۶: بَابُ شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَّقُوْلَ أَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ إِلٰى شَهْرٍ بِكَذَا وَإِلٰى شَهْرَيْنِ بِكَذَا

باب: ایک بیع میں دو شرائط طے کرنا مثلاً اگر پیسے ایک ماہ میں ادا کرو تو اتنے اور دو ماہ میں اتنے (زائد)

۴۶۳۷: أَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ أَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَيُّوْبُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ عَنْ أَبِيْهِ حَتّٰى ذَكَرَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَيْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِيْ بَيْعٍ وَّلَا رِبْحَ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔

۴۶۳۷: حضرت عبداللہ بن عمر و رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیع اور سلف درست نہیں ہے اور نہ دو شرائط بیع میں اور نہ نفع اس شے کا جو کہ قبضہ میں نہیں آئے۔

۴۶۳۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ أَيُّوْبَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَّبَيْعٍ وَّ عَنْ شَرْطَيْنِ فِيْ بَيْعٍ وَّاحِدٍ وَّعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ۔

۴۶۳۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سلف اور بیع سے اور ایک بیع میں دو شرائط کرنے سے اور جو شے اپنے پاس نہیں ہے اس کو فروخت کرنے سے اور جس شے کا نقصان اپنے ذمہ نہیں ہے اس کا نفع لینے سے۔

۲۱۱۷: بَابُ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَّقُوْلَ أَبِيْعُكَ هٰذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا

باب: ایک بیع کے اندر دو بیع کرنا جیسے کہ اس طریقہ سے کہے کہ اگر تم نقد فروخت کرو تو سو روپیہ میں اور ادھار لو تو دو

وَبِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً

سو روپے میں

۴۶۳۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ وَ يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالُوْا حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِيْ بَيْعَةٍ۔

۴۶۳۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیع کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۲۱۱۸: بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتّٰى تُعْلَمَ

باب: فروخت کرتے وقت غیر معین چیز کو مستثنیٰ کرنے کی ممانعت

۴۶۴۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا اِلَّا اَنْ تُعْلَمَ۔

۴۶۴۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلت' مزابنت اور مخابرت سے (ان اصطلاحی الفاظ کی تشریح سابق میں گزر چکی ہے) اور ممانعت فرمائی استثناء سے لیکن جس وقت اس کی مقدار (مول بھاؤ) معلوم ہو۔

۴۶۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَيُّوْبَ وَاَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالثُّنْيَا وَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

۴۶۴۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی محاقلہ' مزابنہ' مخابرہ سے اور معاومہ سے (اس آخری لفظ کا مطلب ہے چند سالوں کے لیے پھل فروخت کرنا) اور آپ نے ممانعت فرمائی ثنیا سے اور اجازت عطا فرمائی عرایا کی۔

۲۱۱۹: بَابُ النَّخْلُ يُبَاعُ اَصْلُهَا وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِيْ ثَمَرَهَا

باب: کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں؟

۴۶۴۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ اَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ اَصْلَهَا فَلِلَّذِيْ اَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

۴۶۴۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کوئی درخت کھجور کا فروخت کرے جس کو کہ وہ پیوند کر چکا ہو تو پھل اسی شخص کے ہیں مگر یہ کہ خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں وصول کروں گا اور فروخت کرنے والے رضامند

ہو جائیں تو اس کو ملیں گے۔

خلاصۃ الباب ☆ ۴۶۴۰ نمبر والی حدیث میں جو لفظ مثنیا آیا ہے اس سے مراد استثناء ہے یعنی کہ کسی کا کچھ حصہ الگ کر دینا اور اسے اپنے لئے مختص کرنا جبکہ مستثناء کرنے والا اس چیز کو فروخت کر رہا ہو مثلاً باغ والا آدمی جب پھل فروخت کر رہا ہو اور یوں کہے کہ اس باغ کے پھل میں سے کچھ حصہ اپنے لئے مختص کرتا ہوں کہ یہ حصہ میرا ہے باقی مشتری کے لئے ہے یہ شرط رکھنا جائز نہیں جب تک کہ اس کا صحیح اندازہ نہ ہو۔

۲۱۲۰: بَابُ الْعَبْدُ يُبَاعُ وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِيْ مَالَهٗ

۴۶۴۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ اَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهٗ مَالٌ فَمَالُهٗ لِلْبَائِعِ اِلَّا اَنْ يَّشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

باب: غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط مقرر کرے

۴۶۴۳: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص کھجور کا درخت خریدے اس کو پیوند کرنے کے بعد تو اس کے پھل فروخت کرنے والے کو ملیں گے لیکن جس وقت خریدار شرط مقرر کرے اسی طرح جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال موجود ہو تو وہ مال فروخت کرنے والے شخص کا ہے لیکن یہ کہ خریدنے والا شخص شرط مقرر کرے۔

۲۱۲۱: بَابُ الْبَيْعُ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

۴۶۴۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سَعْدٌ اَنَّ ابْنَ يَحْيٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ عَامِرٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَاَعْيَا جَمَلِيْ فَاَرَدْتُ اَنْ اُسَيِّبَهٗ فَلَحِقَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهٗ فَضَرَبَهٗ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهٗ فَقَالَ بِعْنِيْهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيْهِ فَبِعْتُهٗ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهٗ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا بَلَغْنَا الْمَدِيْنَةَ اَتَيْتُهٗ بِالْجَمَلِ وَابْتَغَيْتُ ثَمَنَهٗ ثُمَّ رَجَعْتُ فَاَرْسَلَ اِلَيَّ فَقَالَ اَتُرَانِيْ اِنَّمَا مَا

باب: بیع میں شرط لگانے سے متعلق حدیث

۴۶۴۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا کہ میرا اُونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ اس کو میں آزاد کر دوں کہ اس دوران رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھ سے ملاقات ہو گئی اور آپ نے اس اُونٹ کے لیے دعا فرمائی اور آپ نے اس کو مارا پھر اُونٹ اس طرح چلا (یعنی دوڑا) کہ وہ کبھی ایسا نہیں چلا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو میرے ہاتھ تم فروخت کر دو ایک اوقیہ (یعنی چالیس درہم میں) میں نے کہا میں تو فروخت نہیں کرتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو فروخت کر دو۔ چنانچہ میں نے اس کو ایک اوقیہ میں فروخت کر دیا اور مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہونے کی شرط مقرر کر لی۔ ہم لوگ جس وقت مدینہ منورہ پہنچے تو میں اُونٹ لے کر

كُنْتُ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ خُذْ جَمَلَكَ وَ دَرَاهِمَكَ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میں نے اُونٹ کی قیمت وصول نہیں کی (میں لوٹ کر جانے لگا تو) آپ نے مجھ کو بلایا اور فرمایا: تم سمجھتے ہو کہ میں نے تمہارے اُونٹ کی کم قیمت لگائی تھی کیونکہ تمہارا اُونٹ لے لوں پس تم اپنا اُونٹ لے لو اور روپیہ بھی لے لو۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ معلوم ہوا وہ یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مارنے کی وجہ سے وہ تھکا ہوا اُونٹ تیز چلنے لگا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اس میں تیزی اور چستی آ گئی اور حدیث مذکورہ کے آخری جملہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حسنِ اخلاق بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کی چیز بھی (یعنی اُونٹ بھی) واپس کیا اور اس کی رقم بھی واپس فرما دی۔

۴۶۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ جَابِرٍ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا ثُمَّ ذَكَرْتُ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَاَزْحَفَ الْجَمَلُ فَزَجَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَشَطَ حَتّٰى كَانَ اَمَامَ الْجَيْشِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا جَابِرُ مَا اَرٰى جَمَلَكَ اِلَّا قَدِ انْتَشَطَ قُلْتُ بِبَرَكَتِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِعْنِيْهِ وَلَكَ ظَهْرُهٗ حَتّٰى تَقْدَمَ فَبِعْتُهٗ وَكَانَتْ لِيْ اِلَيْهِ حَاجَةٌ شَدِيْدَةٌ وَلٰكِنِّي اسْتَحْيَيْتُ مِنْهُ فَلَمَّا قَضَيْنَا غَزَاتَنَا وَدَنَوْنَا اسْتَاْذَنْتُهٗ بِالتَّعْجِيْلِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ حَدِيْثُ عَهْدٍ بِعُرْسٍ قَالَ اَبِكْرًا تَزَوَّجْتَ اَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو اُصِيْبَ وَ تَرَكَ جَوَارِيَ اَبْكَارًا فَكَرِهْتُ اَنْ آتِيَهُنَّ بِمِثْلِهِنَّ فَتَزَوَّجْتُ ثَيِّبًا تُعَلِّمُهُنَّ وَ تُؤَدِّبُهُنَّ فَاَذِنَ لِيْ وَقَالَ لِيَ ائْتِ اَهْلَكَ عِشَاءً فَلَمَّا قَدِمْتُ اَخْبَرْتُ خَالِيْ

۴۶۴۵: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی کے اُونٹ پر جہاد کیا پھر آپ نے حدیث بیان فرمائی اس کے بعد بیان کیا کہ اُونٹ تھک گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ڈانٹا وہ اُونٹ تیز ہو گیا یہاں تک کہ تمام لشکر سے آگے ہو گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جابر! میں سمجھ رہا ہوں کہ تمہارا اُونٹ تیز ہو گیا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے میرا اُونٹ تیز ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو اور تم اس پر چڑھ جاؤ (یعنی اس پر سوار ہو جاؤ) مدینہ منورہ تک پہنچنے تک میں نے اس کو آپ کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اگر چہ مجھ کو اُونٹ کی سخت ضرورت تھی لیکن مجھ کو شرم محسوس ہوئی آپ سے (کہ آپ فرما رہے ہیں فروخت کرنے کے لئے اور میں اس کو نہ دوں) جس وقت جہاد سے فراغت ہو گئی اور ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو میں نے آپ سے آگے جانے کی اجازت چاہی۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے نکاح کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: باکرہ لڑکی سے کیا ہے (یعنی کنواری لڑکی سے کیا ہے) یا غیر کنواری سے میں نے عرض کیا غیر کنواری یعنی ثیبہ سے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میرے والد عبداللہ قتل کر دیئے گئے تھے اور وہ کنواری لڑکیاں چھوڑ گئے تھے۔ تو مجھ کو برا معلوم ہوا کہ ان کے پاس میں ایک کنواری لڑکی لاؤں۔ اس وجہ

يَبِيْعِي الْحَمْلَ فَلَامَنِي فَلَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَاَعْطَانِيْ ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ۔

سے میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ ان کو تعلیم دے اور ادب سکھلائے۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی اور فرمایا: اپنی اہلیہ کے پاس رات میں جاؤ۔ میں جب گیا تو میں نے اپنے ماموں سے اُونٹ فروخت کرنے کی حالت بیان کی۔ انہوں نے مجھ پر ملامت کی جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اُونٹ لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اُونٹ کی قیمت ادا فرمائی اور اُونٹ بھی واپس فرما دیا اور ایک حصہ تمام لوگوں کے برابر عطا فرمایا (مالِ غنیمت میں سے)۔

۴۶۴۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ وَ كُنْتُ عَلٰى جَمِلٍ فَقَالَ مَالَكَ فِيْ اٰخِرِ النَّاسِ قُلْتُ اَعْيَا بَعِيْرِيْ فَاَخَذَ بِذَنَبِهٖ ثُمَّ زَجَرَهٗ فَاِنْ كُنْتُ اِنَّمَا اَنَا فِيْ اَوَّلِ النَّاسِ يُهِمُّنِيْ رَاْسُهٗ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِيْنَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَابَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَابَلْ بِعْنِيْهِ قُلْتُ لَابَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَابَلْ بِعْنِيْهِ قَدْ اَخَذْتُهٗ بِوُقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَاِذَا قَدِمْتَ الْمَدِيْنَةَ فَأْتِنَا بِهٖ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ جِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهٗ اُوْقِيَّةً وَزِدْهُ قِيْرَاطًا قُلْتُ هٰذَا شَيْءٌ زَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِيْ فَجَعَلْتُهٗ فِيْ كِيْسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِيْ حَتّٰى جَاءَ اَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَاَخَذُوْا مِنَّا مَا اَخَذُوْا۔

۴۶۴۷: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں تھا اور میں ایک اُونٹ پر سوار تھا۔ آپ نے فرمایا کیا وجہ ہے کہ تم سب لوگوں کے آخر میں رہتے ہو یعنی تمام لوگوں کے پیچھے رہتے ہو۔ اس پر میں نے عرض کیا کہ میرا اُونٹ تھک چکا ہے۔ آپ نے اس کی دُم پکڑ لی اور اس کو ڈانٹ دیا۔ پھر وہ (اونٹ) ایسا ہو گیا کہ میں لوگوں کے آگے تھا۔ جس وقت ہم لوگ مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچ گئے تو آپ نے ارشاد فرمایا: اُونٹ کو کیا ہوا؟ اس کو میرے ہاتھ فروخت کر دو۔ میں نے کہا نہیں! آپ اُونٹ ویسے ہی لے لیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں تم اس کو فروخت کر دو۔ میں نے اس کو ایک اوقیہ (چالیس درہم) کے عوض خرید لیا تو اس پر سوار ہو کر جس وقت مدینہ منورہ میں پہنچو تو تم اس کو ہمارے پاس لے کر آنا۔ چنانچہ جس وقت میں مدینہ منورہ میں آیا تو اُونٹ آپ کے پاس لے گیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! ایک اوقیہ چاندی تم ان کو وزن کر کے دے دو اور زیادہ دے دو۔ میں نے کہا کہ یہ وہ شے ہے جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو زیادہ عطا فرمائی ہے وہ کبھی مجھ سے الگ نہ ہو۔ میں نے اس کو ایک تھیلی میں رکھا وہ ہمیشہ میرے پاس رہا۔ یہاں تک کہ حرہ کے دن ملک شام کے لوگ آئے وہ لوگ ہم لوگ سے لے گئے جو لے گئے۔

حرہ کیا ہے؟

حرہ ۶۳ھ میں ماہ ذی الحجہ میں واقع ہوا تھا اس روز یزید کا لشکر مدینہ پر چڑھ آیا اور دراصل حرہ عربی میں سیاہ رنگ کی زمین کو کہتے ہیں جو کہ مدینہ کے نزدیک ہے بہرحال ملک شام کے لوگ اس روز آئے اور لوٹ کر لے گئے اس روز مدینہ کے بہت سے لوگ شہید ہوئے۔

۴۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَدْرَكَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلٰى نَاضِحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سَوْءٍ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيْعُنِيْهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ اَخَذْتُهُ بِكَذَا وَ كَذَا وَ قَدْ اَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ هَيَّاْتُهُ فَذَهَبْتُ بِهٖ اِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ اَعْطِهٖ ثَمَنَهُ فَلَمَّا اَدْبَرْتُ دَعَانِيْ فَخِفْتُ اَنْ يَّرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ۔

۴۶۴۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو دیکھا میں ایک پانی بھرنے کے بیکار (بُرے) اُونٹ پر سوار تھا۔ میں نے کہا کہ ہمارے واسطے ہمیشہ ہی برا اُونٹ رہتا ہے ہائے افسوس۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اس کو فروخت کرتے ہو اے جابر! میں نے عرض کیا: وہ ویسے ہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اس کی اللہ عزوجل مغفرت فرمائے میں نے اس کو لے لیا اس قدر قیمت میں اور میں نے اس پر تم کو مدینہ منورہ تک چڑھ کر (یعنی سوار ہو کر) سفر کرنے کی اجازت دی۔ جس وقت میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو میں اس کو تیار کر کے لے گیا۔ آپ نے فرمایا: اے بلال رضی اللہ عنہ! تم اس کو قیمت دے دو میں جس وقت تک واپس آ جاؤں۔ آپ نے پھر بلایا میں نے خوف محسوس کیا کہ ایسا نہ ہو کہ آپ واپس نہ فرما دیں۔ آپ نے فرمایا وہ اُونٹ بھی تمہارا ہے تم اس کو لے جاؤ۔

۴۶۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا عَلٰى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ اَتَبِيْعُنِيْهِ بِكَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ اَبُوْ نَضْرَةَ وَكَانَتْ كَلِمَةً يَقُوْلُهَا الْمُسْلِمُوْنَ اِفْعَلْ كَذَا وَ كَذَا وَاللّٰهُ يَغْفِرُلَكَ۔

۴۶۴۸: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہے تھے (یعنی سفر کر رہے تھے) اور میں ایک اُونٹ پر جو کہ پانی کا تھا سوار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس قیمت میں کیا تم اس اُونٹ کو فروخت کرو گے؟ اللہ عزوجل تجھ کو بخش دے۔ میں نے کہا: جی ہاں! وہ آپ کا ہے یا نبی اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اس کو اتنے میں فروخت کرو گے خدا تجھ کو بخشے۔ میں نے عرض کیا: جی ہاں آپ کا ہے یا رسول اللہ! راوی حضرت ابونضر ونے عرض کیا اس حدیث کا خدا بخشے ایک کلمہ ہے جس کو مسلمان کہتے تھے کہ تم اس طرح سے کرو اس طرح سے کرو۔

۲۱۲۳: بَابُ الْبَيْعِ يَكُوْنُ فِيْهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

باب: بیع میں اگر شرط خلاف ہو تو بیع صحیح ہو جائے اور شرط باطل ہوگی

۴۶۴۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۴۶۴۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَيْتُ بَرِيْرَةَ فَاشْتَرَطَ اَهْلُهَا وَلَاءَ هَا فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْطَى الْوَرِقَ قَالَتْ فَاَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

میں نے حضرت بریرہ ؓ کو خریدا ان لوگوں نے یہ شرط مقرر کی کہ اس کا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ میں نے یہ بات رسول کریم ﷺ سے عرض کی۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو آزاد کر دو اس لیے کہ ترکہ اسی کو ملتا ہے جو روپیہ دے (یعنی خریدے) پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور اختیار عطا فرمایا' شوہر کی جانب سے۔

عورت کے اختیار سے متعلق:

مطلب یہ ہے کہ دل چاہے وہ شوہر کے پاس رہے چاہے اس سے علیحدہ ہو جائے اس لیے کہ آزاد ہونے پر باندی کو اختیار حاصل ہوتا ہے کہ اس شوہر کے پاس رہے کہ جس سے نکاح باندی ہونے کی حالت میں ہوا تھا یا نہ رہے اس نے اپنے بارے میں اختیار سے کام لیا یعنی انہوں نے اپنے شوہر سے علیحدگی چاہی اس کا شوہر آزاد تھا۔

۴۶۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ الْقَاسِمِ قَالَ سَمِعْتُ الْقَاسِمَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيْرَةَ لِلْعِتْقِ وَاَنَّهُمُ اشْتَرَطُوْا وَلَاءَ هَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيْهَا فَاَعْتِقِيْهَا فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ وَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيْلَ هٰذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلٰى بَرِيْرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَّلَنَا هَدِيَّةٌ وَّخُيِّرَتْ۔

۴۶۵۰: ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت بریرہ ؓ کے خریدنے کا ارادہ فرمایا آزاد کرنے کے لئے لیکن ان کے مالک نے شرط مقرر کر دی ولاء کی (یعنی اس کا ترکہ ہم لوگ وصول کریں گے) چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس بات کا تذکرہ آیا۔ آپ نے فرمایا تم خرید لو اور اس کو آزاد کر دو کیونکہ ولاء اس کو ملے گی جو آزاد کرے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گوشت حاضر کیا گیا لوگوں نے عرض کیا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے جو کہ حضرت بریرہ ؓ کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا: اس کے لئے وہ صدقہ ہے اور ہمارے واسطے وہ تحفہ اور ہدیہ ہے۔

۴۶۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ عَائِشَةَ اَرَادَتْ اَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ اَهْلُهَا نَبِيْعُكِهَا عَلٰى اَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

۴۶۵۱: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ عائشہ ؓ نے ارادہ فرمایا ایک باندی خریدنے کے لئے آزاد کرنے کا اس کے لوگوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہاتھ فروخت کرتے ہیں اس شرط کے ساتھ ولاء ہم کو ملے گی۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے عرض کیا آپ نے فرمایا یہ شرط تم کو خریدنے سے نہ روک دے اس لیے کہ ولاء اس کو ملے گی جو کہ آزاد کرے پس بیع درست ہے اور شرط ان کی باطل ہے۔

۲۱۲۳: بَابُ بَيْعِ الْمَغَانِمِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ

۴۶۵۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللَّهِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ أَبِي نَجِيحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰى أَنْ يُوْطَأْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِيْ بُطُوْنِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِيْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ۔

باب: غنیمت کے مال کوفروخت کرنا تقسیم ہونے سے قبل

۴۶۵۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت فروخت کرنے سے جس وقت تک تقسیم نہ ہواور حاملہ خواتین کے ساتھ (جو کہ جہاد میں گرفتار ہو کر آئیں) ہم بستری کرنے سے جس وقت تک کہ ان کے بچہ کی پیدائش ہواور ہر ایک دانت والے درندے کے گوشت سے منع فرمایا۔ (جیسا کہ شیر' بھیڑیا' چیتا وغیرہ)۔

۲۱۲۴: بَابُ بَيْعِ الْمُشَاعِ

۴۶۵۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيلُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهٗ أَنْ يَّبِيْعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهٖ حَتّٰى يُؤْذِنَهٗ۔

باب: مشترک مال فروخت کرنا

۴۶۵۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے ارشاد فرمایا: شفعہ ہر ایک مشترک شے میں ہے زمین ہو یا باغ ایک شریک کو درست نہیں کہ اپنا حصہ فروخت کرے کہ جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کر لے اگر فروخت کرے تو دوسرا شریک اس کے لینے کا زیادہ حق رکھتا ہے جس وقت تک اجازت نہ دے۔

۲۱۲۵: بَابُ التَّسْهِيْلِ فِيْ تَرْكِ الْإِشْهَادِ عَلَى الْبَيْعِ

۴۶۵۴: أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ حَمْزَةَ عَنِ الزُّبَيْدِيِّ أَنَّ الزُّهْرِيَّ أَخْبَرَهٗ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهٗ حَدَّثَهٗ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِّنْ أَعْرَابِيٍّ وَاسْتَتْبَعَهٗ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهٖ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ الرِّجَالُ يَتَعَرَّضُوْنَ لِلْأَعْرَابِيِّ فَيَسُوْمُوْنَهٗ بِالْفَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب: کوئی چیز فروخت کرتے وقت گواہی ضروری نہیں

۴۶۵۴: حضرت عمار بن خزیمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے چچا حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دیہاتی سے گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تا کہ وہ شخص گھوڑے کی قیمت وصول کر کے جلدی سے رخصت ہو جائے اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جلدی کر کے روانہ ہوئے اور وہ دیہاتی شخص دیر سے روانہ ہوا اور لوگوں نے اس دیہاتی شخص سے معلوم کرنا شروع کر دیا اور وہ گھوڑا واپس کرنے لگ گئے ان کو علم نہیں تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں یہاں تک کہ بعض حضرات نے آپ کی قیمت خرید میں اضافہ کر دیا اس وقت اس دیہاتی شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آواز دی

ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السَّوْمِ عَلٰى مَا ابْتَاعَهُ بِهِ مِنْهُ فَنَادَى الْاَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ مُبْتَاعًا هٰذَا الْفَرَسَ وَاِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ سَمِعَ نِدَاءَ هُ فَقَالَ اَلَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوْذُوْنَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْاَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ وَطَفِقَ الْاَعْرَابِيُّ يَقُوْلُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ اَنِّيْ قَدْ بِعْتُكَهُ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا اَشْهَدُ اَنَّكَ قَدْ بِعْتَهُ قَالَ فَاَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خُزَيْمَةَ فَقَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيْقِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ۔

اگر تم اس گھوڑے کو خریدتے ہو تو ٹھیک ہے نہیں تو میں (دوسرے شخص کے ہاتھ) فروخت کر دیتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی آواز سن کر کھڑے رہ گئے اور ارشاد فرمایا: واہ! کیا تم یہ گھوڑا مجھ کو فروخت نہیں کر چکے ہو اور میں یہ گھوڑا کیا تم سے نہیں خرید چکا؟ (یعنی میں تو خرید چکا ہوں اور معاملہ ہر طرح مکمل ہو چکا ہے) یہ بات سن کر اس دیہاتی شخص نے کہا کہ خدا کی قسم میں نے تم کو نہیں فروخت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تو تم سے خرید چکا ہوں۔ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طرفدار ہو گئے اور اس دیہاتی کی طرف بھی کچھ لوگ ہو گئے اور دونوں کے درمیان بحث ومباحثہ ہونے لگا اس دیہاتی نے مطالبہ کیا کہ تم گواہ لے کر آؤ اس بات پر کہ میں یہ گھوڑا تم کو فروخت کر چکا ہوں۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں اس کی شہادت دیتا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے شہادت دیتے ہو؟ تو انہوں نے کہا میں یہ بات جان چکا ہوں کہ آپ سچے ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی شہادت دو گواہ کے برابر کی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث میں جو حضرت خزیمہؓ کی گواہی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو گواہوں کے برابر فرمایا وہ صرف اور صرف حضرت خزیمہؓ کے ساتھ خاص ہے نہ کہ اس کو معمول بنایا جائے اور وہ معاملہ بھی خاص تھا اور تھا بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق اور ہر صاحب عقل و دانش یہ سمجھ سکتا ہے کہ صحابیٔ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی گواہی اور بعد میں آنے والوں کی گواہی برابر تو نہیں ہو سکتی اور ان کا ایمان جیسی قدر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر پختہ ہو سکتا ہے اور کسی کا ہو سکتا ہے بہر حال یہ محض حضرت خزیمہؓ کی خصوصیت ہے اس کو عام معاملات میں بطور دلیل پیش کرنا کہ ایک کی گواہی دو کے برابر ہو سکتی ہے نامناسب ہے مزید تفصیل شروحات حدیث میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔ (جامی)

۲۱۲۶: بَابُ اِخْتِلاَفُ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

باب: فروخت کرنے والے اور خریدنے والے کے درمیان قیمت میں اختلاف سے متعلق

۴۶۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ حَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ

۴۶۵۵: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس وقت فروخت کرنے والا اور خریدنے والا شخص دونوں قیمت کے متعلق ایک دوسرے سے اختلاف

بْنِ الْاَشْعَثِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَمَا يَقُوْلُ رَبُّ السِّلْعَةِ اَوْ يَتْرُكَا۔

کریں کہ فروخت کرنے والا شخص زیادہ قیمت بتلائے اور خریدنے والا شخص کم قیمت بتلائے اور دونوں کے پاس گواہ (یا شرعی ثبوت) نہ ہوں تو فروخت کرنے والا جو ہے اس کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے اور خریدنے والے کو اس قیمت پر لینا ہوگا یا اگر نہ وصول کرے تو وہ چھوڑ دے اس کا اختیار ہے۔

۴۶۵۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ وَ يُوْسُفُ ابْنُ سَعِيْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ خَالِدٍ وَاللَّفْظُ لِاِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِیْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ اَحَدُهُمَا اَخَذْتُهَا بِكَذَا وَ بِكَذَا وَ قَالَ هٰذَا بِعْتُهَا بِكَذَا وَ كَذَا فَقَالَ اَبُوْ عُبَيْدَةَ اُتِیَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ مِثْلِ هٰذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ بِمِثْلِ هٰذَا فَاَمَرَ الْبَائِعَ اَنْ يَسْتَحْلِفَ ثُمَّ يَخْتَارَ الْمُبْتَاعُ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

۴۶۵۶: حضرت عبدالملک بن عبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت ابوعبید بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہاں پر دو حضرات آئے کہ جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص نے کہا کہ میں نے تو سامان اتنی قیمت میں لیا ہے دوسرے نے کہا میں نے اس قدر قیمت میں سامان فروخت کیا ہے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا انہوں نے کہا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا۔ آپ کے پاس اسی قسم کا مقدمہ آیا۔ آپ نے حکم فرمایا فروخت کرنے والے کو حلف اٹھائے پھر اختیار خریدار کو عطا فرمایا چاہے اس قدر قیمت میں (جو کہ بائع نے حلف سے بیان کیے) سامان وصول کرے دِل چاہے چھوڑ دے۔

۲۱۲۷: بَابُ مُبَايَعَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

باب: یہود اور نصاریٰ سے خرید وفروخت کرنے سے متعلق

۴۶۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْاَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيْئَةٍ وَاَعْطَاهُ دِرْعًا لَهٗ رَهْنًا۔

۴۶۵۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی شخص سے غلّہ خریدا اور اس کے پاس آپ نے اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حَبِيْبٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَدِرْعُهٗ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ لِاَهْلِهٖ۔

۴۶۵۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی ایک یہودی کے پاس آپ کی زرہ گروی تھی دو تہائی صاع پر جو کہ اپنے گھر والوں کے لئے آپ نے لیے تھے۔

۲۱۲۸: بَابُ بَيْعِ الْمُدَبَّرِ

باب: مدبر کی بیع سے متعلق

۴۶۵۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ مِنِّيْ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِبْدَاْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَاِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِاَهْلِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ اَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِيْ قَرَابَتِكَ فَاِنْ فَضَلَ مِنْ ذِيْ قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهٰكَذَا وَ هٰكَذَا وَ هٰكَذَا يَقُوْلُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَّمِيْنِكَ وَ عَنْ شِمَالِكَ۔

۴۶۵۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے جو کہ (قبیلہ) بنی عذرہ کا تھا اس نے ایک غلام کو آزاد کر دیا۔ یہ اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے فرمایا: کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کچھ مال دولت موجود ہے؟ اس نے عرض کیا: جی نہیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا: کون شخص مجھ سے اس کو خریدتا ہے؟ یہ بات سن کر حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خریدا آٹھ سو درہم میں اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے آپ نے اس کو عنایت فرما دیئے اور فرمایا: پہلے تم اس کو اپنے اوپر خرچ کرو پھر اگر کچھ بچ جائے تو تم اپنے رشتہ داروں کو دے دو پھر اگر رشتہ داروں سے کچھ بچ جائے تو اس طریقہ سے یعنی سامنے اور دائیں اور بائیں جانب اشارہ کیا (یعنی ہر ایک جانب سے غرباء فقراء کو صدقہ خیرات کرو)۔

۴۶۶۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ مَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بِثَمَانِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ وَقَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ اَوْ عَلٰى ذِيْ رَحِمِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

۴۶۶۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے کہ جس کا نام ابو مذکور تھا اپنے غلام کو کہ جس کا نام یعقوب تھا اپنی وفات کے بعد آزاد کر دیا (یعنی اس طریقہ سے کہہ دیا کہ میرے مرنے کے بعد تو آزاد ہے شریعت میں ایسے غلام کو مدبر بتاتا کہا جاتا ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو بلایا اور فرمایا: اس غلام کو کون شخص خریدتا ہے چنانچہ حضرت نعیم بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے اس کو خرید لیا آٹھ سو درہم میں پس وہ آٹھ سو درہم انہوں نے ادا کر دیئے اور آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص محتاج ہو تو وہ پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو وہ اپنے بیوی بچوں پر خرچ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو اپنے رشتہ داروں یا عزیز و اقارب پر خرچ کرے پھر اگر کچھ بچ جائے تو ادھر ادھر غرباء پر خرچ کرے۔

۴۶۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَابْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَاعَ الْمُدَبَّرَ۔

۴۶۶۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر غلام کو فروخت فرمایا۔

۲۱۲۹: بَاب بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

۴۶۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْهُ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَ تْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنُ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَاءَ تْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَّشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَمَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ لَهٗ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ اَوْثَقُ۔

باب: مکاتب کوفروخت کرنا

۴۶۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اپنی کتابت میں مدد حاصل کرنے کے واسطے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: جاؤ تم اپنے لوگوں سے کہو اگر ان کو منظور ہو تو میں تمہاری کتابت کی رقم ادا کر دوں (یعنی اس قدر رقم دے دوں تا کہ تم وہ رقم ادا کر کے آزاد ہو سکو) اور تمہارا ترکہ میں وصول کروں گی چنانچہ انہوں نے اپنے لوگوں سے بیان کیا۔ انہوں نے انکار کر دیا اور کہا اگر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو منظور ہو تو خدا کے لیے میرے ساتھ سلوک کریں اور تمہارا ترکہ ہم وصول کریں گے۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے یہ بات رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی۔ آپ نے ان سے فرمایا: تم خرید لو اور آزاد کر دو' ترکہ اس کو ملے گا جو کہ آزاد کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان لوگوں کی کیا حالت ہے جو کہ اس قسم کی شرائط طے کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو شخص اس قسم کی شرط کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہیں ہوگی۔ اگر ایک سو شرائط مقرر کرے تو اللہ تعالیٰ کی شرط قبول اور منظور کرنے کے لائق ہے اور بھروسہ اور اعتماد کرنے کے لائق ہے۔

مکاتب کا مفہوم:

مذکورہ بالا حدیث میں کتابت میں مدد حاصل کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا تم میری مدد کرو تا کہ میں بدلِ کتابت ادا کر سکوں۔ واضح رہے شریعت کی اصطلاح میں مکاتب اس کو کہتے ہیں کہ جس کو اس کا آقا یہ کہہ دے کہ تم اگر اس قدر سرمایہ مجھ کو ادا کر دو تو تم میری جانب سے آزاد ہو۔

۲۱۳۰: بَابُ الْمُكَاتَبِ يُبَاعُ قَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْئًا

۴۶۶۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ رِجَالٌ مِّنْ اَهْلِ الْعِلْمِ مِنْهُمْ

باب: اگر مکاتب نے اپنے بدلِ کتابت میں کچھ بھی نہ دیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۶۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا میرے پاس آئیں اور انہوں نے کہا اے

يُوْنُسُ وَاللَّيْثُ اَنَّ ابْنَ شِهَابٍ اَخْبَرَهُمْ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى تِسْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَ قَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنُ ذٰلِكَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكِ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَ شَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

عائشہ رضی اللہ عنہا! میں نے اپنے لوگوں سے کتابت کی سات اوقیہ پر ہر سال ایک اوقیہ۔ تم میری مدد کرو اور اس نے اپنی کتابت میں سے کچھ معاوضہ ادا نہیں کیا تھا۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی جانب توجہ اور رغبت ہوئی انہوں نے بیان کیا کہ تم اپنے مالکوں کے پاس جاؤ اگر وہ چاہیں تو میں یہ تمام (یعنی ساتوں اوقیہ) ان کو ادا کر دوں گی۔ لیکن ولاء تمہاری میں وصول کروں گی چنانچہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا اپنے لوگوں (یعنی اپنے متعلقین) کی جانب گئیں اور ان سے بیان کیا انہوں نے انکار کیا اور کہا کہ اگر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا چاہیں تو اللہ کیلئے مجھ سے سلوک کریں لیکن ولاء ہم لیں گے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا: تم ان کے خاندان سے بریرہ رضی اللہ عنہا کا لینا (حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کا خریدنا) مت چھوڑ نا تم ان کو خرید لو اور پھر آزاد کر دو۔ ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے گا چنانچہ انہوں نے اسی طرح کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کے درمیان کھڑے ہوئے اور آپ نے اللہ عزوجل کی تعریف بیان کی پھر فرمایا: لوگوں کی کیا حالت ہے کہ جو اس قسم کی شرائط مقرر کرتے ہیں جو کہ کتاب اللہ میں نہیں ہیں پس جو کوئی اس قسم کی شرط مقرر کرے جو کہ کتاب اللہ میں نہ ہو تو وہ شرط باطل ہے اگر چہ وہ ایک سو ہی شرائط (مقرر کردہ) کیوں نہ ہوں اور اللہ عزوجل کا حکم قبول کرنے کے زیادہ شایان شان ہے اور خدا تعالیٰ کی شرط مضبوط ہے اور ولاء اسی کو ملے گی جو آزاد کرے۔

۲۱۳۱: بَابُ بَيْعِ الْوَلَاءِ

باب: ولاء کا فروخت کرنا

۴۶۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ولاء کے فروخت کرنے کی اور اُس کے ہبہ کرنے کی ممانعت فرمائی۔

۴۶۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۴۶۶۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْوَلَآءِ وَ عَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۶: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِیْلُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِیْنَارٍ عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْوَلَآءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے۔

۲۱۳۲: بَاب بَیْعُ الْمَآءِ

باب: پانی کا فروخت کرنا

۴۶۶۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَیْنُ بْنُ حُرَیْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰی السِّیْنَانِیُّ عَنْ حُسَیْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَیُّوْبَ السَّخْتِیَانِیِّ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْمَاءِ۔

۴۶۶۷: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی پانی کے فروخت کرنے سے۔

۴۶۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ وَعَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِیْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اِیَاسَ بْنَ عُمَرَ وَ قَالَ مَرَّةً ابْنَ عَبْدٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنْ بَیْعِ الْمَاءِ قَالَ قُتَیْبَةُ لَمْ اَفْقَهْ عَنْهُ بَعْضَ حُرُوْفِ اَبِی الْمِنْهَالِ كَمَا اَرَدْتُ۔

۴۶۶۸: حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے پانی کے فروخت کرنے سے۔

۲۱۳۳: بَاب بَیْعُ فَضْلِ الْمَآءِ

باب: ضرورت سے زائد پانی فروخت کرنا

۴۶۶۹: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ اَبِی الْمِنْهَالِ عَنْ اِیَاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَ بَاعَ قَیِّمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو۔

۴۶۶۹: حضرت ایاس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی بچے ہوئے پانی کے فروخت کرنے سے اور قیم نے بچا ہوا واہط کا پانی فروخت کیا تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے اس کو برا خیال کیا۔

۴۶۷۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ دِیْنَارٍ اَنَّ اَبَا الْمِنْهَالِ اَخْبَرَهٗ اَنَّ اِیَاسَ بْنَ عَبْدٍ صَاحِبَ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا تَبِیْعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ بَیْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

۴۶۷۰: حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو۔

خلاصۃ الباب ☆ ''واھط'' طائف کے نزدیک ایک گاؤں کا نام ہے۔ اِس جگہ مذکورہ صحابی رضی اللہ عنہ نے بچا ہوا پانی فروخت کیا جیسا کہ مذکورہ حدیث میں ہے۔

بچا ہوا پانی فروخت کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ اگر کسی شخص کا کنواں یا چشمہ وغیرہ یا آج کل کے اعتبار سے پانی کا نل وغیرہ ہو تو پلانے کے لئے پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔ جیسا کہ عام مفسرین نے آیت کریمہ سورہ ماعون کی تفسیر میں ماعون کے تحت لکھا ہے یعنی پینے کے پانی سے روکنا ماعون کی وعید میں داخل ہے بہرحال کھیت کے سیراب کرنے کے لئے پانی فروخت کرنے کی گنجائش ہے لیکن پینے کے لئے نہیں یعنی پینے کا پانی فروخت کرنا درست نہیں ہے۔

۲۱۳۴: بَاب بَیْعُ الْخَمْرِ

۴۶۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا یُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَهْدٰی رَجُلٌ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاوِیَةَ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ اَنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَارَّ وَلَمْ اَفْهَمْ مَا سَارَّ كَمَا اَرَدْتُ فَسَاَلْتُ اِنْسَانًا اِلٰی جَنْبِهٖ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهٗ قَالَ اَمَرْتُهٗ اَنْ یَّبِیْعَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الَّذِیْ حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَیْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَیْنِ حَتّٰی ذَهَبَ مَا فِیْهِمَا۔

باب: شراب فروخت کرنا

۴۶۷۱: حضرت ابن وعلہ مصری نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا انگور کے شیرہ کے بارے میں تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ ایک شخص نبیؐ کی خدمت میں شراب کی مشکیں تحفہ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا تم کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام قرار دے دیا ہے پھر اس نے آہستہ سے ایک آدمی کے کان میں کچھ کہا جس کو میں نہیں سمجھا کہ کیا کہا۔ میں نے ایک اور شخص سے جو کہ اس کے نزدیک بیٹھا تھا دریافت کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم نے کان میں کیا کہا؟ اس نے کہا میں نے اس سے کہا کہ تم اس کو فروخت کر دو۔ آپ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام فرمایا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام فرمایا ہے اس پر اس نے دونوں مشک کا مُنہ کھول دیا اور اس میں جس قدر شراب تھی وہ سب بہہ گئی۔

۴۶۷۲: حَدَّثَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَیْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِیْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِی الضُّحٰی عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ اٰیَاتُ الرِّبَا قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَی الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَی النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِی الْخَمْرِ۔

۴۶۷۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جس وقت سود کی آیات نازل ہوئیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور آپ نے وہ آیاتِ کریمہ پڑھ کر سنائیں پھر شراب کی تجارت کو حرام فرمایا۔

۲۱۳۵: بَاب بَیْعُ الْكَلْبِ

۴۶۷۳: حَدَّثَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ

باب: کتے کی فروخت سے متعلق

۴۶۷۳: حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

شِهَابٍ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ ابْنِ هِشَامٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنَ عَمْرٍو قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور طوائف کی مزدوری اور نجومی شخص کی آمدنی سے۔

۴۶۷۴: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ أَنْبَأَنَا الْمُفَضَّلُ ابْنُ فَضَالَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ أَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنُ الْكَلْبِ۔

۴۶۷۴: حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اس میں کتے کی قیمت بھی حرام فرمائی۔

۲۱۳۶: بَابُ مَا اسْتُثْنِیَ

باب: کونسا کتا فروخت کرنا درست ہے؟

۴۶۷۵: أَخْبَرَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ أَنْبَأَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا مُنْكَرٌ۔

۴۶۷۵: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کتے اور بلی کی قیمت سے لیکن شکاری کتے کی قیمت سے (امام نسائی میں نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے)۔

۲۱۳۷: بَابُ بَيْعِ الْخِنْزِيْرِ

باب: خنزیر کا فروخت کرنا

۴۶۷۶: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِيْ رَبَاحٍ عَنْ جَابِرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُوْمَهَا جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَأَكَلُوْا ثَمَنَهُ۔

۴۶۷۶: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا کہ جس سال مکہ مکرمہ فتح ہوا آپ فرماتے تھے کہ مکہ مکرمہ میں بلاشبہ خدا کے رسول نے حرام قرار دیا ہے شراب اور مردار اور خنزیر کو اور بتوں کے فروخت کرنے کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مردہ کی چربی سے تو کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں کھالیں چکنی کی جاتی ہیں اور لوگ اس کو جلا کر روشنی حاصل کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: نہیں وہ حرام ہے پھر آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل یہود کو تباہ اور برباد کرے جس وقت اللہ عزوجل نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا تو ان لوگوں نے اس کو پگھلایا پھر فروخت کر کے اس کی قیمت کھائی۔

٢١٣٨: باب بَيْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ

باب: اُونٹ کی جفتی کو فروخت کرنا یعنی نرکو مادہ پر چڑھانے کی اُجرت لینا

٤٦٧٧: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَ بَيْعِ الْأَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيعُ الرَّجُلُ أَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذَلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

٤٦٧٧: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی مذکر کو (مادہ پر) چڑھانے کی اُجرت لینے سے اور کھیتی کرنے کے لئے زمین فروخت کرنے سے (یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کسی دوسرے شخص کو فروخت کرے تا کہ وہ شخص اس میں کھیتی کرے اور حصہ بھی لے) آپ نے ان امور سے منع فرمایا۔

٤٦٧٨: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ ح وَ أَنْبَأَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَلِيِّ ابْنِ الْحَكَمِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

٤٦٧٨: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کسی مذکر (یعنی نر) کو مادہ پر (کودوانے کی) یعنی نرکو مادہ سے جفتی کو ممنوع فرمایا۔

٤٦٧٩: أَخْبَرَنَا عِصْمَةُ بْنُ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عُرْوَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ بْنِ الْحَارِثِ عَنْ أَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّعِقِ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَسَأَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ إِنَّا نُكْرَمُ عَلَى ذَلِكَ.

٤٦٧٩: حضرت انس بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ بنی صعق کا جو کہ قبیلہ بن کلاب کی ایک شاخ ہے خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے مذکر (نرکو) مادہ پر کودوانے کی اُجرت سے متعلق دریافت کیا تو آپ نے منع فرمایا۔ اس پر اس شخص نے کہا: ہم لوگوں کو بطور ہدیہ تحفہ کچھ ملتا ہے۔

٤٦٨٠: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ أَبِي نُعْمٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

٤٦٨٠: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا پچھنے لگانے (یعنی فصد لگانے) والے شخص کی آمدنی سے اور نرکو کودوانے کی مزدوری سے۔

٤٦٨١: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ هِشَامٍ عَنِ

٤٦٨١: حضرت ابوسعید خدری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے نرکو کودوانے کی مزدوری سے (یعنی آپ نے جانور سے جفتی

ابْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ۔

کرنے کی اُجرت کو) ناجائز فرمایا۔

۴۶۸۲: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَیْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْکَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ۔

۴۶۸۲: حضرت ابوحازم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کتے کی قیمت سے اور نر کے کودوانے کی اُجرت سے (یعنی مزدوری لینے سے)

۲۱۳۹: بَابُ الرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْبَیْعَ فَیُفْلِسُ وَیُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَیْنِهٖ

باب: ایک شخص ایک شے خریدے پھر اس کی قیمت دینے سے قبل مفلس ہو جائے اور وہ چیز اسی طرح موجود ہو اس سے متعلق

۴۶۸۳: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ یَحْیَی عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ بْنِ ھِشَامٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اَیُّمَا امْرِیءٍ اَفْلَسَ ثُمَّ وَجَدَ رَجُلٌ عِنْدَہٗ سِلْعَتَہٗ بِعَیْنِھَا فَھُوَ اَوْلٰی بِهٖ مِنْ غَیْرِہٖ۔

۴۶۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مفلس ہو جائے پھر ایک آدمی اپنا بچا ہوا سامان بالکل اسی طرح اس کے پاس پائے تو اس کے لئے وہ زیادہ حقدار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۴۶۸۴: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْحَسَنِ وَاللَّفْظُ لَہٗ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَیْجٍ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ حُسَیْنٍ اَنَّ اَبَا بَکْرِ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ عَبْدِالْعَزِیْزِ حَدَّثَہٗ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَدِیْثِ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ یُعْدِمُ اِذَا وُجِدَ عِنْدَہُ الْمَتَاعُ بِعَیْنِهٖ وَ عَرَفَهُ اَنَّہٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِیْ بَاعَهُ۔

۴۶۸۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی آدمی نادار اور غریب ہو جائے اور اس کے پاس کسی شخص کی کوئی شے اس طرح مل جائے تو وہ شخص اس چیز کی شناخت کرے تو وہ شے اس شخص کی ہے کہ جس نے اس کو فروخت کیا تھا۔

۴۶۸۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَھْبٍ قَالَ حَدَّثَنِی اللَّیْثُ بْنُ سَعْدٍ وَ عَمْرُو ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُکَیْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عِیَاضِ بْنِ عَبْدِاللّٰہِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ

۴۶۸۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی کے پھلوں پر جو کہ اس نے خریدے تھے آفت آ گئی عہد نبوی میں اور وہ شخص بہت زیادہ مقروض ہو گیا تھا۔ اس پر آپ نے فرمایا: اس کو صدقہ دو چنانچہ لوگوں نے اس شخص کو

اَصِيبَ رَجُلٌ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثِمَارٍ اِبْتَاعَهَا وَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَصَدَّقُوْا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

صدقہ خیرات دیا جب بھی اس شخص کے قرضہ کے بقدر صدقہ جمع نہیں ہوا۔ آپ نے اس شخص کے قرض خواہوں سے فرمایا تم اب لے لو جو کچھ موجود ہے (اس کے علاوہ) تم کو کچھ نہیں ملے گا۔

۲۱۴۰: بَاب الرَّجُلُ يَبِيْعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ

باب: ایک شخص مال فروخت کرے پھر اس کا مالک کوئی دوسرا شخص نکل آئے؟

۴۶۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ مَسْعَدَةَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى اَنَّهٗ اِذَا وَجَدَهَا فِيْ يَدِ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهٗ وَقَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ۔

۴۶۸۶: حضرت اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا: اگر کوئی شخص اپنی شے ایسے آدمی کے پاس پائے کہ جس پر چوری کا گمان نہ ہو تو اگر دِل چاہے تو اس قدر قیمت دے دے کہ جس قدر قیمت میں اس شخص نے خریدا ہے اور دِل چاہے تو چور کا تعاقب کرے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے یہی حکم فرمایا۔

۴۶۸۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ ابْنُ ذُوَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ وَلَقَدْ اَخْبَرَنِيْ عِكْرِمَةُ بْنُ خَالِدٍ اَنَّ اُسَيْدَ بْنَ حُضَيْرٍ الْاَنْصَارِيَّ ثُمَّ اَحَدَ بَنِيْ حَارِثَةَ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ كَانَ عَامِلاً عَلَى الْيَمَامَةِ وَاَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ اِلَيْهِ اَنَّ اَيَّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ اِلَيَّ فَكَتَبْتُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاَنَّهٗ اِذَا كَانَ الَّذِيْ ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِيْ سَرَقَهَا غَيْرُ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ الَّذِيْ سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَاِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهٗ ثُمَّ قَضٰى بِذٰلِكَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِيْ اِلٰى مُعَاوِيَةَ وَ كَتَبَ مُعَاوِيَةُ اِلٰى مَرْوَانَ اَنَّكَ لَسْتَ اَنْتَ وَلَا اُسَيْدٌ

۴۶۸۷: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ یمامہ کے حکمران تھے (واضح رہے کہ یمامہ عرب کے مشرق میں واقع ہے) چنانچہ مروان نے ان کو تحریر کیا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مجھ کو لکھا ہے کہ جس کسی کی کوئی شے چوری ہو جائے تو وہ شخص اس کا زیادہ مستحق ہے کہ جس جگہ اس کو پائے۔ حضرت اسید نے کہا کہ مروان نے یہ مجھ کو لکھا کہ میں نے مروان کو تحریر کیا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح سے فیصلہ فرمایا ہے جس وقت وہ شخص کہ جس نے اس شے کو چور سے خریدا ہے معتبر ہو (یعنی اس شخص پر چوری کا شبہ نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے دِل چاہے قیمت ادا کرے (یعنی چور سے جس قدر قیمت میں خریدا ہے) وہ شے لے لے اور دِل چاہے چور کا تعاقب کرے۔ پھر اس کے مطابق حضرت ابوبکر' حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فیصلہ فرمایا مروان نے میرے خط کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس بھیج دیا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مروان کو تحریر کیا تم اور حضرت اسید رضی اللہ عنہ مجھ پر حکم نہیں چلا سکتے

تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنِّيْ اَقْضِيْ فِيْمَا وُلِّيْتُ عَلَيْكُمَا فَاَنْفِذُ لِمَا اَمَرْتُكَ بِهٖ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا اَقْضِيْ بِهٖ مَا وُلِّيْتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ۔

لیکن میں تم دونوں کو حکم دے سکتا ہوں۔ اس لیے کہ میں نے تم کو متر کیا تھا پھر میرا جو حکم ہے تم اس کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا خط میرے پاس بھیج دیا۔ میں نے کہا میں اس کے مطابق حکم کروں گا جو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہہ رہے ہیں کہ جس وقت تک میں ان کی جانب سے حکمراں رہوں گا۔

مال کے مالک سے متعلق مسئلہ

مذکورہ بالا حدیث کی وضاحت کے سلسلہ میں یہ بات پیش نظر رہنا ضروری ہے بعض حضرات کا مذہب یہ ہے کہ مال کا مالک اپنی چیز لے لے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے اس کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے فروخت کرنے والے سے قیمت وصول کرے پھر وہ فروخت کرنے والا شخص یہاں تک کہ وہ چور گرفتار ہو جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث ہے شروحات حدیث میں متعلقہ دلائل اور مباحث ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں اس جگہ تفصیل کا موقعہ نہیں ہے۔

۴۶۸۸: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنْ مُوْسَى بْنِ السَّائِبِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ اَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهٖ اِذَا وَجَدَهٗ وَ يَتْبَعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَهٗ۔

۴۶۸۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان اپنی شے کا حق دار ہے جس وقت وہ اس شے کو پائے اور جس شخص کے پاس وہ شے نکلے تو وہ شخص فروخت کرنے والے شخص کا تعاقب کرے۔

۴۶۸۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْاَوَّلِ مِنْهُمَا۔

۴۶۸۹: حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس خاتون کا نکاح دو ولی (الگ الگ) دو اشخاص سے کر دیں یعنی ایک شخص ایک سے اور دوسرا دوسرے سے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا اور اس شخص نے دو اشخاص کے ہاتھ ایک شے کو فروخت کیا تو جس شخص کے ہاتھ وہ شے فروخت کی تو اسی کو وہ شے ملے گی۔

۲۱۴۱: بَابُ الْاِسْتِقْرَاضُ

باب: قرض لینے سے متعلق حدیث

۴۶۹۰: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَبِيْعَةَ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ ﷺ اَرْبَعِيْنَ اَلْفًا فَجَاءَهٗ مَالٌ فَدَفَعَهٗ اِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ وَ مَالِكَ

۴۶۹۰: حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیا۔ پھر آپ کے پاس مال آیا تو آپ نے قرض ادا کر دیا اور فرمایا اللہ عزوجل تمہارے مکان اور مال دولت میں برکت عطا فرمائے اور قرض کا بدلہ یہ ہے کہ انسان قرض دینے والے کا شکریہ ادا کرے اور اس کو رقم بھی (وقت

إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ۔

۲۱۴۲: بَابُ التَّغْلِيظِ فِي الدَّيْنِ

۴۶۹۱ أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ إِسْمَاعِيلَ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ أَبِي كَثِيرٍ مَوْلَى مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَأَلْتُهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا التَّشْدِيدُ الَّذِي نُزِّلَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتَّى يُقْضَى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

۴۶۹۲ أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَرَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا الثَّوْرِيُّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سَمْعَانَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهَهُنَا مِنْ بَنِي فُلَانٍ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ أَنْ تَكُونَ أَجَبْتَنِي أَمَا إِنِّي لَمْ أُنَوِّهْ بِكَ إِلَّا بِخَيْرٍ إِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَأْسُورًا بِدَيْنِهِ۔

۲۱۴۳: بَابُ التَّسْهِيلِ فِيهِ

۴۶۹۳ أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ زِيَادِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُونَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِي ذَلِكَ وَلَامُوهَا وَوَجَدُوا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أَتْرُكُ الدَّيْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيلِي وَصَفِيِّي

پر) دے۔

باب: قرض داری کی مذمت

۴۶۹۱: حضرت محمد بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے کہ اس دوران آپ نے اپنا سر آسمان کی جانب اٹھایا پھر اپنا ہاتھ پیشانی پر رکھا اور فرمایا سبحان اللہ! کس قدر شدت نازل ہوئی ہے چنانچہ ہم لوگ خاموش رہے اور گھبرا گئے جس وقت دوسرا روز ہوا تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سختی کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایک آدمی راہ خدا میں قتل کر دیا جائے پھر وہ جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے پھر جلایا جائے پھر قتل کر دیا جائے اور اس شخص کے ذمہ قرض ہو تو وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا جس وقت تک کہ وہ شخص اپنے قرض کو ادا نہ کرے۔

۴۶۹۲: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں تھے۔ آپ نے فرمایا کیا اس مقام پر فلاں قبیلہ سے کوئی شخص موجود ہے؟ تین مرتبہ آپ نے فرمایا۔ جس وقت ایک شخص کھڑا ہوا تو آپ نے فرمایا تم نے پہلے دو بار کس وجہ سے جواب نہیں دیا۔ میں نے تم کو نہیں پکارا لیکن بہتری سے فلاں آدمی مطیع ہوا ہے (جنت میں داخل ہونے سے یا اپنے احباب کی صحبت سے مقروض ہونے کی وجہ سے)۔

باب: قرض داری میں آسانی اور سہولت سے متعلق

حدیث شریف

۴۶۹۳: حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے قرضہ لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے اس سلسلہ میں گفتگو کی اور ان کو ملامت کی اور ان کو رنج پہنچایا۔ انہوں نے کہا میں قرض لینا نہیں چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے محبوب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو کوئی قرضہ لے اور اللہ عزوجل واقف ہے وہ اس

ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ اَنَّهُ يُرِيْدُ قَضَاءَهُ اِلَّا اَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

کے ادا کرنے کی فکر میں ہے تو اللہ عزوجل دنیا میں بھی اس کا قرض ادا کرے گا۔

۴۶۹۴: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ ابْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ حُصَيْنِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُتْبَةَ اَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ اَنْ يُؤَدِّيَهُ اَعَانَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ۔

۴۶۹۴: اُمّ المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا اے مؤمنین کی ماں! آپ (بہت قرضہ لیتی ہیں) حالانکہ آپ کے پاس اس کے ادا کرنے کے لئے جائیداد نہیں ہے۔ انہوں نے کہا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص قرضہ لے اور وہ اس کے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ عزوجل اس کی مدد کرے گا۔

۲۱۴۴: بَابُ مَطْلُ الْغَنِيِّ

باب: دولت مند شخص قرض دینے میں تاخیر کرے اس سے متعلق

۴۶۹۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

۴۶۹۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تمہارے میں سے کوئی شخص اپنے قرض کا بار کسی مالدار شخص کی جانب کرے تو اس کو چاہیے کہ اس مالدار شخص کا تعاقب کرے اور دولت مند شخص کا قرضہ ادا نہ کرنا ظلم ہے۔

دوسرے کے قرض ادا کرنے سے متعلق:

یعنی اگر کوئی شخص مالدار ہو اور وہ کسی دوسرے آدمی کے قرض ادا کرنے کو تسلیم کرے تو جس کے متعلق اس نے قرض ادا کرنا تسلیم کیا اس کا ادا کرنا مذکورہ شخص پر لازم ہو جائے گا اور اصطلاح شرع میں اس کو حوالہ کہا جاتا ہے اور جس آدمی نے دوسرے کی رضامندی سے اپنے قرض کا حوالہ دوسرے کے کر دیا تو دوسرے شخص کے ذمہ ایسے قرض کا ادا کرنا لازم ہے اور حدیث مذکورہ میں مالدار کا طاقت کے باوجود قرض ادا نہ کرنا ظلم قرار دیا گیا ہے اور اس کی دیگر احادیث سے بھی وعید ثابت ہے اور نادار مفلس غریب اگر قرض ادا نہ کر سکے تو اس کی مجبوری ہے اسے معاف کر دیا جائے اس کی گنجائش ہے۔

۴۶۹۶: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ وَبْرِ بْنِ اَبِيْ دُلَيْلَةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ۔

۴۶۹۶: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑ نا درست ہے۔

نادہندہ مقروض کی سزا: مذکورہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرضہ ادا کرنے کی طاقت رکھنے کے باوجود کوئی شخص اگر کسی دوسرے کا

قرضہ ادا نہ کرے تو ایسے نادہندہ شخص کے ساتھ مناسب سختی کا برتاؤ کیا جا سکتا ہے اور اگر شرعی حکومت قائم ہو تو حاکم ایسے شخص کو جیل میں ڈال سکتا ہے اور مذکورہ حدیث میں مذکور عزت بگاڑنے کا مطلب یہ ہے کہ ایسے شخص کو برا کہنا درست ہوگا لیکن بے آبرو کرنا کسی کو درست نہیں ہوگا۔

۴۶۹۷ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا وَبْرُ بْنُ اَبِيْ دُلَيْلَةَ الطَّائِفِيُّ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ مَيْمُوْنِ بْنِ مُسَيْكَةَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ خَيْرًا عَنْ عَمْرِو ابْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَ عُقُوْبَتَهٗ۔

۴۶۹۷: حضرت شرید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر دولت مند شخص قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کی عزت بگاڑنا درست ہے۔

۲۱۴۵: بَابُ الْحَوَالَةِ

باب: قرضہ دار کو کسی دوسرے کی طرف محول کرنا جائز ہے

۴۶۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ وَالْحَارِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَ اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ۔

۴۶۹۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مالدار شخص کا قرضہ ادا کرنے میں تاخیر کرنا ظلم ہے اور جس وقت تمہارے میں سے کسی شخص کو حوالہ دیا جائے مال دار پر تو پیچھا کرے اس کا اور قرضہ دار کا پیچھا چھوڑ دے۔

۲۱۴۶: بَابُ الْكَفَالَةِ بِالدَّيْنِ

باب: قرض کی ضمانت

۴۶۹۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَوْهَبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ اِنَّ عَلٰى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ اَنَا اَتَكَفَّلُ بِهٖ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ۔

۴۶۹۹: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کا جنازہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس نماز جنازہ کے لیے گیا۔ آپ نے فرمایا اس شخص کے ذمہ تو قرضہ ہے۔ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اس کا ضامن ہوں۔ آپ نے فرمایا: مکمل قرضہ ادا کرو گے؟ حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: مکمل قرضہ (ادا کروں گا)۔

۲۱۴۷: بَابُ التَّرْغِيْبِ فِيْ حُسْنِ الْقَضَاءِ

باب: قرض بہتر طریقہ سے ادا کرنے کے بارے میں

۴۷۰۰ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ وَكِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلِيُّ بْنُ صَالِحٍ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى

۴۷۰۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے وہ لوگ بہتر ہیں جو کہ اچھی طرح سے قرضہ ادا کرتے ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ اَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

۲۱۴۸: بَابُ حُسْنِ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقِ فِي الْمُطَالَبَةِ

۴۷۰۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُوْلُ لِرَسُوْلِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا اِلَّا اَنَّهُ كَانَ لِيْ غُلَامٌ وَ كُنْتُ اُدَايِنُ النَّاسَ فَاِذَا بَعَثْتُهُ لِيَتَقَاضٰى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَ تَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔

۴۷۰۲: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَ كَانَ اِذَا رَاٰى اِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ۔

۴۷۰۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ عُلَيَّةَ عَنْ يُوْنُسَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ فَرُّوْخَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَ قَاضِيًا مُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ۔

باب: حسن معاملہ اور قرضہ کی وصولی میں نرمی کی فضیلت

۴۷۰۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی نے کوئی نیک کام نہیں کیا تھا لیکن وہ شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ شخص اپنے آدمی سے کہتا کہ جس جگہ وہ شخص سہولت سے مل سکے وہاں پر وہ وصول کرے اور جس جگہ دشواری ہو مفلس ہو تو چھوڑ دے اور درگذر کرو اور ہو سکتا ہے کہ اللہ عزوجل ہمارے قصور (اور گناہ) سے بھی درگذر فرمائے۔ جس وقت وہ شخص مر گیا تو اللہ عزوجل نے فرمایا: کیا تم نے کوئی نیک کام کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں لیکن میرا ایک غلام تھا میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جس وقت اس کو تقاضا کرنے کے لئے بھیجتا تو کہہ دیتا کہ جو آسانی اور سہولت سے ملے وہ لے لے اور جس جگہ دشواری ہو تو چھوڑ دے اور معاف فرما دے۔ ممکن ہے اللہ عزوجل ہم کو معاف فرما دے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: میں نے تجھ کو معاف کر دیا۔

۴۷۰۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا اور جس وقت کسی کو وہ شخص مفلس دیکھتا تو وہ شخص اپنے جوان سے کہتا کہ معاف کر اس کو ممکن ہے اللہ عزوجل معاف فرما دے۔ جس وقت وہ اللہ عزوجل کے پاس گیا تو خداوند تعالیٰ نے اس کو معاف فرما دیا۔

۴۷۰۳: حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو کہ خریدتے اور فروخت کرتے وقت نرمی اختیار کرے اور ادا کرتے اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا معاملہ کرے۔

۲۱۴۹: بَاب الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

۴۷۰۴: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ اَنَا وَعَمَّارٌ وَ سَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِاَسِيْرَيْنِ وَلَمْ اَجِيْءْ اَنَا وَ عَمَّارٌ بِشَيْءٍ۔

باب: بغیر مال کے شرکت سے متعلق

۴۷۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور حضرت سعد رضی اللہ عنہ غزوہ بدر کے دن غزوہ بدر میں شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی (پکڑ کر) لائے اور میں اور حضرت عمار رضی اللہ عنہ کچھ نہیں لائے۔

۴۷۰۵: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ عَبْدٍ اُتِمَّ مَا بَقِيَ فِيْ مَالِهٖ اِنْ كَانَ لَهٗ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ۔

۴۷۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کر دے (مثلاً غلام میں دو شخص آدھے آدھے کے شریک ہوں ایک شریک (اپنا حصہ آزاد کرے) تو دوسرے کو حصہ کو بھی (جو دوسرے شریک کا) مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس مال ہو۔

۲۱۵۰: بَاب الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيْقِ

۴۷۰۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَعْتَقَ شِرْكًا لَهٗ فِيْ مَمْلُوْكٍ وَكَانَ لَهٗ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَهٗ بِقِيْمَةِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيْقٌ مِّنْ مَالِهٖ۔

باب: غلام باندی میں شرکت

۴۷۰۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا حصہ غلام باندی میں آزاد کرے اور اس کے پاس اس قدر دولت ہو جو غلام کے دوسرے حصہ کی قیمت کو کافی ہو تو وہ آزاد ہو جائے گا اس کی دولت میں سے۔

غلام کی آزادی سے متعلق مسئلہ:

مطلب یہ ہے کہ آزاد کرنے والا شخص اگر دولت مند ہے تو وہ غلام پورا کا پورا آزاد ہو جائے گا اور دوسرے شریک کے حصہ کی قیمت ادا کرنا ہوگی اور اگر وہ شخص مفلس ہو تو نصف غلام آزاد ہوگا اور غلام کو حق ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے شریک کے حصّہ کی قیمت ادا کرے اور وہ پورا آزاد ہو جائے گا۔

۲۱۵۱: بَاب الشَّرِكَةُ فِي النَّخِيْلِ

۴۷۰۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى

باب: درخت میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے جس آدمی کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو تو وہ اس کو فروخت نہ کرے جس وقت تک کہ وہ اپنے شریک

يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهٖ.

سے دریافت نہ کر لے (اس لیے کہ اگر شریک وہ شے یا کھجور کا درخت وغیرہ خریدنا چاہے تو وہ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت دوسروں کے۔)

۲۱۵۲: بَابُ الشَّرِكَةِ فِي الرِّبَاعِ

باب: زمین میں شرکت سے متعلق

۴۷۰۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ اَنْبَانَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِيْ كُلِّ شَرِكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ.

۴۷۰۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا شفعہ کا ہر ایک مال مشترک میں جو کہ تقسیم نہ ہوا ہو زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا درست نہیں ہے جس وقت تک کہ دوسرے شریک سے اجازت حاصل نہ کرے اس شریک کو اختیار ہے چاہے لے لے اور دل چاہے نہ لے اور اگر ایک شریک اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے شریک کو اس کی اطلاع نہ کرے تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے دوسرے لوگوں کی بہ نسبت۔

۲۱۵۳: بَابُ ذِكْرِ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا

باب: شفعہ سے متعلق احادیث

۴۷۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ.

۴۷۰۹: حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی پڑوسی کے حق کا زیادہ حقدار ہے۔

حق شفعہ سے متعلق:

حدیث کے آخری جملہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک شریک اگر اپنا حصہ باغ یا زمین فروخت کر رہا ہے تو دوسرا شریک اسکے خریدنے کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ اس کو حق شفعہ حاصل ہے اور وہ اس قدر قیمت دے کہ جس رقم میں دوسرے شریک نے وہ حصہ خریدا ہے۔

حق شفعہ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں ایسے حق کو کہا جاتا ہے جس کی وجہ سے جبراً انسان زمین کا مالک ہو سکتا ہے لیکن اس میں اختلاف ہے کہ حق شفعہ کس کو حاصل ہے؟ بعض حضرات نے فرمایا صرف شریک کو یہ حق پہنچتا ہے اور بعض حضرات فرماتے ہیں پڑوسی کو بھی یہ حق ہے۔ فقہ کی کتب میں اس مسئلہ کی تفصیل مذکور ہے۔

۴۷۱۰: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ الْمُعَلِّمُ عَنْ

۴۷۱۰: حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری زمین ہے کہ جس میں کسی کی کوئی شرکت نہیں ہے اور

عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْضِي لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيْهَا شَرِكَةٌ وَّلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

نہ ہی کسی کا اس میں کوئی حصہ ہے لیکن اس میں حق پڑوس ہے۔ آپ نے فرمایا: پڑوسی زیادہ حق دار ہے اپنے پڑوس کا (دیگر احادیث میں بھی یہ مضمون مذکور ہے)۔

۴۷۱۱: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

۴۷۱۱: حضرت ابوسلمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حق شفعہ ہر ایک مال میں ہے جو کہ تقسیم نہ کیا جائے جس وقت حد بندی ہو جائے اور راستہ مقرر ہو جائے۔

۴۷۱۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِيْ رِزْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ ابْنُ وَاقِدٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ۔

۴۷۱۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ کا حکم فرمایا اور پڑوسی کے حق کا (حکم فرمایا)۔

کتاب القسامة والقود والديات

قسامت کے متعلق احادیث مبارکہ

۲۱۵۴: بَابُ ذِكْرِ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

۴۷۱۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا قَطَنٌ أَبُو الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو يَزِيدَ الْمَدَنِيُّ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَ رَجُلًا مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذِ أَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِي فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ

باب: دور جاہلیت کی قسامت سے متعلق

۴۷۱۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دور جاہلیت میں جو پہلی قسامت جاری ہوئی (وہ یہ تھی کہ قبیلہ) بنی ہاشم میں سے ایک آدمی نے قریش کے ایک آدمی کی ملازمت کی یعنی قبیلہ قریش کی ایک شاخ میں سے وہ شخص تھا وہ اس کے ساتھ گیا اونٹوں میں وہاں پر ایک شخص ملا جو کہ قبیلہ بنی ہاشم میں سے تھا جس کے برتن کی رسّی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے کہا تم رسّی سے میری مدد کرو تا کہ میں اپنے برتن کو باندھ لوں ایسا نہ ہو کہ اُونٹ چلنے لگ جائے (اور برتن نیچے گر جائے) چنانچہ اس قبیلہ بنی ہاشم کے شخص نے ایک رسّی دے دی برتن باندھنے کے واسطے۔ جس وقت تمام لوگ نیچے اترے اور وہ اُونٹ باندھنے لگے تو ایک اُونٹ خالی رہا (اس کے باندھنے کے لئے رسّی نہیں تھی) جس نے ملازم رکھا تھا اس نے کہا کہ یہ کیسا اُونٹ ہے یہ اونٹ کیوں نہیں باندھا گیا؟ نوکر نے کہا اس کی رسّی نہیں ہے۔ اس نے کہا رسی کہاں چلی گئی ہے۔ نوکر نے کہا مجھے ایک شخص ملا قبیلہ بنی ہاشم میں سے کہ جس کے برتن کی رسّی ٹوٹ گئی تھی اس شخص نے فریاد کی اور کہا کہ تم میری مدد کرو ایک رسّی دو کہ جس سے میں اپنا برتن باندھ لوں۔ یہ بات پیش نہ آجائے کہ اُونٹ روانہ ہو جائے تو میں نے باندھنے کی رسّی اس کو دے۔

أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَ رُبَّمَا شَهِدْتُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ هَاشِمٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ صَاحِبُنَا قَالَ مَرِضَ فَأَحْسَنْتُ الْقِيَامَ عَلَيْهِ ثُمَّ مَاتَ فَنَزَلْتُ فَدَفَنْتُهُ فَقَالَ كَانَ ذَا أَهْلَ ذَاكَ مِنْكَ فَمَكُثَ حِينًا ثُمَّ إِنَّ الرَّجُلَ الْيَمَانِيَّ الَّذِي كَانَ أَوْصَى إِلَيْهِ أَنْ يُبَلِّغَ عَنْهُ وَافَى الْمَوْسِمَ قَالَ يَا آلَ قُرَيْشٍ قَالُوا هَذِهِ قُرَيْشٌ قَالَ يَا آلَ بَنِي هَاشِمٍ قَالُوا هَذِهِ بَنُو هَاشِمٍ قَالَ أَيْنَ أَبُو طَالِبٍ قَالَ هَذَا أَبُو طَالِبٍ قَالَ أَمَرَنِي فُلَانٌ أَنْ أُبَلِّغَكَ رِسَالَةً أَنَّ فُلَانًا قَتَلَهُ فِي عِقَالٍ فَأَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ اخْتَرْ مِنَّا إِحْدَى ثَلَاثٍ إِنْ شِئْتَ أَنْ تُؤَدِّيَ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ فَإِنَّكَ قَتَلْتَ صَاحِبَنَا خَطَأً وَإِنْ شِئْتَ يَحْلِفُ خَمْسُونَ مِنْ قَوْمِكَ أَنَّكَ لَمْ تَقْتُلْهُ فَإِنْ أَبَيْتَ قَتَلْنَاكَ بِهِ فَأَتَى قَوْمَهُ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُمْ فَقَالُوا نَحْلِفُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ كَانَتْ تَحْتَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَدْ وَلَدَتْ لَهُ فَقَالَتْ يَا أَبَا طَالِبٍ أُحِبُّ أَنْ تُجِيزَ ابْنِي هَذَا بِرَجُلٍ مِنَ الْخَمْسِينَ وَلَا تُصْبِرْ يَمِينَهُ فَفَعَلَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَرَدْتَ خَمْسِينَ رَجُلًا أَنْ يَحْلِفُوا مَكَانَ مِائَةٍ مِنَ الْإِبِلِ يُصِيبُ كُلَّ رَجُلٍ بَعِيرَانِ فَهَذَانِ بَعِيرَانِ فَاقْبَلْهُمَا عَنِّي وَلَا تُصْبِرْ يَمِينِي حَيْثُ تُصْبَرُ الْأَيْمَانُ فَقَبِلَهُمَا وَجَاءَ ثَمَانِيَةٌ وَأَرْبَعُونَ رَجُلًا حَلَفُوا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

دی۔ یہ بات سنتے ہی اس نے ایک لاٹھی نوکر کے ماری جس کی وجہ سے وہ مر گیا۔ وہاں پر ایک شخص آیا یمن کے لوگوں میں سے تو اس شخص نے (یعنی اس ملازم نے) اس سے دریافت کیا تم اس موسم میں مکہ مکرمہ جاؤ گے؟ اس شخص نے کہا۔ میں نہیں جاؤں گا اور ہو سکتا ہے کہ میں جاؤں۔ اس نوکر نے کہا میری جانب سے تم ایک پیغام پہنچا دو گے جس وقت کہ تم پہنچو۔ اس شخص نے کہا جی ہاں۔ اس پر ملازم نے کہا جس وقت تم موسم میں جاؤ گے تو تم پکارو کہ اے اہل قریش! (موسم سے مراد حج کا موسم ہے) جس وقت وہ جواب دیں تو تم پکارو اور آواز دو کہ اے ہاشم کی اولاد۔ جس وقت وہ جواب دیں تو تم ابوطالب پوچھو کہ پھر ان سے کہو۔ کہ فلاں نے (اس کا نام لیا کہ جس شخص نے اس کو ملازم رکھا تھا) مجھ ایک رسی کے لئے مار ڈالا۔ پھر اس نوکر کا انتقال ہو گیا۔ جس وقت وہ شخص کہ جس نے کہ نوکر رکھا تھا مکہ مکرمہ میں آیا تو ابو طالب نے اس سے دریافت کیا ہم لوگوں کا آدمی کس جگہ گیا۔ اس نے کہا میں نے اس کی اچھی طرح سے خدمت کی پھر وہ شخص مر گیا تو میں راستہ میں اتر گیا اور اس کو دفن کیا۔ ابوطالب نے کہا اس کے لیے یہی شایان شان تھا (یعنی تم سے اسی بات کی امید تھی جو تم نے کیا یعنی خبر گیری کی اور اچھی طرح سے دفن کیا) پھر ابوطالب چند دن ٹھہرے کہ اس دوران وہ یمن کا باشندہ آ گیا کہ جس نے وصیت کی تھی پیغام پہنچانے کے لئے اور عین موسم پر آیا۔ اس شخص نے آواز دی کہ اے قریش کے لوگو! لوگوں نے کہا کہ یہ ہاشم کے صاحبزادے ہیں۔ اس نے کہا ابوطالب کہاں ہیں؟ جب اس نے ابوطالب سے کہا فلاں آدمی نے میرے ہاتھ یہ پیغام بھیجا تھا کہ فلاں آدمی نے اس کو قتل کر ڈالا ایک رسی کے واسطے۔ یہ بات سن کر ابوطالب اس آدمی کے پاس پہنچے اور کہا تین باتوں میں سے ایک بات تم کرو اگر تمہارا دل چاہے تو ایک سو اونٹ دے دو دیت کے۔ کیونکہ تم نے ہمارے آدمی کو غلطی سے مار دیا (یعنی تمہارا ارادہ قتل کرنے کا نہیں تھا) اور اگر تمہارا دل چاہے تو تمہاری قوم میں سے پچاس آدمی قسم کھائیں اس بات پر کہ تو نے اس کو

فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ مَا حَالَ الْحَوْلُ وَمِنَ الثَّمَانِیَةِ وَالْاَرْبَعِیْنَ عَیْنٌ تَطْرِفُ۔

نہیں مارا۔ اگر تم ان دونوں باتوں سے انکار کرو تو ہم تجھ کو اُس کے بدلے قتل کر دیں گے۔ اس نے اپنی قوم سے بیان کیا انہوں نے کہا ہم قسم کھائیں گے۔ پھر ایک عورت آئی ابوطالب کے پاس جس کی اس کی قوم میں شادی ہوئی تھی اور وہ بنی ہاشم میں سے اس کا ایک لڑکا تھا اس نے کہا اے ابوطالب میں چاہتی ہوں کہ تم اس لڑکے کو منظور کر لو۔ پچاس آدمیوں میں سے ایک کے عوض اور اس کی قسم نہ دلواؤ۔ ابو طالب نے منظور کیا پھر ایک شخص ان میں سے آیا اور کہنے لگا کہ اے ابو طالب تم پچاس آدمیوں کی قسم دلانا چاہتے ہو ایک سو اُونٹ کے عوض تو ہر ایک شخص کے حصہ میں دو دو اُونٹ آ گئے تم دو اُونٹ لے لو اور منظور کر لو میرے اوپر تم قسم نہ ڈالو (یعنی قسم مجھ پر لازم نہ کرو) تم جس وقت زبردستی قسمیں دو گے۔ ابوطالب نے یہ بات منظور کر لی اور اڑتالیس آدمی آئے انہوں نے قسم کھائی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا خدا کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے ایک سال نہیں گذرا کہ ان اڑتالیس لوگوں میں سے ایک آنکھ بھی باقی نہیں رہی جو کہ (حالات) دیکھتی ہو (یعنی سب ہی مر چکے)۔

۲۱۵۵: بَابُ الْقَسَامَةِ

باب: قسامت سے متعلق احادیث

۴۷۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ وَ یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْسَلَمَةَ وَ سُلَیْمَانُ بْنُ یَسَارٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَقَرَّ الْقَسَامَةَ عَلٰی مَا كَانَتْ عَلَیْهِ فِی الْجَاهِلِیَّةِ۔

۴۷۱۴: ایک صحابی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) سے روایت ہے جو کہ انصار میں سے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو باقی رکھا جیسے کہ دورِ جاہلیت میں تھی۔

۴۷۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْقَسَامَةَ كَانَتْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ

۴۷۱۵: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام سے روایت ہے کہ دورِ جاہلیت میں قسامت جاری تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو قائم رکھا اور قسامت کا حکم فرمایا انصار کے مقدمہ میں جس وقت ان میں سے کچھ لوگ دعویٰ کرتے تھے ایک خون کا خیبر کے یہود

فَاَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى مَا كَانَتْ عَلَيْهِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ قَضٰى بِهَا بَيْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِيْ قَتِيْلٍ اِدَّعَوْهُ عَلٰى يَهُوْدِ خَيْبَرَ خَالَفَهُمَا مَعْمَرٌ۔

ہے۔

۴۷۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ كَانَتِ الْقَسَامَةُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ثُمَّ اَقَرَّهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْاَنْصَارِيِّ الَّذِيْ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِيْ جُبِّ الْيَهُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْيَهُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا۔

۴۷۱۶: حضرت سعید بن میسب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قسامت دور جاہلیت میں رائج تھی پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو باقی رکھا اس انصاری کے مقدمہ میں کہ جس کی لاش یہود کے کنوئیں میں ملی تھی اور انصار نے کہا تھا کہ یہود نے ہمارے آدمی کو ہلاک کر دیا۔ پہلے مقتول کے ورثہ کو قسم دینا قسامت میں۔

۲۱۵۹: باب تَبْدِئَةِ اَهْلِ الدَّمِ فِي الْقَسَامَةِ

باب: قسامت میں پہلے مقتول کے ورثاء کو قسم دی جائے گی

۴۷۱۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ عَنْ اَبِيْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ سَهْلَ بْنَ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمَا فَاُتِيَ مُحَيِّصَةُ فَاُخْبِرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِيْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ فَقَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَخُوْهُ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِيْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ وَ تَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَاِمَّا اَنْ يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ

۴۷۱۷: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب چلے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے۔ یہ بات سن کر حضرت محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے خدا کی قسم تم نے اس کو مارا ہے انہوں نے کہا خدا کی قسم ہم نے اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ نے بیان فرمایا پھر حضرت محیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل مل کر آئے حضرت محیصہ نے پہلے گفتگو کرنا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (اُس کو پہلے گفتگو کرنے کا موقعہ دو) آخر حضرت حویصہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے کہہ دیا جائے لڑائی کرنے کے واسطے۔ پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں تحریر کیا خدا کی قسم! اس کو ہم نے نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ تَحْلِفُوْنَ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا مُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِىْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

۴۷۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِىْ مَالِكٌ عَنْ اَبِىْ لَيْلٰى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَهْلٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ وَ رِجَالٌ كُبَرَاءُ مِنْ قَوْمِهٖ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ مِنْ جَهْدٍ اَصَابَهُمْ فَاُتِىَ مُحَيِّصَةُ فَاَخْبَرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَدْ قُتِلَ وَ طُرِحَ فِىْ فَقِيْرٍ اَوْ عَيْنٍ فَاَتٰى يَهُوْدَ وَ قَالَ اَنْتُمْ وَاللّٰهِ قَتَلْتُمُوْهُ قَالُوْا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَاَقْبَلَ حَتّٰى قَدِمَ عَلٰى قَوْمِهٖ فَذَكَرَ لَهُمْ ثُمَّ اَقْبَلَ هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَهُوَ اَكْبَرُ مِنْهُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ فَذَهَبَ مُحَيِّصَةُ لِيَتَكَلَّمَ وَهُوَ الَّذِىْ كَانَ بِخَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمُحَيِّصَةَ كَبِّرْ كَبِّرْ يُرِيْدُ السِّنَّ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِمَّا اَنْ يَدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا اَنْ يُؤْذِنُوْا بِحَرْبٍ فَكَتَبَ اِلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ ذٰلِكَ فَكَتَبُوْا اِنَّا وَاللّٰهِ مَا قَتَلْنَاهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحُوَيِّصَةَ وَ

حضرت حویصہ اور محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اچھا تم قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا خون ثابت کرو۔ انہوں نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے (کیونکہ ہم نے خود مارتے ہوئے نہیں دیکھا) آپ نے فرمایا تو یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (کہ ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم کو علم ہے کہ کس نے مارا ہے) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہیں اور وہ جھوٹی قسم بھی کھا لیں گے۔ اس پر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات ماردی تھی۔

۴۷۱۸: حضرت سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ دونوں خیبر کی جانب روانہ ہوئے کچھ تکلیف کی وجہ سے جو کہ ان کو لاحق تھی پھر حضرت محیصہ کے پاس ایک آدمی آیا اور وہ کہنے لگا کہ حضرت عبداللہ بن سہل قتل کر دیئے گئے اور وہ ایک اندھے (یعنی ویران) کنوئیں میں یا چشمے میں ڈال دیئے گئے یہ بات سن کر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ یہودیوں کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ خدا کی قسم تم نے اس کو نہیں مارا۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ وہاں سے روانہ ہو گئے اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے بیان کیا پھر حضرت محیصہ اور ان کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ مل کر آئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے پہلے گفتگو فرمانا چاہی وہ ہی خیبر میں گئے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم (اپنے سے) بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو تم ان کو پہلے گفتگو کرنے دو۔ آخر حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہود تمہارے ساتھی کی دیت نہ دیں تو ان سے جنگ کے لیے کہہ دیا جائے گا پھر آپ نے اس سلسلہ میں یہود کو لکھا۔ یہود نے جواب میں لکھا ہم نے خدا کی قسم اس کو نہیں مارا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حویصہ اور حضرت محیصہ اور حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہم سے فرمایا: اچھا تم لوگ قسم کھاؤ اور تم اپنے ساتھی کا قتل ثابت کرو۔ انہوں

مُحَيِّصَةَ وَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَتَحْلِفُوْنَ تَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ قَالُوْا لَا قَالَ فَتَحْلِفُ لَكُمْ يَهُوْدُ قَالُوْا لَيْسُوْا بِمُسْلِمِيْنَ فَوَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ بِمِائَةِ نَاقَةٍ حَتّٰى اُدْخِلَتْ عَلَيْهِمُ الدَّارَ قَالَ سَهْلٌ لَقَدْ رَكَضَتْنِىْ مِنْهَا نَاقَةٌ حَمْرَاءُ۔

۲۱۵۷.باب ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيْهِ

۴۷۱۹ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيٰى عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ وَ حَسِبْتُ قَالَ وَعَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّهُمَا قَالَا خَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِىْ بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِذَا بِمُحَيِّصَةَ يَجِدُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ اَقْبَلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ كَانَ اَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فِى السِّنِّ فَصَمَتَ وَ تَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَ تَسْتَحِقُّوْنَ صَاحِبَكُمْ اَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَ لَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا وَكَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَاٰى ذٰلِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ عَقْلَهٗ۔

نے کہا ہم قسم نہیں کھائیں گے آپ نے فرمایا کیا یہود تمہارے واسطے قسم کھائیں گے (ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہم واقف ہیں کہ کس نے قتل کیا) انہوں نے کہا یا رسول اللہ! وہ تو مسلمان نہیں پھر آپ نے اپنے پاس سے ان کو دیت ادا فرمائی اور ایک سو اونٹ بھیجے یہاں تک کہ ان کے مکان میں داخل ہو گئے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں سے ایک اونٹنی نے جو کہ لال رنگ کی تھی میرے لات ماردی تھی۔

باب راویوں کا اس حدیث سے متعلق اختلاف

۴۷۱۹: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی جگہ پر علیحدہ ہو گئے۔ حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم لوگ اپنے ساتھی کا خون بہاتے ہو یا تم کو تمہارا قاتل مل گیا ہے ان لوگوں نے کہا ہم اس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ وَ رَافِعِ بْنِ حَدِيْجٍ اَنَّهُمَا حَدَّثَاهُ اَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ اَتَيَا خَيْبَرَ فِىْ حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِى النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ اَخُوْهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ و مُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فِىْ اَمْرِ اَخِيْهِ وَهُوَ اَصْغَرُمِنْهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُوْنَ مِنْكُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْهُ كَيْفَ نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِاَيْمَانِ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهٖ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ فَرَكَضَتْنِىْ نَاقَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْاِبِلِ۔

۴۷۲۰: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ کسی کام کیلئے خیبر میں آئے تو وہاں کھجوروں کے درختوں میں علیحدہ ہو گئے۔ عبداللہ بن سہلؓ کو قتل کر دیا گیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی تم عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو تو انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت نبیؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں انکے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو نبیؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهُمَا اَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهٗ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ و مُحَيِّصَةُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ

۴۷۲۱: حضرت سہل بن ابی حثمہؓ اور رافع بن خدیجؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سہلؓ اور محیصہ بن مسعودؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضروریات کیلئے علیحدہ ہو گئے۔ محیصہؓ نے عبداللہ بن سہلؓ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر نبیؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں انکی عظمت کرو اور انکے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور انکے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہا یا اسکے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں

فَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَقَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔

۴۷۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ وَ مُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ ابْنِ زَيْدٍ اِلٰى خَيْبَرَ وَهِىَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَوَائِجِهِمَا فَاَتٰى مُحَيِّصَةُ عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِىْ دَمِهٖ قَتِيْلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُوْدٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ اَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَحْلِفُوْنَ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا مِّنْكُمْ وَ تَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ اَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ فَقَالَ اَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَاْخُذُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عِنْدِهٖ۔

۴۷۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِىْ بُشَيْرُ بْنُ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِىْ حَثْمَةَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِىَّ وَ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِىْ حَاجَتِهِمَا

حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۲: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ اور حضرت محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں اپنی ضرویات کے تحت علیحدہ ہو گئے پھر حضرت محیصہ رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ قتل ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے ان کو دفن کیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے وہ اور ان کے بھائی حضرت حویصہ رضی اللہ عنہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل رضی اللہ عنہ جو کہ سب لوگوں میں کم عمر تھے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ اپنے ساتھی کے خون بہا یا اس کے قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۳: حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہلؓ اور حضرت محیصہ بن مسعودؓ ساتھ نکلے جس وقت خیبر میں پہنچے تو وہاں پر کسی ضرورت سے علیحدہ ہو گئے۔ اسی دوران عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل کر دیئے گئے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے وہ اور انکے بھائی حویصہؓ اور عبدالرحمٰن بن سہلؓ جو کہ سب

فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سَهْلٍ الْاَنْصَارِیُّ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ اَخُوا لْمَقْتُوْلِ وَ حُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ حَتّٰى اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ و حُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا فَتَسْتَحِقُّوْنَ قَاتِلَكُمْ قَالُوْا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ يَمِيْنًا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ اَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَادَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِیْ سَهْلُ بْنُ اَبِیْ حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِیْ فَرِيْضَةٌ مِّنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِیْ مِرْبَدٍ لَّنَا۔

لوگوں میں کم عمر تھے تو عبدالرحمٰنؓ اپنے ساتھی سے پہلے گفتگو کرنے لگے۔ اس پر رسول کریمؐ نے فرمایا: جو حضرات عمر رسیدہ ہیں ان کی تم عظمت کرو اور ان کے ساتھ احترام کا معاملہ کرو۔ اس پر وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ رسول کریمؐ سے عرض کیا جس جگہ عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم لوگ پچاس قسمیں کھاتے ہو تا کہ تم لوگ قاتل کے مستحق ہو جاؤ۔ ان لوگوں نے کہا: ہم کس طریقہ سے قسم کھائیں حالانکہ ہم لوگ وہاں موجود نہیں تھے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا یہود پچاس قسمیں کھا کر تم کو علیحدہ کر دیں گے۔ انہوں نے کہا: ہم کفار کی قسمیں کس طریقہ سے تسلیم کریں گے آخر جس وقت رسول کریمؐ نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان ہی اونٹوں میں سے جو رسول کریمؐ نے دیت میں دیئے تھے ایک اونٹنی نے میرے لات ماری۔

۴۷۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيْلاً فَجَاءَ اَخُوْهُ وَ عَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَ مُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَا الْكُبْرَ قَالَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيْلاً فِیْ قَلِيْبٍ مِّنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُوْنَ قَالُوْا نَتَّهِمُ الْيَهُوْدَ قَالَ اَفَتُقْسِمُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا اَنَّ الْيَهُوْدَ قَتَلَتْهُ قَالُوْا وَ كَيْفَ نُقْسِمُ عَلٰى مَالَمْ نَرَ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمُ الْيَهُوْدُ بِخَمْسِيْنَ اَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوْهُ قَالُوْا وَكَيْفَ نَرْضٰى بِاَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُوْنَ

۴۷۲۴: حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ قتل ہوئے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ رضی اللہ عنہما جو عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے بھی چچا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ نے بات کرنی چاہی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بڑے کا احترام و خیال کرو۔ ان دونوں نے کہا: یارسول اللہ! ہم نے عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کو مرا ہوا پایا۔ ان کو قتل کر کے یہودیوں کے ایک کنوئیں میں ڈال دیا گیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم کس پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا: ہمارا یہود پر گمان ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہود نے اس کو ہلاک کر ڈالا۔ انہوں نے کہا: ہم کس وجہ سے قسم کھائیں میں اس بات پر جس کو اپنی آنکھ سے نہیں دیکھا۔ آپ نے فرمایا: تو یہودی بری ہو جائیں گے پچاس قسمیں کھا کر ہم نے اس کو نہیں مارا۔ انہوں نے کہا: ہم ان کی قسموں پر کس طریقہ سے رضامند ہوں گے وہ تو مشرک

فَوَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهٖ۔ "اَرْسَلَهُ مَالِكُ بْنُ اَنَسٍ۔"

۴۷۲۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ سَهْلٍ الْاَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُوْدٍ خَرَجَا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِيْ حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَاَتٰى هُوَ وَاَخُوْهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ لِمَكَانِهٖ مِنْ اَخِيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوْا شَاْنَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَحْلِفُوْنَ خَمْسِيْنَ يَمِيْنًا وَتَسْتَحِقُّوْنَ دَمَ صَاحِبِكُمْ اَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيٰى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهٖ خَالَفَهُمْ سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ۔

۴۷۲۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ عُبَيْدٍ الطَّائِيُّ عَنْ بُشَيْرِ ابْنِ يَسَارٍ زَعَمَ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ اَبِيْ حَثْمَةَ اَخْبَرَهُ اَنَّ نَفَرًا مِّنْ قَوْمِهٖ انْطَلَقُوْا اِلٰى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوْا فِيْهَا فَوَجَدُوْا اَحَدَهُمْ قَتِيْلًا فَقَالُوْا لِلَّذِيْنَ وَجَدُوْهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوْا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا قَاتِلًا فَانْطَلَقُوْا اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ انْطَلَقْنَا اِلٰى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا اَحَدَنَا قَتِيْلًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَاْتُوْنَ بِالْبَيِّنَةِ عَلٰى مَنْ قَتَلَ قَالُوْا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُوْنَ

ہیں۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۵: حضرت بشیر بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل انصاری ؓ اور حضرت محیصہ بن مسعود ؓ دونوں خیبر کے لیے روانہ ہوئے اور اپنے اپنے کاموں کے لئے الگ ہوئے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ مارے اور قتل کر دیے گئے۔ حضرت محیصہ ؓ اور ان کے بھائی حویصہ ؓ اور عبدالرحمن بن سہل ؓ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضرت عبدالرحمن ؓ نے گفتگو کرنا چاہی کیونکہ وہ (حقیقی) بھائی تھے حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کے۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم اپنے سے بڑے کا احترام کرو پھر حضرت حویصہ ؓ اور حضرت محیصہ ؓ نے گفتگو کی اور حضرت عبداللہ بن سہل ؓ کی حالت بیان کی۔ حضرت رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور تم اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے مستحق معلوم ہوتے ہو۔ حضرت امام مالک نے فرمایا کہ حضرت یحییٰ نے کہا حضرت بشیر بن یسار ؓ نے فرمایا کہ رسول کریم ﷺ نے اپنے پاس سے دیت ادا فرمائی۔

۴۷۲۶: حضرت بشیر بن یسار ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی انصاری نے جس کا نام حضرت سہل بن ابی حثمہ ؓ تھا ان سے بیان کیا کہ ان کی قوم کے کئی شخص خیبر میں گئے وہاں پر الگ الگ ہو گئے پھر ان میں سے ایک کو دیکھا کہ وہ قتل کر دیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا ان لوگوں سے جو کہ وہاں پر رہتے تھے کہ جس جگہ وہ قتل کر دیا گیا ہے کہ تم لوگوں نے ہمارے ساتھی کو قتل کیا ہے۔ انہوں نے کہا ہم نے اس کو نہیں مارا اور نہ ہی ہم اس کے قاتل سے واقف ہیں وہ لوگ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! ہم لوگ خیبر کی طرف گئے تھے ہم نے وہاں پر اپنے ساتھی کو پایا قتل کر دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم بڑائی کا خیال کرو۔ آپ نے فرمایا: تم گواہ لا سکتے ہو کہ کس نے تم کو قتل کیا؟ انہوں نے کہا: ہمارے

لَكُمْ قَالُوْا لَا نَرْضٰى بِاَيْمَانِ الْيَهُوْدِ وَكَرِهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّبْطِلَ دَمَهٗ فَوَدَاهُ مِائَةً مِّنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ خَالَفَهُمْ عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ۔

۴۷۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْاَصْغَرَ اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلٰى مَنْ قَتَلَهٗ اَدْفَعْهُ اِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهٖ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمِنْ اَيْنَ اُصِيْبُ شَاهِدَيْنِ وَاِنَّمَا اَصْبَحَ قَتِيْلًا عَلٰى اَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ اَحْلِفُ عَلٰى مَالَا اَعْلَمُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَنَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِيْنَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُوْدُ فَقَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ دِيَتَهٗ عَلَيْهِمْ وَاَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا۔

۲۱۵۸: بَابُ الْقَوَدِ

۴۷۲۸: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالتَّارِكُ دِيْنَهٗ الْمُفَارِقُ۔

۴۷۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ وَ اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ وَاللَّفْظُ لِاَحْمَدَ قَالَا حَدَّثَنَا اَبُوْمُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ

پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: وہ تو حلف کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہم یہود کی قسم پر رضا مند نہ ہوں گے۔ آپ کو برا محسوس ہوا کہ خون اس کا ضائع ہو تو آپ نے صدقہ کے اُونٹ میں سے ایک سو اُونٹ دیت کے ادا فرمائے۔

۴۷۲۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ سے روایت ہے کہ حضرت محیصہ ؓ کا چھوٹا بھائی قتل کر دیا گیا تھا خیبر کے دروازہ پر تب آپ نے فرمایا کہ تم دو گواہ قائم کرو اس شخص پر کہ جس نے قتل کیا مع اس کی رسّی کے اس کو تم کو دوں گا۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! میں دو گواہ کس جگہ سے لاؤں گا؟ وہ تو قتل ہو چکا ہے اور ان کے دروازہ پر قتل ہوا ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اچھا تو قسامت کی پچاس قسم کھاؤ گے۔ اس نے عرض کیا: جس بات سے میں واقف نہیں ہوں میں اس پر کس طرح سے قسم کھاؤں۔ آپ نے فرمایا: تو وہ لوگ قسامت کی پچاس قسم کھائیں گے۔ اس نے کہا: یا رسول اللہ! ہم ان سے کس طریقہ سے قسم لیں وہ لوگ تو یہودی ہیں (یعنی مشرک اور کافر ہیں ان کا کیا اعتبار ہے؟) آخر رسول کریم ﷺ نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی اور آدھی دیت اپنے پاس سے ادا کر کے ان کی امداد کی۔

باب: قصاص سے متعلق احادیث

۴۷۲۸: حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمان آدمی کا قتل کرنا درست نہیں ہے علاوہ تین صورتوں میں ایک جان کے عوض جان دوسرے اگر اس کا نکاح ہو چکا اور پھر زنا کا ارتکاب کرے (تو اس کو پتھروں سے ہلاک کر دیا جائے) تیسرے اگر اپنے دین یعنی مذہب اسلام سے وہ شخص منحرف ہو جائے (تو اس کے اشکالات دور کرنے کی کوشش کریں گے) اگر وہ اسلام پھر قبول کر لیں تو بہتر ہے ورنہ اس کو ہلاک کر دیا جائے گا۔

۴۷۲۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک شخص کا قتل کیا تو اس قاتل کو پکڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس

رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ اِلَی النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ اِلٰی وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا اَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَمَا اِنَّهُ اِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلّٰی سَبِيْلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوْفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ۔

۴۷۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ عَنْ عَوْفٍ الْاَعْرَابِيِّ عَنْ عَلْقَمَةَ ابْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جِيْءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِيْ قَتَلَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ اَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اِذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَاِنَّهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ فَاَرْسَلَهُ قَالَ فَرَاَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

۲۱۵۹: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيْهِ

۴۷۳۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَی بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ اَبِيْ جَمِيْلَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جِيْءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِيْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ

میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس شخص کو مقتول کے ورثہ کے حوالے کر دیا (تاکہ ورثہ اس کو قتل کر دیں) اس قاتل نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس شخص کو قتل کرنے کی نیت سے اس کو نہیں مارا تھا۔ آپ نے فرمایا: مقتول کے ورثاء کو دیکھو۔ اگر وہ سچا ہے پھر تُو اس کو قتل کر دے گا تو وہ دوزخ میں جائے گا۔ اِس کو چنانچہ اُس نے چھوڑ دیا۔ وہ اس وقت ایک رسّی میں بندھا ہوا تھا وہ اپنی رسّی کھینچتا ہوا چلا۔ اسی دن سے اس کو رسّی والا کہا جانے لگا۔

۴۷۳۰: حضرت علقمہ بن وائل حضرمی سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ قاتل کہ جس نے قتل کیا تھا اس کو مقتول کا وارث رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا کیا تم اس کو معاف کرتے ہو۔ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کا انتقام لو گے۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: جاؤ قتل کر دو۔ جس وقت وہ چل دیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو معاف کر دو گے تو وہ تمہارا گناہ سمیٹ لے گا اور تمہارے ساتھی کا گناہ (جو کہ قتل ہو گیا ہے) اس کا گناہ سمیٹ لے گا اس کو چنانچہ اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا پھر وہ شخص اپنی رسّی کھینچتا ہوا چل دیا۔

باب: حضرت علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا اختلاف

۴۷۳۱: حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت وائل بن حجر سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو پکڑ کر کھینچتا ہوا لایا ایک رسّی سے باندھ کر۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث سے فرمایا کیا تم معاف کر رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم اس کی دیت لے رہے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: اچھا لے جاؤ اس کو۔ جس

الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهٖ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ اَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَاعَنْهُ وَ تَرَكَهٗ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ۔

وقت وہ اُس کو لے چلا تو آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: نہیں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: تم قتل کرتے ہو۔ اس نے کہا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا: خیر تم اس کو لے جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو اس وقت معاف کر دو گے تو وہ اپنا گناہ اور اپنے ساتھی بھی لے لے گا۔ اس نے اس کو معاف کر دیا اور چھوڑ دیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ یعنی قاتل اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔

۴۷۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ ثَنَا يَحْيٰى ثَنَا جَامِعُ ابْنُ مَطَرٍ ‌الْحَبَطِيُّ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهٖ قَالَ يَحْيٰى هُوَ اَحْسَنُ مِنْهُ۔

۴۷۳۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۴۷۳۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ وَهُوَ الْحَوْضِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا جَامِعُ بْنُ مَطَرٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ رَجُلٌ فِيْ عُنُقِهٖ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهٖ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا وَ اَخِيْ كَانَا فِيْ جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمُنْقَارَ اُرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَاْسَ صَاحِبِهٖ فَقَتَلَهٗ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ فَخَرَجَ بِهٖ حَتّٰى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ اَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ

۴۷۳۳: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے کہا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اس کی گردن میں رسّی پڑی ہوئی تھی' اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری وہ مر گیا۔ نبیؐ نے فرمایا: تو اس کو معاف کر دے۔ اس نے انکار کر دیا اور کہا: یا رسول اللہ! یہ شخص اور میرا بھائی دونوں ایک کنویں میں تھے۔ وہ کنواں کھود رہے تھے کہ اس دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماردی وہ مر گیا۔ آپؐ نے فرمایا: تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم اگر اس کو قتل کر دو گے تو تم بھی اسی جیسے ہو جاؤ گے یعنی تم کو ثواب بالکل نہیں ملے گا بلکہ جس طریقہ سے اس شخص نے (ناحق) قتل کیا تھا تم بھی اس کو قتل کرو گے۔ اس کے برابر ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص اس کو لے گیا جس وقت دور نکل گیا تو ہم نے آواز دی کہ کیا تم نہیں سنتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ انہوں نے کہا آپ نے فرمایا ہے اگر تم اس کو قتل کرو گے تو اس کے برابر ہو گے۔ انہوں نے کہا جی ہاں میں

مِثْلُهُ قَالَ نَعَمِ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ بِسْعَتَهُ حَتّٰى خَفِيَ عَلَيْنَا۔

۴۷۳۴. اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ عَنْ سِمَاكٍ ذَكَرَ اَنَّ عَلْقَمَةَ ابْنَ وَائِلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا اَخِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ اَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ نَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِيْ فَاَغْضَبَنِيْ فَضَرَبْتُ بِالْفَاْسِ عَلٰى قَرْنِهٖ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيْهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ اِلَّا فَاْسِيْ وَكِسَائِيْ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَرٰى قَوْمَكَ يَشْتَرُوْنَكَ قَالَ اَنَا اَهْوَنُ عَلٰى قَوْمِيْ مِنْ ذَاكَ فَرَمٰى بِالنِّسْعَةِ اِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُوْنَكَ صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَاَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوْا وَيْلَكَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ اَنَّكَ قُلْتَ اِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ اَخَذْتُهُ اِلَّا بِاَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيْدُ اَنْ يَبُوْءَ بِاِثْمِكَ وَاِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلٰى قَالَ فَاِنَّ ذٰلِكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ۔

اس کو معاف کر دیتا ہوں پھر وہ قاتل اپنی رسّی کھینچتا ہوا نکلا۔ یہاں تک وہ ہم لوگوں کی نگاہ سے غائب ہو گیا۔

۴۷۳۴: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اس دوران ایک شخص آیا۔ ایک دوسرے شخص کو کھینچتا ہوا رسّی پکڑ کر انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تم نے اس کو قتل کیا ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اس دوران اس نے کہا میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے فرمایا کس طریقہ سے مارا اور قتل کیا ہے۔ اس نے کہا میں اور اس کا بھائی دونوں لکڑیاں اکٹھا کر رہے تھے ایک درخت کے نیچے اس دوران اس نے مجھ کو گالی دی مجھ کو غصہ آیا میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری (وہ مر گیا) اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس مال ہے جو کہ تم اپنی جان کے عوض ادا کرے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ نہیں ہے علاوہ اس کمبل اور کلہاڑی کے۔ آپ نے فرمایا: تو سمجھتا ہے کہ تمہاری قوم تجھ کو خرید کر لے گی (یعنی دیت ادا کرے) وہ کہنے لگا میں اپنی قوم کے نزدیک زیادہ ذلیل اور رسوا ہوں دولت سے (یعنی میری جان کی ان کو اس قدر پرواہ نہیں ہے کہ مال ادا کریں) یہ سن کر آپ نے رسّی اس شخص کی جانب (یعنی وارث کی جانب پھینک دی) اور فرمایا: تم اس کو لے جاؤ یعنی جو تمہارا دل چاہے وہ کرو۔ جس وقت وہ شخص پشت کر کے روانہ ہوا آپ نے فرمایا: اگر تم اس کو قتل کر دو گے تو یہ بھی اسی جیسا ہو گا لوگ جا کر اس سے ملے اور کہا تیری خرابی ہو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اگر تم اس کو مارو گے تو تمہارا انجام اسی شخص جیسا ہو گا وہ شخص واپس خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پھر حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے مجھ کو اس طریقہ سے کہا آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں اس کو قتل کر دوں تو اسی جیسا ہوں گا اور میں تو آپ ہی کے حکم سے اس کو لے کر گیا ہوں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ وہ تمہارا اور

تمہارے ساتھی گناہ جمع کر لے گا۔ اس نے کہا کس وجہ سے نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا: یہی بات ہوگی۔ اس نے کہا پھر اسی طرح سے صحیح ہے (میں اس کو چھوڑتا ہوں)

٤٧٣٥: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ مُعَاذٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ يُوْنُسَ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ اَنَّ عَلْقَمَةَ بْنَ وَائِلٍ حَدَّثَهٗ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ قَالَ اِنِّيْ لَقَاعِدٌ مَّعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُوْدُ آخَرَ نَحْوَهٗ۔

۴۷۳۵: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

٤٧٣٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ حَمَّادٍ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سَالِمٍ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُمْ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلاً فَدَفَعَهٗ اِلٰى وَلِيِّ الْمَقْتُوْلِ يَقْتُلُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهٖ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهٗ رَجُلٌ فَاَخْبَرَهٗ فَلَمَّا اَخْبَرَهٗ تَرَكَهٗ قَالَ فَلَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ حِيْنَ تَرَكَهٗ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِحَبِيْبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ اَشْوَعَ قَالَ وَ ذَكَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۳۶: حضرت علقمہ بن وائل سے روایت ہے کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر کیا گیا کہ جس نے ایک آدمی کو قتل کر دیا تھا۔ آپ نے اس مقتول کے ورثہ کو اس قاتل کو دے دیا۔ قتل کرنے کے لئے پھر آپ نے ورثاء کے ساتھیوں سے فرمایا کہ قاتل اور مقتول دونوں دوزخ میں جائیں گے (قاتل تو اپنے قتل کرنے کے گناہ کی وجہ سے اور اس کا مقتول اپنے گناہوں کی وجہ سے یا اس وجہ سے کہ وہ حضرت رسول کریم ﷺ کے ارشاد مبارک کے خلاف کرتا ہے اس لیے کہ آپ نے معاف فرمانے کے لیے حکم فرمایا تھا) چنانچہ ایک آدمی گیا اور اس نے وارث کو اطلاع دی جس وقت اس کو علم ہوا کہ آپ ایسا فرما رہے ہیں تو اس نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ حضرت وائل نے بیان فرمایا کہ میں نے اس قاتل کو دیکھا کہ وہ اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔ جس وقت وارث نے اس کو چھوڑ دیا کہ وہ رخصت ہو جائے۔ اسماعیل نے نقل کیا کہ میں نے یہ روایت حبیب سے نقل کی انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے سعید بن اشوع نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے معاف فرمانے کا حکم فرمایا تھا۔

٤٧٣٧: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَوْذَبٍ عَنْ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلاً اَتٰى بِقَاتِلِ وَلِيِّهٖ

۴۷۳۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی اپنے ایک رشتہ دار کے قاتل کو خدمت نبوی ﷺ میں لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا تم اس کو معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کر دیا آپ

رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَاَبٰى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَاَبٰى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلُحِقَ الرَّجُلُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَاِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلّٰى سَبِيْلَهُ فَمَرَّبِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

۴۷۳۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ خِدَاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَاتِمُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا الرَّجُلَ قَتَلَ اَخِيْ قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ اَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللّٰهَ وَاعْفُ عَنِّيْ فَاِنَّهُ اَعْظَمُ لِاَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِاَخِيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ فَاُخْبِرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتَقَهُ اَمَا اَنَّهُ كَانَ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ۔

۲۱۲۰: بَابُ تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عِكْرِمَةَ فِيْ ذٰلِكَ

۴۷۳۹: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيٌّ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا

نے فرمایا: تم جاؤ اور اس کو قتل کر دو اور اس صورت میں تم بھی اس شخص کی طرح ہو جاؤ گے۔ چنانچہ وہ شخص گیا ایک آدمی نے اس سے مل کر کہا حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اس کو قتل کر دو تم بھی اسی کی طرح ہو جاؤ گے (یعنی جیسا وہ شخص گناہگار ہے تم بھی ایسے ہی ہو جاؤ گے) یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا اور وہ شخص (یعنی قاتل) میرے سامنے سے گذرا اپنی رسّی کھینچتے ہوئے۔

۴۷۳۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے میرے بھائی کو قتل کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ تم اس کو قتل کر دو جس طریقہ سے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک آدمی نے کہا تم خدا سے ڈرو اور تم اس کو معاف کر دو تم کو زیادہ ثواب ملے گا اور تمہارے واسطے بہتر ہوگا اور قیامت کے دن تمہارے بھائی کے لئے بھی بہتر ہوگا۔ یہ بات سن کر اس شخص نے اس قاتل کو چھوڑ دیا۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ہوئی آپ نے اس شخص سے دریافت فرمایا: اس نے نقل کیا جو کہ اس نے کہا تھا۔ آپ نے فرمایا: آزاد کر دینا یہ تمہارے واسطے بہتر ہوگا اس کام سے جو کہ وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن۔ وہ شخص کہے گا کہ اے میرے پروردگار اس سے معلوم کر کہ اس شخص نے کس جرم کی وجہ سے مجھے قتل کر دیا تھا؟

باب: اس آیت کریمہ کی تفسیر اور اس حدیث میں عکرمہ پر اختلاف سے متعلق

۴۷۳۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (قبیلہ) قریضہ اور بنونضیر ان دونوں میں قبیلہ بنونضیر کا مقام زیادہ تھا۔ جس وقت کوئی آدمی قبیلہ قریضہ میں سے بنونضیر کے کسی آدمی کو قتل کر دیتا تھا تو (قتل کرنے کی وجہ سے) وہ قتل کر دیا جاتا اور جس وقت قبیلہ بنونضیر کا کوئی شخص قبیلہ قریضہ کے کسی شخص کو قتل کرتا تو ایک سو وسق کھجور (بطور دیت) ادا کرتا

مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهِ وَإِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وِسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا ادْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ۔

پڑتی۔ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہو گئے تو قبیلہ بنونضیر کے ایک شخص نے قبیلہ قریضہ کے ایک شخص کو قتل کر دیا۔ اس پر قبیلہ قریضہ کے لوگوں نے کہا: اس قاتل کو ہمارے سپرد کر دو ہم اس کو قتل کریں گے۔ قبیلہ بنونضیر نے کہا ہمارے اور تمہارے درمیان اس مسئلہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ فرمائیں گے۔ چنانچہ وہ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ اُس وقت یہ آیت نازل ہوئی وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ۔ اگر کفار کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو۔ یعنی جان کے عوض جان لی جائے۔ اس کے بعد آیت نازل ہوئی: کیا تم دورِ جاہلیت کے رواج پسند کرتے ہو؟

۴۷۴۰: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ اَخْبَرَنِيْ دَاوُدُ ابْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ الَّتِيْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اِلَى الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيْرِ وَ بَيْنَ قُرَيْظَةَ وَ ذٰلِكَ اَنَّ قَتْلَى النَّضِيْرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُؤْدَوْنَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَاَنَّ بَنِيْ قُرَيْظَةَ كَانُوْا يُؤْدَوْنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوْا فِيْ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ذٰلِكَ فِيْهِمْ فَحَمَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْحَقِّ فِيْ ذٰلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً۔

۴۷۴۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آیاتِ کریمہ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اور اَعْرِضْ عَنْهُمْ سے لے کر مُقْسِطِيْنَ تک قبیلہ بنی نضیر اور قریظہ کے متعلق نازل ہوئیں کیونکہ بنونضیر کو برتری حاصل تھی جس وقت ان میں سے کوئی شخص قتل کر دیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنوقریظہ میں سے کوئی قتل کر دیا جاتا تو وہ لوگ آدھی دیت پاتے پھر ان لوگوں نے رجوع کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب۔ اس پر حق تعالیٰ شانہ نے یہ آیاتِ کریمہ نازل فرمائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اُن کو راہِ راست پر لائے اور دیت برابر فرما دی۔

۲۱۶۱: بَابُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْاَحْرَارِ وَالْمَمَالِيْكِ فِي النَّفْسِ

باب: آزاد اور غلام میں قصاص سے متعلق

۴۷۴۱: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَبِيْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَالْاَشْتَرُ اِلٰى عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ اِلَيْكَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ

۴۷۴۱: حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور حضرت اشترؒ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے دریافت کیا کہ آپ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے جو کہ دوسرے حضرات کو نہیں بتلائی۔ انہوں نے فرمایا نہیں۔ مگر جو میری اس کتاب میں ہے پھر ایک کتاب نکالی اور

يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا اِلَّا مَا كَانَ فِىْ كِتَابِىْ هٰذَا فَاَخْرَجَ كِتَابًا مِّنْ قِرَابِ سَيْفِهٖ فَاِذَا فِيْهِ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَؤُدِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ اَلَا لَا تُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْعَهْدٍ بِعَهْدِهٖ مَنْ اَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلٰى نَفْسِهٖ اَوْ آوٰى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

اپنی تلوار کی نوک سے اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (اس میں کسی قسم کا کوئی فرق نہیں ہے شریف اور کم ذات کا نہ آزاد کا نہ غلام کا) اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیر اقوام کے حق میں (یعنی تمام کے تمام مسلمان غیر اقوام کے خلاف متفق ہیں جیسے کہ ایک ہاتھ کے اجزاء ایک دوسرے کے ساتھ متفق ہوتے ہیں) اور اس میں سے معمولی درجہ کا مسلمان بھی سب کی جانب سے ذمہ لے سکتا ہے (یعنی اگر ایک مسلمان بھی کسی مشرک و کافر کو پناہ دے تو گویا تمام مسلمانوں نے پناہ دے دی۔ اب اس پر دست درازی نہیں ہو سکتی) باخبر ہو جاؤ کہ جو مسلمان کافر کے بدلہ نہ مارا جائے (چاہے وہ کافر ذمی ہو یا حزل) اور نہ ذمی کو قتل کریں جس وقت تک وہ ذمی ہے اور جو شخص (دین میں) نئی بات پیدا کرے تو اس کا گناہ اور وبال اس شخص پر ہے جو کہ نئی بات پیدا کرے اور جو شخص نئی بات نکالنے والے کو جگہ دے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہے اور فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی۔

۴۷۴۲ اَخْبَرَنِىْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَامِرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِىْ حَسَّانَ عَنْ عَلِىٍّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُوْ عَهْدٍ فِىْ عَهْدِهٖ۔

۴۷۴۲: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۱۶۲: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلٰى

باب: اگر کوئی اپنے غلام کو قتل کر دے تو اس کے عوض قتل کیا جائے

۴۷۴۳ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ هُوَالْمَرْوَزِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الطَّيَالِسِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهٗ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهٗ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ اَخْصَاهُ اَخْصَيْنَاهُ۔

۴۷۴۳: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص کسی کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے اور جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے تو ہم بھی اس کو خصی کریں گے۔

۴۷۴۴: أَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۴۴: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۴۵: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کی ناک کاٹے یا جسم کا اور کوئی حصہ تو ہم بھی جسم کا حصہ کاٹیں گے۔

۲۱۶۳: بَابُ قَتْلِ الْمَرْأَةِ بِالْمَرْأَةِ

باب: عورت کو عورت کے عوض قتل کرنا

۴۷۴۶: أَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجُ ابْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ أَنَّهُ سَمِعَ طَاؤُسًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ذٰلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيِ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرٰى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَ جَنِيْنَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ ﷺ فِيْ جَنِيْنِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا۔

۴۷۴۶: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو اس بات کی جستجو تھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سلسلہ میں کیا فیصلہ فرمایا ہے تو حضرت حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا میں دو خواتین کے کوٹھڑیوں کے درمیان رہتا تھا ایک خاتون نے دوسری خاتون کو خیمہ کی لکڑی سے مار دیا اور وہ مرگئی اس کے پیٹ کا بچہ بھی مرگیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچہ کے عوض ایک غلام یا باندی دینے کا حکم فرمایا اور عورت کو عورت کے عوض قتل کرنے کا حکم فرمایا۔

۲۱۶۴: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ

باب: مرد کو عورت کے عوض قتل کرنے سے متعلق

۴۷۴۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدَةُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى أَوْضَاحٍ لَهَا فَأَقَادَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا۔

۴۷۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی شخص نے ایک لڑکی کو اُس کے زیور کے لیے قتل کر ڈالا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس یہودی کو قتل کرنے کا لڑکی کے قصاص میں۔

۴۷۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا أَخَذَ أَوْضَاحًا مِّنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَخَ رَأْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَأَدْرَكُوْهَا وَ بِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا يَتَّبِعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا

۴۷۴۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک خاتون کا چاندی کا زیور لے لیا پھر اس خاتون کا دو پتھر سے سر توڑ ڈالا۔ لوگوں نے اس خاتون کو پایا جبکہ اُس میں کچھ جان تھی۔ وہ اس عورت کو لیے لیے پھرے لوگوں کو بلاتے ہوئے کہ کیا اس نے قتل کیا؟ کیا یہ ہے؟ آخر اس نے ایک کو دیکھ کر کہا: اس نے حملہ کیا ہے۔

قَالَتْ نَعَمْ فَأَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: اس آدمی کا سر کچل دیا جائے دو پتھروں کے درمیان میں۔

۴۷۴۹: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هَارُوْنَ عَنْ هَمَّامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا أَوْ ضَاحٌ فَأَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَأْسَهَا وَأَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَأُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَأُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ بِرَأْسِهَا لَا قَالَ فُلَانٌ قَالَ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَأْسِهَا نَعَمْ فَأُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَأَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَأْسُهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

۴۷۴۹: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہن کر نکلی اس کو ایک یہودی نے پکڑ لیا اور اس کا سر (پتھر سے) کچل دیا اور زیور اتار لیا۔ پھر لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا اس میں کچھ جان باقی رہ گئی تھی۔ چنانچہ اس کو لے کر رسول کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے اس سے دریافت کیا کہ تجھ کو کس نے مارا ہے؟ کیا فلاں شخص نے تجھ کو مارا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ پھر کہا: فلاں نے مارا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں خدا کی قسم یہاں تک کہ آپ نے اس (مجرم) کا (بھی) نام لیا یعنی یہودی کا نام لیا۔ اُس وقت اس نے سر ہلا کر بتلایا کہ ہاں وہ یہودی پکڑا گیا اس نے اقرار کر لیا آپ نے حکم فرمایا تو اس کا سر کچلا گیا دو پتھروں کے درمیان۔

۲۱۶۵: بَابُ سُقُوْطِ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ

باب: کافر کے بدلے مسلمان نہ قتل کیا جائے

۴۷۵۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ إِبْرَاهِيْمُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ رُفَيْعٍ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ أَنَّهُ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ إِلَّا فِيْ إِحْدٰى ثَلَاثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٍ فَيُرْجَمُ وَ رَجُلٌ يَقْتُلُ مُسْلِمًا مُتَعَمِّدًا وَ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْإِسْلَامِ فَيُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلَهُ فَيُقْتَلُ أَوْ يُصَلَّبُ أَوْ يُنْفٰى مِنَ الْأَرْضِ۔

۴۷۵۰: اُم المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا قتل کرنا جائز نہیں ہے لیکن تین صورت میں ایک تو یہ شخص (یعنی اس کا نکاح ہو گیا ہو) اور وہ شخص زنا کا مرتکب ہو دوسرے کسی مسلمان کو وہ قصداً قتل کرے تیسرے وہ شخص جو کہ اسلام سے منحرف ہو جائے پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کرے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا اس کو سولی دے دی جائے یا گرفتار کر لیا جائے۔

۴۷۵۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيْفٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا جُحَيْفَةَ يَقُوْلُ سَأَلْنَا عَلِيًّا فَقُلْنَا هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْءٌ سِوَى الْقُرْآنِ فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّةَ وَ

۴۷۵۱: حضرت ابوجحیفہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی تمہارے پاس کیا دوسری کوئی اور بات ہے علاوہ قرآن کریم کے۔ انہوں نے کہا خدا کی قسم کہ جس نے کہ دانے کو (درمیان سے) چیر کر جان کو پیدا کیا مگر یہ کہ اللہ عزوجل کسی اپنے بندہ کو سمجھ بوجھ عطا فرمائے اپنی کتاب (یعنی قرآن کریم

بَرَأَ النَّسَمَةَ اِلاَّ اَنْ يُعْطِيَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَبْدًا فَهْمًا فِيْ كِتَابِهٖ اَوْ مَافِيْ هٰذِهِ الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ فِيْهَا الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَنْ لاَّ يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ۔

۴۷۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ ابْنُ مِنْهَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِشَيْءٍ دُوْنَ النَّاسِ اِلاَّ فِيْ صَحِيْفَةٍ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ فَلَمْ يَزَالُوْا بِهٖ حَتّٰى اَخْرَجَ الصَّحِيْفَةَ فَاِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ۔

۴۷۵۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ بْنِ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ الْاَعْرَجِ عَنِ الْاَشْتَرِ اَنَّهُ قَالَ لِعَلِيٍّ اِنَّ النَّاسَ قَدْ تَفَشَّغَ بِهِمْ مَا يَسْمَعُوْنَ فَاِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَيْكَ عَهْدًا فَحَدِّثْنَا بِهٖ قَالَ مَا عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَهْدًا لَمْ يَعْهَدْهُ اِلَى النَّاسِ غَيْرَ اَنَّ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ صَحِيْفَةً فَاِذَا فِيْهَا الْمُؤْمِنُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ يَسْعٰى بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ لاَ يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ مُخْتَصَرٌ۔

۲۱۲۶: بَابُ تَعْظِيْمُ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

۴۷۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُيَيْنَةَ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِيْ غَيْرِ كُنْهِهٖ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ۔

کی) یا جو اس کاغذ میں ہے۔ میں نے عرض کیا: اس میں کیا ہے؟ انہوں نے کہا: اس میں احکام دیت موجود ہیں اور قیدی کو رہا کرانے کا بیان ہے اور اس بات کا تذکرہ ہے کہ مسلمان کو کافر و مشرک کے عوض نہ قتل کیا جائے۔

۴۷۵۲: حضرت ابوحسان سے روایت ہے کہ حضرت علی ؓ نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس طرح کی کوئی بات ارشاد نہیں فرمائی جو کہ لوگوں سے نہ کہی ہو لیکن جو میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ لوگوں نے اس کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں تحریر تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور پناہ دے سکتا ہے معمولی مسلمان اور وہ ایک ہاتھ کی طرح ہیں غیروں پر اور مؤمن کو کافر کے عوض قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی ذمی جس وقت تک اپنے اقرار پر وہ باقی رہے۔

۴۷۵۳: حضرت مالک بن حارث اشتر سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علی ؓ سے کہا لوگوں کے درمیان شہرت ہوگئی ہے کہ اگر رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص چیز تم کو بتلائی ہو تو وہ بیان اور نقل کرو۔ حضرت علی ؓ نے فرمایا رسول کریم ﷺ نے کوئی خاص بات مجھ کو نہیں بتلائی جو اور دوسرے لوگوں کو نہ بتلائی ہو لیکن میری تلوار کے غلاف میں ایک کتاب ہے اس کو دیکھا گیا تو اس میں لکھا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور معمولی مسلمان ذمہ داری لے سکتا ہے (کسی مشرک و کافر کی امان کی) اور مؤمن کافر کے عوض قتل نہیں کیا جائے گا نہ وہ کافر جس سے کہ اقرار ہوا جس وقت تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔

باب: ذمی کافر کے قتل سے متعلق

۴۷۵۴: حضرت ابوبکر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو اللہ عزوجل اس پر جنت کو حرام فرما دے گا۔

۴۷۵۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمٰعِيلُ عَنْ يُونُسَ عَنِ الْحَكَمِ بْنِ الْأَعْرَجِ عَنِ الْأَشْعَثِ ابْنِ ثُرْمُلَةَ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشُمَّ رِيحَهَا۔

۴۷۵۵: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی ذمی کو قتل کرے بغیر اس کے خون کے حلال ہونے کے تو حرام فرما دے گا اللہ عزوجل اس پر جنت اور اس کی خوشبو۔

۴۷۵۶: أَخْبَرَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمَرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا۔

۴۷۵۶: حضرت قاسم بن مخیمرہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی کسی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو نہیں پائے گا حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال تک کے فاصلے سے محسوس ہوتی ہے۔

۴۷۵۷: أَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُونُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ جُنَادَةَ بْنِ أَبِي أُمَيَّةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا۔

۴۷۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ذمی کو قتل کرے تو وہ شخص جنت کی خوشبو بھی نہیں پائے گا حالانکہ اس (جنت) کی خوشبو چالیس سال کی مسافت سے (بھی) محسوس ہو جاتی ہے۔

۲۱۶۷: بَاب سُقُوطِ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

باب: غلاموں میں قصاص نہ ہونا جبکہ خون سے کم جرم کا ارتکاب کریں

۴۷۵۸: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ فَأَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

۴۷۵۸: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مفلس لوگوں کا ایک غلام تھا اس نے مالداروں کے ایک غلام کا کان کاٹ دیا۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کچھ نہیں دلوایا (کیونکہ اس کا مالک مفلس تھا اور اگر وہ دولت مند ہوتا تو دیت ادا کرنا پڑتی)۔

۲۱۶۸: بَاب الْقِصَاصِ فِي السِّنِّ

باب: دانت میں قصاص سے متعلق

۴۷۵۹: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو

۴۷۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

خَالِدٍ سُلَيْمَانُ بْنُ حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالْقِصَاصِ فِى السِّنِّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم دیا اور فرمایا: کتاب اللہ قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۴۷۶۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

۴۷۶۰: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا تو ہم اس کو قتل کریں گے اور جو شخص غلام کا کوئی عضو یعنی جسم کا کوئی حصہ کاٹے گا تو ہم بھی اس کے جسم کا (وہ ہی) حصہ کاٹیں گے۔

۴۷۶۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ خَصٰى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ وَاللَّفْظُ لِابْنِ بَشَّارٍ۔

۴۷۶۱: حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرائے (یعنی اس کے خصیہ نکلوائے) تو ہم اس کو خصی کریں گے اور جو شخص ناک کان یا کوئی عضو اپنے غلام کا کاٹے تو ہم بھی اس کا وہ ہی عضو کاٹیں گے۔

۴۷۶۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ أُخْتَ الرُّبَيِّعِ أُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ إِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْقِصَاصَ الْقِصَاصَ فَقَالَتْ أُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا أُمَّ الرُّبَيِّعِ الْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا أَبَدًا فَمَا زَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ قَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔

۴۷۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع رضی اللہ عنہا حضرت اُمّ حارثہ کی بہن نے ایک شخص کو زخمی کر دیا پھر اس مسئلہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کا انتقام لیا جائے گا یہ بات سن کر حضرت اُمّ ربیع رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے انتقام لیا جائے گا خدا کی قسم اس سے تو بالکل کبھی انتقام نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: سبحان اللہ! اے اُمّ ربیع' کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے بدلہ اور انتقام لینے کا اس نے کہا خدا کی قسم اس سے انتقام نہیں لیا جائے گا۔ وہ خاتون یہی بات کہتی رہیں یہاں تک کہ ان لوگوں نے دیت لینا منظور کر لیا اس پر آپ نے فرمایا: اللہ کے بعض بندے اس طرح کے ہیں کہ اگر وہ اللہ عزوجل کی قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دیتا ہے۔

۲۱۶۹: بَابُ الْقِصَاصِ مِنَ الثَّنِيَّةِ

باب: دانت کے قصاص سے متعلق

۴۷۶۳: أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ وَإِسْمَاعِيْلُ ابْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسٌ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضٰى نَبِىُّ اللّٰهِ صَلَّى

۴۷۶۳: حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا ان کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس مقدمہ میں) قصاص کا حکم فرمایا ان کے بھائی حضرت

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَخُوْهَا اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ اَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ سَاَلُوْا اَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْاَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ اَخُوْهَا وَهُوَ عَمُّ اَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيْدُ يَوْمَ اُحُدٍ رَضِیَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

انس بن نضر رضی اللہ عنہ (یعنی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) نے کہا کہ فلاں خاتون (یعنی ان کی بہن) کا دانت نہیں توڑا جائے گا اس ذات کی قسم جس نے کہ آپ کو سچائی اور حق کے ساتھ بھیجا ہے اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ پہلے ان لوگوں نے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا کہ تم لوگ اس کو معاف کر دو یا اس سے دیت وصول کر و جس وقت ان کے بھائی انس بن نضر نے (جو کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے اور رسول کریمؐ کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے) قسم کھائی کہ اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہوئے۔ رسول کریمؐ نے ارشاد فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۴۷۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوْا اِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَاَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْاَرْشُ فَاَبَوْا فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا اَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِیَ الْقَوْمُ وَ عَفَوْا فَقَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

۴۷۶۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ دیا تو اس کے ورثہ نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے ورثاء نے انکار فرما دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے قصاص لینے کا حکم فرما دیا۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! کیا ربیع رضی اللہ عنہا کا دانت توڑا جائے گا اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا ہے اُن کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا: اے انس! کتاب اللہ اسی طرح حکم کرتی ہے انتقام لینے کا۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے انہوں نے معاف فرما دیا اس پر آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اس کے بھروسہ پر قسم کھالیں تو اللہ عزوجل ان کو سچا کر دے۔

۲۱۷۰: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ الْعَضَّةِ وَذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ

باب: کاٹ کھانے میں قصاص سے متعلق حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی روایت میں اختلاف سے متعلق

۴۷۶۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ اَنْبَاَنَا قُرَيْشُ بْنُ اَنَسٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلاً عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ يَدَهُ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ اَوْ قَالَ ثَنَايَاهُ فَاسْتَعْدٰی عَلَيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا

۴۷۶۵: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ پکڑا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا اس کے کئی دانت ٹوٹ گئے اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کی فریاد کی۔ آپ نے فرمایا: تُو مجھ سے کیا کہتا ہے؟ کیا تُو یہ کہتا ہے کہ میں اس کو حکم دوں کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے مُنہ میں

تَأْمُرُنِي تَأْمُرُنِي أَنْ آمُرَهُ أَنْ يَدَعَ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ إِنْ شِئْتَ فَادْفَعْ إِلَيْهِ يَدَكَ حَتَّى يَقْضَمَهَا ثُمَّ انْتَزِعْهَا إِنْ شِئْتَ۔

۴۷۶۶: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ ابْنِ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ آخَرَ عَلَى ذِرَاعِهِ فَاجْتَذَبَهَا فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتُهُ فَرُفِعَ ذَلِكَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَبْطَلَهَا وَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ لَحْمَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

۴۷۶۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَاتَلَ يَعْلَى رَجُلاً فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَهُ۔

۴۷۶۸: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللَّهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ زُرَارَةَ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ يَعْلَى قَالَ فِي الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

۴۷۶۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا زُرَارَةُ بْنُ أَوْفَى عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلاً عَضَّ ذِرَاعَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَ ثَنِيَّتَهُ فَانْطَلَقَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَ ذِرَاعَ أَخِيكَ كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا۔

۲۱۷۱: بَابُ الرَّجُلُ يَدْفَعُ عَنْ

دے دے پھر اس کو تُو دانت سے چبائے کہ جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے اگر تو چاہے تو اس کو اپنا ہاتھ دے دے چبانے کے لئے پھر نکال لے اگر چاہے۔

۴۷۶۶: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے شخص کا بازو کاٹ لیا۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے جس شخص کا دانت اُکھڑ گیا تھا اس کو کچھ نہیں دلوایا اور فرمایا تم چاہتے ہو کہ تم اپنے بھائی کا گوشت چبالو جس طریقہ سے کہ جانور چباتا ہے۔

۴۷۶۷: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت یعلیٰ کی ایک شخص سے لڑائی ہو گئی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ ڈالا اس نے اپنا ہاتھ اس کے مُنہ سے گھسیٹ لیا (اس وجہ سے) دوسرے کا دانت نکل گیا پھر دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے لڑتے ہوئے اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانور کی طرح کاٹتا ہے (پھر وہ شخص دیت مانگتا ہے) اس کو کبھی دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۶۸: حضرت یعلیٰ اس شخص کے بارے میں کہتے ہیں جس نے کسی کو دانتوں سے کاٹ لیا تھا تو اس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ارشاد فرمایا: تیرے لئے کوئی دیت نہیں۔

۴۷۶۹: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ چبایا جس کی وجہ سے اس کے دانت ٹوٹ گئے تو اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ قصہ بیان کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو نے چاہا کہ اپنے بھائی کے ہاتھ کو جانور کی طرح چبا ڈالے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کو باطل کر دیا۔

باب: ایک آدمی خود اپنے کو بچانے اور اس میں دوسرے

نَفْسِهٖ

۴۷۷۰: اَخْبَرَنَا مَالِكُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُنْيَةَ اَنَّهٗ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ فَانْتَزَعَ يَدَهٗ مِنْ فِيْهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهٗ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَاَبْطَلَهَا۔

شخص کا نقصان ہوتو بچانے والے پر ضمان نہیں ہے

۴۷۷۰: حضرت یعلی بن اُمیہ رضی اللہ عنہ کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی پھر ایک نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر کاٹ لیا۔ اُس نے اپنا ہاتھ مُنہ سے چھڑانا چاہا' اسی (کشمکش) میں دوسرے شخص کا دانت اُکھڑ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک اپنے بھائی کے کاٹتا ہے جوان اُونٹ کی طرح کاٹتا ہے اوراس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت نہیں دلوائی۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیت نہ دلوانا:

مذکورہ بالا حدیث میں دیت نہ دلوانے کی وجہ یہ ہے کیونکہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچانا چاہا تو اس پر دانت ٹوٹنے کا تاوان نہ ہوگا۔

۴۷۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهٗ فَانْتَزَعَهَا فَاَلْقَى ثَنِيَّتَهٗ فَاخْتَصَمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَعَضُّ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَاَطَلَّهَا اَیْ اَبْطَلَهَا۔

۴۷۷۱: حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے قبیلہ بنی تمیم میں سے دوسرے سے لڑائی کی آخر تک سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۲۱۷۲: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِیْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیرِ نظر حدیث میں حضرت عطاء پر راویوں کا اختلاف

۴۷۷۲: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِیْ رَبَاحٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عَمَّيْهِ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَیْ اُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهٗ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيْهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهٗ فَاَتَى الرَّجُلُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۷۷۲: حضرت سلمی رضی اللہ عنہ اور حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم دونوں غزوہ تبوک میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے میں نے وہاں پر ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی اوراس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں وہ شخص حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا آپ نے اس کو باطل فرمادیا۔

وسلم يلتمس العقل فقال ينطلق احدكم الى اخيه فيعضه كعضيض الفحل ثم ياتي يطلب العقل لا عقل لها فابطلها رسول الله ﷺ

۴۷۷۳: اخبرنا عبدالجبار بن العلاء بن عبدالجبار عن سفيان عن عمرو عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن ابيه ان رجلا عض يد رجل فانتزعت ثنيته فاتى النبي ﷺ فاهدرها۔

۴۷۷۳: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ ایک روز خدمت نبوی میں حاضر ہوا آپ نے اس کو لغو فرما دیا (یعنی دیت نہیں دلوائی)۔

۴۷۷۴: اخبرنا عبدالجبار مرة اخرى عن سفيان عن عمرو عن عطاء صفوان بن يعلى عن يعلى وابن جريج عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن يعلى انه استاجر اجيرا فقاتل رجلا فعض يده فانتزعت ثنيته فخاصمه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال ايدعها يقضمها كقضم الفحل۔

۴۷۷۴: حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک آدمی کو ملازم رکھا اس کی دوسرے شخص سے لڑائی ہوئی اور اس کا ہاتھ دانت سے کاٹ لیا اس کا دانت نکل گیا پھر وہ شخص فریاد لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ تُو جانور کی طرح سے اس کو چبا ڈالتا۔

۴۷۷۵: اخبرنا اسحاق بن ابراهيم قال انبانا سفيان عن ابن جريج عن عطاء عن صفوان بن يعلى عن ابيه قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة تبوك فاستاجرت اجيرا فقاتل اجيري رجلا فعض الآخر فسقطت ثنيته فاتى النبي ﷺ فذكر ذلك له فاهدره النبي ﷺ

۴۷۷۵: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے جہاد کیا رسول کریم ﷺ کے ساتھ غزوۂ تبوک میں وہاں پر میں نے ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی۔ جس نے اس کا ہاتھ کاٹ ڈالا اور اس کا دانت نکل گیا اس پر وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اس کو لغو فرما دیا۔

۴۷۷۶: اخبرنا يعقوب بن ابراهيم قال حدثنا ابن علية قال انبانا ابن جريج قال اخبرني عطاء عن صفوان بن يعلى بن امية قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جيش العسرة وكان اوثق عمل لي في نفسي وكان لي اجير فقاتل انسانا فعض احدهما اصبع صاحبه فانتزع اصبعه فاندر ثنيته فسقطت فانطلق الى النبي صلى الله عليه وسلم فاهدر ثنيته و قال افيدع

۴۷۷۶: حضرت یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کے ہمراہ جیش العسرت میں جہاد کیا اور یہ کام میرے واسطے سب سے زیادہ سخت تھا میرا ایک ملازم تھا اس کی ایک شخص سے لڑائی ہوگئی اس نے دوسرے کی انگلی کاٹی دوسرے نے اپنی انگلی کھینچی تو اس کا دانت نکل کر گر گیا وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس کا دانت لغو فرما دیا اور فرمایا: کیا وہ اپنی انگلی تمہارے مُنہ میں رہنے دیتا اور تم اس کو چبا لیتے۔

يَدَهُ فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا۔

جیش العسرت کیا ہے؟

جیش العسرت یہ دراصل تاریخ اسلام کے مشہور جہاد غزوۂ تبوک کا نام ہے۔ غزوۂ تبوک میں اہل اسلام کو بہت زیادہ دشواریوں کا سامنا تھا سخت گرمی تھی سواری اور کھانے تک کا انتظام نہیں تھا۔ غیرمعمولی شدت تھی اس وجہ سے اس کو جیش العسرت یعنی تنگی والے لشکر کا نام دیا گیا اور حدیث شریف کے جملے ((وَ كَانَ أَوْثَقَ عَمَلِ)) مطلب یہ ہے کہ میرے دِل میں یہ کام سب سے زیادہ بڑا کام اور عظیم کام تھا۔

۴۷۷۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ فِيْ حَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ يَعْلٰى عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ الَّذِيْ عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَادِيَةَ لَكَ۔

۴۷۷۷: یہ روایت بھی اسی طرح ہے اور اس روایت میں اس طریقہ سے مذکور ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا (اس آدمی سے کہ جس کا دانت ٹوٹ گیا تھا) تجھ کو دیت نہیں ملے گی۔

۴۷۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ اَجِيْرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ آخَرُ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَقَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اَيَدَعُهَا فِيْ فِيْكَ تَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ۔

۴۷۷۸: حضرت صفوان بن یعلیٰ بن منیہ سے روایت کرتے ہیں حضرت یعلیٰ بن امیہ کے ایک ملازم نے دوسرے کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اس لیے کہ کاٹنے والے شخص کا دانت گر گیا تھا آپ نے اس کو لغو اور باطل کر دیا اور فرمایا کیا تمہارے مُنہ میں چھوڑ دیتا اور تم اس کو جانور کی طرح سے چباڈالتے۔

۴۷۷۹: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلٰى اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا اَوْجَعَهُ نَتَرَهَا فَاَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ۔

۴۷۷۹: حضرت صفوان بن یعلیٰ سے روایت ہے کہ ان کے والد نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ تبوک میں جہاد کیا اور ایک ملازم رکھا اس کی ایک آدمی سے لڑائی ہوگئی اور اس نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اس کے ہاتھ میں درد ہوا تو اس نے اپنا ہاتھ کھینچا جس سے دانت ٹوٹ گیا۔ پھر یہ معاملہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تمہارے میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو کاٹتا ہے جانور کی طرح۔ پھر آپ نے اس کا دانت لغو کر دیا (یعنی دانت کی دیت نہیں دلائی)۔

۲۱۷۳: بَابُ الْقَوَدِ فِي الطَّعْنَةِ

۴۷۸۰: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْسِمُ شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَخَرَجَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ قَدْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

باب: کچوکا لگانے میں قصاص

۴۷۸۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک آدمی آپ پر جھک گیا۔ آپ نے لکڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی کچوکا لگایا (یعنی لکڑی سے ہلکی سی ضرب لگائی)۔ (پھر) آپ نے فرمایا: آ جاؤ! مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے کہا نہیں! میں نے معاف کیا یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وسلم)

۴۷۸۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ الرِّبَاطِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ أَنْبَأَنَا أَبِي قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى يُحَدِّثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدَةَ بْنِ مُسَافِعٍ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِعُرْجُوْنٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔

۴۷۸۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے کہ اس دوران ایک آدمی آپ پر جھک گیا آپ نے لکڑی سے جو اس کے ہاتھ میں تھی اس کو کچوکا دیا وہ شخص چلایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آ جاؤ! تم مجھ سے انتقام لے لو۔ اس نے عرض کیا: نہیں! میں نے تو معاف کر دیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۲۱۷۴: بَابُ الْقَوَدِ مِنَ اللَّطْمَةِ

۴۷۸۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ إِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْأَعْلَى أَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يَقُوْلُ أَخْبَرَنِي ابْنُ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوْا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُوْنَ أَكْرَمُ عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَقَالُوْا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوْا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوْا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نَعُوْذُ

باب: طمانچہ مارنے کا انتقام

۴۷۸۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے اس کے دورِ جاہلیت کے کسی باپ دادا کو برا کہہ دیا۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ برا لگا اور انہوں نے اس شخص کے طمانچہ مار دیا اس شخص کی برادری آ گئی اور کہنے لگی کہ وہ ابن عباس کے طمانچہ مارے گی جس طریقہ سے کہ انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار نکال لیے۔ نبی کو اس واقعہ کی اطلاع ہوئی آپ منبر پر چڑھے اور فرمایا اے لوگو! تم واقف ہو کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ عزوجل کے نزدیک کس کی عزت زیادہ ہے؟ لوگوں نے کہا: آپ کی۔ آپ نے فرمایا: عباس میرے ہیں اور میں اُن کا ہوں۔ ہمارے مرے ہوئے باپ دادا کو برا نہ کہو تا کہ ہمارے زندہ لوگوں کو اس بات کا صدمہ نہ ہو۔ یہ بات سن کر وہ قوم آ گئی اور کہنے لگی یا

بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا.

٢١٧٥: بَاب الْقَوَدِ مِنَ الْجَبْذَةِ

٤٧٨٣: أَخْبَرَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِي الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ هِلَالٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا مَعَهُ حَتّٰى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَّرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلٰى بَعِيْرَيَّ هٰذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَّالِكَ وَلَا مِنْ مَّالِ أَبِيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتّٰى تُقِيْدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ لَا أُقِيْدُكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُوْلُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُقِيْدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلٰى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتّٰى اٰذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِّنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلٰى بَعِيْرٍ شَعِيْرًا وَعَلٰى بَعِيْرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوْا.

٢١٧٦: بَاب الْقِصَاصِ مِنَ السَّلَاطِيْنِ

٤٧٨٤: أَخْبَرَنَا مُؤَمَّلُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مَسْعُوْدٍ سَعِيْدُ ابْنُ إِيَاسٍ الْجُرَيْرِيُّ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ عَنْ أَبِي

رسول اللہ! ہم لوگ اللہ عز وجل کی پناہ مانگتے ہیں اللہ کے غصہ سے دُعا فرمائیں ہمارے واسطے بخشش کی۔

باب: پکڑ کر کھینچنے کا قصاص

۴۷۸۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے جس وقت آپ کھڑے ہوئے تو آپ کے ساتھ ہم بھی کھڑے ہوئے۔ چنانچہ ایک روز آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے ہوئے جس وقت مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک آدمی آپ کے پاس حاضر ہوا اور اس نے پیچھے کی طرف سے آپ کی چادر کھینچ لی۔ وہ چادر سخت تھی اس کھینچنے کی وجہ سے آپ کی گردن (مبارک) سرخ ہوگئی اس شخص نے کہا: اے محمد! میرے ان دونوں اُونٹ کو غلّہ دے دیں کیونکہ آپ اپنے مال میں سے نہیں دیتے اور نہ ہی اپنے والد کے مال میں سے دیتے ہیں۔ یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں استغفار کرتا ہوں اللہ عز وجل سے کبھی میں تجھ کو نہیں دوں گا جس وقت تک کہ تو اس گردن کے کھینچنے کا انتقام نہ دے۔ اس دیہاتی نے کہا قسم خدا کی میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین مرتبہ یہی جملے ارشاد فرمائے اور وہ دیہاتی شخص یہی بات کہتا رہا کہ میں کبھی اس کا انتقام نہیں دوں گا۔ جس وقت ہم نے دیہاتی شخص کی یہ بات سنی تو ہم لوگ دوڑ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچ گئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا میں اس کو قسم دیتا ہوں جو میری بات سنے کوئی شخص اپنی جگہ سے نہ رخصت ہو جس وقت تک کہ میں اجازت نہ دے دوں پھر رسول کریم نے ایک آدمی سے فرمایا کہ تم اس شخص کے ایک اُونٹ پر جو لاد دو اور ایک اونٹ کے اوپر کھجور لاد دو۔ پھر آپ نے لوگوں سے فرمایا: اب روانہ ہو جاؤ۔

باب: بادشاہوں سے قصاص لینا

۴۷۸۴: حضرت ابوفراس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی ذات (مبارک) سے انتقام دلواتے تھے۔

فِرَاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يُقِصُّ مِنْ نَفْسِهِ۔

۲۱۷۷: بَابُ السُّلْطَانِ يُصَابُ عَلٰى يَدِهٖ

باب: بادشاہ کے کام میں کسی قسم کی آفت یا مصیبت آ جائے؟

۴۷۸۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَاجَهْمِ بْنَ حُذَيْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاحَّهُ رَجُلٌ فِيْ صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهٗ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْقَوَدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَلَمْ يَرْضَوْا بِهٖ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَ كَذَا فَرَضُوْا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَتَوْنِيْ يُرِيْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَيْهِمْ كَذَا وَ كَذَا فَرَضُوْا قَالُوْا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّيْ خَاطِبٌ عَلَى النَّاسِ وَ مُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ ثُمَّ قَالَ اَرَضِيْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ۔

۴۷۸۵: اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول کرنے کے لئے بھیجا۔ ایک شخص نے ان سے لڑائی کی صدقہ دینے میں۔ حضرت ابوجہم رضی اللہ عنہ نے اس شخص کو مارا وہ شخص (کہ جس کو ابوجہم رضی اللہ عنہ نے مارا تھا) خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں آیا اور اس کے متعلقین بھی آئے اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کا قصاص دے دیں۔ آپ نے فرمایا تم اس قدر اس قدر دولت لے لو لیکن وہ لوگ اس بات پر رضامند نہیں ہوئے۔ آپ نے فرمایا: اچھا اب تم اس قدر لے لو۔ جب وہ لوگ رضامند ہوئے۔ نبیؐ نے ارشاد فرمایا: میں خطبہ دونگا لوگوں کے سامنے اور میں ان کو تمہارے رضامند ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انہوں نے عرض کیا: اچھا! جس وقت آپ نے خطبہ دیا تو فرمایا: یہ لوگ میرے پاس قصاص مانگنے آئے میں نے ان لوگوں سے اس قدر مال دینے کے لئے کہا وہ رضامند ہو گئے اس پر ان لوگوں نے کہا ہم لوگ رضامند نہیں ہوئے چنانچہ مہاجرین نے ان کو سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا تم لوگ ٹھہر جاؤ وہ ٹھہر گئے پھر آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا تم رضامند نہیں ہوئے؟ ان لوگوں نے عرض کیا: جی ہاں! راضی ہو گئے تھے۔ آپ نے فرمایا: میں خطبہ دیتا ہوں اور تم لوگوں کی خوشنودی کی اطلاع دیتا ہوں انہوں نے کہا۔ اچھا پھر آپ نے خطبہ پڑھا اور ان سے دریافت کیا تم رضامند ہو گئے انہوںؑ نے کہا۔ جی ہاں۔

۲۱۷۸: بَابُ الْقَوَدِ بِغَيْرِ حَدِيْدَةٍ

باب: تلوار کے علاوہ دوسری چیز سے قصاص لینے کے بارے میں

۴۷۸۶: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۷۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ایک

حَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ يَهُوْدِيًّا رَأَى عَلَى جَارِيَةٍ أَوْضَاحًا فَقَتَلَهَا بِحَجَرٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهَا رَمَقٌ فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَتْ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيْهَا أَنْ لَا فَقَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيْهَا أَنْ لَا قَالَ أَقَتَلَكِ فُلَانٌ فَأَشَارَ شُعْبَةُ بِرَأْسِهِ يَحْكِيْهَا أَنْ نَعَمْ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَتَلَهُ بَيْنَ حَجَرَيْنِ۔

لڑکی کو دیکھا وہ کنگن پہنے ہوئے ہے اس نے اس لڑکی کو پتھر سے مار ڈالا (اور مرنے والی لڑکی کے کنگن اتار لیے) پھر لوگ اس لڑکی کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے اور اس میں معمولی سی جان باقی تھی۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کہ تجھ کو فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارہ سے عرض کیا: نہیں! پھر آپ نے دوسرے کا نام لیا پھر اس نے اشارہ سے کہا نہیں پھر آپ نے اس (مذکورہ) یہودی شخص کا نام لیا تو اُس نے اشارہ سے کہا جی ہاں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی شخص کو بلوایا اور حکم فرمایا تو وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے۔

۴۷۸۷: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ خَالِدٍ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ عَنْ قَيْسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ سَرِيَّةً إِلَى قَوْمٍ مِّنْ خَثْعَمٍ فَاسْتَعْصَمُوْا بِالسُّجُوْدِ فَقُتِلُوْا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنِصْفِ الْعَقْلِ وَقَالَ إِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنْ كُلِّ مُسْلِمٍ مَعَ مُشْرِكٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا لَا تَرَاءَى نَارَاهُمَا۔

۴۷۸۷: حضرت قیس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے خثعم کی قوم کی جانب چھوٹا لشکر بھیجا وہ لوگ کفار کے ملک میں ٹھہرے انہوں نے (دشمنوں سے) پناہ لی اور سجدہ کر کے (یعنی ان لوگوں نے خود کو کافر ظاہر کرنے کے لئے سجدے کیے تاکہ وہ لوگ ان کو بھی کافر سمجھیں) پس کفار نے ان کو قتل کر دیا آپ نے حکم فرمایا ان کفار کو آدھی دیت دی جائے اسلئے کہ مسلمانوں کا بھی قصور تھا کہ وہ کس وجہ سے کفار کے ملک میں ٹھہرے پھر آپ نے فرمایا: اگر مسلمان مشرک کے ساتھ ہوتو میں اس مسلمان کا جوابدہ نہیں ہوں پھر نبی نے فرمایا: دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر دور رہیں کہ ایک دوسرے کی آگ دکھلائی نہ دے۔

۲۱۷۹: بَاب تَأْوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ

باب: آیت کریمہ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَأَدَاءٌ إِلَيْهِ بِإِحْسَانٍ کی تفسیر

۴۷۸۸: أَخْبَرَنَا الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَأَنَا أَسْمَعُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ فِيْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ الْقِصَاصُ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى الْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْأُنْثٰى بِالْأُنْثٰى إِلٰى قَوْلِهٖ فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ أَخِيْهِ

۴۷۸۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قوم بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت دینے کا حکم نہیں تھا تب اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی: كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ یعنی لازم کر دیا گیا تم پر ان لوگوں کا بدلہ جو کہ مارے جائیں آزاد شخص آزاد کے عوض اور غلام غلام کے عوض اور عورت عورت کے عوض پھر جس کو معاف ہو گیا اس کے بھائی کی جانب سے کچھ تو

شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِي الْعَمْدِ وَاتِّبَاعٌ بِمَعْرُوْفٍ يَقُوْلُ يَتَّبِعُ هٰذَا بِالْمَعْرُوْفِ وَ اَدَآءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ وَ يُؤَدِّيْ هٰذَا بِاِحْسَانٍ ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَ رَحْمَةٌ مِمَّا كُتِبَ عَلٰى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اِنَّمَا هُوَ الْقِصَاصُ لَيْسَ الدِّيَةَ۔

ایک معاف کرنے والے دستور پر چلے اور جس کو معاف ہوا تو وہ اچھی طرح سے دیت ادا کرے اور قاتل دیت اچھی طرح ادا کرے یہ تخفیف ہے تمہارے پروردگار کی جانب سے اور رحمت ہے کیونکہ تم سے پہلے جو لوگ تھے ان میں بدلہ ہی کا حکم تھا دیت کا حکم نہیں تھا۔

۴۷۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَرْقَاءُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَجَعَلَهَا عَلٰى هٰذِهِ الْاُمَّةِ تَخْفِيْفًا عَلٰى مَا كَانَ عَلٰى بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ۔

۴۷۸۹: حضرت مجاہد سے روایت ہے کہ اللہ عز وجل نے جو یہ فرمایا ہے کہ تم پر فرض قرار دیا گیا انتقام ان لوگوں کا جو کہ مارے گئے آخر تک اور بنی اسرائیل میں قصاص تو تھا لیکن دیت نہیں تھی اللہ عز وجل نے دیت کا حکم نازل فرمایا اور اس امت کے لئے تخفیف کی بنی اسرائیل سے۔

۲۱۸۰: بَابُ الْاَمْرِ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

باب: قصاص سے معاف کرنے کے حکم سے متعلق

۴۷۹۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قِصَاصٍ فَاَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۰: حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا آپ نے حکم فرمایا معاف کر دینے کا مگر یہ حکم وجوبی نہ تھا بلکہ ترغیب دی آپ نے اس کی۔

۴۷۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ وَ بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ وَ عَفَّانُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بَكْرٍ الْمُزَنِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ مَيْمُوْنَةَ وَلَا اَعْلَمُهُ اِلَّا عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا اُتِيَ النَّبِيُّ فِيْ شَيْءٍ فِيْهِ قِصَاصٌ اِلَّا اَمَرَ فِيْهِ بِالْعَفْوِ۔

۴۷۹۱: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں جس وقت قصاص کا مقدمہ آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم معافی کا حکم فرماتے (یعنی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے ورثہ کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے)

۲۱۸۱: بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ

باب: کیا قاتل سے دیت وصول کی جائے جس وقت

الدِّيَةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوَدِ

۴۷۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ مُسْهِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمَاعَةَ قَالَ أَنْبَأَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ أَخْبَرَنِي يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدٰى۔

مقتول کا وارث خون معاف کر دے؟

۴۷۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا ہدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۳: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدَ قَالَ أَخْبَرَنِيْ أَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى ابْنُ أَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَ إِمَّا أَنْ يُفْدٰى۔

۴۷۹۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی شخص قتل کر دیا جائے تو اس کے وارث کو اختیار ہے یا بدلہ اور انتقام یا فدیہ وصول کرے۔

۴۷۹۴: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى هُوَ ابْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِيْ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ مُرْسَلٌ۔

۴۷۹۴: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت ہے۔

۲۱۸۲: بَابُ عَفْوِ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

۴۷۹۵: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُصَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ سَلَمَةَ ح وَأَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا الْأَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُصَيْنٌ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَلَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَعَلَى الْمُقْتَتِلِيْنَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً۔

باب: خواتین کے خون معاف کرنا

۴۷۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے ان وارثوں کو جو کہ نزدیک کا رشتہ رکھتے ہیں پھر جو ان سے نزدیک ہوں اگرچہ عورت ہی ہو۔

۲۱۸۳: بَابُ مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ

باب: جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۴۷۹۶: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَا اَوْ رِمِّيَا تَكُوْنُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ بِعَصًا فَعَقْلُهٗ عَقْلُ خَطَأٍ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَقَوَدُ يَدِهٖ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهٗ وَ بَيْنَهٗ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَ الْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَّلَا عَدْلٌ۔

۴۷۹۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کوئی ہنگامہ کے دوران قتل کر دیا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی مار سے جو لوگوں کے درمیان ہونے لگے اس سے مارا جائے یا جو شخص لکڑی (کی چوٹ) سے مارا جائے تو اس کی دیت دلوائی جائے گی جس طریقہ سے کہ قتل خطا میں دیت دلوائی جاتی ہے اور جو شخص قصداً قتل کیا جائے تو اس میں قصاص واجب ہے اب جو شخص قصاص کو روکے گا تو اس پر لعنت ہے اللہ عزوجل کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی اس کا فرض اور نفل کچھ قبول نہیں ہوگا۔

قتل خطاء کی تفصیل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں لکڑی وغیرہ سے مرجانے وغیرہ کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی چیز سے ہلاک ہو جائے کہ عام طور پر جس سے کہ کوئی شخص نہیں مرتا جیسے لکڑی یا کوڑے وغیرہ کی مار سے مرجائے یا جس قتل میں قاتل کا علم نہ ہو تو وہ قتل خطاء میں داخل ہے اس میں قصاص نہیں ہے بلکہ قاتل پر دیت لازم ہے اور قتل عمد کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کو جان بوجھ کر تلوار' بندوق' پتھر' لوہے وغیرہ سے قتل کرے تو اس میں قصاص لازم ہے اس سلسلہ میں حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ یہ فرماتے ہیں جیسے کہ کوئی شخص ہتھیار سے قتل کر دیا جائے جیسے تلوار یا بندوق وغیرہ سے لیکن اگر کوئی شخص لکڑی سے مارا جائے تو اس کو شبہ عمد کہتے ہیں وہ قتل عمد نہیں ہے اور حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قتل شبہ عمد میں قصاص نہیں ہے ان کی دلیل آگے آنے والی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی مندرجہ ذیل حدیث ہے: ((عن عبدالله بن عمر عن النبی صل۲ قال قتل الخطاء بشبه العمد بالشوط والعصاء مائة من الدیل اربعون منها فی بطونها اولادها)) (نسائی شریف ص: ۲۱۷ مطبوعہ نظامی کان پور) نیز اس سلسلہ میں بحوالہ مرقاۃ حاشیہ نسائی میں ہے: "استبدل ابوحنیفه بحدیث عبدالله بن عمر علی ان القتل بالمثقل شبه عمد لا یوجب القصاص" ص: ۲۱۷۔ واضح رہے کہ مذکورہ حدود کا نفاذ اور قصاص لینے کا اختیار شرعی حکومت کو ہے یا امیر المؤمنین کو حاصل ہے۔ آج کے دور میں ہمارے ممالک میں حدود شرعیہ کا نفاذ نہیں ہے۔ مزید تفصیل کے لیے کتب فقہ کا مطالعہ فرمائیں۔

۴۷۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهٗ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِيْ عِمِّيَّةٍ اَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ اَوْ سَوْطٍ اَوْ

۴۷۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص ہنگامہ کے دوران مارا جائے یا تیروں اور کوڑوں کی یلغار سے مارا جائے جو لوگوں میں ہونے لگے اس سے ہلاک ہو یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی

عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَاءِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَ مَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا۔

جیسے کہ قتل خطاء میں دیت دلائی جاتی ہے اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص رو کے تو اس پر لعنت ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ حدیث شریف میں کوڑوں وغیرہ کے مارے جانے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جبکہ قاتل کا علم نہ ہو کہ کس کی مار سے وہ شخص مرا ہے تو اس کی دیت لازم ہوگی۔

۲۱۸۴: بَابُ كَمْ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَيُّوْبَ فِيْ حَدِيْثِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ فِيْهِ

باب: شبہ عمد کی دیت کیا ہوگی؟

۴۷۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَيُّوْبَ السَّخْتِيَانِيِّ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَتِيْلُ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ اَوِ الْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۷۹۸: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

قتل عمد کے بارے میں امام صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال فرمایا ہے کہ اگر کوئی شخص کوڑے یا لاٹھی یا پتھر سے ہلاک ہو جائے تو وہ قتل عمد میں داخل نہیں ہے بلکہ شبہ عمد میں داخل ہے اور اس میں دیت ہے قصاص نہیں ہے سابق میں تفصیل عرض کی جا چکی ہے۔

۴۷۹۹: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ۔

۴۷۹۹: اس مضمون کی روایت سابق میں گذر چکی ہے۔

۲۱۸۵: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى خَالِدٍ الْحَذَّاءِ

باب: سابقہ حدیث میں خالد الحذاء کے متعلق اختلاف

۴۸۰۰ اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ حَبِیْبِ بْنِ عَرَبِیٍّ قَالَ اَنْبَانَا حَمَّادٌ عَنْ خَالِدٍ یَعْنِی الْحَذَّاءَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا کَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ اَرْبَعُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۰- حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ کَامِلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَیْمٌ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّةَ فَقَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ الْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ فِیْهَا اَرْبَعُوْنَ ثَنِیَّةً اِلٰی بَازِلِ عَامِهَا کُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ۔

۴۸۰۱. رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ مکرمہ فتح کیا اس روز آپ نے خطبہ دیا تو آپ نے فرمایا آگاہ اور باخبر ہو جاؤ جو کوئی خطاء عمد سے کوڑے' لکڑی' پتھر سے مارا جائے تو اس میں (دیت) ایک سو اُونٹ ہیں چالیس اُونٹ ان میں سے (عمر کے اعتبار سے) ثنی ہوں اور تمام کے تمام (صحت کے اعتبار سے) وزن اور بوجھ لادنے کے لائق ہوں۔

۴۸۰۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنِ ابْنِ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اِنَّ قَتِیْلَ الْخَطَاِ قَتِیْلَ السَّوْطِ وَ الْعَصَا فِیْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ اَرْبَعُوْنَ مِنْهَا فِیْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

۴۸۰۲. حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قتل خطاء میں ایک سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ چالیس ان میں سے حاملہ ہوں۔

دیت کی تشریح:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں امنت سے مراد حاملہ اونٹنی ہیں یعنی چھ چھ سال کی چالیس اونٹنی ان میں سے حاملہ ہونا ضروری ہیں اور مذکورہ دیت قتل خطاء کی ہے اور اس دیت کے نفاذ کا حق شرعی حکومت کے حاکم کو ہے آج کے دور میں حدود شرعیہ نافذ نہیں ہیں۔

۴۸۰۳ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ عَنْ خَالِدٍ الْحَذَّاءِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ یَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَکَّةَ یَوْمَ

۴۸۰۳. ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ كُلَّ قَتِيْلِ خَطَإِ الْعَمْدِ اَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيْلِ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

٤٨٠٤: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْخَطَاءِ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

٤٨٠٤: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

٤٨٠٥: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بَزِيْعٍ قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ عَنْ خَالِدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ اَلَا وَاِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ قَتِيْلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

٤٨٠٥: ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس روز مکہ فتح کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

٤٨٠٦: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُدْعَانَ سَمِعَهُ مِنَ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلٰى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ وَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ صَدَقَ وَعْدَهُ وَ نَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهُ اَلَا اِنَّ قَتِيْلَ الْعَمْدِ الْخَطَاِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهِ الْعَمْدِ فِيْهِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ مُغَلَّظَةٌ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ خَلِفَةً فِيْ بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

٤٨٠٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی حمد فرمائی اور اس کی ثناء بیان کی اور فرمایا: اس خدا کا شکر ہے کہ جس نے اپنا وعدہ سچا فرمایا اور اپنے بندوں کی مدد فرمائی اور فوجوں کو تنہا خود ہی بھگا دیا باخبر ہو جاؤ کہ جو شخص خطاء عمد سے مارا جائے کوڑے یا لکڑی (وغیرہ) سے جو قتل عمد کے مشابہ ہے اس میں سو اُونٹ ہیں دیت مغلظہ ہے چالیس ان میں سے حاملہ ہوں (مراد اُونٹ سے اونٹنی ہیں)

٤٨٠٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَهْلُ ابْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ

٤٨٠٧: حضرت قاسم بن ربیعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مارا جائے خطا سے یعنی شبہ عمد کے طور سے کوڑے یا لکڑی

رَبِيعَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَأُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ مِنْهَا اَرْبَعُوْنَ فِي بُطُوْنِهَا اَوْلَادُهَا۔

سے تو اس کی دیت سو اُونٹ ہیں چالیس ان میں سے گابھن (یعنی حاملہ) ہوں۔

۴۸۰۸ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ ابْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ مُوْسٰى عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ بِنْتَ لَبُوْنٍ وَّ ثَلَاثُوْنَ حِقَّةً وَّ عَشْرَةٌ بَنِيْ لَبُوْنٍ ذُكُوْرٍ قَالَ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْقُرٰى اَرْبَعَمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَ يُقَوِّمُهَا عَلٰى اَهْلِ الْإِبِلِ اِذَا غَلَتْ رَفَعَ فِيْ قِيْمَتِهَا وَ اِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيْمَتِهَا عَلٰى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيْمَتُهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْاَرْبَعِمِائَةِ دِيْنَارٍ اِلٰى ثَمَانِمِائَةِ دِيْنَارٍ اَوْ عِدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلٰى اَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاةِ اَلْفَيْ شَاةٍ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْعَقْلَ مِيْرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيْلِ عَلٰى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّعْقِلَ عَلَى الْمَرْاَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوْا وَلَا يَرِثُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا اِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَاِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُوْنَ قَاتِلَهَا۔

۴۸۰۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خطاء سے مارا جائے اس کی دیت ایک سو اُونٹ ہیں تیس اونٹنیاں ہوں چار سال کی اور دس اُونٹ ہوں تین تین سال کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی قیمت لگاتے تھے گاؤں والوں پر چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور قیمت لگاتے تھے اُونٹ والوں پر جس وقت اُونٹ گراں ہوتے تو قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جس وقت سستے ہوتے تو قیمت بھی کم ہوتی جس طریقہ کا وقت ہوتا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو دینار تک ہوئی یا اتنی ہی قیمت اور مالیت کی چاندی اور حکم فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں پر دو سو گائے دینے کا اور بکری والوں پر دو ہزار بکریاں دینے کا اور حکم فرمایا آپ نے کہ دیت کا مال تقسیم کیا جائے گا مقتول کے ورثاء کے مطابق فرائض اللہ تعالیٰ کے جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبہ کو ملے گا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ عورت کی جانب سے وہ لوگ دیت ادا کریں جو کہ اس کے عصبات ہوں اور عورت کی دیت سے ان کو نہیں ملے گا لیکن جو اس کے ورثاء سے بچ جائے (یعنی ذوی الفروض سے) اور عورت قتل کر دی جائے تو اس کی دیت اس کے ورثاء کو ملے گی اور یہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں (اگر ان کا دل چاہے)۔

۲۱۸۶: بَابُ ذِكْرِ اَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَإِ

باب: قتل خطاء کی دیت کے متعلق

۴۸۰۹۔ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۴۸۰۹: حضرت خشف بن مالک ؓ سے روایت ہے کہ میں نے

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ حَجَّاجٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ خَشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَإِ عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَّ عِشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَّ عِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَّ عِشْرِينَ جَذَعَةً وَّ عِشْرِينَ حِقَّةً۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا قتل خطا کی دیت میں بیس اونٹنی ہیں دوسرے سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹ ہیں دوسرے سال میں لگے ہوئے اور بیس اونٹنیاں تیسرے سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں پانچ یں سال میں لگی ہوئی اور بیس اونٹنیاں چوتھے سال میں لگی ہوئی ادا کرنے کا۔

۲۱۸۷: بَابُ ذِكْرِ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ

باب: چاندی کی دیت سے متعلق

۴۸۱۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى عَنْ مُعَاذِ بْنِ هَانِىءٍ قَالَ حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ دِينَارٍ ح وَ أَخْبَرَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هَانِىءٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِينَارٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَجَعَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَ ذَكَرَ قَوْلَهُ إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللَّهُ وَ رَسُولُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِي أَخْذِهِمُ الدِّيَةَ وَاللَّفْظُ لِأَبِي دَاوُدَ۔

۴۸۱۰: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ایک شخص کو دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قتل کر ڈالا اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی اور فرمایا اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو مالدار کر دیا ہے اپنے فضل سے دیت لینے میں۔

۴۸۱۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُونٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو عَنْ عِكْرِمَةَ سَمِعْنَاهُ مَرَّةً يَقُولُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا يَعْنِي فِي الدِّيَةِ۔

۴۸۱۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ ہزار درہم کا دیت میں حکم فرمایا۔

۲۱۸۸: بَابُ عَقْلِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کی دیت سے متعلق

۴۸۱۲: أَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ يُونُسَ قَالَ حَدَّثَنَا ضَمْرَةُ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ عَيَّاشٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتَّى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا۔

۴۸۱۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورت کی دیت مرد کے برابر ہے ایک تہائی دیت تک پھر اس سے زیادہ عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف ہے۔

۲۱۸۹: بَابٌ كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ
باب: کافر کی دیت سے متعلق حدیث

۴۸۱۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُوْسٰى وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَقْلُ اَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ هُمُ الْيَهُوْدُ وَ النَّصَارٰى۔

۴۸۱۳: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر ذمی کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف ہے۔

ذمی کی دیت:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں کافر ذمی سے مشرک' کافر' یہودی' مجوسی' عیسائی' سب مراد (داخل) ہیں یعنی ان لوگوں کی دیت مسلمان کی دیت کے آدھے کے برابر ہے۔

۴۸۱۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

۴۸۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کافر کی دیت مسلمان کے نصف ہے یعنی مسلمان سے آدھی ہے۔

۲۱۹۰: بَاب دِيَةِ الْمُكَاتَبِ
باب: مکاتب کی دیت سے متعلق

۴۸۱۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْمُكَاتَبِ يُقْتَلُ بِدِيَةِ الْحُرِّ عَلٰى قَدْرِ مَا اَدّٰى۔

۴۸۱۵: حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حکم فرمایا: مکاتب کو اگر قتل کر دیا جائے تو جس قدر حصہ وہ بدل کتابت کا ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد شخص کے برابر ادا کرنا ہو گی۔

بدل کتابت کی وضاحت:

مذکورہ بالا حدیث میں بدل کتابت ادا کرنے سے مراد مکاتب کے اپنے آزاد ہونے کے لیے ادا کرنے والی رقم یا معاوضہ مراد ہے۔

۴۸۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الطَّائِفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۸۱۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مکاتب میں جس قدر وہ آزاد

مُعَاوِيَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْمُكَاتَبِ أَنْ يُؤْدَى بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِيَةَ الْحُرِّ۔

ہو گیا آزاد کے برابر دیت ادا کرنے کا۔

۴۸۱۷: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى عَنِ الْحَجَّاجِ الصَّوَّافِ عَنْ يَحْيَى عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُكَاتَبِ يُؤْدَى بِقَدْرِ مَا أَدَّى مِنْ مُكَاتَبَتِهِ دِيَةَ الْحُرِّ وَ مَا بَقِيَ دِيَةَ الْعَبْدِ۔

۴۸۱۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمایا مکاتب میں کہ اس کی دیت دی جائے جس قدر وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کے موافق۔

۴۸۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى بْنِ الطَّبَّاعِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ يَعْنِي ابْنَ هَارُونَ قَالَ أَنْبَأَنَا حَمَّادٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ وَعَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُكَاتَبُ يَعْتِقُ بِقَدْرِ مَا أَدَّى وَ يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَ يَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

۴۸۱۸: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب آزاد ہوگا کہ جس قدر اس نے ادا کیا اور اس پر حد قائم ہوگی جس قدر وہ آزاد ہوا اور اس کے مال میں ورثہ کوتر کہ ملے گا جتنا کہ وہ آزاد ہوا۔

۴۸۱۹: أَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِينَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَمْرٍو الْأَشْعَثِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ عِكْرِمَةَ وَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيرٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ مُكَاتَبًا قُتِلَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَرَ أَنْ يُؤْدَى مَا أَدَّى دِيَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِيَةَ الْمَمْلُوكِ۔

۴۸۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مکاتب دور نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں قتل کر دیا گیا آپ نے حکم فرمایا جتنا وہ آزاد ہوا ہے اسی قدر دیت آزاد شخص کے برابر ادا کی جائے باقی اس کی دیت غلام کے مثل دی جائے۔

۲۱۹۱ بَابُ دِيَةِ جَنِينِ الْمَرْأَةِ

باب: عورت کے پیٹ کے بچہ کی دیت

۴۸۲۰: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يُونُسَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللَّهِ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ امْرَأَةً خَذَفَتِ امْرَأَةً فَأَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي وَلَدِهَا خَمْسِينَ شَاةً وَ نَهَى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ أَرْسَلَهُ أَبُو نُعَيْمٍ۔

۴۸۲۰: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مار دیا (وہ عورت حمل سے تھی اور) اس کا حمل گر گیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کی دیت میں پچاس بکریاں دلوائیں اور اس روز سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر مارنے سے منع فرمایا۔

۴۸۲۱ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ صُهَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ بُرَيْدَةَ اَنَّ امْرَاَةً حَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتِ الْمَحْذُوْفَةُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَجَعَلَ عَقْلَ وَلَدِهَا خَمْسَمِائَةٍ مِّنَ الْغُرِّ وَنَهٰى يَوْمَئِذٍ عَنِ الْحَذْفِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا وَهْمٌ وَ يَنْبَغِيْ اَنْ يَّكُوْنَ اَرَادَ مِائَةً مِّنَ الْغُرِّ الْغَنَمِ وَ قَدْ رُوِيَ النَّهْيُ عَنِ الْحَذْفِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ۔

۴۸۲۱: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کے پتھر مارا اس کا حمل گر گیا پھر یہ مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے اس کے بچہ کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلوائیں اور آپ نے اس روز سے پتھر مارنے کی ممانعت فرمائی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے اور صحیح سو بکریاں ہیں یعنی آپ نے سو بکری دیت میں دلوائی۔

۴۸۲۲ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَخْذِفُ فَقَالَ لَا تَخْذِفْ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنِ الْخَذْفِ اَوْ يَكْرَهُ الْخَذْفَ شَكَّ كَهْمَسٌ۔

۴۸۲۲: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے دیکھا ایک شخص کو ''خذف'' کرتے ہوئے تو انہوں نے اس شخص کو منع فرمایا اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرماتے تھے یا آپ اس کو برا سمجھتے تھے۔

۴۸۲۳ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ عُمَرَ اسْتَشَارَ النَّاسَ فِي الْجَنِيْنِ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْجَنِيْنِ غُرَّةً قَالَ طَاوُسٌ اِنَّ الْفَرَسَ غُرَّةٌ۔

۴۸۲۳: حضرت طاؤس سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے مشورہ لیا لوگوں سے پیٹ کے بچہ کے بارے میں۔ حمل بن مالک رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غرہ کا حکم دیا۔ طاؤس رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۴۸۲۴ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنِيْنِ امْرَاَةٍ مِّنْ بَنِيْ لِحْيَانَ سَقَطَ مَيِّتًا بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ ثُمَّ اِنَّ الْمَرْاَةَ الَّتِيْ قَضٰى عَلَيْهَا بِالْغُرَّةِ تُوُفِّيَتْ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَنَّ مِيْرَاثَهَا لِبَنِيْهَا وَ زَوْجِهَا وَاَنَّ الْعَقْلَ عَلٰى عَصَبَتِهَا۔

۴۸۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں جو کہ گر گیا تھا اور وہ عورت قبیلہ بنی لحیان میں تھی ایک غرہ یعنی غلام یا باندی دلوانے کا اور پھر جس عورت پر حکم ہوا غلام یا باندی دینے کا وہ عورت مر گئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور شوہر کو ملے اور دیت اس کی قوم کے لوگ ادا کریں گے۔

۴۸۲۵ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ

۴۸۲۵: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل میں سے

حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ یُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ وَسَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ قَالَ اقْتَتَلَتِ امْرَاَتَانِ مِنْ هُذَیْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی بِحَجَرٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَقَتَلَتْهَا وَمَا فِیْ بَطْنِهَا فَاخْتَصَمُوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ دِیَةَ جَنِیْنِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ اَوْ وَلِیْدَةٌ وَ قَضٰی بِدِیَةِ الْمَرْاَةِ عَلٰی عَاقِلَتِهَا وَ وَرَّثَهَا وَلَدَهَا وَمَنْ مَّعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِیُّ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَیْفَ اُغَرِّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ اَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِیْ سَجَعَ۔

دوخواتین ایک دوسرے سے لڑ پڑیں اور ایک خاتون نے دوسری کے پتھر مار دیا اور وہ مرگئی اور اس کا بچہ بھی مر گیا جو کہ اس کے پیٹ میں تھا پھر ان لوگوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے فریاد کی بچہ کی دیت مارنے والی خاتون کے خاندان سے دلوائی اور وہ دیت اس خاتون کے لڑکے کو ملی جو کہ مرگئی تھی اور جو وارث اس کے تھے یہ بات سن کر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا اور عرض کیا۔ یا رسول اللہ! میں اس کا کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ کھایا اور نہ پیا نہ وہ بولا اور نہ ہی اس نے شور مچایا۔ یہ خون تو لغو اور باطل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ کاہنوں کا مرکز ہے (یعنی یہ قافیہ والا کلام بولتا ہے) اور قرآن کریم کے خلاف بولتا ہے کیونکہ اس نے سجع سے گفتگو کی۔

۴۸۲۶ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ مِنْ هُذَیْلٍ فِیْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ رَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰی فَطَرَحَتْ جَنِیْنَهَا فَقَضٰی فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ۔

۴۸۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کی دوخواتین نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ایک دوسرے کو پتھر سے مارا اس کا بچہ مرگیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غرہ دینے کا حکم فرمایا۔ یعنی ایک غلام یا ایک باندی کا (دینے کا حکم فرمایا)۔

۴۸۲۷ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰی فِی الْجَنِیْنِ یُقْتَلُ فِیْ بَطْنِ اُمِّهٖ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ وَلِیْدَةٍ فَقَالَ الَّذِیْ قَضٰی عَلَیْهِ كَیْفَ اُغَرِّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ یُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْكُهَّانِ۔

۴۸۲۷: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی دینے کا) حکم فرمایا پھر آپ نے جس پر حکم فرمایا اس نے کہا کہ اس کا میں کس طریقہ سے تاوان ادا کروں کہ جس نے نہ تو کھایا اور نہ ہی پیا اور نہ اس نے شور مچایا نہ گفتگو کی۔ ایسے کا خون تو لغو ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا یہ تو کاہن ہے (یعنی کاہنوں جیسی باتیں بنا رہا ہے)

خلاصة الباب ☆ خذف کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں خذف انگلی سے پتھر یا کنکری مارنے کو کہتے ہیں یا خذف لکڑی میں پتھر مارنے کو کہتے ہیں: قولها عن الخذف حصاة اوبواة تاذ بين سسانك و ترمى بها او حرفةً من خشب ثم ترى بها الحصاة بين ابهامك والسبابة - مجمع البحار ۳۳۷ على النسائی ص ۳۳۷ نظامی کان پور۔

حمل کی دیت: مذکورہ بالا حدیث شریف ۴۸۲۳ میں جو فرمایا گیا ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے بچے کے بارے میں مشورہ فرمایا اس سے مراد حمل کی دیت سے متعلق مشورہ کرنا ہے اور غرہ سے مراد ایک باندی یا غلام ہے یعنی اگر کوئی شخص حمل چوٹ وغیرہ سے گرادے تو اس کی دیت ایک باندی یا غلام دینا اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ گھوڑا بھی اس دیت میں دے سکتے ہیں۔

قافیہ دار گفتگو: مطلب حدیث ۴۸۲۷ یہ ہے کہ اس حمل نے نہ تو آواز دی نہ شور مچایا اور نہ ہی اس نے کسی قسم کی جاندار جیسی حرکت کی یعنی اگر کسی نے حمل ساقط کرا دیا تو اس کی دیت کچھ نہیں ہونا چاہیے اور حدیث بالا کے آخری جملہ ((انّما هذا من الْكُهَّانِ)) یعنی یہ شخص تو کاہنوں میں سے لگتا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ کاہن (یعنی پیشین گوئی کرنے والا غیب کی باتیں جاننے والا) بھی اسی قسم کی بیہودہ اور لایعنی باتیں کرتا ہے تاکہ لوگوں کے دلوں میں اس کی گفتگو سے اثر پیدا ہو۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے قافیہ دار اور مسجع دار گفتگو اور لچھے دار باتوں کی ممانعت معلوم ہوتی ہے اور ایک حدیث شریف میں تو ایسے مسجع دار کلام کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کہ جس جگہ کوئی شخص کسی کا حق باطل کلام اور فصاحت و بلاغت کے زور سے منوانا چاہے۔

۴۸۲۸: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ وَهُوَ ابْنُ تَمِيمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَائِدَةُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ اِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَاُتِيَ فِيهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِى الْجَنِيْنِ غُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا اَدِىْ مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ هٰذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ۔

۴۸۲۸: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ اس وقت حاملہ تھی پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا (یعنی حمل ساقط کرا دیا) اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں مسجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔

۲۱۹۲: بَابُ صِفَةِ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلٰى مَنْ دِيَةُ الْاَجِنَّةِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ

باب: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں راویوں کے اختلاف اور قتل شبہ عمد اور بیٹ

النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نَضِيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ

کے بچہ کی دیت کس پر ہے؟

۴۸۲۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ الْخُزَاعِيِّ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُوْلَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِيْ بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ اَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ۔

۴۸۲۹: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مار کر ہلاک کر دیا۔ وہ اس وقت حاملہ تھی۔ یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان پر دیت کا اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر قاتلہ کے خاندان کے لوگوں نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا گنواروں کی طرح سے گفتگو میں سجع کرتا ہے (یعنی خواہ مخواہ فصاحت و بلاغت جھاڑتا ہے)۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر دیت لازم کر دی۔

۴۸۳۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَ قَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْاَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِيْ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضٰى لِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۰: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنی حاملہ سوکن کو ایک خیمہ کی لکڑی سے مارا جس سے وہ مرگئی۔ پھر یہ مقدمہ خدمت نبوی میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے خاندان سے دیت ادا کرائی اور بچہ کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔ یہ سن کر خاندان کے لوگوں میں سے ایک دیہاتی نے کہا کہ ہم کس طریقہ سے دیت ادا کریں اس لیے کہ جس بچہ یا حمل نے نہ تو کھایا اور نہ پیا نہ وہ رویا" اس نے تو اپنا خون ضائع کر دیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا دورِ جاہلیت کی طرح کلام میں سجع کرتا ہے۔

۴۸۳۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ مِنْ بَنِيْ لِحْيَانَ ضَرَّتَهَا بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَقَتَلَتْهَا وَ كَانَ

۴۸۳۱: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی لحیان کی ایک عورت نے اپنی سوکن کو خیمہ کی لکڑی سے مارا' جس سے وہ مرگئی اور مقتولہ حاملہ تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قاتلہ کے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور مقتولہ کے پیٹ کے بچے کے عوض ایک غرہ کا حکم فرمایا۔

بِالْمَقْتُوْلَةِ حَمْلٌ فَقَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَلِمَا فِيْ بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ۔

۴۸۳۲ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ امْرَاَتَيْنِ كَانَتَا تَحْتَ رَجُلٍ مِّنْ هُذَيْلٍ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ فُسْطَاطٍ فَاَسْقَطَتْ فَاخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَا صَاحَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى بِالْغُرَّةِ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ۔

۴۸۳۲ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ایک نے دوسری کے خیمہ کی لکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا۔قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے :ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں' جس نے نہ شور کیا' نہ آواز نکالی' نہ کھایا' نہ پیا۔تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا .کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں سجع کرتا ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۳ اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ هُذَيْلٍ كَانَ لَهُ امْرَاَتَانِ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِعَمُوْدِ الْفُسْطَاطِ فَاَسْقَطَتْ فَقِيْلَ اَرَاَيْتَ مَنْ لَا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ فَقَضٰى فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ وَجُعِلَتْ عَلٰى عَاقِلَةِ الْمَرْاَةِ اَرْسَلَهُ الْاَعْمَشُ۔

۴۸۳۳: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ہذیل قبیلہ کے ایک آدمی کی دو بیویاں تھیں۔ایک نے دوسری کے خیمہ کی لکڑی ماری جس سے اس کا حمل ساقط ہو گیا۔(انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں مقدمہ پیش کیا) قاتلہ کے خاندان والے کہنے لگے ہم کس طرح اس جنین کی دیت ادا کریں' جس نے نہ شور کیا' نہ آواز نکالی' نہ کھایا' نہ پیا۔تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا گنواروں کی طرح گفتگو میں سجع کرتا ہے۔پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کے خاندان پر ایک غرہ کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۴ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبٌ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَاَةٌ ضَرَّتَهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلٰى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِيْ بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلٰى عَصَبَتِهَا فَقَالُوْا نَعْقِلُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا

۴۸۳۴ حضرت ابراہیم سے مروی ہے کہ ایک عورت نے اپنی سوکن کو درآنحالیکہ وہ حاملہ تھی پتھر مار کر مار دیا تو آپؐ نے اسکے خاندان پر مقتولہ کی دیت اور جنین کے عوض ایک غرہ لازم کر دیا تو انہوں نے کہا ہم اسکی دیت دیں جس نے نہ پیا' نہ کھایا اور نہ آواز نکالی۔اس جیسے کا خون تو ضائع ہوتا ہے۔آپ نے فرمایا کیا سجع بولتے ہو گنواروں کی طرح اور حکم یہی ہے جو میں کہہ رہا ہوں یعنی اسکے مطابق کرنا ہوگا۔

اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْاَعْرَابِ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكُمْ۔

۴۸۳۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمْ صَخَبٌ فَرَمَتْ اِحْدَاهُمَا الْاُخْرٰى بِحَجَرٍ فَاَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْاَةُ فَقَضٰى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا اِنَّهَا قَدْ اَسْقَطَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ اَبُو الْقَاتِلَةِ اِنَّهُ كَاذِبٌ اِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا اَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكِهَانَتِهَا اِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَتْ اِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْاُخْرٰى اُمَّ غَطِيْفٍ۔

۴۸۳۵: حضرت ابن عباس بڑھ سے روایت ہے کہ دو خواتین تھیں ان میں آپس میں تکرار ہوگئی ایک نے دوسری کے پتھر مار دیا اس کے پیٹ سے ایک لڑکا گر گیا (یعنی حمل میں لڑکا تھا جو کہ چوٹ کی وجہ سے مر گیا) اور اس لڑکے کے بال نکل آئے تھے وہ لڑکا مرا ہوا تھا اور مار یعنی وہ عورت بھی مر گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت کا حکم فرمایا مارنے والی کے کنبے پر اس کے چچا نے کہا یا رسول اللہ! لڑکا بھی تو گرا اس کے بال نکل آئے تھے (یعنی اس کی بھی دیت ادا کراؤ) اس مارنے والی خاتون کے والد نے کہا وہ جھوٹا ہے خدا کی قسم! نہ اس بچہ نے آواز نکالی نہ اس نے خدا کی قسم کھایا نہ پیا ایسے خون کا کیا (تاوان ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر ارشاد فرمایا دور جاہلیت کی طرح یہ سجع کرتا ہے بلاشبہ لڑکے کے عوض ایک غرہ (یعنی ایک غلام یا باندی) ادا کرنا ہوگا۔ حضرت ابن عباس بڑھ نے فرمایا کہ ایک خاتون ملیکہ تھی اور دوسری کا نام اُم غطیف تھا۔

۴۸۳۶: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا الضَّحَّاكُ بْنُ مَخْلَدٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهُ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى كُلِّ بَطْنٍ عُقُوْلَةً وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى اَنْ يَتَوَلّٰى مُسْلِمًا بِغَيْرِ اِذْنِهِ۔

۴۸۳۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قوم کے لیے تحریر فرمایا ہر قوم پر اس کی دیت ہے اور کسی شخص کو حلال نہیں ہے ولا کرنا بغیر اجازت اپنے مالک کے۔

۴۸۳۷: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ مُصَفًّى قَالَا حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

۴۸۳۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب (اور علاج) سے ناواقف ہو تو وہ ذمہ دار ہے اور ضامن ہے۔

۴۸۳۸: اَخْبَرَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ

۴۸۳۸: ترجمہ حسب سابق ہے۔

اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مِثْلَهٗ سَوَاءً۔

خلاصۃ الباب ☆ ولاء سے متعلق وضاحت: ہر ایک قوم پر اس کی دیت کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص ان میں سے اس قسم کا جرم کرے گا کہ جس کی دیت خاندان والوں پر ہو تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور ولاء کی وضاحت یہ ہے کہ جو غلام آزاد ہوا اس کا ترکہ اور وارث قریب نہ ہو تو اس کا ترکہ اس کے آزاد کرنے والے کو ملتا ہے اور اگر وہ غلام کسی جرم کا ارتکاب کرے تو دیت بھی آزاد کرنے والے کو ادا کرنا ہوتی ہے اب کسی شخص کے لئے یہ درست نہیں کہ اس غلام سے ولاء کا معاملہ کرے یعنی اس غلام کا ترکہ اپنے واسطے مقرر کرانے کی کوشش کرے اور اس غلام کی دیت کی ذمہ داری لے جس وقت تک کہ اس کا مالک اس کی اجازت نہ دے دے۔

علاج کے ضامن ہونے کا مفہوم: یہ ہے کہ اگر کوئی شخص اس کی دوا سے یا علاج سے مرجائے تو اس کو دیت ادا کرنا ہوگی اور مسلمان حاکم کو چاہیے کہ ایسے ناواقف حکیم یا ڈاکٹر کو علاج کرنے سے منع کر دے اور ایسے شخص کا علاج معالجہ کرنا گناہ ہے اگر وہ باز نہ آئے تو اس کو قانون سے منع کرے اور یہی حکم ان لوگوں کا ہے جو کہ فرضی سند اور جعلی سرٹیفکیٹ وغیرہ حاصل کر کے لوگوں کا علاج کرتے ہیں بلکہ ایسے افراد اور زیادہ مجرم ہیں سزا اور تعزیر کے مستحق ہیں۔

۲۱۹۳: بَابُ هَلْ يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِجَرِيْرَةِ غَيْرِهٖ

باب: کیا کوئی شخص دوسرے کے جرم میں گرفتار اور ماخوذ ہوگا؟

۴۸۳۹: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبْجَرَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مَعَ اَبِيْ فَقَالَ مَنْ هٰذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِيْ اَشْهَدُ بِهٖ قَالَ اَمَا اِنَّكَ لَا تَجْنِيْ عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِيْ عَلَيْكَ۔

۴۸۳۹: حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اپنے والد کے ساتھ۔ آپ نے دریافت کیا (یعنی) میرے والد سے فرمایا: تمہارے ساتھ کون ہے؟ اس نے کہا: میرا لڑکا ہے آپ گواہ رہیں۔ آپ نے فرمایا: تمہارا جرم قصور اس پر نہیں ہے اور اسکا جرم تم پر نہیں ہے۔

اہلِ خاندان پر دیت:

حدیث کے جملہ تمہارا جرم اور قصور اس پر نہیں ہے کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے جاہلیت کا دستور تھا کہ والد کے عوض اس کا بیٹا اور بیٹے کے عوض والد ماخوذ ہوتا تھا اسلام نے ایسے جابرانہ قانون کو ختم اور منسوخ کر دیا۔ ہر ایک اپنے عمل اور جرم کا ذمہ دار ہے لیکن اسلام نے قاتل کے عاقلہ یعنی قاتل کے اہلِ خاندان پر دیت لازم کرنے کا جو قانون بنایا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تاکہ وہ اہل خاندان ایسے جرائم پیشہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو جرم کے ارتکاب اور قتل جیسے بدترین فعل سے روکنے کی کوشش کریں اور انسان چونکہ اپنے خاندان والوں کے زعم میں ہی قتل تک کا ارتکاب کرتا ہے اس کی وجہ سے عاقلہ یعنی اہلِ خاندان پر دیت لازم کی گئی۔ واللہ اعلم۔

۴۸۴۰: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ ابْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَشْعَثَ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوْعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَخْطُبُ فِيْ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَهَتَفَ بِصَوْتِهٖ اَلَا لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلَى الْاُخْرٰى۔

۴۸۴۰: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم قبیلہ انصار کے چند حضرات کو خطبہ سنا رہے تھے کہ اس دوران ان لوگوں نے کہا۔ یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں کہ جنہوں نے دورِ جاہلیت میں فلاں آدمی کو مارا تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بلند آواز سے فرمایا: باخبر ہو جاؤ ایک آدمی کے جرم میں دوسرے شخص پر (تاوان) نہیں ہوتا۔ یعنی ایک کے قصور کی وجہ سے دوسرا ماخوذ نہ ہوگا۔

۴۸۴۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ ابْنُ هِشَامٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ انْتَهٰى قَوْمٌ مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۱: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ سَمِعْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ هِلَالٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَتَلُوْا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۲: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنِ الْاَسْوَدِ ابْنِ هِلَالٍ وَّكَانَ قَدْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۴۸۴۳: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ قبیلہ بنو

وَسَلَّمَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ اَصَابُوْا رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى قَالَ شُعْبَةُ اَيْ لَا يُؤْخَذُ اَحَدٌ بِاَحَدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

ثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنِ الْاَشْعَثِ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوْعٍ الَّذِيْنَ اَصَابُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يَعْنِيْ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى نَفْسٍ۔

۴۸۴۴: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۵: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ فِيْ حَدِيْثِهٖ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ يَرْبُوْعٍ قَالَ اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ اِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ فُلَانٍ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِيْ نَفْسٌ عَلٰى اُخْرٰى۔

۴۸۴۵: حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے کچھ لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے۔ آپ اس وقت خطبہ دے رہے تھے ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ کے لوگ ہیں کہ انہوں نے فلاں آدمی کو صحابہ کرام میں سے قتل کر دیا تھا۔ آپ نے فرمایا: ایک شخص کے قصور میں دوسرا نہیں پکڑا جائے گا۔

۴۸۴۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زِيَادِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ عَنْ جَامِعِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُوْ ثَعْلَبَةَ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْلَنَا بِثَارِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْتُ بَيَاضَ اِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا تَجْنِيْ اُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ۔

۴۸۴۶: حضرت طارق محاربی سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے عرض کیا یارسول اللہ! یہ قبیلہ بنوثعلبہ ہیں کہ جنہوں نے فلاں شخص کو دورِ جاہلیت میں قتل کر دیا تھا لہٰذا ہمارا انتقام دلوائیں۔ آپ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھالیے یہاں تک کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ آپ فرماتے تھے والد کے جرم کا مواخذہ لڑکے سے نہیں کیا جائے گا۔ دو مرتبہ یہی جملہ فرمایا۔

۲۱۹۴: بَابُ الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ

۴۸۴۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ حُمَيْدٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الْعَلَاءُ وَهُوَ ابْنُ الْحَرِثِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَضَى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا۔

باب: اگر آنکھ سے دکھلائی نہیں دیتا ہو لیکن وہ اپنی جگہ قائم ہو اس کو کوئی شخص اُکھاڑ دے

۴۸۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو آنکھ نابینا ہو لیکن اپنی جگہ قائم ہو پھر وہ نکالی جائے تو اس میں آنکھ کی دیت تہائی دینی ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو دانت سیاہ پڑ گیا ہو اس کے نکالنے میں تہائی دیت ادا کرنا ہوگی۔

۲۱۹۵: بَابُ عَقْلِ الْأَسْنَانِ

۴۸۴۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنْ حُسَيْنٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ۔

۴۸۴۹: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ أَبِي عَرُوبَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا۔

باب: دانتوں کی دیت کے متعلق

۴۸۴۸: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانتوں میں پانچ اُونٹ ہیں (یعنی ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ دینا ضروری ہے)

۴۸۴۹: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام دانت برابر ہیں ہر ایک میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۲۱۹۶: بَابُ عَقْلِ الْأَصَابِعِ

۴۸۵۰: أَخْبَرَنَا أَبُو الْأَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۱: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ مَسْرُوقِ بْنِ أَوْسٍ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ

باب: اُنگلیوں کی دیت سے متعلق

۴۸۵۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں (یعنی ہر ایک انگلی میں دس اونٹ ادا کرنا ہوں گے جو کہ مکمل دیت کا دسواں جزو ہے)۔

۴۸۵۱: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انگلیاں برابر ہیں ہر ایک میں دس اُونٹ ہیں۔

نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا۔

۴۸۵۲: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَلْخِيُّ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ غَالِبٍ التَّمَّارِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ۔

۴۸۵۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا: انگلیاں تمام برابر ہیں ہر ایک میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۳: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ لَمَّا وُجِدَ الْكِتَابُ الَّذِيْ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِيْ ذَكَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوْا فِيْهِ وَفِيْمَا هُنَالِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا۔

۴۸۵۳: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اس کتاب کو پایا جو کہ حضرت عمرو بن حزام کے پاس موجود تھی انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو لکھوایا تھا ان کے لیے اس میں لکھا تھا کہ انگلیوں میں دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ قَتَادَةُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ يَعْنِي الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ۔

۴۸۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۴۸۵۵: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ الْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ۔

۴۸۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: یہ اور یہ برابر ہیں یعنی انگوٹھا اور چھنگلی انگلی۔

۴۸۵۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: انگلیاں کاٹنے میں دس دس اُونٹ ہیں۔

۴۸۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ وَفِي الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ۔

۴۸۵۷: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ دیا اور اس میں فرمایا: انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ وَابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ۔

۴۸۵۸: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا جبکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پشت مبارک خانہ کعبہ سے لگائے ہوئے تھے کہ اُنگلیاں برابر ہیں۔

۲۱۹۷: بَابُ الْمَوَاضِحِ

باب: ہڈی تک پہنچ جانے والا زخم

۴۸۵۹: اَخْبَرَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهٗ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَكَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ۔

۴۸۵۹: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ فتح فرمایا تو خطبہ میں ارشاد فرمایا: ہر ایک زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۲۱۹۸: بَابُ ذِكْرِ حَدِيْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافُ النَّاقِلِيْنَ لَهٗ

باب: عمرو بن حزم کی حدیث اور راویوں کا اختلاف

۴۸۶۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَكَمُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ الزُّهْرِیُّ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ كِتَابًا فِيْهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَ بَعَثَ بِهٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ هٰذِهٖ نُسْخَتُهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى شُرَحْبِيْلَ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ وَالْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِ كُلَالٍ قَيْلِ ذِیْ رُعَيْنٍ وَمَعَافِرَ وَ هَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ وَكَانَ فِیْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَيِّنَةٍ فَاِنَّهٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ يَّرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِی النَّفْسِ

۴۸۶۰: حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کتاب تحریر فرمائی اہل یمن کے لئے اس میں فرض اور سنت اور دیت کی حالت تحریر تھی وہ تحریر آپ نے حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجی وہ پڑھی گئی اہل یمن پر اس میں تحریر تھا: "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے جو کہ اللہ عزوجل کے نبی ہیں رحمت نازل ہو اللہ عزوجل کی ان پر اور سلام شرحبیل بن عبد کلال اور نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کو معلوم ہو جو کہ رئیس ہیں قبیلہ ذی رعین اور معافر اور ہمدان کے اس میں یہ بھی تحریر تھا کہ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ قتل کر دے اور گواہان سے اس پر خون ثابت ہو (یا وہ شخص اقرار کرے) تو اس سے انتقام لیا جائے گا لیکن جس وقت مقتول کے ورثاء معاف کر دیں معلوم ہو کہ جان کی دیت سو اُونٹ ہیں اور ناک جس وقت پوری کاٹی جائے پوری دیت ہے (یعنی سو اُونٹ ہیں) اس طریقہ سے زبان کی اور ہونٹوں اور فوطوں اور شرم گاہ اور پشت اور دو آنکھ کی پوری دیت ہے اور ایک

الدِّيَةَ مِائَةٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ وَفِي اللِّسَانِ الدِّيَةُ وَفِي الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي كُلِّ أَصْبُعٍ مِّنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ خَالَفَهُ مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ۔

٤٨٦١ أَخْبَرَنَا الْهَيْثَمُ بْنُ مَرْوَانَ بْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ عِمْرَانَ الْعَنْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ أَرْقَمَ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهُ فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمَنِ وَهَذَا أَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ وَسُلَيْمَانُ ابْنُ أَرْقَمَ مَتْرُوكُ الْحَدِيثِ وَقَدْ رَوَى هَذَا الْحَدِيثَ يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ مُرْسَلًا۔

٤٨٦٢ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي يُونُسُ بْنُ يَزِيدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

پاؤں میں آدھی دیت واجب ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے اور جو زخم دماغ کے مغز تک پہنچ جائے اس میں آدھی دیت (اور ایک نسخہ میں ہے کہ تہائی دیت ہے) اور جو زخم پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی ہٹ جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور ہر ایک انگلی میں ہاتھ یا پاؤں کی دس اُونٹ ہیں اور دانت میں پانچ اُونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اُونٹ دیت ہے اور مرد کو قتل کیا جائے گا عورت کے عوض اور سونے والے لوگوں (یعنی سنار وغیرہ پر) ایک ہزار دینار دیت ہے۔

٤٨٦١: ترجمہ سابق کے مطابق ہے اور اس روایت میں اس طرح ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے اور ایک پاؤں میں آدھی دیت ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ یہ روایت صحیح کے زیادہ نزدیک ہے یعنی یہ روایت درست معلوم ہوتی ہے اور اس کی سند میں سلیمان بن ارقم راوی ہیں جو کہ متروک الحدیث ہے۔

٤٨٦٢: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑھا (یعنی ان کی تحریر پڑھی) جو کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لئے تحریر فرمائی تھی جس وقت ان کو مقرر فرمایا تھا نجران والے

الَّذِیْ كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِيْنَ بَعَثَهُ عَلٰى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ وَ كَتَبَ الْاٰيَاتِ مِنْهَا حَتّٰى بَلَغَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هٰذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ نَحْوَهٗ۔

۴۸۶۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِالْوَاحِدِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ جَاءَ نِیْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِیْ رُقْعَةٍ مِّنْ اَدَمٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ هٰذَا بَيَانٌ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ فَتَلَا مِنْهَا اٰيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِی النَّفْسِ مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِی الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيْضَةً وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِی الْاَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِی الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

۴۸۶۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِیْ كَتَبَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ اِنَّ فِی النَّفْسِ مِائَةً مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِیَ جَدْعًا مِائَةٌ مِّنَ الْاِبِلِ وَفِی الْمَاْمُوْمَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِی الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِی الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِی الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِی الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِی كُلِّ اِصْبَعٍ

پر۔ وہ کتاب حضرت ابوبکر بن حزم کے پاس تھی اس میں تحریر تھا کہ یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے کہ اے اہل ایمان! تم لوگ اقرار کو مکمل کرو (یعنی معاہدہ کی پابندی کرو) اس کے بعد چند آیات تحریر فرمائیں اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ تک پھر تحریر فرمایا کہ یہ تحریر زخموں کی ہے (یعنی زخم کی دیت سے متعلق) اور جان میں ایک سو اُونٹ ہیں جس طریقہ سے اوپر گذرا۔

۴۸۶۳: حضرت ابن شہاب سے روایت ہے کہ میرے پاس حضرت ابوبکر بن حزم ایک کتاب لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی تھی وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے تھی یہ ایک بیان ہے خدا اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اے اہلِ ایمان! تم لوگ اقرار کو پورا کرو (یعنی معاہدات کی پابندی کرو) پھر اس کے بعد چند آیات کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا کہ جان میں ایک سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے اس میں ایک تہائی دیت ہے اور جس سے ہڈی جگہ سے ہل جائے اس میں پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں (دیت) دس دس اُونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں دیت پانچ اُونٹ ہیں (یعنی زخم ایسا سخت لگ جائے تو اس کی دیت پانچ اُونٹ ہیں۔)

۴۸۶۴: حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر بن حزم میرے پاس ایک تحریر لے کر آئے جو کہ چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھی ہوئی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے یہ بیان ہے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے اے ایمان والو پورا کرو اقرار کو اس کے بعد چند آیاتِ کریمہ تلاوت فرمائیں پھر فرمایا جان میں سو اُونٹ ہیں اور آنکھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور ہاتھ میں پچاس اُونٹ ہیں اور پاؤں میں پچاس اُونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچ جائے اس میں تہائی دیت ہے اور اگر (زخم) پیٹ کے اندر تک پہنچ جائے تو اس میں تہائی دیت ہے اور (جس زخم یا چوٹ سے) ہڈی جگہ سے ہل

مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِّنَ الْإِبِلِ وَفِى السِّنِّ خَمْسٌ وَفِى الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ۔

جائے اس میں دیت پندرہ اُونٹ ہیں اور انگلیوں میں دس دس اُونٹ ہیں اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ دیت ہے اور جس زخم سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اُونٹ ہیں۔

۴۸۶۵ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا اَتٰى بَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِىُّ ﷺ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيْدَةٍ اَوْ عُوْدٍ لِيَفْقَاَ عَيْنَهُ فَلَمَّا اَنْ بَصُرَا نْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَاْتُ عَيْنَكَ۔

۴۸۶۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا تو آپ کے دروازہ میں آنکھ لگا کر جھانکنے لگا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو دیکھا (کہ وہ اس طرح سے بلا اجازت جھانک رہا ہے) تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑ ڈالنے کا ارادہ فرما لیا جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹا لی اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو اسی طرح سے اپنی آنکھ اسی جگہ لگائے رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۶ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سَهْلَ بْنَ سَعْدِ السَّاعِدِىَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَجُلاً اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِىْ بَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَاْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَنْظُرُنِىْ لَطَعَنْتُ بِهِ فِىْ عَيْنِكَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِذْنُ مِنْ اَجْلِ الْبَصَرِ۔

۴۸۶۶: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ کے دروازہ میں ایک آدمی نے سوراخ میں سے جھانکا اس وقت آپ کے پاس ایک لکڑی تھی کہ جس سے آپ سر کھجایا کرتے تھے جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا: اگر مجھ کو معلوم ہوتا کہ تو مجھ کو دیکھ رہا ہے تو میں تیری آنکھ میں یہ لکڑی گھسا دیتا۔ کان اسی ضرورت سے بنایا گیا ہے تاکہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت باقی نہ رہے۔

۲۱۹۹: بَابُ مَنِ اقْتَصَّ وَاَخَذَ حَقَّهُ دُوْنَ السُّلْطَانِ

باب: جو کوئی اپنا انتقام لے لے اور وہ بادشاہ (یا شرعی حاکم) سے نہ کہے

۴۸۶۷ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ مَنِ اطَّلَعَ فِىْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَؤُا عَيْنَهُ فَلَا دِيَةَ لَهُ وَلَا قِصَاصَ۔

۴۸۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص بلا اجازت کسی کے مکان میں جھانکے پھر گھر کا مالک اس کی آنکھ پھوڑ ڈالے تو جھانکنے والا نہ تو (اس سزا کی وجہ سے) دیت وصول کر سکے گا اور نہ ہی انتقام لے سکے گا۔

بلا اجازت جھانکنے والا:

یعنی ایسا بد اخلاق شخص نہ کسی دیت کا مستحق ہے اور نہ کسی قسم کے بدلہ کا بلکہ خود اس نے بہت بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

۴۸۶۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ امْرَاً اِطَّلَعَ عَلَيْكَ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَخَذَفْتَهُ فَفَقَاْتَ عَيْنَهُ مَا كَانَ عَلَيْكَ حَرَجٌ وَ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى جُنَاحٌ۔

۴۸۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُصْعَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سَلِيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّیْ فَاِذَا بِابْنٍ لِمَرْوَانَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَرَاَهُ فَلَمْ يَرْجِعْ فَضَرَبَهُ فَخَرَجَ الْغُلَامُ يَبْكِیْ حَتّٰى اَتٰى مَرْوَانَ فَاَخْبَرَهُ فَقَالَ مَرْوَانُ لِاَبِیْ سَعِيْدٍ لِمَ ضَرَبْتَ ابْنَ اَخِيْكَ قَالَ مَا ضَرَبْتُهُ اِنَّمَا ضَرَبْتُ الشَّيْطَانَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِیْ صَلَاةٍ فَاَرَادَ اِنْسَانٌ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيَدْرَؤُهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنْ اَبٰى فَلْيُقَاتِلْهُ فَاِنَّهُ شَيْطَانٌ۔

۲۲۰۰: بَاب مَا جَآءَ فِیْ كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبٰى مِمَّا لَيْسَ فِی السُّنَنِ تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا

۴۸۷۰: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اَمَرَنِیْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ اَبْزٰى اَنْ اَسْاَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْاٰيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَاَلْتُهُ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَیْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ

۴۸۶۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر ایک شخص تیری اجازت کے بغیر تجھ کو جھانکے اور تو اس کے پتھر مار دے اور اس کی آنکھ پھوڑ دے تو تجھ پر کسی قسم کا حرج نہیں ہے یا تجھ پر کوئی گناہ نہیں ہے۔

۴۸۶۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نماز پڑھ رہے تھے کہ اس دوران مروان کا لڑکا ان کے سامنے سے نکلنے لگا انہوں نے منع فرمایا اس نے نہیں مانا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے اس کو مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس پہنچا۔ مروان نے حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے کہا تم نے اپنے بھتیجے کو کس وجہ سے مارا؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے اس کو نہیں مارا بلکہ شیطان کا مارا ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے تمہارے میں سے جس وقت کوئی شخص نماز ادا کر رہا ہو اور اس کے سامنے سے کوئی شخص گذرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہو اس کو روک دے اور منع کر دے اگر وہ نہ مانے تو اس سے جنگ کرے اس لیے کہ وہ شیطان ہے۔

باب: ان احادیث کا تذکرہ جو کہ سنن کبریٰ میں موجود نہیں ہیں لیکن مجتبیٰ میں اضافہ کی گئی ہیں اس آیت کریمہ کی تفسیر وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدً سے متعلق

۴۸۷۰: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ نے حکم فرمایا کہ تم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ان آیاتِ کریمہ کے بارے میں دریافت کرو ان میں سے ایک آیت کریمہ۔ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا چنانچہ میں نے اس سلسلہ میں ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ یہ آیت کریمہ منسوخ نہیں

الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ اَهْلِ الشِّرْكِ۔

ہے اور دوسری آیت کریمہ (کہ جس کے بارے میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے معلوم کرنے کے بارے میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابزی نے حکم فرمایا تھا وہ ہے) وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ۔ تو اس پر انہوں نے فرمایا: یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

۴۸۷۱: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ النُّعْمَانِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ اَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فَسَاَلْتُهٗ فَقَالَ نَزَلَتْ فِيْ اٰخِرِ مَا اُنْزِلَتْ وَمَا نَسَخَهَا شَيْءٌ۔

۴۸۷۱: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل کوفہ نے آیت کریمہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کے متعلق اختلاف کیا ہے (یعنی یہ آیت کریمہ منسوخ ہے یا نہیں؟) تو میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا یہ آیت کریمہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے اور اس کو کسی آیت نے منسوخ نہیں کیا۔

مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی یا نہیں؟

اس بارے میں سورہ نساء کی آیت اس طرح ہے: وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا یعنی جو شخص کسی مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو اس کا بدلہ (اور اس کی سزا) یہ ہے کہ قاتل دوزخ میں جائے گا اور وہ ہمیشہ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ اس آیت کریمہ سے مسلمان کے قاتل کا ہمیشہ دوزخ میں رہنا معلوم ہوتا ہے اور اس کی توبہ بھی قبول نہ ہوگی اور سورہ فرقان کی آیت اس طرح ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ اس کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک اعمال کرے (تو اس کی توبہ قبول ہے) اس آیت کریمہ کے آخری حصہ سے مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہونا معلوم ہوتا ہے تو بظاہر ان دونوں آیت کریمہ میں تضاد ہے لیکن حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اس آختلاف کو اسی طرح ختم فرمایا ہے کہ سورۂ نساء والی پہلی آیت کریمہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا منسوخ نہیں ہے بلکہ وہ آیت مدینہ منورہ میں نازل ہوئی ہے اور دوسری آیت کریمہ جو کہ سورہ فرقان میں نازل ہوئی ہے یعنی اِلَّا مَنْ تَابَ آخر تک یا تو حکم کے اعتبار سے یہ آیت کریمہ منسوخ ہے اور یا یہ آیت کریمہ مشرکین کے حق میں نازل ہوئی ہے یعنی جو کافر کسی کو ناحق قتل کر دے تو اگر وہ ایمان لے آئے تو اس کی توبہ قبول ہے کیونکہ اس میں واضح طور سے توبہ کرنا اور ایمان لانا فرمایا گیا ہے۔

۴۸۷۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِي الْقَاسِمُ بْنُ اَبِيْ بَزَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا مِّنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ الَّتِيْ فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِيْنَ لَا

۴۸۷۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے عرض کیا جو شخص کسی مسلمان کو قتل کر دے تو اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں تو انہوں نے کہا نہیں اس پر میں نے سورۂ فرقان کی آیت تلاوت کی۔ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ۔

يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هٰذِهٖ اٰيَةٌ مَّكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ۔

۳۸۷۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِي الْجَعْدِ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدٰى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَّ اَنّٰى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ يَجِيْءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ اَوْدَاجُهٗ دَمًا يَقُوْلُ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ اَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا۔

۳۸۷۳: حضرت سالم بن ابی جعد رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا کہ اگر ایک شخص مسلمان کو قصداً قتل کر دے تو پھر توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک کام کرے کیا اس کی توبہ قبول ہوگی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس کی توبہ کس طرح قبول ہوگی میں نے تمہارے نبی سے سنا خدا تعالیٰ ان پر رحمت اور سلام نازل فرمائے کہ (قیامت کے دن) مقتول شخص قاتل کو پکڑ کر لائے گا اور اسکی رگوں سے خون جاری ہوگا اور وہ کہے گا (اے میرے پروردگار) اس نے مجھ کو قتل کیا ہے پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ حکم اللہ عزوجل نے نازل فرمایا اور اس کو منسوخ نہیں فرمایا۔

۳۸۷۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ بَكْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَاَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ۔

۳۸۷۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک کرنا۔ والدین کی نافرمانی کرنا ناحق قتل کرنا۔ جھوٹ بولنا۔

۳۸۷۵: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا فِرَاسٌ قَالَ سَمِعْتُ الشَّعْبِيَّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْاِشْرَاكُ بِاللّٰهِ وَ عُقُوْقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِيْنُ الْغَمُوْسُ۔

۳۸۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بڑے گناہ یہ ہیں: اللہ عزوجل کے برابر دوسرے کو کرنا' والدین کی نافرمانی کرنا' جھوٹی قسم کھانا۔

۴۸۷۶ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ الْاَزْرَقُ عَنِ الْفُضَيْلِ بْنِ غَزْوَانَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِى الْعَبْدُ حِيْنَ يَزْنِى وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَقْتُلُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۴۸۷۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بندہ زنا کا ارتکاب نہیں کرتا ہے جس وقت وہ ایمان رکھتا ہو اور شراب نہیں پیتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور چوری نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو اور خون نہیں کرتا ہے جب وہ ایمان رکھتا ہو۔ (یعنی جب وہ ان خبائث میں مبتلا ہوتا ہے تو گویا وہ اپنے ایمان کو طاقِ نسیان رکھ کر ان کبائر میں مبتلا ہوتا ہے)۔

(۴۶)

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے سے متعلق احادیث مبارکہ

۲۲۰۱: بَابُ تَعْظِيْمِ السَّرِقَةِ

۴۸۷۷: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنِ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا يَزْنِى الزَّانِىْ حِيْنَ يَزْنِىْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ السَّارِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ يَرْفَعُ النَّاسُ اِلَيْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

باب: چوری کس قدر سخت گناہ ہے؟

۴۸۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زانی زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کے ساتھ ایمان نہیں رہتا' اسی طرح سے جس وقت کوئی چوری کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جس وقت (شرابی) شراب پیتا ہے تو اس وقت ایمان نہیں ہوتا اور جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے کہ جس کی جانب لوگ دیکھیں تو وہ ایماندار نہیں رہتا۔

گناہِ کبیرہ کرنے والا مسلمان:

مطلب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اس قدر شدید اور سخت گناہ ہیں کہ انسان سے ایمان کو ختم کر دیتے ہیں اور انسان بے ایمان بن جاتا ہے مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمان کے لیے اعمال صالحہ ضروری ہیں اس مسئلہ میں مزید تفصیل ہے معتزلہ کہتے ہیں کہ ایسا گناہ گار مسلمان نہ مؤمن رہتا ہے اور نہ کافر بلکہ ان دونوں کے درمیان معلق رہتا ہے مزید تفصیل کے لیے کتب علم کلام وعقائد ملاحظہ فرمائیں۔

۴۸۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَيَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ

۴۸۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور جو شراب پیتا ہے تو

هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَقَالَ اَحْمَدُ فِيْ حَدِيْثِهِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ حِيْنَ يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ حِيْنَ يَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَةُ مَعْرُوْضَةٌ بَعْدُ۔

اس وقت ایمان ساتھ نہیں ہوتا۔

۴۸۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ اَبُوْ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ اَبِيْ حَمْزَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِيْ حِيْنَ يَزْنِيْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَّلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَ ذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيْتُهَا فَاِذَا فَعَلَ ذٰلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ۔

۴۸۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت کوئی شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں (باقی) رہتا اور چوتھی ایک بات یہ بیان فرمائی جس کے بارے میں راوی کا کہنا ہے کہ میں بھول گیا جس وقت یہ کام کیے تو اس نے اسلام کا پٹہ اوپر سے اتار ڈالا (یعنی ایسے شخص سے اسلام کا ذمہ بری ہے) لیکن اگر پھر وہ توبہ کرے تو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا۔

۴۸۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الْمُخَرِّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَ يَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

۴۸۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل چور پر لعنت بھیجے وہ انڈے کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے وہ رسّی کی چوری کرتا ہے تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے (یعنی معمولی سے مال کے لئے ہاتھ کا کٹ جانا قبول اور منظور کرتا ہے جو کہ خلافِ عقل ہے)۔

۲۲۰۲: بَابُ اِمْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ

باب: چور سے چوری کا اقرار کرانے کے لئے اس کے ساتھ مار پیٹ کرنا یا اس کو قید میں ڈالنا

۴۸۸۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْحِرَازِيُّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّهُ رَفَعَ اِلَيْهِ نَفَرٌ مِّنَ الْكَلَاعِيِّيْنَ اَنَّ حَاكَةً سَرَقُوْا مَتَاعًا فَحَبَسَهُمْ اَيَّامًا ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهُمْ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا اَخَلَّيْتَ سَبِيْلَ هٰؤُلَاءِ بِلَا امْتِحَانٍ وَّلَا ضَرْبٍ

۴۸۸۱: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک مرتبہ قبیلہ کلاع کے لوگ آئے اور انہوں نے کہا کپڑا بننے والوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے چنانچہ حضرت نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان کپڑا بننے والوں کو کچھ دن تک قید میں رکھا پھر چھوڑ دیا وہ قبیلہ کلاع کے لوگ نعمانؓ کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ تم نے ان کپڑا بننے والوں کو چھوڑ دیا نہ تو تم نے ان کی جانچ کی نہ تم نے ان کو مارا۔ نعمانؓ

فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ اِنْ شِئْتُمْ اَضْرِبُهُمْ فَاِنْ اَخْرَجَ اللّٰهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَاِلَّا اَخَذْتُ مِنْ ظُهُوْرِكُمْ مِثْلَهُ قَالُوْا هٰذَا حُكْمُكَ قَالَ هٰذَا حُكْمُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلِهِ ﷺ.

نے فرمایا تم کیا چاہتے ہو وہ کہہ لو تو میں ان کو ماروں لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکل آیا تو بہتر ہے ورنہ میں اسی مقدار میں تمہاری پشت پر ماروں گا۔ انہوں نے کہا یہ آپ کا حکم ہے۔ حضرت نعمان رضی اللہ عنہ نے کہا یہ اللہ کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے۔

۴۸۸۲: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَ نَاسًا فِيْ تُهْمَةٍ۔

۴۸۸۲: حضرت بہز بن حکیم نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو اپنے گمان پر قید کر دیا پھر ان کو چھوڑ دیا۔

۴۸۸۳: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ بَهْزِبْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلّٰى سَبِيْلَهُ۔

۴۸۸۳: حضرت بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک آدمی کو قید کر لیا اپنے گمان پر اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو چھوڑ دیا۔

۲۲۰۳: باب تَلْقِيْنُ السَّارِقُ

باب: چوری کرنے والے کو تعلیم دینا

۴۸۸۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ عَنْ اَبِي الْمُنْذِرِ مَوْلٰى اَبِيْ ذَرٍ عَنْ اَبِيْ اُمَيَّةَ الْمَخْزُوْمِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ اِعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوْجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا اَخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلٰى قَالَ اذْهَبُوْا بِهِ فَاقْطَعُوْهُ ثُمَّ جِيْئُوْا بِهِ فَقَطَعُوْهُ ثُمَّ جَاءُوْا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ فَقَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ۔

۴۸۸۴: حضرت ابو اُمیہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور حاضر ہوا جو کہ اقرار کرتا تھا لیکن اس کے پاس دولت نہیں ملی (یعنی چوری کا مال اس کے پاس موجود نہ تھا) آپ نے اس سے فرمایا: میں تو نہیں سمجھتا کہ تو نے چوری کی ہو گی۔ اس نے عرض کیا نہیں! میں نے ہی چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو پھر لے کر آنا۔ چنانچہ اس کو وہ لوگ لے گئے اور اس کا ہاتھ کاٹ دیا پھر لے کر آئے آپ نے فرمایا: کہو کہ میں اللہ سے معافی چاہتا ہوں تو بہ کرتا ہوں اس نے کہا: میں معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں۔ آپ نے دُعا مانگی کہ یا اللہ! اس کو معاف فرما دے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان: ((مَا اَخَالُكَ سَرَقْتَ)) یعنی میں نہیں خیال کرتا کہ تو نے چوری کی ہے۔ آپ نے یہ اس وجہ سے فرمایا تا کہ وہ اپنا گمان ظاہر کرے کیونکہ شریعت حد قائم کرنے اور سزا دینے کا حکم اس لیے کرتی ہے تا کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں کسی کے عیب کا اظہار مقصود نہیں ہوتا واضح رہے کہ حدود دراصل اللہ عزوجل کا حق ہیں نہ کہ بندوں کا۔

۲۲۰۴: بَابُ الرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ اَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِيْ حَدِيْثِ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ فِيْهِ

باب. جس وقت چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اُس کا جرم معاف کر دے اور اس حدیث میں اختلاف

۴۸۸۵: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ بُرْدَةً لَهٗ فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۵: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ مضمون تحریر کرنے والے نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تُو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

کے معاف نہ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث سے واضح ہے کہ جس وقت کسی جرم کا مقدمہ حاکم یا امیر المومنین تک پہنچ جائے تو اس وقت حد معاف نہیں ہوتی۔ کتب فقہ میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے۔

آگے حدیث ۴۸۸۸ کے آخری جملے کا مطلب بھی یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تم اگر اس چور کو میرے پاس حاضر کرنے سے قبل معاف کر دیتے یا چھوڑ دیتے تو کوئی بات نہیں تھی لیکن اب ایسا کرنا ممکن نہیں ہے (کیونکہ حاکم کے پاس جانے کے بعد حدود معاف نہیں ہوتیں)۔

۴۸۸۶: اَخْبَرَنِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ ابْنِ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ طَارِقِ ابْنِ مُرَقَّعٍ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلاً سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ يَا اَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۴۸۸۶: حضرت صفوان بن اُمیہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان کی چادر چوری کی۔ وہ چور کو خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ حضرت صفوان نے کہا: یا رسول اللہ! میں نے اس کا جرم معاف کر دیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے ابو وہب! ہم لوگوں کے پاس آنے سے قبل کس وجہ سے تو نے اس کو معاف نہیں کر دیا تھا؟ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس (چور) کا ہاتھ کٹوایا۔

۴۸۸۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَيْمٍ قَالَ اَنْبَانَا حَبَّانٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَطَاءُ بْنُ اَبِيْ رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهٗ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ الْاٰنَ۔

۴۸۸۷: حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کپڑے کی چوری کی پھر وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر کیا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کپڑا میں نے اس کو دے دیا ہے (یعنی اب آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس پر چوری کی حد قائم نہ فرمائیں)۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تُو نے اس سے پہلے کس وجہ سے نہیں کہا؟

۲۲۰۵: بَاب مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَمَا لَا يَكُوْنُ

باب: کونسی چیز محفوظ ہے اور کونسی غیر محفوظ (جسے چرانے پر چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جا سکتا)

۴۸۸۸: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ هُوَ ابْنُ اَبِيْ بَشِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عِكْرِمَةُ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهٗ طَافَ بِالْبَيْتِ وَصَلّٰى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهٗ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهٗ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ فَاَخَذَهٗ فَاَتٰى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبَا بِهٖ فَاقْطَعَا يَدَهٗ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ اُرِيْدُ اَنْ تُقْطَعَ يَدُهٗ فِيْ رِدَائِيْ فَقَالَ لَهٗ فَلَوْ مَا قَبْلَ هٰذَا خَالَفَهٗ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ۔

۴۸۸۸: حضرت صفوان بن امیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیت اللہ شریف کا طواف کیا پھر نماز ادا فرمائی پھر اپنی چادر لپیٹ کر سر کے نیچے رکھ لی اور سو گئے پھر چور آیا اور چادر ان کے سر کے نیچے سے کھینچ لی (اور وہ جاگ گئے) انہوں نے چور کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے اور کہا۔ اس نے میری چادر چوری کر لی ہے۔ آپ نے چور سے پوچھا: تو نے چادر چوری کی ہے؟ اس نے کہا۔ جی ہاں۔ آپ نے دو آدمیوں سے کہا کہ اس کو لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔ اس پر صفوان نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری یہ نیت نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ کام (سوچنا) پہلے کرنے کا تھا۔

۴۸۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامٍ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ خَيْرَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ يَعْنِي ابْنَ الْعَلَاءِ الْكُوْفِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا اَشْعَثُ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رِدَاؤُهٗ تَحْتَهٗ فَسُرِقَ فَقَامَ وَ قَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَاَدْرَكَهٗ فَاَخَذَهٗ فَجَاءَ بِهٖ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِيْ اَنْ يُقْطَعَ فِيْهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهٖ

۴۸۸۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ مسجد میں سو رہے تھے اور ان کے نیچے چادر تھی جو کہ کوئی چور لے گیا۔ حضرت صفوان رضی اللہ عنہ جس وقت اٹھے تو چور جا چکا تھا لیکن وہ دوڑے اور انہوں نے اس کو پکڑ لیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے اس کا ہاتھ پکڑنے کا حکم فرمایا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یارسول اللہ! میری چادر اس قابل نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔ آپ نے فرمایا: یہ پہلے کس وجہ سے خیال نہیں کیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اس روایت کی

قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ ضَعِيْفٌ۔

سند میں راوی اشعث ضعیف راوی ہیں۔

۴۸۹۰: اَخْبَرَنِیْ اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو عَنْ اَسْبَاطٍ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ اُخْتِ صَفْوَانَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِی الْمَسْجِدِ عَلٰی خَمِيْصَةٍ لِّیْ ثَمَنُهَا ثَلَاثُوْنَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّیْ فَاُخِذَ الرَّجُلُ فَاُتِیَ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ فَاَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ اَتَقْطَعُهُ مِنْ اَجْلِ ثَلَاثِيْنَ دِرْهَمًا اَنَا اَبِيْعُهُ وَاُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِیْ بِهِ۔

۴۸۹۰: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں ایک چادر پر سو رہا تھا جو کہ تیس درہم مالیت کی تھی کہ ایک آدمی آیا اور وہ چادر (مجھ پر سے) اُچک کر لے گیا پھر وہ شخص پکڑا گیا رسول کریم ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ میں آپ کے پاس گیا اور عرض کیا: یارسول اللہ! تیس درہم کے لئے آپ اس شخص کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ میں چادر اسی کو فروخت کر رہا ہوں اور اس کی قیمت اس شخص کے ذمہ اُدھار کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا پھر میرے پاس آنے سے قبل تم نے ایسا کس وجہ سے کیوں نہ کرلیا؟

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ اگر تم مقدمہ میرے پاس پیش کرنے سے قبل ایسا کرتے تو زیادہ بہتر تھا اور اس پر حد قائم نہ ہوتی (جیسا کہ گذشتہ حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حاکم کے پاس مقدمہ پیش کرنے سے قبل اگر مالک معاف کر دے تو حد ساقط ہو جاتی ہے بعد میں نہیں بہرحال آپ کے فرمان کا حاصل یہ ہے کہ اب چادر اس کو فروخت کرنے اور معاف کرنے سے حد ختم نہ ہوگی۔

۴۸۹۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا وَ ذَكَرَ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ صَفْوَانَ ابْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ سُرِقَتْ خَمِيْصَتُهُ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهٖ وَهُوَ نَائِمٌ فِیْ مَسْجِدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَ اللِّصَّ فَجَاءَ بِهٖ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ اَتَقْطَعُهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِیْ بِهٖ تَرَكْتَهُ۔

۴۸۹۱: حضرت صفوان بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی ایک چادر ان کے سر کے نیچے سے چوری ہوگئی جس وقت وہ مسجد نبوی میں سو رہے تھے۔ پھر وہ چور بھی پکڑا گیا۔ لوگ اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا۔ حضرت صفوان نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا ہاتھ کاٹ رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: تم نے میرے پاس لانے سے قبل اس کو کیوں نہیں چھوڑ دیا؟

۴۸۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ قَبْلَ اَنْ تَاْتُوْنِیْ بِهٖ فَمَا اَتَانِیْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

۴۸۹۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگی۔

۴۸۹۳: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ جُرَيْجٍ

۴۸۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم

يُحَدِّثُ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُوْدَ فِيْمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

حدود کو معاف کر دو میرے پاس آنے سے قبل قبل پھر میرے پاس جو حد کا مقدمہ پیش ہوا تو اس میں تو حد لازم ہوگئی۔

۴۸۹۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً مَخْزُوْمِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْمَتَاعَ فَتَجْحَدُهُ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا عَلَى اَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَ تَجْحَدُهُ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

۴۸۹۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ایک عورت قبیلہ مخزوم کی اپنی ہمسائیہ عورتوں کی معرفت لوگوں کا سامان مانگ کر لیا کرتی تھی بعد میں وہ انکار کر دیتی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۶: اَخْبَرَنَا عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْحَسَنُ ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ هَاشِمٍ الْجَنْبِيُّ اَبُوْ مَالِكٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ اِلَى اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ وَ تَرُدَّ مَا تَاْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا۔

۴۸۹۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک عورت لوگوں سے زیور اُدھار مانگا کرتی تھی پھر اُن کو واپس نہ لوٹاتی۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو توبہ کرنا چاہیے اللہ اور رسول سے اور اس کو چاہیے کہ جو اس نے لوگوں سے لیا ہے وہ واپس کرے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُٹھو اے بلال! اور اس کو پکڑو اور اس کا ہاتھ کاٹ ڈالو۔

۴۸۹۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ عَنْ شُعَيْبِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تَسْتَعِيْرُ الْحُلِيَّ فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ اَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْاَةُ وَ تُؤَدِّيْ مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ

۴۸۹۷: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں زیور مانگا کرتی تھی اس نے زیور مانگا اور اس کو رکھ دیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس (دوسروں کی امانت ہے) وہ لوگوں کو ادا کرے۔ آپ نے کئی مرتبہ اسی طرح سے ارشاد فرمایا لیکن اس عورت نے نہیں مانا۔ آخر کار آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم

تَفْعَلُ فَاَمَرَبِهَا فَقُطِعَتْ۔

فرمایا۔

۴۸۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْقِلٌ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِى مَخْزُوْمٍ سَرَقَتْ فَاُتِىَ بِهَا النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِاُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

۴۸۹۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنی مخزوم کی ایک عورت نے چوری کر لی۔ پھر وہ عورت اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر روپوش ہوگئی (تا کہ وہ سزا سے بچ جائے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا کرتی (یعنی خدانخواستہ وہ بھی چوری کا ارتکاب کرتیں) تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ ڈالا جاتا۔ آخر کار اس عورت کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۸۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِىْ مَخْزُوْمٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلٰى لِسَانِ اُنَاسٍ فَجَحَدَتْهَا فَاَمَرَبِهَا النَّبِىُّ ﷺ فَقُطِعَتْ۔

۴۸۹۹: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنو مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کی زبان (معرفت) سے زیور مانگا لیکن بعد میں زیور سے انکار کر دیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا۔

۴۹۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ دَاوُدَ ابْنِ اَبِىْ عَاصِمٍ اَنَّ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ حَدَّثَهُ نَحْوَهُ۔

۴۹۰۰: اس حدیث کا مضمون سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۲۰۶: بَاب ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ الزُّهْرِىِّ فِى الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِىْ سَرَقَتْ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ قَالَ كَانَتْ مَخْزُوْمِيَّةٌ تَسْتَعِيْرُ مَتَاعًا وَ تَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كُلِّمَ فِيْهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ لَقَطَعْتُ يَدَهَا قِيْلَ لِسُفْيَانَ مَنْ ذَكَرَهُ قَالَ اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى۔

۴۹۰۱: حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) بنو مخزوم کی ایک عورت سامان مانگا کرتی تھی پھر اس کا انکار کر دیا کرتی تھی۔ یہ مسئلہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا اور اس بارے میں گفتگو ہوئی۔ آپ نے فرمایا: اگر فاطمہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی) ہوتیں تو ان کا بھی ہاتھ کاٹ دیا جاتا (یعنی ان کی بھی رعایت نہ ہوتی)۔

۴۹۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فَاُتِىَ بِهَا النَّبِىُّ

۴۹۰۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اس کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئے لوگوں نے عرض کیا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اُسَامَةَ فَكَلَّمُوْا اُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا اُسَامَةُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ كَانُوْا اِذَا اَصَابَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوْهُ وَلَمْ يُقِيْمُوْا عَلَيْهِ وَ اِذَا اَصَابَ الْوَضِيْعُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

علاوہ حضرت اُسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔ آخر کار انہوں نے حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑکی بھی یہ کام کرتیں تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۳: اَخْبَرَنَا رِزْقُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ قَالُوْا مَا كُنَّا نُرِيْدُ اَنْ يَبْلُغَ مِنْهُ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۳: اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک چور لایا گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: آپ سے ہم کو یہ توقع نہیں تھی (یعنی کہ معاملہ یہاں تک پہنچ جائے گا)۔ آپ نے فرمایا اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی ہوتیں تو میں اُن کا بھی ہاتھ کٹوا دیتا۔

۴۹۰۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ سُفْيَانَ ابْنِ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَا نُكَلِّمُهُ فِيْهَا مَا مِنْ اَحَدٍ يُكَلِّمُهُ اِلَّا حِبُّهُ اُسَامَةُ يُكَلِّمُهُ فَقَالَ يَا اُسَامَةُ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ هَلَكُوْا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِنْ سَرَقَ فِيْهِمُ الدُّوْنُ قَطَعُوْهُ وَاِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۴: اُم المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ کے عہد میں چوری کی۔ لوگوں نے کہا: کون ایسا ہے کہ جو کہ اس کی سفارش کرے علاوہ حضرت اُسامہؓ کے۔ آخر کار انہوں نے اُسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اُسامہ رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی میں عرض کیا تو آپ نے فرمایا: اے اسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے اور اگر رذیل قسم کا آدمی چوری کرتا تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ سے محبت:

حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ حضرت زید بن حارث رضی اللہ عنہ کے لڑکے تھے اور حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے لے پالک بیٹے تھے (یعنی متبنی تھے) آپ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ کو حضرت زید رضی اللہ عنہ کی وجہ سے بہت زیادہ محبت فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں عام تاثر یہ تھا کہ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ ہی اس بات کی آپ سے گذارش کرنے میں ہمت کر سکتے ہیں۔

۴۹۰۵: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۴۹۰۵: اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعہ کہ جن کو لوگ نہیں پہچانتے تھے

عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَاَةٌ عَلٰى اَلْسِنَةِ اُنَاسٍ يُعْرَفُوْنَ وَ هِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَاَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعٰى اَهْلُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ اِلَيَّ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ الشَّرِيْفُ فِيْهِمْ تَرَكُوْهُ وِ اِذَا سَرَقَ الضَّعِيْفُ فِيْهِمْ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْاَةَ۔

۴۹۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالُوْا وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ

لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے زیور مانگا پھر اس عورت نے وہ زیور فروخت کر ڈالا اور اس کی قیمت لے لی (یعنی اپنے پاس رکھ لی) آخر کار وہ عورت خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر کی گئی اس کے رشتہ داروں نے حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوند میں سے یہ بات سن کر اُسامہؓ نے عرض کیا آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعمت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۶: اُمّ المؤمنین عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا۔ ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اسامہ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات کی تو آپؐ نے فرمایا: حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے پھر آپؐ کھڑے ہوئے خطبہ پڑھا اور فرمایا معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہؓ چوری کرتیں تو

لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْجَوَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ زُرَيْقٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اُمَيَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مِّنْ بَنِيْ مَخْزُوْمٍ فَاُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُهُ فِيْهَا قَالُوْا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَاَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَ قَالَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ الْوَضِيْعُ قَطَعُوْهُ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

۴۹۰۸: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ جَبَلَةَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مُوْسٰى بْنِ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا قَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۰۹: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ فِيْهَا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَلَمَّا

میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۷: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تو اسے نبی علیہ السلام کے پاس لایا گیا۔ لوگوں نے کہا اس کے بارے میں کون نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرے گا؟ لوگوں نے اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کا نام لیا۔ چنانچہ وہ آئے اور انہوں نے اس سلسلے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ڈانٹ دیا اور فرمایا اے اُسامہ قوم بنی اسرائیل اسی طرح تباہ ہوئی ان لوگوں میں جس وقت کوئی باعزت (یعنی بڑا آدمی) حد کا کام کرتا تو وہ لوگ اس کو چھوڑ دیتے اور حد نہ لگاتے۔ (یاد رکھو) اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی بھی یہ کام کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ ڈالتا۔

۴۹۰۸: عائشہؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ قریش کے لوگوں کو قبیلہ مخزوم کی عورت کی حرکت سے رنج ہوا ان لوگوں نے کہا کہ اس مسئلہ میں کون شخص نبیؐ سے عرض کرے؟ لوگوں نے کہا کہ کون شخص اس بات کی ہمت کر سکتا ہے ماسوا اُسامہ کے جو آپؐ کے لاڈلے ہیں۔ چنانچہ اسامہؓ نے اس سلسلے میں آپؐ سے بات چیت کی تو آپؐ نے فرمایا: تو حدود اللہ میں سفارش کرتا ہے؟ پھر آپؐ کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی اور کہا: معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جب ان میں کوئی باعزت شخص چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور جس وقت غریب چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اللہ کی قسم! اگر فاطمہ بنت محمدؐ چوری کرتیں تو میں انکا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک عورت نے دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں چوری کی جس وقت مکہ مکرمہ فتح ہوا تو اس عورت کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں لے کر حاضر ہوئے۔ حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی۔ جس وقت حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے گفتگو فرمائی تو (غصہ کی وجہ سے) آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا اور آپ

كَلَّمَهٗ تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ فَقَالَ لَهٗ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ اِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ قَطَعْتُ يَدَهَا۔

۴۹۱۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ اَنَّ امْرَاَةً سَرَقَتْ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ فَفَزِعَ قَوْمُهَا اِلٰى اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يَسْتَشْفِعُوْنَهٗ قَالَ عُرْوَةُ فَلَمَّا كَلَّمَهٗ اُسَامَةُ فِيْهَا تَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَتُكَلِّمُنِيْ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ قَالَ اُسَامَةُ اسْتَغْفِرْلِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا كَانَ الْعَشِيُّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهٗ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَ اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِ تِلْكَ الْمَرْاَةِ فَقُطِعَتْ فَحَسُنَتْ تَوْبَتُهَا بَعْدَ ذٰلِكَ قَالَتْ عَائِشَةُ وَ كَانَتْ تَاْتِيْنِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاَرْفَعُ حَاجَتَهَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

نے فرمایا: تم حدود خداوندی میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کرتے ہو؟ اس پر حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ میرے واسطے دُعا فرمائیں جس وقت شام ہوگئی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہو گئے اور باری تعالیٰ کی شایان شان حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: جو لوگ تم سے پہلے تھے وہ کیا کرتے تھے کہ جس وقت ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اس کو تو سزا نہ دیتے پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بیٹی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۱۰: حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے عہد نبویؐ میں فتح مکہ کے موقع پر چوری کی اس کے رشتہ داروں نے اُسامہ بن زیدؓ سے سفارش کرانا چاہی حضرت اُسامہ رضی اللہ عنہ نے رسول کریمؐ سے عرض کیا آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا (یعنی اس عورت کی حرکت سن کر آپ کو سخت غصہ آ گیا) اور اُسامہؓ گفتگو کر رہے تھے پھر آپ نے فرمایا اے اُسامہ! کیا تم سفارش کرتے ہو؟ ایک حد کے سلسلہ میں حدود خداوندی میں سے یہ بات سن کر اُسامہؓ نے عرض کیا: آپ میرے واسطے استغفار فرمائیں۔ پھر اسی شام کو رسول کریمؐ کھڑے ہوئے اور اللہ عزوجل کی تعریف فرمائی اس کی جیسی شان ہے پھر فرمایا حمد اور نعت اور اللہ عزوجل کی تعریف کے بعد معلوم ہو کہ تم سے پہلے لوگ تباہ ہو گئے اس وجہ سے کہ جس وقت ان لوگوں میں کوئی باعزت شخص چوری کا ارتکاب کرتا تو اس کو چھوڑ دیا کرتے اور جس وقت غریب شخص چوری کرتا تو اس پر حد قائم کر دی جاتی۔ اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کٹوا دیتا پھر آپ نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا اور اس نے خوب توبہ کی۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: وہ عورت بعد میں میرے پاس آتی تھی اور میں اس کے کام (فرمائش) کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیا کرتی تھی۔

۲۲۰۷: بَاب التَّرْغِيْب فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ

باب: حدود قائم کرنے کی ترغیب

۴۹۱۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عِيْسَى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَرِيْرُ بْنُ يَزِيْدَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا زُرْعَةَ بْنَ عَمْرِو بْنِ جَرِيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُمْطَرُوْا ثَلَاثِيْنَ صَبَاحًا۔

۴۹۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک حد کا جاری ہونا زمین والوں کے لیے بہتر ہے تیس روز تک بارش ہونے سے۔

حد شرعی جاری ہونے کا فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ جب گناہ گاروں اور جرائم پیشہ افراد پر حد جاری ہوگی تو ملک میں نظم و قانون اور لا اینڈ آرڈر قائم ہوگا مجرمین جرم کرتے ہوئے ڈریں گے لوگوں کو سکون اور آرام نصیب ہوگا جس کی وجہ سے رحمت خداوندی کا ظہور اور بارش کا نزول ہوگا۔

۴۹۱۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ عُبَيْدٍ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِقَامَةُ حَدٍّ بِاَرْضٍ خَيْرٌ لِاَهْلِهَا مِنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

۴۹۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نقل فرمایا حد قائم کرنا ایک ملک میں بہتر ہے اس ملک والوں کے لئے چالیس رات تک بارش ہونے سے۔

۲۲۰۸: بَابُ الْقَدْرُ الَّذِيْ اِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ

باب: کس قدر مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے گا

۴۹۱۳: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ قَالَ سَمِعْتُ نَافِعًا قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ مَجَنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ كَذَا قَالَ۔

۴۹۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری کرنے والے کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا۔

۴۹۱۴: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَنْظَلَةُ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُمْ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ قَالَ اَبُوْ

۴۹۱۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری کی وجہ سے کہ جس کی قیمت تین درہم تھی (حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ روایت درست ہے)

عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۵: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ کاٹا ایک ڈھال کی چوری میں جو کہ تین درہم کی مالیت کی تھی۔

۴۹۱۶: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اُمَيَّةَ اَنَّ نَافِعًا حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی۔ صُفَّةِ النِّسَاءِ (نامی مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک جگہ) سے اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۷: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ بْنِ اِبْرٰهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَيُّوْبَ وَ اِسْمٰعِيْلَ ابْنِ اُمَيَّةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ وَ مُوْسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

۴۹۱۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا کہ جس نے کہ ڈھال چوری کی تھی اور اس کی مالیت تین درہم تھی۔

۴۹۱۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ۔

۴۹۱۸: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ روایت غلط ہے۔

ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹنا:

بعض روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے انتظام و قانونی مصلحت کے پیش نظر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال میں یعنی ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کاٹا ہے۔

۴۹۱۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَطَعَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۴۹۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کہ جس کی مالیت پانچ درہم تھی اس کی چوری میں ہاتھ کاٹا ہے۔

۴۹۲۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ

۴۹۲۰: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی مالیت پانچ درہم لگائی گئی اور

سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلٰى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ۔ پھر ہاتھ کاٹا گیا(چور کا)۔

۲۲۰۹:باب ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ

باب: زہری پر راویوں کے اختلاف سے متعلق

۴۹۲۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ حَفْصِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ۔

۴۹۲۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا ہے۔

چوتھائی دینار کی چوری میں ہاتھ کاٹنا:

مطلب یہ ہے کہ آپ نے چوتھائی دینار چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹا ہے واضح رہے کہ اس وقت دینار کی مالیت بارہ درہم کی تھی اس طرح سے چوتھائی دینار کے تین درہم ہو گئے۔

۴۹۲۲: اَنْبَاَنَا هٰرُوْنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ خَالِدُ بْنُ نَزَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ مَبْرُوْرٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَخْبَرَنِيْ عُرْوَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثُلُثِ دِيْنَارٍ اَوْ نِصْفِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں یعنی تہائی دینار یا آدھا دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حِبَّانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ قَالَتْ عَمْرَةُ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ۔

۴۹۲۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ وَ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں یہ اضافہ ہے کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ

۴۹۲۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چور کا ہاتھ

عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قُتَيْبَةُ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۹: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۲۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۰: اَخْبَرَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ فُضَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مُسْلِمُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۰: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ يُقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ مِنْ حَدِيْثِ يَحْيَى۔

۴۹۳۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۳ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ وَ عَبْدِ رَبِّهِ وَ رُزَيْقٍ صَاحِبِ اَيْلَةَ اَنَّهُمْ سَمِعُوْا عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۳: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۴ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيْتُ الْقَطْعُ فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۴: ترجمہ ان تمام احادیث کا ایک ہی ہے اور آخر حدیث میں (یہ اضافہ) ہے کہ عائشہ ؓ نے فرمایا: بہت زمانہ نہیں گذرا (یعنی کچھ ہی عرصہ قبل) میں بھول گئی کہ چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے یا زیادہ میں۔

۲۲۱۰: بَابُ ذِكْرِ اخْتِلَافِ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

باب: زیر نظر حدیث مبارکہ میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۹۳۵ اَخْبَرَنَا اَبُوْ صَالِحٍ مُحَمَّدُ بْنُ زُنْبُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِيْ رُبْعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۶ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ حَزْمٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْاَوَّلِ۔

۴۹۳۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۳۷ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ

۴۹۳۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چور کا ہاتھ

عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَكْرٍ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

چوتھائی دینار یا زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۳۸: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ بْنُ یَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ یُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِی الرِّجَالِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقْطَعُ یَدُ السَّارِقِ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبْعُ دِیْنَارٍ۔

۴۹۳۸: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار ہے۔

۴۹۳۹: اَخْبَرَنِیْ یَحْیَی بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ اَبِیْ كَثِیْرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَهٗ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقْطَعُ الْیَدَ فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۳۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۰: اَخْبَرَنَا حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ثُمَّ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ اِلَّا فِیْ رُبْعِ دِیْنَارٍ۔

۴۹۴۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹتے تھے۔

۴۹۴۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِیْلَ الطَّبَرَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ بَحْرٍ اَبُوْ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَارَكُ بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ یَحْیَی بْنِ اَبِیْ كَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عِكْرِمَةُ اَنَّ امْرَاَةً اَخْبَرَتْهُ اَنَّ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَخْبَرَتْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْیَدُ فِی الْمِجَنِّ۔

۴۹۴۱: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۲: حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ عَنْ یَزِیْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِیْبٍ اَنَّ بُكَیْرَ بْنَ

۴۹۴۲: حضرت عمرہ بنت عبدالرحمٰن نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو فرماتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت سے کم میں نہ کاٹا جائے۔ کسی نے حضرت عائشہ

عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ حَدَّثَهُ اَنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَمْرَةَ ابْنَةَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيْمَا دُوْنَ الْمِجَنِّ قِيْلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِيْنَارٍ۔

رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا' ڈھال کی قیمت کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: چوتھائی دینار۔

۴۹۴۳: اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا۔

۴۹۴۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی یا چوتھائی سے زیادہ دینار میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۴: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا مَخْرَمَةُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْوَلِيْدِ مَوْلَى الْاَخْنَسِيِّيْنَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ۔

۴۹۴۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' چور کا ہاتھ ڈھال یا اس کی قیمت میں کاٹا جائے۔

۴۹۴۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ قُدَامَةُ ابْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ بْنَ اَبِي الْوَلِيْدِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ يَقُوْلُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِي الْمِجَنِّ اَوْ ثَمَنِهٖ وَ زَعَمَ اَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ اَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ وَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ اَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلَّا فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَمَا فَوْقَهٗ۔

۴۹۴۵: حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: نہ کاٹا جائے ہاتھ لیکن ڈھال کی چوری میں یا اس کی مالیت کے برابر دوسری شے میں۔ حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے اور حضرت عروہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں۔

۴۹۴۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۴۶: حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہ کاٹا جائے ہاتھ کا پنجہ

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الدَّانَاجِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ قَالَ هَمَّامٌ فَلَقِيْتُ عَبْدَاللّٰهِ الدَّانَاجَ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ اِلَّا فِي الْخَمْسِ۔

لیکن پنجہ میں۔

۴۹۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِيْ اَدْنٰى مِنْ حَجَفَةٍ اَوْ تُرْسٍ وَ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا ذُوْثَمَنٍ۔

۴۹۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہیں کاٹا گیا لیکن ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے۔

۴۹۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عِيْسٰى عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِيْ قِيْمَةِ خَمْسَةِ دَرَاهِمَ۔

۴۹۴۸: حضرت عبداللہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی چوری میں (یعنی پانچ درہم کی مالیت میں) ہاتھ کٹوایا۔

۴۹۴۹: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ يَقْطَعِ النَّبِيُّ ﷺ السَّارِقَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۴۹: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تَكُنْ تُقْطَعُ الْيَدُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيْمَتُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۰: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱: اَخْبَرَنَا اَبُو الْاَزْهَرِ النَّيْسَابُوْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ قِيْمَةُ الْمِجَنِّ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۱: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۲: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ دَاوُدَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ صَالِحٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ مُجَاهِدٍ وَ عَطَاءٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْيَدُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلاَّ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۲: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ہاتھ نہیں کٹوایا چور کا لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۳: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَسْوَدُ ابْنُ عَامِرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحَسَنُ بْنُ حَيٍّ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دِيْنَارًا اَوْ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۳: حضرت ایمن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ کاٹا جائے گا ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت رسول کریم ﷺ کے دور میں ایک دینار تھی یا دس درہم تھی۔

۴۹۵۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ بْنِ اُمِّ اَيْمَنَ يَرْفَعُهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ اِلاَّفِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ دِيْنَارٌ۔

۴۹۵۴: حضرت اُمّ ایمن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن ڈھال کی قیمت میں اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَطَاءٍ وَ مُجَاهِدٍ عَنْ اَيْمَنَ قَالَ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ فِيْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

۴۹۵۵: حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے ڈھال سے کم مالیت میں۔

۴۹۵۶: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنِ ابْنِ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ اَنَّ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ كَانَ يَقُوْلُ ثَمَنُهُ يَوْمَئِذٍ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ ڈھال کی قیمت ان دنوں دس درہم تھی۔

۴۹۵۷: اَخْبَرَنَا يَحْيٰى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مِثْلَهُ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يُقَوَّمُ عَشْرَةَ

۴۹۵۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس مضمون کی روایت منقول ہے وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

دَرَاهِمَ۔

۴۹۵۸: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ اِسْحَاقَ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءٍ مُرْسَلٌ۔

۴۹۵۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۴۹۵۹: اَخْبَرَنِیْ حُمَیْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْیَانَ وَهُوَ ابْنُ حَبِیْبٍ عَنِ الْعَرْزَمِیِّ وَهُوَ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ اَبِیْ سُلَیْمَانَ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْهِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشْرَةُ دَرَاهِمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَیْمَنُ الَّذِیْ تَقَدَّمَ ذِکْرُنَا لِحَدِیْثِهٖ مَا اَحْسَبُ اَنَّ لَهٗ صُحْبَةً وَ قَدْ رُوِیَ عَنْهُ حَدِیْثٌ اٰخَرُ یَدُلُّ عَلٰی مَا قُلْنَاهُ۔

۴۹۵۹: حضرت عطاء نے فرمایا کم سے کم جس میں ہاتھ کاٹ دیا جائے ڈھال کی قیمت ہے اور وہ ان میں دس درہم تھی حضرت امام نسائی مُشِیْد نے فرمایا ایمن جس سے ہم نے حدیث نقل کی ہے وہ صحابی نہیں لگتے اور ان سے ایک دوسری حدیث مروی ہے جس سے لگتا ہے کہ وہ صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۶۰: حَدَّثَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ ح وَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْحَاقُ هُوَ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ عَبْدُالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ الزُّبَیْرِ وَ قَالَ خَالِدٌ فِیْ حَدِیْثِهٖ مَوْلَی الزُّبَیْرِ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ کَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ صَلّٰی وَ قَالَ عَبْدُالرَّحْمٰنِ فَصَلَّی الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ ثُمَّ صَلّٰی بَعْدَهَا اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ فَاَتَمَّ وَ قَالَ سَوَّارٌ یُتِمُّ رُکُوْعَهُنَّ وَ سُجُوْدَهُنَّ وَیَعْلَمُ مَا یَقْتَرِیُٔ وَ قَالَ سَوَّارٌ یَقْرَاُ فِیْهِنَّ کُنَّ لَهٗ بِمَنْزِلَةِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۰: حضرت ایمن سے روایت ہے کہ جو کہ ابن زبیر کے مولی تھے یا وہ زبیر کے مولیٰ تھے اُس نے تابع سے اُس نے حضرت کعب سے سنا انہوں نے نقل کیا کہ جو کوئی اچھی طرح سے وضو کرے پھر نماز ادا کرے (عبدالرحمٰن نے نقل کیا کہ عشاء کی نماز ادا کرے) پھر وہ اس کے بعد چار رکعات ادا کرے اور ان کو پورا کرے تو وہ رکعات ایسی ہوں گے کہ جیسے کہ شب قدر میں عبادت کی۔

۴۹۶۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِیْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَیْجٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ اَیْمَنَ مَوْلَی ابْنِ عُمَرَ عَنْ تُبَیْعٍ عَنْ کَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِیْ جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلّٰی اِلَیْهَا اَرْبَعًا مِثْلَهَا یَقْرَاُ فِیْهَا وَ یُتِمُّ رُکُوْعَهَا وَ سُجُوْدَهَا کَانَ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ مِثْلُ لَیْلَةِ الْقَدْرِ۔

۴۹۶۱: حضرت کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر عشاء کی نماز باجماعت ادا کرے پھر اس کے بعد چار رکعات پڑھے ان میں قراءت کرے اور رکوع وسجود اچھی طرح ادا کرے تو اسے شب قدر جیسا اجر وثواب ملے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ چور کا ہاتھ کاٹے جانے کے بارے میں روایات مذکورہ بالا تمام روایات میں معمولی معمولی اختلاف ہے اور تمام روایات کے ایک ہی معنی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن چوتھائی دینار یا زیادہ میں یا چور کا ہاتھ ڈھال کی مالیت کی چوری میں کاٹ دیا جائے اور ڈھال کی مالیت چوتھائی دینار تھی۔

پانچ درہم کی چوری کی سزا: مطلب یہ ہے کہ پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کاٹا جائے پنچہ سے ارشاد پانچ درہم کی طرف ہے یعنی اس سے کم مالیت کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

کتنے درہم کی چوری پر ہاتھ کاٹا جائے؟ حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک اس سلسلہ میں یہی ہے کہ ایک دینار یا دس درہم سے کم کی چوری میں ہاتھ نہ کاٹا جائے اور اس زمانہ میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی چوری کرنے والے کا ہاتھ کٹوانے کا حکم فرمایا: قوله و ثمن المجن يومئذ دينار اخرج الامام ابوحنيفة عن حماد عن ابراهيم ان النبى صلى الله عليه وسلم قطع فى مجن قال ابراهيم و كان ثمن المجن عشرة دراهم الخ حاشيه نسائى ص ۷۳۹ عن عقود الجواهر المنيفه مطبع نظامی کانپور۔

رکعات پورا کرنے سے متعلق: مذکورہ بالا حدیث شریف میں رکعات کو پورا کرنے کے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب حضرت سوار نے اس طریقہ سے بیان فرمایا کہ وہ رکوع اور سجود ان میں پورا کرے اور جو رکعات پڑھے اس کو سمجھ کر پڑھے (اور تعدیل ارکان کے ساتھ رکعات ادا کرے) واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں راوی ام ایمن سے متعلق علامہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ایمن بن حزیم کہ جن کی کنیت ابوعطیہ ہے ان کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے شروحات حدیث میں اس کی تفصیل ہے۔

۴۹۶۲: اَخْبَرَنَا خَلَّادُ بْنُ اَسْلَمَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اِدْرِيْسَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشْرَةَ دَرَاهِمَ۔

۴۹۶۲: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ڈھال کی مالیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں دس درہم تھی۔

۲۲۱۱: بَابُ الثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ

باب: اگر کوئی شخص درخت پر لگے ہوئے پھل کی چوری کر لے؟

۴۹۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَخْنَسِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِيْ ثَمَرٍ مُّعَلَّقٍ فَاِذَا ضَمَّهُ الْجَرِيْنُ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ

۴۹۶۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ کس قدر مالیت (کی چوری) میں ہاتھ کاٹا جائے؟ آپ نے فرمایا: ہاتھ نہ کاٹا جائے اس درخت میں جو کہ لٹکا ہوا درخت ہو لیکن جس وقت وہ کھلیان میں رکھا جائے اور اس قدر کوئی چوری کرے کہ جس کی مالیت ڈھال کی قیمت کے عوض ہو

الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا اٰوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِيْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اسی طرح جو جانور پہاڑ پر (یا میدان میں) گھاس کھاتے ہوں ان میں ہاتھ نہ کاٹا جائے لیکن جس وقت وہ اپنے رہنے کی جگہ میں ہوں اور کوئی ان کی چوری کرے اور انکی مالیت ڈھال کی مالیت کے برابر ہو تو چوری کرنے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے۔

۲۲۱۲: بَابُ الثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ أَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ

باب: جس وقت پھل درخت سے توڑ کر کھلیان میں ہو اور کوئی شخص اس کی چوری کرے؟

۴۹۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرِ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَ مَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِّنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِّنْهُ بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِيْنُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُوْنَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوْبَةُ۔

۴۹۶۴: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: درخت پر لٹکا ہوا پھل چوری کرنا کیسا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ضرورت رکھتا ہو مثلاً بہت بھوکا ہو اور کچھ اس کو کھانے پینے کو ملے تو وہ ایسا پھل لے لے بشرطیکہ اس کو چھپا کر اپنے کپڑے میں نہ باندھے تو اس پر کسی قسم کی کوئی گرفت نہیں اور جو شخص اس قسم کا پھل لے کر نکل آئے تو وہ اس کا دوگنا ضمان دے دے اور اس کی سزا الگ ملے گی اور جو کوئی پھل ٹوٹنے کے بعد اس کی چوری کرے اور اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے اور اگر ڈھال کی مالیت سے کم چوری کرے تو دوگنا ضمان ادا کرے اور اس کو سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ هِشَامُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِّنْ مُّزَيْنَةَ اَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرٰى فِيْ حَرِيْسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَ مِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَ لَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا فِيْمَا اٰوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَ جَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ

۴۹۶۵: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی قبیلہ مزینہ کا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ پہاڑ پر جو جانور چرتے ہوں ان کے بارے میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اگر کوئی شخص اس قسم کا جانور چوری کرے تو وہ شخص وہ جانور واپس کردے اور اس جیسا ایک جانور دے اور سزا الگ پائے اور جانور کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا لیکن جو باڑھ کے اندر ہو اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو اس میں ہاتھ کاٹا جائے اور اگر وہ ڈھال کی مالیت سے کم ہو تو وہ جانور اسی طرح سے دے اور سزا کے کوڑے کھائے (یعنی ایسا شخص کوڑے کی سزا کا مستحق ہے) اس شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! درخت پر جو پھل لٹکے ہوئے ہوں اس میں کیا فرماتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسی مقدار میں

تَرٰى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِيْ شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلاَّ فِيْمَا اٰوَاهُ الْجَرِيْنُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِيْنِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ الْقَطْعُ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

پھل اور ادا کرے اور وہ بھی واپس کرے اور اسکی سزا برداشت کرے اور پھل کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا۔ لیکن جو کھلیان اس میں رکھا گیا ہو درخت سے توڑ کر اس کو اگر اس قدر چوری کرے کہ اس کی قیمت ڈھال کے برابر ہو جائے تو ہاتھ کاٹا جائے اور اگر کم چوری کرے تو دوگنا ضمان دے اور سزا کے کوڑے کھائے۔

۲۲۱۳: بَابُ مَالاَ قَطْعَ فِيْهِ

باب: جن اشیاء کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا؟

۴۹۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَوْصِيَّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلاَ كَثَرٍ۔

۴۹۶۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں (جو کہ اندر سے سفید نکلتے ہیں)

۴۹۶۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ يَحْيَى بْنَ سَعِيْدٍ الْقَطَّانَ يَقُوْلُ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلاَ كَثَرٍ۔

۴۹۶۷: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۸: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ ابْنِ خُدَيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلاَ كَثَرٍ۔

۴۹۶۸: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۶۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلاَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلاَ كَثَرٍ۔

۴۹۶۹: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۰: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۷۰: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

مُخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمَاعِيْلَ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۱: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ هُوَ ابْنُ أَبِيْ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ وَاسِعٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۲: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَحْيَى ابْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهِ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

۴۹۷۳: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيْزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ أَبِيْ مَيْمُوْنٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَأٌ أَبُوْ مَيْمُوْنٍ لَا أَعْرِفُهُ۔

۴۹۷۴: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۴۹۷۵: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

اَبُوْ اُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيىٰ ابْنِ حَبَّانَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيىٰ ابْنُ سَعِيْدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ قَوْمِهِ حَدَّثَهُ عَنْ عَمَّةٍ لَهُ اَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَّلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۶: حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ پھلوں کے چوری کرنے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے اور اسی طرح کھجوروں کے خوشوں میں۔

۴۹۷۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَلِيٍّ عَنْ مُخْلَدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ لَمْ يَسْمَعْهُ سُفْيَانُ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۷: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن لٹیرے اور اُچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۴۹۷۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحُفَرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلٰى خَائِنٍ وَّلَا مُنْتَهِبٍ وَّلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ وَلَمْ يَسْمَعْهُ اَيْضًا ابْنُ جُرَيْجٍ مِنْ اَبِي الزُّبَيْرِ۔

۴۹۷۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن لٹیرے اور اُچکے پر قطع ید نہیں ہے۔

۴۹۷۹: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ۔

۴۹۷۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اُچکے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۸۰: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ عَنْ حَجَّاجٍ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ اَبُو الزُّبَيْرِ قَالَ جَابِرٌ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ قَدْ رَوٰى هٰذَا الْحَدِيْثَ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ وَالْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى وَ ابْنُ وَهْبٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ رَبِيْعَةَ وَ مَخْلَدُ ابْنُ يَزِيْدَ وَ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدٍ بَصْرِيٌّ

۴۹۸۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خائن پر قطع ید نہیں ہے۔

ثِقَةٌ قَالَ ابْنُ اَبِیْ صَفْوَانَ وَ کَانَ خَیْرَ اَھْلِ زَمَانِهٖ فَلَمْ یَقُلْ اَحَدٌ مِّنْهُمْ حَدَّثَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ وَلَا اَحْسَبُهٗ سَمِعَهٗ مِنْ اَبِی الزُّبَیْرِ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ۔

۴۹۸۱: اَخْبَرَنَا خَالِدُ بْنُ رَوْحِ الدِّمَشْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا یَزِیْدُ یَعْنِی ابْنَ خَالِدِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ عَنِ الْمُغِیْرَةِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَیْسَ عَلٰی مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ۔

۴۹۸۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اچکے لٹیرے اور خائن پر قطع ید نہیں۔

ایک ہی مضمون کی چودہ روایات:

مندرجہ بالا احادیث جو کہ چودہ عدد ہیں سب کا مضمون ایک ہے ہم نے ترجمہ اس وجہ سے الگ الگ نہیں لکھا کیونکہ سب کا مضمون ایک ہی ہے عربی متن کافی ہے۔

۴۹۸۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَالِدٍ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ اَبِی الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَیْسَ عَلٰی خَائِنٍ قَطْعٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَشْعَثُ بْنُ سَوَّارٍ ضَعِیْفٌ۔

۴۹۸۲: ترجمہ اس حدیث کا بھی سابق کے مطابق ہے۔حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خیانت کرنے والے شخص کا ہاتھ کاٹنا نہیں ہے حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راوی اشعث بن سوار ضعیف راوی ہیں۔

۲۲۱۴: بَابُ قَطْعِ الرِّجْلِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْیَدِ

باب: ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا کیسا ہے؟

۴۹۸۳: اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْمَصَاحِفِیُّ الْبَلْخِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَیْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْسُفُ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْا یَدَهٗ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهٗ ثُمَّ سَرَقَ عَلٰی عَهْدِ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰی قُطِعَتْ قَوَائِمُهٗ کُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَیْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ

۴۹۸۳: حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا۔آپ نے فرمایا اس کو قتل کر دو (کیونکہ آپ کو بذریعہ وحی اس بات کا علم ہو گیا تھا کہ یہ شخص ہاتھ کاٹنے سے چوری سے باز نہیں آئے گا) اس پر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔آپ نے فرمایا۔اس شخص کو قتل کر دو۔پھر لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کا ہاتھ کاٹ دو (بہرحال اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا) پھر اس شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں چوری کی یہاں تک کہ اس شخص کے چاروں ہاتھ پاؤں

بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَ كَانَ يُحِبُّ الْاِمَارَةَ فَقَالَ اَمِّرُوْنِیْ عَلَيْكُمْ فَاَمَّرُوْهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ۔

کٹ گئے (یعنی اس کو مثلہ کر دیا گیا) پر اس شخص نے پانچویں مرتبہ چوری کر لی۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی حالت سے خوب واقف تھے اسی وجہ سے آپ نے فرمایا تھا کہ اس کو قتل کر دو۔ پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کو حوالہ کر دیا قریش کے جوان لوگوں کو قتل کرنے کے واسطے۔ ان لوگوں میں عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے وہ سربراہی کی خواہش رکھتے تھے۔ انہوں نے کہا باقی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار بنالو انہوں نے ان کو سردار بنالیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ جس وقت اس کو مارتے تو تمام لوگ اس کو مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا یعنی قتل کر دیا کیونکہ وہ اسی کا مستحق تھا۔

۲۲۱۵: بَاب قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

باب: چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنے کا بیان

۴۹۸۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عَقِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَدِّیْ قَالَ حَدَّثَنَا مُصْعَبُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ جِیْءَ بِسَارِقٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِیْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْهُ فَاُتِیَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ اِلٰى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقٰى عَلٰى ظَهْرِهٖ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَ رِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْاِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ اَلْقَيْنَاهُ فِیْ بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُّنْكَرٌ وَ مُصْعَبُ ابْنُ ثَابِتٍ لَيْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِيْثِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۴۹۸۴: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک چور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے فرمایا کہ اس کو مار ڈالو لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے آپ نے فرمایا: (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ خدمت نبوی میں پیش کیا گیا (اسی چوری کے جرم کی وجہ سے) آپ نے فرمایا: اس شخص کو مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں ہاتھ) کاٹ ڈالو۔ پھر اس شخص کو تیسری مرتبہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا: اس کو مار ڈالو۔ لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: اس کا (بایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص چوتھی مرتبہ حاضر کیا گیا۔ آپ نے فرمایا مار ڈالو اس کو۔ لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس شخص نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: (اس شخص کا دایاں پاؤں) کاٹ دو۔ پھر وہ شخص پانچویں مرتبہ پیش کیا گیا۔ آپ نے فرمایا: اس کو مار دو۔ جابر نے فرمایا اس شخص کو (مقام مربد نعم کی جانب لے کر چل دیئے اور اس کو اٹھایا اور وہ شخص چت لیٹ گیا پھر وہ شخص اپنے کٹے ہوئے ہاتھوں اور پاؤں سے بھاگ کھڑا ہوا اُس شخص کو

اونٹ دیکھ کر بھڑک گئے پھر اس کو اٹھایا پھر اس نے اسی طرح کیا پھر اس کو اٹھایا پھر تیسری مرتبہ اس شخص کو حاضر کیا گیا آخر کار ہم نے اس کو پتھروں سے مار ڈالا۔ پھر اس کو ایک کنوئیں میں ڈال دیا اور اوپر سے پتھر مارے۔ امام نسائی نے فرمایا: یہ حدیث منکر ہے اور مصعب بن ثابت قوی راوی نہیں ہے۔

۲۲۱۶: بَاب الْقَطْعُ فِی السَّفَرِ

باب: سفر میں ہاتھ کاٹنے سے متعلق

۴۹۸۵ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ بَقِیَّۃُ قَالَ حَدَّثَنِیْ نَافِعُ بْنُ یَزِیْدَ قَالَ حَدَّثَنِیْ حَیْوَۃُ بْنُ شُرَیْحٍ عَنْ عَیَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ جُنَادَۃَ بْنِ اَبِیْ اُمَیَّۃَ قَالَ سَمِعْتُ بُسْرَ بْنَ اَبِیْ اَرْطَاۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَیْدِیْ فِی السَّفَرِ۔

۴۹۸۵: حضرت بُسر بن ارطاق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

دورانِ سفر ہاتھ نہ کاٹے جانے کی ہدایت اور حکمت:

مذکورہ حدیث میں دورانِ سفر چور کا ہاتھ نہ کاٹے جانے کا حکم فرمایا گیا ہے اس کی حکمت یہ ہے کہ دورانِ سفر ہاتھ کاٹے جانے کی صورت میں چور کا علاج کون شخص کرے گا اور اس کی دیکھ بھال کون کرے گا اور دوسری حکمت یہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ چور ناراض ہو کر خدانخواستہ دین سے ہی منحرف ہو جائے اس وجہ سے دورانِ سفر چور کے ساتھ رعایتی پہلو اختیار فرمایا گیا۔

۴۹۸۶ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُدْرِكٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَۃَ عَنْ عُمَرَ وَھُوَ ابْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِذَا سَرَقَ الْعَبْدُ فَبِعْهُ وَ لَوْ بِنَشٍّ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عُمَرُ بْنُ اَبِیْ سَلَمَۃَ لَیْسَ بِالْقَوِیِّ فِی الْحَدِیْثِ۔

۴۹۸۶ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس وقت غلام چوری کرے تو اس کو فروخت کر دو چاہے بیس ہی درہم میں فروخت ہو امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: عمرو بن سلمہ حدیث میں قوی نہیں ہے۔

۲۲۱۷: بَاب حَدُّ الْبُلُوْغِ وَ ذِکْرُ السِّنِ الَّذِیْ اِذَا بَلَغَھَا الرَّجُلُ وَالْمَرْاَۃُ اُقِیْمَ عَلَیْھِمَا الْحَدُّ

باب: مرد کے بالغ ہونے کی عمر اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد لگائی جائے؟

۴۹۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَۃُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَیْرٍ

۴۹۸۷: حضرت عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قبیلہ بنی قریظہ کے قیدیوں میں سے تھا لوگ ان کو دیکھا کرتے تھے اگر ان

عَنْ عَطِيَّةَ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ قَالَ كُنْتُ فِيْ سَبْيِ قُرَيْظَةَ وَ كَانَ يُنْظَرُ فَمَنْ خَرَجَ شِعْرَتُهُ قُتِلَ وَ مَنْ لَّمْ تَخْرُجْ اسْتُحْيِيَ وَلَمْ يُقْتَلْ۔

کے ناف کے نیچے بال نکلے ہوئے ہوتے تو ان کو قتل کر ڈالتے اور جس کے بال (زیر ناف) نہ نکلے ہوئے ہوتے تو اس کو چھوڑ دیتے۔

مرد اور عورت کے بلوغ ہونے سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ مرد اور عورت کی بلوغ کی نشانی یہی ہے جو کہ اوپر مذکور ہوئی ہے اور ویسے دراصل شریعت نے مرد کے بالغ ہونے کی حد زیادہ سے زیادہ پندرہ سال رکھی ہے یا اس کو احتلام ہونے لگے اور پندرہ سال سے کم عمر میں بھی لڑکے کو احتلام ہوسکتا ہے اس وجہ سے لڑکا اس سے قبل بھی بالغ ہوسکتا ہے اور لڑکی کی بالغ ہونے کی حد اس کو حیض آنا ہے۔

۲۲۱۸: بَاب تَعْلِيْقُ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ

باب: چور کا ہاتھ کاٹ کر اُس کی گردن میں لٹکانا

۴۹۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَلِيٍّ عَنِ الْحَجَّاجِ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنِ ابْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَاَلْتُ فَضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ فِيْ عُنُقِهِ قَالَ سُنَّةٌ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَ سَارِقٍ وَ عَلَّقَ يَدَهُ فِيْ عُنُقِهِ۔

۴۹۸۸: حضرت ابن محیریز رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے سنا کہ چور کا ہاتھ اس کی گردن میں لٹکا دینا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور (کاٹ کر) اس کے گلے میں لٹکا دیا۔

۴۹۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ ابْنُ عَلِيٍّ الْمُقَدَّمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ عَنْ مَكْحُوْلٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ قُلْتُ لِفَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَرَاَيْتَ تَعْلِيْقَ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ مِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ نَعَمْ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَ يَدَهُ وَ عَلَّقَهُ فِيْ عُنُقِهِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحَجَّاجُ ابْنُ اَرْطَاةَ ضَعِيْفٌ وَّلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ۔

۴۹۸۹: حضرت عبدالرحمٰن بن محیریز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ انہوں نے فرمایا جی ہاں! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور کا معاملہ پیش ہوا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ لیا اور اس کے گلے میں لٹکا دیا۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس حدیث کی اسناد میں حجاج بن ارطات ہے جس کی حدیث حجت نہیں ہوسکتی۔

۴۹۹۰: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَّانُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ يُوْنُسَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ سَمِعْتُ سَعْدَ بْنَ اِبْرَاهِيْمَ يُحَدِّثُ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

۴۹۹۰: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت چور پر حد لگائی جائے پھر چوری کے مال کا ضمان اس پر ضروری نہ ہوگا۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ إِذَا أُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ هٰذَا مُرْسَلٌ وَلَيْسَ بِثَابِتٍ۔

چور پر ضمان سے متعلق:

مذکورہ بالا حدیث شریف کے سلسلہ میں یہ مسئلہ بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ اگر چوری کرنے والے کے پاس مالک کا مال موجود ہو تو اس صورت میں وہ مال مالک کو واپس دلائیں گے۔ باقی مسئلہ وہی ہے جو کہ مذکورہ بالا حدیث میں مذکور ہے۔

(۴۷)

کتاب الإیمان و شرائعه

ایمان اوراس کے ارکان کے متعلق احادیثِ مبارکہ

۲۲۱۹: بَاب ذِكْرُ اَفْضَلِ الْاَعْمَالِ

باب :افضل اعمال

۴۹۹۱: حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ مِنْ لَفْظِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ۔

۴۹۹۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کونسا عمل افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) پر یقین کرنا۔

بنیادی عمل:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ایمان کو تمام اعمال کی بنیاد بیان فرمائی گئی ہے۔ کیونکہ کوئی بھی عمل ایمان کے بغیر نفع بخش نہیں ہے اس وجہ سے ایمان سب سے لازمی عمل قرار دیا گیا۔

۴۹۹۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ اَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَلِيٍّ الْاَزْدِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ فَقَالَ اِيْمَانٌ لَا شَكَّ فِيْهِ وَجِهَادٌ وَّلَا غُلُوْلَ فِيْهِ وَحَجَّةٌ مَّبْرُوْرَةٌ۔

۴۹۹۲: حضرت عبداللہ بن حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کون سا عمل افضل ہے؟ انہوں نے فرمایا: ایمان کہ جس میں شک نہ ہو اور جہاد کہ جس میں چوری نہ ہو اور حج مبرور۔

۲۲۲۰:باب طَعْمُ الْاِیْمَانِ

۴۹۹۳. اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ وَ طَعْمَهٗ اَنْ یَكُوْنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَاَنْ یُحِبَّ فِی اللّٰهِ وَاَنْ یُبْغِضَ فِی اللّٰهِ وَاَنْ تُوْقَدَ نَارٌ عَظِیْمَةٌ فَیَقَعُ فِیْهَا اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَیْئًا۔

باب :ایمان کا مزہ

۴۹۹۳ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ ایمان کا ذائقہ اور لطف حاصل کرے گا: (۱) یہ کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے (۲) یہ کہ اللہ کے لیے دوستی کرے اور اللہ تعالیٰ ہی کے لیے دشمنی کرے (یعنی نیک لوگوں سے دوستی کرے اور مشرکین وکفار سے دشمنی رکھے (۳) اگر بڑی اور خوفناک آگ جلائی جائے تو اس میں گر جانا قبول کرے لیکن خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہ قرار دے۔

تین خاص اعمال:

جہاد میں چوری نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جس جہاد میں مالِ غنیمت میں سے کسی نے چوری نہ کی ہو اور حج مبرور سے مطلب یہ ہے کہ جس کے بعد انسان کسی قسم کا گناہ نہ کرے اور حج کرنے کے بعد اس کی زندگی میں مکمل طریقہ سے انقلاب برپا ہو جائے اور وہ مؤمن کامل بن جائے۔

۲۲۲۱:بَابُ حَلَاوَةِ الْاِیْمَانِ

۴۹۹۴ اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ كَانَ اَنْ یُقْذَفَ فِی النَّارِ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّرْجِعَ اِلَی الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ۔

باب: ایمان کے ذائقہ سے متعلق

۴۹۹۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں تین چیزیں ہوں گی وہ شخص ایمان کے ذائقہ سے لطف اندوز ہوگا ایک تو یہ کہ اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ سب سے زیادہ محبت رکھے دوسرے یہ کہ وہ شخص آگ میں گر جانا منظور کرے لیکن کفار و مشرکین میں سے ہونا منظور نہ کرے جب اللہ عزوجل نے اس کو کفر سے نجات عطا فرمائی۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں تین باتیں بیان فرمائی گئی ہیں: (۱) اللہ عزوجل سے محبت کرنا یعنی تمام چیزوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت کی جائے (۲) اس حدیث شریف میں یہ وضاحت ہے کہ جو شخص اللہ عزوجل سے خالص محبت رکھے گا تو وہ ہی کامل درجہ کا مؤمن ہے (۳) اور کامل درجہ کا مؤمن جان جیسی عزیز شئے کو آگ میں ڈال دینا منظور کرے گا لیکن کفر اور شرک کے سامنے گردن نہیں جھکائے گا۔ یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور لب لباب ہے۔

۲۲۲۲: بَابُ حَلَاوَةِ الْإِسْلَامِ

۴۹۹۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَ مَنْ اَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ اِلَّا لِلّٰهِ وَ مَنْ يَكْرَهُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُلْقٰى فِي النَّارِ۔

باب: اسلام کی شیرینی

۴۹۹۵: اس حدیث شریف کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۲۲۲۳: بَابُ نَعْتِ الْإِسْلَامِ

۴۹۹۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ اَنْبَاَنَا كَهْمَسُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ يَحْيَى بْنِ يَعْمُرَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ اِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيْدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيْدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرٰى عَلَيْهِ اَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا اَحَدٌ حَتّٰى جَلَسَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْنَدَ رُكْبَتَيْهِ وَ وَضَعَ كَفَّيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ اَنْ تَشْهَدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا قَالَ صَدَقْتَ فَعَجِبْنَا اِلَيْهِ يَسْاَلُهُ وَ يُصَدِّقُهُ ثُمَّ قَالَ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِيْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَ مَلٰئِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدَرِ كُلِّهِ خَيْرِهِ وَ شَرِّهِ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ فَاَخْبِرْنِيْ عَنِ الْاِحْسَانِ قَالَ اَنْ تَعْبُدَاللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ

باب: اسلام کی تعریف

۴۹۹۶: حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک روز رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اس دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے اس کے بال بہت سیاہ رنگ کے تھے معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے اور ہمارے میں سے کوئی شخص ان کو نہیں پہچانتا تھا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے لگا کر اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھ کر (یعنی ادب سے بیٹھا جس طریقہ سے کہ کسی استاد کے سامنے کوئی شاگرد بیٹھتا ہے) پھر وہ کہنے لگا کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! بتلاؤ کہ اسلام کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اس بات کی گواہی دینا کہ عبادت کے کوئی لائق نہیں ہے علاوہ اللہ عزوجل کے اور بلاشبہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور نماز پڑھنا' زکوٰۃ ادا کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا' خانہ کعبہ کا حج کرنا اگر طاقت ہو (یعنی حج کے لیے آنے جانے اور دیگر شرائط شرعی حج کی پائی جائیں) اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم کو حیرت ہوئی کہ خود ہی سوال کرتا ہے پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ پھر کہا بتلاؤ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: یقین کرنا اللہ عزوجل پر یعنی اس کی ذات اور صفات میں اور اس کے فرشتوں پر (کہ وہ اس کے پاک بندے ہیں) جیسا اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے بجالاتے ہیں ان میں بڑی طاقت خدا نے دی ہے اور اس کی کتب پر (جیسے قرآن کریم' توریت' انجیل' زبور پر اور اس کے صحیفہ پر) جو کہ خداوند قدوس نے اپنے رسولوں پر نازل

يَرَاكَ قَالَ فَأَخْبِرْنِيْ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ بِهَا مِنَ السَّائِلِ قَالَ وَاَخْبِرْنِيْ عَنْ اَمَارَاتِهَا قَالَ اَنْ تَلِدَ الْاَمَةُ رَبَّتَهَا وَاَنْ تَرَى الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ الْعَالَةَ رِعَاءَ الشَّاءِ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ قَالَ عُمَرُ فَلَبِثْتُ ثَلَاثًا ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُمَرُ هَلْ تَدْرِيْ مَنِ السَّائِلُ قُلْتُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَتَاكُمْ لِيُعَلِّمَكُمْ اَمْرَ دِيْنِكُمْ۔

فرمائے وہ سب حق ہیں اللہ عزوجل کی طرف سے ہیں اللہ عزوجل کے کلام میں اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور تقدیر پر اس کے حکم کے بغیر اور اس کے ارادے کے بغیر انجام نہیں پاتے لیکن وہ اچھے لوگوں سے خوش ہوتا ہے اور برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے اور اس نے ہم کو اختیار عطا فرمایا ہے اور وہ برے لوگوں سے ناراض ہوتا ہے یہ سن کر اس نے کہا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا کہ بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عزوجل کی عبادت اس طریقہ سے کرنا کہ گویا کہ تم خدا کو دیکھ رہے ہو اگر یہ مقام حاصل نہ ہو تو (کم از کم یہ مقام حاصل ہو کہ) اللہ عزوجل تم کو دیکھ رہا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپ نے فرمایا جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتا (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ کسی کو اس کا علم نہیں ہے) اس شخص نے کہا تم اس کی علامات بتلاؤ آپ نے فرمایا: اس کی ایک علامت تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو جنے گی دوسرے یہ کہ ننگے پاؤں جسم والے لوگ جو (اِدھر اُدھر) پھرتے ہیں مفلس بکریاں چرانے والے وہ بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں تین روز تک ٹھہرا رہا پھر رسول کریم نے مجھ سے فرمایا اے عمر رضی اللہ عنہ! تم واقف ہو کہ وہ سوال کرنے والا اور دریافت کرنے والا کون شخص تھا؟ میں نے عرض کیا: اللہ کو اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی علم ہے۔ آپ نے فرمایا: وہ جبریل علیہ السلام تھے جو کہ تم کو دین سکھلانے کے لیے تشریف لائے تھے۔

قیامت کی کچھ علامات:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں باندی کا مالک کو جننے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے تو اس کی تشریح کے سلسلہ میں محدثین کرام رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف اقوال نقل فرمائے ہیں پہلا قول تو یہ ہے کہ باندی اپنے مالک کو اور مالکہ کو جنے گی اور باندیوں کی اولاد پیدا ہوگی اور لوگ اپنی اُمّ ولد باندیوں کو فروخت کریں گے اور وہ باندیاں فروخت ہوتے ہوتے کبھی کبھی اپنی اولاد کے پاس پہنچ جائے گی اور حضرت علامہ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ اس کی تشریح کے سلسلہ میں فرماتے ہیں اس کا مطلب ہے کہ اولاد اپنے والدین کی نافرمان ہو گی۔ تو گویا ماں باپ کا درجہ باندی جیسا ہو گیا اور اولاد مالک قرار پائی اور اولاد ماں باپ پر حاکم کی طرح حکومت کریں گے (جیسا کہ آج کے دور میں ہو رہا ہے) اور حدیث مذکورہ میں ننگے پاؤں والے لوگ محل بنائیں گے جو ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ

ہے کہ کم ظرف لوگ ترقی کریں گے اور شرفاء کی گردش ہوگی یعنی خوش حالی عزت اور دولت وثروت ان لوگوں میں آ جائے گی کہ جنہوں نے کبھی کچھ نہیں دیکھا ہوگا اور ایسے ہی لوگوں کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا جو کہ اپنے ماضی میں کچھ نہیں ہوں گے جیسا کہ آج کل ہورہا ہے۔

۲۲۲۴: بَابُ صِفَةِ الْإِيْمَانِ وَالْإِسْلَامِ

۴۹۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ اَبِيْ فَرْوَةَ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَاَبِيْ ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهِ فَيَجِيْءُ الْغَرِيْبُ فَلَا يَدْرِيْ اَيُّهُمْ هُوَ حَتّٰى يَسْاَلَ فَطَلَبْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيْبُ اِذَا اَتَاهُ فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِيْنٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ وَاِنَّا لَجُلُوْسٌ وَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَجْلِسِهِ اِذْ اَقْبَلَ رَجُلٌ اَحْسَنُ النَّاسِ وَجْهًا وَ اَطْيَبُ النَّاسِ رِيْحًا كَاَنَّ ثِيَابَهُ لَمْ يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتّٰى سَلَّمَ فِيْ طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ اَدْنُوْ يَا مُحَمَّدُ قَالَ ادْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُوْلُ اَدْنُوْ مِرَارًا وَ يَقُوْلُ لَهُ ادْنُ حَتّٰى وَضَعَ يَدَهُ عَلٰى رُكْبَتَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِسْلَامُ قَالَ الْاِسْلَامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّ تُقِيْمَ الصَّلٰوةَ وَ تُؤْتِيَ الزَّكٰوةَ وَ تَحُجَّ الْبَيْتَ وَ تَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ اِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اَسْلَمْتُ قَالَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ صَدَقْتَ اَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَ تُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَاِذَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ فَقَدْ اٰمَنْتُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

باب: ایمان اور اسلام کی صفت

۴۹۹۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما ہوتے پھر جو کوئی نیا شخص آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا۔ جس وقت تک کہ آپ کا نہ پوچھتا۔ اس وجہ سے ہم نے آپ سے چاہا کہ بیٹھنے کے لئے ایک جگہ بنائی جائے کہ نیا آدمی آتے ہی آپ کو پہچان لے پھر ہم نے آپ کے لئے ایک اونچا چبوترہ مٹی سے بنایا۔ آپ اس پر تشریف فرما ہوتے۔ ایک دن ہم تمام لوگ بیٹھے ہوئے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی جگہ تشریف فرما تھے اس دوران ایک آدمی حاضر ہوا کہ جس کا منہ (یعنی چہرہ) تمام لوگوں سے اچھا تھا اور جس کے جسم کی خوشبو سب سے بہتر تھی اور اس کے کپڑوں (یعنی لباس) میں کچھ بھی میل نہیں تھا اس نے فرش کے کنارے سے سلام کیا اور اس نے کہا: السلام علیک یا محمد! آپ نے فرمایا: آجاؤ۔ وہ قریب آنے کی اجازت طلب کرتا رہا یہاں تک کہ اس نے اپنے ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ اسلام کس کو کہتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور یہ کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک نہ کرو اور نماز ادا کرو زکوٰۃ دو اور حج کرو بیت اللہ شریف کا اور رمضان المبارک کے روزے رکھو۔ اس نے عرض کیا: جس وقت میں یہ تمام باتیں کرلوں تو مسلمان ہو جاؤں گا۔ آپ نے فرمایا: جی ہاں! اس شخص نے عرض کیا: آپ نے سچ فرمایا۔ جس وقت ہم نے یہ بات سنی کہ وہ شخص کہہ رہا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا تو ہم کو اس کی یہ بات بری لگی کیونکہ قصداً کیوں معلوم کرتا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا اے محمد! بتلاؤ کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ عزوجل پر یقین کرنا اور اس کے فرشتوں اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور یقین کرنا تقدیر پر۔ اس نے کہا

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهٗ يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اَخْبِرْنِيْ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ اَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا وَ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَقَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْهَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَ لٰكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا اِذَا رَاَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُوْنَ فِي الْبُنْيَانِ وَ رَاَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوْكَ الْاَرْضِ وَرَاَيْتَ الْمَرْاَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا اِلَّا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ اِلٰى قَوْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِيْ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَّ بَشِيْرًا مَا كُنْتُ بِاَعْلَمَ بِهٖ مِنْ رَجُلٍ مِّنْكُمْ وَاِنَّهٗ لَجِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِيْ صُوْرَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ۔

کہ جس وقت میں ایسا کروں تو میں مؤمن ہو جاؤں گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ پھر اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اُس نے کہا: اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: تم اللہ عز وجل کی اس طریقہ سے عبادت کرو کہ جیسے کہ تم اس کو دیکھ رہے ہو اگر اس طرح سے عبادت نہ کر سکو تو (کم از کم) اس طرح عبادت کرو کہ وہ تم کو دیکھ رہا ہے۔ اس شخص نے کہا آپ نے سچ فرمایا پھر وہ شخص کہنے لگا اے محمد! مجھ کو بتلاؤ کہ قیامت کب قائم ہو گی؟ یہ بات سن کر آپ نے سر (مبارک) جھکا لیا اور کوئی جواب نہیں دیا۔ اس نے پھر سوال کیا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر سوال کیا آپ نے کسی قسم کا کوئی جواب نہیں دیا اور سر اٹھایا پھر فرمایا جس سے تم دریافت کر رہے ہو وہ سوال کرنے والے سے زیادہ علم نہیں رکھتے۔ لیکن قیامت کی علامت یہ ہیں جس وقت تو مجہول جانور چرانے والوں کو دیکھے کہ وہ لوگ بڑی بڑی عمارتیں بنا رہے ہیں اور جو لوگ اب ننگے پاؤں اور ننگے جسم پھرتے ہیں ان کو زمین کا بادشاہ دیکھے اور عورت کو دیکھے وہ اپنے مالک کو جنتی ہے تم سمجھ لو کہ قیامت قریب ہے۔ پانچ اشیاء ہیں کہ جن کا کہ کسی کو کوئی علم نہیں ہے علاوہ اللہ عز وجل کے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی: اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ پھر آپ نے فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس نے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا (نبی) بنا کر بھیجا ہے اور وہ کھانے والا اور خوش خبری دینے والا میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں پہچانتا تھا اور بلاشبہ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ دحیہ کلبی کی شکل میں تشریف لائے تھے۔

حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ایک صحابی (رضی اللہ عنہ) کی صورت میں آمد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں ان آنے والے شخص کے بارے میں فرمایا گیا ہے کہ وہ شخص حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے جو کہ حضرت دحیہ کلبی کی صورت میں تشریف لائے تھے واضح رہے کہ حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ایک جلیل القدر صحابی تھے جو کہ بہت زیادہ خوبصورت انسان تھے۔ اگرچہ بعض محدثین رحمہم اللہ نے اس تشریح سے اتفاق نہیں کیا۔ تفصیل کے لیے شروحات حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۲۲۵:باب تَاوِيْلُ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا

باب: آیت قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا کی تفسیر

۴۹۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ وَهُوَ ابْنُ ثَوْرٍ قَالَ مَعْمَرٌ وَاَخْبَرَنِى الزُّهْرِىُّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِىْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَعْطَى النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِّنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَّهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مُسْلِمٌ حَتّٰى اَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ لَاُعْطِىْ رِجَالًا وَاَدَعُ مَنْ هُوَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْهُمْ لَا اُعْطِيْهِ شَيْئًا مَخَافَةَ اَنْ يُّكَبُّوْا فِى النَّارِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ۔

۴۹۹۸: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو مال دیا اور بعض کو عطا نہیں فرمایا۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یا رسول اللہ! آپ نے بعض فلاں کو عطا فرمایا یعنی ان حضرات کو عطا فرمایا اور فلاں کو عطا فرمایا اور فلاں کو کچھ عطا نہیں فرمایا حالانکہ وہ مؤمن ہے۔ آپ نے فرمایا: کیا وہ مسلم ہے؟ حضرت سعد نے تین مرتبہ یہی کہا اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر مرتبہ یہی جواب دُہراتے رہے۔ پھر آپ نے فرمایا: میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض کو نہیں دیتا۔ حالانکہ جن کو میں دیتا ہوں ان سے مجھ کو زیادہ محبت ہے لیکن میں جن کو دیتا ہوں تو میں اس کو اس خوف سے دیتا ہوں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ شخص دوزخ میں اُلٹے مُنہ نہ گرائے جائیں۔

۴۹۹۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَّامُ بْنُ اَبِىْ مُطِيْعٍ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِىِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَسَمَ قَسْمًا فَاَعْطٰى نَاسًا وَّ مَنَعَ اٰخَرِيْنَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَعْطَيْتَ فُلَانًا وَّ مَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَّ قُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا۔

۴۹۹۹: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم کیا تو آپ نے بعض حضرات کو عطا فرمایا اور بعض حضرات کو عطا نہیں فرمایا میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو عطا فرمایا ہے اور فلاں کو عطا نہیں فرمایا وہ بھی تو صاحب ایمان ہے آپ نے فرمایا کہ مؤمن نہ کہو مسلمان کہو۔ حضرت ابن شہاب نے اس آیت کریمہ: قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا کی تلاوت فرمائی یعنی "دیہات والوں نے کہا کہ ہم لوگ ایمان لے آئے (تم) کہو کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے۔"

۵۰۰۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ عَمْرٍو عَنْ نَافِعِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ اَمَرَهٗ اَنْ يُّنَادِىَ اَيَّامَ التَّشْرِيْقِ اَنَّهٗ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِىَ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّ شُرْبٍ۔

۵۰۰۰: حضرت بشیر بن سحیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم فرمایا ایام تشریق میں پکارنے کا کہ جنت میں داخل نہ ہوگا لیکن مؤمن اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

ایامِ تشریق:

واضح رہے کہ ایام تشریق نو ذی الحجہ سے لے کر بارہ ذی الحجہ عصر کے بعد تک ہیں احادیث میں ان ایام کی بہت فضیلت بیان فرمائی گئی ہے۔

۲۲۲۶: بَاب صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی صفات سے متعلق

۵۰۰۱ـ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْقَعْقَاعِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ اَبِي صَالِحٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ اَمِنَهُ النَّاسُ عَلٰى دِمَائِهِمْ وَ اَمْوَالِهِمْ۔

۵۰۰۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان وہ شخص ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مؤمن وہ ہے کہ جس سے لوگ اپنے جان و مال کا اطمینان رکھیں۔

۲۲۲۷: بَاب صِفَةُ الْمُسْلِمِ

باب: مسلمان کی صفت سے متعلق

۵۰۰۲ـ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ اِسْمَاعِيلَ عَنْ عَامِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِسَانِهِ وَ يَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۰۰۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ شخص ہے جو کہ اللہ عزوجل کی منع کی ہوئی باتوں کو چھوڑ دے۔

کامل مسلمان:

مذکورہ بالا حدیث بخاری و مسلم اور احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اس حدیث شریف کا حاصل یہ ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ وہ زبان یا ہاتھ یا اپنے کسی بھی عمل سے دوسرے کو کسی قسم کی تکلیف نہ پہنچائے اور مذکورہ بالا حدیث شریف میں ہجرت سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ عربی زبان میں ہجرت کے معنی چھوڑنے کے آتے ہیں اور لفظ مہاجر اس سے نکلا ہے یعنی وہ شخص جو کہ اپنے وطن کو اللہ عزوجل کی رضا حاصل کرنے کے لئے چھوڑ دے جیسے کہ کفار و مشرکین کے ملک سے صرف اتباعِ الٰہی حاصل کرنے کے لئے نکل جائے اور دارالاسلام میں آ جائے۔ حاصل حدیث یہ ہے کہ مسلمان صرف ترکِ وطن سے مہاجر کامل نہیں بنتا جس وقت تک کہ وہ گناہوں کی زندگی نہ چھوڑے یہ حدیث دراصل دین کا خلاصہ اور اسلام کی بنیاد ہے۔

۵۰۰۳ـ اَخْبَرَنَا حَفْصُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۰۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيّ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ سِيَاهٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَكَلَ ذَبِيْحَتَنَا فَذٰلِكُمُ الْمُسْلِمُ۔

ارشاد فرمایا: جو کوئی ہم لوگوں جیسی نماز ادا کرے اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کرے نماز میں اور ہمارا کاٹا ہوا جانور (یعنی ہمارا ذبیحہ) کھائے تو وہ مسلمان ہے۔

۲۲۲۸: بَاب حُسْنُ اِسْلَامِ الْمَرْءِ

باب: کسی انسان کے اسلام کی خوبی

۵۰۰۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ الْمُعَلّٰى بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ صَالِحٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ اِسْلَامُهُ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا وَ مُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ اَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا اِلَّا اَنْ يَّتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا۔

۵۰۰۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی بندہ اچھی طرح سے مسلمان ہوتا ہے تو اللہ عزوجل اس کے ہر ایک نیک عمل کو لکھ لیتے ہیں جو کہ اس نے کیا تھا (یعنی اسلام سے قبل) اور اس کا ہر ایک برا عمل ختم فرما دیتا ہے جو اس نے کیا تھا پھر اسلام کے بعد سے نیا حساب اس طریقہ سے شروع ہوتا ہے کہ ہر ایک نیک عمل کے عوض دس نیک اعمال' سات سو نیک اعمال تک لکھ دیئے جاتے ہیں اور ہر ایک برائی کے عوض ایک برا عمل لکھا جاتا ہے لیکن جب اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے تو وہ برائی (یعنی برا عمل بھی) نہیں لکھا جاتا۔

۲۲۲۹: بَاب اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ

باب: افضل اسلام کونسا ہے؟

۵۰۰۵: اَخْبَرَنَا سَعِيْدُ بْنُ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ الْاُمَوِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بُرْدَةَ وَهُوَ بُرَيْدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الْاِسْلَامِ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَ يَدِهٖ۔

۵۰۰۵: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے (دوسرے) مسلمان اس کے ہاتھ اور اس کی زبان سے بچیں (محفوظ رہیں)۔

۲۲۳۰: بَاب اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ

باب: کونسا اسلام بہترین ہے؟

۵۰۰۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِي الْخَيْرِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَ تَقْرَأُ

۵۰۰۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام افضل ہے آپ نے فرمایا کھانا کھلانا (غرباء اور محتاجوں کو) اور ہر ایک کو سلام کرنا چاہے اس کو پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو۔

لسَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَّمْ تَعْرِفْ۔

۲۲۳۱: بَابُ عَلٰی کَمْ بُنِیَ الْاِسْلَامُ

۵۰۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰی یَعْنِی ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ حَنْظَلَةَ ابْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ عَنْ عِکْرِمَةَ بْنِ خَالِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهٗ اَلَا تَغْزُوْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوةِ وَالْحَجِّ وَ صِیَامِ رَمَضَانَ۔

باب: اسلام کی بنیاد کیا ہیں؟

۵۰۰۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے کہا کہ تم جہاد نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اسلام کی پانچ بنیادیں ہیں (کہ جن پر اسلام قائم ہے) پہلے گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ عزوجل کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے' دوسرے یہ کہ نماز ادا کرنا' تیسرے زکوٰۃ ادا کرنا' چوتھے حج کرنا پانچویں روزے رکھنا ماہ رمضان کے۔

۲۲۳۲: بَابُ الْبَیْعَةُ عَلَی الْاِسْلَامِ

۵۰۰۸: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ کُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَایِعُوْنِیْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰهِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا اِقْرَاَ عَلَیْهِمُ الْاٰیَةَ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فَهُوَ اِلَی اللّٰهِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَلَهٗ۔

باب: اسلام پر بیعت سے متعلق

۵۰۰۸: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مجلس میں تھے۔ آپ نے فرمایا' تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ عزوجل کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو' نہ چوری کرو' نہ زنا کرو۔ پھر یہ آیت کریمہ تلاوت فرمائی جو شخص تمہارے میں سے اپنے اقرار کو مکمل کرے (یعنی ان کاموں کو نہ کرے) تو اس کا ثواب اللہ عزوجل کے پاس ملے گا اور جس سے ایسا کام سرزد ہو پھر اللہ عزوجل دنیا میں اس کو چھپائے تو آخرت میں وہ اللہ عزوجل کی مرضی پر ہے کہ چاہے وہ اس کو عذاب میں مبتلا کرے اور چاہے اس کی مغفرت فرمادے۔

۲۲۳۳: بَابٌ عَلٰی مَا یُقَاتَلُ النَّاسُ

۵۰۰۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمِ بْنِ نُعَیْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا حَبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَیْدِ الطَّوِیْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْهَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِذَا

باب: لوگوں سے کس بات پر جنگ (قتال) کرنا چاہیے؟

۵۰۰۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ کوئی اللہ عزوجل کے علاوہ سچا معبود نہیں ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں جس وقت وہ یہ شہادت دیں اور ہمارے قبلہ کی جانب چہرہ کریں اور ہمارا کاٹا ہوا

شَهِدُوْا اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوْا قِبْلَتَنَا وَاَكَلُوْا ذَبِيْحَتَنَا وَ صَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حَرُمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَاَمْوَالُهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَّا لِلْمُسْلِمِيْنَ وَ عَلَيْهِمْ مَّا عَلَيْهِمْ۔

جانور (ذبیحہ) کھائیں تو ان کی جان و مال ہم پر حرام ہو گئے لیکن کسی حق کے عوض (مطلب یہ کہ وہ کسی کی جان لیں یا کسی کا مال لیں تو ان کی بھی جان اور مال لیں) اور جو مسلمانوں کا حق ہے وہ ان کا بھی ہے اور جو اہل اسلام پر حق ہے وہ حق ان پر بھی ہے۔

۲۲۳۴: بَابُ ذِكْرِ شُعَبِ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کی شاخیں

۵۰۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ وَهُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّ سَبْعُوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں اور شرم وحیا بھی ایمان کی شاخ ہے۔

۵۰۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ وَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُهَيْلٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَوْضَعُهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایمان کی ستر اور (مزید) چند شاخیں ہیں سب سے افضل شاخ لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم شاخ (یعنی ایمان کا سب سے کم درجہ) راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹانا ہے اور شرم وحیاء بھی ایمان کی ایک شاخ ہے۔

ایمان کا سب سے کم تر درجہ:

یہ ہے کہ راستہ سے تکلیف دہ چیز ہٹا دی جائے یعنی ہر وہ چیز کہ جس سے گذرنے والوں کو تکلیف پہنچے راستہ سے ہٹانا افضل اور ایمان کا کم سے کم درجہ ہے جیسے کہ کانٹے' پھل اور کیلے اور پھلوں کے چھلکے وغیرہ راستہ سے ہٹانا اور مذکورہ حدیث شریف میں شرم وحیا کو بھی ایمان کا ایک درجہ فرمایا گیا ہے جیسا کہ احادیث میں ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک میں لڑکیوں سے زیادہ شرم وحیا تھی۔ اس لیے مؤمن میں شرم وحیاء ہونا ضروری ہے اور شرم وحیا انسان کو برائی سے محفوظ رکھتی ہے۔

۵۰۱۲: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيْبِ بْنِ عَرَبِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِيْ ابْنَ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ عِجْلَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرم وحیاء ایمان کی ایک شاخ ہے۔

۲۲۳۵:بَاب تَفَاضُلُ اَهْلِ الْاِيْمَانُ
باب: اہلِ ایمان کا ایک دوسرے سے بڑھنا

۵۰۱۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ وَ عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِيْ عَمَّارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُرَحْبِيْلَ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ۔

۵۰۱۳: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حضرت) عمار رضی اللہ عنہ نے ہڈیوں تک ایمان بھر لیا۔

ہڈیوں تک ایمان کا مطلب:

مذکورہ حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کے ہڈیوں تک ایمان بھرنے کے بارے میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایمان ان کے ہر ہر رگ و پا میں پہنچ گیا اور ان کے ایک ایک عضو میں ایمان ہی ایمان ہے یعنی وہ کامل ترین درجہ کے مؤمن ہو گئے۔

۵۰۱۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

۵۰۱۴: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا: تمہارے میں سے جو کوئی شخص بری بات دیکھے تو اس کو چاہیے کہ وہ ہاتھ سے دُور کرے اگر اس قدر قوت نہ ہو تو زبان سے (برائی کو) بُرا کہے اگر اس قدر بھی قوت نہ ہو تو (کم از کم) دل سے تو بُرا سمجھے۔

ایمان کے تین درجے:

مذکورہ بالا حدیث میں برائی کو برا سمجھنے سے متعلق تین درجے بیان فرمائے گئے ہیں اور سب سے آخری درجہ کم از کم دل سے ہی برائی کو برا سمجھنا فرمایا گیا ہے لیکن اگر کوئی شخص دل سے بھی برائی سے نفرت نہ کرے تو سمجھ لو کہ اس کے دِل میں معمولی سا بھی ایمان نہیں ہے۔

۵۰۱۵: حَدَّثَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيُّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ

۵۰۱۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ تم میں سے جو شخص کوئی بری بات (یعنی گناہ کا کام) دیکھے تو اس کو اپنے ہاتھ (یعنی طاقت) سے روک دے تو وہ شخص ذمہ سے بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو زبان سے برا کہے وہ بری ہو گیا اگر اس قدر طاقت نہ ہو تو دِل سے برا سمجھے وہ بھی

يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُغَيِّرَهُ بِلِسَانِهِ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهِ فَقَدْ بَرِئَ وَ ذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

بری ہو گیا اور یہ ایمان کا کم سے کم درجہ ہے۔

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی رائے:

ایمان کے کم سے کم درجہ یعنی دل سے برا سمجھنے کا مطلب کے سلسلہ میں حضرت ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ مرقات شرح مشکوۃ شریف میں تحریر فرماتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ گناہ اور برائی میں گرفتار شخص کے لئے دعا کرے کہ یا اللہ اس شخص کو گناہوں سے باز رہنے کی توفیق عطا فرما۔

۲۲۳٦: بَاب زِيَادَةُ الْاِيْمَانُ

باب: ایمان میں کمی بیشی سے متعلق

۵۰۱٦ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهُ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِرَبِّهِمْ فِيْ اِخْوَانِهِمُ الَّذِيْنَ اُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اِخْوَانُنَا كَانُوْا يُصَلُّوْنَ مَعَنَا وَيَصُوْمُوْنَ مَعَنَا وَ يَحُجُّوْنَ مَعَنَا فَاَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ قَالَ فَيَقُوْلُ اذْهَبُوْا فَاَخْرِجُوْا مَنْ عَرَفْتُمْ مِّنْهُمْ قَالَ فَيَاْتُوْنَهُمْ فَيَعْرِفُوْنَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ اَخَذَتْهُ النَّارُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَّنْ اَخَذَتْهُ اِلٰى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُوْنَهُمْ فَيَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا قَدْ اَخْرَجْنَا مَنْ اَمَرْتَنَا قَالَ وَ يَقُوْلُ اَخْرِجُوْا مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ دِيْنَارٍ مِّنَ الْاِيْمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِيْنَارٍ حَتّٰى يَقُوْلَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَاْ هٰذِهِ الْاٰيَةَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُشْرَكَ

۵۰۱٦: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کے ایک جھگڑے کا دنیا میں کسی حق کے لئے اس سے زیادہ نہیں ہے کہ جو مسلمان جھگڑا کریں گے اپنے پروردگار سے ان بھائیوں کے لئے جو کہ دوزخ میں داخل ہوئے ہوں گے یہ مسلمان کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ہمارے ان بھائیوں کو جو کہ ہمارے ساتھ نماز ادا کرتے تھے اور روزہ رکھا کرتے تھے اور حج کرتے تھے آگ میں داخل کر دیا۔ پروردگار فرمائے گا: اچھا جاؤ اور تم جن کو پہچان لیتے تھے ان کو دوزخ سے نکالو۔ چنانچہ وہ لوگ دوزخ میں ان کے پاس آئیں گے اور ان کی شکلیں دیکھ کر ان کو پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو دوزخ کی آگ نے پکڑ لیا ہو گا پنڈلیوں کے آدھے تک اور بعضوں کو ٹخنوں تک پھر ان کو دوزخ سے نکالیں گے اور کہیں گے کہ اے پروردگار! جن کے نکالنے کا تو نے ہم کو حکم فرمایا ہم نے ان کو نکال دیا پھر پروردگار فرمائے گا کہ ان کو بھی نکالو کہ جن کے دل میں ایک دینار کے برابر ایمان ہو پھر فرمائے گا کہ ان کو بھی (دوزخ سے) نکال دو جس کسی کے دل میں ایک رتی (یعنی معمولی سے معمولی درجہ کا بھی) ایمان ہو (اس کو بھی دوزخ سے نکال دو) حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا اب جس کسی کو یقین نہ ہو وہ یہ آیت کریمہ تلاوت کرے (﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ﴾) آخر

بِهٖ وَ يَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ اِلٰى عَظِيْمًا۔

تک۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اللہ عزوجل مشرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہوں کو جس کو چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۱۷ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْاُمَامَةَ بْنُ سَهْلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا اَنَا نَائِمٌ رَاَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَیَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِّنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِیَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ وَ عُرِضَ عَلَیَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهٗ قَالَ فَمَا ذَا اَوَّلْتَ ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الدِّيْنَ۔

۵۰۱۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں سو رہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں (یعنی میرے سامنے وہ لوگ پیش ہوئے) اور سب لوگ کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ سینہ تک ہے اور کسی کا اس سے نیچا ہے اور میں نے (حضرت) عمر رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ وہ اپنے کرتے کو سمیٹ رہے ہیں (یعنی ان کا کرتہ بہت زیادہ نیچا ہے جس کی وجہ سے وہ اپنا کرتہ سمیٹ رہے ہیں) لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کی کیا تعبیر ہے؟ آپ نے فرمایا دین! (اور ایمان سب سے زیادہ طاقتور ہے اس میں کسی عقل مند کو شبہ نہ ہوگا بشرطیکہ وہ تعصب نہ کرے کہ عمر کی وجہ سے اسلام کو بہت زیادہ ترقی ہوئی)۔

۵۰۱۸ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عُمَيْسٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ اِلٰى عُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِیْ كِتَابِكُمْ تَقْرَءُوْنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَا تَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ اَیُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْيَوْمَ الَّذِیْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَرَفَاتٍ فِیْ يَوْمِ جُمُعَةٍ۔

۵۰۱۸: حضرت طارق رضی اللہ عنہ بن شہاب سے روایت ہے کہ ایک شخص یہودیوں میں سے امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ تم لوگوں کے قرآن کریم میں ایک آیت (کریمہ) ہے جس کو تم لوگ پڑھتے ہو۔ اگر وہ آیت ہم یہود پر نازل ہوتی تو جس دن وہ آیت کریمہ نازل ہوتی تو ہم لوگ اس روز کو عید بنا لیتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ کونسی آیت ہے؟ اس نے کہا وہ آیت ہے: اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ یعنی: آج کے روز میں نے دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت پوری کر دی اور تمہارے واسطے اسلام کے دین ہونے کو پسند کر لیا۔ یہ سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مجھ کو اس جگہ کا علم ہے جس جگہ یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ہے اور جس روز نازل ہوئی ہے اور یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جمعہ کے دن مقام عرفات میں نازل ہوئی۔

۲۲۳۷: بَابُ عَلَامَةِ الْاِيْمَانِ

باب: ایمان کی علامت

۵۰۱۹ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ يَعْنِی ابْنَ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

۵۰۱۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارے میں سے کوئی شخص مومن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اس کو میری محبت اپنی اولاد اور اپنے والدین اور تمام لوگوں سے

وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

زیادہ نہ ہو۔

۵۰۲۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمٰعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ ح وَاَنْبَاَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ وَاَهْلِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

۵۰۲۰: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگوں میں سے کوئی شخص صاحب ایمان نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ مجھ کو اپنے گھر مال (اور جائیداد) اور لوگوں سے زیادہ نہ چاہے۔

خلاصۃ الباب ☆ رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ کے ساتھ محبت ایسی ہو کہ دنیا کی کسی چیز سے اس قدر محبت نہ ہو ماں باپ اولاد بیوی اور تمام تر انسانوں سے بلکہ اپنی جان سے بھی بڑھ کر آنحضرت ﷺ سے محبت ہو اور مال تو کوئی چیز ہی نہیں ہے آپ ﷺ کی محبت کے مقابلہ میں اور یہ بات صرف زبان سے نہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت ہے بلکہ جانثاران رسول ﷺ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا مطالعہ کر کے عملی طور پر آپ ﷺ سے محبت کا معیار معلوم کیا جا سکتا ہے کہ ایمان کامل والا شخص کون ہے۔ بہت ہی افسوس کی بات ہے کہ ہم لوگ صرف اور صرف نام کے مسلمان ہیں کام کے نہیں دنیا کی دولت مال بیوی بچوں کی محبت بھی ایسے کھو گئے کہ نہ حلال حرام کی تمیز رہی نہ فرائض و واجبات ادا کرنے کی طرف رغبت رہی اور سنتوں کو ذبح کرنے پر تلے ہوئے ہیں رسول اللہ ﷺ پر ایمان کامل رکھنے والا شخص تو ایسا ہوتا ہے کہ ہر صورت میں آنحضرت ﷺ کی محبت میں تمام سنتوں کو اپنانے کی کوشش کرتا ہے آج تو شادی غمی اور تمام تر اپنے پروگرام میں احکامات الٰہیہ کی دھجیاں اور سنت رسول اللہ ﷺ سے نعوذ باللہ نفرت کا اظہار ہوتا ہے اگر کوئی احساس دلانے کی غرض سے کچھ کہہ دیتا ہے تو ماننے کی بجائے اسے کوسا جاتا ہے اور اسے طعن و تشنیع کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی جاتی اللہ تعالیٰ ہمیں رسول اللہ ﷺ سے بے حد محبت و عقیدت سے نوازے کہ ہم ایمان کامل والے ہو جائیں۔ (جامی)

۵۰۲۱: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ هُرْمُزَ مِمَّا ذُكِرَ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَ وَالِدِهٖ۔

۵۰۲۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا: تیری محبت نہیں رکھے گا لیکن مؤمن (یعنی مجھ سے صرف اور صرف مؤمن ہی محبت کرے گا) اور مجھ سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ ح وَاَنْبَانَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ فِىْ حَدِيْثِهٖ اِنَّ نَبِىَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۵۰۲۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے بھائی (دوسرے مسلمان بھائی) کے لئے وہ بات نہ چاہے جو کہ اپنے واسطے چاہتا ہے۔

۵۰۲۳: اَخْبَرَنَا مُوْسٰى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ حُسَيْنٍ وَهُوَ الْمُعَلِّمُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَيْرِ۔

۵۰۲۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ (یعنی قبضہ) میں میری جان ہے کہ تم لوگوں میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ اپنے واسطے بھلائی چاہے جس قدر بھلائی چاہتا ہے اسی قدر اپنے مسلمان بھائی کے واسطے۔

۵۰۲۴: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْفَضْلُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَانَا الْاَعْمَشُ عَنْ عَدِىٍّ عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِىٌّ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِىِّ الْاُمِّىِّ ﷺ اِلَىَّ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۴: حضرت زر بن حبیش سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ تم سے محبت نہیں کرے گا مگر مؤمن اور تم سے دشمنی نہیں رکھے گا لیکن منافق۔

۵۰۲۵: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِى ابْنَ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ الْاِيْمَانِ وَبُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰيَةُ النِّفَاقِ۔

۵۰۲۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے اور ان سے دشمنی رکھنا نفاق کی علامت ہے۔

انصار کون؟

انصار وہ حضرات ہیں جو کہ مدینہ منورہ کے باشندے تھے اور جنہوں نے مشکل وقت میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پوری پوری مدد فرمائی تھی جس وقت آپ مکہ مکرمہ چھوڑ کر مدینہ منورہ میں تشریف لائے تھے ان حضرات سے محبت رکھنے کے فضائل دیگر احادیث میں بھی مذکور ہیں۔

۲۲۳۸:بَاب عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ

۵۰۲۶: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو و عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعَةٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا اَوْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ الْاَرْبَعِ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَاعَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ۔

باب: منافق کی علامات

۵۰۲۶: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا چار عادتیں ہیں جس کسی میں یہ چاروں عادات ہوں گی وہ شخص منافق ہے اور اگر اس میں ایک عادت ہے تو وہ ایک عادت نفاق کی ہے جس وقت تک اس کو وہ نہیں چھوڑے گا (وہ شخص کامل درجہ کا مؤمن نہیں ہوگا' عادات یہ ہیں): (۱) جب گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' (۲) اور جس وقت وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے' (۳) اور جس وقت اقرار کرے تو اس کو توڑ دے اور جب کسی سے لڑائی کرے تو گالیاں دینے لگے۔

۵۰۲۷: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْسُهَيْلٍ نَافِعُ بْنُ مَالِكِ بْنِ اَبِيْ عَامِرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ النِّفَاقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ۔

۵۰۲۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا منافق کی تین علامات ہیں ایک تو یہ کہ جس وقت وہ گفتگو کرے تو جھوٹ بولے دوسرے یہ کہ جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسرے جس وقت اس کے پاس امانت رکھے تو اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۸: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ زِرِّبْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ لَّا يُحِبَّنِيْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا يُبْغِضَنِيْ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

۵۰۲۸: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس وقت رسول کریم ﷺ نے مجھ سے وعدہ فرمایا جو مؤمن ہوگا وہ تیری محبت رکھے گا اور جو شخص تجھ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ الْمُعْتَمِرِ عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ ثَلَاثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ اِذَا ائْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيْهِ وَاحِدَةٌ مِّنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَتْرُكَهَا۔

۵۰۲۹: حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا تین چیزیں جس کسی میں پائی جائیں گی وہ تو منافق ہے (وہ باتیں یہ ہیں): (۱) جس وقت گفتگو کرے تو جھوٹ بولے' (۲) جس وقت اسکے پاس امانت رکھی جائے تو اس میں خیانت کرے' (۳) اور جس وقت وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان میں سے ایک عادت پائی جائے گی تو اُس شخص میں نفاق کی ایک عادت رہے گی جب تک کہ وہ اس عادت کو چھوڑ دے۔

۲۲۳۹:بَاب قِيَامُ رَمَضَانَ

۵۰۳۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ

باب: رمضان المبارک میں عبادت کرنے سے متعلق

۵۰۳۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

ارشادفرمایا: جوشخص ماہ رمضان المبارک میں راتوں میں کھڑا ہو (یعنی راتوں میں عبادت کرے نماز تراویح میں مشغول رہے) ایمان اور احتساب کے ساتھ تو اس کے اگلے (پچھلے) تمام گناہ معاف فرما دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو یعنی راتوں میں تراویح کی نماز ادا کرے اور دیگر عبادات میں مشغول رہے ایمان کے ساتھ تو اس کے تمام اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمٰعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص رمضان المبارک کے مہینہ میں راتوں کو کھڑا ہو (تراویح میں) ایمان کے ساتھ ثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ تمام معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۴۰: بَابُ قِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

باب۔ شب قدر میں عبادت کرنا

۵۰۳۳: حَدَّثَنَا اَبُو الْاَشْعَثِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِی ابْنَ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِیْ كَثِيْرٍ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ۔

۵۰۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوشخص ماہ رمضان میں راتوں میں کھڑا ہو ایمان و احتساب کے ساتھ اجر وثواب کے لئے تو اس کے اگلے گناہ سب معاف کر دیئے جائیں گے اور جو کوئی شب قدر میں کھڑا ہو (یعنی شب قدر میں نماز' تلاوت قرآن' درود شریف کی کثرت وغیرہ عبادت میں مشغول رہے) تو اس کے اگلے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

۲۲۴۱: بَابُ الزَّكٰوةُ

باب۔ زکوٰۃ بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ

۵۰۳۴: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ بن عبیداللہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سُهَيْلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ سَمِعَ طَلْحَةَ بْنَ عُبَيْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ يُسْمَعُ دَوِيُّ صَوْتِهٖ وَلَا يُفْهَمُ مَا يَقُوْلُ حَتّٰى دَنَا فَاِذَا هُوَ يَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اَزِيْدُ عَلٰى هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ۔

خدمت نبوی ﷺ میں اہل نجد میں سے حاضر ہوا جس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جاتی تھی لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہیں آ رہی تھی وہ شخص آپ کے قریب ہوا اس وقت علم ہوا کہ وہ شخص اسلام سے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا رات اور دن میں پانچ نمازیں ہیں اس نے عرض کیا کیا اس کے علاوہ میرے ذمے اور کچھ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن تم (نماز) نفل ادا کرنا چاہو (تو تم کو اس کا اختیار ہے) پھر آپ نے اس شخص کو ماہ رمضان المبارک کے روزے ارشاد فرمائے۔ اس نے عرض کیا: میرے ذمے اس کے علاوہ اور کوئی روزہ ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن نفل۔ پھر رسول کریم ﷺ نے اس شخص سے زکوٰۃ کے متعلق بیان فرمایا۔ اس نے عرض کیا میرے ذمے اس کے علاوہ اور کچھ (عبادات وغیرہ) ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں لیکن یہ کہ تم راہ خدا میں خرچ کرنا چاہو نفل پھر وہ شخص پشت موڑ کر چل دیا اور وہ شخص یہ کہتا تھا کہ نہ تو اس سے زیادہ کروں گا نہ کم (یعنی اس میں کسی قسم کی کمی بیشی نہیں کروں گا) رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص سچ بول رہا ہے تو اس نے نجات حاصل کر لی (یعنی اس کی نجات اور عذاب سے حفاظت کے لیے اس قدر کافی ہے)۔

۲۲۴۲: بَاب الْجِهَادُ

باب: جہاد کا بیان

۵۰۳۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ مِيْنَاءَ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّخْرُجُ فِيْ سَبِيْلِهٖ لَا يُخْرِجُهٗ اِلَّا الْاِيْمَانُ بِيْ وَالْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِيْ اَنَّهٗ ضَامِنٌ حَتّٰى اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِاَيِّهِمَا كَانَ اِمَّا بِقَتْلٍ وَّاِمَّا وَفَاةٍ اَوْ اَنْ يَّرُدَّهٗ اِلٰى مَسْكَنِهِ الَّذِيْ خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ

۵۰۳۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے جو کہ راہ خدا میں نکلے لیکن ایمان کے خیال سے نکلے اور وہ راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے نکلے (نہ کہ دنیاوی کام کے لیے نکلے) اللہ اس بات کا ضامن ہے کہ اس کو جنت میں لے جائے گا۔ جس طریقہ سے ہو جائے وہ شخص قتل کر دیا جائے یا وہ شخص اپنی موت سے مر جائے یا پھر اللہ تعالیٰ اپنے وطن میں لائے گا کہ جہاں سے وہ شخص نکلا تھا ثواب اور مال غنیمت لے کر۔

۵۰۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ

۵۰۳۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ اَبِیْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِهٖ لَا یُخْرِجُهٗ اِلَّا الْجِهَادُ فِیْ سَبِیْلِیْ وَ اِیْمَانٌ بِیْ وَ تَصْدِیْقٌ بِرُسُلِیْ فَهُوَ ضَامِنٌ اَنْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ اَوْ اَرْجِعَهٗ اِلٰی مَسْکَنِهِ الَّذِیْ خَرَجَ مِنْهُ نَالَ مَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِیْمَةٍ۔

ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہر اس شخص کا ضامن ہے جو کہ اس کے راستہ میں نکلے لیکن نکلے راہ خدا میں کوشش کرنے کے لیے اور اس پر اور اس کے پیغمبر پر یقین رکھ کر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا یا اس کے ملک میں اس کو واپس فرمائے گا اجر و ثواب اور مال غنیمت دے کر۔

۲۲۴۳: بَابُ اَدَاءِ الْخُمُسِ

باب: مالِ غنیمت میں سے خدا کے راستہ میں پانچواں حصہ نکالنا

۵۰۳۷: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ وَ هُوَ ابْنُ عَبَّادٍ عَنْ اَبِیْ جَمْرَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا هٰذَا الْحَیَّ مِنْ رَبِیْعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْكَ اِلَّا فِی الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُهٗ عَنْكَ وَ نَدْعُوْ اِلَیْهِ مَنْ وَّرَاءَنَا فَقَالَ اٰمُرُكُمْ بِاَرْبَعٍ وَّاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ الْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَاِقَامُ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَاءُ الزَّكٰوةِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا اِلَیَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَیَّرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۰۳۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ عبدالقیس کے لوگ رسول کریم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم لوگ آپ تک نہیں پہنچ سکتے لیکن حرام مہینوں میں تو آپ ہم کو حکم فرمائیں کسی بات پر کہ جس پر ہم لوگ عمل کریں اور جو لوگ ہمارے پیچھے ہیں ان کو بھی سنا دیں۔ آپ نے فرمایا میں تم کو چار باتوں کا حکم دیتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں (اور جن باتوں کا حکم دیتا ہوں) وہ یہ ہیں: (۱) ایمان لانا اللہ عزوجل پر پھر اس کی تفسیر بیان فرمائی ایک تو اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی سچا پروردگار نہیں ہے اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں' (۲) نماز ادا کرنا' (۳) زکوٰۃ دینا' (۴) تم کو جو مال غنیمت ہاتھ آئے اس میں سے پانچواں حصہ نکالنا اور میں تم کو منع کرتا ہوں کدو کے تونبے لاکھ کے رتن اور رال لگے ہوئے برتنوں سے کہ جس کو مقیر اور مزفت کہتے ہیں۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو حرام مہینے فرمائے گئے ہیں اس سے مراد رجب' ذوالقعدہ' ذی الحجہ اور محرم کے مہینے ہیں کہ عرب کے لوگ ان چار مہینوں میں قتال کو گناہ سمجھتے تھے یعنی مذکورہ بالا قبیلے کے لوگوں کے راستہ میں قبیلہ مضر کے علاقے پڑتے تھے تو مذکورہ چار مہینوں میں عرب کے قبائل لوٹ مار اور قتل و قتال کو حرام سمجھتے تھے اور ان مہینوں میں لوٹ مار وغیرہ نہ کرتے اور حدیث بالا کے آخری جملے''مقیر'' اور''مزفت'' کی تشریح اس طرح ہے کہ مقیر (اور بعض روایات کے مطابق یہ لفظ نقیر ہے) یہ بھی درخت کی جڑ سے بنایا گیا ایک برتن ہے لوگ ان میں شراب رکھا کرتے تھے۔ ان کے استعمال سے منع فرمایا گیا ہے اور اس سلسلہ میں جمہور کی یہ رائے ہے کہ ابتداء اسلام میں مذکورہ وجوہات کی وجہ سے ان کا استعمال ناجائز تھا تاکہ لوگوں کو ان برتنوں کو دیکھ کر شراب کے زمانہ کی یاد نہ تازہ ہو جائے لیکن بعد میں یہ ممانعت منسوخ ہوگئی۔

۲۲۴۴: باب شُهُوْدُ الْجَنَائِزِ

۵۰۳۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحَاقُ يَعْنِي ابْنَ يُوْسُفَ بْنِ الْاَزْرَقِ عَنْ عَوْفٍ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا فَصَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتّٰى يُوْضَعَ فِيْ قَبْرِهٖ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطَانِ اَحَدُهُمَا مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهٗ قِيْرَاطٌ۔

باب: جنازہ میں شرکت بھی ایمان میں داخل ہے

۵۰۳۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص مسلمان کے جنازہ کے پیچھے اجر و ثواب کے لئے ایمان کے ساتھ چلے پھر اس پر نماز ادا کرے اس کے بعد ٹھہرا رہے جس وقت تک کہ وہ (میت) قبر میں رکھا جائے تو اس کو دو قیراط ثواب کے ملیں گے ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے اور جو کوئی نماز پڑھ کر واپس آئے (یعنی صرف نماز جنازہ ہی پڑھے) تو اس کو ثواب کا ایک قیراط ملے گا۔

۲۲۴۵: باب الْحَيَاءُ

۵۰۳۹: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ ح وَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ۔

باب: شرم و حیاء

۵۰۳۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گذرے جو کہ اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا شرم و حیاء کے سلسلہ میں (یعنی شرم و حیاء سے روک رہا تھا) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو شرم و حیاء تو ایمان میں داخل ہے۔

۲۲۴۶: باب الدِّيْنُ يُسْرٌ

۵۰۴۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ مَعْنِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّيْنَ اَحَدٌ اِلَّا غَلَبَهٗ فَسَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا وَاَبْشِرُوْا وَ يَسِّرُوْا وَاسْتَعِيْنُوْا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَ شَيْءٌ مِنَ الدُّلْجَةِ۔

باب: دین آسان ہونے سے متعلق

۵۰۴۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ دین آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو اس پر دین غالب ہوگا تو تم ٹھیک راستے پر چلو یا اگر ٹھیک راستہ پر نہ چل سکو تو اس سے نزدیک رہو اور لوگوں کو خوش رکھو اور ان کو آسانی دو اور صبح و شام اللہ عز و جل سے مدد مانگو اور کچھ رات میں چلنے سے۔

دین کے غالب ہونے کا مطلب:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں دین کے غالب ہونے کے سلسلہ میں جو فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس پر دین غالب ہوگا یعنی دین اس کو اپنے اندر مشغول رکھ کر تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا اور حدیث بالا کے سب سے آخری جملے میں جو

ارشاد فرمایا گیا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ جس طریقہ سے کوئی مسافر اگر تمام دن اور تمام رات یعنی مسلسل چلے تو ظاہر ہے کہ وہ تھک کر چکنا چور ہو جائے گا اسی طرح جو شخص مسلسل ہر وقت عبادت میں مشغول رہے تو وہ بھی بالکل تھک جائے گا اور عبادت کا اصل ذائقہ ختم ہو جائے گا اس وجہ سے صبح وشام اور رات میں عبادت میں مشغول رہنا کافی ہے۔

۲۲۴۷: بَابُ اَحَبُّ الدِّيْنِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ

۵۰۴۱: اَخْبَرَنَا شُعَيْبُ بْنُ يُوْسُفَ عَنْ يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَ عِنْدَهَا امْرَاَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ حَتّٰى تَمَلُّوْا وَ كَانَ اَحَبَّ الدِّيْنِ اِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

باب: اللہ کے نزدیک پسندیدہ عبادت

۵۰۴۱: اُمّ المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبیؐ ان کے پاس تشریف لائے وہاں پر ایک عورت موجود تھی آپؐ نے فرمایا: یہ کون ہے؟ عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا یہ فلاں عورت ہے جو کہ رات میں نہیں سوتی اور اس عورت کی عبادت کی کیفیت بیان کرنے لگیں۔ آپؐ نے فرمایا تم ایسا نہ کرنا جس قدر تم میں طاقت ہے صرف اسی قدر عبادت کرو۔ آپؐ نے فرمایا قسم اللہ کی! اللہ عزوجل اجر وثواب دینے سے نہیں تھکے گا بلکہ تم لوگ عمل کرتے کرتے تھک جاؤ گے۔ آپ کو وہ دین بہت پسند تھا جو کہ ہمیشہ کیا جائے۔

۲۲۴۸: بَابُ الْفِرَارُ بِالدِّيْنِ مِنَ الْفِتَنِ

۵۰۴۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ ح وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَا حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ صَعْصَعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُوْشِكُ اَنْ يَكُوْنَ خَيْرَ مَالِ مُسْلِمٍ غَنَمٌ يَتَّبِعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِيْنِهٖ مِنَ الْفِتَنِ۔

باب: دین کی حفاظت کی خاطر فتنوں سے فرار اختیار کرنا

۵۰۴۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (وہ زمانہ) نزدیک ہے کہ جس وقت مسلمان کا عمدہ سرمایہ بکریاں ہوں گی کہ جن کو لے کر وہ پہاڑوں کی چوٹیوں میں چلا جائے گا اور پانی پڑنے کی جگہ رہے گا اور دین کو فتنوں کی وجہ سے لے کر فرار ہوگا۔

۲۲۴۹: بَابُ مَثَلُ الْمُنَافِقِ

۵۰۴۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ

باب: منافق کی مثال سے متعلق

۵۰۴۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: منافق کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان آ جائے وہ کبھی تو ایک گلے میں جاتی ہے اور کبھی دوسرے میں اور وہ نہیں جانتی کہ کس کے

مَرَّةً وَّفِي هٰذِهِ مَرَّةً لَا تَدْرِيْ اَيَّهَا تَتْبَعُ۔

ساتھ ہوں۔

منافقین کی حالت:

اس حدیث شریف میں منافق کی مثال بیان فرمائی گئی ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ منافق کبھی تو مسلمانوں میں شامل ہوتا ہے اور کبھی کفار اور مشرکین میں اس کوکوئی قرار نہیں ہے قرآن کریم میں منافق کی سزا کے متعلق ارشاد فرمایا گیا ہے اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِي الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔ یعنی منافقین دوزخ کے سب سے نچلے درجہ میں ہوں گے۔

۲۲۵۰:بَاب مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنْ مُؤْمِنٍ وَّ مُنَافِقٍ

باب: مؤمن اور منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتے ہوں

۵۰۴۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّ طَعْمُهَا مُرٌّ وَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِيْحَ لَهَا۔

۵۰۴۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہے ایسی ہے جیسے کہ ترنج کہ اس کا ذائقہ بھی بہتر ہے اور اس کی خوشبو بھی عمدہ ہے اور اس مؤمن کی مثال جو کہ قرآن کی تلاوت نہیں کرتا ایسی ہے جیسے کہ کھجور اس کا مزہ اور ذائقہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم پڑھتا ہے کہ جیسے کہ مروہ کہ اس کی خوشبو عمدہ ہے لیکن اس کا ذائقہ کڑوہ ہے اور اس منافق کی مثال جو کہ قرآن کریم کی تلاوت نہیں کرتا جیسے کہ اندرائین (حنظل) کا ذائقہ بھی کڑوہ ہے اور ان کی خوشبو بھی نہیں ہے۔

۲۲۵۱:بَاب عَلَامَةِ الْمُؤْمِنِ

باب: مؤمن کی نشانی سے متعلق

۵۰۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

۵۰۴۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جس وقت تک کہ وہ اپنے (مسلمان) بھائی کے لئے وہ بات نہ چاہے جو اپنے واسطے چاہتا ہے۔

(۴۹)

کتاب الزینة من السنن

زینت (آرائش) سے متعلق احادیثِ مبارکہ

۲۲۵۲: بَابٌ مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

باب: پیدائشی سنتوں سے متعلق

۵۰۴۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ اَبِيْ زَائِدَةَ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَ اِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبٌ وَ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ۔

۵۰۴۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دس باتیں پیدائشی سنتیں ہیں وہ سنتیں ہیں: (۱) مونچھوں کا کترنا' (۲) ناخن کاٹنا' (۳) پوروں اور جوڑوں کا دھونا' (۴) داڑھی چھوڑنا' (۵) مسواک کرنا' (۶) ناک میں پانی ڈالنا' (۷) بغل کے بال کاٹنا' (۸) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' (۹) پیشاب کے بعد استنجا کرنا۔ حضرت مصعب نے نقل فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا۔

پیدائشی سنتوں کا مطلب:

پیدائشی سنتوں کا مطلب ہے کہ یہ سنتیں ہمیشہ سے چلی آ رہی ہیں اور تمام انبیاء ﷺ نے ان کے کرنے کا حکم فرمایا اور جوڑوں اور پوروں کو دھونے کا جو حکم تیسری سنت میں مذکور ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ پوروں اور جوڑوں میں میل کچیل جما ہوا رہتا ہے اس وجہ سے ان کو دھونے اور صاف کرنے کا حکم فرمایا گیا ہے۔

۵۰۴۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشَرَةً مِنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكَ وَ قَصَّ الشَّارِبِ وَ تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَ غَسْلَ الْبَرَاجِمِ وَ حَلْقَ الْعَانَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقَ وَاَنَا شَكَكْتُ فِي الْمَضْمَضَةِ۔

۵۰۴۳: حضرت سلیمان تیمی سے روایت ہے کہ حضرت طلق دس باتیں نقل فرماتے تھے: مسواک کرنا' مونچھیں کترنا' ناخن تراشنا' جوڑوں کا دھونا' ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' ناک میں پانی ڈالنا (راوی کہتے ہیں) مجھ کو شبہ ہے کہ کلی کرنا بھی بیان فرمایا۔

۵۰۴۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ عَشَرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَ قَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَ تَوْفِيْرُ اللِّحْيَةِ وَ قَصُّ الْاَظْفَارِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ حَدِيْثُ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ مُصْعَبِ بْنِ شَيْبَةَ وَ مُصْعَبٌ مُنْكَرُ الْحَدِيْثِ۔

۵۰۴۸: حضرت ابوبشیر سے روایت ہے کہ (جن کا نام جعفر بن ایاس ہے) انہوں نے سنا طلق بن حبیب سے وہ کہتے تھے کہ دس باتیں سنت ہیں: (۱) مسواک کرنا (۲) مونچھیں کترنا (۳) کلی کرنا (۴) ناک میں پانی ڈالنا (۵) داڑھی بھر کر چھوڑنا (۶) ناخن کترنا (۷) بغل کے بال اکھاڑنا (۸) ختنہ کرنا (۹) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۱۰) اور پاخانہ کی جگہ دھونا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت ٹھیک ہے حضرت مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ راوی منکر الحدیث ہیں۔

۵۰۴۹: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اِسْحٰقَ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَ حَلْقُ الْعَانَةِ وَ نَتْفُ الضَّبْعِ وَ تَقْلِيْمُ الظُّفُرِ وَ تَقْصِيْرُ الشَّارِبِ وَقَفَهُ مَالِكٌ۔

۵۰۴۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پانچ سنتیں قدیم سے ہیں (۱) ختنہ کرنا (۲) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۳) بغل کے بال اکھیڑنا (۴) ناخن کاٹنا (۵) مونچھیں کترنا۔ حضرت امام مالک رحمہ اللہ نے زیر نظر حدیث شریف کو موقوفاً روایت فرمایا۔

۵۰۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ۔

۵۰۵۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ پانچ باتیں پرانی پیدائشی سنت ہیں ایک تو ناخن کاٹنا۔ دوسرے مونچھیں کترنا' تیسرے بغل کے بال اکھیڑنا' چوتھے ناف کے نیچے کے بال مونڈنا' پانچویں ختنہ کرنا۔

۲۲۵۳: بَابُ اِحْفَاءِ الشَّارِبِ

باب: مونچھیں کترنے سے متعلق

۵۰۵۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰى۔

۵۰۵۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کترواؤ اور داڑھیوں کو چھوڑ دو (یعنی داڑھی کم نہ کراؤ اور نہ منڈاؤ)۔

۵۰۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِيْ عَلْقَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعْفُوا اللُّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

۵۰۵۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو منڈواؤ یا کترواؤ اور چھوڑ دو داڑھیوں کو۔

۵۰۵۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۰۵۳: حضرت زید بن ارقم سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم

الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ يُوْسُفَ بْنَ صُهَيْبٍ يُحَدِّثُ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَمْ يَاْخُذْ شَارِبَهُ فَلَيْسَ مِنَّا۔

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جوکوئی مونچھیں نہ لے (یعنی مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے) وہ ہمارے میں سے نہیں ہے (یعنی ایسا شخص مسلمانوں کے راستہ پر نہیں ہے)

۲۲۵۴:بَاب الرُّخْصَةُ فِي حَلْقِ الرَّاْسِ

باب: سر منڈانے کی اجازت

۵۰۵۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ اَنْبَاَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى صَبِيًّا حَلَقَ بَعْضَ رَاْسِهِ وَ تَرَكَ بَعْضًا فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَ قَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهُ اَوِ اتْرُكُوْهُ كُلَّهُ۔

۵۰۵۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ ایک لڑکے کو دیکھا کہ جس کا کچھ سر منڈا ہوا تھا اور کچھ سر منڈا ہوا نہیں تھا آپ نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا: تمام سر منڈ واؤ یا تمام سر پر بال رکھو۔

خلاصۃ الباب ☆ یعنی کچھ سر منڈاؤ کچھ نہ منڈاؤ یہ جائز نہیں کیونکہ اس میں غیر اقوام سے مشابہت کا شبہ ہے اور اگر مشابہت نہ بھی ہو رہی ہو تو پھر بھی اس لیے عمل کرے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طریقہ سے بال کٹوانے سے منع کیا اور ایک سنت پر عمل کرنے کا ثواب تو یقیناً ملے گا۔

۲۲۵۵:بَاب النَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْاَةِ رَاْسَهَا

باب: عورت کو سر منڈانے کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسَى الْحَرَشِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ خِلَاسٍ عَنْ عَلِيٍّ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْاَةُ رَاْسَهَا۔

۵۰۵۵: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خواتین کو سر منڈوائے کی ممانعت فرمائی۔

۲۲۵۶:بَاب النَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

باب: قزع کی ممانعت سے متعلق

۵۰۵۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي الرِّجَالِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَهَانِي اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ۔

۵۰۵۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ کو اللہ عزوجل نے قزع سے منع فرمایا۔

۵۰۵۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ

۵۰۵۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع کی ممانعت فرمائی حضرت عبدالرحمٰن راوی فرماتے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقَزَعِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ وَّ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

ہیں حضرت یحییٰ بن سعید اور حضرت بشر کی روایت صحیح کے زیادہ قریب ہے۔

خلاصة الباب ☆ قزع کیا ہے؟ شریعت کی اصطلاح میں سر کے کچھ بال منڈوانے اور کچھ بال نہ منڈوانے کو قزع کہا جاتا ہے آپ نے اس سے منع فرمایا۔

قزع کی تشریح واضح رہے کہ قزع عربی میں ایسے ابر کو کہتے ہیں جو کہ پھٹا ہوا ہو جس وقت سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور کچھ بال منڈے نہ ہوں تو وہ بھی اس ابر کی طرح ہے جو کہ پھٹا ہوا ہو۔

۲۲۵۷: بَابُ الْاَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ

باب: سر کے بال کترنے سے متعلق

۵۰۵۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ اَخُوْ قَبِيْصَةَ وَ مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ قَالَا حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ ابْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَ شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِيْنِيْ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ ثُمَّ اَتَيْتُهُ فَقَالَ لِيْ لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ۔

۵۰۵۸: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میرے سر پر بال تھے۔ آپ نے فرمایا: (یہ تو) نحوست ہے۔ اس جملہ سے میں یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ میں نے بال بالکل ختم کروا دیئے۔ اس پر آپ نے فرمایا میں نے تمہیں یہ نہیں کہا تھا اور یہ (کام) اچھا ہے (یعنی سر کے بال کتروانا)۔

۵۰۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ اَبُوْ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ ﷺ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبْطِ بَيْنَ اُذُنَيْهِ وَ عَاتِقِهِ۔

۵۰۵۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) بیچ بیچ کے تھے نہ تو بہت گھونگریالے تھے اور نہ بہت سیدھے کانوں اور کاندھوں کے درمیان۔

۵۰۶۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ دَاوُدَ الْاَوْدِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا صَحِبَهُ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْتَشِطَ اَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ

۵۰۶۰: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میری ایک آدمی سے ملاقات ہوئی جو کہ چار سال تک خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہا تھا جس طرح کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں رہتے تھے اس نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت فرمائی۔

روزانہ کنگھی کرنا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت فرمائی گئی ہے اس سے ممانعت اور کراہت تنزیہی مراد ہے یعنی مسلمان کی شایان شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح ہر وقت بناؤ سنگھار میں مشغول رہے بلکہ دین دنیا کے دیگر امور کی طرف بھی توجہ ضروری ہے۔ جیسا کہ نسائی شریف کے حاشیہ میں ہے: هو نهى تنزيهيه لا تحريم ولا فرق فى ذلك بين اللحيه والراس تحت متن نسائى شريف ص ٧٥٤ نسائی شریف نظامی کان پور)

۲۲۵۸: باب التَّرَجُّلُ غِبًّا — باب: ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنے سے متعلق

۵۰۶۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى ابْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

۵۰۶۱: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔ (یعنی روزانہ کنگھی کرنے سے منع کیا۔)

وقفہ وقفہ سے کنگھا کرنا:

حدیث مذکورہ کے اصل متن میں لفظ "غبا" فرمایا گیا ہے جس کا مطلب ہے ناغہ کر کے (یعنی ایک دن چھوڑ کر) اور یہ لفظ غین کے زیر کے ساتھ ہے جیسا کہ زہر الربی علی النسائی میں ہے: غبا بكسر الغين المعجمه و تشديد الموحدة وهو ان يفعل يوما و يترك يوما والمراديه النهى عن المواظبته عليه والهتمام به فانه مبالغة فى التنزيين الخ زہر الربی علی النسائی ص ۷۵۴ نظامی کان پور)

۵۰۶۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا۔

۵۰۶۲: حضرت حسن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کنگھی کرنے سے لیکن ایک دن چھوڑ کر۔

۵۰۶۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ وَ مُحَمَّدٌ قَالَا التَّرَجُّلُ غِبٌّ۔

۵۰۶۳: حضرت حسن اور محمد نے فرمایا کنگھی ایک دن ناغہ کر کے کرنی چاہیے۔

۵۰۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ كَهْمَسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَصْحَابِهٖ فَاِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّاْسِ مُشْعَانٌّ قَالَ مَالِيْ

۵۰۶۴: حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ملک مصر میں حاکم تھا ایک روز اس کا ایک دوست اس کے پاس آیا دیکھا کہ وہ شخص پریشان بال اور پریشان حال ہے اس نے کہا اس کی کیا وجہ ہے کہ تمہارے بال بکھرے ہوئے ہیں اور تم امیر (یعنی حاکم) بھی ہو اس شخص (یعنی ان صحابی رضی اللہ عنہ

اَرَاكَ مُشْعَثًا وَاَنْتَ اَمِيْرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْاِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْاِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

اور حاکم) نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو ارفاہ سے منع فرماتے تھے ہم نے کہا: ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: روزانہ کنگھی کرنا۔

بناؤ سنگھار کی ممانعت:

مذکورہ حدیث شریف سے روزانہ کنگھی کرنے کی ممانعت ثابت ہے اگرچہ وہ ممانعت اور کراہت تنزیہی ہے واضح رہے کہ اس ممانعت کے تحت عیش وعشرت کے سامان کی ممانعت معلوم ہوتی ہے کیونکہ انسان سامان عشرت کی وجہ سے کاہل اور سست ہو جاتا ہے ایسا شخص دین اور دنیا کے اعتبار سے نقصان میں ہے اس وجہ سے ہر ایک کو چاہیے کہ وہ محنت اور جفاکشی کی زندگی اختیار کرے اور آرام طلبی اور سامانِ عشرت چھوڑ دے کہ عیش وعشرت کسی قوم کی تباہی کی خاص وجہ ہے۔ افسوس! آج کے دور میں مسلمان اس فلسفہ کو بالکل فراموش کر چکا ہے جس کی وجہ سے دین اور دنیا کے نقصان میں ہے۔

۲۲۵۹: بَابُ التَّيَامُنِ فِي التَّرَجُّلِ

باب: دائیں جانب سے پہلے کنگھی کرنا

۵۰۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ بِشْرٍ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ الْاَسْوَدِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَاْخُذُ بِيَمِيْنِهِ وَيُعْطِيْ بِيَمِيْنِهِ وَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِيْ جَمِيْعِ اُمُوْرِهِ۔

۵۰۶۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں جانب سے آغاز فرمانے کو محبوب رکھتے تھے اور آپ دائیں جانب سے لیتے تھے اور دائیں جانب سے دیتے تھے اور ہر ایک کام میں دائیں جانب سے شروع فرمانا پسند فرماتے تھے۔

۲۲۶۰: بَابُ اتِّخَاذُ الشَّعْرِ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

۵۰۶۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَحْسَنَ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَجُمَّتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

۵۰۶۶: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: میں نے کسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا کہ جب آپ لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے تھے اور آپ کے بال مبارک مونڈھوں تک تھے۔

۵۰۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلٰى اَنْصَافِ اُذُنَيْهِ۔

۵۰۶۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) کانوں کے نصف تک تھے (یعنی کانوں کی لو سے کچھ کم تھے)

۵۰۶۸: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ بْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَدَّثَنِي الْبَرَاءُ قَالَ مَا رَاَيْتُ رَجُلًا اَحْسَنَ فِيْ

۵۰۶۸: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی شخص کو سرخ جوڑے میں اس قدر خوبصورت (یعنی پرکشش) نہیں دیکھا کہ جس قدر کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا آپ کے بال مبارک آپ

حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ رَاَيْتُ لَهٗ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيْبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ

کے مونڈھوں کے نزدیک تک تھے۔

۲۲۶۱ :بَاب الذُّؤَابَةُ

باب: چوٹی رکھنے کے بارے میں

۵۰۶۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدَةُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ اِبْنُ مَسْعُوْدٍ عَلٰى قِرَاءَةِ مَنْ تَاْمُرُوْنِّیْ اَقْرَاُ لَقَدْ قَرَاْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

۵۰۶۹: حضرت ھبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم قرآن پڑھنے کو مجھ کو کس قراءت پر کہتے ہو؟ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ستتر اور چند سورتیں پڑھ چکا تھا جس وقت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں اور وہ لڑکوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

حضرت زید رضی اللہ عنہ سے قدیم صحابی:

مطلب یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنہ بولے بیٹے حضرت زید رضی اللہ عنہ میرے سامنے بچے تھے اور میں ان سب سے مقدم ہوں اور حضرت زید رضی اللہ عنہ سے زیادہ قدیم صحابی رضی اللہ عنہ ہوں۔

۵۰۷۰: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شِهَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُوْنِیْ اَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَاْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِضْعًا وَ سَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَاِنَّ زَيْدًا مَعَ الْغِلْمَانِ لَهٗ ذُؤَابَتَانِ۔

۵۰۷۰: حضرت ابووائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہم کو خطبہ سنایا اور فرمایا تم مجھ کو حکم کرتے ہو حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قراءت پر قرآن کریم پڑھنے کے بعد اس بات پر کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منہ سے سن چکا ہوں ستتر پر چند سورتیں اس وقت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ لڑکوں کے ساتھ پھرتے تھے اور ان کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۱: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْمُسْتَمِرِ الْعُرُوْقِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّلْتُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غَسَّانُ بْنُ الْاَغَرِّ بْنِ حُصَيْنٍ النَّهْشَلِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَمِّیْ زِيَادُ بْنُ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنَا مِنْهُ

۵۰۷۱: حضرت زیاد بن حصین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد سے سنا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حضرت علی مدینہ منورہ میں تشریف لائے تو آپ نے فرمایا اے علی میرے پاس آؤ چنانچہ وہ قریب آ گئے آپ نے ان کے بالوں کی ایک لٹ پر ہاتھ رکھا پھر ہاتھ پھیرا اور اللہ تعالیٰ کا نام لیا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔

فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَى ذُؤَابَتِهِ ثُمَّ اَجْرٰى يَدَهُ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهُ۔

۲۲۶۲: بَابُ تَطْوِيْلُ الْجُمَّةِ

باب: بالوں کو لمبا کرنے سے متعلق

۵۰۷۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَاسِمٌ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْ جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَ ظَنَنْتُ اَنَّهُ يَعْنِيْنِيْ فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِيْ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَعْنِكَ وَ هٰذَا اَحْسَنُ۔

۵۰۷۲: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے سر پر لمبے بال تھے آپ نے فرمایا نحوست ہے۔ میں سمجھا کہ آپ مجھ کو فرما رہے ہیں چنانچہ میں گیا اور سر کے بال کتروائے آپ نے فرمایا میں نے تجھ کو نہیں کہا تھا لیکن تم نے یہ اچھا کیا (یعنی تمہارا یہ اقدام ایک مستحسن قدم ہے)۔

۲۲۶۳: بَابُ عَقْدُ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی کو موڑ کر چھوٹا کرنا

۵۰۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ قَبْلَهُ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ اَنَّ شُيَيْمَ بْنَ بَيْتَانَ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ رُوَيْفِعَ بْنَ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيَاةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِيْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهُ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهُ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِيْءٌ مِنْهُ۔

۵۰۷۳: حضرت رویفع رضی اللہ عنہ بن ثابت سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ میرے بعد اے رویفع رضی اللہ عنہ ہوسکتا ہے کہ تم زیادہ عرصہ زندہ رہو تم لوگوں سے کہہ دینا کہ جس کسی نے داڑھی میں گرہیں ڈال دیں یا گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالا یا جس نے استنجا کیا جانور کی لید یا ہڈی سے تو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس سے بری ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ داڑھی میں گرہ ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے داڑھی کو موڑا اور اس کو چھوٹا کرنے کے لئے اس کو گھونگرو والا کیا اور گھوڑے کے گلے میں تانت ڈالنے کا مطلب یہ ہے کہ جس نے گھوڑے کو نظر سے بچانے کے لیے یہ عمل کیا تو درحقیقت اس نے شرک کا ارتکاب کیا اور سخت گناہ کا کام کیا۔

۲۲۶۴: بَابُ النَّهْيُ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

باب: سفید بال اُکھاڑنا

۵۰۷۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

۵۰۷۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سفید بال اُکھاڑنے سے۔

۲۲۶۵:بَاب الْإِذْنُ بِالْخِضَابِ
باب: خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۵: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ح وَأَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللَّهِ ﷺ قَالَ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۰۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

ایک زرّیں اصول:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں یہود اور نصاریٰ کے خلاف کرنے سے متعلق جو فرمایا گیا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نیک کام کرنے کے لیے کفار مشرکین اور یہود و نصاریٰ کے خلاف چلو یہ اصول مسلمان کے لیے زریں اصول ہے کاش آج کے دور کا مسلمان اس پر عمل کر سکے تا کہ فلاح دارین نصیب ہو۔

۵۰۷۶: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ۔

۵۰۷۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۰۷۷: أَخْبَرَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوْا۔

۵۰۷۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسٰى وَهُوَ ابْنُ يُوْنُسَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ وَأَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ

۵۰۷۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود اور نصاریٰ خضاب نہیں کرتے تو تم لوگ ان کے خلاف کرو۔

الْيَهُوْدَ وَ النَّصَارٰى لَا تَصْبُغُ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۰۷۹: اَخْبَرَنِيْ عُثْمَانُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ جَنَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ هِشَامِ ابْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ۔

۵۰۷۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرو اور یہودی کی مشابہت اختیار نہ کرو۔

خلاصة الباب ☆ بڑھاپے کا رنگ تبدیل کرنے کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ خضاب کرو اور یہود کی مشابہت اختیار نہ کرو یعنی ایسا نہ ہو کہ خضاب کرنا چھوڑ دو کیونکہ یہودی لوگ خضاب نہیں کرتے تم ایسا نہ کرو بلکہ خضاب کیا کرو اور خضاب کے استعمال کے متعلق تفصیلی احکام یہ ہیں کہ کالے رنگ کے علاوہ دوسرے رنگوں کا خضاب علماء مجتہدین کے نزدیک جائز بلکہ مستحب ہے اور سرخ خضاب یعنی خالص حنا کا یا کچھ سیاہی مائل خضاب مسنون ہے رسول کریم ﷺ سے اس قسم کا خضاب ثابت ہے۔ بہر حال کالے رنگ کا خضاب ناجائز ہے یعنی جس کو لگا کر بال بالکل سیاہ رنگ میں بدل جائیں یہ ناجائز ہے البتہ میدان جہاد میں دشمن کو مرعوب کرنے اور خود کو ایسے موقعہ پر جوان ظاہر کرنے کے لیے کالے رنگ کا خضاب لگانا جائز ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: و اما الخضاب بالسواد فمن فعل ذالك من الغزاة فيكون اهيب فى عين العدو فهو محمود منه عالمگیری باب نمبر ۲۰ ص ۳۶۹ ج ۵ کتاب الکراہیۃ اور فتاویٰ شامی میں بھی ذخیرہ الفتاویٰ ص ۲۹۵ ج ۵ میں اسی طرح منقول ہے۔ کتب فقہ و فتاویٰ عالمگیری اور فتاویٰ شامی میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں جواہر الفقہ ج نمبر ۲ مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ص ۴۱۷ میں اس پر کافی تفصیلی بحث فرمائی گئی ہے اس جگہ مزید تفصیل کا موقع نہیں ہے۔

۵۰۸۰: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدِ بْنِ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كُنَاسَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَ كِلَاهُمَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ۔

۵۰۸۰: حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی مضمون کی روایت منقول ہے۔

۲۲۶۶: بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

باب: کالے رنگ کے خضاب ممنوع ہونے سے متعلق

۵۰۸۱: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الْحَلَبِيُّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ وَهُوَ ابْنُ عَمْرٍو عَنْ عَبْدِالْكَرِيْمِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ اَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ اٰخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

۵۰۸۱: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشادفرمایا: اخیر دور میں ایک قوم ہوگی جو کہ سیاہ رنگ کا خضاب کرے گی کبوتروں کے پوٹوں کی طرح۔ وہ جنت کی خوشبو تک نہیں سونگھ سکے گی۔

"ثغامہ" کیا ہے؟

"ثغامہ" عرب میں پائی جانے والی ایک گھاس ہے جس کے پھل اور پھول تمام کے تمام سفید ہوتے ہیں اس تشبیہ سے اشارہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابوقحافہ کے سر اور داڑھی کے بالکل سفید ہونے کی طرف ہے۔

۵۰۸۲ اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ بِاَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

۵۰۸۲: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو حضرت ابوقحافہ کو لے کر حاضر ہوئے (یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے والد تھے اور ان کا نام عثمان بن عامر تھا) ان کا سر اور ان کی داڑھی دونوں ثغامہ کی طرح تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس رنگ کو بدل دو کسی دوسرے رنگ سے لیکن سیاہی سے بچو۔

۲۲۷۲: بَابُ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

باب: مہندی اور وسمہ کا خضاب

۵۰۸۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ يَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا بِهٖ اَبِيْ عَنْ غَيْلَانَ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۴: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۴: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَشْعَثَ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ اَبِيْ لَيْلٰى عَنِ الْاَجْلَحِ فَلَقِيْتُ الْاَجْلَحَ فَحَدَّثَنِيْ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ مِنْ اَحْسَنِ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءَ وَالْكَتَمَ۔

۵۰۸۵: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۶ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَنْتَرٌ عَنِ الْاَجْلَحِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ الدِّيْلِيِّ عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ خَالَفَهُ الْجُرَيْرِيُّ وَ كَهْمَسٌ۔

۵۰۸۶: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام چیزوں میں بہتر جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے

۵۰۸۷ اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا الْجُرَيْرِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۷: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۸ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ كَهْمَسًا يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

۵۰۸۸: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جن چیزوں سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو ان میں سب سے بہتر مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ اَتَيْتُ اَنَا وَاَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

۵۰۸۹: حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور میرے والد دونوں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگا رکھی تھی۔

۵۰۹۰ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ رَاَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ۔

۵۰۹۰ حضرت ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں زردی لگا رکھی تھی۔

۲۲۶۸: بَابُ الْخِضَابِ بِالصُّفْرَةِ

باب: زرد رنگ سے خضاب کرنا

۵۰۹۱ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الدَّرَاوَرْدِيُّ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوْقِ فَقُلْتُ يَا اَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ اِنَّكَ تُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوْقِ قَالَ اِنِّيْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۰۹۱: حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا وہ اپنی داڑھی رنگتے تھے زرد خلوق سے۔ میں نے عرض کیا اے ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ تم اپنی داڑھی زرد کرتے ہو خلوق سے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی اسی سے زرد کرتے

يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصِّبْغِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْهَا وَ لَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتّٰى عِمَامَتَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ قُتَيْبَةَ۔

تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی دوسرا رنگ زیادہ پسندیدہ نہیں تھا۔ آپ اپنے تمام کپڑے اس میں رنگتے تھے یہاں تک کہ عمامہ بھی۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلاصة الباب ☆ خلوق ایک خوشبو ہے جو کہ چند اشیاء کو ملا کر تیار کی جاتی ہے۔ اُس میں واس نامی عرب کی ایک گھاس اور زعفران بھی شامل ہوتی ہے۔

۵۰۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ سَاَلَهُ هَلْ خَضَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ اِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِيْ صُدْغَيْهِ۔

۵۰۹۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے دریافت کیا: کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا. ان کو خضاب کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

۵۰۹۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُثَنّٰى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ اِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيْرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيْرًا وَفِي الرَّاْسِ يَسِيْرًا۔

۵۰۹۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں کرتے تھے آپ کی سفیدی تھوڑی سی نیچے کے ہونٹ کے بالوں میں تھی اور کچھ سفیدی آپ کی کنپٹیوں کی طرف اور کچھ سفیدی سر میں ہوتی تھی۔

۵۰۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ الرُّكَيْنَ يُحَدِّثُ عَنِ الْقَاسِمِ ابْنِ حَسَّانَ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حَرْمَلَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَ تَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَ التَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحَلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ تَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحَلِّهِ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔

۵۰۹۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو برا خیال فرماتے تھے ایک تو خلوق سے زردی لگانے کو دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنے کو تیسرے ٹخنے کے نیچے تہبند لٹکانے کو۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننے کو پانچویں شطرنج کھیلنے کو چھٹے بے موقع خوبصورتی کے اظہار کو (یعنی عورت کا غیر محرم کے سامنے اپنے حسن و جمال کے اظہار کو) اور ساتویں منتر پڑھنے کو علاوہ معوذات کے (یعنی قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس کے علاوہ دَم کرنے کو آپ برا سمجھتے تھے) آٹھویں تعویذ لٹکانے کو نویں نطفہ کو بے جگہ بہانے کو (جیسے کہ مشت سے منی نکالنے یا کسی دوسری طرح نطفہ ضائع کرنے کو) دسویں لڑکے کو بگاڑنے کو اور آپ ان باتوں کو حرام نہیں کرتے تھے۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائچے اور تہہ بند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو وبے کار لایعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جاہلوں کو پیر بنا لیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تاریک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو کہا گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدہ ہیں اور مؤمن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۶۹: بَاب الْخِضَابُ لِلنِّسَآءِ

باب: خواتین کا خضاب کرنا

۵۰۹۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعَلَّى ابْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيْعُ بْنُ مَيْمُوْنٍ حَدَّثَتْنَا صَفِيَّةُ بِنْتُ عِصْمَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيَ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔

۵۰۹۵: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے اپنا ہاتھ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب پھیلایا ایک کتاب لینے کے واسطے۔ آپ نے اپنا (مبارک) ہاتھ کھینچ لیا۔ اس خاتون نے عرض کیا۔ میں نے آپ کو کتاب دی تھی اور آپ نے وہ کتاب نہ لی۔ آپ نے فرمایا۔ مجھ کو علم نہیں کہ ہاتھ عورت کا ہے یا مرد کا؟ اس عورت نے کہا: عورت ہوں۔ آپ نے فرمایا: عورت ہو تو اپنا ہاتھ مہندی سے (کیوں نہیں) رنگ لیتی۔ (یعنی ہاتھوں کو مہندی لگاتی)۔

۲۲۷۰: بَاب كِرَاهِيَةُ رِيْحِ الْحِنَّاءِ

باب: مہندی کی بُو ناپسند ہونا

۵۰۹۶: اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ زَيْدٍ سَعِيْدُ بْنُ الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ سَمِعْتُ كَرِيْمَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَتْهَا

۵۰۹۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون نے دریافت کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا اس میں کسی قسم کی برائی نہیں ہے لیکن میں اس کو برا سمجھتی ہوں کیونکہ

امْرَاَةٌ عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَتْ لَا بَأْسَ بِهِ وَلٰكِنْ اَكْرَهُ هٰذَا لِاَنَّ حِبِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ۔

میرے محبوب (یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم) اس سے نفرت فرماتے تھے۔

۱۷۲۲: اَلنَّتْفُ

باب: سفید بال اُکھاڑنا

۵۰۹۷: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ وَ اَبُو الْاَسْوَدِ النَّضْرُ بْنُ عَبْدِالْجَبَّارِ قَالَا حَدَّثَنَا الْمُفَضَّلُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عَيَّاشِ بْنِ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيِّ عَنْ اَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِ بْنِ شُفَيٍّ وَ قَالَ اَبُو الْاَسْوَدِ شُفَيٌّ اَنَّهُ سَمِعَهُ يَقُوْلُ خَرَجْتُ اَنَا وَ صَاحِبٌ لِيْ يُسَمَّى اَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِنَ الْمَعَافِرِ لِنُصَلِّيَ بِاِيْلِيَاءَ وَ كَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلًا مِنَ الْاَزْدِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ رَيْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَيْنِ فَسَبَقَنِيْ صَاحِبِيْ اِلَى الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَكْتُهُ فَجَلَسْتُ اِلٰى جَنْبِهِ فَقَالَ هَلْ اَدْرَكْتَ قَصَصَ اَبِيْ رَيْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَ عَنْ مُكَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَ عَنْ مُكَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَيْرِ شِعَارٍ وَاَنْ يَجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِيَابِهِ حَرِيْرًا مِثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ يَجْعَلَ عَلٰى مَنْكِبَيْهِ حَرِيْرًا اَمْثَالَ الْاَعَاجِمِ وَ عَنِ النُّهْبٰى وَعَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَ لُبُوْسِ الْخَوَاتِيْمِ اِلَّا لِذِيْ سُلْطَانٍ۔

۵۰۹۷: حضرت ابوالحصین بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرا ایک ساتھی کہ جس کا نام ابو عامر تھا قبیلہ معافر سے بیت المقدس کی جانب نکلے نماز ادا کرنے کے لیے اور ہمارے واعظ قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے (واضح رہے کہ ازد ایک قبیلہ کا نام ہے) جن کا نام ابوریحانہ تھا اور وہ صحابی تھے تو مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں پہنچا اور میں اس کے پاس بیٹھا اس شخص نے کہا کہ تم نے ابوریحانہ کا وعظ نہیں سنا۔ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دس باتوں سے (۱) دانتوں کو برابر کرنا (۲) گودنا (۳) بال اکھاڑنا (یعنی سفید بال نوچنا) (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ سونا برہنہ ہوکر (یا ایک چادر میں سونا) (۵) عورت کا عورت کے ساتھ سونا (۶) کپڑے کے نیچے کی جانب ریشم لگانا اہلِ عجم کی طرح (۷) مونڈھوں پر اہلِ عجم کی طرح ریشم لگانا (۸) لوٹ مار کرنا اور اچکنا (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا لیکن اگر پہننے والا شخص صاحبِ حکومت ہو۔

کچھ ضروری باتیں:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص دس باتوں کو ناپسند اور برا خیال فرمایا دور حاضر میں تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان سب باتوں کو معمولی سا جان کر سب کچھ کیا جاتا ہے عمومی طور پر مرد حضرات بھی سونے کی انگوٹھی پہنتے ہیں اور ٹخنوں کے نیچے پائنچے اور تہبند لٹکانے کو عزت سمجھتے ہیں اور اس میں چودھراہٹ بتاتے ہیں گویا کہ تکبر کرنے کو اپنا خاصہ بنا لیتے ہیں شطرنج کھیلنے کو تفریح کا نام دیتے ہیں منع کرنے والوں کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں عورتیں اپنے گھر میں خاوند کا دل بہلانے اور اظہار

محبت کی غرض سے چہرے کو سنوارنے کے بجائے بازاروں کی زینت بننے کی خاطر خوب بن ٹھن کر گھر سے باہر نکلتی ہیں اور انتہائی بے مقصد لغو وبے کار لا یعنی قسم کے منتر پڑھنے والے لاعلم جاہلوں کو پیر بنالیا جاتا ہے جو کہ تعلیمات اسلام سے بالکل عاری ہوتے ہیں آج کل تو یہ بیماری اس قدر ہے کہ ایمان بھی اس آڑ میں لوٹ جا رہا ہے اور دولت بھی۔

اور اپنی جوانی خراب کرنے صحت کو ضائع کرنے والے بدنصیب جو کہ اپنے ہی ہاتھ سے یا جس طرح سے بھی مادہ حیات کو ضائع کر کے خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مجرم اور اپنی جوانی کا خانہ خراب کر کے اپنی ہی دنیا کو تاریک کرتے ہیں۔

حدیث کے آخر میں بچے کو بگاڑنے کا جو ہے گیا ہے علماء نے اس سے مراد یہ فرمایا کہ جب بچہ دودھ پی رہا ہو تو اس کی ماں سے صحبت کرنا مناسب نہیں اس سے اجتناب کرنا چاہئے۔ یہ سارے افعال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ناپسندیدہ ہیں اور مومن کا کام یہی ہو کہ جو کام (فداہ ابی وامی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناپسند ہوا سے فوراً چھوڑ دیا جانا چاہئے۔ (جامی)

۲۲۷۲: بَاب وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۰۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الزُّوْرِ۔

۵۰۹۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ مَخْرَمَةُ بْنُ بُكَيْرٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَعِيْدِ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ اَبِيْ سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ مَعَهٗ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَيُّمَا امْرَاَةٍ زَادَتْ فِيْ رَاْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ زُوْرٌ تَزِيْدُ فِيْهِ۔

باب: بالوں کو جوڑنے سے متعلق

۵۰۹۸: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے کی ممانعت فرمائی (یعنی دوسرے بال لے کر اس کی چوٹی بنا کر اس کو اپنے بالوں میں ملانے کی آپ نے ممانعت فرمائی)۔

۵۰۹۹: حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منبر پر میں نے معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی سفیان کو دیکھا کیونکہ ان کے ہاتھوں میں خواتین کے (بالوں کا) ایک چوٹا (گھونسلہ) تھا۔ انہوں نے فرمایا: کیا حالت ہے مسلمان خواتین کی کہ وہ اس قسم کا کام کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے جو خاتون اپنے سر میں بال زیادہ کرے (ملائے) تو وہ دھوکہ دیتی ہے۔

۲۲۷۳: باب الْوَاصِلَةُ

۵۱۰۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو النَّضْرِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنِ امْرَاَتِهٖ فَاطِمَةَ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

باب: جو خاتون بالوں میں جوڑ لگائے

۵۱۰۰: حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی بال جوڑنے والی پر اور جن کے بال جوڑے جائیں۔

۴۲۷۴: بَابُ الْمُسْتَوْصِلَةُ

باب: بالوں کو جڑوانا

۵۱۰۱: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ اَرْسَلَهُ الْوَلِيْدُ بْنُ اَبِيْ هِشَامٍ۔

۵۱۰۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے لعنت فرمائی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے۔

۵۱۰۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اَسْمَاءَ قَالَ حَدَّثَنَا جُوَيْرِيَةُ بْنُ اَسْمَاءَ عَنِ الْوَلِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِشَامٍ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

۵۱۰۲: حضرت نافع سے مروی ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں اور گوندنے والی پر اور جس کا سر گوندا جائے۔

۵۱۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِيْنُ بْنُ بُكَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو ابْنِ مُرَّةَ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ صَفِيَّةَ بِنْتِ شَيْبَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۱۰۳: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ لعنت کرے بال جوڑنے والی پر اور جس کے بال جوڑے جائیں۔

۵۱۰۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَزْرَةَ عَنِ الْحَسَنِ الْعُرَنِيِّ عَنْ يَحْيَى بْنِ الْجَزَّارِ عَنْ مَسْرُوْقٍ اَنَّ امْرَاَةً اَتَتْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ فَقَالَتْ اِنِّي امْرَاَةٌ زَعْرَاءُ اَيَصْلُحُ اَنْ اَصِلَ فِيْ شَعْرِيْ فَقَالَ لَا قَالَتْ اَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ تَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَجِدُهُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۰۴: حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ میرے سر پر بال بہت کم ہیں کیا میں بال جوڑ دوں؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ اس خاتون نے کہا کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے یا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے۔ انہوں نے فرمایا میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور کتاب اللہ میں بھی اسی طرح پاتا ہوں پھر آخر تک بیان فرمایا۔

۴۲۷۵: بَاب الْمُتَنَمِّصَاتُ

باب: جو خواتین چہرہ کے بال (یعنی مُنہ کا) رواں اُکھاڑیں

۵۱۰۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ الْحَفَرِیُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ۔

۵۱۰۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گوندنے والی پر اور جس کا (سر) گوندا جائے اور بال اکھیڑنے والی پر یعنی پیشانی کے یا منہ کے بال اُکھاڑنے والی پر اور جو دانتوں کو درمیان سے کھولیں خوبصورتی کے لیے اللہ عزوجل کی پیدا کی ہوئی ہیئت کو تبدیل کرنے والیوں پر۔

۵۱۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۰۶: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صُمْعَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ۔

۵۱۰۷: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گوندنے سے اور گوندوانے والے سے اور جوڑنے سے اور جڑوانے والے سے اور (بال) اکھیڑنے اور بال اکھڑوانے والے سے۔

۲۲۷۶: بَابُ الْمُوْتَشِمَاتُ وَ ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِیِّ فِیْ هٰذَا

باب: جسم گدوانے والیوں کا بیان اور راویوں کا اختلاف اور راویوں کے اختلاف کا بیان

۵۱۰۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ مُرَّةَ يُحَدِّثُ عَنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اٰكِلُ الرِّبَا وَمُوْكِلُهٗ وَكَاتِبُهٗ اِذَا عَلِمُوْا ذٰلِكَ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمَوْشُوْمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِی الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ اَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُوْنُوْنَ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۰۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان فرمایا سود کھانے والا اور کھلانے والا اور سود کا حساب لکھنے والا جس وقت وہ واقف ہوں (کہ سود لینا حرام ہے) اور خوبصورتی (بڑھانے کے لیے) بال گودنے اور بال گوندوانے والی پر اور صدقہ خیرات روکنے والے پر جو کہ ہجرت کے بعد اسلام سے منحرف ہو جائے ان تمام لوگوں پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی لعنت ہے تا قیامت۔

۵۱۰۹: اَخْبَرَنِیْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا حُصَيْنٌ وَ مُغِيْرَةُ وَ ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنِ الْحٰرِثِ عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَعَنَ اٰكِلَ الرِّبَا وَ مُوْكِلَهٗ وَ كَاتِبَهٗ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰی عَنِ النَّوْحِ اَرْسَلَهُ ابْنُ عَوْنٍ وَ عَطَاءُ ابْنُ السَّائِبِ۔

۵۱۰۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے اور کھلانے والے پر اور سود کے لکھنے والے پر اور صدقہ کو روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے چیخ کر رونے سے مرنے والے پر۔

٥١١٠ أَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَ مُؤْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُؤْتَشِمَةَ قَالَ إِلاَّ مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهُ وَ مَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

٥١١٠ حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی سود کھانے والے پر اور کھلانے والے پر اور سود کے گواہ پر اور سود لکھنے والے پر اور گوندنے والی پر اور گدوانے والی پر اور ایک آدمی نے کہا کہ اگر مرض کی وجہ سے ہو؟ آپ نے فرمایا خیر اور حلالہ کرنے والے پر اور جس کے واسطے حلالہ کیا جائے اور صدقہ خیرات روکنے والے پر اور آپ منع فرماتے تھے نوحہ سے لیکن لعنت نہیں فرمائی۔

٥١١١ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ يَعْنِي ابْنَ خَلِيفَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُؤْكِلَهُ وَ شَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُؤْتَشِمَةَ وَنَهٰى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ صَاحِبَ۔

٥١١١ ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے لیکن اس میں حلالہ اور صدقہ کا تذکرہ نہیں ہے۔

٥١١٢ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ عُمَارَةَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ فَمَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لاَ تَشِمْنَ وَلاَ تَسْتَوْشِمْنَ۔

٥١١٢ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک عورت پیش ہوئی جو کہ (جسم) گودا کرتی تھی۔ انہوں نے فرمایا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی تم میں سے کسی نے سنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں۔ میں اٹھا اور کہا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے انہوں نے فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا آپ فرماتے تھے کہ نہ گودو نہ گدواؤ۔

٢٢٧٧ بَابُ الْمُتَفَلِّجَاتُ

باب: دانتوں کو کشادہ کرنے والیاں

٥١١٣ أَخْبَرَنَا أَبُو عَلِيٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْمَرْوَزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيصَةَ ابْنِ جَابِرٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَ الْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُؤْتَشِمَاتِ اللاَّتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

٥١١٣ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت و تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ بْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۴: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا' گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۵۱۱۵: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ ابْنِ شَقِيْقٍ قَالَ أَنْبَأَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ عُمَيْرٍ عَنِ الْعُرْيَانِ ابْنِ الْهَيْثَمِ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِيْ يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۱۱۵: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ لعنت فرماتے تھے بال اکھیڑنے والیوں پر اور دانتوں کو (خوبصورتی بڑھانے کے لیے) کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنا' گودنے والی عورتوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی مخلوق کی ہیئت کو تبدیل کرتی ہیں۔

۲۲۷۸: باب تَحْرِيْمُ الْوَشْرِ

باب: دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہونے سے متعلق

۵۱۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَيَّاشُ بْنُ عَبَّاسٍ الْقِتْبَانِيُّ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَ صَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِيْ يَوْمًا فَأَخْبَرَنِيْ صَاحِبِيْ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ۔

۵۱۱۶: حضرت ابوالحصین حمیری اور ان کے ایک ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ رہتے تھے اور ان سے نیک باتیں سیکھتے تھے ایک دن ابوالحصین نے کہا کہ میرا ساتھی ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا اس نے بیان فرمایا ابوریحانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا رگڑ کر دانتوں کو باریک کرنے سے اور بال گودنے اور بال اُکھاڑنے کو۔

۵۱۱۷: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۷: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گودنے سے منع فرمایا ہے۔

۵۱۱۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْحِمْيَرِيِّ عَنْ أَبِيْ رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

۵۱۱۸: حضرت ابوریحانہ سے مروی ہے کہ ہمیں یہ بات پہنچی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو باریک کرنے اور بال گوندنے سے منع فرمایا ہے۔

۲۲۷۹: بَابُ الْكُحْلِ

باب: سرمہ کا بیان

۵۱۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدَ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْعَطَّارِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ إِنَّهُ يَجْلُوْ الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ خُثَيْمٍ لَيِّنُ الْحَدِيْثِ۔

۵۱۱۹: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم لوگوں کا بہترین سرمہ اثمد ہے (اثمد عرب میں ایک پتھر پایا جاتا ہے) وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اُگاتا ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث شریف کی اسناد میں ابوعبدالرحمٰن عبداللہ عثمان بن خثیم ہے کہ جس کی حدیث ضعیف ہے۔

خلاصة الباب ☆ اس حدیث میں ''اثمد'' کا ذکر آیا ہے جو کہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے اور مذکورہ حدیث میں عثمان بن خثیم راوی ہیں جو کہ ضعیف ہیں۔

۲۲۸۰: بَابُ الدُّهْنِ

باب: تیل لگانے سے متعلق حدیث

۵۱۲۰: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سِمَاكٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا دَهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَمِنْهُ وَإِذَا لَمْ يَدَّهَنْ رُؤِيَ مِنْهُ۔

۵۱۲۰: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی سے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: جس وقت آپ تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی اور جس وقت نہ لگاتے تو (سفیدی) معلوم ہوتی۔

۲۲۸۱: بَابُ الزَّعْفَرَانِ

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۱۲۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَعْنَبِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يَصْبُغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ۔

۵۱۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنے کپڑوں کو زعفران میں رنگتے تھے لوگوں نے عرض کیا: یہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رنگا کرتے تھے۔

۲۲۸۲: بَابُ الْعَنْبَرِ

باب: عنبر لگانے سے متعلق

۵۱۲۲: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ اَبِی السَّفْرِ عَنْ عَبْدِالصَّمَدِ بْنِ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا بَكْرٌ الْمُزَلَّقُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَطَاءٍ الْهَاشِمِیُّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ اَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَم بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

۵۱۲۲: حضرت محمد بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ خوشبو لگاتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! مردانہ خوشبو (یعنی) مشک اور عنبر۔

۲۲۸۳: باب اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيْبِ الرِّجَالِ وَ طِيْبِ النِّسَاءِ

باب: مردوں اور خواتین کی خوشبو میں فرق سے متعلق

۵۱۲۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ يَعْنِی الْحَفَرِیَّ عَنْ سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَ خَفِیَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَ خَفِیَ رِيْحُهٗ۔

۵۱۲۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مردوں کی خوشبو تو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن اس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے کہ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن نہ بو پھیلے۔

۵۱۲۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنِ الرَّقِّیُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يُوْسُفَ الْفِرْيَابِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْجُرَيْرِیِّ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنِ الطُّفَاوِیِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَ خَفِیَ لَوْنُهٗ وَ طِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَ خَفِیَ رِيْحُهٗ۔

۵۱۲۴: رسول کریم ﷺ نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے کہ جس کی بو معلوم ہو لیکن جس میں رنگ نہ ہو اور خواتین کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن اس کی بو نہ پھیلے۔

۲۲۸۴: باب اَطْيَبُ الطِّيْبِ

باب: سب سے بہتر خوشبو؟

۵۱۲۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ ابْنِ جَعْفَرٍ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ امْرَاَةً مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ حَشَتْهُ مِسْكًا قَالَهُ

۵۱۲۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا قوم بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں مشک بھری آپ نے فرمایا: یہ سب سے عمدہ خوشبو ہے۔

رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

۲۲۸۵: بَابُ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوْقِ

باب: زعفران لگانے سے متعلق

۵۱۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ ظَبْيَانَ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ اَتَاهُ فَقَالَ اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی ﷺ میں خوشبو خوب لگائے ہوئے آیا (یعنی وہ شخص خلوق لگا کر آیا) آپ نے فرمایا: جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو پھر وہ شخص حاضر ہوا پھر آپ نے فرمایا جاؤ اور اس کو دھو ڈالو۔ پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا حَفْصِ بْنِ عُمَرٍو قَالَ عَلٰى اِثْرِهٖ يُحَدِّثُ عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةَ اَنَّهٗ مَرَّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ لَهٗ هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ۔

۵۱۲۷: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خلوق (نامی خوشبو) لگائے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہاری بیوی موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا: نہیں۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: تم اس کو دھو ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

خلوق کی ممانعت کا بیان:

مذکورہ بالا احادیث سے زعفران اور خلوق لگانے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن دیگر بعض احادیث سے اس کا جائز ہونا معلوم ہوتا ہے اور بعض حضرات نے فرمایا: جن احادیث میں خلوق لگانے کی ممانعت فرمائی گئی ہے وہ منسوخ ہیں اس لیے خلوق اور زعفران لگانا ہر ایک کے لیے جائز ہے۔ حاشیہ نسائی میں ہے: قوله من خلوق طيب معروف مركب يتخذ مع الزعفران وغيره من انواع الطيب و تدور دبابا حيه و تارةً بالنهى عنه و انما نهى عنه لانه من طيب النساء و لن اثثر استعمالًا له منهم والظاهر ان احاديث النهى ناسخةٌ نهايه على حاشيه سنن النسائى ص ۲۶۳ ج ۲ (نظامی کانپور)۔

۵۱۲۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ حَفْصَ بْنَ عَمْرٍو عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ وَلَا تَعُدْ۔

۵۱۲۸: حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک آدمی کو دیکھا خلوق لگائے ہوئے آپ نے فرمایا جا دھو ڈال دھو ڈال اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَطَاءٍ عَنِ ابْنِ عَمْرٍو عَنْ رَجُلٍ عَنْ يَعْلٰى نَحْوَهٗ خَالَفَهٗ سُفْيَانُ رَوَاهُ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰى۔

۵۱۲۹: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۱۳۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ النَّضْرِ بْنِ مُسَاوِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ الثَّقَفِيِّ قَالَ اَبْصَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَبِيْ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ قَالَ يَا يَعْلٰى لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَغَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

۵۱۳۰: حضرت یعلیٰ بن مرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو دیکھا اور (اس وقت) میرے جسم پر خلوق کا دھبہ تھا۔ آپ نے فرمایا: اے یعلیٰ کیا تمہاری عورت ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا پھر اس کو دھو ڈالو پھر نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ ؓ نے کہا کہ میں نے دھو دیا پھر اس کو نہ لگایا پھر اس کو دھو دیا پھر نہ لگایا پھر دھو دیا پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۱ اَخْبَرَنِيْ اِسْمَاعِيْلُ بْنُ يَعْقُوْبَ الصَّبِيْحِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ مُوْسٰى يَعْنِيْ مُحَمَّدًا قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ عَنْ عَطَاءِ بْنِ السَّائِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ يَعْلٰى قَالَ مَرَرْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مُتَخَلِّقٌ فَقَالَ اَيْ يَعْلٰى هَلْ لَكَ امْرَاَةٌ قُلْتُ لَا قَالَ اِذْهَبْ فَاغْسِلْهُ ثُمَّ اغْسِلْهُ ثُمَّ لَا تَعُدْ قَالَ فَذَهَبْتُ فَغَسَلْتُهٗ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ غَسَلْتُهٗ ثُمَّ لَمْ اَعُدْ۔

۵۱۳۱: حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گذرا اور میں اس وقت خوشبو لگائے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جاؤ! اس کو دھو ڈالو پھر اس کو دھو ڈالو پھر اس کو (دوبارہ) نہ لگانا۔ حضرت یعلیٰ ؓ نے کہا: میں گیا اور اس کو دھو دیا پھر اس کو دھولیا پھر (کبھی) نہ لگایا۔

۲۲۸۶: بَابُ مَا يُكْرَهُ لِلنِّسَاءِ مِنَ الطِّيْبِ

باب: خواتین کو کونسی خوشبو لگانا ممنوع ہے؟

۵۱۳۲ اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ وَهُوَ ابْنُ عِمَارَةَ عَنْ غُنَيْمِ ابْنِ قَيْسٍ عَنِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلٰى قَوْمٍ لِيَجِدُوْا مِنْ رِيْحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ۔

۵۱۳۲: حضرت ابوموسیٰ اشعری ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو خاتون عطر (یا خوشبو) لگائے اور پھر وہ لوگوں کے پاس جائے اس لیے کہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے (یعنی اس کی اس حرکت کا گناہ گناہ کبیرہ اور زنا کی طرح ہے کیونکہ اس نے غیر مردوں کو اپنی طرف متوجہ کیا)

۲۲۸۷: بَابُ اِغْتِسَالُ الْمَرْاَةِ

باب: عورت کا غسل کر کے خوشبو

مِنَ الطِّيْبِ

۵۱۳۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْعَبَّاسِ الْهَاشِمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ صَفْوَانَ بْنَ سُلَيْمٍ وَلَمْ اَسْمَعْ مِنْ صَفْوَانَ غَيْرَهُ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ ثِقَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَتِ الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيْبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ مُخْتَصَرٌ۔

دُور کرنا

۵۱۳۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت عورت مسجد جانے لگے (اور اس نے خوشبو لگا رکھی ہو) تو وہ غسل کرے خوشبو سے (یعنی خوشبو دُور کرے) جس طریقہ سے وہ ناپاکی دُور کرتی ہے۔

۲۲۸۸: بَابُ النَّهْيِ لِلْمَرْاَةِ اَنْ تَشْهَدَ الصَّلَاةَ اِذَا اَصَابَتْ مِنَ الْبَخُوْرِ

باب: کوئی خاتون خوشبو لگا کر جماعت میں شامل نہ ہو

۵۱۳۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيْسَى الْبَغْدَادِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ لَا اَعْلَمُ اَحَدًا تَابَعَ يَزِيْدَ بْنَ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَلٰى قَوْلِهٖ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَقَدْ خَالَفَهُ يَعْقُوْبُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ رَوَاهُ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ۔

۵۱۳۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء میں شامل نہ ہو (مراد ہر ایک نماز ہے)۔

۵۱۳۵: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ يَعْقُوْبَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ صَلَاةَ الْعِشَاءِ فَلَا

۵۱۳۵: حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے جو کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے میں سے کوئی خاتون نماز عشاء میں شامل ہونا چاہے تو اس کو چاہیے کہ وہ خوشبو نہ لگائے۔

تَمَسَّ طِيْبًا۔

۵۱۳۶ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ يَحْيٰى وَ جَرِيْرٍ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ وُهَيْبِ ابْنِ خَالِدٍ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۳۶: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی اہلیہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے فرمایا: جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز میں حاضر ہونا چاہتی ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۷ اَخْبَرَنِيْ اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ يَعْقُوْبَ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمٰنُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا۔

۵۱۳۷: حضرت زینب ثقفیہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت مسجد کو جائے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۸ اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْقُرَشِيِّ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَهَا اَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيْبَ اِذَا خَرَجَتْ اِلَى الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ۔

۵۱۳۸: حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا: جس وقت وہ نماز عشاء میں حاضر ہوں تو خوشبو نہ لگائیں۔

خواتین کی نماز:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں اگر چہ نماز عشاء میں خوشبو لگا کر مسجد میں آنے کی ممانعت معلوم ہوتی ہے لیکن اس سے مراد ہر ایک نماز میں عورت کو مسجد میں خوشبو لگا کر آنے کی ممانعت ہے اس جگہ یہ بھی واضح رہنا ضروری ہے کہ ابتداء اسلام میں خواتین کو مسجد میں اور جماعت میں شامل ہونے کی اجازت تھی لیکن بعد میں یہ اجازت منسوخ ہوگئی۔ خواہ خوشبو لگا کر یا بغیر خوشبو لگائے خواہ نماز عشاء ہو یا کوئی دوسری نماز۔ شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیل ہے اردو میں حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ صلوۃ الصالحات اس موضوع پر تحقیقی رسالہ ہے یہ رسالہ ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۳۹ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ ابْنُ اَبِيْ مُزَاحِمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ

۵۱۳۹: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم میں سے جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو

أَبِيهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰: أَخْبَرَنِي يُوسُفُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ بَلَغَنِي عَنْ حَجَّاجٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ أَخْبَرَنِي زِيَادُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا قَالَ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا غَيْرُ مَحْفُوظٍ مِنْ حَدِيثِ الزُّهْرِيِّ۔

۵۱۴۰: حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں حاضر ہو تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۱: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ أَبُو طَاهِرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مَخْرَمَةُ عَنْ أَبِيهِ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۱۴۱: حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جس وقت خوشبو لگاتے تو وہ عود (نامی خوشبو کا) دھواں لیتے (یعنی خوشبو سمجھتے) اور اس میں دوسری کوئی اور خوشبو نہ لگاتے اور کبھی کافور عود (نامی خوشبو) میں شامل فرماتے اور پھر فرماتے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح بھی خوشبو لگائی ہے۔

۲۲۸۹: بَابُ الْكَرَاهِيَةِ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

باب: خواتین کو زیور اور سونے کے اظہار کی کراہت سے متعلق

۵۱۴۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ أَنَّ أَبَا عُشَّانَةَ هُوَ الْمُعَافِرِيُّ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ يُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا۔

۵۱۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے یعنی بیویوں کو زیور اور ریشم پہننے سے اور فرماتے تھے اگر تم چاہتی ہو جنت کا زیور اور اس کا ریشم تو تم اس کو دنیا میں نہ پہنو۔

۵۱۴۳: أَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ مَنْصُورٍ ح وَأَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُورٍ عَنْ رِبْعِيٍّ

۵۱۴۳: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور

عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنَ امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔

پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر وتکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

۵۱۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا يُحَدِّثُ عَنْ رِبْعِيٍّ عَنِ امْرَاَتِهٖ عَنْ اُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ اَمَا اَنَّهٗ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَاَةٌ تُحَلّٰى ذَهَبًا تُظْهِرُهٗ اِلَّا عُذِّبَتْ بِهٖ۔

۵۱۴۴: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے خطبہ دیا تو فرمایا: خواتین! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں دیکھو جو خاتون تمہارے میں سے سونے کا زیور پہن کر دکھلائے (یعنی غیر محرموں کو یا فخر وتکبر سے) تو اس کو عذاب ہو گا۔

خواتین کے لیے سونا پہننے کی اجازت:

مذکورہ بالا حدیث کی تشریح کے سلسلہ میں حضرت علامہ خطابیؒ فرماتے ہیں کہ اس حدیث شریف کی دو طریقہ سے توجیہہ فرمائی گئی ہے پہلی توجیہہ تو یہ کی گئی ہے کہ یہ حکم اسلام کے شروع زمانہ میں تھا بعد میں منسوخ ہو گیا اس وجہ سے خواتین کے لیے سونا اور ریشم پہننا اور اس کا استعمال کرنا جائز ہوا۔ دوسری توجیہہ یہ فرمائی گئی ہے کہ یہ ممانعت اس صورت میں ہے جبکہ کوئی خاتون سونے کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔ بہرحال خواتین کو سونا اور ریشم پہننا درست ہے۔ قال الخطابی هذا يتاول علىٰ وجهين احدهما انه انما قال ذلك فى الزمان الاول ثم نسخ و ابيح للنساء التحلى بالذهب و ثانيها ان هذا الوعيد انما جاء فيمن لا يودى زكوة الذهب دون من اداها الخ مرقات شرح مشکوۃ منقول از حاشیہ نسائی نظامی کانپور۔

۵۱۴۵: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَحْمُوْدُ بْنُ عَمْرٍو اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ يَزِيْدَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ تَحَلَّتْ يَعْنِي بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جُعِلَ فِيْ عُنُقِهَا مِثْلُهَا مِنَ النَّارِ وَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ جَعَلَتْ فِيْ اُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْ اُذُنِهَا مِثْلَهٗ خُرْصًا مِنَ النَّارِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۱۴۵: حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو عورت سونے کا ہار پہنے تو اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے تو اللہ عزوجل اس کو اسی طرح کی بالی (یعنی بندے) آگ کے قیامت کے روز پہنائے گا۔

٥١٤٦ اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ زَيْدٌ عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ اَنَّ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَهٗ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِيْ كِتَابِ اَبِيْ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٍ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَشْكُوْ اِلَيْهَا الَّذِيْ صَنَعَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِيْ عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ وَ قَالَتْ هٰذِهٖ اَهْدَاهَا اِلَيَّ اَبُوْ حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَالسِّلْسِلَةُ فِيْ يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ اَيَغُرُّكِ اَنْ يَقُوْلَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَفِيْ يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَاَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ اِلَى السُّوْقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَ قَالَ مَرَّةً عَبْدًا وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَاَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَنْجٰى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

٥١٤٦: حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو رسول کریم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے فرمایا فاطمہ جو کہ ہبیرہ کی لڑکی تھیں ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے موٹے چھلے تھے رسول کریم ﷺ نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع کیا۔ وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پہنچیں جو کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی تھیں اور انہوں نے ان سے شکوہ کیا رسول کریم ﷺ کا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے کا ہار نکال دیا جو کہ سونے کا تھا اور کہا یہ مجھ کو ابوالحسن نے تحفہ بخشا ہے (ابوالحسن یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ نے)۔ اس دوران میں رسول کریم ﷺ تشریف لائے اور وہ ہار حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ میں تھا۔ آپ نے فرمایا اے فاطمہ رضی اللہ عنہا! کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں کہ رسول کریم ﷺ کی صاحبزادی کے ہاتھ میں ایک آگ کی زنجیر ہے پھر آپ ﷺ تشریف لے گئے اور قیام نہیں کیا۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار میں بھیج دی اور اس کو فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اس کو آزاد کر دیا۔ رسول کریم ﷺ کو اس بات کی اطلاع ملی آپ نے فرمایا اللہ عزوجل کا شکر احسان ہے کہ جس نے (حضرت) فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دوزخ کی آگ سے نجات عطا فرمائی۔

٥١٤٧ اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى عَنْ اَبِيْ سَلَّامٍ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ اَيْ خَوَاتِيْمُ ضِخَامٍ نَحْوَهٗ۔

٥١٤٧: حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ہبیرہ کی لڑکی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں پھر اسی مضمون کو بیان کیا جو کہ اوپر مذکور ہے۔

٥١٤٨ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ شَاهِيْنَ الْوَاسِطِيُّ قَالَ اَنْبَاَنَا خَالِدٌ عَنْ مُطَرِّفٍ ح وَاَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُطَرِّفٍ عَنْ اَبِي الْجَهْمِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

٥١٤٨: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھا تھا کہ اس دوران ایک خاتون آئی اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس دو کنگن ہیں سونے کے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: دو کنگن ہیں آگ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَانِ مِنْ نَارٍ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَ كَانَ عَلَيْهِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْمَرْاَةَ اِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ اِحْدَاكُنَّ اَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ اَوْ بِعَبِيْرٍ اللَّفْظُ لِابْنِ حَرْبٍ۔

کے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک ہار ہے سونے کا۔ آپ نے فرمایا: آگ کا ہار ہے۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا: آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی نے نقل کیا کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے اس نے وہ اُتار کر پھینک دیئے اور اس نے کہا: یا رسول اللہ! اگر عورت اپنا بناؤ سنگھار نہ کرے شوہر کے سامنے تو وہ اس پر بھاری ہو جاتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے میں سے کوئی خاتون یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اس کو زعفران یا عبیر سے زرد کرے۔

۵۱۴۹: اَخْبَرَنِي الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ بَكْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي اَبِيْ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلَا اُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا غَيْرُ مَحْفُوْظٍ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ۔

۵۱۴۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے دیکھا۔ آپ نے فرمایا میں تم کو بتلاتا ہوں اس سے بہتر ہے تم اس کو اتار دو اور تم چاندی کی پازیب بنالو۔ پھر تم اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث محفوظ نہیں ہے۔

۲۲۹۰: بَابُ تَحْرِيْمِ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

باب: مردوں پر سونا حرام ہونے کے بارے میں

۵۱۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

۵۱۵۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۱: اَخْبَرَنَا عِيْسَى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ

۵۱۵۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ

رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَبُوْ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حِبَّانُ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ لَيْثِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنِ ابْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ رَجُلٍ مِنْ هَمْدَانَ يُقَالُ لَهُ اَفْلَحُ عَنِ ابْنِ زُرَيْرٍ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِيْ يَمِيْنِهِ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِيْ شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَحَدِيْثُ ابْنِ الْمُبَارَكِ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ اِلَّا قَوْلَهُ اَفْلَحَ اَشْبَهُ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۵۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحٰقَ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي الصَّعْبَةِ عَنْ اَبِيْ اَفْلَحَ الْهَمْدَانِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زُرَيْرٍ الْغَافِقِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِيَمِيْنِهِ وَ حَرِيْرًا بِشِمَالِهِ فَقَالَ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ۔

۵۱۵۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ایک ریشمی کپڑا لیا اپنے دائیں ہاتھ میں اور سونا بائیں ہاتھ میں لیا پھر فرمایا یہ دونوں حرام ہیں میری امت کے مردوں پر۔

۵۱۵۴ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الدِّرْهَمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ هِنْدٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِيْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِيْ وَ حُرِّمَ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔

۵۱۵۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت کی خواتین کے لیے سونا اور ریشمی کپڑا حلال ہے اور یہ مردوں کے لئے حرام ہیں۔

۵۱۵۵ اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ

۵۱۵۵: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

حَبِیْبٍ عَنْ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا خَالَفَهٗ عَبْدُالْوَهَّابِ رَوَاهُ عَنْ خَالِدٍ عَنْ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ۔

کریم ﷺ نے مردوں کو ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونا پہننے سے منع فرمایا مگر (ان کو) ریزہ ریزہ کر کے۔

۵۱۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ مَیْمُوْنٍ عَنْ اَبِیْ قِلَابَةَ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا وَعَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ۔

۵۱۵۶: حضرت معاویہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی سونے کے پہننے کی لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے اور (ممانعت فرمائی) لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے۔

۵۱۵۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ عَدِیٍّ عَنْ سَعِیْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ وَ عِنْدَهٗ جَمْعٌ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

۵۱۵۷: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت معاویہ ؓ سے سنا ان کے پاس چند حضرات صحابہ کرام ؓ تشریف فرما تھے۔ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا: کیا تم کو علم نہیں کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔

۵۱۵۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اَسْبَاطٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ مَطَرٍ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِیَةَ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوا اللّٰهُمَّ نَعَمْ خَالَفَهٗ یَحْیَی بْنُ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَلٰی اخْتِلَافٍ بَیْنَ اَصْحَابِهٖ عَلَیْهِ۔

۵۱۵۸: حضرت ابوالشیخ سے روایت ہے کہ ہم لوگ ایک حج میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تھے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور فرمایا: تم اس سے واقف نہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔ انہوں نے کہا اے اللہ۔

۵۱۵۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بن الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی ابْنُ کَثِیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیَی حَدَّثَنِیْ اَبُوْ شَیْخٍ الْهُنَائِیُّ عَنْ اَبِیْ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ اَنَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ خَالَفَهٗ حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ رَوَاهُ عَنْ یَحْیَی عَنْ اَبِیْ

۵۱۵۹: حضرت ابوحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

شَيْخٍ عَنْ اَخِيْهِ حِمَّانَ۔

۵۱۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ شَدَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شَيْخٍ عَنْ اَخِيْهِ حِمَّانَ اَنَّ مُعَاوِيَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْكَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبُوْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِيُّ عَلَى اخْتِلَافِ اَصْحَابِهِ عَلَيْهِ فِيْهِ۔

۵۱۶۰: حضرت ابوحمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۱: اَخْبَرَنِيْ شُعَيْبُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ حَدِيْثِ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ شَيْخٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

۵۱۶۱: ترجمہ حسب سابق ہے۔

۵۱۶۲: اَخْبَرَنَا نُصَيْرُ بْنُ الْفَرَجِ قَالَ حَدَّثَنَا عِمَارَةُ ابْنُ بِشْرٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِى الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

۵۱۶۲: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا ہے۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳: وَاَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ عَنْ عُقْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حِمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ

۵۱۶۳: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ ؓ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع

فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

فرمایا پھران سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يُوْسُفَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ حِمَّانُ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عُمَارَةُ اَحْفَظُ مِنْ يَحْيٰى فَحَدِيْثُهٗ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ۔

۵۱۶۴: حضرت حمان سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس سال حج ادا کیا تو انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو مکہ مکرمہ میں خانہ کعبہ کے اندر جمع فرمایا پھر ان سے فرمایا میں تم کو قسم دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے پہننے سے منع فرمایا۔ انہوں نے فرمایا جی ہاں۔ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ شَيْخٍ الْهُنَائِيُّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَ حَوْلَهٗ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهٰى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا نَعَمْ خَالَفَهٗ عَلِيُّ بْنُ غُرَابٍ رَوَاهُ عَنْ بَيْهَسَ عَنْ اَبِيْ شَيْخٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ۔

۵۱۶۵: حضرت ابوالشیخ ہنائی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ان کے چاروں طرف چند افراد بیٹھے تھے جو کہ مہاجرین اور انصار رضی اللہ عنہم میں سے تھے۔ انہوں نے کہا کیا تم واقف ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑا پہننے سے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اور سونے کے پہننے سے منع فرمایا لیکن اس کو چورا چورا کر کے (پہن لینے کی اجازت دی)۔

۵۱۶۶: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ ابْنُ غُرَابٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَيْهَسُ بْنُ فَهْدَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ شَيْخٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ النَّضْرِ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۱۶۶: حضرت ابوالشیخ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سونے کے پہننے سے مگر اس کو ریزہ ریزہ کر کے۔

۲۲۹۱: بَابُ مَنْ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ هَلْ يَتَّخِذُ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

باب: جس کی ناک کٹ جائے کیا وہ شخص سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ زُرَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ ابْنُ طَرَفَةَ عَنْ جَدِّهٖ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ اَنَّهٗ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَّخِذَ اَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

۵۱۶۷: حضرت عرفجہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالی جائے۔

سونے کی ناک سے متعلق:

کلاب کا مطلب یہ ہے کہ زمانہ جاہلیت میں قبائل عرب کی ایک بہت بڑی لڑائی ہوئی تھی اس سخت لڑائی میں حضرت عرفجہ کی ناک جاتی رہی تھی۔ جب آپ کو علم ہوا تو آپ نے ان سے فرمایا تم سونے کی ناک بنوالو کتب فقہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے معلوم ہوا کہ سونے کی ناک بنوانا جائز ہے اسی طرح سے سونے کے دانت بھی بنوا سکتے ہیں۔ تفصیل کے لیے فتاویٰ عالمگیری ملاحظہ فرمائیں۔

۵۱۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ اَبِى الْاَشْهَبِ قَالَ حَدَّثَنِىْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ طَرَفَةَ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ اَسْعَدَ بْنِ كُرَيْبٍ قَالَ وَ كَانَ جَدَّهُ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَنَّهٗ رَاٰى جَدَّهٗ قَالَ اُصِيْبَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ فِى الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَاَنْتَنَ عَلَيْهِ فَاَمَرَهُ النَّبِىُّ ﷺ اَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ۔

۵۱۶۸: حضرت عرفجہ بن اسعد کی ناک (ایک جنگ میں) ضائع ہوگئی (یعنی کٹ گئی) کلاب والے دن پس انہوں نے چاندی کی ناک بنوائی تھی وہ ناک بد بودار ہوگئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا سونے کی ناک بنوالو۔

۲۲۹۲: بَابُ الرُّخْصَةِ فِىْ خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

باب: مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے سے متعلق حدیث

۵۱۶۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ كَثِيْرٍ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ اَعْيَنَ عَنْ عِيْسَى بْنِ يُوْنُسَ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عَطَاءٍ الْخُرَاسَانِىِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ مَالِىْ اَرٰى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَاٰهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

۵۱۶۹: حضرت سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ حضرت عمر نے حضرت صہیب کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھا تو فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تم کو سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں؟ انہوں نے فرمایا: اس انگوٹھی کو تو جو تم سے بہتر تھے وہ دیکھ چکے ہیں لیکن انہوں نے اس کو دیکھ کر اس پر عیب نہیں لگایا۔ حضرت عمر نے فرمایا: وہ کون تھے؟ حضرت صہیب نے فرمایا: وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سونے کی انگوٹھی کی اجازت سے متعلق:

عیب لگانے سے مراد یہ ہے کہ تم سے جو زیادہ متقی اور خدا رسیدہ تھے وہ دیکھ چکے ہیں یعنی جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دیکھ چکے ہیں اور انہوں نے اس پر نکیر نہیں فرمائی تو آپ رضی اللہ عنہ کو بھی اس کے پہننے سے نکیر نہیں فرمانی چاہیے۔

۲۲۹۳: بَابُ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی سے متعلق

۵۱۷۰: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّيْ لَنْ اَلْبَسَهٗ اَبَدًا فَنَبَذَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۱۷۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی تمام حضرات نے سونے کی انگوٹھی پہنی پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا لیکن میں اب اس کو کبھی نہیں پہنوں گا پھر آپ نے اُس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۱۷۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيْمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَ عَنِ الْجِعَةِ۔

۵۱۷۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑے اور لال رنگ کے گدوں پر بیٹھنے سے اور گیہوں اور جَو کی شراب پینے سے۔

۵۱۷۲: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ۔

۵۱۷۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ریشمی کپڑا پہننے اور سرخ زین پر چڑھنے کی ممانعت فرمائی (جو ریشم کے بنے ہوں)۔

۵۱۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ هُبَيْرَةَ سَمِعَهٗ مِنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ مِنْ شِدَّتِهٖ خَالَفَهٗ عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ رَوَاهُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ

۵۱۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی سونے کا چھلا پہننے سے اور سرخ زینوں پر چڑھنے سے اور ریشمی کپڑوں کے پہننے سے اور جِعہ کے پینے سے اور پھر اس کی تیزی کا حال بیان فرمایا۔

عَنْ صَعْصَعَةَ عَنْ عَلِيٍّ۔

جعہ کیا ہے؟

یہ ایک قسم کی شراب ہے جو کہ گیہوں اور جو سے تیار ہوتی ہے اس کا استعمال بھی دیگر شراب کی طرح حرام اور نا جائز ہے۔
و عن الجعة بكسر الجيم و تخفيف المهملة نبيذ متخذ من الحنطة والشعير۔ زهر الربى على سنن النسائى ص ۷۸۱ مطبوعہ نظامی کانپور۔

۵۱۷۴ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الَّذِيْ قَبْلَهٗ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ۔

۵۱۷۴: امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا اور منع فرمایا لال رنگ کی زین پر چڑھنے اور جعہ (نامی شراب) پینے سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پہلی روایت ٹھیک ہے۔

۵۱۷۵ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ صَعْصَعَةَ ابْنِ صُوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَانِيْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۵۱۷۵ حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھ کے برتن سے' سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۶ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ دُحَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ هُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ الْحَنَفِيُّ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ ابْنُ صُوْحَانَ اِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ اِنْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَ نَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ۔

۵۱۷۶. حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تونبے اور لاکھ کے برتن سے' سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۷ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۱۷۷ حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ بن صوحان سے روایت ہے کہ میں نے

عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُمَيْعٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حِلَقِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ حَدِيْثُ مَرْوَانَ وَ عَبْدِالْوَاحِدِ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ اِسْرَائِيْلَ۔

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: تم ہم کو منع کرو اس چیز سے کہ جس چیز سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہے۔ انہوں نے فرمایا: مجھ کو منع کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے اور لاکھ کے برتن سے' سونے کے چھلے اور ریشم کے کپڑے پہننے سے اور سرخ رنگ کی زین سے۔

۵۱۷۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلِيٍّ الْحَنَفِيُّ وَ عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَبُوْ عَلِيٍّ حَدَّثَنَا وَ قَالَ عُثْمَانُ اَنْبَاَنَا دَاوُدُ بْنُ قَيْسٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ ﷺ عَنْ ثَلَاثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِيْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمَةِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا تَابَعَهُ الضَّحَّاكُ ابْنُ عُثْمَانَ۔

۵۱۷۸: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو میرے دوست رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا۔ (اگرچہ) میں یہ نہیں کہتا کہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ (۱) آپ نے مجھ کو سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا' (۲) اور ریشمی کپڑے پہننے سے منع فرمایا' (۳) کسم کے رنگ سے منع فرمایا جو کہ چمک دار سرخ ہو اور رکوع یا سجدہ میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۷۹: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ دَاوُدَ الْمُنْكَدِرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ فُدَيْكٍ عَنِ الضَّحَّاكِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ لُبْسِ الْمُقَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

۵۱۷۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑے کے پہننے سے اور لال رنگ کے اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے۔

۵۱۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ الْبَرْقِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَسْوَدِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ يَزِيْدَ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَ

۵۱۸۰: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم ﷺ نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۸۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ لَا اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۱۸۱: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۲: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ بَكَّارِ بْنِ بِلَالٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيْسٰى وَ هُوَ ابْنُ الْقَاسِمِ بْنِ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ مولىٰ عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَ عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنِ الْقِرَاءَ ةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۵۱۸۲ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۳: اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مُوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

۵۱۸۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا اور کسم کا رنگ پہننے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۸۴: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ مُوْلٰى عَلِيٍّ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ عَنْ قِرَاءَ ةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۱۸۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۵: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ النَّيْسَا

۵۱۸۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم

بُوْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنْ مَوْلٰى لِلْعَبَّاسِ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ و عَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۲۲۹۴: بَابُ الْاِخْتِلَافُ عَلٰى يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْهِ

یحییٰ بن ابی کثیر کے بارے میں اختلاف

۵۱۸۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ ابْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ وَهُوَ ابْنُ شَدَّادٍ عَنْ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعِيْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهٗ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهٗ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔ خَالَفَهُ اللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ۔

۵۱۸۶: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے اور سونا اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۱۸۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ بَعْضِ مَوَالِي الْعَبَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ اَنْ يَقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

۵۱۸۷: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم سے رنگے ہوئے کپڑے ریشمی کپڑے پہننے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

۵۱۸۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو وَالْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

۵۱۸۸: ترجمہ اور مفہوم سابق کے مطابق ہے۔

۵۱۸۹: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيْرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ رَاكِعًا۔

۵۱۸۹: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قراءت کرنے سے۔

خَالَفَهُ هِشَامٌ وَلَمْ يَرْفَعْهُ۔

۵۱۹۰: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيدُ قَالَ أَنْبَأَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۰: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۱۹۱: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَ خَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۱: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی زینوں سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۲۲۹۵: بَابِ حَدِيثُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَالْاِخْتِلَافُ عَلَى قَتَادَةَ

باب: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ پر اختلاف

۵۱۹۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنِ الْحَجَّاجِ هُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيرِ بْنِ نَهِيكٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

۵۱۹۲: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۳: أَخْبَرَنَا يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ الْمَعْنِيُّ الْبَصْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ أَبِي التَّيَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا حَفْصٌ اللَّيْثِيُّ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى عِمْرَانَ أَنَّهُ حَدَّثَنَا قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

۵۱۹۳: حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ریشمی کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے جو کہ لاکھ کے بنے ہوئے ہوں کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۴: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي عَمْرُو بْنُ الْحَرِثِ عَنْ بَكْرٍ بْنِ سَوَادَةَ أَنَّ أَبَا النَّجِيبِ حَدَّثَهُ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ حَدَّثَهُ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّكَ جِئْتَنِي وَفِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

۵۱۹۴: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک نجران کا ایک باشندہ خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی جانب توجہ نہیں فرمائی اور فرمایا تم میرے پاس آگ کا ایک شعلہ لے کر آئے ہو؟

۵۱۹۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ رَجُلٍ حَدَّثَهُ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ اَوْجَرِيْدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ اِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلَا تَطْرَحُ هٰذَا الَّذِیْ فِیْ اِصْبَعِكَ فَاَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمٰى بِهٖ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَيْتُ بِهٖ قَالَ مَا بِهٰذَا اَمَرْتُكَ اِنَّمَا اَمَرْتُكَ اَنْ تَبِيْعَهُ فَتَسْتَعِيْنَ بِثَمَنِهٖ وَ هٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ۔

۵۱۹۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ایک دن خدمت نبوی میں حاضر ہوا وہ شخص سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا اور اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں ایک چھڑی یا ایک شاخ تھی آپ نے اِس سے مارا' اُس کی اُنگلی پر۔ اس شخص نے کہا میں نے کیا کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے فرمایا: تم اس کو نکال دو اپنی انگلی سے۔ یہ بات سن کر اس آدمی نے انگوٹھی کو نکالا اور پھینک دیا پھر آپ نے اس آدمی کو دیکھا تو دریافت کیا کہ انگوٹھی کیا ہوگی۔ اس نے کہا میں نے پھینک دی آپ نے فرمایا: میں نے یہ نہیں کہا تھا بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اس کو فروخت کر دو اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں خرچ کرو۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے۔

۵۱۹۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ رَاشِدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ فِيْ يَدِهٖ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيْبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَاهُ قَالَ مَا اُرَانَا اِلَّا قَدْ اَوْجَعْنَاكَ وَاَغْرَمْنَاكَ۔ خَالَفَهُ يُوْنُسُ رَوَاهُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ مُرْسَلًا۔

۵۱۹۶: حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی آپ اس کو ایک چھڑی سے مارنے لگے جس وقت آپ غافل ہوئے تو حضرت ابوثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اس کو نکال کر پھینک دیا آپ نے فرمایا ہم نے تم کو تکلیف دی اور تمہارا نقصان کیا۔

۵۱۹۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِوبْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيُّ اَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ

۵۱۹۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

وَ حَدِيْثُ يُوْنُسَ اَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ النُّعْمَانِ۔

۵۱۹۸. اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ ابْنُ اِبْرَاهِيْمَ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقُرَشِيُّ الدِّمَشْقِيُّ اَبُوْ عَبْدِالْمَلِكِ قِرَاءَ ةً قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَائِذٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ الْخَوْلَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى عَلٰى رَجُلٍ خَاتِمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهٗ۔

۵۱۹۸: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۱۹۹ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ الْعُمَرِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِیْ اِدْرِيْسَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى فِیْ يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ اِصْبَعَهٗ بِقَضِيْبٍ كَانَ مَعَهٗ حَتّٰى رَمٰى بِهٖ۔

۵۱۹۹: مفہوم سابق کے مطابق ہے ترجمہ کی ضرورت نہیں ہے۔

۵۲۰۰. اَخْبَرَنِیْ اَبُوْبَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ عَلِيٍّ الْمَرْوَزِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَدْ كَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَالْمَرَسِيْلُ اَشْبَهُ بِالصَّوَابِ وَاللّٰهُ سُبْحَانَهٗ وَ تَعَالٰى اَعْلَمُ۔

۵۲۰۰: ابن شہاب نے اس حدیث کو مرسلاً روایت کیا ہے حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا مرسل ٹھیک ہے۔

۲۲۹۶: بَابِ مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِی الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

باب: انگوٹھی میں چاندی کی مقدار کا بیان

۵۲۰۱ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ ابْنُ الْحُبَابِ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُسْلِمٍ مِنْ اَهْلِ مَرْوًا اَبُوْ طَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلاً جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِیْ اَرٰى عَلَيْكَ حِلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ هٗ وَ عَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ مَالِیْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ

۵۲۰۱ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تم اہل جہنم کا زیور پہن رہے ہو (یہ سن کر) اس نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی پھر وہ شخص آیا اور وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا آپ نے فرمایا میں تم سے بتوں کی بدبو محسوس کر رہا ہوں کیونکہ بت پیتل کے تیار ہوتے ہیں اس شخص نے وہ انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر میں انگوٹھی کس چیز کی تیار

فَطَرَحَهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا۔

کروں؟ آپ نے فرمایا: چاندی کی لیکن جس وقت وہ ایک مثقال سے کم ہو جائز ہے۔

ایک مثقال سے کم انگوٹھی:

مذکورہ حدیث سے ایک مثقال سے کم وزن کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کا جواز ثابت ہوتا ہے اور لوہے کی انگوٹھی مرد اور عورت کسی کے لئے پہننا جائز نہیں ہے اور مثقال کی مقدار ساڑھے چار ماشہ ہے۔

۲۲۹۷: بَابُ صِفَةِ خَاتَمِ النَّبِيِّ ﷺ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی کیفیت

۵۲۰۲: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْعَظِيْمِ الْعَنْبَرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۰۲: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنائی تھی اس انگوٹھی کا نگینہ (علاقہ) حبش کا تھا اور اس انگوٹھی میں نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کا نگینہ:

مذکورہ روایت میں اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی ہونا مذکور ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ اس انگوٹھی کا نگینہ حبش میں تیار ہوا تھا اور ایک روایت میں ہے اس انگوٹھی کا نگینہ چاندی کا تھا ہوسکتا ہے آپ کے پاس دو انگوٹھی ہوں اور حبشی ہونے کے بارے میں یہ بھی امکان ہے کہ اس انگوٹھی کا بنانے والا حبش کا رہنے والا ہو۔

۵۲۰۳: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ ابْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ بْنُ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهٖ فِيْ يَمِيْنِهٖ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ۔

۵۲۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو دائیں ہاتھ میں پہنا کرتے تھے اور اس انگوٹھی کا نگینہ حبشی تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا کرتے تھے۔

۵۲۰۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ خَالِدِ بْنِ خَلِيٍّ الْحِمْصِيُّ وَ كَانَ اَبُوْهُ خَالِدٌ عَلٰى قَضَاءِ حِمْصَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا سَلَمَةُ وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ الْعَوْصِيُّ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ

۵۲۰۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

بْنِ حَيٍّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ كَانَ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ ابْنُ بِسْطَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرٌ قَالَ سَمِعْتُ حُمَيْدًا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى ابْنُ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرُ بْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۰۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس انگوٹھی کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۰۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهِ فِيْ يَدِهِ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۰۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا لوگوں نے عرض کیا ہم اہل روم اس تحریر کو نہیں پڑھتے کہ جس پر مہر نہ ہو اس پر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اس کی سفیدی دیکھ رہا ہوں اس میں تحریر تھا: محمد رسول اللہ۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں اصل متن میں لفظ کتاب فرمایا گیا ہے اس لفظ کتاب سے مراد تحریر اور خط ہے۔ مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ اس خط یا تحریر کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مہر نہ ہو۔ اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۰۸: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ اَبُو الْجَوْزَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَخَّرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حَتّٰى مَضٰى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلّٰى بِنَا كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِيْ يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ۔

۵۲۰۸: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک کی تاخیر فرما دی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور نماز عشاء ہم لوگوں کے ساتھ ادا فرمائی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی تھی۔

۲۲۹۸: بَابُ مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ-ذِكْرُ حَدِيْثِ عَلِي وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ

باب: انگوٹھی کس ہاتھ میں پہنے؟

۵۲۰۹: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبٌ عَنْ سُلَيْمَانَ هُوَ ابْنُ بِلَالٍ عَنْ شَرِيْكٍ هُوَ ابْنُ اَبِيْ نَمِرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ شَرِيْكٌ وَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ۔

۵۲۰۹: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۱۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ الْبَحْرَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِيْنِهٖ۔

۵۲۱۰: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے مذکورہ مضمون جیسی روایت منقول ہے۔

۲۲۹۹: بَابُ لُبْسُ خَاتَمٍ حَدِيْدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

باب: جس لوہے پر چاندی چڑھی ہو اس کی انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عَتَّابٍ سَهْلِ ابْنِ حَمَّادٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مَكِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِيَاسُ بْنُ الْحٰرِثِ بْنِ الْمُعَيْقِيْبِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَيْقِيْبٍ اَنَّهٗ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَ رُبَّمَا كَانَ فِيْ يَدَيَّ فَكَانَ مُعَيْقِيْبٌ عَلٰى خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

۵۲۱۱: حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی وہ انگوٹھی کبھی میرے ہاتھ میں ہوتی تھی اور حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ اس کی حفاظت کے لیے مقرر تھے (یعنی وہ اس کی حفاظت کرتے تھے)۔

۲۳۰۰: بَابُ لُبْسِ خَاتَمِ صُفْرٍ

باب: کانسی کی انگوٹھی کا بیان

۵۲۱۲: اَخْبَرَنِيْ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ الْمَصِّيْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ مِنْ اَهْلِ ثَغْرٍ ثِقَةٌ قَالَ حَدَّثَنَا لَيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ بَكْرِ بْنِ سَوَادَةَ عَنْ اَبِي الْبَخْتَرِيِّ عَنْ

۵۲۱۲: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص ایک دن خدمت نبوی ﷺ میں بحرین سے حاضر ہوا اور اس نے سلام کیا آپ نے جواب نہیں دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی اور وہ شخص ریشم کا ایک چوغہ پہنے ہوئے تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار دیئے

اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْهِ وَ کَانَ فِیْ یَدِهٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَجُبَّةُ حَرِیْرٍ فَاَلْقَاهُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَیْتُكَ اٰنِفًا فَاَعْرَضْتَ عَنِّیْ فَقَالَ اِنَّهٗ کَانَ فِیْ یَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ کَثِیْرٍ قَالَ اِنَّ مَا جِئْتَ بِهٖ لَیْسَ بِاَجْزَاَ عَنَّا مِنْ حِجَارَةِ الْحَرَّةِ وَلٰکِنَّهٗ مَتَاعُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا قَالَ فَمَا ذَا اَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَةً مِنْ حَدِیْدٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ۔

پھر آیا اور اس نے سلام کیا آپ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ابھی آپ کے پاس حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف نہیں دیکھا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: اس وقت تمہارے پاس آگ کا ایک شعلہ تھا اس نے کہا میں تو کافی مقدار میں آگ کے شعلے لے کر آیا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جو تم لے کر آئے ہو وہ حرہ (جو کہ مدینہ منورہ کے نزدیک ایک مقام ہے) کے پتھروں سے زیادہ مفید نہیں ہے یعنی سونے کے ڈھیلے اور زمین کے پتھر دونوں ہی برابر ہیں البتہ یہ دنیا کی پونجی ہے پھر اس نے کہا میں کس شے کی انگوٹھی بناؤں؟ آپ نے فرمایا تم لوہے کا ایک چھلہ بنالو یا چاندی یا پیتل کا چھلہ بنالو۔

۵۲۱۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ عَبْدِاللّٰهِ الْاَنْصَارِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَةً مِنْ فِضَّةٍ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَصُوْغَ عَلَیْهِ فَلْیَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی نَقْشِهٖ۔

۵۲۱۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے (یعنی روانہ ہو گئے) اور آپ نے ایک چاندی کا چھلا بنوا رکھا تھا۔ ارشاد فرمایا: جس شخص کا دل چاہے وہ اس طرح کا چھلہ بنوا لے لیکن جو اس پر کندہ ہے وہ کندہ نہ کرائے۔

ایک حکم ممنوع:

آنحضرت ﷺ کی انگوٹھی پر محمد رسول اللہ ﷺ کندہ کیا ہوا تھا جو کہ آپ ﷺ بطور مہر لگانے کے استعمال فرماتے اور یہ آپ ﷺ کے ساتھ ہی خاص تھا کسی کے لئے ایسا کرنا بالکل ہی صحیح نہیں کیونکہ یہ عبارت صرف اور صرف آپ ہی کندہ کرا کے پہن سکتے تھے باقی سب کے لئے اس عبارت کا کندہ کرا کے انگوٹھی پہننا ممنوع ہے۔

۵۲۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ سُلَیْمَانُ بْنُ سَیْفٍ الْحَرَّانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا هٰرُوْنُ بْنُ اِسْمٰعِیْلَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیُّ بْنُ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِیْزِ بْنُ صُهَیْبٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا وَ نَقَشَ عَلَیْهِ نَقْشًا قَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا فِیْهِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِهٖ ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ

۵۲۱۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر (حروف) کندہ کرائے پھر ارشاد فرمایا: ہم نے انگوٹھی بنائی ہے اور کندہ کرایا ہے اب کوئی دوسرا شخص اس طرح (کا مضمون) نہ کھدوائے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں اس کی روشنی گویا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے (مبارک) ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

اِلٰی وَ بِیْضِہٖ فِیْ یَدِہٖ۔

۲۳۰۱: بَابُ قَوْلِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَنْقُشُوْا عَلٰی خَوَاتِیْمِکُمْ عَرَبِیًّا

باب: فرمانِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کہ انگوٹھی پر عربی عبارت نہ کھدواؤ

۵۲۱۵ اَخْبَرَنَا مُجَاھِدُ بْنُ مُوْسَی الْخُوَارَزْمِیُّ بِبَغْدَادَ قَالَ حَدَّثَنَا ھُشَیْمٌ قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ عَنْ اَزْھَرَ بْنِ رَاشِدٍ عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی خَوَاتِیْمِکُمْ عَرَبِیًّا۔

۵۲۱۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا تم لوگ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ کرو اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی (عبارت) نہ کھدواؤ۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں مشرکین کی آگ سے روشنی کرنے کو جو منع فرمایا گیا ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم لوگ ان لوگوں سے مشورہ نہ کیا کرو کیونکہ وہ تمہارے اور تمہارے پروردگار کے دشمن ہیں اور عربی عبارت کندہ کرنے کی جو ممانعت فرمائی گئی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ تم انگوٹھی پر میرا نام نہ کھدواؤ یعنی محمد رسول اللہ نہ کھدواؤ تاکہ میری مُہر سے اشتباہ نہ ہو جائے۔

۲۳۰۲: بَابُ النَّھْیِ عَنِ الْخَاتَمِ فِی السَّبَّابَۃِ

باب: کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۱۶ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْیَانُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا عَلِیُّ سَلِ اللّٰہَ الْھُدٰی وَالسَّدَادَ وَنَھَانِیْ اَنْ اَجْعَلَ الْخَاتَمَ فِیْ ھٰذِہٖ وَ ھٰذِہٖ وَاَشَارَ یَعْنِیْ بِالسَّبَّابَۃِ وَالْوُسْطٰی۔

۵۲۱۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے ہدایت اور سیدھے راستہ کی دعا مانگو اور تم ٹھیک اور درست کام کرو اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور ارشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۵۲۱۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ عَاصِمِ ابْنِ کُلَیْبٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَۃَ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِیْ ھٰذِہٖ وَھٰذِہٖ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی وَاللَّفْظُ لِابْنِ الْمُثَنّٰی۔

۵۲۱۷: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سبابہ اور وسطی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِیْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۱۸: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے

بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمُ بْنُ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِى بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِىْ وَ سَدِّدْنِىْ وَ نَهَانِىْ اَنْ اَضَعَ الْخَاتَمَ فِىْ هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ وَاَشَارَ بِشْرٌ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى قَالَ وَ قَالَ عَاصِمٌ اَحَدُهُمَا۔

فرمایا' مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ عزوجل سے دعا کرو' اے اللہ! مجھے سیدھے اور درست راستے کی ہدایت دے اور آپ نے مجھ کو اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا اور اشارہ فرمایا کلمہ کی انگلی اور درمیان کی انگلی کی طرف۔

۲۳۰۳:باب نَزْعُ الْخَاتَمِ عِنْدَ دُخُوْلِ الْخَلَاءِ

باب: بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتارنے سے متعلق

۵۲۱۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ هَمَّامٍ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهٗ۔

۵۲۱۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت پائخانہ میں جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی اتار دیتے کیونکہ اس میں لکھا ہوتا تھا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۰: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ عُبَيْدَ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهٗ مِنْ قِبَلِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَاَلْقٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمَهٗ وَقَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا وَاَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۲۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اُتار کر پھینک دی چنانچہ لوگوں نے بھی (اپنی اپنی) انگوٹھیاں اُتار ڈالیں۔

۵۲۲۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَعَلَ فَصَّهٗ مِمَّا يَلِىْ كَفَّهٗ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ لَا اَلْبَسُهٗ اَبَدًا۔

۵۲۲۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے بھی اپنی انگوٹھی پھینک دی اور فرمایا میں اب اس کو نہیں پہنوں گا۔

۵۲۲۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهٗ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نَقَشَ

۵۲۲۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی پہنی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی جس میں یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ اور فرمایا: کسی کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ اپنی

فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهٗ فِيْ بَطْنِ كَفِّهٖ۔

انگوٹھی میں یہ کندہ کرائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا۔

۵۲۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَلَمَّا رَاٰهُ اَصْحَابُهٗ فَشَتْ خَوَاتِيْمُ الذَّهَبِ فَرَمٰى بِهٖ فَلَا نَدْرِيْ مَا فَعَلَ ثُمَّ اَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَاَمَرَ اَنْ يُنْقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَ كَانَ فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى مَاتَ وَفِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ حَتّٰى مَاتَ وَفِيْ يَدِ عُمَرَ حَتّٰى مَاتَ وَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِيْنَ مِنْ عَمَلِهٖ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهٗ اِلٰى رَجُلٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ فَخَرَجَ الْاَنْصَارِيُّ اِلٰى قَلِيْبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوْجَدْ فَاَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهٖ وَنَقَشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۲۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تین روز تک پہنی جس وقت آپ کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے دیکھا تو (چاروں طرف سے) سونے کی انگوٹھیاں پھیل گئیں (یعنی تمام ہی لوگ اس کو پہننے لگے) آپ نے یہ دیکھ کر انگوٹھی پھینک دی نہ معلوم وہ کیا ہوگئی پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور حکم فرمایا اس میں یہ عبارت کندہ کرانے کا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ انگوٹھی آپ کے ہاتھ میں رہی۔ یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں وہ انگوٹھی چھ سال تک رہی اور ان کے استعمال میں رہی جب کافی تعداد میں خطوط لکھے جانے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری کو عنایت فرما دی اس سے مُہر لگائی جاتی رہی ایک روز وہ انصاری صحابی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے کنوئیں پر گئے تو وہ انگوٹھی اس میں گرگئی اس کی کافی تلاش کرائی گئی لیکن وہ نہ مل سکی تو عثمان رضی اللہ عنہ نے حکم فرمایا اسی قسم کی انگوٹھی بنوائے جانے کا اور انہوں نے اس میں محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کندہ کرایا۔

۵۲۲۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ فَصُّهٗ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهٖ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهٖ وَلَا يَلْبَسُهٗ۔

۵۲۲۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور انہوں نے اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھا اور ہتھیلی کی طرف رکھا چنانچہ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھی بنوا لی (لیکن) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو پھینک دیا لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک ڈالیں پھر آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے مُہر لگائی جاتی رہی لیکن آپ اس کو نہیں پہنتے تھے۔

۲۳۰۴: بَابُ الْجَلَاجِلُ

باب: گھونگرو اور گھنٹہ سے متعلق

۵۲۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ

۵۲۲۵: حضرت ابوبکر بن ابوالشیخ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم

الثَّقَفِيُّ مِنْ وَلَدِ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيمُ بْنُ اَبِي الْوَزِيرِ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ اَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّبِنَا رَكْبٌ لِاُمِّ الْبَنِيْنَ مَعَهُمْ اَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَا تُصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ كَمْ تَرَىٰ مَعَ هٰؤُلَاءِ مِنَ الْجُلْجُلِ۔

کے پاس بیٹھا تھا کہ اس دوران ان کے ساتھ قبیلہ اُم البنین کا ایک قافلہ نکل آیا ان لوگوں کے ساتھ گھنٹیاں تھیں تو حضرت سالم نے حضرت نافع سے حدیث نقل کی میں نے اپنے والد صاحب سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ساتھ نہیں جاتے اس قافلہ کے جس میں گھنٹہ ہو ان کے ساتھ تو کس قدر گھنٹے ہوتے ہیں۔

گھنٹہ سے کیا مراد ہے؟

مذکورہ بالا حدیث میں گھنٹہ سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو کہ جانوروں کے گلے میں لٹکایا جاتا ہے اور جانور کے چلنے کے وقت اس گھنٹہ کی آواز برابر آتی رہتی ہے اس حدیث سے گانے اور ڈھول باجہ وغیرہ کی حرمت بھی نکلتی ہے کہ جب گھنٹہ جیسی معمولی آواز سے فرشتے نفرت کرتے ہیں تو گانے بجانے وغیرہ سے ان کو کس قدر نفرت ہوگی؟

۵۲۲۶: اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ الطَّرْسُوْسِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ الْجُمَحِيُّ عَنْ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُوْسٰى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ۔

۵۲۲۶: حضرت ابوبکر بن موسیٰ سے روایت ہے کہ میں حضرت سالم کے ساتھ رہتا تھا انہوں نے حدیث شریف نقل فرمائی اپنے والد سے اور انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: فرشتے ان لوگوں کے ساتھ نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ هِشَامٍ الْمَخْزُوْمِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا نَافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ مُوْسٰى عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جُلْجُلٌ۔

اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنْ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ بْنُ بَابِيْهِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تُصْحَبُ۔

۵۲۲۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۲۸: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ

۵۲۲۸: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں

سُلَيْمَانُ بْنُ بَابَيْهِ مَوْلٰى اٰلِ نَوْفَلٍ اَنَّ اُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيْهَا جَرَسٌ۔

داخل نہیں ہوتے کہ جس میں کہ گھونگرو یا گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے کہ جن کے ساتھ گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۹ اَخْبَرَنَا اَبُوْ كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِيْ رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ اَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُهٗ عَلَيْكَ۔

۵۲۲۹: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا آپ نے میرے کپڑے پھٹے ہوئے دیکھے (یعنی مجھ کو خراب لباس میں دیکھا) تو دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس مال دولت ہے؟ میں نے عرض کیا: جی ہاں یا رسول اللہ! سب کچھ موجود ہے۔ آپ نے فرمایا: پھر جس وقت اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے تو تم پر اس کا اثر ظاہر ہونا چاہیے۔

حدود شرع میں مال کا اظہار:

یعنی اگر تم کو مال دیا گیا ہے تو حدود شرع میں مال کا اظہار اور ایک جائز مقدار میں استعمال ہونا چاہیے ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ لیکن اس سے مقصد ریا کاری نہ ہو۔

۵۲۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ ثَوْبٍ دُوْنٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ اَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ اٰتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهٖ۔

۵۲۳۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے خراب کپڑے پہنے ہوئے آپ نے ان کو دیکھ کر فرمایا کیا تمہارے پاس مال موجود ہے؟ انہوں نے عرض کیا جی ہاں میرے پاس مال ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا تمہارے پاس کس کس قسم کا مال موجود ہے؟ انہوں نے جواب دیا اونٹ گائے' بکریاں' گھوڑے' غلام اور باندی (سب کچھ) ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا: جب اللہ عزوجل نے تم کو مال عطا فرمایا ہے (یعنی تم کو نوازا گیا ہے) تو تم کو چاہیے کہ اس کا احسان اور فضل ظاہر کرو (یعنی تم زندگی اس طرح سے گذارو کہ لوگ تم کو خوش حال سمجھیں)۔

۲۳۰۵: بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

باب: فطرت کا بیان

۵۲۳۱ اَخْبَرَنَا ابْنُ السُّنِّيِّ قِرَاءَةً قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ لَفْظًا قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ مَعْمَرًا عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَ نَتْفُ الْاِبْطِ وَ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

۵۲۳۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں فطرتی ہیں (۱) مونچھیں کترنا (۲) بغل کے بال اکھیڑنا (۳) ناخن کاٹنا (۴) ناف کے نیچے کے بال مونڈنا (۵) ختنہ کرنا۔

۲۳۰۶: بَابُ اِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

باب: مونچھیں کتروانے اور داڑھی بڑھانے کا بیان

۵۲۳۲: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى۔

۵۲۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو کترو اور داڑھیوں کو چھوڑ دو۔

۲۳۰۷: بَابُ حَلْقُ رُؤُسِ الصِّبْيَانِ

باب: بچوں کا سر مونڈنے کا بیان

۵۲۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ ابْنَ اَبِيْ يَعْقُوْبَ يُحَدِّثُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ اَمْهَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثَةً اَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوْا اِلَيَّ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْءَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرُخٌ فَقَالَ اُدْعُوْا اِلَيَّ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَ بِحَلْقِ رُؤُسِنَا مُخْتَصَرٌ۔

۵۲۳۳: حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مہلت عطا فرمائی حضرت جعفر بن ابی طالب کے رشتہ داروں کو تین دن کی (یعنی تین روز تک ان کی وفات پر غم منانے کی) پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا تم لوگ اب میرے بھائی پر نہ روؤ اور فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ چنانچہ ہم لوگ چوزوں کی طرح لائے گئے (یعنی ہم لوگ چھوٹے چھوٹے بڑے بڑے بال میں لائے گئے) پھر آپ نے فرمایا حجام کو بلاؤ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

۲۳۰۸: بَابُ ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ اَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ

باب: بچے کا سر کچھ منڈانا اور کچھ چھوڑنا ممنوع ہے

۵۲۳۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ

۵۲۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔

قزع کی تعریف اوراس کا ممنوع ہونا

قزع کہتے ہیں کہ سر کے بال کچھ کٹوا یا منڈ واڈ النااور کچھ سر پر باقی رہنے دینا یہ تب مرضی ہمارے مسلمانوں کے اندر بھی بہت پایا جاتا ہے اوراس پر مزید ظلم یہ کہ اس بچے سے عموماً بھیک منگوائی جاتی ہے یا یوں کہا جاتا ہے کہ ہم نے منت مانی تھی اس لئے بچے کے کچھ بال رہنے دیئے ہیں اوراس کو اکثر (لٹ) کا نام دیا جاتا ہے جو کہ اور بھی نامناسب ہے ایک اور حدیث مبارکہ میں رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ یا تو سارے بال کٹواڈالو یا پھر سارے سر کے بال رکھواس میں زینت ہے ویسے بھی دیکھا جائے کہ بال سر پر کچھ ہوں اور کچھ کٹادیے جائیں تو وہ سر کتنا بے ڈھبا اور بے زینت لگتا ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کا فرمان ہے لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم اور یہ سب جانتے ہیں کہ دنیا کی ساری مخلوقات میں سے سب سے زیادہ شان وشوکت کرامت عزت وزینت اللہ تعالیٰ نے انسان کوعطاء فرمائی ہے اور اسلام انسان کے لئے عزت وزینت کو ہی پسند کرتا ہے وہ کسی قدر احمق ہے جو کہ اپنے کو آپ کو خود بگاڑے اور بدنما بن کر اس کو اپنے لئے عزت جانے اور وہ ماں باپ جو کہ اپنے بچے کے کچھ بال کٹادیتے ہیں اور کچھ چھوڑ دیتے ہیں اوراس کے مختلف انداز سے جواز پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور بعض یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ ہمارے پیر صاحب کا حکم ہے اس لئے ہم نے ایسا کیا ہے اس فعل کو ترک کردینا ازبس ضروری ہے۔ (جامی)

٥٢٣٥: اَخْبَرَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ قَالَ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ اَخْبَرَنِىْ عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔

٥٢٣٥: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

٥٢٣٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنْ عُمَرَ بْنِ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ۔

٥٢٣٦: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

٥٢٣٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِىْ عُمَرُ بْنُ نَافِعٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ۔

٥٢٣٧: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

٢٣٠٩: بَابُ اتِّخَاذِ الْجُمَّةِ

باب: سر پر بال رکھنے سے متعلق

٥٢٣٨: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ خَالِدٍ

٥٢٣٨: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کا قد

عَنْ شُعْبَةَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجلاً مَرْبُوْعًا عَرِیْضَ مَا بَیْنَ الْمَنْکِبَیْنِ کَثَّ اللِّحْیَةِ تَعْلُوْهُ حُمْرَةٌ جُمَّتُهٗ اِلٰی شَحْمَتَیْ اُذُنَیْهِ لَقَدْ رَاَیْتُهٗ فِیْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مَا رَاَیْتُ اَحْسَنَ مِنْهُ۔

مبارک درمیانہ تھا اور آپ کے دونوں مونڈھوں کے درمیان بہت جگہ تھی اور داڑھی مبارک بہت گھنی تھی اور کچھ سرخی ظاہر تھی اور سر کے بال کانوں کی لو تک تھے میں نے آپ کو لال رنگ کا جوڑا پہنے ہوئے دیکھا ہے آپ ﷺ سے زیادہ میں نے کسی کو خوبصورت اور سجیلا نہیں دیکھا ہے (یعنی آپ ﷺ کا جسم مبارک متناسب سجاوٹ والا تھا)۔

۵۲۳۹ اَخْبَرَنَا حَاجِبُ بْنُ سُلَیْمَانَ عَنْ وَکِیْعٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَیْتُ مِنْ ذِیْ لِمَّةٍ اَحْسَنَ فِیْ حُلَّةٍ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَلَهٗ شَعْرٌ یَضْرِبُ مَنْکِبَیْهِ۔

۵۲۳۹: حضرت براء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے کسی بال والے کو جوڑا پہنے ہوئے رسول کریم ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک مونڈھوں کے نزدیک تھے۔

۵۲۴۰: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِیْلُ عَنْ حُمَیْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ شَعْرُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی نِصْفِ اُذُنَیْهِ۔

۵۲۴۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کے بال مبارک آدھے کانوں تک تھے۔

۵۲۴۱ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ یَضْرِبُ شَعْرُهٗ اِلٰی مَنْکِبَیْهِ۔

۵۲۴۱: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال (مبارک) مونڈھوں تک پہنچتے تھے۔

۲۳۱۰: بَاب

تَسْکِیْنُ الشَّعْرِ

باب: بالوں کو برابر کرنے یعنی کنگھی کرنے اور تیل لگانے سے متعلق

۵۲۴۲. اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ خَشْرَمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عِیْسٰی عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِیَّةَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اَتَانَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰی رَجُلاً ثَائِرَ الرَّاْسِ فَقَالَ اَمَا یَجِدُ هٰذَا مَا یُسَکِّنُ بِهٖ شَعْرَهٗ۔

۵۲۴۲: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ ہم لوگوں کے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک آدمی کو دیکھا کہ اس کے سر کے بال پراگندہ (یعنی بکھرے ہوئے) تھے۔ آپ نے فرمایا: کیا اس شخص سے یہ نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنے بال برابر (صحیح) کر لے۔

۵۲۴۳. اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ ابْنُ عَلِیِّ ابْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیَی بْنُ سَعِیْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ کَانَتْ لَهٗ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَاَلَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَهٗ اَنْ یُحْسِنَ اِلَیْهَا وَاَنْ یَتَرَجَّلَ کُلَّ یَوْمٍ۔

۵۲۴۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے سر پر بالوں کا ہجوم تھا انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ نے فرمایا تم ان کو اچھی طرح سے رکھو اور تم روزانہ کنگھی کرو۔

۲۳۱۱: باب فَرْقُ الشَّعْرِ

۵۲۴۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَ كَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ شُعُوْرَهُمْ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذٰلِكَ۔

باب: بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۴۴: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو چھوڑ دیا کرتے تھے اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالا کرتے تھے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکھتے تھے ان باتوں کی کہ جن باتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ حکم نہ ہوتا اور اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے۔

مانگ نکالنے سے متعلق:

اہل کتاب سے مراد یہود اور عیسائی ہیں اور بعد میں آپ نے جو بالوں میں مانگ نکالنا شروع فرما دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ پھر آپ کو حکم ہو گیا کہ اب مانگ نکالنا سنت ہے۔

۲۳۱۲: باب التَّرَجُّلُ

۵۲۴۵: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِنَ الْاِرْفَاهِ سُئِلَ ابْنُ بُرَيْدَةَ عَنِ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

باب: کنگھی کرنے سے متعلق

۵۲۴۵: حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جس کا نام عبید تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ممانعت فرماتے تھے بہت عیش میں پڑنے سے۔ اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا ہے۔

مَردوں کا کنگھی کرنا:

اس کا مطلب یہ ہے کہ آدمی ہر وقت کنگھی کرتا رہے اور خواتین کی طرح بناؤ سنگھار میں لگا رہے شریعت نے اس سے منع فرمایا ہے۔ مردوں کی شایانِ شان نہیں کہ وہ خواتین کی طرح جسم سجانے میں لگے رہیں۔ اگرچہ صاف ستھرا رہنا پسندیدہ اور مطلوب ہے جیسا کہ ارشاد رسول ﷺ ہے: ((ان اللّٰه نظيف يحب النظافة))۔

۲۳۱۳: باب التَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

۵۲۴۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِى الْاَشْعَثُ قَالَ سَمِعْتُ اَبِيْ يُحَدِّثُ عَنْ مَسْرُوْقٍ عَنْ عَائِشَةَ وَ

باب: کنگھی دائیں جانب سے شروع کرنے سے متعلق

۵۲۴۶: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پسند فرماتے تھے دائیں جانب سے شروع کرنے کو وضو اور جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں۔

ذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِىْ طُهُوْرِهٖ وَ تَنَعُّلِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ۔

۲۳۱۴: بَاب الْأَمْرُ بِالْخِضَابِ

باب: خضاب کرنے سے متعلق

۵۲۴۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِىْ سَلَمَةَ وَ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

۵۲۴۷: حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ اور سلمان بن یسار سے روایت ہے کہ ان دونوں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہود اور نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے ہیں (لہٰذا) تم اُن کے خلاف کرو۔

۵۲۴۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ وَهُوَ ابْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِى الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِاَبِىْ قُحَافَةَ وَ رَاْسُهٗ وَ لِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثَغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ غَيِّرُوْا اَوِاخْضِبُوْا۔

۵۲۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت ابوقحافہ (حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد) کو لے کر آئے ان کے سر کے بال اور داڑھی کے بال دونوں کے دونوں ہی ایک طرح کے ہو رہے تھے۔ آپ نے فرمایا تم ان کا رنگ تبدیل کر لو اور تم خضاب کر لو۔

۲۳۱۵: بَاب تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ

باب: داڑھی زرد کرنے سے متعلق

۵۲۴۹: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ قُتَيْبَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ فَقُلْتُ لَهٗ فِىْ ذٰلِكَ فَقَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ۔

۵۲۴۹: حضرت عبید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ وہ اپنی داڑھی زرد کیا کرتے تھے میں نے ان سے اس کے متعلق اس سلسلہ میں دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح سے کیا کرتے تھے۔

۲۳۱۶: بَاب تَصْفِيْرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ

باب: ورس اور زعفران سے داڑھی کو زرد کرنا

۵۲۵۰: اَخْبَرَنَا عَبْدَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحِيْمِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُمَرُو بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ اَبِىْ رَوَّادٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهٗ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

۵۲۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنا کرتے تھے اور داڑھی کو زرد کیا کرتے تھے ورس سے (ورس زرد رنگ کی گھاس ہوتی ہے) اور زعفران سے اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی اسی طرح سے کرتے تھے۔

۲۳۱۷: بَابُ الْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

۵۲۵۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَاَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ اَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهٰى عَنْ مِثْلِ هٰذِهٖ وَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذَا۔

باب: بالوں میں جوڑ لگانے سے متعلق

۵۲۵۱: حضرت حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ انہوں نے اپنی آستینوں سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تم لوگوں کے علماء کہاں ہیں؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس کام کی ممانعت فرماتے تھے اور فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل کی مستورات تباہ ہوگئیں جبکہ انہوں نے اس طرح کی حرکات کیں۔

سخت گناہ کے کام:

مطلب یہ ہے کہ بالوں میں جوڑ لگانا اوران کو گچھا بنانا سخت گناہ ہے بنی اسرائیل کی خواتین اس قسم کی حرکات کرتی تھیں جن میں سے وہ تباہ ہوگئیں۔

۵۲۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى وَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَاَخَذَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ اَرٰى اَحَدًا يَفْعَلُهٗ اِلَّا الْيَهُوْدَ وَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَلَغَهٗ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

۵۲۵۲: حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ میں تشریف لانے تو انہوں نے ہم لوگوں کو خطبہ سنایا اور بالوں کا ایک گچھا لیا اور فرمایا میں نے یہ کام کسی کو کرتے ہوئے نہیں دیکھا ہے علاوہ یہود کے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زُور (دھوکا) رکھا۔ (زور کا معنی کسی کے بال اپنے بالوں میں ملا کر لگانا ہے)۔

۲۳۱۸: بَابُ وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۲۵۳: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مَحْبُوْبُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ يَعْقُوْبَ ابْنِ الْقَعْقَاعِ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّهٗ قَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّوْرِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَاَلْقَاهَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَقَالَ هُوَ هٰذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْاَةُ فِيْ رَاْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ۔

باب: دھجی سے بال جوڑنے سے متعلق

۵۲۵۳: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: اے لوگو! رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے تم کو زُور سے۔ پھر آپ نے ایک سیاہ رنگ کے کپڑے کا ٹکڑا نکالا اور فرمایا یہی زُور ہے اور کوئی عورت اس کو اپنے سر میں رکھ کر سر پر اوپر سے دوپٹہ اوڑھ لیتی ہے۔

۵۲۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالرَّحِيْمِ

۵۲۵۴: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

قَالَ حَدَّثَنَا اَسَدُ بْنُ مُوْسٰی قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِیْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الزُّوْرِ وَالزُّوْرُ الْمَرْاَةُ تَلُفُّ عَلٰی رَاْسِهَا۔

کریم ﷺ نے زُور سے ممانعت فرمائی اور زور وہ ہے کہ جو اپنے سر پر لپیٹ لے (یعنی دوسرے کو اپنے بال زیادہ دکھلانے کے لیے بال میں جوڑ لگائے)۔

۲۳۱۹: بَابُ لَعْنِ الْوَاصِلَةِ

باب: جوڑ لگانے والی یعنی بال میں بال ملانے والی پر لعنت سے متعلق

۵۲۵۵: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ۔

۵۲۵۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے بال میں بال ملانے والی پر لعنت فرمائی۔

۲۳۲۰: بَاب لَعْنُ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ

باب: بال میں بال ملانے والی اور بال ملوانے والی دونوں لعنت کی مستحق ہیں

۵۲۵۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا یَحْیٰی عَنْ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَتْنِیْ فَاطِمَةُ عَنْ اَسْمَاءَ اَنَّ امْرَاَةً جَاءَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بِنْتًا لِیْ عُرُوْسٌ وَ اِنَّهَا اشْتَکَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَیَّ جُنَاحٌ اِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِیْهِ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

۵۲۵۶: حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک خاتون خدمت نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ! ایک لڑکی ہے جو کہ نئی نویلی دلہن ہے وہ بیمار پڑ گئی اور اس کے سر کے بال جھڑ گئے تو کیا مجھ پر کسی قسم کا گناہ ہے اگر میں اُس کے سر میں بال ملوا دوں؟ آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بال میں بال ملوانے والی اور بال ملانے والی پر۔

۲۳۲۱: بَاب لَعْنُ الْوَاشِمَةِ وَالْمُوْتَشِمَةِ

باب: جسم کو گودنے اور گودوانے والی عورتوں پر لعنت

۵۲۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَیْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُوْتَصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوْتَشِمَةَ۔

۵۲۵۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی بالوں کو جوڑنے والی اور جوڑ وانے والی پر، جسم گودنے اور جسم گدوانے والی پر۔

۲۳۲۲: بَاب لَعْنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

باب: چہرہ کا رواں اکھاڑنے والی اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی پر لعنت

۵۲۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ۔

۵۲۵۸: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے (خوبصورتی کیلئے) روئیں اُکھاڑنے والی عورتوں' دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں اور جو اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں اُن پر لعنت فرمائی۔

قابل لعنت افراد:

مذکورہ بالا حدیث مبارکہ میں اگرچہ مذکورہ عورتوں پر لعنت فرمائی گئی ہے یعنی مذکورہ حرکات کرنے والی عورتیں جس طرح لعنت کی مستحق ہیں اسی طرح اگر مرد یہ حرکات کریں گے تو وہ بھی لعنت کے مستحق ہیں۔

۵۲۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ حَدَّثَنَا اَبِىْ قَالَ سَمِعْتُ الْاَعْمَشَ يُحَدِّثُ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

۵۲۵۹: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی (بالوں کو) اکھاڑنے والیوں پر اور چہرہ کا رواں اُکھاڑنے والیوں پر جو کہ اللہ عزوجل کی پیدائش کو بدلتی ہیں۔

۵۲۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِىْ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اَبِىْ عُبَيْدَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَوَشِّمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِىْ تَقُوْلُ كَذَا وَ كَذَا قَالَ وَ مَالِىْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ نے لعنت فرمائی چہرہ کے بال اُکھاڑنے والیوں پر' دانت کشادہ کرنے والیوں پر اور گودنے والیوں پر جو اللہ کی مخلوق کو بدلتی ہیں ایک خاتون (یہ بات سن کر) ان کے پاس حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی کہ تم ایسا ایسا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا: میں یہ بات کس وجہ سے نہ کہوں جیسا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ﷺ نے فرمایا ہے۔

۵۲۶۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ الْاَعْمَشِ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَوَشِّمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا لَعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۲۶۱: حضرت ابراہیم سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی گودنے والی عورتوں پر اور چہرہ کے بال اکھاڑنے والیوں پر اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں لعنت کرتا ہوں جن پر رسول کریم ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

جاہلیت کے طور طریقے ترک کرنا ضروری ہے:

ہمارے پیارے مذہب اسلام میں غم اور خوشی کے طریقے جو منقول ہیں وہ فطرت کے عین مطابق ہیں زمانہ جاہلیت کے

طور وطریقے لغو وبے کار معنی بے حقیقت ہیں ان کا ترک کیا جانا بہت ہی ضروری ہے دور جاہلیت میں غم اور صدمہ کے موقع پر عورتیں عجب سی حرکات کرتی تھیں مثلاً چہرے کے بال اور روئیں صدمہ کی وجہ سے اکھاڑ لیا کرتی تھیں سر کے بال نوچنا' بین کرنا' اونچی آواز سے مردے کو پکار کے رونا' اس میں وہ صفتیں بیان کرنا جو اس میں کبھی نہ تھیں' سر میں خاک ڈال لینا' خوب چلا کر رونا' بے صبری کا مظاہرہ کرنا اس طرح کی حرکات کیا کرتی تھیں اسلام نے ان اوصاف نازیبا سے باز رہنے کا سختی سے حکم دیا ہے اور عمومی طور پر یہ رواج چل نکلا ہے کہ چہرے پر سے بال کھینچے جاتے ہیں آنکھوں کے اوپر سے بال نکال لئے جاتے ہیں اسلام نے اسے سخت ناجائز قرار دیا ہے مذکورہ احادیث مبارکہ میں ایسی ہی حرکات کا سختی سے منع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی کسی فطری چیز کو تبدیل کرنا کسی طرح بھی اچھا نہیں بلکہ سخت مذموم ہے باقی ختنہ کرنا' مونچھیں کترنا اور بغل کے بال کاٹنا' زیر ناف صفائی کا اہتمام کرنا یہ تو انبیاء کرام علیہم السلام سے متواترہ چلی آرہی ہیں اس میں زینت ہے اور صحت بھی اور بھی بے شمار حکمتیں ہیں ان میں ان پر قیاس کر کے ان چیزوں کا جواز نکالنا حماقت کے سوا کچھ نہیں ہے۔ (جامی)

۲۳۲۳: باب اَلتَّزَعْفُرُ

۵۲۶۲ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ۔

۵۲۶۳ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى بْنِ عَمَّارَةَ الْاَنْصَارِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يُزَعْفِرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ۔

باب: زعفران کے رنگ سے متعلق

۵۲۶۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مردوں کے لیے زعفران سے (یعنی عورت کے لیے رنگ حلال ہے)

۵۲۶۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی مرد کو جسم پر زعفران لگانے سے۔

۲۳۲۴: باب اَلطِّيْبُ

۵۲۶۴ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ ثُمَامَةَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهٗ۔

۵۲۶۵ اَخْبَرَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِیءُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

باب: خوشبو کے متعلق احادیث

۵۲۶۴: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جس وقت کوئی شخص خوشبو لے کر حاضر ہوتا تو آپ اس کو واپس نہ فرماتے (یعنی خوشبو لے لیا کرتے تھے)۔

۵۲۶۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی کے سامنے خوشبو پیش کی جائے تو وہ شخص اس کو واپس نہ کرے کیونکہ اس کا وزن کم ہے لیکن خوشبو عمدہ ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَإِنَّهُ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ۔

۵۲۶۶ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ بُكَيْرٍ ح وَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ ابْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ بُكَيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

۵۲۶۶: حضرت زینب ؓ سے روایت ہے کہ جو حضرت عبداللہ بن مسعود ؓ کی اہلیہ محترمہ تھیں کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت کوئی تمہارے میں سے نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہو یعنی جو خاتون نماز عشاء کے لئے مسجد میں حاضر ہونا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۷ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ صَالِحٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِشَامٍ عَنْ بُكَيْرِ ابْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَخْبَرَتْنِيْ زَيْنَبُ الثَّقَفِيَّةُ امْرَاَةُ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّيْ طِيْبًا۔

۵۲۶۷: حضرت زینب ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم نماز عشاء کے لئے نکلو تو خوشبو نہ لگاؤ۔

۵۲۶۸ وَ حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ اَبِيْ جَعْفَرٍ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا۔

۵۲۶۸: حضرت زینب ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت تم میں سے کوئی شخص مسجد میں جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هِشَامِ بْنِ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَلْقَمَةَ الْفَرْوِيُّ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَزِيْدُ بْنُ خُصَيْفَةَ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بُخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔

۵۲۶۹: حضرت ابوہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جو کوئی عورت (خوشبو کی) دھونی لے تو وہ ہمارے ساتھ نماز عشاء کی جماعت میں شامل نہ ہو۔

۲۳۲۵: باب ذِكْرُ اَطْيَبِ الطِّيْبِ

باب: کونسی خوشبو عمدہ ہے؟

۵۲۷۰ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۷۰: حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے

عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ غَزْوَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ خُلَيْدِ بْنِ جَعْفَرٍ وَالْمُسْتَمِرُ عَنْ اَبِیْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِیُّ ﷺ امْرَاَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ فَقَالَ وَهُوَ اَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

ایک خاتون کا تذکرہ کیا کہ جس نے اپنی انگوٹھی میں مشک بھر لی تھی تو فرمایا یہ سب سے عمدہ قسم کی خوشبو ہے۔

۲۳۲۶: بَابُ تَحْرِيْمُ لُبْسِ الذَّهَبِ

باب: سونا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۱: اَخْبَرَنَا عُمَرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَ يَزِيْدُ وَ مُعْتَمِرٌ وَ بِشْرُ بْنُ الْمُفَضَّلِ قَالُوْا حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِیْ هِنْدٍ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ اَحَلَّ لِاِنَاثِ اُمَّتِی الْحَرِيْرَ وَالذَّهَبَ وَ حَرَّمَهُ عَلٰى ذُكُوْرِهَا۔

۵۲۷۱: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا بلاشبہ اللہ عزوجل نے حلال فرمایا میری اُمت کی خواتین کے لیے ریشم اور سونے کو اور مردوں کے لیے ان دونوں کو حرام کیا۔

۲۳۲۷: بَابُ النَّهْیُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

باب: سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۲۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِیْ بَكْرِ بْنِ حَفْصٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيْتُ عَنِ الثَّوْبِ الْاَحْمَرِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں لال رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع کیا گیا ہوں۔

۵۲۷۳: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِی النَّبِیُّ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ اَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ وَ عَنِ الْقَسِّیِّ و عَنِ الْمُعَصْفَرِ۔

۵۲۷۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو منع فرمایا سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قرآن کریم رکوع میں پڑھنے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کا رنگ پہننے سے۔

۵۲۷۴: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ حُنَيْنٍ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّهُ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ

۵۲۷۴: ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُنَيْنٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

۵۲۷۵: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۶: اَخْبَرَنِيْ هٰرُوْنُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ سَعْدٍ الْفَدَكِيُّ اَنَّ نَافِعًا اَخْبَرَهُ حَدَّثَنِيْ بْنُ حُنَيْنٍ اَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۶: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۷: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ اَنَّ مُحَمَّدَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ حَدَّثَهُ عَنِ ابْنِ حُنَيْنٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَ عَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۲۷۷: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۸: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا شَيْبَانُ عَنْ يَحْيَى اَخْبَرَنِيْ خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ اَنَّ ابْنَ حُنَيْنٍ حَدَّثَهُ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَاَنْ يَقْرَاَ وَهُوَ رَاكِعٌ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۷۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۵۲۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۲۷۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّضْرَ بْنَ اَنَسٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ۔

ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھی پہننے سے۔

۵۲۸۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنِىْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنِ الْحَجَّاجِ وَهُوَ ابْنُ الْحَجَّاجِ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُبَيْدٍ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ نَهِيْكٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

۵۲۸۰: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۳۲۸: باب صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ نَقْشِهٖ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی (مبارک) انگوٹھی اوراس پر کندہ عبارت

۵۲۸۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ دِيْنَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاِنِّىْ لَنْ اَلْبَسَهُ اَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی پھر آپ نے اس کو پہن لیا۔ لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں آپ نے فرمایا میں اس کو پہنتا ہوں لیکن میں کبھی اب اس کو نہیں پہنوں گا آپ نے پھر اس کو اتار دیا لوگوں نے بھی وہ انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۲۸۲: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی پر یہ عبارت نقش تھی

اللہ
رسول
محمد

۵۲۸۳: اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ اَنْبَاَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ فَصُّهُ

۵۲۸۳: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ عقیق تھا کالے رنگ کا اوراس پر یہ نقش تھا محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)

حَبَشِيٌّ وَ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۴: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ بِشْرٍ وَهُوَ ابْنُ الْمُفَضَّلِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اَرَادَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَكْتُبَ اِلَى الرُّوْمِ فَقَالُوْا اِنَّهُمْ لَا يَقْرَءُوْنَ كِتَابًا اِلَّا مَخْتُوْمًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِهٖ فِيْ يَدِهٖ وَ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

۵۲۸۴: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہ روم کو کچھ تحریر فرمانا چاہا لوگوں نے عرض کیا اہل روم اس تحریر یا مکتوب کو نہیں پڑھتے جس پر مُہر نہ ہو اس وقت آپ نے چاندی کی ایک مہر بنوائی کہ گویا میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں یہ تحریر او نقش کرایا محمد رسول اللہ۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو مہر (Stamp) بنوانے کی ضرورت:

اہل روم کے تحریر یا مکتوب نہ پڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ روم کے لوگ ایسے مکتوب کو اہمیت کی نگاہ سے نہیں دیکھتے کہ جس پر مُہر نہ ہو بہرحال اس ضرورت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی۔

۵۲۸۵: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ۔

۵۲۸۵: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس کا نگینہ حبشی تھا (یعنی وہ نگینہ بالکل سیاہ رنگ کا تھا یا اس کا بنانے والا شخص حبشی تھا)

۵۲۸۶: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ وَهُوَ ابْنُ صَالِحٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَ فَصُّهُ مِنْهُ۔

۵۲۸۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۵۲۸۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَاللَّفْظُ لَهٗ قَالَا حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ صُهَيْبٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ اَصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ۔

۵۲۸۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر یہ عبارت کندہ تھی کہ اب کوئی شخص اس قسم کا (مضمون) نقش نہ کرائے۔

۲۳۲۹: باب مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

باب: کونسی انگلی میں انگوٹھی پہنے؟

۵۲۸۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدْ

۵۲۸۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی بنوائی اور فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور اس پر یہ عبارت کندہ کرائی ہے کہ اب کوئی شخص اس طریقہ سے (یعنی اس مضمون کو) نقش

اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَ نَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ أَحَدٌ وَإِنِّي لَأَرَى بَرِيقَهُ فِي خِنْصَرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ۔

نہ کرائے اور میں رسول کریم ﷺ کی چھنگلی انگلی میں اس کی چمک دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عِيسَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ الْعَوَّامِ عَنْ سَعِيدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِي يَمِينِهِ۔

۵۲۸۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۵۲۹۰: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ عِيسَى الْبِسْطَامِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سَلْمُ بْنُ قُتَيْبَةَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي إِصْبَعِهِ الْيُسْرَى۔

۵۲۹۰: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ گویا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی دیکھ رہا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بائیں (مبارک) ہاتھ میں۔

۵۲۹۱: أَخْبَرَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ أَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا ثَابِتٌ أَنَّهُمْ سَأَلُوا أَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَ رَفَعَ إِصْبَعَهُ الْيُسْرَى الْخِنْصَرَ۔

۵۲۹۱: حضرت ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی انگوٹھی کے متعلق لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا گویا میں اس انگوٹھی کی چمک دیکھ رہا ہوں جو کہ چاندی کی تھی اور انہوں نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی انگلی کو اونچا کیا یعنی وہ اس انگلی میں انگوٹھی پہنا کرتے تھے۔

۵۲۹۲: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهَانِي نَبِيُّ اللَّهِ ﷺ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطَى۔

۵۲۹۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی پہننے سے یعنی شہادت کی انگلی اور درمیان کی انگلی میں۔

۵۲۹۳: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ ابْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ أَلْبَسَ فِي إِصْبَعِي هَذِهِ وَفِي الْوُسْطَى وَالَّتِي تَلِيهَا۔

۵۲۹۳: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا انگوٹھی پہننے سے اس انگلی میں یعنی شہادت کی انگلی میں اور درمیان کی انگلی میں اور جو انگلی اس کے نزدیک ہے (اس میں بھی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا)۔

۲۲۳۰: باب مَوْضِعُ الْفَصِّ

باب: نگینہ کی جگہ

۵۲۹۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللَّهِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَيُّوبَ بْنِ مُوسَى عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ

۵۲۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سونے کی انگوٹھی پہنا کرتے تھے پھر آپ نے اس کو اتار دیا اور چاندی کی انگوٹھی پہن لی اور اس پر یہ نقش کرایا محمد رسول اللہ پھر فرمایا کسی شخص کو

ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَ نُقِشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِيْ لِاَحَدٍ اَنْ يَّنْقُشَ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ۔

نہیں چاہیے کہ وہ اپنی انگوٹھی پر یہ نقش کرائے اور آپ نے اس انگوٹھی کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

۲۲۳۱: بَاب طَرْحُ الْخَاتَمِ وَ تَرْكُ لُبْسِهِ

باب: انگوٹھی اتارنا اور اس کو نہ پہننا

۵۲۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ مِغْوَلٍ عَنْ سُلَيْمَانَ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِيْ هٰذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمِ اِلَيْهِ نَظْرَةٌ وَاِلَيْكُمْ نَظْرَةٌ ثُمَّ اَلْقَاهُ۔

۵۲۹۵: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو پہن لیا پھر فرمایا اس انگوٹھی نے میری توجہ ہٹا دی میں کبھی انگوٹھی کو دیکھتا ہوں اور اس کے بعد آپ نے وہ انگوٹھی اُتار دی۔

۵۲۹۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ اِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَ قَالَ اِنِّيْ كُنْتُ اَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَاَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمٰى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ۔

۵۲۹۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی آپ اس کو پہنا کرتے تھے آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب کیا لوگوں نے بھی اسی طرح کرلیا پھر آپ منبر پر بیٹھ گئے اور آپ نے اس انگوٹھی کو اتارلیا اور فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور میں اس کا نگینہ اندر کی جانب رکھا کرتا تھا پھر آپ نے اس کو اتار پھینک ڈالا اور فرمایا خدا کی قسم اس کو میں اب کبھی نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی (آخرکار) اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

۵۲۹۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قِرَاءَةً عَنْ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ رَاٰى فِيْ يَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوْهُ فَلَبِسُوْهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَطَرَحَ النَّاسُ۔

۵۲۹۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ میں ایک چاندی کی انگوٹھی دیکھی ایک روز لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں اور ان کو پہن لیا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور لوگوں نے بھی اس کو اتار دیا۔

۵۲۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ اَبِيْ بِشْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ كَانَ جَعَلَ فَصَّهُ فِيْ بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ

۵۲۹۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب فرمایا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا۔ چنانچہ

مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ۔

لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار دیں پھر آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس سے آپ مُہر لگاتے لیکن اس کو آپ نہیں پہنتے تھے۔

۵۲۹۹ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَاَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا اَلْبَسُهُ اَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَاَدْخَلَهُ فِيْ يَدِهٖ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ اَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِيْ بِئْرِ اَرِيْسٍ۔

۵۲۹۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی سونے کی بنوائی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا لوگوں نے بھی اسی طرح کی انگوٹھیاں بنوا لیں پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اتار دیا اور فرمایا میں اب کبھی اس کو نہیں پہنوں گا پھر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اور اس کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر وہ آپ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ وہ اریس (نامی) کنوئیں میں گر گئی پھر کافی تلاش کے بعد بھی نہ مل سکی اور اس دن سے ہی فتنہ (وفساد) شروع ہو گیا۔

۲۳۳۲: بَابُ ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَ مَا يُكْرَهُ مِنْهَا

باب: کس قسم کے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کس قسم کے کپڑے بُرے ہیں؟

۵۳۰۰ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِي الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰنِيْ سَيِّئَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اٰتَانِيَ اللّٰهُ فَقَالَ اِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

۵۳۰۰: حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ فرماتے تھے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ نے میری حالت بری (یعنی خراب) دیکھی آپ نے فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ موجود ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں ہر طرح کا مال اللہ عزوجل نے مجھ کو عطا فرمایا۔ آپ نے فرمایا جب تمہارے پاس مال موجود ہے تو تم سے وہ مال نظر آنا چاہیے۔

خلاصۃ الباب ☆ حق تعالیٰ جل شانہ نے کسی کو اگر دولت سے نوازا ہے وہ پھر بھی میلا کچیلا رہتا ہے جیسا کہ کوئی نادار غریب مفلس ہو ایسا کرنا حق تعالیٰ جل شانہ کی نعمتوں کی ناشکری کرنے کے مترادف ہے۔ مالدار ہونا بھی اللہ کی طرف سے ہوتا ہے نادار ہونا بھی لیکن دولت کی خوب فراوانی کے باوجود صاف ستھرا نہ رہنا کپڑے بوسیدہ میلے کچیلے پہننا سائلوں جیسا اپنے آپ کو بنا کر رکھنا اپنی ہی توہین ہے گویا کہ دولت مند کو اللہ تعالیٰ کا شکر گزار بھی رہنا چاہئے اور مناسب کھانا پینا پہننا چاہئے اور ناداروں کمزوروں غریبوں مفلسوں کے ساتھ معاونت بھی کرنی چاہئے یہ بھی شکر گزاری کا ایک طریقہ ہے۔ (جامی)

۲۳۳۳: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۱: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُورٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَاٰى حُلَّةً سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذَا لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوْا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهٖ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَانِيْ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيْهَا وَ قَدْ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا أَوْ لِتَبِيْعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهٗ مِنْ أُمِّهٖ مُشْرِكًا۔

باب: سیرا (لباس) کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۱: حضرت امیر المؤمنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک جوڑا دیکھا سیرا کا جو کہ مسجد کے دروازہ پر فروخت ہو رہا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ کاش آپ اس کو لے لیتے جمعہ کے دن استعمال فرمانے کے لیے اور اُس دن کے لیے (لے لیتے کہ) جس دن دوسرے ممالک کے لوگ آپ سے ملاقات کرنے کے لیے آتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس کو وہ شخص پہنے گا کہ جس کا آخرت میں کسی قسم کا حصہ نہیں ہے پھر اسی قسم کے چند جوڑے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیے گئے۔ آپ نے اس میں سے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عطا فرمایا انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ مجھ کو یہ (جوڑا) پہناتے ہیں اور آپ نے اس سے قبل کیا ارشاد فرمایا تھا؟ اس پر آپ نے فرمایا: میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہن لو بلکہ تم اس کو کسی دوسرے کو پہناؤ یا تم اس کو فروخت کر دو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں شریک (اخیافی) بھائی کو دے دیا جو کہ مشرک تھا۔

بَاب ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِيْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۲: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلٰى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيْصَ حَرِيْرٍ سِيَرَاءَ۔

باب: عورتوں کو سیرا (نامی لباس) کی اجازت سے متعلق

۵۳۰۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک کرتہ ریشمی سیرا کا پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۳: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بَقِيَّةَ حَدَّثَنِي الزُّبَيْدِيُّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ حَدَّثَنِيْ أَنَّهُ رَاٰى عَلٰى أُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ وَالسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ۔

۵۳۰۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت اُمّ کلثوم کو جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی تھیں ایک سیرا کی چادر پہنے ہوئے دیکھا۔

۵۳۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ وَأَبُوْ عَامِرٍ قَالَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِيْ عَوْنٍ

۵۳۰۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک جوڑا آیا سیرا کا۔ آپ نے وہ میرے پاس بھیج

الثَّقَفِيّ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا صَالِحٍ الْحَنَفِيَّ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ اُهْدِيَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةٌ سِيَرَاءُ فَبَعَثَ بِهَا اِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِيْ وَجْهِهٖ فَقَالَ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَاَمَرَنِيْ فَاَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِيْ۔

دیا چنانچہ میں نے اس کو پہن لیا تو آپ کے چہرہ پر غصہ آ گیا آپ نے فرمایا میں نے تم کو اس وجہ سے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہن لو پھر آپ نے مجھ کو حکم فرمایا میں نے اس کو اپنی مستورات میں تقسیم کر دیا۔

۲۳۳۵: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْاِسْتَبْرَقِ

باب: استبرق پہننے کی ممانعت

۵۳۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْحٰرِثِ الْمَخْزُوْمِيُّ عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ اَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَاٰى حُلَّةَ اسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوْقِ فَاَتٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِيْنَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهٗ ثُمَّ اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَ كَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَ كَسَا اُسَامَةَ حُلَّةً فَاَتَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيْهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ اِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ اَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ۔

۵۳۰۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک روز باہر نکلے تو انہوں نے استبرق کا ایک جوڑا بازار میں فروخت ہوتے ہوئے دیکھا۔ چنانچہ وہ جوڑا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! اس کو آپ خرید لیں، اور آپ اس کو جمعہ کے دن پہن لیا کریں اور جس وقت آپ کے پاس لوگ دوسرے ممالک سے آئیں (اس وقت اس کو پہن لیا کریں) یہ سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ لباس تو وہ شخص پہنے گا کہ جس کو آخرت میں کچھ نہیں ملے گا پھر اس قسم کے تین جوڑے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیے گئے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا: پہلے آپ نے اس کے متعلق کیا ارشاد فرمایا تھا؟ آپ نے فرمایا: تم اس کو فروخت کر دو اور تم اپنی ضرورت پوری کرو یا تم اس کے (ٹکڑے ٹکڑے کر کے) اس کے اپنی مستورات کے دوپٹے بنا دو۔

۲۳۳۶: بَاب صِفَةُ الْاِسْتَبْرَقِ

باب: استبرق کی کیفیت سے متعلق

۵۳۰۶: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى وَهُوَ ابْنُ اَبِيْ اِسْحٰقَ قَالَ قَالَ سَالِمٌ مَا الْاِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيْبَاجِ وَ خَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ رَاٰى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَاَتٰى

۵۳۰۶: حضرت یحییٰ بن اسحاق سے روایت ہے کہ حضرت سالم نے فرمایا استبرق کیا ہے؟ میں نے عرض کیا وہ ایک قسم کا دیبا (یعنی ایک قسم کا ریشم کا کپڑا ہوتا ہے) حضرت سالم نے کہا میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک جوڑا سندس کا (یہ بھی ریشم کے کپڑے کی ایک قسم ہوتی ہے) دیکھا وہ رسول کریم

بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هٰذِهِ وَسَاقَ الْحَدِيْثَ۔

ﷺ کی خدمت میں لے کر حاضر ہوئے اور عرض کیا: آپ اس کو خرید لیں۔ آخر حدیث تک۔

۲۳۳۷: بَابُ ذِكْرِ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ

باب: دیبا پہننے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ نَجِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى وَ اَبُوْ فَرْوَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقٰى حُذَيْفَةُ فَاَتَاهُ دُهْقَانٌ بِمَاءٍ فِيْ اِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ اِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهٖ وَ قَالَ اِنِّيْ نُهِيْتُهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَشْرَبُوْا فِيْ اِنَاءِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَلْبَسُوا الدِّيْبَاجَ وَلَا الْحَرِيْرَ فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الْاٰخِرَةِ۔

۵۳۰۷: حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانی مانگا تو ایک دیہاتی شخص چاندی کے برتن میں پانی لے کر آیا حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو پھینک دیا پھر معذرت کر لی اور فرمایا۔ مجھ کو اس کے پہننے کی ممانعت ہے۔ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے تم لوگ سونے اور چاندی کے برتن میں نہ پیو اور تم لوگ دیبا نہ پہنو اور حریر (یعنی ریشم) نہ پہنو یہ ان کے (یعنی کفار کے لیے) دنیا میں ہیں اور ہم لوگوں کے لئے آخرت میں ہیں۔

۲۳۳۸: بَابُ لُبْسِ الدِّيْبَاجِ الْمَنْسُوْجِ بِالذَّهَبِ

باب: دیبا پہننا جو کہ سونے کے تار سے بنا گیا ہو

۵۳۰۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزَعَةَ عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ اَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ اِنَّ سَعْدًا كَانَ اَعْظَمَ النَّاسِ وَاَطْوَلَهٗ ثُمَّ بَكٰى فَاَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اِلٰى اُكَيْدِرٍ صَاحِبِ دُوْمَةَ بَعْثًا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيْبَاجٍ مَنْسُوْجَةٍ فِيْهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ قَعَدَ

۵۳۰۸: حضرت واقد رحمن عمر بن سعد بن معاذ سے روایت ہے کہ میں حضرت انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا جس وقت وہ مدینہ منورہ میں تشریف لائے میں نے ان کو سلام کیا انہوں نے فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں واقد ہوں۔ حضرت عمرو کا لڑکا اور حضرت سعد بن معاذ ؓ کا پوتا۔ حضرت انس ؓ نے یہ بات سن کر کہا حضرت سعد بن معاذ ؓ تو بڑے آدمی تھے اور وہ بہت لمبے تھے۔ یہ بات کہہ کر وہ روئے اور بہت روئے پھر فرمایا رسول کریم ﷺ نے ایک لشکر بادشاہ اکیدر کے پاس روانہ فرمایا جو کہ رومہ کا سردار تھا۔ اس نے رسول کریم ﷺ کے لئے ایک جبہ دیبا کا بھیجا جو کہ سونے سے بنا ہوا تھا (یعنی وہ چونکہ سونے کی تاروں سے تیار کیا گیا تھا) رسول کریم ﷺ نے اس کو پہنا پھر آپ منبر پر کھڑے ہوئے اور بیٹھ گئے (یعنی

فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمَسُوْنَهَا بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذِهٖ لَمَنَادِيْلُ سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ۔

آپ تشریف فرما ہوئے) اور آپ نے گفتگو نہیں فرمائی اور آپ (نیچے) اتر آئے لوگ اس کو ہاتھ سے چھونے لگ گئے اور آپ تعجب فرمانے لگے (یعنی اس کی چمک دمک سے آپ حیران ہو گئے) اور آپ نے فرمایا تم لوگ کیا تعجب کر رہے ہو حضرت سعد بن معاذ کے رومال جنت میں اس سے بہتر ہیں (تو ان کے لباس کا کیا حال ہوگا؟)

ایک عظیم صحابی رضی اللہ عنہ:

مذکورہ بالا حدیث میں مذکور صحابی حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ عظیم درجہ کے صحابی تھے یہ صحابی رضی اللہ عنہ عرب کے مشہور قبیلہ اوس کے سردار تھے اور وہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے ہیں اور مندرجہ بالا حدیث شریف میں مذکور دومہ نامی مقام مدینہ منورہ سے کچھ فاصلہ پر ایک علاقہ تھا۔

۲۳۳۹: بَابُ ذِكْرِ نَسْخِ ذٰلِكَ

باب: مذکورہ بالا ریشمی دیبا کے منسوخ ہونے سے متعلق

۵۳۰۹: حَدَّثَنَا يُوْسُفُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُو الزُّبَيْرِ اَنَّهٗ سَمِعَ جَابِرًا يَقُوْلُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيْبَاجٍ اُهْدِيَ لَهٗ ثُمَّ اَوْ شَكَ اَنْ نَزَعَهٗ فَاَرْسَلَ بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقِيْلَ لَهٗ قَدْ اَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِيْ عَنْهُ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَ عُمَرُ يَبْكِيْ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَرِهْتَ اَمْرًا وَ اَعْطَيْتَنِيْهِ قَالَ اِنِّيْ لَمْ اُعْطِكَهٗ لِتَلْبَسَهٗ اِنَّمَا اَعْطَيْتُكَهٗ لِتَبِيْعَهٗ فَبَاعَهٗ عُمَرُ بِاَلْفَيْ دِرْهَمٍ۔

۵۳۰۹: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کی ایک قباء پہنی جو کہ آپ کے پاس ہدیہ میں پہنچی تھی۔ پھر کچھ دیر کے بعد آپ نے وہ قباء اتار دی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ فرما دی لوگوں نے عرض کیا آپ نے اس کو کس وجہ سے اتار دیا ہے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ کو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اس کے پہننے سے منع فرمایا ہے یہ بات سن کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ روتے ہوئے آئے اور فرمانے لگے: یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو وہ شے عنایت فرمائی اس وجہ سے میں نے نہیں دی کہ تم اس کو پہنو میں نے تم کو اس وجہ سے دی ہے کہ تم اس کو فروخت کرو۔ چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

۲۳۴۰: بَابُ التَّشْدِيْدِ فِيْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَاَنَّ مَنْ لَبِسَهٗ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ

باب: ریشم پہننے کی سزا اور وعید اور جو شخص اس کو دنیا میں پہنے گا آخرت میں نہیں پہنے گا

۵۳۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ ثَابِتٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَ يَقُوْلُ قَالَ مُحَمَّدٌ ﷺ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ

۵۳۱۰: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے اس کو آخرت میں نہیں ملے گا۔

فِي الدُّنْيَا فَلَنْ يَلْبَسَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۱: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ ابْنُ شُمَيْلٍ قَالَ أَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلِيفَةُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ قَالَ لَا تُلْبِسُوْا نِسَاءَ كُمُ الْحَرِيْرَ فَإِنِّي سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۱: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (وہ منبر پر) فرمار ہے تھے کہ تم لوگ اپنی مستورات کو ریشمی کپڑے نہ پہناؤ اس لیے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ فرماتے تھے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ریشمی کپڑا دنیا میں پہنے آخرت میں وہ اس کو نہ پہنے گا۔

۵۳۱۲: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ أَنْبَأَنَا حَرْبٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ أَبِي كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِي عِمْرَانُ بْنُ حِطَّانَ أَنَّهُ سَأَلَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ فَقَالَ سَلْ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ عَائِشَةَ فَسَأَلْتُ سَلْ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ عُمَرَ فَسَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ حَفْصٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا فَلَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ۔

۵۳۱۲: حضرت عمران بن حطان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا تم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کرو۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم اس سلسلہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا مجھ سے حضرت ابوحفص نے نقل کیا کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا تو اس کا آخرت میں کسی قسم کا کوئی حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۳: أَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ سَلْمٍ قَالَ أَنْبَأَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ وَ بِشْرِ بْنِ الْمُحْتَفِزِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ۔

۵۳۱۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ریشمی لباس وہ شخص پہنتا ہے کہ جس کا کہ آخرت میں حصہ نہیں ہے۔

۵۳۱۴: أَخْبَرَنِي إِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو النُّعْمَانِ سَنَةَ سَبْعٍ وَ مِائَتَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا الصَّعْقُ ابْنُ حَزْنٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عَلِيٍّ الْبَارِقِيِّ قَالَ أَتَتْنِي امْرَأَةٌ تَسْتَفْتِيْنِي فَقُلْتُ لَهَا هٰذَا ابْنُ عُمَرَ فَاتَّبَعَتْهُ تَسْأَلُهُ وَاتَّبَعْتُهَا أَسْمَعُ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ أَفْتِنِي فِي الْحَرِيْرِ قَالَ نَهَى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۳۱۴: حضرت علی بارقی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک خاتون میرے پاس آئی وہ مجھ سے مسئلہ دریافت کرنے لگی میں نے کہا یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہیں (یعنی تم ان سے دریافت کرلو) چنانچہ وہ خاتون ان کے پیچھے چلی گئی تا کہ مسئلہ دریافت کر سکے۔ میں اس خاتون کے پیچھے سننے کے لیے گیا بیان کرتے ہیں کہ اس خاتون نے عرض کیا: مجھ کو ریشمی لباس سے متعلق مسئلہ بتلاؤ۔ انہوں نے فرمایا: رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اس سے منع فرمایا۔

۲۳۴۱: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ

باب: ریشمی لباس پہننے کی ممانعت کا بیان

۵۳۱۵: اَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَشْعَثَ بْنِ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ سُوَيْدٍ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَ نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ نَهَانَا عَنْ خَوَاتِيْمِ الذَّهَبِ وَعَنْ اٰنِيَةِ الْفِضَّةِ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالدِّيْبَاجِ وَالْحَرِيْرِ۔

۵۳۱۵: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باتوں کا حکم فرمایا اور آپ نے ہم کو سات چیزوں سے منع فرمایا آپ نے ممانعت فرمائی سونے کی انگوٹھیوں سے (۲) چاندی کے برتنوں کے استعمال سے (۳) ریشمی چار جاموں سے (۴) قسی (۵) استبرق (۶) دیبا (۷) حریر سے (یہ تمام کے تمام ریشمی کپڑے ہوتے ہیں)

۲۳۴۲: بَاب الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْحَرِيْرِ

باب: ریشم پہننے کی اجازت سے متعلق

۵۳۱۶: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عِيْسَى بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْخَصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ فِيْ قُمُصِ حَرِيْرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا۔

۵۳۱۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی لباس پہننے کی ان حضرات کو (جسم میں) خارش ہو جانے کی وجہ سے۔

۵۳۱۷: اَخْبَرَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَالزُّبَيْرِ فِيْ قُمُصِ حَرِيْرٍ كَانَتْ بِهِمَا يَعْنِيْ لِحِكَّةٍ۔

۵۳۱۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کو ریشمی کرتے پہننے کی جسم میں کھجلی ہو جانے کی وجہ سے جو کہ ان کو ہوگئی تھی اجازت فرمائی۔

۵۳۱۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ اِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهٗ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا هٰكَذَا وَ قَالَ اَبُوْ عُثْمَانَ بِاِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْاِبْهَامَ فَرَاَيْتُهُمَا اَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتّٰى رَاَيْتُ الطَّيَالِسَةَ۔

۵۳۱۸: حضرت ابوعثمان نہدی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ حضرت عتبہ بن فرقد کے ساتھ تھے کہ اس دوران حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا حکم موصول ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ریشم نہیں پہنتا لیکن وہ شخص کہ جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس قدر اشارہ فرمایا حضرت ابوعثمان نے اپنی دونوں انگلیوں سے جو کہ انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیان کی انگلی ملا کر یہ سمجھتا ہوں کہ جیسے کہ تلیان کی گھنڈیاں پھر میں نے تلیان کو دیکھا کہ وہ تو ایک مشہور لباس ہے کہ جس کو کہ کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُ الْحَمِيْدِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَخْلَدٌ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْعَرٌ عَنْ وَ بَرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ ح وَ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ

۵۳۱۹: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دیبا ریشم کی قسم کے پہننے کی اجازت عطا نہیں فرمائی لیکن چار انگل کی۔

قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ حَصِيْنٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الدِّيْبَاجِ اِلاَّ مَوْضِعَ اَرْبَعِ اَصَابِعَ۔

خلاصة الباب ☆ ریشمی لباس کی اجازت کی وجہ: مذکورہ دونوں حضرات کو خارش اور کھجلی () ہوگئی تھی کیونکہ ریشم پہننے کی وجہ سے جسم میں تکلیف نہیں ہوتی اس وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وقتی طور پر مذکورہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ریشم کے لباس کی عارضی اجازت عطا فرمائی تھی اور بعض حضرات فرماتے ہیں جسم میں خارش کے لیے ریشمی لباس فائدہ مند اور آرام دہ ہے اس وجہ سے اجازت عطا فرمائی۔

کپڑے میں ریشم کا جوڑ لگانا: مطلب یہ ہے کہ کسی ضرورت کے تحت اگر کپڑے میں چار انگل ریشمی کپڑے کے ٹکڑے کا جوڑ لگائے تو اس میں حرج نہیں ہے۔ ویسے عمومی طور پر ریشم کا لباس پہننا جائز نہیں ایک اور خرابی اس میں یہ بیان کی جاتی ہے کہ ریشمی لباس پہننے سے انسان میں تکبر پیدا ہوجاتا ہے۔

۲۳۴۳: بَاب لُبْسُ الْحُلَلِ

باب: کپڑوں کے جوڑے پہننا

۵۳۲۰: اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلاً لَمْ اَرَ قَبْلَهُ وَلاَ بَعْدَهُ اَحَدًا هُوَ اَجْمَلُ مِنْهُ۔

۵۳۲۰: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا لال رنگ کا لباس پہنے ہوئے بالوں میں کنگھی کئے ہوئے اور میں نے آپ سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا نہ آپ سے قبل اور نہ بعد۔

۲۳۴۴: بَاب لُبْسُ الْحِبَرَةِ

باب: یمن کی چادر پہننے سے متعلق

۵۳۲۱: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ۔

۵۳۲۱: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام لباس میں یمن کی چادر زیادہ پسندیدہ تھی۔

۲۳۴۵: بَاب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

باب: زعفرانی رنگ کی ممانعت سے متعلق

۵۳۲۲: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ اَنَّ خَالِدَ بْنَ مَعْدَانَ اَخْبَرَهُ اَنَّ جُبَيْرَ بْنَ نُفَيْرٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ

۵۳۲۲: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا دو کپڑے زعفرانی رنگ کے پہنے ہوئے۔ آپ نے فرمایا یہ کپڑے کفار کے ہیں تم ان کو نہ پہنو۔

عَبْدَاللّٰہِ ابْنَ عَمْرٍو اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَعَلَيْہِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ ھٰذِہٖ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھَا۔

۵۳۲۳ اَخْبَرَنِیْ حَاجِبُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ اَبِیْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْہِ عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّہٗ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَ عَلَيْہِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ اذْھَبْ فَاطْرَحْھُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ فِی النَّارِ۔

۵۳۲۳: حضرت عبداللہ بن عمرؓ ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے کسم یعنی زعفرانی رنگ میں رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر (یہ دیکھ کر) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو غصہ آ گیا اور آپ نے فرمایا جاؤ تم ان کو پھینک دو۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کو میں کس جگہ پھینکوں؟ آپ نے فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۴. اَخْبَرَنَا عِيْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِیْ حَبِيْبٍ اَنَّ اِبْرَاھِيْمَ ابْنَ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ حُنَيْنٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّ اَبَاہُ حَدَّثَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَھَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّیِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَ قِرَاءَ ةَ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

۵۳۲۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نقل کیا مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی اور ریشمی لباس اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے سے منع فرمایا اور رکوع میں قرآن کریم پڑھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۴۶: باب لُبْسُ الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ

باب: ہرے رنگ کا لباس پہننا

۵۳۲۵. اَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ مُحَمَّدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُوْحٍ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرُ بْنُ حَازِمٍ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ اِيَادِ بْنِ لَقِيْطٍ عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَ عَلَيْہِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ۔

۵۳۲۵: حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز دو ہرے رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

۲۳۴۷: باب لُبْسُ الْبُرُوْدِ

باب: چادریں پہننے سے متعلق

۵۳۲۶ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاھِيْمَ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ يَحْيٰی عَنْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّہٗ فِیْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا اِلَّا تَدْعُوْ اللّٰہَ

۵۳۲۶ حضرت خباب رضی اللہ عنہ بن ارت سے روایت ہے کہ ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کفار ومشرکین کی شکایت کی (یعنی ان کی تکالیف کی جو مختلف طریقے سے وہ مسلمانوں کو پہنچاتے تھے) آپ چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے خانہ کعبہ کے سایہ میں ہم نے عرض کیا آپ ہمارے واسطے خدا سے مدد نہیں مانگتے اور ہم لوگوں کے لئے آپ دعا

لَنَا۔

نہیں فرماتے۔

٥٣٢٧ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ أَنْبَأَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوجٌ فِي حَاشِيَتِهَا فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي نَسَجْتُ هٰذِهِ بِيَدِي أَكْسُوكَهَا فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَإِنَّهَا لَإِزَارُهُ۔

۵۳۲۷: حضرت سہل بن سعد نے فرمایا: ایک خاتون ایک دن چادر لے کر حاضر ہوئی۔ وہ کس قسم کی چادر تھی تم لوگ واقف ہو؟ یعنی اُس کے کونے میں شملہ بنا ہوئے تھے۔ اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اس کو اپنے ہاتھ سے بنا ہے میں یہ آپ کو پہناؤں گی۔ چنانچہ آپ نے اس کو لے لیا آپ کو اس کی ضرورت بھی تھی۔ جس وقت آپ باہر تشریف لاتے تو آپ اسی کا تہہ بند باندھا کرتے تھے۔

٢٣٤٨: بَابُ الْأَمْرِ بِلُبْسِ الْبِيضِ مِنَ الثِّيَابِ

باب: سفید کپڑے پہننے کے حکم سے متعلق

٥٣٢٨ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ أَبِي عَرُوبَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ أَبِي الْمُهَلَّبِ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ قَالَ يَحْيَى لَمْ أَكْتُبْهُ قُلْتُ لِمَ قَالَ اسْتَغْنَيْتُ بِحَدِيثِ مَيْمُونِ بْنِ أَبِي شَبِيبٍ عَنْ سَمُرَةَ۔

۵۳۲۸: حضرت سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید کپڑے پہنا کرو اس لیے کہ وہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور تم لوگ کفن دیا کرو اپنے مردوں کو سفید کپڑوں کا۔

٥٣٢٩ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا أَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ فَإِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ۔

۵۳۲۹: حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ سفید لباس پہنا کرو زندہ لوگ بھی سفید لباس پہنیں اور مردوں کو ان کا کفن دو کیونکہ یہ عمدہ اور بہتر کپڑے ہیں۔

٢٣٤٩: بَابُ لُبْسِ الْأَقْبِيَةِ

باب: قباء پہننے سے متعلق

٥٣٣٠ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ

۵۳۳۰: حضرت مسور بن مخرمہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے قبائیں تقسیم فرمائیں لیکن حضرت مخرمہ کو عنایت نہیں

قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهُ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهُ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهُ فَخَرَجَ إِلَيْهِ وَ عَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهَا فَقَالَ خَبَّأْتُ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ إِلَيْهِ فَلَبِسَهُ مَخْرَمَةُ۔

فرمائی انہوں نے مجھ سے فرمایا بیٹا تم میرے ساتھ چلو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بلالو چنانچہ میں گیا اور میں نے آپ کو بلایا آپ تشریف لائے اور آپ ان ہی قباؤں میں سے ایک قباء پہنے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا یہ میں نے تمہارے واسطے چھپا رکھی تھی حضرت مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کو دیکھا اور پھر اس کو پہن لیا۔

۲۳۵۰: بَابُ لُبْسِ السَّرَاوِيْلِ

باب: پائجامہ پہننے سے متعلق

۵۳۳۱ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيْلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ۔

۵۳۳۱: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرفات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص تہبند نہ پائے تو وہ پائجامہ پہن لے اور جو شخص جوتے نہ پائے (یعنی جس کے پاس جوتے نہ ہوں) تو وہ موزے پہن لے۔

۲۳۵۱: بَابُ التَّغْلِيْظِ فِيْ جَرِّ الْإِزَارِ

باب: بہت زیادہ تہبند لٹکانے کی ممانعت

۵۳۳۲: أَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِيْ يُوْنُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمًا أَخْبَرَهُ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۲: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص اپنی لنگی (تہبند) لٹکایا کرتا تھا تکبر کی وجہ سے تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

۵۳۳۳: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ ح وَ أَنْبَأَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِيْ يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۳۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص تکبر سے اپنے کپڑے لٹکائے تو اللہ عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۵۳۳۴: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ

۵۳۳۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے کپڑے کو تکبر سے لٹکائے تو اللہ

ابْنَ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

عزوجل قیامت کے دن اس کی جانب نہ دیکھے گا۔

۲۳۵۲: بَاب مَوْضِعُ الْإِزَارِ

باب: تہہ بند کس جگہ تک ہونا چاہیے؟

۵۳۳۵ أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيْمَ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ نُذَيْرٍ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ۔

۵۳۳۵: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند آدھی پنڈلیوں تک ہونا چاہیے کہ جس جگہ تک (پنڈلیوں کا) بہت گوشت ہے اس جگہ تک اگر اس سے زیادہ چاہے تو اور زیادہ نیچا صحیح ہے اگر اس سے زیادہ دل چاہے تو پنڈلیوں کے آخر تک لیکن ٹخنوں کا کوئی حق نہیں ہے تہہ بند میں (مطلب ٹخنے کھلے رہنا ضروری ہیں وہ نہ چھپے)۔

۲۳۵۳: بَاب مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ

باب: ٹخنوں سے نیچے ازار رکھنے کا حکم (وعید)

۵۳۳۶ أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ يَعْقُوْبَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

۵۳۳۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہو گا۔

۵۳۳۷: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِيْ سَعِيْدٌ الْمَقْبُرِيُّ وَقَدْ كَانَ يُخْبِرُ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

۵۳۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ٹخنوں سے نیچے تہہ بند دوزخ میں داخل ہوگا۔

۲۳۵۴: بَاب إِسْبَالُ الْإِزَارِ

باب: تہہ بند لٹکانے سے متعلق

۵۳۳۸ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُقَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَدِّيْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَشْعَثَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ

۵۳۳۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل تہہ بند لٹکانے والے کی جانب نہیں دیکھے گا۔

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَا يَنْظُرُ اِلَى مُسْبِلِ الْاِزَارِ۔

۵۳۳۹: اَخْبَرَنَا بِشْرُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنِ مِهْرَانَ الْاَعْمَشَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ مُسْهِرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ عَنْ اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ الْمَنَّانُ بِمَا اَعْطَى وَالْمُسْبِلُ اِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

۵۳۳۹: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا. قیامت کے دن اللہ عزوجل تین آدمیوں سے کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا اور ان لوگوں کو تکلیف وعذاب ہوگا (ان میں سے) ایک تو وہ شخص جو کہ کسی کو کچھ دے کر احسان جتلائے' دوسرا وہ شخص جو کہ تہہ بند یا پائجامہ وغیرہ لٹکائے اور تیسرا' وہ شخص جو کہ جھوٹی قسم کھا کر مال چلائے (فروخت کرے)۔

۵۳۴۰ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنُ ابْنُ عَلِيٍّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ بْنِ اَبِي رَوَّادٍ عَنْ سَالِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاِسْبَالُ فِي الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

۵۳۴۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تہہ بند اور کرتہ اور پگڑی جو کوئی ان تینوں میں سے کسی کو لٹکائے اللہ عزوجل اس کی جانب نہیں دیکھے گا۔

لنگی' کرتہ' پگڑی لٹکانا:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں تہہ بند' کرتہ اور عمامہ زیادہ لٹکانے کی وعید بیان فرمائی گئی ہے اس سلسلہ میں یہ بات واضح رہنا ضروری ہے کہ تہہ بند اور ازار لٹکانے کی صورت یہ ہے کہ اس کو ٹخنوں سے نیچا کر لے تو یہ عمل گناہ ہے اور کرتہ کا لٹکانا یہ ہے کہ کرتہ تہہ بند سے زیادہ نیچا ہو جائے یعنی اتنا لمبا کرتہ پہن لینا ممنوع ہے اور ناجائز ہے کہ تہہ بند ازار یا پائجامہ کرتہ کے اندر چھپ جائے یہ بھی گناہ اور سخت ممنوع ہے اس طریقہ سے عمامہ اور پگڑی کا لٹکانا بھی سخت گناہ ہے اور ناجائز ہے اس کا لٹکانا یہ ہے کہ عمامہ کا شملہ بہت لمبا اور دراز کرے اور اس کو سرین تک کر لے جیسا کہ بعض علاقہ کے لوگوں کی عادت ہوتی ہے یہ تمام طریقے متکبرین کے ہیں ان سے منع کیا گیا ہے اور اس طرح کے اعمال کو ناجائز قرار دیا گیا جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قوله والمسبل ازاره لا يجوز الاسبال تحت الكعبين ان كان للخيلا، والقيص كحكم الازار في ان لا يتجاوز اللكعبين والاسبال في العمامة بارخا، العذبات زيادة على العادة عددا و طولا و غايتها الى نصف الطهر والرياده عليه بدعة ملخصاً حواشی نسائی بحوالہ مرقاۃ منقول نسائی شریف مطبوعہ (نظامی کان پور ص: ۶۸۲)

۵۳۴۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا مُوْسَى بْنُ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ

۵۳۴۱ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی اپنا کپڑا تکبر سے لٹکائے قیامت کے دن اللہ عزوجل اس شخص کی جانب نہیں دیکھے گا

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَحَدَ شِقَّيْ اِزَارِيْ يَسْتَرْخِيْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ۔

اس پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا (غیر اختیاری طریقہ سے) میرے تہہ بند کا کونہ نیچے لٹک جاتا ہے لیکن اگر میں اس کا خیال رکھوں تو وہ نہ لٹکے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو کہ تکبر اور غرور کی وجہ سے یہ حرکت کرتے ہیں (یعنی تکبر کی وجہ سے تہہ بند لٹکاتے ہیں)۔

غیر اختیاری طریقہ سے تہہ بند لٹکنا:

تہہ بند یا پائجامہ وغیرہ نیچے لٹکانا کہ جس سے ٹخنے ہی چھپ جائیں گناہ اور ناجائز ہے چاہے تکبر کی وجہ سے ہو یا بغیر تکبر کے کیونکہ عام طور سے اس کی وجہ تکبر ہوتی ہے اس لیے حدیث میں اس کو واضح فرما دیا گیا لیکن اگر بغیر اختیار کے پیٹ بھاری ہونے کی وجہ سے تہہ بند لٹک جائے تو وہ اس وعید میں داخل نہیں ہے۔ مگر اس کی عادت بنانا گناہ ہے اگر لٹک جائے تو فوراً اوپر کر لینا بہترین عمل ہے۔ (جاجی)

۲۳۵۵: بَابُ ذُيُوْلُ النِّسَآءِ

باب: خواتین کس قدر آنچل لٹکائیں؟

۵۳۴۲: اَخْبَرَنَا نُوْحُ بْنُ حَبِيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُوْلِهِنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهٗ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِيْنَهٗ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تکبر سے کپڑا اپنے نیچے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نہ دیکھے گا (یہ سن کر) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! پر خواتین اپنے دامن کو کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ اپنے اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں۔ حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے اس پر عرض کیا (اس طرح) تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے آپ نے فرمایا تو وہ ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۳۴۳: حَدَّثَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ الْوَلِيْدِ بْنِ مَزْيَدٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ نَافِعٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ذُيُوْلَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ تُرْخِيْ ذِرَاعًا لَا تَزِيْدُ عَلَيْهِ۔

۵۳۴۳: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے خواتین کے دامن سے متعلق عرض کیا آپ نے فرمایا وہ اپنے دامن ایک بالشت لٹکائیں انہوں نے عرض کیا (اس طرح تو) وہ کھل جائے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک ہاتھ لٹکائیں اس سے اضافہ نہ کریں۔

۵۳۴۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ بْنِ

۵۳۴۴: اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول

عَبْدِالْجَبَّارِ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ حَدَّثَنِي اَيُّوْبُ بْنُ مُوْسَى عَنْ نَافِعٍ عَنْ صَفِيَّةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا ذُكِرَ فِي الْاِزَارِ مَا ذُكِرَ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِيْنَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا تَبْدُوَ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

کریم ﷺ نے جس وقت تہہ بند کا تذکرہ فرمایا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا پھر خواتین کیا کریں؟ آپ نے فرمایا وہ ایک بالشت (دامن) لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اتنے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔

۵۳۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا النَّضْرُ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ وَهُوَ ابْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْاَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ اِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيْدُ عَلَيْهَا۔

۵۳۳۵: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا گیا کوئی خاتون اپنا دامن کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا ایک بالشت۔ انہوں نے کہا اس قدر تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا ایک ہاتھ سے اضافہ نہ کریں۔

۲۳۵۶: بَاب النَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ

باب: تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے متعلق اس طریقہ سے کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے

۵۳۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۵۳۳۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ کر بیٹھنے سے جبکہ شرم گاہ پر کچھ نہ ہو۔

۵۳۳۷: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلٰى فَرْجِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ۔

۵۳۳۷: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے منع فرمایا تمام جسم پر کپڑا لپیٹنے سے باقی مضمون سابقہ روایت کے مطابق ہے۔

۲۳۵۷: بَاب النَّهْيُ عَنِ الْاِحْتِبَاءِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ

باب: ایک ہی کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۴۸: حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَاَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ۔

۵۳۴۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تمام جسم پر ایک کپڑا لپیٹ لینے سے اور ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹھنے سے۔

ایک ادب:

مذکورہ طریقہ سے بیٹھنا منع ہے کیونکہ یہ ایک ایسی نشست ہے کہ انسان اس طرح بیٹھنے سے قیدی کی طرح ہو جاتا ہے اور اس طرح بیٹھنے میں گرنے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

۲۳۵۸: بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ الْحَرْ قَانِيَّةِ

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۴۹: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْ قَانِيَّةً۔

۵۳۴۹: حضرت عمرو بن حریث اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے دیکھا ہے۔

۲۳۵۹: بَابُ لُبْسِ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ

باب: سیاہ رنگ کا عمامہ باندھنا

۵۳۵۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ بِغَيْرِ اِحْرَامٍ۔

۵۳۵۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ فتح ہوا بغیر احرام کے مکہ میں داخل ہوئے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۵۳۵۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ ابْنُ دُكَيْنٍ عَنْ شَرِيْكٍ عَنْ عَمَّارٍ الدُّهْنِيِّ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ وَ عَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ۔

۵۳۵۱: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس روز مکہ مکرمہ فتح ہوا تو مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے بغیر احرام کے سیاہ رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے۔

۲۳۶۰: بَابُ اِرْخَاءِ طَرَفِ الْعِمَامَةِ بَيْنَ الْكَتِفَيْنِ

باب: دونوں کندھوں کے درمیان (عمامہ کا) شملہ لٹکانے سے متعلق

۵۳۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اُسَامَةَ عَنْ مُسَاوِرٍ الْوَرَّاقِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عَمْرٍو

۵۳۵۲: حضرت عمرو بن اُمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے گویا میں اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر دیکھ رہا ہوں آپ

ابْنِ اُمَيَّةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ السَّاعَةَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ وَعَلَيْهِ عِمَامَةٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰى طَرَفَهَا بَيْنَ كَتِفَيْهِ۔

کالے رنگ کا عمامہ باندھے ہوئے تھے اور اس کا شملہ دونوں مونڈھوں کے درمیان لٹک رہا تھا۔

۲۳۶۱: بَابُ التَّصَاوِيْرُ

باب: تصاویر کے بیان سے متعلق

۵۳۵۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةٌ۔

۵۳۵۳: حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا تصویر ہو۔

۵۳۵۴: اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ اَبِي الشَّوَارِبِ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَلَا صُوْرَةُ تَمَاثِيْلَ۔

۵۳۵۴: حضرت ابوطلحہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے کہ فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جہاں پر کتا ہو یا کوئی تصویر ہو۔

۵۳۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكٌ عَنْ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى اَبِيْ طَلْحَةَ الْاَنْصَارِيِّ يَعُوْدُهٗ فَوَجَدَ عِنْدَهٗ سَهْلَ بْنَ حُنَيْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَةَ اِنْسَانًا يَنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَهٗ فَقَالَ لَهٗ سَهْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ وَقَدْ قَالَ فِيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ يَقُلْ اِلَّا مَا كَانَ رَقْمًا فِيْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّهٗ اَطْيَبُ لِنَفْسِيْ۔

۵۳۵۵: حضرت عبیداللہ بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوطلحہ ؓ کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے تو اس وقت انہوں نے ان کے پاس حضرت سہل بن حنیف ؓ کو پایا۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ ان کے نیچے سے بچھونا نکال دے۔ حضرت سہل ؓ نے عرض کیا کس وجہ سے؟ حضرت ابوطلحہ ؓ نے فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور رسول کریم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا ہے اس سے تم واقف ہو۔ حضرت سہل ؓ نے فرمایا آپ نے یہ بھی تو فرمایا ہے کہ اگر کسی کپڑے میں تصاویر کے نقش ہوں تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت ابوطلحہ ؓ نے فرمایا جی ہاں لیکن مجھ کو اچھی طرح سے علم ہے کہ کسی بھی قسم کی تصویر نہ رکھو۔

تصاویر کی حرمت:

شریعت میں ہر قسم کی تصاویر یعنی ہر ایک قسم کی جاندار شے کی تصویر حرام ہے چاہے وہ تصویر کسی جانور کی ہو یا انسان کی ہو اور ہاتھ سے بنائی گئی ہو یا کیمرہ کے ذریعہ نہ لیا گیا ہو ہر صورت اس کا استعمال ناجائز اور حرام ہے البتہ اس قدر چھوٹی تصویر جیسے کہ

سکہ وغیرہ پر ہوتی ہے اور جو کہ تصویر نہ معلوم ہوتی ہو اور وہ تصویر بستر تکیہ وغیرہ پر ہو اس کی گنجائش ہے لیکن جو تصویر پردہ پر ہو یا دیوار یا چھت پر ہو وہ سب حرام ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل عبارت سے واضح ہے: قولہ صورۃ ای الحیوان علی شئی مرتفع لاجدار والسقف و الستر الاعلی البساط و موضع الاقدام ---- مرقات منقول زہر الربیٰ علی النسائی ص ۷۸۷ مطبوعہ نظامی کان پور) واضح رہے کہ شریعت میں تصویر کا اطلاق سر پر ہوتا ہے عام کتب فقہ میں تصویر کی اس طرح تعریف کی گئی التصویر الرائی (قواعد الفقہ) اور شریعت میں حرمت اور ممانعت جاندار کی تصویر کی ہے یعنی اگر غیر جاندار شے جیسے مکان دریا سمندر پہاڑ وغیرہ کی تصویر ہو تو وہ جائز ہے اس طرح سے بغیر سر کی تصویر ہو وہ بھی درست اور جائز ہے اور کتاب التصویر احکام التصویر مصنف حضرت مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ میں اس مسئلہ کی کافی تفصیل ہے۔

۵۳۵۶ اَخْبَرَنَا عِیْسَی بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ قَالَ حَدَّثَنِیْ بُکَیْرٌ عَنْ بُسْرِ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَکٰی زَیْدٌ فَعُدْنَاہُ فَاِذَا عَلٰی بَابِہٖ سِتْرٌ فِیْہِ صُوْرَۃٌ قُلْتُ لِعُبَیْدِ اللّٰہِ الْخَوْلَانِیِّ اَلَمْ یُخْبِرْنَا زَیْدٌ عَنِ الصُّوْرَۃِ یَوْمَ الْاَوَّلِ قَالَ قَالَ عُبَیْدُاللّٰہِ اَلَمْ تَسْمَعْہُ یَقُوْلُ اِلَّا رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ۔

۵۳۵۶ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس مکان میں داخل نہیں ہوتے کہ جس میں تصویر ہو (راوی) بسر جو کہ اس حدیث شریف کے روایت کرنے والے ہیں انہوں نے فرمایا ایک مرتبہ حضرت زید بن خالد رحمۃ اللہ علیہ بیمار پڑ گئے تو ہم لوگ ان کی مزاج پرسی کے لیے گئے ان کے (مکان کے) دروازہ پر ایک پردہ لٹک رہا تھا کہ جس پر کہ تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ سے عرض کیا حضرت زید نے تصویر کے متعلق ہم سے کہا کہ پہلے دن حضرت عبید اللہ نے کہا کیا تم نے نہیں سنا انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر کسی کپڑے پر تصویر بنی ہو تو اس میں حرج نہیں ہے۔

۵۳۵۷ اَخْبَرَنَا مَسْعُوْدُ بْنُ جُوَیْرِیَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا وَکِیْعٌ عَنْ ھِشَامٍ عَنْ قَتَادَۃَ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ عَلِیٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَاٰی سِتْرًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ فَخَرَجَ وَ قَالَ اِنَّ الْمَلَائِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ تَصَاوِیْرُ۔

۵۳۵۷ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے (ایک روز) کھانا بنایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مدعو کیا آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ دیکھا کہ جس پر تصاویر تھیں آپ باہر تشریف لے گئے اور فرمایا فرشتے اس مکان میں نہیں داخل ہوتے جس میں تصویریں ہوں۔

۵۳۵۸ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاھِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِیَۃَ قَالَ حَدَّثَنَا ھِشَامُ بْنُ عُرْوَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَرْجَۃً ثُمَّ دَخَلَ وَ قَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِیْہِ الْخَیْلُ اُوْلَاتُ الْاَجْنِحَۃِ قَالَتْ فَلَمَّا رَاٰہُ قَالَ اَنْزِعِیْہِ۔

۵۳۵۸ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور پھر اندر تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا کہ جس میں گھوڑوں کی تصاویر تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو دیکھا تو فرمایا تم اس کو نکال ڈالو۔

۵۳۵۹ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ بَزِیْعٍ قَالَ

۵۳۵۹ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہم

حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا دَاوُدُ بْنُ اَبِيْ هِنْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَزْرَةُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سَعْدِ بْنِ هِشَامٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيْهِ تِمْثَالُ طَيْرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ اِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيْهِ فَاِنِّيْ كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَاَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَ كَانَ لَنَا قَطِيْفَةٌ لَهَا عَلَمٌ فَكُنَّا نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ۔

لوگوں کے پاس ایک پردہ تھا کہ جس پر کہ چڑیوں کی تصاویر تھیں جس وقت کوئی اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے کی طرف ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے عائشہ! تم اس کو پلٹ دو اس لیے کہ جس وقت میں اندر داخل ہوتا ہوں اور اس کو دیکھتا ہوں تو مجھ کو دنیا یاد آتی ہے اور ہم لوگوں کے پاس ایک چادر تھی کہ جس پر نقش تھے ہم لوگ اس کو پہنا کرتے تھے ہم نے اس کو نہیں کاٹا۔

۵۳۶۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ يُحَدِّثُ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِيْ بَيْتِيْ ثَوْبٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَجَعَلْتُهُ اِلٰى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّيْ اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ اَخِّرِيْهِ عَنِّيْ فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ وَسَائِدَ۔

۵۳۶۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میرے مکان میں ایک کپڑا تھا کہ جس پر تصاویر تھیں میں نے اس کو (ایک دن) روشن دان پر لٹکا دیا اس طرف حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرماتے تھے پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے عائشہ! تم اس کو ہٹا دو میں نے اس کو اتار کر اس کے تکیے بنا لیے۔

۵۳۶۱: اَخْبَرَنَا وَهْبُ بْنُ بَيَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرٌو وَ قَالَ حَدَّثَنَا بُكَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَدَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعَتْهُ وَسَادَتَيْنِ قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِيْنَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيْعَةُ بْنُ عَطَاءٍ اَنَا سَمِعْتُ اَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا۔

۵۳۶۱: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک پردہ لٹکایا جس میں تصاویر تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور آپ نے اس کو اتار دیا۔ پھر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا لیے۔ مجلس میں سے ایک شخص نے عرض کیا جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا اس نے کہا میں نے ابومحمد یعنی حضرت قاسم سے سنا انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سہارا لگائے ہوئے تھے۔

۱۷۲۳: بَابُ ذِكْرِ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: سب سے زیادہ عذاب میں مبتلا لوگ

۵۳۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَ قَدْ سَتَّرْتُ بِقِرَامٍ عَلٰى سَهْوَةٍ لِيْ فِيْهِ تِصَاوِيْرُ

۵۳۶۲: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے (واپس) تشریف لائے میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا روشن دان پر جس پر کہ تصویریں تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو اُتار دیا اور فرمایا سب سے زیادہ قیامت کے دن

فَزَعَهُ وَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

ان لوگوں کو عذاب ہوگا جو کہ اللہ عز وجل کی مخلوق کی شکل وصورت بناتے ہیں۔

۵۳۶۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ يُخْبِرُ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ قَدْ سَتَّرْتُ بِقِرَامٍ فِيْهِ تَمَاثِيْلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَ قَالَ اِنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِيْنَ يُشَبِّهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

۵۳۶۳: ترجمہ سابقہ روایت کے مطابق ہے لیکن اس روایت میں اس قدر اضافہ ہے کہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کو دیکھا تو آپ کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہوگیا (یعنی غصہ کی وجہ سے آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا) پھر آپ نے اس کو اپنے ہاتھ سے چاک کر دیا۔

۲۳۶۳: باب ذِكْرُ مَا يُكَلَّفُ اَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

باب: تصویر سازی کرنے والوں کو قیامت کے دن کس طرح کا عذاب ہوگا؟

۵۳۶۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ اَبِيْ عَرُوْبَةَ عَنِ النَّضْرِ بْنِ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ اَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ اَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ اِنِّيْ اُصَوِّرُ هٰذِهِ التَّصَاوِيْرَ فَمَا تَقُوْلُ فِيْهَا فَقَالَ اُدْنُهْ اُدْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اَنْ يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۴: حضرت نضر بن انس رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اس دوران عراق کا ایک شخص آیا اور عرض کرنے لگا میں تصویر سازی کا کام کرتا ہوں اس بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے فرمایا تم میرے پاس آ جاؤ میرے پاس آ جاؤ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی دنیا میں کوئی تصویر بنائے تو قیامت کے دن اس کو حکم ہوگا اس میں روح ڈالنے کا اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً عُذِّبَ حَتّٰى يَنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيْهَا۔

۵۳۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی تصویر بنائے گا تو اس کو عذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ فوٹوگرافی: شکل وصورت بنانے سے مراد جاندار کی تصویر بنانا ہے یعنی فوٹوگرافی ( ) کرنا اور تصویر کشی کرنا یہ تمام امور مذکورہ وعید میں شامل ہیں۔

فوٹو بنانے والے کی سزا: مطلب یہ ہے کہ روح نہ ڈال سکنے کی وجہ سے اس کو اور زیادہ عذاب ہوگا کیونکہ روح ڈالنا خالق کا کام ہے اور اس نے تصویر بنا کر اللہ عز وجل سے مقابلہ کی کوشش کی۔

۵۳۶۶ أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَفَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَ لَيْسَ بِنَافِخٍ۔

۵۳۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا جوکوئی تصویر بنائے گا تو اس کوعذاب ہوگا یہاں تک کہ وہ اس میں روح ڈالے اور وہ شخص اس میں روح نہ ڈال سکے گا۔

۵۳۶۷ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا یہ تصویر سازی کرنے والے لوگ عذاب میں مبتلا ہوں گے اور قیامت کے دن ان سے کہا جائے گا کہ تم اس کو زندہ کرو جن کو تم نے بنایا ہے (یعنی اپنی بنائی ہوئی تصویر میں روح ڈالو)۔

۵۳۶۸ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ الْقَاسِمِ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هَذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

۵۳۶۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے جو کہ مندرجہ بالا روایت کے مطابق ہے۔

۵۳۶۹ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللَّهَ فِي خَلْقِهِ۔

۵۳۶۹: اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے فرمایا قیامت کے دن شدید ترین عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی صورتیں بناتے ہیں (یعنی تصویر سازی کرتے ہیں)

۲۳۶۴: باب ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

باب: کن لوگوں کو شدید ترین عذاب ہوگا؟

۵۳۷۰ أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ عَنْ مُسْلِمٍ ح وَ أَنْبَأَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ يَحْيَى بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ حَدَّثَنَا حُصَيْنُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مُسْلِمِ بْنِ صُبَيْحٍ عَنْ مَسْرُوقٍ عَنْ عَبْدِاللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

۵۳۷۰: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا شدید عذاب قیامت کے دن تصویر بنانے والے لوگوں کو ہوگا۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ اَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الْمُصَوِّرُوْنَ وَ قَالَ اَحْمَدُ الْمُصَوِّرِيْنَ۔

۵۳۷۱: اَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَاْذَنَ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اُدْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ وَ فِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تُقْطَعَ رُؤُسُهَا اَوْ تَجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَأُ فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

۵۳۷۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر داخل ہونے کی اجازت طلب فرمائی۔ آپ نے فرمایا آجاؤ۔ انہوں نے فرمایا میں کس طریقہ سے آؤں اس جگہ تو پردہ لٹکا ہوا ہے جس پر کہ تصاویر ہیں تم یا تو ان تصاویر کا سر قلم کر دو یا ان (چادروں) کو بچھا دو تا کہ وہ تصاویر روند دی جائیں کیونکہ ہم فرشتے اس جگہ پر نہیں جاتے جہاں پر تصاویر ہوں۔

۲۳۶۵: بَابُ اللُّحُفُ

باب: اوڑھنے کی چادر سے متعلق

۵۳۷۲: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ قَزْعَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ وَ مُعْتَمِرِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ اَشْعَثَ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا۔

۵۳۷۲: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہماری اوڑھنے کی چادروں میں نماز نہیں پڑھتے۔

۲۳۶۶: بَابُ صِفَةِ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ

باب: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے کیسے تھے؟

۵۳۷۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا قَتَادَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَنَسٌ اَنَّ نَعْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

۵۳۷۳: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جوتے میں دو تسمے تھے۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر ایک جوتے میں ایک تسمے میں ایک انگوٹھا اور اس کے نزدیک والی انگلی ڈالتے اور دوسرے تسمے میں پاؤں مبارک کی باقی انگلیاں ڈال لیتے۔

۵۳۷۴: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا صَفْوَانُ ابْنُ عِيْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قِبَالَانِ۔

۵۳۷۴: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۳٦۷: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

۵۳۷۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِىْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

۵۳۷٦: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَخْبَرَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ اَبِىْ رَزِيْنٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهٖ عَلٰى جَبْهَتِهٖ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ اَنِّىْ اَكْذِبُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَشْهَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِى الْاُخْرٰى حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

باب: ایک جوتہ پہن کر چلنا ممنوع ہونے سے متعلق

۵۳۷۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت تم میں سے کسی کے ایک جوتہ کا تسمہ ٹوٹ جائے تو ایک جوتے میں نہ چلے جس وقت تک کہ اس کو ٹھیک نہ کرلے۔

۵۳۷٦: حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو دیکھا وہ اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے عراق کے رہنے والو! تم لوگ سمجھتے ہو کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ بول رہا ہوں (یعنی آپ کی طرف جھوٹی بات کی نسبت کر رہا ہوں) میں شہادت دیتا ہوں میں نے رسول کریمؐ سے سنا۔ آپؐ فرماتے تھے جب تمہارے میں سے کسی کے جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسرا جوتہ پہن کر نہ چلے جب تک اس کو ٹھیک نہ کرلے۔

۲۳٦۸: باب مَا جَآءَ فِي الْاَنْطَاعِ

۵۳۷۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ اَبِى الْوَزِيْرِ اَبُوْ مُطَرِّفٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ طَلْحَةَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰى نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ اِلٰى عَرَقِهٖ فَنَشَّفَتْهُ فِىْ قَارُوْرَةٍ فَرَاٰهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا هٰذَا الَّذِىْ تَصْنَعِيْنَ يَا اُمَّ سُلَيْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَكَ فِىْ طِيْبِىْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ۔

باب: کھالوں پر بیٹھنا اور لیٹنا

۵۳۷۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر لیٹے۔ آپ کو پسینہ آگیا تو حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا اٹھ گئیں اور وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ کو ایک جگہ کر کے ایک شیشی میں بھرنے لگیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ کر فرمایا تم یہ کیا کر رہی ہو اے اُمّ سلمہ! اس پر انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا (مبارک) پسینہ میں اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک بھی خوشبودار تھا اس کی ایک اپنی منفرد خوشبو تھی جو کہ کسی بھی پھول یا مشک و عنبر سی نہ تھی بلکہ ان سے بڑھ کر تھی گویا کہ دنیا کی کوئی بھی خوشبو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پسینہ مبارک کی خوشبو کا مقابلہ نہیں کر سکتی چونکہ

آپ ؐ کے پسینہ میں ایک عجیب پرکشش لطیف اور روح کو تسکین دینے والی ممتاز خوشبو تھی۔

کس قدر خوش بخت اور خوش نصیب ہیں حضرت ام سلمہ ؓ کہ جنہوں آنحضرت ﷺ کے خوشبودار پسینہ مبارک کو شیشی میں بھر لیا اور ان کے اس عمل پر رسول اللہ ﷺ کا مسکرانا گویا کہ جنت کی زیارت کرا دینے کے مترادف ہے جس کسی کو جس قدر آنحضرت ﷺ سے محبت ہوگی جنت میں اعلیٰ درجہ پر جائز ہوگا۔ (جامی)

۲۳۶۹: بَاب اِتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْكَب

۵۳۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ سَهْمٍ رَجُلٌ مِنْ قَوْمِهٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ هَاشِمِ بْنِ عُتْبَةَ وَهُوَ طَعِيْنٌ فَاَتَاهُ مُعَاوِيَةُ يَعُوْدُهٗ فَبَكٰی اَبُوْ هَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ مَا يُبْكِيْكَ اَوَجَعٌ يُشْئِزُكَ اَمْ عَلَی الدُّنْيَا فَقَدْ ذَهَبَ صَفْوُهَا قَالَ كُلٌّ لَا وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهِدَ اِلَیَّ عَهْدًا وَدِدْتُ اَنِّیْ كُنْتُ تَبِعْتُهٗ قَالَ اِنَّهٗ لَعَلَّكَ تُدْرِكُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَيْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا يَكْفِيْكَ مِنْ ذٰلِكَ خَادِمٌ وَ مَرْكَبٌ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ فَجَمَعْتُ۔

باب: خدمت کیلئے ملازم رکھنا اور سواری رکھنے سے متعلق

۵۳۷۸: حضرت سمرہ بن سہم سے روایت ہے کہ میں ابو ہاشم کی خدمت میں حاضر ہوا وہ دمامیں مبتلا تھے کہ اس دوران معاویہ ؓ ان کی عیادت کیلئے تشریف لے آئے۔ ابو ہاشم ؓ رونے لگے۔ معاویہ ؓ نے فرمایا: تم کس وجہ سے رو رہے ہو کیا کچھ درد اور تکلیف ہے یا تم دنیا کی وجہ سے رو رہے ہو؟ دنیا تو اچھی گذر گئی۔ انہوں نے کہا یہ کوئی خاص بات نہیں' رسول کریم ﷺ نے مجھ کو ایک نصیحت فرمائی تھی میں چاہتا ہوں کہ میں اس کی اتباع کروں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ایسے مال دیکھو گے کہ جو لوگوں کو تقسیم کیا جائے گا (یعنی مال غنیمت) لیکن تم کو خدمت کے لیے ایک ملازم اور راہ خدا میں جانے کے لیے ایک سواری کافی ہے لیکن میں نے جس وقت مال پایا تو میں نے اس کو اکٹھا کر لیا۔

۲۳۷۰: بَاب حِلْيَةُ السَّيْفِ

۵۳۷۹: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَی بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ مِنْ فِضَّةٍ۔

۵۳۸۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ وَ جَرِيْرٌ قَالَ لَا حَدَّثَنَا قَتَادَةُ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ وَ قَبِيْعَةُ سَيْفِهٖ فِضَّةٌ وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حِلَقُ فِضَّةٍ۔

۵۳۸۱: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنْ هِشَامٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِی الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيْعَةُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ فِضَّةٍ۔

باب: تلوار کے زیور سے متعلق

۵۳۷۹: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سہل سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۵۳۸۰: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی تلوار کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کی کٹوری بھی چاندی کی تھی اور اس کے درمیان میں چاندی کے حلقے تھے۔

۵۳۸۱: حضرت سعید بن الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کٹوری چاندی کی تھی۔

۲۳۷۱: بَاب النَّهْیُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلٰی

باب: لال رنگ کے زین پوش کے استعمال

الْمَيَاثِرِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ

۵۳۸۲ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ سَمِعْتُ عَاصِمَ بْنَ كُلَيْبٍ عَنْ اَبِيْ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِيْ وَ نَهَانِيْ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قَسِيٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْاُرْجُوَانِ۔

کی ممانعت

۵۳۸۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم اس طریقہ سے کہو کہ یا اللہ! مجھ کو مضبوط اور مستحکم کر دے اور مجھ کو راستہ دکھلا دے اور آپ نے مجھ کو میاثر نامی کپڑے پر بیٹھنے سے منع فرمایا یہ کپڑا خواتین اپنے شوہروں کے لئے پالان پر ڈالنے کے لئے بنایا کرتی تھیں۔

خلاصۃ الباب ☆ میاثر کیا ہے؟ یہ ریشمی کپڑے کی قسم ہے جو کہ پالان وغیرہ پر ڈالنے کیلئے استعمال ہوتا ہے جس طرح سے کہ چادریں استعمال کی جاتی ہیں بہرحال میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا گیا چونکہ انسان میں اس کے استعمال سے تکبر پیدا ہوتا ہے۔

۲۳۷۲: باب الْجُلُوْسِ عَلَى الْكَرَاسِيِّ

۵۳۸۳ اَخْبَرَنَا يَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ الْمُغِيْرَةِ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيْبٌ جَاءَ يَسْاَلُ عَنْ دِيْنِهٖ لَا يَدْرِيْ مَا دِيْنُهٗ فَاَقْبَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ تَرَكَ خُطْبَتَهٗ حَتّٰى انْتَهٰى اِلَيَّ فَاُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهٗ حَدِيْدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَجَعَلَ يُعَلِّمُنِيْ مِمَّا عَلَّمَهُ اللّٰهُ ثُمَّ اَتٰى خُطْبَتَهٗ فَاَتَمَّهَا۔

باب: کرسیوں پر بیٹھنے سے متعلق

۵۳۸۳: حضرت حمید بن ہلال سے روایت ہے کہ ابورفاعہؓ نے بیان کیا کہ میں نبیؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ خطبہ میں مشغول تھے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ! ایک مسافر حاضر ہوا ہے وہ دین سے متعلق دریافت کر رہا ہے اس کو علم نہیں۔ یہ سن کر نبیؐ روانہ ہوئے اور خطبہ چھوڑ دیا' یہاں تک کہ آپؐ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی پیش کی گئی میرا خیال ہے کہ اس کرسی کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ نبیؐ اس پر بیٹھ گئے اور آپ مجھ کو سکھلانے لگے جو کہ اللہ نے آپ کو سکھلایا تھا پھر آپؐ واپس ہو گئے اور آپ نے خطبہ مکمل کیا۔

۲۳۷۳: باب اتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ

۵۳۸۴ اَخْبَرَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ سَلَّامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ الْاَزْرَقُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِيْ جُحَيْفَةَ عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِيْ قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَ عِنْدَهٗ اُنَاسٌ يَسِيْرٌ فَجَاءَهٗ بِلَالٌ فَاَذَّنَ فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

باب: لال رنگ کے خیموں کے استعمال سے متعلق

۵۳۸۴: حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (مقام) بطحا میں تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کچھ لوگ تھے کہ اس دوران حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ تشریف لائے اور انہوں نے اذان دی آپ ان کے منہ کی اتباع فرما رہے تھے۔

خلاصۃ الابواب ☆ مذکورہ بالا روایت (۵۳۸۳) سے کرسی پر بیٹھنے کا ثبوت ملتا ہے اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ کسی ضروری کام کی وجہ سے خطبہ روک دینا شرعاً مذموم نہیں ہے۔ اتباع کا مطلب یہ ہے کہ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ جو کلمات اذان اور جس طریقہ سے کلمات اذان پڑھتے جاتے اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی کلمات اذان پڑھتے اور حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی تقلید فرماتے۔

(۴۹)

کتاب آداب القضاۃ

قاضیوں کی تعلیم کی بابت احادیث مبارکہ

۲۳۷۴: بَابُ فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِيْ حُكْمِهِ

باب: عادل حاکم کی تعریف اور منصف حاکم کی فضیلت

۵۳۸۵: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ عَمْرٍو ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ ابْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ عُيَيْنَةَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَاللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَلٰى يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا قَالَ مُحَمَّدٌ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ۔

۵۳۸۵: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ انصاف کرتے ہیں وہ اللہ عزوجل کے پاس نور کے منبروں پر ہوں گے یعنی اللہ عزوجل کے دائیں جانب ہوں گے یعنی جو لوگ اپنے فیصلہ میں لوگوں کے ساتھ اور اپنے گھر والوں (متعلقین اور ماتحت لوگوں) کے ساتھ انصاف کرتے ہیں اور جن امور میں ان کو اختیار حاصل ہے (اس میں انصاف سے کام لیتے ہیں) حضرت محمد اس نے روایت سے متعلق فرمایا: اللہ عزوجل کے دونوں ہاتھ ہیں۔

انصاف نہ کرنے والا حکمران:

انصاف ایک عظیم روشنی ہے نا انصافی بہت بڑی ظلمت اور تاریکی ہے اور حق تعالیٰ جل شانہ کو بہت ہی ناپسند ہے۔ انصاف کرنے والا حکمران اللہ کی رحمت میں ہوگا اور نا انصافی کرنے والا حکمران آخرت میں شل بازو کے ساتھ حق جل مجدہ کے سامنے مجرم اعظم کی شکل میں کھڑا ہوگا اس پر ندامت و شرمساری کے آثار خوب نمایاں ہوں گے آج دنیا میں جس کے ہاتھ بادشاہی ہو وہ یوں سمجھتا ہے بس اب مجھ سے کوئی پوچھنے والا نہیں انصاف کرنا تو در کنار اس کا تصور بھی اس کے ہاں محال ہو جاتا ہے۔ ہر روز نا انصافی کا ایک نیا باب رقم ہوتا ہے مگر بہت قلیل حکمران ہیں جو کہ دامن انصاف کو قائم رکھتے ہیں اللہ تعالیٰ تمام حکمرانوں کو انصاف کا علم بلند کرنے کی توفیق دیں آمین۔ (جامی)

۲۳۷۵: باب الْإِمَامُ الْعَادِلُ

۵۳۸۶: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ حَفْصِ بْنِ عَاصِمٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِيْ عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِيْ خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَ رَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَ جَمَالٍ إِلٰى نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّيْ أَخَافُ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا حَتّٰى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِيْنُهُ۔

باب: انصاف کرنے والا امام

۵۳۸۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سات اشخاص کو اللہ عزوجل اس دن سایہ میں رکھے گا کہ جس دن کسی کا سایہ نہ ہوگا علاوہ اس کے (یعنی اللہ عزوجل کے علاوہ) ایک تو انصاف کرنے والے امام (اور حاکم کو) دوسرے اس جوان شخص کو جو کہ عبادت الٰہی میں آگے بڑھتا جائے (یعنی نوجوان ہو کر عبادت میں خوب مشغول رہے) تیسرے وہ شخص کہ جس نے تنہائی میں اللہ عزوجل کو یاد کیا تو اس کی آنکھیں بھر گئیں اور آنکھوں سے آنسو نکل پڑے (یعنی گناہوں کو یاد کر کے خوب روئے) چوتھے اس شخص کو کہ جس کا دِل مسجد میں لگا ہو (یعنی بظاہر وہ شخص دنیاوی کام میں مشغول ہے لیکن اس کی توجہ نماز کی طرف ہے) پانچویں ان دو شخصوں کو جو کہ اللہ عزوجل کے لیے ایک دوسرے کے ساتھی اور دوست ہیں (نہ کہ دنیاوی مقصد کے لیے) چھٹے اس شخص کو اللہ عزوجل قیامت کے دن سایہ عطا فرمائے گا) کہ جس کو باوجاہت حسین و جمیل خاتون زنا کاری کے لیے بلائے اور وہ شخص خوف خداوندی کی وجہ سے باز رہے اور ساتویں اس شخص کو جس نے راہ خدا میں صدقہ کیا اور اس کو اسی قدر مخفی رکھا کہ بائیں ہاتھ کو بھی خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا کیا۔

چھپا کر صدقہ کی فضیلت:

مذکورہ بالا حدیث' احادیث کی دیگر کتب میں بھی بیان فرمائی گئی ہے اور حدیث مذکورہ کے آخری الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ بہت زیادہ چھپا کر صدقہ کیا اور کسی کو بھی اس کی خبر نہ ہوئی اور ایسے ہی صدقہ کی فضیلت ہے اور جس صدقہ میں ریا کاری ہو یا صدقہ کر کے احسان جتلایا جائے تو ایسا صدقہ باعث ثواب نہیں بلکہ باعث وبال ہے۔

۲۳۷۶: باب الْإِصَابَةُ فِي الْحُكْمِ

۵۳۸۷: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّزَّاقِ قَالَ أَنْبَأَنَا مَعْمَرٌ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِيْ بَكْرٍ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: اگر کوئی شخص صحیح فیصلہ کرے

۵۳۸۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی حاکم غور و فکر کے بعد کوئی حکم کرے پھر وہ حکم ٹھیک ہو تو اس کو دوگنا اجر ہے اور جو شخص غور و فکر کرے (اور اپنے خیال میں صحیح فیصلہ کرے) لیکن وہ فیصلہ صحیح نہ ہو جب بھی اس کے

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَا فَلَهُ اَجْرٌ۔

لیے ثواب ہے۔

۲۳۷۷:بَاب تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَّحْرِصُ عَلَى الْقَضَاءِ

باب: جو کوئی قاضی بننے کی آرزو کرے اس کو کبھی قاضی نہ بنایا جائے

۵۳۸۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ عَلِيٍّ عَنْ اَبِيْ عُمَيْسٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ اَتَانِيْ نَاسٌ مِّنَ الْاَشْعَرِيِّيْنَ فَقَالُوْا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعِنْ بِنَافِيْ عَمَلِكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِيْ وَ عَذَرَنِيْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَسْتَعِيْنُ فِيْ عَمَلِنَا بِمَنْ سَاَلَنَا۔

۵۳۸۸: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے پاس اشعری لوگ آئے اور انہوں نے کہا ہم کو تم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلو ہم کو کچھ کام درپیش ہے چنانچہ میں ان کے ساتھ ساتھ گیا انہوں نے کہا ہم لوگوں کو عنایت فرما دیں (یعنی کسی منصب پر فائز کر دیں) یہ بات سن کر میں نے ان کی بات کی معذرت کی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس سے واقف نہیں ہوں کہ یہ اس غرض سے حاضر ہوئے ہیں ورنہ میں ان کو اپنے ساتھ لے کر نہ آتا۔ آپ نے فرمایا تم سچ کہہ رہے ہو اور میرا عذر منظور و قبول کیا پھر ان لوگوں کو جواب دیا کہ جو شخص ہمارے سے مانگتا ہے ہم لوگ وہ کام نہیں کرتے۔

۵۳۸۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يُحَدِّثُ عَنْ اُسَيْدِ ابْنِ حُضَيْرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ اِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ اَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

۵۳۸۹: حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور عرض کیا آپ کسی کام کی انجام دہی مجھ سے متعلق نہیں فرماتے اور آپ نے تو فلاں شخص کو کام دیا ہے (یعنی اس سے متعلق فلاں فلاں کام کی انجام دہی کی ہے) اس پر آپ نے فرمایا (میں قابلیت کی بنیاد پر کام تقسیم کرتا ہوں) لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ تم پر اثرہ آئے گا تم لوگ ایسے وقت صبر سے کام لینا یہاں تک کہ تم لوگ قیامت کے دن مجھ سے حوض کوثر پر ملاقات کرو گے۔

خلاصۃ الباب ☆ حدیث بالا (۵۳۸۸) کی آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ وہ شخص قاضی بننے سے خیانت کرنے کا آرزومند ہے اس وجہ سے تو وہ شخص قاضی بن جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قاضی بن جانا ایسا سخت کام ہے کہ اس سے ڈرنے کی ضرورت ہے حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر کئی مرتبہ عہدۂ قضا پیش ہوا لیکن آپ نے اس منصب کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ اثرہ کیا ہے؟ اس لفظ کا حاصل یہ ہے کہ نالائق لوگوں کو کام ملیں گے یعنی عہدے ایسے لوگوں کو ملیں گے جو کہ اس کے اہل نہیں ہوں گے اور حقدار لوگ اپنے حق سے محروم ہوں گے جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے بہرحال آزمائش کے ایسے دور میں صبر سے کام لینے کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

۲۳۷۸: باب النَّهْيُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ

۵۳۹۰: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوسٰى قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ سَمُرَةَ ح وَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

باب: حکومت کی خواہش نہ کرنا

۵۳۹۰: حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت (اور عہدہ) کی خواہش نہ کرو اس لیے کہ اگر حکومت مانگنے سے ملے گی تو (حکومت مانگنے والا) چھوڑ دیا جائے گا (یعنی ایسی صورت میں مدد خداوندی نہیں ہوگی) اور اگر بغیر طلب کے تم کو حکومت حاصل ہوگی تو تم کو اللہ عزوجل کی امداد پہنچے گی۔

۵۳۹۱: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ الْمُبَارَكِ عَنِ ابْنِ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْاِمَارَةِ وَاِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَ حَسْرَةً يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَ بِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

۵۳۹۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ حکومت مل جانے کی تمنا کرتے ہو حالانکہ قیامت کے دن (حکومت کا مل جانا) حسرت اور ندامت ہے تو اچھی ہے دودھ سے لگانے والی اور پھر بری ہے دودھ سے چھڑانے والی۔

حکومت ملنے کا مطلب:

حدیث کا مفہوم یہ ہے کہ انسان کو جب عہدہ حاصل ہو جاتا ہے یا حکومت مل جاتی ہے تو وہ ایسا لطف محسوس کرتا ہے کہ جیسے کہ ماں کو بچہ کو دودھ پلانے میں کیف محسوس ہوتا ہے لیکن جب حکومت اور اقتدار کا زوال ہو جاتا ہے تو اس وقت اس طرح کی اذیت محسوس ہوتی ہے جیسے ماں کو بچہ کا دودھ چھڑانے میں ہوتی ہے۔

۲۳۷۹: باب اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَآءِ

۵۳۹۲: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَجَّاجٌ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ ابْنُ اَبِیْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِیْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَ قَالَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بَلْ اَمِّرِ

باب: (ایک یمنی قوم) اشعریوں کو حکومت سے نوازنا

۵۳۹۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی تمیم کے کچھ سوار ایک دن خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قعقاع بن معبد کو حاکم بنائیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: حضرت اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو حاکم مقرر فرمائیں پھر دونوں حضرات میں جھگڑا ہونے لگا یہاں تک

الْاَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَادَيَا حَتّٰى ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا فَنَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ حَتّٰى انْقَضَتْ الْآيَةُ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ۔

کہ ان حضرات کی آوازیں بلند ہونے لگیں اس پر آیت کریمہ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا نازل ہوئی ''اے ایمان والو! نہ آگے بڑھو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے یہاں تک کہ اگر وہ لوگ صبر کریں تیرے باہر نکلنے تک تو ان کے لئے بہتر ہو''۔

ادب وتہذیب سے متعلق آیت کریمہ کا مفہوم:

مذکورہ آیت کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پہلے تم اپنی رائے نہ بیان کیا کرو اور اس کے حکم کے خلاف نہ کرو اور آیت کریمہ :یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کی تشریح وتفسیر کے سلسلہ میں مفسرین فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے چیخ چیخ کر گفتگو کرتے تھے آپ جس وقت حجرہ مبارک یا مکان میں ہوتے تو جلدی جلدی آپ کو آواز دیتے۔ صبر اور انتظار سے کام نہ لیتے اللہ عزوجل نے اس سے منع فرمایا اور مذکورہ بالا آیت کریمہ نازل ہوئی۔ اس آیت کریمہ کے نزول کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا: خدا کی قسم! میں آپ سے بات نہیں کروں گا لیکن آہستہ سے اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے بھی آپ سے آہستہ آہستہ گفتگو کرنا شروع کر دی۔

۲۳۸۰: بَابِ اِذَا حَكَّمُوْا رَجُلاً فَقَضٰى بَيْنَهُمْ

باب: جس وقت کسی کو فیصلہ کے لیے ثالث مقرر کریں اور وہ فیصلہ دے

۵۳۹۳: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَهُوَ ابْنُ الْمِقْدَامِ بْنِ شُرَيْحٍ عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ اَبِيْهِ هَانِئٍ اَنَّهُ لَمَّا وَفَدَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعَهُ وَهُمْ يَكْنُوْنَ هَانِئًا اَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى اَبَا الْحَكَمِ فَقَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوُلْدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَ عَبْدُاللّٰهِ وَ مُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهُ وَلِوَلَدِهٖ۔

۵۳۹۳: حضرت شریح بن ہانی سے روایت ہے انہوں نے اپنے والد ہانی رضی اللہ عنہ سے سنا جس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے سنا لوگوں کو وہ پکارتے تھے اس کو ابوالحکم آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ ہے اور حکم صادر کرنا اسی ذات کا کام ہے پھر تمہارا نام ابوالحکم کس وجہ سے ہے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میری قوم کے لوگ جس وقت کسی مسئلہ میں جھگڑا کرتے ہوں تو وہ لوگ میرے پاس آتے ہیں میں جو حکم دیتا ہوں اس سے وہ دونوں جانب کے لوگ رضامند ہو جاتے ہیں آپ نے فرمایا۔ اس سے کیا بہتر ہے تمہارے کتنے لڑکے ہیں؟ اس نے کہا شریح اور عبداللہ اور مسلم ۔آپ نے فرمایا بڑا لڑکا کون سا ہے؟ اس نے کہا شریح۔ آپ نے فرمایا تمہارا نام ابوشریح ہے پھر اس کے لئے اور اس کے لڑکے کے لئے دعا فرمائی۔

ابوالحکم کی وضاحت:

لفظ حکم اسماء حسنٰی اور اللہ عزوجل کے نام میں سے ایک نام ہے اس کے معنی ہیں ایسا حکم کرنے والا کہ جس کا حکم کسی طرح نہ ٹل سکے۔ ظاہر ہے کہ یہ صفت اللہ عزوجل کی ہے اس لیے آپ نے اس شخص کو ایسا نام رکھنے سے منع فرمایا۔

۲۳۸۱: باب النَّهْيُ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَآءِ فِي الْحُكْمِ

باب: خواتین کو حاکم بنانے کی ممانعت سے متعلق

۵۳۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِي اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَهُ قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ امْرَاَةً۔

۵۳۹۴: حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھ کو ایک بات سے محفوظ رکھا جو کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی (وہ بات یہ ہے کہ ایران کا بادشاہ) کسریٰ مر گیا تو آپ نے فرمایا اب اس کی جگہ کس کو مقرر کیا گیا؟ لوگوں نے عرض کیا اس کی لڑکی کو۔ آپ نے فرمایا: وہ قوم کبھی فلاح یاب نہ ہوگی جو کہ اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے (یعنی عورت کو حاکم بنائے)۔

۵۳۸۲: باب الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيْهِ وَالتَّمْثِيْلِ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيْدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

باب: مثال پیش کر کے ایک حکم نکالنا اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ولید بن مسلم پر راویوں کا اختلاف

۵۳۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ هَاشِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَرْكَبَ اِلَّا مُعْتَرِضًا اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّيْ عَنْهُ فَاِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتِيْهِ۔

۵۳۹۵: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے دسویں تاریخ صبح کو یعنی قربانی والے دن اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون حاضر ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض (حج) اُس کے بندوں پر (یعنی میرے والد پر) اُس وقت (فرض) ہوا جبکہ وہ بوڑھا ہو گیا ہے اور سواری پر بھی (چڑھنے کی) طاقت نہیں رکھتا لیکن پڑے پڑے (یعنی میرے والد صرف لیٹ سکتے ہیں) کیا میں ان کی جانب سے حج کرلوں؟ آپ نے فرمایا جی ہاں تم اس کی جانب سے حج کرلو کیونکہ اگر اس کے ذمہ کوئی قرضہ ہوتا تو وہ قرض ادا کرتی۔

۵۳۹۶: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ اَخْبَرَنِي ابْنُ شِهَابٍ ح

۵۳۹۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

وَاَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ حَدَّثَنِی الزُّهْرِیُّ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِیْفُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِی الْحَجِّ عَلٰی عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَسْتَوِیَ عَلَی الرَّاحِلَةِ فَهَلْ یُجْزِئُهٗ قَالَ مَحْمُوْدٌ فَهَلْ یَقْضِیْ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ۔

کہ جس وقت فضل رضی اللہ عنہ (بھی) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سوار تھے۔ یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اُس کے بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا کہ میرا والد بالکل بوڑھا ہو گیا ہے وہ اونٹ پر نہیں جم سکتا۔ کیا میں اس کی جانب سے اگر حج کروں تو کافی ہوگا؟ یا ادا ہو جائے گا؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔

۵۳۹۷ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ قَدْ رَوٰی هٰذَا الْحَدِیْثَ غَیْرُ وَاحِدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ فَلَمْ یَذْكُرْ فِیْهِ مَا ذَكَرَ الْوَلِیْدُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ یَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ بْنُ عَبَّاسٍ رَدِیْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَاَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِیْهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ یَنْظُرُ اِلَیْهَا وَ تَنْظُرُ اِلَیْهِ وَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ اِلَی الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِیْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی عِبَادِهٖ فِی الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِیْ شَیْخًا كَبِیْرًا لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَثْبُتَ عَلَی الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذٰلِكَ فِیْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ۔

۵۳۹۷: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تھے کہ اس دوران قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے آپ سے مسئلہ دریافت کیا۔ حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور عورت نے فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جانب دیکھنا شروع کر دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس خاتون نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ عزوجل کا فرض بندوں پر حج ایسے وقت میں ہوا کہ میرے والد بالکل بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اونٹ پر (بھی) نہیں ٹھہر سکتے کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں! یہ تذکرہ حجۃ الوداع کا ہے۔

۵۳۹۸: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا یَعْقُوْبُ ابْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ صَالِحِ بْنِ كَیْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ سُلَیْمَانَ بْنَ یَسَارٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ امْرَاَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ یَا

۵۳۹۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اللہ عزوجل کا فرض حج اُس کے بندوں پر (میرے والد صاحب پر) اُس وقت ہوا جبکہ وہ بوڑھے اور لاغر ہو چکے ہیں وہ اونٹ پر نہیں جم سکتے کیا میں ان کی جانب سے

رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلٰى عِبَادِهٖ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَسْتَوِيْ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِيْ عَنْهُ اَنْ اَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ فَاَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ اِلَيْهَا وَكَانَتْ اِمْرَاَةً حَسْنَاءَ وَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهٗ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ۔

اگر حج کروں تو حج ادا ہو جائے گا یا نہیں؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جی ہاں۔ اس دوران حضرت فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس خاتون کی طرف دیکھنے لگے۔ وہ ایک خوبصورت خاتون تھی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس کا چہرہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔

حج بدل سے متعلق احکام:

جس کے ذمہ حج فرض ہوا ور ادا کرنے کا وقت ملا لیکن وہ حج ادا نہ کر سکا اور بعد میں حج ادا کرنے پر قدرت نہ رہی تو اس پر کسی دوسرے سے حج کرانا یعنی حج بدل کرانا لازم ہے اور حج بدل ایسے شخص سے کرانا افضل ہے جو کہ عالم باعمل ہو اور مسائل سے خوب واقف ہو اور اپنا حج فرض پہلے ادا کر چکا ہو لیکن اگر ایسے شخص سے حج کرایا جو کہ سابق میں حج نہیں کر سکا تو جب بھی حج بدل ادا ہو جائے گا لیکن کراہت کے ساتھ اور مرنے والے شخص کی طرف سے حج کرنے میں تفصیل یہ ہے کہ مرنے والے نے حج کے اخراجات کے بقدر مال چھوڑا ہو اور یہ کہ اس نے اپنی طرف سے حج کرنے کی وصیت بھی کی ہو اگر یہ دونوں مذکور باتیں نہیں پائی گئی تو ورثہ کے ذمہ حج بدل کرانا لازم نہیں ہے اور حج بدل کرنے والے کے لیے اس قدر خرچ ملنا ضروری ہے کہ آمر کے وطن سے مکہ مکرمہ تک آنے جانے اور واپس آ جانے کے لیے درمیانہ طریقہ سے وہ خرچہ کافی ہو اور حج بدل عاقل بالغ شخص سے کرایا جائے "مبراھق" یعنی قریب البلوغ لڑکے سے احتیاط رہے کہ حج بدل نہ کرایا جائے بلکہ بالغ شخص سے حج بدل کرایا جائے۔ معلم الحجاج میں یہ مسائل مذکور ہیں۔

۲۳۸۳: بَابُ ذِكْرِ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى يَحْيٰى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ فِيْهِ

باب: زیر نظر حدیث میں حضرت یحییٰ بن ابی اسحٰق پر اختلاف

۵۳۹۹: اَخْبَرَنَا مُجَاهِدُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ هُشَيْمٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ اَبِيْ اَدْرَكَهُ الْحَجُّ وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَثْبُتُ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَاِنْ شَدَدْتُهٗ خَشِيْتُ اَنْ يَمُوْتَ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ اَفَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهٗ اَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ فَحُجَّ عَنْ اَبِيْكَ۔

۵۳۹۹: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میرے والد پر حج فرض ہوا ہے اور وہ بوڑھا اور کمزور ہے اور وہ اونٹ پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اگر میں اس کو باندھ دوں تو مجھ کو اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ وہ مر جائے۔ کیا میں ان کی جانب سے حج کر لوں؟ آپ نے فرمایا دیکھو اگر اس پر قرضہ ہوتو وہ قرضہ ادا کر لیتا تو کافی ہوتا اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اپنے والد کی جانب سے حج کر لو۔

۵۴۰۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ اَنَّهُ كَانَ رَدِيْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اُمِّيْ عَجُوْزٌ كَبِيْرَةٌ اِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَاِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيْتُ اَنْ اَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلٰى اُمِّكَ دَيْنٌ اَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ اُمِّكَ۔

۵۴۰۰: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میری والدہ محترمہ بالکل بڑھیا اور کمزور ہیں اگر میں ان کو اونٹ پر سوار کروں تو وہ سواری پر نہیں رک سکے گی اگر میں ان کو باندھ دوں تو مجھے اندیشہ ہے کہ وہ مر جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرضہ ہوتا تو تم قرض ادا کرتے اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی جانب سے حج کرو۔

۵۴۰۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ نَافِعٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ بْنَ يَسَارٍ يُحَدِّثُهُ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ لَا يَسْتَطِيْعُ الْحَجَّ وَاِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ اَبِيْكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سُلَيْمَانُ لَمْ يَسْمَعْ مِنَ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ۔

۵۴۰۱: حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میرے والد بوڑھے پھونس ہو گئے ہیں وہ حج نہیں کر سکتے اگر میں اس کو اونٹ (یا کسی دوسری سواری) پر سوار کر دوں تو وہ سواری پر رک نہیں سکتے (یعنی کمزوری کی وجہ سے گر جائیں گے)۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۵۴۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْمَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ عَنْ زَكَرِيَّا بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ اَبِي الشَّعْثَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ اَبِيْ شَيْخٌ كَبِيْرٌ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ اَرَاَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ اَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ۔

۵۴۰۲: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا میرے والد بالکل بوڑھے اور کمزور ہو گئے ہیں کیا میں ان کی جانب سے حج ادا کر لوں آپ نے فرمایا جی ہاں تم دیکھو اگر تمہارے والد کے ذمہ قرض ہوتا تو وہ کافی نہ ہوتا۔

۲۳۸۴: بَابُ الْحُكْمِ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ

باب: علماء جس امر پر اتفاق کریں اس کے مطابق حکم کرنے سے متعلق

۵۴۰۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ مُعَاوِيَةَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ هُوَ ابْنُ عُمَيْرٍ عَنْ

۵۴۰۳: حضرت عبداللہ بن یزید سے روایت ہے کہ ایک دن لوگوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بہت باتیں کیں۔ انہوں نے

عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِاللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ اَنَّهٗ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا وَلَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَ اِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الْحَدِيْثُ جَيِّدٌ جَيِّدٌ۔

فرمایا: ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ عزوجل نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ عزوجل کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ کرام ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل وفہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا یعنی ظاہر ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں (یعنی حرام وحلال) کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں کہ جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک وشبہ میں مبتلا کرے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ حدیث جید ہے یعنی یہ حدیث صحیح ہے۔

خلاصة الباب ☆ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جو مشتبہ کام فرمائے گئے ہیں تو اس سے مراد ایسے کام ہیں جو کہ نہ تو حلال ہیں اور نہ ہی حرام ہیں ایسے شبہ والے کام سے بچنے اور ان کو چھوڑنے کا حکم ہے اور جید حدیث سے مراد صحیح حدیث ہے اور مذکورہ بالا حدیث شریف سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر کوئی حکم قرآن وحدیث اور تعامل واقوال صحابہ رضی اللہ عنہم میں نہ ملے تو قیاس سے کام لینا درست ہے بشرطیکہ وہ قیاس کتاب وسنت کے خلاف نہ ہو شروحات حدیث میں اس مسئلہ کی تفصیلی مباحث ہیں۔

۵۴۰۴: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفِرْيَابِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ حُرَيْثِ بْنِ ظُهَيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا حِيْنٌ وَلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ

۵۴۰۴: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ایک دور ایسا تھا کہ ہم کسی بات کا حکم نہیں کرتے تھے اور نہ ہی ہم حکم کرنے کے لائق تھے پھر اللہ نے ہماری تقدیر میں لکھا تھا کہ ہم اس درجہ کو پہنچ گئے کہ جس کو تم دیکھ رہے ہو پس اب آج کے دن سے جس شخص کو تمہارے میں سے فیصلہ کرنے کی ضرورت پیش آ جائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اللہ کی کتاب کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ میں نہ ملے تو اسکے رسول کے حکم

فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهُ فَإِنْ جَاءَ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ نَبِيُّهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ۔

کے مطابق حکم دے اگر وہ فیصلہ کتاب اللہ اور پیغمبروں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے فیصلوں کے مطابق فیصلے دے۔ نیک حضرات سے اس جگہ مراد خلفاء راشدین اور صحابہ ہیں اور اگر وہ کام ایسا ہو جو کہ اللہ کی کتاب میں مل سکے اور نہ ہی اسکے رسول کے احکام میں ملے اور نہ ہی نیک حضرات کے فیصلوں میں تو تم اپنی عقل وفہم سے کام لو اور یہ نہ ہو کہ تم میں سے کوئی کہنے لگے میں ڈرتا ہوں اور میں اس وجہ سے خوف محسوس کرتا ہوں کہ حلال (بھی) کھلا ہوا ہے اور حرام (بھی) کھلا ہوا ہے اور دونوں کتاب اللہ اور اسکے رسول کی حدیث سے معلوم ہوتے ہیں البتہ ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے تو تم اس کام کو چھوڑ دو جو کام تم کو شک و شبہ میں مبتلا کرے۔

۵۴۰۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَامِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهُ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَاَخَّرْ وَلَا اَرَى التَّاَخُّرَ اِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ۔

۵۴۰۵: حضرت شریح نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو تحریر فرمایا وہ ان سے دریافت فرما رہے تھے تو انہوں نے جواب میں تحریر کیا کہ تم کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ کرو اگر کتاب اللہ میں نہ ہو تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق اگر اس میں بھی نہ ہو تو نیک لوگوں کے حکم کے مطابق اگر کتاب اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے حکم کے موافق نہ ہو تو تمہارا دِل چاہے تو تم آگے کی جانب بڑھو اور تمہارا دِل چاہے تو تم پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ پیچھے کی طرف ہٹ جانا تمہارے واسطے بہتر ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث میں آگے کی طرف بڑھنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر تم کو قرآن وحدیث اقوال وتعامل صحابہ رضی اللہ عنہم واجماع میں کوئی حکم نہ ملے تو تم اپنی عقل کے موافق فیصلہ کر دینی قیاس سے کام لے لو اور پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا مطلب یہ ہے کہ تم پھر کوئی حکم نہ دو اور نہ کوئی فیصلہ کرو یعنی اگر تم مذکورہ بالا جگہوں پر حکم شرع نہ پا سکو۔

۲۳۸۵: بَابُ تَاْوِيْلِ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ

باب: آیت کریمہ: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ کی تفسیر سے متعلق

۵۴۰۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ حُرَيْثٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۴۰۶: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ

الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ عَطَاءِ ابْنِ السَّائِبِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوْكٌ بَعْدَ عِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيْلَ وَكَانَ فِيْهِمْ مُؤْمِنُوْنَ يَقْرَؤُوْنَ التَّوْرَاةَ قِيْلَ لِمُلُوْكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا اَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُوْنَّا هٰؤُلَاءِ اَنَّهُمْ يَقْرَؤُوْنَ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ وَهٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ مَعَ مَا يَعِيْبُوْنَّا بِهِ فِيْ اَعْمَالِنَا فِيْ قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَؤُوْا كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوْا كَمَا اٰمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ اَوْ يَتْرُكُوْا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ اِلَّا مَا بَدَّلُوْا مِنْهَا فَقَالُوْا مَا تُرِيْدُوْنَ اِلٰى ذٰلِكَ دَعُوْنَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوْا لَنَا اُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُوْنَا اِلَيْهَا ثُمَّ اَعْطُوْنَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُوْنَا نَسِيْحُ فِي الْاَرْضِ وَنَهِيْمُ وَ نَشْرَبُ كَمَا تَشْرَبُ الْوَحْشُ فَاِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِيْ اَرْضِكُمْ فَاقْتُلُوْنَا وَ قَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ ابْنُوْا لَنَا دُوْرًا فِي الْفَيَافِيْ وَ نَحْتَفِرُ الْاٰبَارَ وَ نَحْتَرِثُ الْبُقُوْلَ فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْقَبَائِلِ اِلَّا وَلَهُ حَمِيْمٌ فِيْهِمْ قَالَ فَفَعَلُوْا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَ رَهْبَانِيَّةَ نِ ابْتَدَعُوْهَا مَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ اِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْاٰخَرُوْنَ قَالُوْا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَ نَسِيْحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَ نَتَّخِذُ دُوْرًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلٰى شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِاِيْمَانِ

علیہ السلام کے بعد چند بادشاہ گذرے کہ جنہوں نے توریت اور انجیل کو تبدیل کر دیا (یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے) اور چند لوگ ایماندار بھی تھے جو کہ توریت اور انجیل پڑھا کرتے تھے۔ لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا ہم کو جو لوگ اس سے زیادہ گالی دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ اس آیت کریمہ کی تلاوت کرتے ہیں: وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ یعنی: جو کوئی حکم نہ کرے اللہ عزوجل کے حکم کے موافق تو وہ کافر ہے۔ اس طرح کی آیات اور جن سے ہمارے کام کا عیب نکلتا ہے پڑھتے ہیں تو تم لوگ ان کو حکم دو جس طریقہ سے ہم لوگ پڑھتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ اس طرح کی آیات کریمہ کو تبدیل کر دیں یا نکال دیں) اور ایمان لائیں جس طریقہ سے ایمان لائے (چنانچہ) بادشاہ نے ان لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ یا تو قتل ہو اور یا توریت اور انجیل کا پڑھنا چھوڑ دے البتہ ہم نے جس طریقہ سے تبدیل کیا ہے تو تم پڑھو۔ ان لوگوں نے کہا اس سے کیا مطلب ہے ہم کو چھوڑ دو کچھ لوگوں نے ان میں سے کہا ہم لوگوں کے لیے ایک مینار تعمیر کرا دو پھر اس پر ہم کو چڑھا دو اور ہم کو کچھ کھانے کو دے۔۔۔ تمہارے پاس ہم کبھی نہ آئیں گے۔ بعض لوگوں نے کہا تم لوگ ہمیں چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے اور ہم جنگل میں چلے جائیں گے اور جنگلی جانوروں کی طرح کھائیں گے اگر تم ہم کو بستی میں دیکھو تو تم ہم کو مار ڈالنا۔ بعض نے کہا ہم کو جنگل میں گھر بنا دو ہم لوگ (جنگل میں) کنوئیں کھودیں گے اور سبزیاں لگائیں گے نہ ہم تم لوگوں کے پاس آئیں گے اور کوئی قبیلہ ایسا نہیں تھا کہ جس کا رشتہ دار دوست ان لوگوں میں نہ ہو آخر کار ان لوگوں نے اسی طرح کیا۔ ان ہی لوگوں سے متعلق اللہ عزوجل نے آیت کریمہ وَ رَهْبَانِيَّةَ ابْتَدَعُوْهَا نازل فرمائی۔ یعنی: ان لوگوں نے خود اس طرح کی درویشی نکال لی تھی۔ ہم نے ان کو حکم نہیں کیا تھا پھر اس کو بھی جیسا دل چاہے ویسا نہ کر سکے۔ زبان سے بعض لوگ کہنے لگے کہ ہم لوگ بھی اسی طرح کی عبادت کریں گے کہ جیسی عبادت فلاں آدمی کرتا ہے اور ہم لوگ جنگل کی سیر و تفریح

الَّذِيْنَ اقْتَدَوْا بِهٖ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا قَلِيْلٌ انْحَطَّ رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهٖ وَجَاءَ سَائِحٌ مِنْ سِيَاحَتِهٖ وَ صَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ دَيْرِهٖ فَآمَنُوْا بِهٖ وَ صَدَّقُوْهُ فَقَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوْا اللّٰهَ وَآمِنُوْا بِرَسُوْلِهٖ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهٖ اَجْرَيْنِ بِاِيْمَانِهِمْ بِعِيْسٰى وَ بِالتَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيْلِ وَبِاِيْمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ تَصْدِيْقِهِمْ قَالَ يَجْعَلْ لَكُمْ نُوْرًا تَمْشُوْنَ بِهٖ الْقُرْآنَ وَ اتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُوْنَ بِكُمْ اَنْ لَا يَقْدِرُوْنَ عَلٰى شَيْءٍ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ الْآيَةَ۔

بھی کریں گے جیسے فلاں نے سیر و تفریح کی تھی اور ہم لوگ اسی طرح کا مکان تعمیر کریں گے جیسا مکان فلاں نے بنایا لیکن وہ لوگ شرک میں مبتلا تھے اور جن لوگوں کی اتباع کرتے تھے ان کے ایمان سے بے خبر تھے جب اللہ عزوجل نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تو ان میں سے کچھ لوگ باقی تھے کوئی اپنے عبادت کرنے کی جگہ پہنچا تو کوئی شخص جنگل سے آیا اور کوئی گرجا سے آیا اور آپ پر ایمان لائے آپ کو سچا قرار دیا۔ اس پر اللہ عزوجل نے یہ آیت کریمہ: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوْا نازل ہوئی۔ یعنی: اے ایمان والو! اللہ عزوجل سے ڈرو اور ایمان لاؤ اس کے پیغمبر پر وہ تم کو دوگنا حصہ اپنی رحمت کا عطا فرمائے گا ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور تورات اور انجیل پر ایمان لانے کا ثواب دوسرے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا اور ان کو سچا ماننے کا ثواب وہ تمہارے واسطے ایک روشنی عطا فرمائے گا یعنی قرآن اور پیغمبر کی پیروی۔ پھر کہا یہ اس لیے کہ اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ جو تمہاری مشابہت کرتے ہیں لیکن تمہاری طرح ایمان نہیں لائے محمدؐ اور قرآن پر وہ یہ جان لیں کہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔

۲۳۸۶: بَابُ الْحُكْمِ بِالظَّاهِرِ

۵۴۰۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

باب: قاضی کا ظاہر شرع پر حکم

۵۴۰۷: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میرے سامنے تم لوگ مقدمہ لاتے ہو میں انسان ہوں شاید تمہارے میں سے کسی کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں اس کے بھائی کا حق اس کو دلوا دوں تو وہ نہ لے اور یہ سمجھ لے کہ میں نے ایک ٹکڑا اس کو آگ (جہنم) کا دلوایا ہے۔

۲۳۸۷: بَابُ حُكْمِ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهٖ

۵۴۰۸: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارِ بْنِ رَاشِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَيَّاشٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُو الزِّنَادِ مِمَّا حَدَّثَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجُ مِمَّا ذَكَرَ

باب: حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۰۸: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین ایک جگہ تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اس دوران ایک بھیڑیا آ گیا اور ایک کے بچے کو وہ اٹھا کر لے گیا جس کے

اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهِ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَ قَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَ قَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَا كَمَتَا اِلٰى دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا اِلٰى سُلَيْمَانَ ابْنِ دَاوُدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِىْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهُ بَيْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ۔

بچے کو وہ لے گیا وہ دوسری خاتون سے کہنے لگی کہ تیرا بچہ لے گیا اور وہ کہنے لگی کہ تیرا بچہ (بھیڑیا) لے گیا۔ پھر دونوں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا فیصلہ کرانے کے لیے۔ انہوں نے ان میں سے بڑی خاتون کو بچہ دلوانے کا حکم کیا اس کے بعد وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا انہوں نے فرمایا تم ایک چاقو چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں بانٹ دوں گا (یعنی اس بچہ کے دو ٹکڑے کر دوں گا) یہ بات سن کر چھوٹی عورت نے کہا تم ایسا نہ کرو اللہ عزوجل تم پر رحم فرمائے وہ اس بڑی ہی عورت کا بچہ ہے۔ سلیمان علیہ السلام نے یہ بات سن کر وہ بچہ اس چھوٹی عورت کو دلوا دیا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم لوگ تو اس کو مدیہ کے نام سے پکارا کرتے تھے۔

مؤمنانہ فراست:

حضرت سلیمان علیہ السلام نے فراست ایمانی سے اندازہ فرمالیا تھا کہ ان دونوں خواتین میں سے بچہ کی اصل ماں کون ہو سکتی ہے؟ اس وجہ سے انہوں نے مذکورہ فیصلہ صادر فرمایا اور مذکورہ چھوٹی عورت نے اپنی قدرتی شفقت و محبت کی وجہ سے خوشی سے کہہ دیا کہ یہ بچہ بڑی عورت کو دے دیا جائے لیکن اس کو قتل نہ کیا جائے حضرت سلیمان علیہ السلام کا مقصد بچہ کو قتل کرنا نہیں تھا بلکہ صرف جانچنا مقصد تھا اور اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم اور قاضی اپنی فہم و فراست سے فیصلہ کر سکتا ہے اور مؤمن کی فراست خود ایک قسم کی حجت ہوتی ہے حدیث میں فرمایا گیا: ((اتقو فراسته المؤمن فانهه ينظر بنور الله)) الحدیث

۲۳۸۸: بَابُ السَّعَةُ لِلْحَاكِمِ فِيْ اَنْ يَّقُوْلَ لِلشَّيْءِ الَّذِيْ لَا يَفْعَلُهُ اَفْعَلُ لِيَسْتَبِيْنَ الْحَقُّ

باب: قاضی و حاکم کے لیے اس کی گنجائش کہ جو کام نہ کرنا ہو اس کو ظاہر کرے کہ میں یہ کام کروں گا تا کہ حق ظاہر ہو جائے

۵۴۰۹۔ اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ اَبِى الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا صَبِيَّانِ لَهُمَا

۵۴۰۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو خواتین نکلیں اور ان کے ساتھ ان کے بچے بھی تھے ان میں سے ایک بچے پر بھیڑیے نے حملہ کر دیا اور اس کو لے گیا پھر وہ دونوں اس لڑکے کے لئے جو کہ باقی تھا لڑتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے وہ بچہ بڑی عورت کو دلوا دیا۔

فَعَدَا الذِّئْبُ عَلٰی اِحْدَاهُمَا فَاَخَذَ وَلَدَهَا فَاَصْبَحَتَا تَخْتَصِمَانِ فِی الصَّبِیِّ الْبَاقِیْ اِلٰی دَاوُدَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ فَقَالَ كَیْفَ اَمْرُكُمَا فَقَصَّتَا عَلَیْهِ فَقَالَ ائْتُوْنِیْ بِالسِّكِّیْنِ اَشُقُّ الْغُلَامَ بَیْنَهُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰی اَتَشُقُّهٗ قَالَ نَعَمْ فَقَالَتْ لَا تَفْعَلْ حَظِّیْ مِنْهُ لَهَا قَالَ هُوَ ابْنُكِ فَقَضٰی بِهٖ لَهَا۔

پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس سے گذریں انہوں نے ان کا حال دریافت کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: میرے پاس تم چھری لے کر آؤ میں بچے کے دو حصے کر دوں گا۔ یہ بات سن کر چھوٹی عورت (فوراً) نے کہا: کیا واقعی یہ بات سچ ہے کہ آپ اس بچہ کو چھری سے کاٹ دیں گے؟ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جی ہاں۔ اس پر اس عورت نے عرض کیا چھوڑ دیں اور میرا بھی حصہ اسی کو دے دیں۔ سلیمان علیہ السلام نے فرمایا جاؤ بیٹا تمہارا ہے پھر وہ لڑکا اس کو دلوا دیا۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ:

حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ اس لڑکے کو چاقو سے کاٹ ڈالنے کا نہیں تھا لیکن آپ نے آزمانے اور حق بات جاننے اور اصل حقیقت کا پتہ چلانے کے لیے فرمایا تھا کیونکہ اصل ماں کبھی بچہ کو مار ڈالنا پسند نہیں کرے گی اور انہوں نے صرف حق ظاہر کرنے کے لیے فرمایا تھا۔

۲۳۸۹: باب نَقْضُ الْحَاكِمِ مَا یَحْكُمُ بِهٖ غَیْرُهٗ مِمَّنْ هُوَ مِثْلُهٗ اَوْ اَجَلُّ مِنْهُ

باب: ایک حاکم اپنے برابر والے کا یا اپنے سے زیادہ درجہ والے شخص کا فیصلہ توڑ سکتا ہے اگر اس میں غلطی کا علم ہو

۵۴۱۰: اَخْبَرَنَا الْمُغِیْرَةُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مِسْكِیْنُ بْنُ بُكَیْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَیْبُ بْنُ اَبِیْ حَمْزَةَ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَرَجَتِ امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا وَلَدَاهُمَا فَاَخَذَ الذِّئْبُ اَحَدَهُمَا فَاخْتَصَمَتَا فِی الْوَلَدِ اِلٰی دَاوُدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَضٰی لِلْكُبْرٰی مِنْهُمَا فَمَرَّتَا عَلٰی سُلَیْمَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ فَقَالَ كَیْفَ قَضٰی بَیْنَكُمَا قَالَتْ قَضٰی بِهٖ لِلْكُبْرٰی قَالَ سُلَیْمَانُ اَقْطَعُهٗ بِنِصْفَیْنِ لِهٰذِهٖ نِصْفٌ وَلِهٰذِهٖ نِصْفٌ قَالَتِ الْكُبْرٰی نَعَمِ اقْطَعُوْهُ فَقَالَتِ الصُّغْرٰی لَا تَقْطَعْهُ هُوَ وَلَدُهَا

۵۴۱۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دو خواتین نکلیں ان کے ساتھ ان کے لڑکے بھی تھے۔ بھیڑیا آ گیا اور وہ ایک (لڑکے) کو لے گیا۔ وہ دونوں خواتین جھگڑا کرتی ہوئیں حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے بڑی خاتون (یعنی ان دونوں میں سے عمر رسیدہ خاتون کو) لڑکا دلوا دیا۔ پھر وہ دونوں خواتین حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ انہوں نے دریافت فرمایا حضرت داؤد علیہ السلام نے (اس مقدمہ کا) کیا فیصلہ صادر فرمایا ہے؟ ان خواتین نے کہا حضرت داؤد علیہ السلام نے بڑی خاتون کو وہ لڑکا دلوایا ہے۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا: میں تو اس کو کاٹ کر دو حصہ کرتا ہوں ایک حصہ اس کو اور ایک حصہ اس کو۔ بڑی عورت نے کہا اس لڑکے کو کاٹ دو اور چھوٹی عورت نے کہا اس کو

فَقَضٰى بِهِ لِلَّتِىْ اَبَتْ اَنْ يَقْطَعَهُ.

نہ کاٹو وہ تو اس کا لڑکا ہے پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دلا دیا۔ جس نے کہا اس لڑکے کو کاٹنے سے منع کیا تھا۔

٢٣٩٠: بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْحَاكِمِ اِذَا قَضٰى بِغَيْرِ الْحَقِّ

باب: جب کوئی حاکم ناحق فیصلہ کر دے تو اس کو رد کرنا صحیح ہے

٥٣١١: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى ابْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مَعْمَرٍ ح وَ اَنْبَاَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ مَعِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ يُوْسُفَ وَ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ اِلٰى بَنِيْ جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ اِلَى الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا اَنْ يَقُوْلُوْا اَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا يَقُوْلُوْنَ صَبَاْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَاَسْرًا قَالَ فَدَفَعَ اِلٰى كُلِّ رَجُلٍ اَسِيْرَهُ حَتّٰى اِذَا اَصْبَحَ يَوْمُنَا اَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ اَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا اَسِيْرَهُ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا اَقْتُلُ اَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ اَحَدٌ وَقَالَ بِشْرٌ مِنْ اَصْحَابِيْ اَسِيْرَهُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُ صُنْعُ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَكَرِيَّا فِيْ حَدِيْثِهِ فَذُكِرَ وَفِيْ حَدِيْثِ بِشْرٍ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَبْرَاُ اِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ.

٥٣١١: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو (قبیلہ) بنی جذیمہ کی خدمت میں بھیجا انہوں نے ان کو اسلام کی جانب بلایا لیکن وہ اچھی طرح سے یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے ہم نے اپنا دین چھوڑ دیا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ان کو قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا پھر ہر ایک شخص کو اس کا قیدی دے دیا گیا۔ جس وقت صبح ہوگئی تو خالد نے ہر ایک شخص کو اپنے قیدی کے قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ کوئی میرے لوگوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا۔ تو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم کو جو کہ ایک ناحق حکم تھا اس کو رد کر دیا جس وقت ہم لوگ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے عرض کیا جو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے کیا تھا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور فرمایا یا اللہ! میں علیحدہ ہوں اس کام سے جو حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا دوسری روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری مرتبہ یہی فرمایا۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ بالا آخری سطور کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا میں یہ فرمایا: اے اللہ! حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے جو فعل کیا ہے اُس فعل کی گرفت مجھ سے نہ فرمانا۔

٢٣٩١: بَابُ ذِكْرُ مَا يَنْبَغِيْ لِلْحَاكِمِ اَنْ

باب: کون سی باتوں سے (قاضی و) حاکم کو

يَجْتَنِبُهُ

۵۴۱۲: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ اَبِیْ وَ كَتَبْتُ لَهٗ اِلٰی عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ اَبِیْ بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِیْ سِجِسْتَانَ اَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَ اَنْتَ غَضْبَانُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَحْكُمْ اَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

۲۳۹۲: بَابُ الرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْاَمِيْنِ اَنْ يَحْكُمْ وَهُوَ غَضْبَانُ

۵۴۱۳: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی وَالْحٰرِثُ ابْنُ مِسْكِيْنٍ عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ يُوْنُسُ ابْنُ يَزِيْدَ وَاللَّيْثُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ عُرْوَةَ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ اَنَّهٗ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهٖ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ فَاَبٰی عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی يَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَاسْتَوْفٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ وَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ اَشَارَ عَلَی الزُّبَيْرِ بِرَاْیٍ فِيْهِ السَّعَةُ لَهٗ وَلِلْاَنْصَارِیِّ فَلَمَّا

بچنا چاہیے

۵۴۱۲: حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میرے والد نے عبیداللہ بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ کو جو کہ سیسان کے قاضی تھے کو لکھا جس وقت تم غصہ کی حالت میں ہو تو (اُس وقت) دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو۔ اسلئے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا' آپ فرماتے تھے کہ نہ حکم کرے کوئی آدمی دو اشخاص کے درمیان جب وہ غصہ میں ہو۔

باب: جو حاکم ایماندار ہو تو وہ بحالتِ غصہ فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۱۳: حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کا ایک انصاری شخص سے جھگڑا ہو گیا پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں حرہ پر (واضح رہے کہ حرہ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین ہے) دونوں (یعنی حضرت زبیر رضی اللہ عنہ اور وہ انصاری) اس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کرتے تھے انصاری شخص کہتا تھا کہ پانی بہنے دو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں فرمایا اور انکار کیا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے زبیر رضی اللہ عنہ تم پانی اپنے درختوں کو دے دو پھر چھوڑ دو اپنے پڑوسی کی طرف۔ یہ بات سن کر انصاری کو غصہ آ گیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (حضرت) زبیر رضی اللہ عنہ کیا آپ کی پھوپھی کے لڑکے تھے (یعنی اس وجہ سے آپ نے ان لوگوں کی رعایت فرمائی) یہ بات سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا (غصہ کی وجہ سے) رنگ تبدیل ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم درختوں کو پانی پلاؤ اور پھر تم پانی کو روکے ہوئے رکھو یہاں تک کہ وہ پانی درختوں کی مینڈھوں کے برابر چڑھ جائے۔ اب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلا دیا اور پہلے آپ نے جو حکم فرمایا تھا اس میں انصاری کا نفع تھا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چل رہا تھا لیکن جس وقت انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو واضح حکم جاری فرما کر پورا حق دلوایا۔ حضرت

أَحْفَظَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفٰى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهٗ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ إِلَّا فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ وَأَحَدُهُمَا يَزِيْدُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فِي الْقِصَّةِ۔

زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میری رائے ہے کہ یہ آیت کریمہ: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اسی سلسلہ میں نازل ہوئی۔ یعنی: تیرے پروردگار کی قسم! وہ لوگ کبھی مسلمان نہیں ہوں گے جس وقت تک کہ اپنے جھگڑوں میں تمہاری حکومت قبول نہ کر لیں پھر تم جو حکم دو اس سے دل تنگ نہ ہوں (اور بلاعذر اس کو تسلیم کر لیں) اس حدیث شریف کے دو راوی ہیں ایک نے دوسرے سے زیادہ واقعہ نقل کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ سے متعلق:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ امت کے پوری طرح امین اور سفیر تھے اس وجہ سے مذکورہ انصاری شخص کے آپ کو غصہ دلانے کے باوجود آپ نے فیصلہ فرمانے میں غصہ کا اثر نہیں لیا اور غصہ اور ناراضگی کی حالت میں بھی آپ حدود سے تجاوز نہیں فرماتے تھے اور وہ ہی فیصلہ ایسی حالت میں بھی فرماتے جو کہ حق اور سچ ہوتا لیکن کسی دوسرے شخص کے لئے غصہ کی حالت میں فیصلہ کرنا درست نہیں ہے کیونکہ ایسی حالت میں فیصلہ کرنے سے حدود سے تجاوز کا قوی امکان ہوتا ہے۔

۲۳۹۳: باب حُكْمُ الْحَاكِمِ فِيْ دَارِهٖ

۵۴۱۴: أَخْبَرَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ أَنْبَأَنَا يُوْنُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ كَعْبٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ تَقَاضٰى ابْنَ أَبِيْ حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهُمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ فِيْ بَيْتِهٖ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَ أَوْمَأَ إِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ۔

باب: اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۴: حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے قرض کا تقاضا کیا ابن ابی حدرد سے اور ان دونوں کی آوازیں اونچی ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکان میں سے سنا آپ دروازہ پر تشریف لائے اور آپ نے پردہ اٹھایا اور آواز دی اے کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ! وہ عرض کرنے لگے یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: اپنا آدھا قرض معاف کر دو۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا میں نے معاف کیا پھر آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا اٹھو اور قرض ادا کرو۔

۲۳۹۴: باب الْاِسْتِعْدَاءِ

۵۴۱۵: أَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ رَزِيْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ حُسَيْنٍ عَنْ أَبِيْ بِشْرٍ جَعْفَرِ بْنِ إِيَاسٍ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُوْمَتِيْ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ

باب: مدد چاہنے سے متعلق

۵۴۱۵: حضرت عباد رضی اللہ عنہ بن شرحبیل سے روایت ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ساتھ مدینہ منورہ میں حاضر ہوا تو ایک باغ میں داخل ہوا اور وہاں کی ایک پھلی لے کر میں نے مل ڈالی کہ اس دوران باغ والا آیا اور میرا کمبل چھین لیا اور مجھ کو مارا میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپ سے فریاد کی آپ نے اس

صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِیْ وَ ضَرَبَنِیْ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَسْتَعْدِیْ عَلَیْهِ فَاَرْسَلَ اِلَی الرَّجُلِ فَجَاءُ وْا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰی هٰذَا فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِیْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا عَلَّمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا اَطْعَمْتَهٗ اِذْ كَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَیْهِ كِسَاءَهٗ وَاَمَرَلِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِوَسْقٍ اَوْ نِصْفِ وَسْقٍ۔

باغ والے کو بلا کر بھیجا اور دریافت کیا کہ تم نے کس وجہ سے ایسا کام کیا؟ اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ میرے باغ میں آیا ہے اور ایک پھل کو لے کر مل ڈالا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اس کو کیوں نہیں سکھلایا اور اگر وہ بھوکا تھا تو تُو نے اس کو کیوں نہیں کھلایا جاؤ اس کا کمبل واپس کر دو پھر مجھ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک وسق یا آدھا وسق دینے کا حکم کیا۔

وسق کی تشریح:

واضح رہے کہ وسق ایک عربی وزن ہے یہ وزن ساٹھ صاع کا ہوتا ہے اوزان شرعیہ رسالہ مصنف حضرت مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ میں مذکورہ اوزان کی تفصیل ہے۔

۲۳۹۵: بَاب صَوْنِ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ

باب: خواتین کو عدالت میں حاضر کرنے سے بچانے سے متعلق

۵۴۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِیِّ اَنَّهُمَا اَخْبَرَاهُ اَنَّ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحَدُهُمَا اقْضِ بَیْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ قَالَ الْاٰخَرُ وَهُوَ اَفْقَهُهُمَا اَجَلْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَائْذَنْ لِیْ فِیْ اَنْ اَتَكَلَّمَ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِیْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِی الرَّجْمَ فَافْتَدَیْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ بِجَارِیَةٍ لِیْ ثُمَّ اِنِّیْ سَاَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّمَا عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِیْبُ عَامٍ وَاِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَی امْرَاَتِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَاَقْضِیَنَّ بَیْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا غَنَمُكَ وَ جَارِیَتُكَ فَرَدٌّ

۵۴۱۶: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو آدمیوں نے جھگڑا کیا ایک نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارے درمیان فیصلہ فرمائیں کتاب اللہ کے مطابق اور دوسرے نے کہا جو کہ زیادہ سمجھ دار تھا ہاں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ کو اجازت عطا فرمائی گفتگو کرنے کی۔ میرا لڑکا اس کے گھر ملازم تھا تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کر لیا لوگوں نے مجھ سے کہا تمہارے لڑکے کو پتھروں سے ہلاک کرنا چاہیے میں نے ایک سو بکریاں اور ایک باندی دے کر اپنے لڑکے کو چھڑا لیا پھر میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا تمہارے لڑکے پر ایک سو کوڑے پڑنا تھے ایک سال کے لیے ملک سے باہر ہونا تھا اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے موافق کروں گا تمہاری بکریاں اور باندی تم کو پھر ملیں گی اور اس کے لڑکے کو ایک سو کوڑے مارے ایک سال کے لیے جلا وطن کیا اور اس کو حکم دیا کہ

اِلَيْكَ وَ جَلَدَ ابْنَهُ مِائَةٍ وَ غَرَّبَهُ عَامًا وَ اَمَرَ اُنَيْسًا اَنْ يَاْتِیَ امْرَاَةَ الْاٰخَرِ فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۵۴۱۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوْ كُنَّا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ اِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَ كَانَ اَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ قُلْ قَالَ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰی هٰذَا فَزَنٰی بِامْرَاَتِهٖ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَ خَادِمٍ وَ كَاَنَّهٗ اُخْبِرَ اَنَّ عَلَی ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدٰی مِنْهُ ثُمَّ سَاَلْتُ رِجَالًا مِنْ اَهْلِ الْعِلْمِ فَاَخْبَرُوْنِیْ اَنَّ عَلَی ابْنِیْ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ لَاَ قْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ اَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَ الْخَادِمُ فَرَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَی ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَ تَغْرِيْبُ عَامٍ اغْدُ يَا اُنَيْسُ عَلَی امْرَاَةِ هٰذَا فَاِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

۲۳۹۶: بَاب تَوْجِيْهُ الْحَاكِمِ اِلٰی مَنْ اُخْبِرَ اَنَّهٗ زَنٰی

۵۴۱۸: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَحْمَدَ الْكَرْمَانِیُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الرَّبِيْعِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰی عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ النَّبِیَّ

دوسرے آدمی کی بیوی کے پاس جائے اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈالے اس نے اقرار کر لیا پھر وہ عورت رجم کی گئی یعنی اس پر پتھر برسائے گئے۔

۵۴۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے تھے کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا میں آپ کو اللہ عزوجل کی قسم دیتا ہوں ہمارا آپ فیصلہ فرمائیں اللہ کی کتاب کے موافق۔ پھر اس کا مخالف اٹھ کھڑا ہوا وہ اس سے زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا سچ کہتا ہے کتاب اللہ کے موافق آپ حکم فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: کہہ دو۔ اس نے کہا میرا لڑکا اس کے پاس مزدوری کا کام کرتا تھا تو اس کی بیوی سے زنا کر لیا۔ میں نے ایک سو بکریاں اور ایک خادم دے کر اس کو چھڑا لیا۔ کیونکہ مجھ سے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے لڑکے پر رجم (یعنی پتھروں سے مار ڈالنا ہے) تو میں نے فدیہ ادا کر دیا پھر میں نے چند جاننے والوں سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگنے چاہئیں تھے اور ایک سال کے لئے ملک بدر ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارا فیصلہ کتاب اللہ کے موافق کروں گا لیکن ایک سو بکریاں اور خادم تم اپنے لے لو اور تمہارے لڑکے کو ایک سو کوڑے لگیں گے اور صبح کو اس دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اقرار زنا کرے تو اس کو پتھروں سے مار ڈال۔ چنانچہ صبح کے وقت انیس رضی اللہ عنہ اس کے پاس پہنچے اس نے اقرار کر لیا انہوں نے اس کے اوپر پتھر برسائے۔

باب: جس نے زنا کیا ہو حاکم کو اس کا طلب کرنا

۵۴۱۸: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بن حنیف سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت کو حاضر کیا گیا کہ جس نے زنا کرایا تھا۔ آپ نے فرمایا: کس شخص نے اس کے ساتھ زنا کا ارتکاب کیا

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِيْ فِيْ حَائِطِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ مَحْمُوْلًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِثْكَالٍ فَضَرَبَهُ وَ رَحِمَهُ لِزَمَانَتِهِ وَ خَفَّفَ عَنْهُ۔

ہے؟ لوگوں نے کہا: اس اپاہج شخص نے اس سے زنا کیا ہے جو کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باغ میں رہتا ہے۔ آپ نے اُس کو بلایا' لوگ اُس کو اُٹھا کر لائے۔ آپ نے کھجور کے خوشے منگائے اور اس (زانی کو) اس سے مارا اور اس کے لئے تخفیف فرمائی۔

اپاہج شخص کی حد سے متعلق:

مطلب یہ کہ اس شخص کے اپاہج پن کو دیکھتے ہوئے آپ نے اس شخص کے لئے سزا میں کمی فرمادی اور اس کو کھجور کے ایسے خوشے سے مارا کہ جس میں ایک سو شاخیں تھیں۔ اگر آپ اس شخص کو دروں سے مارتے تو اس کے ہلاک ہونے کا اندیشہ تھا۔

۲۳۹۷: بَابُ مَصِيْرِ الْحَاكِمِ إِلَى رَعِيَّتِهِ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

باب: حاکم کا رعایا کے درمیان صلح کرانے کے لیے خود جانا

۵۴۱۹: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ حَازِمٍ قَالَ سَمِعْتُ سَهْلَ ابْنَ سَعْدٍ السَّاعِدِيَّ يَقُوْلُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَلَامٌ حَتّٰى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَانْتُظِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتُبِسَ فَأَقَامَ الصَّلَاةَ وَ تَقَدَّمَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ أَبُوْ بَكْرٍ يُصَلِّيْ بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ صَفَّحُوْا وَكَانَ أَبُوْ بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلَاةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيْحَهُمُ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ أَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَعْنِيْ يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرٰى وَ تَقَدَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الصَّلَاةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا

۵۴۱۹: حضرت سہل بن ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انصار کے دو قبائل کے درمیان سخت گفتگو ہوگئی یہاں تک کہ ان کے درمیان پتھر چل گئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے ان دونوں میں مصالحت کے لیے اس دوران نماز کا وقت آ گیا حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی اور آپ کا انتظار کیا آپ اسی جگہ پر ٹھہرے رہے یہاں تک کہ تکبیر ہو گئی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے جس وقت لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نماز میں کسی دوسری طرف خیال نہیں فرما رہے تھے لیکن جس وقت دستک کی آواز سنی تو نگاہ پلٹ کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں انہوں نے پیچھے کی طرف ہٹ جانے کا آپ سے اشارہ فرمایا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آگے کی طرف بڑھ گئے اور آپ نے نماز پڑھائی جس وقت نماز سے فارغ ہوگئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم اپنی جگہ پر کس وجہ سے نہیں رہے؟ انہوں نے فرمایا یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ اللہ عز و جل ابو قحافہ کے لڑکے کو اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی جانب متوجہ

كَانَ اللّٰهُ لِيَرَى ابْنَ اَبِي قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَىْ نَبِيِّهٖ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَالَكُمْ اِذَا نَابَكُمْ شَىْءٌ فِىْ صَلَاتِكُمْ صَفَّحْتُمْ اِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهٗ شَىْءٌ فِىْ صَلَاتِهٖ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللّٰهِ۔

ہوئے اور فرمایا: تمہاری کیا حالت ہے جس وقت نماز میں کوئی واقعہ پیش آ جاتا ہے تم لوگ تالیاں بجاتے ہو یہ بات تو خواتین کے لیے ہے جس کسی کو کوئی بات نماز میں پیش آئے تو سبحان اللہ کہے۔

۲۳۹۸: بَابُ اِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ

باب: حاکم دونوں فریق میں سے کسی ایک کو مصالحت کے لئے اشارہ کر سکتا ہے

۵۴۲۰: اَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعَيْبُ بْنُ اللَّيْثِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ رَبِيْعَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْاَعْرَجِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهٗ كَانَ لَهٗ عَلَى عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِىْ حَدْرَدٍ الْاَسْلَمِىِّ يَعْنِىْ دَيْنًا فَلَقِيَهٗ فَلَزِمَهٗ فَتَكَلَّمَا حَتّٰى ارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَاَشَارَ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَقُوْلُ النِّصْفَ فَاَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

۵۴۲۰: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قرض حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی حدرد ؓ کے ذمہ تھا انہوں نے راستہ میں اس کو دیکھا تو پکڑ لیا اور باتوں (باتوں) میں آوازیں بلند ہو گئیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گذرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ سے اشارہ فرمایا یعنی آدھا لینے کا۔ انہوں نے آدھا لے لیا اور آدھا معاف کر دیا۔

۲۳۹۹: بَابُ اِشَارَةُ الْحَكَمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ

باب: حاکم معاف کرنے کے لئے اشارہ کر سکتا ہے

۵۴۲۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ عَوْفٍ قَالَ حَدَّثَنِىْ حَمْزَةُ اَبُوْ عُمَرَ الْعَائِذِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُوْدُهٗ وَلِيُّ الْمَقْتُوْلِ فِىْ نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِىِّ الْمَقْتُوْلِ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا

۵۴۲۱: حضرت وائل بن حجر ؓ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا جس وقت مقتول کا وارث قاتل کو ایک رسی میں کھینچتا ہوا لایا آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا تم دیت معاف کرتے ہو یا نہیں؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے فرمایا: تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم بدلہ لو گے۔ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا اس کو لے جاؤ (اور اس کو قتل کرو) جس وقت وہ شخص پشت موڑ کر چلا تو پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا: اچھا تم دیت لیتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تم خون کا بدلہ لو

قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلّٰى مِنْ عِنْدِهٖ دَعَاهُ فَقَالَ اَتَعْفُوْ قَالَ لَا قَالَ فَتَاْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهٗ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ اَمَا اِنَّكَ اِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوْءُ بِاِثْمِهٖ وَ اِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَ تَرَكَهٗ فَاَنَا رَاَيْتُهٗ يَجُرُّ نِسْعَتَهٗ۔

گے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا تم اس کو لے جاؤ۔ جس وقت لے کر چلا اور آپ کی جانب پشت کی پھر آپ نے اس کو بلایا اور فرمایا: معاف کرتا ہے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے پھر فرمایا: تم دیت لینا چاہتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ اس پر آپ نے فرمایا اس کو تم قتل کرو گے؟ اس پر اس شخص نے عرض کیا جی ہاں۔ آپ نے فرمایا اچھا جاؤ۔ پھر آپ نے فرمایا اگر تم اس کو معاف کر دو تو تمہارے اور تمہارے ساتھی کے کہ جس کو اس نے قتل کیا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا کہ وہ شخص اپنی رسّی کھینچ رہا تھا۔

۲۴۰۰: بَاب اِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ

۵۴۲۲ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ عُرْوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ الزُّبَيْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِيْ يَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرَّ فَاَبٰى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوْا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنْ كَانَ ابْنُ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَى الْجَدْرِ قَالَ الزُّبَيْرُ اِنِّيْ اَحْسَبُ اَنَّ هٰذِهِ الْاٰيَةَ نَزَلَتْ فِيْ ذٰلِكَ فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ۔

باب: حاکم پہلے نرمی کرنے کا حکم دے سکتا ہے؟

۵۴۲۲: حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جھگڑا کیا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پانی کے بہاؤ کے سلسلہ میں جس سے کہ کھجور کے درختوں کو سینچا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی کو چھوڑ دو وہ چلا جائے گا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس بات کو تسلیم نہیں کیا آخر کار مقدمہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے کر حاضر ہوئے آپ نے پہلے حکم نرم دیا اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کو پورا حق نہیں دلایا اور فرمایا اے زبیر رضی اللہ عنہ تم اپنے درختوں کو پانی پلا دے پھر ان کو اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دو۔ یہ بات سن کر انصاری شخص ناراض ہو گیا اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر زبیر رضی اللہ عنہ آپ کی پھوپھی کے لڑکے ہیں۔ یہ بات سن کر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر آپ نے نرمی سے کام نہیں لیا اس پر آپ نے فرمایا۔ اے زبیر رضی اللہ عنہ! تم درختوں کو پانی دو پھر تم پانی روکے رکھو یہاں تک کہ پانی نالیوں کی منڈیر تک پہنچ جائے (یعنی خوب پانی پانی ہو جائے) زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میری رائے ہے کہ یہ آیت اسی سلسلہ میں نازل ہوئی ہے یعنی آیت: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۔

۲۴۰۱: بَاب شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخُصُوْمِ قَبْلَ

باب: مقدمہ کے فیصلہ سے قبل قبل حاکم کے سفارش کرنے

فَصْلُ الْحُكْمِ

سے متعلق

۵۴۲۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِيْرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيْثٌ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ يَطُوْفُ خَلْفَهَا يَبْكِيْ وَ دُمُوْعُهُ تَسِيْلُ عَلٰى لِحْيَتِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَاعَبَّاسُ اَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيْثٍ بَرِيْرَةَ وَ مِنْ بُغْضِ بَرِيْرَةَ مُغِيْثًا فَقَالَ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيْهِ فَاِنَّهٗ اَبُوْ وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَاْمُرُنِيْ قَالَ اِنَّمَا اَنَا شَفِيْعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِيْ فِيْهِ۔

۵۴۲۳: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر غلام تھا ان کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا۔ ایسا لگ رہا ہے کہ میں ان کو دیکھ رہا ہوں وہ ان کے پیچھے پیچھے پھر رہا تھا اور وہ آنسو سے روتا جاتا تھا اور ان کی داڑھی پر آنسو جاری تھے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس رضی اللہ عنہ تم تعجب نہیں کرتے مغیث کی محبت سے جو کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ ہے اور حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی (شوہر سے) نفرت کرنے سے جو کہ حضرت مغیث کے ساتھ ہے پھر آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اگر تم پھر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کے پاس چلی جاؤ (تو ٹھیک ہے) وہ تمہارے بچے کے باپ ہیں۔ اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھ کو حکم فرما رہے ہیں تو مجھ کو یہ حکم لازماً تسلیم کرنا ہوگا۔ آپ نے فرمایا: میں تو سفارش کر رہا ہوں۔ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کے شوہر:

حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے اپنے شوہر حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کو جو کہ ایک صحابی تھے خرید کر آزاد فرمایا تھا ان کے شوہر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے حد سے زیادہ محبت کرتے تھے لیکن حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو اپنے شوہر سے نفرت تھی لیکن آپ کے فرمانے پر انہوں نے نفرت کرنا چھوڑ دی لیکن شوہر کے ساتھ رہنا قبول نہ کیا۔ (جامی)

۲۳۰۲: بَابُ مَنْعِ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهٗ مِنْ اِتْلَافِ اَمْوَالِهِمْ وَ بِهِمْ حَاجَةٌ اِلَيْهَا

باب: اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ شخص اپنے مال کو ضائع کر دے تو حاکم روک سکتا ہے

۵۴۲۴: اَخْبَرَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى بْنُ وَاصِلِ بْنِ عَبْدِ الْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرُ بْنُ الْمُوَرِّعِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ اَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْاَنْصَارِ غُلَامًا لَهٗ عَنْ دُبُرٍ وَ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهٗ رَسُوْلُ

۵۴۲۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص نے جو کہ نادار اور محتاج تھے اپنے غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا تھا اور وہ شخص مقروض بھی تھا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ تم (پہلے) اپنا قرضہ ادا کرو اور اپنے اہل و عیال پر

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَا نِمِائَةِ دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَاَنْفِقْ عَلٰى عِيَالِكَ۔ خرچ کرو۔

قرض کی ادائیگی کا حکم:

آپ نے اس شخص کے غلام کو آزاد کرنے کے فعل کو باطل فرمایا اور فرمایا کہ پہلے قرض کی ادائیگی اور اہل وعیال کے نان نفقہ کی فکر ضروری ہے۔ غلام کو آزاد وغیرہ کرنا بعد میں ہے۔

۲۴۰۳: بَابُ الْقَضَاءِ فِيْ قَلِيْلِ الْمَالِ وَ كَثِيْرِهٖ

باب: فیصلہ کرنے میں تھوڑا اور زیادہ مال برابر ہے

۵۴۲۵ اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا الْعَلَاءُ عَنْ مَعْبَدِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ۔

۵۴۲۵: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ عزوجل نے اس کے لئے دوزخ واجب کر دی اور جنت اس کے لئے حرام کر دی۔ ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر چہ معمولی سی ہی چیز ہو آپ نے فرمایا: اگر چہ پیلو کے درخت کی ایک شاخ ہو۔

۲۴۰۴: بَابُ قَضَاءِ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ اِذَا عَرَفَهٗ

باب: جس وقت حاکم کسی شخص کو پہچان رہا ہو اور وہ شخص موجود نہ ہو تو اس کے بارے میں فیصلہ کرنا صحیح ہے

۵۴۲۶ اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَ وَلَدِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ اَفَاٰخُذُ مِنْ مَالِهٖ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَ وَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ۔

۵۴۲۶: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ہندہ رضی اللہ عنہا ابوسفیان رضی اللہ عنہ کی اہلیہ خدمت نبوی میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ابوسفیان ایک کنجوس شخص ہے وہ نہ تو مجھ کو اور نہ میری اولاد کو خرچہ دیتے ہیں کیا میں اُن کے مال میں سے بغیر اطلاع کے لے لوں؟ آپ نے فرمایا: تم اس قدر لے لو جس قدر تم کو اور تمہارے بچے کو کافی ہو۔

غیر موجود شخص سے متعلق فیصلہ:

مذکورہ بالا حدیث کا حاصل یہ ہے کہ اگر کوئی شخص قاضی یا حاکم کی مجلس میں حاضر نہ ہو لیکن حاکم یا قاضی اس کو پہچان رہا ہو تو ایسی صورت میں اس سے متعلق یعنی اس کی غیر موجودگی میں فیصلہ کرنا درست ہے جیسا کہ مذکورہ واقعہ پیش آیا۔ مذکورہ حدیث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مذکورہ صورت میں بقدر ضرورت لے لینا درست ہے۔

۲۴۰۵: اَلنَّهْيُ عَنْ اَنْ يَّقْضِيَ فِيْ قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ

باب: ایک حکم میں دو حکم کرنے سے متعلق

۵۴۲۷ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۲۷: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں

مُبَشِّرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ ابْنُ حُسَيْنٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ اِيَاسٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ وَ كَانَ عَامِلاً عَلٰى سِجِسْتَانَ قَالَ كَتَبَ اِلَيَّ اَبُوْ بَكْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَقْضِيَنَّ اَحَدٌ فِيْ قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ وَلَا يَقْضِيْ اَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہ حکم کرے کوئی شخص ایک مقدمہ میں دو مقدمات کا اور نہ کوئی حکم دے دو آدمیوں کے درمیان جس وقت وہ غصہ میں ہو (یعنی غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ کرے)۔

۲۳۰۶: بَابُ مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءَ

باب: فیصلہ کو کیا چیز توڑتی ہے؟

۵۴۲۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اُمِّ سَلَمَةَ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَلْحَنُ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاِنَّمَا اَقْضِيْ بَيْنَكُمَا عَلٰى نَحْوِ مَا اَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

۵۴۲۸: حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ میرے پاس جھگڑے (اور مقدمات) لاتے ہو میں تو انسان ہوں تمہارے میں سے کوئی شخص زبان دراز ہوتا ہے پھر میں فیصلہ کروں گا اُس پر جو سنوں گا پھر اگر میں کسی کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلواؤں تو وہ اس کو جائز نہ ہوگا بلکہ آگ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں۔

۲۳۰۷: بَابُ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ

باب: فتنہ فساد مچانے والا

۵۴۲۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ ح وَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ ابْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنِي ابْنُ جُرَيْجٍ عَنِ ابْنِ اَبِيْ مُلَيْكَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔

۵۴۲۹: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سب سے برا شخص اللہ عزوجل کے نزدیک جھگڑالو شخص ہے (یعنی جو دوسروں سے فتنہ فساد کرے)۔

۲۳۰۸: بَابُ الْقَضَاءِ فِيْمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهٗ بَيِّنَةٌ

باب: جہاں پر گواہ نہ ہوتو وہ کس طریقہ سے حکم دے

۵۴۳۰: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا اِلَى النَّبِيِّ فِيْ دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضٰى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

۵۴۳۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے دو آدمیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے سلسلہ میں جھگڑا کیا کسی کے پاس گواہ نہیں تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو آدھا آدھا دلا دیا۔

۲۳۰۹: بَابُ عِظَةِ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِيْنِ

باب: حاکم کا قسم دلانے کے وقت نصیحت کرنے سے متعلق

۵۴۳۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ مَسْرُوْقٍ قَالَ

۵۴۳۱: حضرت ابن ابی ملیکہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ دو لڑکیاں

حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ نَافِعِ بْنِ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرُزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذَلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعَى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتَّى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذَلِكَ فَسَرَّهُ۔

٢٤١٠ بَابُ كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

٥٤٣٢: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْحُومُ ابْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ عَنْ أَبِي نَعَامَةَ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللَّهُ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا آللَّهُ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهَمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

٥٤٣٣: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنِي إِبْرَاهِيمُ بْنُ طَهْمَانَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ قَالَ عِيسَى آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي۔

طائف میں موزے سیا کرتی تھیں ایک نکلی تو اس کے ہاتھ سے خون جاری ہو رہا تھا اس نے کہا میری ساتھی نے مجھ کو مارا اور دوسری نے انکار کیا میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو تحریر کیا انہوں نے جواب میں لکھا کہ رسول کریم ﷺ نے اسی طرح فیصلہ کیا ہے کہ قسم مدعا علیہ پر ہے اگر لوگوں کو ان کے دعوے کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسروں کے مالوں اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور اس خاتون کے سامنے پڑھ اس آیت کریمہ کو (آیت کریمہ ہے) إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ ۔ یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ عہد اور قسم کے عوض کچھ مالیت خریدتے ہیں ان کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے یہاں تک کہ آیت کریمہ کو ختم کیا پھر میں نے اس خاتون کو بلایا اور یہ آیت کریمہ تلاوت کی۔ اس نے اقرار کیا اپنے جرم کا جس وقت یہ خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ بھی مسرور ہوئے۔

باب: حاکم قسم کس طریقہ سے لے؟

۵۴۳۲: حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ معاویہؓ نے فرمایا کہ نبیؐ باہر نکلے صحابہؓ کے حلقہ پر آپ نے دریافت فرمایا تم کس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: اللہ سے دعا اور اس کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے اپنا دین ہم کو بتلایا اور ہم پر احسان کیا آپ کو بھیج کر۔ آپ نے فرمایا ہاں اللہ کی قسم! تم اس وجہ سے بیٹھے ہو؟ انہوں نے کہا اللہ کی قسم ہم اسی واسطے بیٹھے ہیں۔ آپ نے فرمایا میں نے تم کو اسلئے قسم نہیں دی کہ جھوٹا سمجھا بلکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور مجھے کہا کہ اللہ تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر کرتا ہے۔ (آپ نے صحابہ کو قسم دی اور یہی طریقہ ہے قسم لینے کا اللہ کے علاوہ اور کسی کی قسم نہیں کھانا چاہیے۔)

۵۴۳۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا چوری کرتے ہوئے تو اس سے فرمایا تو نے چوری کی؟ اس نے کہا نہیں! اللہ کی قسم کہ جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں نے اللہ عزوجل پر یقین کیا اور اپنی آنکھ (یعنی اپنے مشاہدہ کو) جھوٹا سمجھتا ہوں۔

(۵۰)

کتاب الاستعاذة

(اللہ عزوجل کی) پناہ چاہنا کے متعلق احادیث مبارکہ

۵۴۳۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَسِيْدُ بْنُ اَبِیْ اَسِيْدٍ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِيُصَلِّيَ بِنَا فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِیْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَیْءٍ۔

۵۴۳۴: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بن جبل سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد سے سنا کچھ بارش برسی اور اندھیرا چھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا پھر کچھ کہا جس کا یہ مطلب تھا. کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے نماز پڑھانے کے لئے تو آپ نے فرمایا کہو تو میں نے کہا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین (یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ صبح وشام) یہ سورتیں تم کو ہر ایک برائی سے بچا لیں گی۔

۵۴۳۵: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حَفْصُ بْنُ مَيْسَرَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِیْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَصَبْتُ خَلْوَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا۔

۵۴۳۵: حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک مرتبہ میں نے آپ کو تنہا پایا تو آپ کے پاس پہنچا۔ آپ نے فرمایا تم کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ یہاں تک کہ اس سورت کو ختم کیا (یعنی مکمل سورتیں تلاوت فرمائی) اس کے بعد (سورۂ ناس یعنی) . قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم فرمایا پھر فرمایا کہ نہیں لیکن لوگوں نے پناہ طلب کی دونوں سے بہتر۔

۵۴۳۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِیْ

۵۴۳۶: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول

الْقَعْنَبِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِيْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ اَحَدٌ۔

کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا ایک جہاد کے سفر میں۔ آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش ہو گیا۔ پھر آپ نے فرمایا کہو اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں سن کر خاموش رہا۔ پھر تیسری مرتبہ آپ نے فرمایا کہو (یعنی پڑھو) میں نے عرض کیا کیا کہوں (یعنی کیا پڑھوں) آپ نے فرمایا پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ چنانچہ میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ سورت کو مکمل کیا پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر فرمایا ان کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی (یعنی جیسی پناہ اس سورت میں مانگی گئی ہے کسی سورت میں پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ حَكِيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ ابْنُ سُلَيْمَانَ الْاَسْلَمِيُّ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قُلْ قُلْتُ وَمَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاَهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ اَوْلَا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ۔

۵۴۳۷: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ آپ نے پھر ان کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا ان سورتوں جیسی پناہ کسی نے نہیں مانگی یا لوگ ان جیسی پناہ نہیں مانگتے (یعنی ان سورتوں میں جیسی جامع اور موثر پناہ مانگی گئی ہے کسی سورت میں ایسی پناہ نہیں مانگی گئی)۔

۵۴۳۸: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ بْنِ الْحٰرِثِ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْعَبْدِاللّٰهِ اَنَّ ابْنَ عَابِسٍ الْجُهَنِيَّ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ اَلَا اَدُلُّكَ اَوْ قَالَ اَلَا اُخْبِرُكَ بِاَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُوْنَ قَالَ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّوْرَتَيْنِ۔

۵۴۳۸: حضرت عابس جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: اے عابس! کیا میں تجھ کو نہ بتلاؤں سب سے بہتر پناہ کہ جس سے پناہ مانگتے ہیں پناہ مانگنے والے۔ انہوں نے عرض کیا: کیوں نہیں بتائیں یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پڑھو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۳۹: اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ

۵۴۳۹: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى قَرَأْتُهَا فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتُ يَعْنِي بِمِثْلِهَا۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ایک سفید قسم کے خچر کا تحفہ آیا آپ اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چل پڑے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ پڑھو۔ انہوں نے عرض کیا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا پڑھو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ پھر اس کو دوبارہ پڑھا۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو پڑھا۔ آپ نے پہچان لیا کہ میں بہت خوش نہیں ہوا۔ یہ بات سن کر آپ نے فرمایا: ایسا لگتا ہے کہ تم نے اس کی قدر نہیں کی مجھ کو اس جیسی کوئی دوسری سورت نہیں ملی۔

۵۴۴۰: أَخْبَرَنَا مُوسَى بْنُ حِزَامٍ التِّرْمِذِيُّ قَالَ أَنْبَأَنَا أَبُو أُسَامَةَ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُعَاوِيَةَ ابْنِ صَالِحٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ۔

۵۴۴۰: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا سورۂ معوذتین کے بارے میں (یعنی ان سورتوں کو سیکھنا چاہا) حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا پھر آپ نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور یہی دونوں سورتیں تلاوت فرمائیں تاکہ تمام لوگ سن کر سیکھ لیں۔

۵۴۴۱: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ مَكْحُولٍ عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ۔

۵۴۴۱: حضرت عقبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر میں ان دونوں سورت کی تلاوت فرمائی۔

۵۴۴۲: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ أَخْبَرَنِي مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنِ ابْنِ الْحٰرِثِ وَهُوَ الْعَلَاءُ عَنِ الْقَاسِمِ مَوْلَى مُعَاوِيَةَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ

۵۴۴۲: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں سفر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا۔ اس دوران آپ نے ارشاد فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ! کیا میں تم کو سب سے بہتر سورتیں جو پڑھی گئی ہیں وہ دو سورت سکھلاؤں؟ پھر آپ نے مجھ کو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ سکھلائیں۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا میں زیادہ خوش نہیں ہوا جس وقت صبح کی نماز کے لیے آپ اترے تو آپ نے نماز میں یہی سورتیں تلاوت فرمائیں۔ جس وقت نماز سے فراغت ہوگئی تو آپ نے میری جانب دیکھا اور فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ تم کیا سمجھے؟

لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ اِلَیَّ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ کَیْفَ رَاَیْتَ۔

۵۴۴۳: اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ جَابِرٍ عَنِ الْقَاسِمِ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَیْنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَقَبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ اِذْ قَالَ اَلَا تَرْکَبُ یَا عُقْبَةُ فَاَجْلَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْکَبَ مَرْکَبَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا تَرْکَبُ یَا عُقْبَةُ فَاَشْفَقْتُ اَنْ یَکُوْنَ مَعْصِیَةً فَنَزَلَ وَ رَکِبْتُ هُنَیْهَةً وَ نَزَلْتُ وَ رَکِبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ اَلَا اُعَلِّمُكَ سُوْرَتَیْنِ مِنْ خَیْرِ سُوْرَتَیْنِ قَرَاَ بِهِمَا النَّاسُ فَاَقْرَاَنِیْ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَاُقِیْمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَاَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِیْ فَقَالَ کَیْفَ رَاَیْتَ یَا عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ اقْرَاْ بِهِمَا کُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ۔

۵۴۴۳: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کا جانور کھینچ رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کیا تم سوار نہیں ہوتے؟ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا خیال کیا اور عرض کیا میں کس طریقہ سے آپ کی سواری پر چڑھ سکتا ہوں۔ کچھ دیر کے بعد پھر آپ نے فرمایا تم سوار نہیں ہوتے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! میں ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ نافرمانی کرنے سے گناہ ہو جائے۔ پھر آپ اترے اور میں کچھ دیر کے لئے سوار ہوا پھر میں اترا اور آپ سوار ہوئے۔ آپ نے فرمایا میں تجھ کو دو بہتر سورت سکھلاؤں؟ جن کو لوگوں نے پڑھا ہے پھر آپ نے مجھے دو سورتیں: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائیں کہ اس دوران نماز کی تکبیر ہو گئی آپ آگے بڑھ گئے اور یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں پھر میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا تم کیا سمجھے اے عقبہ رضی اللہ عنہ! تم ان دونوں سورت کو پڑھو سونے اور اٹھنے کے وقت۔

۵۴۴۴: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنْ سَعِیْدٍ الْمَقْبُرِیِّ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ کُنْتُ اَمْشِیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ عَنِّیْ ثُمَّ قَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ عَنِّیْ فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَیَّ فَقَالَ یَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَاْتُهَا حَتّٰی اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا ذَا اَقُوْلُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَاْتُهَا حَتّٰی اَتَیْتُ عَلٰی اٰخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ

۵۴۴۴: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جا رہا تھا کہ اس دوران آپ نے فرمایا اے عقبہ! کہو۔ میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ (یعنی کیا پڑھوں؟) یا رسول اللہ! آپ خاموش ہو گئے پھر فرمایا: اے عقبہ! (عقبہ رضی اللہ عنہ نے پھر کہا) کیا پڑھوں؟ یا رسول اللہ! پھر آپ خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا خدا کرے پھر آپ فرمائیں۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ رضی اللہ عنہ کہو یعنی پڑھو۔ میں نے عرض کیا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں نے پڑھا یہاں تک کہ اس کو ختم کیا پھر آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا: کیا کہوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو: قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں نے اس کو پڑھا آخر تک۔ پھر اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کسی مانگنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا اور نہ کسی پناہ چاہنے والے نے

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

اس کے برابر پناہ چاہی۔

۵۴۴۵: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ يَزِيْدَ ابْنِ أَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ أَبِيْ عِمْرَانَ أَسْلَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى قَدَمِهٖ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ هُوْدٍ أَقْرِئْنِيْ سُوْرَةَ يُوْسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

۵۴۴۵: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا آپ سوار تھے میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے پڑھائیں سورہ ہود اور سورہ یوسف۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ہرگز نہیں پڑھو گے اللہ عزوجل کے نزدیک بہتر زیادہ سورہ فلق سے۔

۵۴۴۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا قَيْسٌ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلٰى آخِرِ السُّوْرَةِ۔

۵۴۴۶: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھ پر چند آیات نازل ہوئیں جن جیسی دیکھنے میں نہیں آئی۔ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ آخر تک اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔

۵۴۴۷: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ بَدَلٌ قَالَ حَدَّثَنَا شَدَّادُ بْنُ سَعِيْدٍ أَبُوْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدٌ الْجُرَيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ نَضْرَةَ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا ذَا أَقْرَأُ بِأَبِيْ أَنْتَ وَأُمِّيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا۔

۵۴۴۷: حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا اے جابر! پڑھو۔ میں نے عرض کیا: کیا پڑھوں؟ میرے والدین آپ پر فدا ہوں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھو۔ میں نے ان دونوں کو پڑھا پھر آپ نے فرمایا پڑھو تم ان جیسی (سورت) ہرگز نہ پڑھو گے۔

۲۲۱۲: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

باب: اس دل سے پناہ کہ جس میں خوف الٰہی نہ ہو

۵۴۴۸: أَخْبَرَنَا يَزِيْدُ بْنُ سِنَانٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ أَنْبَأَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِيْ سِنَانٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي الْهُذَيْلِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرٍو أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا

۵۴۴۸: حضرت عبداللہ بن عمر ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ چار باتوں سے پناہ مانگتے تھے اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے جو کہ خوف خداوندی نہ کرے اور اس دعا سے کہ جس کی قبولیت نہ ہو اور اس نفس سے کہ جو بھرتا ہو (یعنی جس نفس میں خشیت خداوندی نہ ہو)۔

تَشْبَعُ۔

۳۴۱۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ

باب: سینہ کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۴۴۹: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۴۹: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نامردی' کنجوسی' سینہ کے فتنہ اور عذاب قبر سے پناہ مانگتے تھے۔

۲۴۱۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

باب: کان اور آنکھ کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهُ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَ شَرِّ بَصَرِيْ وَ شَرِّ لِسَانِيْ وَ شَرِّ قَلْبِيْ وَ شَرِّ مَنِيِّيْ قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهٗ۔

۵۴۵۰: حضرت شکل بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے نبی! مجھ کو تعوذ بتلائیں جس سے میں (اللہ سے) پناہ مانگا کروں۔ آپ نے فرمایا کہو یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کان کی برائی سے' زبان کی برائی سے' دل کی برائی سے اور منی کی برائی سے۔ راوی نے بیان کیا کہ یہاں تک کہ میں نے یاد کر لیا۔ سعد نے کہا کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

خلاصۃ الباب ☆ برائی برائی ہے چاہے کان' زبان' دل کی ہو یا پھر ہاتھ سے بے محل اپنی منی کو ضائع کرنا اپنے ساتھ ظلم عظیم ہے منی کو ہاتھ سے بہانا یا نعوذ باللہ زنا کا ارتکاب کرنا کسی بھی طریقہ سے اپنی جوانی کو تباہ کرنا بہت برا فعل ہے انسان نامرد' بے اولاد' بیوی کے حقوق کی ادائیگی سے قاصر ہوتا ہے اور یہ سب کچھ اپنا ہی کیا دھرا ہوتا ہے بعد میں جب جوانی ختم ہوتی ہے بڑھاپے میں قدم ہوتا ہے تو مختلف قسم کی بیماریاں جنم لیتی ہیں گویا کہ منی کو ضائع کرنے سے انسان اپنا بہت کچھ ضائع کر بیٹھتا ہے اور ذہنی مریض یا عارضہ قلب میں مبتلا ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ہماری اس نوجوان نسل کو اس فعل بد سے بچائے تاکہ امت مسلمہ کو تندرست و توانا جوان مبلغ' مجاہد نصیب ہوں۔ آمین (جامی)

۲۴۱۵ باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۵۱: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُهُنَّ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: بزدلی اور نامردی سے پناہ مانگنا

۵۴۵۱: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے نقل کیا ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ ہم کو پانچ باتیں سکھلاتے تھے اور فرماتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دُعا مانگتے تھے کہ یا اللہ! پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری ذلیل عمر ہونے تک (یعنی ایسے بڑھاپے سے پناہ مانگتا ہوں کہ جس میں انسان خود اپنے سے عاجز ہو جاتا ہے قرآن کریم میں اس کو ارذل عمر فرمایا گیا ہے) اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری دنیا کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔

۲۴۱۶ باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۵۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ زَكَرِيَّا عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: کنجوسی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۵۲: حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ چیزوں' کنجوسی' نامردی' بڑی عمر' سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۳: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُعَلِّمُ الْغِلْمَانَ وَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

۵۴۵۳: حضرت عمرو بن میمون رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ کلمات سکھلاتے تھے جس طریقہ سے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پڑھا کرتے تھے اور نماز کے بعد پڑھتے تھے یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں کنجوسی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں میں ذلیل عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں دنیا کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے (راوی نے نقل کیا یہ حدیث میں نے حضرت مصعب رضی اللہ عنہ سے بیان کی انہوں نے کہا: سچ ہے)۔

۵۴۵۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى عَنْ مُعَاذِ ابْنِ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

۵۴۵۴: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یااللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی سے کنجوسی اور بڑھاپے سے اور زندگی اور موت کے فتنے

وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وعذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔ ہے۔

۲۴۱۷: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَمِّ

باب: رنج وغم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۵: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْحَاقَ عَنِ الْمِنْهَالِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

۵۴۵۵: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی سے اور نامردی سے اور لوگوں کے غالب آنے سے مجھ پر۔

۵۴۵۶: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ وَحَدِيْثُ ابْنِ فُضَيْلٍ خَطَاءٌ۔

۵۴۵۶: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مقرر تھیں کہ جن کو آپ نہیں چھوڑتے تھے (وہ دعائیں یہ ہیں) یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی سے اور لوگوں کے غلبہ سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ روایت ٹھیک ہے اور پہلی روایت خطاء ہے۔

۵۴۵۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرٌ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ قَالَ اَنَسٌ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدْعُو اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۵۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی' بڑھاپے نامردی' کنجوسی اور (قیامت کے قبل کے) دجال کے فتنہ اور عذاب قبر سے۔

۵۴۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى الصَّنْعَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۴۵۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سستی اور عاجزی اور بوڑھا ہونے' کنجوسی اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر اور زندگی اور موت سے۔

۲۴۱۸: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحُزْنِ

باب: رنج وغم سے پناہ مانگنا

۵۴۵۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْحَاتِمٍ السِّجِسْتَانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَجَاءٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَعِيْدُ بْنُ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو مَوْلَى الْمُطَّلِبِ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُطَّلِبِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا دَعَا قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ سَعِيْدُ ابْنُ سَلَمَةَ شَيْخٌ ضَعِيْفٌ وَاِنَّمَا اَخْرَجْنَاهُ لِلزِّيَادَةِ فِي الْحَدِيْثِ۔

۵۴۵۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت دُعا مانگتے تھے تو فرماتے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری رنج اور غم سے اور عاجزی اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے فساد سے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں سعید بن سلم ضعیف ہے اور ہم نے اس روایت کو تحریر کیا کیونکہ اس میں عبارت زائد ہے۔

۲۴۱۹: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ

باب: تاوان اور گناہ سے پناہ مانگنے کے بارے میں

۵۴۶۰: اَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ عُثْمَانَ بْنِ اَبِيْ صَفْوَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ سَلَمَةُ بْنُ سَعِيْدِ بْنِ عَطِيَّةَ وَكَانَ خَيْرَ اَهْلِ زَمَانِهٖ قَالَ حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ اِنَّهٗ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۵۴۶۰: حضرت اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکثر پناہ مانگتے تھے قرض داری اور گناہ سے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ قرض داری (یعنی مقروض ہونے سے) بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مقروض ہوگا تو وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

۲۴۲۰: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

باب: کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۱: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْحَاقَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ نُعَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِلَالُ بْنُ يَحْيٰى اَنَّ شُتَيْرَ بْنَ شَكَلٍ اَخْبَرَهٗ عَنْ اَبِيْهِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِهٖ فَاَخَذَ بِيَدِيْ ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِيْ وَ شَرِّ بَصَرِيْ وَ شَرِّ لِسَانِيْ وَ شَرِّ قَلْبِيْ وَ شَرِّ مَنِيِّيْ قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا

۵۴۶۱: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو کوئی تعوذ بتلائیں کہ جس کو میں پڑھ لیا کروں آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر فرمایا کہو میں پناہ مانگتا ہوں کان کی برائی اور نطفہ کی برائی سے (یعنی زنا کاری میں مبتلا ہونے سے)۔

قَالَ سَعْدٌ وَالْمِنِیُّ مَاؤُهٗ خَالَفَهٗ وَكِیْعٌ فِیْ لَفْظِهٖ۔

۲۴۲۱: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْبَصَرِ

۵۴۶۲: اَخْبَرَنَا عُبَیْدُ بْنُ وَكِیْعِ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ شُتَیْرِ بْنِ شَكَلٍ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِی الدُّعَاءَ اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ قُلْ اللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَلِسَانِیْ وَ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَكَرَهٗ۔

۲۴۲۲: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ

۵۴۶۳: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی عَنْ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُمَیْدٌ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۲۴۲۳: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ

۵۴۶۴: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَاضِرٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَاصِمٌ الْاَحْوَلُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ لَا اُعَلِّمُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یُعَلِّمُنَا یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَ الْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِیُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا یَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا یَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا یُسْتَجَابُ لَهَا۔

۵۴۶۵: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ

باب: آنکھ کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۲: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھے دُعا سکھلائیں کہ اس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! بچا مجھ کو کان اور آنکھ کی اور زبان اور دِل کی اور منی کی برائی (یعنی شرمگاہ کی برائی) سے۔

باب: سستی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۳: حضرت حمید سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا عذابِ قبر اور دجال کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں سستی' بڑھاپے' نامردی' کنجوسی اور دجال کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

باب: عاجزی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۶۴: حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا میں تم کو نہیں سکھلاتا مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو سکھلاتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی اور کنجوسی سے اور نامردی سے اور بڑھاپے اور عذابِ قبر سے یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے اور تو ہی اس کا مالک و مختار ہے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری اس دِل سے کہ جس میں درد نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر ہو اور اس علم سے جس میں نفع نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۴۶۵: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری عاجزی اور سستی

نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

اور کنجوسی اور نامردی اور بڑھاپے اور عذاب قبر اور زندگی اور موت کے فتنے سے۔

۲۴۲۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الذِّلَّةِ

باب: ذلت ورسوائی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۶ اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ خُشَيْشُ بْنُ اَصْرَمَ قَالَ حَدَّثَنَا حَبَّانُ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ خَالَفَهُ الْاَوْزَاعِیُّ۔

۵۴۶۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں فقیری سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کمی سے اور ذلیل ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری کسی پر ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

مظلوم بننے سے پناہ:

مذکورہ حدیث میں کمی سے پناہ مانگنے سے مراد ہے دین کی ضروریات میں کمی واقع ہونے سے اور مذکورہ حدیث میں ظالم بننے سے جس طریقہ سے پناہ مانگی گئی ہے اسی طرح سے مظلوم بننے سے بھی پناہ مانگی گئی ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی کو ایسا موقع نہیں دینا چاہیے کہ انسان مظلوم بنے یعنی کوئی اس پر ظلم کرے۔

۵۴۶۷ـ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِیْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ۔

۵۴۶۷ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے سے یا تم پر ظلم ہونے سے۔

۵۴۶۸ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ بْنُ عَبْدِالْوَارِثِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ اِسْحَاقَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ يَسَارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَظْلِمَ اَوْ

۵۴۶۸ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کمی اور فقیری اور رسوائی سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے۔

اُظْلَمَ۔

۲۴۲۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْقِلَّةِ

۵۴۶۹- اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُمَرُ يَعْنِيْ ابْنَ عَبْدِالْوَاحِدِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِسْحَاقُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَ مِنَ الْقِلَّةِ وَمِنَ الذِّلَّةِ وَاَنْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ۔

باب: (بے برکتی اور) کمی سے پناہ مانگنا

۵۴۶۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت سے اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۲۴۲۶: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْفَقْرِ

۵۴۷۰- اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُوْسَى بْنُ شَيْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ عَنْ اِسْحَاقَ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ طَلْحَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ جَعْفَرُ بْنُ عِيَاضٍ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَاَنْ تَظْلِمَ اَوْ تُظْلَمَ۔

باب: فقیری سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی فقیری اور کمی اور ذلت اور ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے۔

۵۴۷۱: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ يَعْنِي الشَّحَّامَ قَالَ حَدَّثَنَا مُسْلِمٌ يَعْنِي ابْنَ اَبِيْ بَكْرَةَ اَنَّهٗ كَانَ سَمِعَ وَالِدَهٗ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ فَجَعَلْتُ اَدْعُوْبِهِنَّ فَقَالَ يَا بُنَيَّ اَنّٰى عُلِّمْتَ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ قُلْتُ يَا اَبَتِ سَمِعْتُكَ تَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ فَاَخَذْتُهُنَّ عَنْكَ قَالَ فَالْزَمْهُنَّ يَا بُنَيَّ فَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْبِهِنَّ فِيْ دُبُرِ الصَّلَاةِ

۵۴۷۱: حضرت مسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا وہ نماز کے بعد فرماتے تھے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں کفر سے فقیری سے اور عذاب قبر سے تو میں بھی یہی دُعا مانگنے لگا۔ ان کے والد نے بیان کیا: بیٹا تم نے کیسے یہ دُعا سیکھی؟ انہوں نے کہا: اے میرے والد! میں نے آپ کو یہ دُعا مانگتے ہوئے سنا ہر ایک نماز کے بعد تو میں نے بھی یاد کر لی۔ ان کے والد نے کہا: اس دُعا کو اپنے ذمہ لازم قرار دے لو کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر ایک نماز کے بعد یہ دُعا مانگتے۔

۲۴۲۷: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۴۷۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ

باب: فتنۂ قبر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۲: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی

أُسَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَثِيرًا مَا يَدْعُو بِهَؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى اللَّهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَأَنْقِ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

اللہ علیہ وسلم اکثر مرتبہ یہ دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے فتنہ سے اور دوزخ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور عذاب قبر سے اور دجال کے فساد سے اور تنگ دستی کے فتنہ اور مال داری کے فتنہ سے اے خدا میری غلطیاں برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کے گناہ کو صاف کر دے جیسے تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے اور دور کر دے مجھ کو گناہوں سے اس قدر دور کر دے کہ جس قدر مشرق مغرب سے دور ہے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے سے اور گناہ اور مقروض ہونے سے۔

۲۲۲۸ بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

باب: جو نفس سیر نہ ہو اس سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۳ أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ عَنْ أَخِيهِ عَبَّادِ بْنِ أَبِي سَعِيدٍ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۵۴۷۳ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے خدا میں پناہ مانگتا ہوں تیری چار اشیاء سے (۱) اس علم سے کہ جو نفع نہ بخشے اور اس دل سے کہ جس میں خوف خداوندی نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۲۲۲۹ بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْجُوعِ

باب: بھوک سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۴ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنِ ابْنِ عَجْلَانَ عَنِ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

۵۴۷۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے اور برے ساتھی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری خیانت سے اور بری بات سے جو چھپی ہوئی ہو یعنی پوشیدہ ہو۔

۲۲۳۰ بَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ مِنَ الْخِيَانَةِ

باب: خیانت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۵ أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى قَالَ حَدَّثَنَا

۵۴۷۵ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عَجْلَانَ وَذَكَرَ اٰخَرَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری بھوک سے وہ میری ساتھی ہے اور خیانت سے وہ ایک بری عادت ہے۔

۲۴۳۱: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَ سُوْءِ الْاَخْلَاقِ

باب: دشمنی' نفاق اور برے اخلاق سے پناہ سے متعلق

۵۴۷۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ عَنْ حَفْصٍ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ثُمَّ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْاَرْبَعِ۔

۵۴۷۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو کہ نفع نہ دے اور اس دل سے جس میں کہ خوف نہ ہو اور اس دعا سے جو کہ قبول نہ ہو اور اس نفس سے جو کہ سیر نہ ہو پھر فرماتے تھے یا اللہ! میں ان چاروں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۷۷: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا ضُبَارَةُ عَنْ دُوَيْدِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ صَالِحٍ قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوْءِ الْاَخْلَاقِ۔

۵۴۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دشمنی' نفاق اور برے اخلاق و عادات سے۔

۲۴۳۲: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

باب: تاوان سے پناہ

۵۴۷۸: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ سُلَيْمَانُ بْنُ سُلَيْمٍ الْحِمْصِيُّ قَالَ حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عُرْوَةَ هُوَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقِيْلَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّكَ تُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ فَقَالَ اِنَّ الرَّجُلَ اِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَاَخْلَفَ۔

۵۴۷۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بہت پناہ مانگتے تھے گناہ اور قرض داری سے کسی نے دریافت کیا آپ نے فرمایا جس وقت انسان مقروض ہوتا ہے تو وہ جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

۲۴۳۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

باب: قرض سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۷۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ وَ ذَكَرَ اٰخَرَ قَالَ حَدَّثَنَا سَالِمُ بْنُ غَيْلَانَ التُّجِيْبِيُّ اَنَّهُ سَمِعَ دَرَّاجًا اَبَا السَّمْحِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا الْهَيْثَمِ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا سَعِيْدٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ۔

۵۴۷۹: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

قرض کا گناہ:

اس کا مطلب یہ ہے کہ جس طریقہ سے کفر عنداللہ نا قابل معافی جرم ہے اسی طرح قرض بندوں کا حق ہے وہ بھی نا قابل معافی ہے کیونکہ دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں لیکن قرض توبہ سے معاف نہیں ہوگا۔

۵۴۸۰: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ يَزِيْدَ الْمُقْرِئُ قَالَ حَدَّثَنَا حَيْوَةُ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِي السَّمْحِ عَنْ اَبِي الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ نَعَمْ۔

۵۴۸۰: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کفر سے اور قرض سے۔ ایک آدمی نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر فرما رہے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۴۳۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

باب: مقروض ہونے کے غلبہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ حُيَيُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِيُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۵۴۸۱: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگا کرتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں قرض سے اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمنوں کی ملامت سے۔

۲۴۳۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

باب: قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ

۵۴۸۲: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم

وَهُوَ ابْنُ يَزِيْدَ الْحُرْمِيُّ عَنْ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ اَبِيْ عَمْرٍو عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں رنج وغم اور کاہلی اور نامردی اور کنجوسی اور قرض داری کے بوجھ سے اور مردوں کے غلبہ سے (یعنی لوگوں کے فتنہ فساد مچانے سے)

۲۴۳۶: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى

باب: مالداری کے فتنہ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۸۳: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ النَّارِ وَ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ۔

۵۴۸۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عذابِ قبر سے اور دوزخ کے فتنہ سے اور دجال کے فتنہ سے یا اللہ! میرے گناہ دھو دے برف اور اولے کے پانی سے اور میرے قلب کو برائیوں سے صاف کر دے جس طریقہ سے کہ تو نے صاف کیا سفید کپڑے کو میل سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کاہلی' بڑھاپے اور مقروض ہونے اور گناہ سے۔

۲۴۳۷: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

باب: فتنۂ دُنیا سے پناہ مانگنا

۵۴۸۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَ يَرْوِيْهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۴: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کو یہ دُعا سکھلاتے تھے اور اس کو روایت کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں رسوا کرنے والی عمر تک زندہ رہنے سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اور عذابِ قبر سے۔

۵۴۸۵: اَخْبَرَنِيْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ عُمَيْرٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ

۵۴۸۵: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ دونوں حضرات نے بیان کیا کہ حضرت سعد رضی اللہ عنہ اپنے لڑکوں کو یہ دُعا سکھلاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھلاتا ہے اور

الْاَوْدِیِّ قَالَ کَانَ سَعْدٌ یُعَلِّمُ بَنِیْهِ هٰؤُلَاءِ الْکَلِمَاتِ کَمَا یُعَلِّمُ الْمُکْتِبُ الْغِلْمَانَ وَ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُبِهِنَّ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلَاةٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰی اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْیَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

بیان کرتے تھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ساتھ پناہ مانگتے تھے ہر نماز کے بعد یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں کنجوسی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں نامردی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ذلیل عمر تک زندہ رہنے سے اور اور تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۶ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ فَضَالَةَ عَنْ عُبَیْدِاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِیْلُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِوبْنِ مَیْمُوْنٍ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۶ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۷ اَخْبَرَنَا سُلَیْمَانُ بْنُ سَلْمٍ الْبَلْخِیُّ هُوَ اَبُوْ دَاوٗدَ الْمُصَاحِفِیُّ قَالَ اَنْبَاَنَا النَّضْرُ قَالَ اَنْبَاَنَا یُوْنُسُ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۷: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ بیان کرتے تھے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ اشیاء سے پناہ مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی اور کنجوسی اور بری عمر اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۸ اَخْبَرَنِیْ هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَیْنٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَیْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الشُّحِّ وَ الْجُبْنِ وَ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۴۸۸: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ مجھ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے نقل فرمایا آپ پناہ مانگتے تھے کنجوسی اور نامردی اور سینہ کے فتنے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۸۹ اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَیْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ اَبِیْ اِسْحَاقَ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَیْمُوْنٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَتَعَوَّذُ مُرْسَلٌ۔

۵۴۸۹ حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ جو اوپر کے مطابق ہے۔

۲۴۳۸: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

۵۴۹۰: اَخْبَرَنِیْ عُبَیْدُاللّٰهِ بْنِ وَكِیْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِیْ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَوْسٍ عَنْ بِلَالِ بْنِ یَحْیٰی عَنْ شُتَیْرِ ابْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَیْدٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ دُعَاءً اَنْتَفِعُ بِهٖ قَالَ اللّٰهُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ وَ لِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ ذَكَرَهٗ۔

باب: شرم گاہ کی برائی سے پناہ

۵۴۹۰: حضرت شکل رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن حمید سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا۔ میں نے کہا: یارسول اللہ! مجھ کو ایسی دُعا سکھلائیں کہ جس سے میں نفع حاصل کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! مجھ کو کان آنکھ اور زبان کی اور دِل کی برائی سے بچا۔

۲۴۳۹: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

۵۴۹۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ سَالِمُ بْنُ غَیْلَانَ عَنْ دَرَّاجٍ اَبِی السَّمْحِ عَنْ اَبِی الْهَیْثَمِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَیَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

باب: کفر کے شر سے پناہ

۵۴۹۱: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کفر سے اور محتاجی سے اور ایک شخص نے کہا دونوں برابر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جی ہاں۔

۲۴۴۰: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

۵۴۹۲: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِیِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَیْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ یُجْهَلَ عَلَیَّ۔

باب: گمراہی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۲: حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت مکان کے باہر تشریف لاتے تو فرماتے بسم اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیری اے پروردگار پھسل جانے سے (بلا ارادہ گناہ کرنے سے یا چلنے میں پاؤں کے پھسل جانے سے) یا راستہ بھول جانے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

۲۴۴۱: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

۵۴۹۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ السَّرْحِ قَالَ حَدَّثَنِیْ ابْنُ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ حُیَیُّ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِیُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ یَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ

باب: دُشمن کے غلبہ سے پناہ مانگنا

۵۴۹۳: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

۲۴۴۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

۵۴۹۴: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَنْبَاَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ حُيَيٌّ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْحُبُلِىُّ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ۔

باب: دشمنوں کی ملامت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری قرض کے غلبہ اور دشمن کے غلبہ سے اور دشمن کی ملامت سے۔

۲۴۴۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَرَمِ

۵۴۹۵: اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ هٰرُوْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِى الْعَاصِ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۵: حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دُعا مانگتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی' بڑھاپے اور نامردی اور عاجزی سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۴۹۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبْدِالْحَكَمِ عَنْ شُعَيْبٍ عَنِ اللَّيْثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ الْهَادِ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَ الْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ و اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ۔

۵۴۹۶: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاہلی اور بڑھاپے اور مقروض ہونے سے اور گناہ سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری قبر کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے۔

۲۴۴۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

۵۴۹۷: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِىْ صَالِحٍ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ دَرَكِ

باب: بری قضاء سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے تین چیزوں سے: بدبختی آنے سے' دشمنوں کی ملامت سے' بری قضاء سے' سخت بلا اور آفت سے۔ حضرت سفیان نے بیان کیا کہ

الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَذَكَرْتُ اَرْبَعَةً لِاَنِّيْ لَا اَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ۔

حدیث میں تین اشیاء تھیں لیکن میں نے چار نقل کی کیونکہ مجھ کو یاد نہیں رہا کہ کون سی اس میں نہیں تھی۔

۲۴۴۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ

باب: بدنصیبی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ سُمَيٍّ عَنْ اَبِيْ صَالِحٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَعِيْذُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ وَ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَ جَهْدِ الْبَلَاءِ۔

۵۴۹۸: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۴۴۶: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُنُوْنِ

باب: جنون سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۴۹۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا هَمَّامٌ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُنُوْنِ وَ الْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّءِ الْاَسْقَامِ۔

۵۴۹۹: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ فرماتے تھے: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں جنون' جذام' برص اور دوسری (مہلک) بیماریوں سے۔

۲۴۴۷: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ

باب: جنات کے نظر لگانے سے پناہ

۵۵۰۰: اَخْبَرَنَا هِلَالُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبَّادٌ عَنِ الْجُرَيْرِيِّ عَنْ اَبِيْ نَضْرَةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَيْنِ الْجَانِّ وَ عَيْنِ الْاِنْسِ فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ اَخَذَ بِهِمَا وَ تَرَكَ مَا سِوٰى ذٰلِكَ۔

۵۵۰۰: حضرت ابوسعید ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے جنات کی نظر سے اور انسانوں کی نظر (لگنے) سے اور پھر جس وقت قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق نازل ہوئی تو آپ نے ان کو لے لیا اور تمام کو چھوڑ دیا۔

۲۴۴۸: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكِبَرِ

باب: غرور کی برائی سے پناہ

۵۵۰۱: اَخْبَرَنَا مُوْسَى بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ عَنْ زَائِدَةَ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ وَ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۰۱: حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ پناہ مانگتے تھے سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور کنجوسی اور غرور کی برائی سے اور فتنہ دجال اور عذاب قبر سے۔

۲۲۴۹: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ اَرْذَلِ الْعُمُرِ

۵۵۰۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ مُصْعَبَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْبِهِنَّ وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: بُری عمر سے پناہ مانگنا

۵۵۰۲: حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنا اپنے والد سے وہ ہم کو سکھلاتے تھے پانچ باتیں جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دُعا مانگتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی اور پناہ مانگتا ہوں تیری نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۲۲۵۰: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ

۵۵۰۳: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يُوْنُسُ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ يَعْنِيْ اَبَاهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ بِجَمْعٍ اَلَا اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

باب: عمر کی برائی سے پناہ مانگنا

۵۵۰۳: حضرت عمرو بن میمون سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ حج ادا کیا وہ مزدلفہ میں کہتے تھے کہ میں نے خود سنا کہ باخبر ہو جاؤ کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے ان پانچ اشیاء سے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری کنجوسی سے اور نامردی سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری بری عمر سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری سینہ کے فتنہ سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے۔

۲۲۵۱: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ

۵۵۰۴: اَخْبَرَنَا اَزْهَرُ بْنُ جَمِيْلٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَ سُوْءِ الْمَنْظَرِ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ۔

باب: نفع کے بعد نقصان سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۰۴: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں۔

۵۵۰۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا جَرِيْرٌ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ

۵۵۰۵: عبداللہ بن سرجس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر کرتے تو فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا

ﷺ كَانَ اِذَا سَافَرَ قَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ۔

ہوں سفر کی سختی سے اور لوٹنے کے رنج و غم سے اور نفع کے بعد نقصان سے اور مظلوم کی بددعا سے اور بری بات دیکھنے سے گھر اور دولت میں اور اولاد میں۔

٢٣٥٢: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ

٥٥٠٦: اَخْبَرَنَا يُوْسُفُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ مَنْصُوْرٍ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَ دَعْوَةِ الْمَظْلُوْمِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ۔

باب: مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنے سے متعلق

٥٥٠٦: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن سرجس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر فرماتے تو پناہ مانگتے سفر کی سختی سے آخر تک جس طرح اوپر گزرا۔

٢٣٥٣: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

٥٥٠٧: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُمَرَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ مُقَدَّمٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بِشْرٍ الْخَثْعَمِيِّ عَنْ اَبِيْ زُرْعَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِاِصْبَعِهِ وَمَدَّ شُعْبَةُ بِاِصْبَعِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِي الْاَهْلِ وَالْمَالِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

باب: سفر سے واپسی کے وقت رنج و غم سے پناہ

٥٥٠٧: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت سفر شروع فرماتے اور سوار ہوتے اونٹ پر تو اشارہ فرماتے انگلی سے (یہ روایت نقل کرتے وقت شعبہ رحمۃ اللہ علیہ راوی نے انگلی کو لمبا کیا) پھر فرماتے: یا اللہ! تو ہی ساتھی ہے سفر میں اور خلیفہ ہے گھر اور مال میں۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے۔

خلیفہ بنانے کا مفہوم:

خلیفہ بنانے کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ! میں اب سفر میں روانہ ہو رہا ہوں میرے متعلقین کی تو ہی حفاظت کرنے والا ہے اور سفر سے واپسی کی مصیبت کا مطلب ہے کہ اے اللہ! میں سفر میں بھی آرام سے رہوں اور جب واپس آؤں تو خیر و عافیت سے واپس آؤں۔

٢٣٥٤: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

٥٥٠٨: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

باب: برے پڑوسی سے پناہ مانگنا

٥٥٠٨: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی خراب پڑوسی سے پناہ مانگو رہائش کی جگہ میں کیونکہ جنگل کا پڑوسی تو ہٹ جاتا ہے (یعنی جنگل کا پڑوس اس قدر مستحکم نہیں ہے کہ جس قدر بستی اور آبادی کا پڑوس ہے کیونکہ وہ اپنی جگہ قائم رہتا ہے)

۲۴۵۵: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

۵۵۰۹: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمَاعِيْلُ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ اَبِیْ عَمْرٍو اَنَّهٗ سَمِعَ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِیْ طَلْحَةَ الْتَمِسْ لِیْ غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِیْ فَخَرَجَ بِیْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِیْ وَرَاءَهٗ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهٗ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَ غَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

باب: لوگوں کے فساد سے پناہ سے متعلق

۵۵۰۹: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا تم لوگ اپنے لوگوں میں سے ایک لڑکا میرے واسطے میری خدمت کرنے کے لئے تلاش کرو۔ چنانچہ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے لے کر روانہ ہوئے اپنے پیچھے بٹھلائے ہوئے سواری پر اور میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جس وقت آپ نیچے اترتے تو میں سنتا آپ اکثر و بیشتر فرماتے یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں بڑھاپے اور رنج اور عاجزی اور کاہلی اور کنجوسی اور نامردی اور مقروض ہونے کے بوجھ سے اور لوگوں کے فساد سے۔

۲۴۵۶: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

۵۵۱۰: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيٰی عَنْ عَمْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يَسْتَعِيْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ قَالَ وَ قَالَ اِنَّكُمْ تُفْتَنُوْنَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ۔

باب: فتنہ دجال سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۰: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے اللہ کی قبر کے عذاب سے اور فتنہ دجال سے اور فرماتے تھے کہ تم کو قبروں میں فتنہ ہوگا (یعنی قبور میں تم لوگ آزمائے جاؤ گے کوئی کسی طرح اور کوئی کسی طرح)

۲۴۵۷: باب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

۵۵۱۱: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ مُوْسَى ابْنِ عُقْبَةَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ هُرْمُزَ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

باب: عذاب دوزخ اور دجال کے شر سے پناہ سے متعلق

۵۵۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ کی دوزخ کے عذاب سے اور میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں دجال کی برائی سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۲: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ اَبِیْ كَثِيْرٍ اَنَّ اَبَا

۵۵۱۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگتا ہوں میں اللہ تعالیٰ

أُسَامَةَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

۲۴۵۸: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْإِنْسِ

۵۵۱۳: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ عَوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ أَبِي عُمَرَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ خَشْخَاشٍ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ وَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِيهِ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا ذَرٍّ تَعَوَّذْ بِاللَّهِ مِنْ شَرِّ شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قُلْتُ أَوَ لِلْإِنْسِ شَيَاطِينُ قَالَ نَعَمْ.

۲۴۵۹: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا

۵۵۱۴: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ وَ مَالِكٌ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنِ الْأَعْرَجِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

۵۵۱۵: أَخْبَرَنَا عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ أَخْبَرَنِي يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ يَقُولُ عُوذُوا بِاللَّهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ.

۵۵۱۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا عَلْقَمَةَ الْهَاشِمِيَّ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ أَطَاعَنِي فَقَدْ أَطَاعَ اللَّهَ وَمَنْ

کی عذاب قبر سے اور آگ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہوں اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

باب: انسانوں کے شر سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۳: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں گیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پر تشریف فرما تھے۔ میں آپ کے پاس جا کر بیٹھ گیا۔ آپ نے فرمایا: اے ابوذر! تم پناہ مانگو اللہ تعالیٰ کی جنات کے شیاطین سے اور انسانوں کے شیاطین سے۔ میں نے عرض کیا: کیا انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: جی ہاں (بالکل)۔

باب: زندگی کے فتنہ سے پناہ مانگنا

۵۵۱۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ اللہ تعالیٰ کی عذاب قبر سے پناہ مانگو اللہ تعالیٰ سے زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۵: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے پانچ اشیاء سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: پناہ مانگو اللہ کی عذاب سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

۵۵۱۶: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے کہ جس نے میری فرمانبرداری کی اس نے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے جس نے میری نافرمانی کی تو اس نے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی اور آپ پناہ مانگتے تھے عذاب قبر سے

عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَكَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ جَهَنَّمَ وَ فِتْنَةِ الْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

اور عذاب دوزخ سے اور زندوں اور مردوں کے فتنے اور فتنہ دجال سے۔

۵۵۱۷۔ اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْوَلِيْدِ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِیْ عَلْقَمَةَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مِنْ فِيْهِ اِلٰی فِیَّ قَالَ وَ قَالَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ اسْتَعِيْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ خَمْسٍ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگ پناہ مانگو پانچ اشیاء سے (۱) عذاب دوزخ سے (۲) عذاب قبر سے (۳) زندگی اور (۴) موت کے فتنے سے (۵) فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۰: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ

باب: فتنہ موت سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۱۸۔ اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزُّبَيْرِ عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ قُوْلُوْا اللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

۵۵۱۸: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو یہ دُعا ایسے سکھلاتے تھے جیسے قرآن کی سورت سکھلاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ! ہم پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب دوزخ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری عذاب قبر سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری دجال کے فتنہ سے اور پناہ مانگتے ہیں تیری زندگی اور موت کے فتنہ سے۔

۵۵۱۹۔ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَيْمُوْنٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ عَمْرٍو عَنْ طَاؤُسٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۵۵۱۹: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے اور پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ اور عذاب قبر اور فتنہ دجال سے۔

۲۲۶۱: بَابُ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

باب: عذاب قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۰۔ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ عَنْ مَالِكٍ عَنْ اَبِی الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ يَقُوْلُ فِیْ دُعَائِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ

۵۵۲۰: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دعا میں فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں تیری دوزخ کے عذاب سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری عذاب قبر سے اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ دجال سے اور پناہ مانگتا ہوں تیری فتنہ زندگی اور فتنہ موت

جَهَنَّمَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

ہے۔

۲۴۶۲: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

۵۵۲۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَاصِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ كَثِيْرٍ الْمُقْبُرِيُّ عَنِ اللَّيْثِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا خَطَاٌ وَالصَّوَابُ سُلَيْمَانُ بْنُ سِنَانٍ۔

باب: فتنہ قبر سے پناہ مانگنا

۵۵۲۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم دعا میں فرماتے یا اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر سے اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ سے۔ حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اس حدیث کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے حضرت سلیمان بن یسار کے بجائے سلیمان بن سنان صحیح ہے۔

۲۴۶۳: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ

۵۵۲۲: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ عَنِ الْاَعْرَجِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ اللّٰهِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ عُوْذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

باب: اللہ عزوجل کے عذاب سے پناہ مانگنا

۵۵۲۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پناہ مانگو اللہ کی اس کے عذاب سے پناہ مانگو اللہ کی زندگی اور موت کے فتنہ سے پناہ مانگو اللہ کی فتنہ دجال سے۔

۲۴۶۴: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ

۵۵۲۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ الْعَقَدِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُدَيْلِ ابْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَالْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

باب: عذابِ دوزخ سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۳: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ دجال سے۔

۲۴۶۵: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

۵۵۲۴: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَمْرٍو عَنْ يَحْيٰى اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

باب: آگ کے عذاب سے پناہ

۵۵۲۴: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پناہ مانگو اللہ کی دوزخ کے عذاب سے اور عذاب قبر سے اور زندگی اور موت کے فتنہ سے اور دجال کی برائی سے۔

ﷺ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ۔

۲۲۶۶: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ حَرِّ النَّار

باب: دوزخ کی گرمی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۵: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ قَالَ حَدَّثَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ حَسَّانَ عَنْ جَسْرَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَائِيْلَ وَ مِيْكَائِيْلَ وَ رَبَّ اِسْرَافِيْلَ اَعُوْذُبِكَ مِنْ حَرِّ النَّارِ وَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

۵۵۲۵: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے پروردگار! حضرت جبرئیل علیہ السلام' میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے۔ پناہ مانگتا ہوں میں تیری دوزخ کی گرمی اور عذاب قبر سے۔

۵۵۲۶: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ سَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ الْحٰرِثِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ حَبِيْبٍ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ سِنَانٍ الْمُزَنِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ ﷺ يَقُوْلُ فِيْ صَلَاتِهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا الصَّوَابُ۔

۵۵۲۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں فرماتے تھے' یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور زندگی اور موت کے فتنہ اور دوزخ کی گرمی سے۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت ٹھیک ہے۔

۵۵۲۷: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْ اِسْحَاقَ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ الْجَنَّةُ اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَمَنِ اسْتَجَارَ مِنَ النَّارِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ قَالَتِ النَّارُ اللّٰهُمَّ اَجِرْهُ مِنَ النَّارِ۔

۵۵۲۷: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے جنت مانگتا ہے تین مرتبہ تو اس سے جنت کہتی ہے یا اللہ! اس کو جنت میں داخل کر اور جو شخص دوزخ سے تین مرتبہ پناہ مانگتا ہے تو دوزخ کہتی ہے یا اللہ! اس کو دوزخ سے محفوظ فرما۔

۲۲۶۷: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا صُنِعَ

باب: (ہر قسم کے) کاموں کی بُرائی سے پناہ مانگنا

۵۵۲۸: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ وَ هُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ الْمُعَلِّمُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اِنَّ سَيِّدَ الْاِسْتِغْفَارِ اَنْ يَقُوْلَ الْعَبْدُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ

۵۵۲۸: حضرت شداد بن اوس سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا' سیّد الاستغفار یہ ہے کہ بندہ یہ کہے: یا اللہ! تو میرا پروردگار ہے علاوہ تیرے کوئی اور معبودِ برحق نہیں ہے' تو نے مجھ کو پیدا کیا' میں تیرا بندہ ہوں اور میں تیرے اقرار اور وعدہ پر ہوں جہاں تک کہ مجھ سے ہوسکتا ہے تیری پناہ مانگتا ہوں برائی سے اپنے کاموں میں اور

خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَ وَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِذَنْبِیْ وَ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُصْبِحُ مُوْقِنًا بِهَا فَمَاتَ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَاِنْ قَالَهَا حِیْنَ یُمْسِیْ مُوْقِنًا بِهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ خَالَفَهُ الْوَلِیْدُ بْنُ ثَعْلَبَةَ۔

اقرار کرتا ہوں اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا مجھ پر۔ بخش دے مجھ کو کوئی نہیں بخشا گناہوں کو مگر تو پھر اگر یہ دُعا صبح کے وقت پڑھے اس پر یقین کر کے اور مر جائے تو جنت میں داخل ہوگا اور شام کے وقت پڑھے اس کو یقین کر کے تو جب بھی جنت میں داخل ہوگا۔

۲۴۶۸: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلَ وَذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰی هِلَالٍ

باب: اعمال کی بُرائی سے پناہ مانگنے سے متعلق

۵۵۲۹: اَخْبَرَنَا یُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ وَهْبٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ مُوْسَی بْنُ شَیْبَةَ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنْ عَبْدَةَ عَنْ اَبِیْ لُبَابَةَ اَنَّ ابْنَ یَسَافٍ حَدَّثَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا یَدْعُوْ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ مَوْتِهٖ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ یَدْعُوْ بِهِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۲۹: حضرت عبدہ بن ابی لبابہ سے روایت ہے کہ ابن یساف نے ان سے دریافت فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی وفات سے قبل اکثر کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۰: اَخْبَرَنَا عِمْرَانُ بْنُ بَكَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُو الْمُغِیْرَةِ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ عَبْدَةُ قَالَ حَدَّثَنِی ابْنُ یَسَافٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ مَا كَانَ اَكْثَرُ مَا كَانَ یَدْعُوْ بِهِ النَّبِیُّ ﷺ قَالَتْ كَانَ اَكْثَرُ دُعَائِهٖ اَنْ یَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَالَمْ اَعْمَلْ بَعْدُ۔

۵۵۳۰: حضرت ابن یساف بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ ؓ سے دریافت کیا گیا کہ حضور ﷺ کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا: آپ ﷺ کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۱: اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ قُدَامَةَ عَنْ جَرِیْرٍ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ یَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ ابْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَاَلْتُ اُمَّ الْمُؤْمِنِیْنَ عَائِشَةَ عَمَّا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَدْعُوْ قَالَتْ كَانَ یَقُوْلُ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ اَعْمَلْ۔

۵۵۳۱: حضرت فروہ بن نوفل سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ ؓ سے دریافت کیا کہ رسول کریم ﷺ کیا دُعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا: آپ دُعا مانگتے کہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری برائی سے ان کاموں میں جو کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیے۔

۵۵۳۲: اَخْبَرَنَا هَنَّادٌ عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ عَنْ

۵۵۳۲: حضرت عائشہ ؓ فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ یہ دعا کثرت

حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

سے مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۲۴۶۹: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ مَا لَمْ يَعْمَلْ

باب: جو اعمال انجام نہیں دیئے اُن کے شر سے پناہ

۵۵۳۳: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْأَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ حُصَيْنٍ عَنْ هِلَالِ بْنِ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ فَقُلْتُ حَدِّثِيْنِيْ بِشَيْءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۳: فروہ بن نوفل کہتے ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۵۵۳۴: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ حُصَيْنٍ سَمِعْتُ هِلَالًا بْنَ يَسَافٍ عَنْ فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَخْبِرِيْنِيْ بِدُعَاءٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدْعُوْ بِهٖ قَالَتْ كَانَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ۔

۵۵۳۴: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا گیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعا کثرت سے مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کثرت سے یہ دعا مانگا کرتے تھے 'اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنے عمل کی برائی سے جو میں کر چکا اور جو میں نے ابھی نہیں کیا۔

۲۴۷۰: بَابُ الْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخَسْفِ

باب: زمین میں دھنس جانے سے متعلق

۵۵۳۵: أَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ دُكَيْنٍ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ جُبَيْرُ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ قَالَ جُبَيْرٌ وَهُوَ الْخَسْفُ قَالَ عُبَادَةُ فَلَا أَدْرِيْ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أَوْ قَوْلُ جُبَيْرٍ۔

۵۵۳۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یا اللہ! میں تیری برائی کی پناہ مانگتا ہوں (یعنی برے کام سے میں پناہ مانگتا ہوں) کہ پھنس جاؤں آفت میں نیچے (زمین) کی جانب سے یہ حدیث مختصر ہے حضرت جبیر علیہ نے کہا نیچے کی برائی سے مراد زمین میں دھنس جانا ہے۔ حضرت عبادہ نے کہا میں واقف نہیں کہ یہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے یا حضرت جبیر رضی اللہ عنہ کا؟

۵۵۳۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْخَلِيْلِ قَالَ حَدَّثَنَا مَرْوَانُ هُوَ ابْنُ مُعَاوِيَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ عَبْدِالْعَزِيْزِ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ مُسْلِمٍ الْفَزَارِيِّ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُوْلُ

۵۵۳۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مذکورہ بالا دعا مروی ہے لیکن اس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: أَعُوْذُبِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ۔

اللّٰهُمَّ فَذَكَرَ الدُّعَاءَ وَقَالَ فِيْ اٰخِرِهٖ اَعُوْذُبِكَ اَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِيْ يَعْنِيْ بِذٰلِكَ الْخَسْفَ۔

۲۴۷۱: بَاب الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ

۵۵۳۷: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا الْفَضْلُ بْنُ مُوْسٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۸: اَخْبَرَنَا يُوْنُسُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَنَسُ بْنُ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ صَيْفِيٍّ عَنْ اَبِي الْيَسَرِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُوْ فَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ وَالتَّرَدِّيْ وَالْهَدْمِ وَالْغَمِّ وَالْحَرِيْقِ وَ الْغَرَقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

۵۵۳۹: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ صَيْفِيٌّ مَوْلٰى اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ عَنْ اَبِي الْاَسْوَدِ السَّلَمِيِّ هٰكَذَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ التَّرَدِّيْ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرِيْقِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ يَتَخَبَّطَنِي الشَّيْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ فِيْ سَبِيْلِكَ مُدْبِرًا وَاَعُوْذُبِكَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِيْغًا۔

باب: گرنے اور مکان تلے دب جانے سے پناہ

۵۵۳۷: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۸: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریمؐ فرماتے تھے: یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں رذیل عمر سے اوپر سے گرنے سے اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے اور غم سے اور جل جانے سے اور پانی میں غرق ہونے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۵۵۳۹: حضرت ابوالیسر سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ یا اللہ! میں پناہ مانگتا ہوں اوپر سے گرنے سے (جیسے کسی بلندی یا پہاڑ وغیرہ سے گرنے سے) اور مکان گرنے سے اور اس میں دب جانے سے یا پانی میں غرق ہونے سے اور جل جانے سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری شیطان کے بہکانے سے موت کے وقت اور پناہ مانگتا ہوں تیری راستہ میں مرنے سے پشت موڑ کر اور میں پناہ مانگتا ہوں تیری سانپ کے زہر سے مرنے سے (یعنی سانپ کے ڈسنے سے)۔

۲۴۷۲: بَابِ الْاِسْتِعَاذَةُ بِرِضَاءِ اللّٰهِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ تَعَالٰی

۵۵۴۰: اَخْبَرَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنِي الْعَلَاءُ بْنُ هِلَالٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ زَيْدٍ عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ مَسْرُوْقِ بْنِ الْاَجْدَعِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ طَلَبْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِيْ فِرَاشِيْ فَلَمْ اُصِبْهُ فَضَرَبْتُ بِيَدِيْ عَلٰى رَأْسِ الْفِرَاشِ فَوَقَعَتْ يَدِيْ عَلٰى اَخْمَصِ قَدَمَيْهِ فَاِذَا هُوَ سَاجِدٌ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ عِقَابِكَ وَاَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَ اَعُوْذُبِكَ مِنْكَ۔

باب: اللہ عزّ وجل کے غصہ سے پناہ مانگنے سے متعلق' اُسکی رضا کے ساتھ

۵۵۴۰: سیدہ امّ المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک رات اپنے بستر پر تلاش کیا تو آپ کو نہیں پایا۔ میں نے اپنا ہاتھ پھیرا میرا ہاتھ آپ کے پاؤں پر لگا اس جگہ پر جو کہ چلتے وقت زمین سے اُٹھا رہتا ہے۔ معلوم ہوا کہ آپ سجدہ میں ہیں۔ آپ فرما رہے تھے: (اے اللہ!) پناہ مانگتا ہوں تیری معافی کی تیرے عذاب سے' پناہ مانگتا ہوں میں تیری رضامندی کی تیری غصہ سے' پناہ مانگتا ہوں تیری تجھ سے۔

۲۴۷۳: بَابِ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضِيْقِ الْمَقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

۵۵۴۱: اَخْبَرَنِيْ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ يَعْقُوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ الْحُبَابِ اَنَّ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَالِحٍ حَدَّثَهُ وَ حَدَّثَنِيْ اَزْهَرُ بْنُ سَعِيْدٍ يُقَالُ لَهُ الْحِرَازِيُّ شَامِيٌّ عَزِيْزُ الْحَدِيْثِ عَنْ عَاصِمِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ بِمَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَفْتَتِحُ قِيَامَ اللَّيْلَ قَالَتْ سَاَلْتَنِيْ عَنْ شَيْءٍ مَا سَاَلَنِيْ عَنْهُ اَحَدٌ كَانَ يُكَبِّرُ عَشْرًا وَ يُسَبِّحُ عَشْرًا وَ يَسْتَغْفِرُ عَشْرًا وَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَ يَتَعَوَّذُ مِنْ ضِيْقِ الْمُقَامِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

باب: قیامت کے دن جگہ کی تنگی سے پناہ سے متعلق

۵۵۴۱: حضرت عاصم بن حمید سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم رات کی نماز کا کس دُعا سے آغاز فرماتے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھ سے ایک ایسی بات دریافت کی جو کہ کسی نے نہیں پوچھی تھی۔ آپ تکبیر فرماتے تھے دس بار اور سبحان اللہ پڑھتے تھے دس مرتبہ اور استغفار فرماتے تھے دس مرتبہ اور فرماتے تھے: یا اللہ! بخش دے مجھ کو اور ہدایت فرما مجھ کو اور مجھ کو رزق عطا فرما اور مجھ کو تندرست رکھ اور پناہ مانگتے تھے جگہ کی تنگی سے قیامت کے دن۔

۲۴۷۴: بَابِ الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

۵۵۴۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ عَنْ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ مُحَمَّدُ بْنُ عَجْلَانَ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ

باب: اُس دُعا سے پناہ مانگنا جو سنی نہ جائے

۵۵۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یا اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس علم سے جو نفع نہ بخشے اور اس دِل سے کہ جس میں خوف

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ سَعِيْدٌ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ بَلْ سَمِعَهُ مِنْ اَخِيْهِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ۔

خداوندی نہ ہواور اس دل سے جو نہ بھرے اور اس دُعا سے جو نہ سنی جائے۔

۵۵۴۳: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ فَضَالَةَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيٰى ابْنُ يَحْيٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ ابْنُ سَعْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَخِيْهِ عَبَّادِ ابْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا يَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

۵۵۴۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں باقی ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔

۲۲۷۵: باب اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْتَجَابُ

باب: ایسی دُعا سے پناہ مانگنے سے متعلق جو قبول نہ ہو

۵۵۴۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ عَاصِمِ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحٰرِثِ قَالَ كَانَ اِذَا قِيْلَ لِزَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ حَدِّثْنَا مَا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا اُحَدِّثُكُمْ اِلَّا مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَدَّثَنَا بِهِ وَ يَاْمُرُنَاَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِيْ تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا اَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَ دَعْوَةٍ لَا تُسْتَجَابُ۔

۵۵۴۴: حضرت عبداللہ بن ابی حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ جس وقت یہ کہتے تم نقل کرو جو تم نے سنا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے۔ وہ فرماتے تھے میں نہیں بیان کروں گا تم سے مگر جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیان کرتے تھے ہم سے اور حکم دیتے تھے ہم کو یہ کہنے کا اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور سستی اور کنجوسی اور نامردی اور ضعیفی اور عذاب قبر سے۔ یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ عطا فرما دے اور اس کو پاک فرما دے تو بہترین پاک کرنے والا ہے تو مالک اور مختار ہے اس کا اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس نفس سے جو سیر نہ ہو اور اس دل سے جس میں کہ خوف خداوندی نہ ہو اور اس دُعا سے جو کہ قبول نہ ہو۔

۵۵۴۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهٖ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اَزِلَّ اَوْ اَضِلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْهَلَ اَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

۵۵۴۵: اُمّ المؤمنین سیدہ اُمّ سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم جس وقت اپنے مکان سے نکلتے تو فرماتے: نکلتا ہوں اللہ کا نام لے کر اے میرے پالنے والے! میں پناہ مانگتا ہوں تیری پھسلنے سے اور گمراہ ہونے سے اور ظلم کرنے سے یا مجھ پر ظلم ہونے سے یا جہالت کرنے سے یا مجھ پر جہالت ہونے سے۔

(۵۱)

کتاب الأشربة

شرابوں کی (حرمت کی بابت) احادیثِ مبارکہ

٢٢٧٤: باب تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ

قَالَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالٰى يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ.

باب: شراب کی حرمت سے متعلق

اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اے اہل ایمان! شراب اور جوا اور بت اور پانسے (کے تیر) یہ تمام کے تمام ناپاک ہیں شیطان کے کام ہیں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان میں دشمنی اور لڑائی پیدا کرا دے شراب پلا اور جوا کھلا کر اور روک دے تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے تو تم لوگ چھوڑتے ہو یا نہیں''۔

٥٥٣٦: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرٍ اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ اِسْحٰقَ السُّنِّيُّ قِرَآءَةً عَلَيْهِ فِيْ بَيْتِهٖ قَالَ اَنْبَاَنَا الْاِمَامُ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَحْمَدُ بْنُ شُعَيْبٍ النَّسَائِيُّ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْرَائِيْلُ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ مَيْسَرَةَ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ قَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ عُمَرُ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ

٥٥٣٦: حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس وقت شراب کے حرام ہونے کی آیت کریمہ نازل ہوئی تو انہوں نے دعا فرمائی: اے اللہ! شراب کے متعلق ہم لوگوں کے لیے کوئی واضح حکم ارشاد فرما دیں تو وہ آیت کریمہ جو سورۂ بقرہ میں ہے یعنی: یَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ آخر تک نازل ہوئی۔ یعنی: لوگ تم سے شراب اور جوئے سے متعلق سوال کرتے ہیں آپ فرما دیں کہ ان دونوں میں بڑا گناہ ہے اور نفع بھی ہے لیکن (ان کا) گناہ نفع سے زیادہ ہے۔ اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو طلب کیا گیا اور ان کو وہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا: اے اللہ! ہم کو صاف صاف ارشاد فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۂ نساء میں ہے۔ اے ایمان والو تم نماز کے پاس نہ جاؤ (یعنی نماز نہ پڑھو) ایسی حالت میں کہ جب تم نشہ میں ہو تو

سُكَارٰى) فَكَانَ مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قَامَ الصَّلَاةَ نَادٰى لَا تَقْرَبُوا الصَّلَاةَ وَاَنْتُمْ سُكَارٰى فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِى الْخَمْرِ بَيَانًا شَافِيًا فَنَزَلَتِ الْاٰيَةُ الَّتِىْ فِى الْمَائِدَةِ فَدُعِىَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَلَمَّا بَلَغَ فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ قَالَ عُمَرُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منادی کرنے والا جس وقت نماز کے لیے کھڑا ہوتا تو وہ آواز دیتا کہ نہ نماز پڑھو جس وقت نشہ میں ہو تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت کریمہ سنائی گئی تو انہوں نے فرمایا ہم کو شراب کے متعلق صاف صاف بیان فرما دے پھر وہ آیت کریمہ نازل ہوئی جو کہ سورۂ مائدہ میں ہے پھر (تیسری مرتبہ) عمرؓ کو بلایا گیا اور ان کو یہ آیت سنائی گئی جس وقت فَهَلْ اَنْتُمْ مُنْتَهُوْنَ پر پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم نے چھوڑا ہم نے چھوڑا۔

۲۴۷۷: بَابِ: ذِكْرُ الشَّرَابِ الَّذِىْ اُهْرِيْقَ بِتَحْرِيْمِ الْخَمْرِ

باب: جس وقت شراب کی حرمت نازل ہوئی تو کس قسم کی شراب بہائی گئی

۵۵۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِى ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ اَنَّ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَخْبَرَهُمْ قَالَ بَيْنَا اَنَا قَائِمٌ عَلَى الْحَيِّ وَاَنَا اَصْغَرُهُمْ سِنًّا عَلٰى عُمُوْمَتِىْ اِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّهَا قَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاَنَا قَائِمٌ عَلَيْهِمْ اَسْقِيْهِمْ مِنْ فَضِيْخٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اكْفِئْهَا فَكَفَاْتُهَا فَقُلْتُ لِاَنَسٍ مَا هُوَ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ قَالَ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَنَسٍ كَانَ خَمْرُهُمْ يَوْمَئِذٍ فَلَمْ يُنْكِرْ اَنَسٌ۔

۵۵۴۷: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اپنے قبیلہ میں کھڑا ہوا تھا اپنے چچاؤں کے پاس اور میں سب سے زیادہ کم عمر تھا اس دوران ایک آدمی آیا اور اس نے کہا شراب حرام ہوگئی اور میں کھڑا ہوا ان کو فضیخ پلا رہا تھا انہوں نے کہا تم اس کو پلٹ دو۔ میں نے وہ اُلٹ دی۔ حضرت سلیمان نے کہا وہ شراب کس چیز کی تھی؟ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: گدری کھجور اور خشک کھجور کی۔ حضرت ابوبکر بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: کیا ان دنوں لوگ وہی شراب پیا کرتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ سنا اور اس کا انکار نہیں فرمایا۔

فضیخ کیا ہے؟

مندرجہ بالا حدیث میں مذکور فضیخ شراب کی ایک قسم ہے جو کہ گدری کھجور کو توڑ تیار کی جاتی ہے۔ اس جگہ یہ بات بھی پیش نظر رہنا ضروری ہے کہ حدیث نمبر ۵۴۴۵ میں اللہ عزوجل نے شراب کی حرمت سے متعلق واضح حکم ارشاد فرما دیا کہ شراب ناپاک اور حرام ہے اور وہ شیطان کا کام ہے اور فرمایا اس سے بچو زیر نظر حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ لفظ خمر کھجور کی شراب کو شامل ہے جو کہ قطعی حرام ہے اور شراب کی ہر قسم حرام ہے۔ (قاسمی)

۵۵۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِى ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِىْ عَرُوْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كُنْتُ اَسْقِىْ اَبَا طَلْحَةَ وَ اُبَىَّ

۵۵۴۸: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں ابوطلحہ ابی بن کعب ابودجانہ رضی اللہ عنہم کو قبیلہ انصار کی ایک جماعت میں شراب پلا رہا تھا کہ اس دوران ایک شخص حاضر ہوا اور کہنے لگا: ایک نئی خبر ہے کہ شراب

بْنَ كَعْبٍ وَ اَبَا دُجَانَةَ فِىْ رَهْطٍ مِنَ الْاَنْصَارِ فَدَخَلَ عَلَيْنَا رَجُلٌ فَقَالَ حَدَثَ خَبَرٌ نَزَلَ تَحْرِيْمُ الْخَمْرِ فَكَفَأْنَا قَالَ وَمَا هِىَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا الْفَضِيْخُ خَلِيْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ قَالَ وَ قَالَ اَنَسٌ لَقَدْ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ وَاِنَّ عَامَّةَ خُمُوْرِهِمْ يَوْمَئِذٍ الْفَضِيْخُ۔

حرام ہوگئی ہے۔ یہ بات سن کر ہم نے شراب کا برتن پلٹ دیا۔ ان دونوں میں فضیخ (نامی شراب عام) تھی۔ (تشریح گذر چکی) یعنی گدری اور خشک کھجور کی شراب یا صرف گدری کھجور کی شراب۔ اس نے کہا: شراب تو حرام ہوگئی ہے اس وقت لوگ عام طور پر فضیخ (نامی شراب) پیا کرتے تھے۔

۵۵۴۹ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ الطَّوِيْلِ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ حِيْنَ حُرِّمَتْ وَاِنَّهُ لَشَرَابُهُمُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ۔

۵۵۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ شراب حرام ہوئی جس وقت کہ حرام ہوئی اور اس وقت ان کی شراب تر اور خشک کھجور کا آمیزہ تھی۔

۲۴۷۸: بَابُ: اِسْتِحْقَاقُ الْخَمْرِ لِشَرَابِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: گدری اور خشک کھجور کے آمیزہ کو شراب کہا جاتا ہے

۵۵۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ يَعْنِى ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ۔

۵۵۵۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا: گدری (تر) اور خشک کھجور کو ملا کر جو آمیزہ بنایا جائے وہ شراب ہے۔

۵۵۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ ابْنَ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ خَمْرٌ رَفَعَهُ الْاَعْمَشُ۔

۵۵۵۱: حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا گدری اور کھجور کی شراب خمر ہے۔

۵۵۵۲: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا قَالَ اَنْبَاَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ شَيْبَانَ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ هُوَ الْخَمْرُ

۵۵۵۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگور اور کھجور کی شراب خمر ہے۔

۲۴۷۹: بَابُ: نَهْىُ الْبَيَانِ عَنْ شُرْبِ نَبِيْذِ الْخَلِيْطَيْنِ الرَّاجِعَةِ اِلٰى بَيَانِ الْبَلَحِ وَالتَّمْرِ

باب: خلیطین کی نبیذ پینے کی ممانعت سے متعلق حدیث مبارکہ کا بیان

۵۵۵۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ شُعْبَةَ عَنِ الْحَكَمِ عَنِ ابْنِ اَبِىْ

۵۵۵۳: ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور انگور اور کھجور سے۔

لَيْلٰى عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْبَلْحِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ۔

انگور اور کھجور سے تیار کی گئی نبیذ:

مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی نبیذ سے منع فرمایا جو کہ انگور اور کھجور سے تیار کی جائے۔

۲۴۸۰: بَاب خَلِيْطُ الْبَلَحِ وَالزَّهْوِ

باب: کچی اور پکی کھجور کو ملا کر بھگونا

۵۵۵۴: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُخْلَطَ الْبَلَحُ وَالزَّهْوُ۔

۵۵۵۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے (کدو کے تو نبے اور) لاکھی برتن اور روغن والے برتن اور لکڑی کے برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور آپ نے منع فرمایا پختہ کھجور اور کچی کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۵۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَ زَادَ مَرَّةً اُخْرٰى وَالنَّقِيْرِ وَاَنْ يُخْلَطَ التَّمْرُ بِالزَّبِيْبِ وَالزَّهْوُ بِالتَّمْرِ۔

۵۵۵۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تو نبے سے منع فرمایا اور روغنی رال کے باسن سے اور روایت میں دوسری مرتبہ یہ اضافہ فرمایا اور چوبی باسن سے اور کھجور کو انگور کے ساتھ اور کچی کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے۔

۵۵۵۶: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ نُمَيْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَعْمَشُ عَنْ حَبِيْبٍ عَنْ اَبِيْ اَرْطَاةَ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ۔

۵۵۵۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور اور انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۱: بَاب خَلِيْطُ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۵۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَجْمَعُوْا بَيْنَ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَلَا بَيْنَ الزَّهْوِ وَالرُّطَبِ۔

۵۵۵۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ جمع کرو کھجور اور انگور کو اور نہ ہی کچی کھجور اور نہ تر کھجور کو۔

۵۵۵۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰی قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ عُمَرَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِیٌّ وَهُوَ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ یَحْیٰی عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا وَلَا تَنْبِذُوا الزَّبِیْبَ وَالرُّطَبَ جَمِیْعًا۔

۵۵۵۸: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ اور نہ ہی انگور اور کھجور کو ایک ساتھ بھگوؤ۔

۲۴۸۲: بَاب خَلِیْطُ الزَّهْوِ وَالْبُسْرِ

باب: کچی اور خشک کھجور کا آمیزہ

۵۵۵۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَفْصِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبِیْ قَالَ حَدَّثَنِیْ اِبْرَاهِیْمُ هُوَ ابْنُ طَهْمَانَ عَنْ عُمَرَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ سُلَیْمَانَ عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُخْلَطَ التَّمْرُ وَالزَّبِیْبُ وَاَنْ یُخْلَطَ الزَّهْوُ وَالتَّمْرُ وَالزَّهْوُ الْبُسْرُ۔

۵۵۵۹: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھجور اور کشمش اور کچی اور تر کھجور اور کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔

۲۴۸۳: بَاب خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالرُّطَبِ

باب: گدری اور خشک کھجور ملا کر بھگونا

۵۵۶۰: اَخْبَرَنَا یَعْقُوْبُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ عَنْ یَحْیٰی وَهُوَ ابْنُ سَعِیْدٍ عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ عَطَاءٌ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰی عَنْ خَلِیْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِیْبِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ۔

۵۵۶۰: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۱: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا سُکَّامٌ قَالَ حَدَّثَنَا مَالِكُ بْنُ دِیْنَارٍ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِیْبَ وَالتَّمْرَ وَلَا الْبُسْرَ وَالتَّمْرَ۔

۵۵۶۱: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر مت بھگوؤ۔

۲۴۸۴: خَلِیْطُ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ

باب: کچی اور تر کھجور کو ملا کر بھگونے سے ممانعت

۵۵۶۲: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّیْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهٗ نَهٰی اَنْ یُنْبَذَ الزَّبِیْبُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا وَنَهٰی اَنْ یُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِیْعًا۔

۵۵۶۲: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور اور گدری اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے۔

۵۵۶۳: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ ثَابِتٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَعَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَ وَعَنِ الزَّبِيْبِ وَالتَّمْرِ اَنْ يُخْلَطَا وَكَتَبَ اِلٰى اَهْلِ هَجَرَ اَنْ لَا تَخْلِطُوا الزَّبِيْبَ وَالتَّمْرَ جَمِيْعًا۔

۵۵۶۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تو نبے لاکھی برتن اور روغنی برتن سے اور گدری اور خشک کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے سے اسی طرح انگور اور کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور آپ نے (مقام) ہجر کے لوگوں کو تحریر فرمایا: نہ ملاؤ انگور اور کھجور کو۔

شراب کے قدیم برتنوں کے استعمال کی ممانعت:

اہل عرب مذکورہ بالا برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے۔ آپ نے مذکورہ برتنوں کے استعمال سے اس لیے منع فرمایا کیونکہ ان برتنوں کے استعمال کرنے سے شراب استعمال کرنے کے زمانہ کی یاد تازہ ہو جائے گی اور ہجر ایک علاقہ کا نام ہے آپ نے اہل ہجر کو انگور اور کھجور کو نہ ملانے کے بارے میں حکم تحریر فرمایا۔

۵۵۶۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ نَهٰى عَنْ يُّنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ جَمِيْعًا۔

۵۵۶۴: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

۲۴۸۵: بَابُ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ

باب: کھجور اور انگور ملا کر بھگونے کی ممانعت

۵۵۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ وَعَلِيُّ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحِيْمِ عَنْ حَبِيْبِ بْنِ اَبِيْ عَمْرَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ خَلِيْطِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَعَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ۔

۵۵۶۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو اور خشک کھجور اور گدری کھجور کو ملانے سے۔

۵۵۶۶: اَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْبَاوَرْدِيُّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ وَاقِدٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَمْرُو بْنُ دِيْنَارٍ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّمْرِ وَالزَّبِيْبِ وَنَهٰى عَنِ التَّمْرِ وَالْبُسْرِ اَنْ يُّنْبَذَا جَمِيْعًا۔

۵۵۶۶: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور سے اور آپ نے ممنوع فرمایا گدری کھجور اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے (یعنی ان کی نبیذ بنانے سے۔)

۲۳۸۶: باب خَلِيْطُ الرُّطَبِ وَالزَّبِيْبِ

۵۵۶۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ وَلَا تَنْبِذُوا الرُّطَبَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا۔

باب: گدری کھجور اور انگور ملانا

۵۵۶۷: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو اور نہ بھگوؤ تر کھجور اور انگور کو ملا کر۔

۲۳۸۷: باب خَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالزَّبِيْبِ

۵۵۶۸: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الزَّبِيْبُ وَالْبُسْرُ جَمِيْعًا وَنَهٰى اَنْ يُنْبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيْعًا۔

باب: گدری کھجور اور انگور ملانے کی ممانعت

۵۵۶۸: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی انگور اور گدری کھجور کو ملا کر بھگونے سے۔

۲۳۸۸: باب ذِكْرُ الْعِلَّةِ الَّتِيْ مِنْ اَجْلِهَا نَهٰى عَنِ الْخَلِيْطَيْنِ وَهِيَ لِيَقْوَى اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ

۵۵۶۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ وِقَاءِ بْنِ اِيَاسٍ عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَجْمَعَ شَيْئَيْنِ نَبِيْذًا يَبْغِيْ اَحَدُهُمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ قَالَ وَسَاَلْتُهُ عَنِ الْفَضِيْخِ فَنَهَانِيْ عَنْهُ قَالَ كَانَ يَكْرَهُ الْمُذَنِّبَ مِنَ الْبُسْرِ مَخَافَةَ اَنْ يَكُوْنَا شَيْئَيْنِ فَكُنَّا نَقْطَعُهُ۔

باب: دو چیزیں ملا کر بھگونے کی ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ ایک شے سے دوسری شے کو تقویت حاصل ہوتی ہے اور اس طرح نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے

۵۵۶۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی دو اشیاء کو ملا کر بھگونے سے کیونکہ ایک دوسری پر قوت بڑھائے اور میں نے دریافت کیا فضیخ (شراب سے متعلق) آپ نے منع فرمایا: اس سے اور آپ برا سمجھتے تھے اس گدری کھجور کو جو کہ ایک جانب سے فروخت ہونا شروع ہو گئی اس اندیشہ سے کہ وہ دو کھجور ہیں ہم ایسی کھجور کو اگر بھگوتے تو اس جانب سے کاٹ دیتے جو کہ پک جاتی۔

۵۵۷۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ حَسَّانَ عَنْ اَبِيْ اِدْرِيْسَ قَالَ شَهِدْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اُتِيَ بِبُسْرٍ مُذَنِّبٍ فَجَعَلَ يَقْطَعُهُ مِنْهُ۔

۵۵۷۰: حضرت ابوادریس سے روایت ہے کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت میں گدری کھجور آئی جو کہ ایک جانب سے پکنے لگی تھی وہ اس کو کاٹنے لگے۔

۵۵۷۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ أَبِيْ عَرُوْبَةَ قَالَ قَتَادَةُ كَانَ أَنَسٌ يَأْمُرُنَا بِالتَّذْنُوْبِ فَيُقْرَضُ۔

۵۵۷۱: حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضرت انس رضی اللہ عنہ حکم فرماتے تھے ہم کو اس کھجور کے کترنے کا جو کہ ایک جانب سے پک جاتی تھی۔

۵۵۷۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حُمَيْدٍ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ كَانَ لَا يَدَعُ شَيْئًا قَدْ أَرْطَبَ إِلَّا عَزَلَهُ عَنْ فَضِيْخِهٖ۔

۵۵۷۲: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کھجور جس قدر پختہ ہوتی تو اسی قدر کھجور نکال دیتے اس فضیخ (شراب کی ایک قسم) میں سے واضح رہے کہ یہ گدری کھجور کی نبیذ کو بھی کہتے ہیں۔

۲۳۸۹: بَابُ التَّرَخُّصِ فِي انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهٗ وَ شُرْبِهٖ قَبْلَ تَغَيُّرِهٖ فِيْ فَضِيْخِهٖ

باب: صرف گدری کھجور کو بھگو کر نبیذ بنانے اور پینے کی اجازت جب تک کہ اس فضیخ میں تیزی اور جوش پیدا نہ ہو

۵۵۷۳: أَخْبَرَنَا إِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ يَعْنِي ابْنَ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ يَحْيٰى عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِيْ قَتَادَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَنْبِذُوا الزَّهْوَ وَالرُّطَبَ جَمِيْعًا وَلَا الْبُسْرَ وَالزَّبِيْبَ جَمِيْعًا وَانْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى حِدَتِهٖ۔

۵۵۷۳: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نہ بھگوؤ کچی اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر اور نہ ہی گدری کھجور اور انگور کو ملا کر لیکن ہر ایک کو الگ الگ بھگوؤ۔

ممانعت کی وجہ:

کیونکہ اس طرح ملا کر بھگونے سے نشہ جلدی پیدا ہونے کا امکان ہے اس وجہ سے احتیاطاً کچی کھجور اور تر کھجور کو ایک ساتھ ملا کر بھگونے کی ممانعت فرمائی گئی ہے۔

۲۳۹۰: بَابُ الرُّخْصَةِ فِي الْاِنْتِبَاذِ فِي الْاَسْقِيَةِ الَّتِيْ يُلَاثُ عَلٰى أَفْوَاهِهَا

باب: مشکوں میں نبیذ بنانا کہ آگے سے جس کے منہ بندھے ہوئے ہوں

۵۵۷۴: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْإِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنِ أَبِيْ قَتَادَةَ حَدَّثَهٗ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ خَلِيْطِ الزَّهْوِ وَالتَّمْرِ وَخَلِيْطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ وَقَالَ لِيُنْبَذْ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰى

۵۵۷۴: حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کچی اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے گدری اور خشک کھجور ملا کر بھگونے سے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگوؤ ان مشکوں میں کہ جن کے منہ باندھ دیئے جائیں تا کہ اس میں کیڑا اور کبھی داخل نہ

حِدَتِهٖ فِی الْاَسْقِیَةِ الَّتِیْ یُلَاثُ عَلٰی اَفْوَاهِهَا۔

ہو۔

۲۴۹۱: بَاب اَلتَّرَخُّصُ فِی انْتِبَاذِ التَّمْرِ وَحْدَهٗ

باب: صرف کھجور بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۵: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْمٰعِیْلَ بْنِ مُسْلِمٍ الْعَبْدِیِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُخْلَطَ بُسْرٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبٌ بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبٌ بِبُسْرٍ وَقَالَ مَنْ شَرِبَهٗ مِنْكُمْ فَلْیَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا تَمْرًا فَرْدًا اَوْ بُسْرًا فَرْدًا اَوْ زَبِیْبًا فَرْدًا۔

۵۵۷۵: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے کھجور کو علیحدہ اور انگور کو علیحدہ۔

۵۵۷۶: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ بْنُ حَرْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْمٰعِیْلُ بْنُ مُسْلِمٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ النَّاجِیُّ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَخْلِطَ بُسْرًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِتَمْرٍ اَوْ زَبِیْبًا بِبُسْرٍ وَ قَالَ مَنْ شَرِبَ مِنْكُمْ فَلْیَشْرَبْ كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُ فَرْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ هٰذَا اَبُوالْمُتَوَكِّلِ اسْمُهٗ عَلِیُّ بْنُ دَاوٗدَ۔

۵۵۷۶: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور کو خشک کھجور کے ساتھ ملانے سے یا انگور کو کھجور کے ساتھ ملانے سے اور فرمایا جو شخص ان کو پینا چاہے تو ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ پئے

۲۴۹۲: بَاب اِنْتِبَاذُ الزَّبِیْبِ وَحْدَهٗ

باب: صرف انگور بھگونا

۵۵۷۷: اَخْبَرَنَا سُوَیْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاْنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عِكْرِمَةَ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِیْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ یُخْلَطَ الْبُسْرُ وَالزَّبِیْبُ وَالْبُسْرُ وَالتَّمْرُ وَ قَالَ انْبِذُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا عَلٰی حِدَةٍ۔

۵۵۷۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی گدری کھجور اور انگور یا گدری اور خشک کھجور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا بھگوؤ ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ۔

۲۴۹۳: بَاب اَلرُّخْصَةُ فِی انْتِبَاذِ الْبُسْرِ وَحْدَهٗ

باب: گدری کھجور کو علیحدہ پانی میں بھگونے کی اجازت سے متعلق

۵۵۷۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ

۵۵۷۸: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ

حَدَّثَنَا الْمُعَافٰى يَعْنِى ابْنَ عِمْرَانَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِى الْمُتَوَكِّلِ عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِىِّ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّنْبَذَ التَّمْرُ وَالزَّبِيْبُ وَالتَّمْرُ وَالْبُسْرُ وَقَالَ انْبِذُوا الزَّبِيْبَ فَرْدًا وَالتَّمْرَ فَرْدًا وَالْبُسْرَ فَرْدًا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ اَبُوْ كَثِيْرٍ اسْمُهٗ يَزِيْدُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کھجور اور انگور کو ملا کر بھگونے سے اور فرمایا: انگور کو علیحدہ بھگوؤ اور کھجور کو علیحدہ بھگوؤ اور گدری کھجور کو علیحدہ بھگوؤ۔

۲۴۹۴: باب تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ تعالىٰ وَمِنْ ثَمَرٰتِ وَمِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَّ رِزْقًا حَسَنًا

باب: آیت کریمہ: وَ مِنْ ثَمَرٰتِ النَّخِيْلِ وَالْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا وَ رِزْقًا حَسَنًا کی تفسیر

۵۵۷۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبُوْ كَثِيْرٍ ح وَاَنْبَاَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ حَبِيْبٍ عَنِ الْاَوْزَاعِىِّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ كَثِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ وَ قَالَ سُوَيْدٌ فِىْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ۔

۵۵۷۹: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

شراب کی حرمت اور حلت:

واضح رہے کہ جس وقت آیت کریمہ: وَمِنْ ثَمَرٰتِ نازل ہوئی تو اس وقت شراب کا استعمال حلال تھا اس کے بعد شراب حرام قرار دے دی گئی۔ اس لیے یہ آیت کریمہ مکہ مکرمہ میں نازل ہوئی اور شراب حرام ہونے سے متعلق آیت کریمہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی اور اس آیت کریمہ میں لفظ سکر سے مراد خمر یعنی شراب ہے جو کہ کھجور اور انگور دونوں سے تیار کی جاتی ہے اور جس آیت کریمہ سے ہمیشہ کے لیے شراب حرام قرار دی گئی وہ یہ ہے: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ جیسا کہ زہر الربی میں ہے۔ قوله نزل سزول تحريم الخمر الاية المذكوره فى اول كتاب الاشربه و آيت المائدة: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ حاشیہ نسائی ص: ۸۲۱ مطبوعہ نظامی کانپور۔

۵۵۸۰: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَجَّاجُ الصَّوَّافُ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِىْ

۵۵۸۰: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور

كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُو كَثِيرٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ

اور انگور۔

۵۵۸۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شَرِيكٍ عَنْ مُغِيرَةَ عَنْ إِبْرَاهِيمَ وَالشَّعْبِيِّ قَالَا السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۱: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خمر کا مصداق ان دو درختوں کی شراب ہے کھجور اور انگور۔

۵۵۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۲: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سکر شراب ہے۔

۵۵۸۳: أَخْبَرَنَا إِسْحٰقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا جَرِيرٌ عَنْ حَبِيبٍ وَهُوَ ابْنُ أَبِي عَمْرَةَ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ خَمْرٌ۔

۵۵۸۳: ابراہیم اور حضرت سعید بن جبیر (تابعی) نے بیان کیا کہ سکر خمر یعنی شراب ہے۔

۵۵۸۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ أَبِي حَصِينٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ السَّكَرُ حَرَامٌ وَالرِّزْقُ الْحَسَنُ حَلَالٌ۔

۵۵۸۴: حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے انہوں نے بیان فرمایا: سکر حرام ہے اور اچھی روزی حلال ہے۔

۲۲۹۵: بَابُ ذِكْرِ أَنْوَاعِ الْأَشْيَاءِ الَّتِي كَانَتْ مِنْهَا الْخَمْرُ حِينَ نَزَلَ تَحْرِيمُهَا

باب: جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو شراب کون کون سی اشیاء سے تیار کی جاتی تھی؟

۵۵۸۵: أَخْبَرَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا الشَّعْبِيُّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَخْطُبُ عَلَى مِنْبَرِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَلَا إِنَّهُ نَزَلَ تَحْرِيمُ الْخَمْرِ يَوْمَ نَزَلَ وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالْخَمْرُ مَا خَامَرَ الْعَقْلَ۔

۵۵۸۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا جبکہ آپ مدینہ منورہ کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے۔ آپ نے کہا: اے لوگو! دیکھو جس روز شراب حرام ہوئی تو پانچ اشیاء سے شراب تیار کی جاتی تھی انگور' کھجور' شہد' گیہوں اور جَو اور شراب وہ ہے یعنی خمر جو کہ عقل ڈھانپ لے۔

۵۵۸۶: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ قَالَ أَنْبَأَنَا ابْنُ إِدْرِيسَ عَنْ زَكَرِيَّا وَأَبِي حَيَّانَ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ

۵۵۸۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر پر فرماتے تھے کہ حمد و صلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو وہ پانچ

اللّٰهُ عَنْهُ عَلٰى مِنْبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ الْخَمْرَ نَزَلَ تَحْرِيْمُهَا وَهِيَ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ الْعِنَبِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرِ وَالْعَسَلِ۔

چیزوں سے تیار کی جاتی تھی انگور' گیہوں اور جو سے اور کھجور و شہد سے۔

۵۵۸۷: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِیْ حَصِيْنٍ عَنْ عَامِرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْخَمْرُ مِنْ خَمْسَةٍ مِنَ التَّمْرِ وَالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيْرِ وَالْعَسَلِ وَالْعِنَبِ۔

۵۵۸۷: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ شراب پانچ اشیاء سے بنتی ہے کھجور' گیہوں اور جو اور شہد اور انگور سے۔

۲۴۹۲: بَاب تَحْرِيْمُ الْاَشْرِبَةِ الْمُسْكِرَةِ مِنَ الْاَثْمَارِ وَالْحُبُوْبِ كَانَتْ عَلٰى اخْتِلَافِ اَجْنَاسِهَا لِشَارِبِيْهَا

باب: جوشراب غلّہ یا پھلوں سے تیار ہوا گرچہ وہ کسی قسم کا ہو اگر اس میں نشہ ہو تو وہ حرام ہے

۵۵۸۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ اِنَّ اَهْلَنَا يَنْبِذُوْنَ لَنَا شَرَابًا عَشِيًّا فَاِذَا اَصْبَحْنَا شَرِبْنَا قَالَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اَنْهَاكَ عَنِ الْمُسْكِرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَاُشْهِدُ اللّٰهَ عَلَيْكَ اِنَّ اَهْلَ خَيْبَرَ يَنْبِذُوْنَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا وَ يُسَمُّوْنَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ وَاِنَّ اَهْلَ فَدَكٍ يَنْبِذُوْنَ شَرَابًا مِنْ كَذَا وَكَذَا يُسَمُّوْنَهُ كَذَا وَكَذَا وَهِيَ الْخَمْرُ حَتّٰى عَدَّ اَشْرِبَةً اَرْبَعَةً اَحَدُهَا الْعَسَلُ۔

۵۵۸۸: حضرت ابن سیرین سے روایت ہے ایک آدمی حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا۔ ہمارے لوگ ہمارے واسطے ایک شراب بھگوتے ہیں شام کو پھر صبح کو ہم لوگ اس کو پیتے ہیں۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں تم کو منع کرتا ہوں نشہ لانے والی شے سے (یعنی ہر ایک نشہ آور شے سے روکتا ہوں) کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ میں منع کرتا ہوں نشہ لانے سے کم ہو یا زیادہ اور میں گواہ بناتا ہوں اللہ کو تجھ پر کہ خیبر کے لوگ فلاں فلاں اشیاء سے شراب تیار کرتے ہیں اور وہ لوگ اس کا نام یہ اور یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر (شراب) ہے اور فدک کے لوگ فلاں فلاں اشیاء کی شراب تیار کرتے ہیں اور اس کے نام یہ یہ رکھتے ہیں حالانکہ وہ خمر ہے اسی طرح چار قسم کی شرابوں کو بیان کیا ان میں ایک شہد کی شراب تھی۔

نام بدلنے سے حرمت ختم نہیں ہوتی:

مذکورہ بالا حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نشہ آور شے کا نام تبدیل کرنے سے اس شے کی حرمت ختم نہیں ہو جاتی جس شے میں نشہ ہو اس کا معمولی حصہ بھی پینا حرام ہے۔ لقولہ علیہ السلام ((کل مسکر حرام ....)) واضح رہے کہ دیگر احادیث میں فرمایا گیا کہ قیامت سے قبل لوگ شراب کا نام تبدیل کر دیں گے اور نام بدل کر اس کو پئیں گے ایسے لوگوں پر سخت لعنت فرمائی گئی۔

۲۲۹۷: بَاب اِثْبَاتُ اِسْمِ الْخَمْرِ لِكُلِّ مُسْكِرٍ مِنَ الْاَشْرِبَةِ

باب: جس شراب میں نشہ ہو وہ خمر ہے اگرچہ وہ انگور سے تیار نہ کی گئی ہو

۵۵۸۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۸۹: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہرایک نشہ لانے والی شے حرام ہے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے خمر ہے۔

۵۵۹۰: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنِ مَهْدِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ الْحُسَيْنُ قَالَ اَحْمَدُ وَهٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ۔

۵۵۹۰: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے (اس میں یہ اضافہ ہے کہ) حضرت حسین بن منصور نے نقل کیا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح ہے۔

۵۵۹۱: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۹۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔ لیکن زیر نظر حدیث شریف میں یہ نہیں ہے کہ ہر ایک نشہ آور شے حرام ہے۔

۵۵۹۲: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ رَوَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ جُرَيْجٍ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۲: ترجمہ سابق حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَجْلَانَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

۵۵۹۳: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہر ایک نشہ آور شراب حرام ہے۔ ہر نشہ لانے والی شراب خمر ہے۔

۲۲۹۸: بَاب تَحْرِيْمِ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ

باب: ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے

۵۵۹۴: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ

۵۵۹۴: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى ابْنُ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۵: اس حدیث مبارکہ کا ترجمہ سابقہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۵۹۶: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ عَنْ اِسْمٰعِيْلَ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تو نبی لاکھی اور روغنی باسن میں نبیذ تیار کرنے سے اور ارشاد فرمایا: جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ زَبْرٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا تَنْتَبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۵۹۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اسی مضمون کی روایت منقول ہے لیکن اس میں روغنی برتن کا تذکرہ نہیں ہے۔

۵۵۹۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ وَ قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ قُتَيْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ۔

۵۵۹۸: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۵۹۹: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ مَالِكٍ ح وَ اَنْبَاَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَالِكٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ اللَّفْظُ لِسُوَيْدٍ۔

۵۵۹۹: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شہد کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۶۰۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ

۵۶۰۰: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تبع کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ہر وہ مشروب جو نشہ لائے وہ حرام ہے۔ تبع شہد سے تیار کی ہوئی نبیذ کو کہتے ہیں۔

شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ عَبْدِالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ حَرَامٌ وَالْبِتْعُ هُوَ نَبِيْذُ الْعَسَلِ۔

۵۶۰۱: ترجمہ گذشتہ حدیث کے مطابق ہے۔

۵۶۰۲: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ سُوَيْدِ بْنِ مَنْجُوْفٍ وَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الْهَيْثَمِ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۲: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۳: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ اَبِيْ اِسْحٰقَ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَ مُعَاذٌ اِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ مُعَاذٌ اِنَّكَ تَبْعَثُنَا اِلٰى اَرْضٍ كَثِيْرٌ شَرَابُ اَهْلِهَا فَمَا اَشْرَبُ قَالَ اشْرَبْ وَلَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا۔

۵۶۰۳: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مجھ کو اور حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو ملک یمن کی جانب بھیجا حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ ہم کو اس ملک میں بھیجتے ہیں کہ جہاں پر لوگ شراب بہت زیادہ پیتے ہیں آپ نے فرمایا: تم بھی پیو لیکن وہ شراب نہ پیو جو کہ نشہ کرے۔

غیر نشہ آور مشروب:

مذکورہ حدیث شریف سے شراب کا جواز مراد نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ مشروب ہے کہ جس میں نشہ نہ ہو اور اس طرح کی نبیذ استعمال کرنا کہ جس میں نشہ نہ ہو چاہے وہ کھجور کا مشروب ہو یا انگور کا یا دونوں کا وہ پی لینا درست ہے جب تک اس میں نشہ پیدا کرنے کی کیفیت نہ ہو حدیث سے یہی مراد ہے۔

۵۶۰۴: اَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ مُوْسَى الْبَلْخِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرِيْشُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ الْاِيَامِيُّ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۶۰۴: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۶۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۶۰۵: حضرت اسود بن شیبان سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے

الْاَسْوَدُ بْنُ شَيْبَانَ السَّدُوسِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَطَاءً سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ اِنَّا نَرْكَبُ اَسْفَارًا فَتَبْرُزُ لَنَا الْاَشْرِبَةُ فِي الْاَسْوَاقِ لَا نَدْرِيْ مَا اَوْ عِيَتُهَا فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ فَذَهَبَ يُعِيْدُ فَقَالَ هُوَ مَا اَقُوْلُ لَكَ۔

حضرت عطاء سے عرض کیا ہم لوگ سفر پر روانہ ہوتے ہیں اور ہم لوگ بازاروں میں شراب فروخت ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں لیکن ہم لوگوں کو اس کا علم نہیں کہ وہ شراب کن برتنوں میں تیار ہوئی تھی؟ حضرت عطا نے فرمایا: جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے پھر وہ آدمی کچھ فاصلہ پر گیا حضرت عطاء نے فرمایا میں جس طرح کہتا ہوں وہ اسی طرح ہے اور نشہ پیدا کرنے والی ہر شے حرام ہے۔

۵۷۰۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هٰرُوْنَ ابْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن سیرین نے فرمایا ہر ایک نشہ لانے والی شراب حرام ہے۔

۵۷۰۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ الطُّفَيْلِ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَ يَبْقٰى ثُلُثُهُ وَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت عبدالملک بن طفیل سے بیان کیا کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے ہم کو تحریر فرمایا تم لوگ طلاء کو نہ پیو جس وقت تک اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

خلاصۃ الباب ☆ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ بنی اُمیہ کے خلفاء میں سے ہیں اور حدیث بالا میں مذکور لفظ طلاء کی تشریح یہ ہے کہ طلاء اس شراب کو کہا جاتا ہے کہ جس کو آگ پر رکھ دیا جائے پھر اس کو جوش دیا جائے یہاں تک کہ اس میں گاڑھا پن اور غلظت پیدا ہو جائے۔

۵۷۰۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الصَّعْقِ بْنِ حَزْنٍ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اِلٰى عَدِيِّ بْنِ اَرْطَاةَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۸: حضرت صعق بن حزن سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے حضرت عدی بن ارطات کو تحریر کیا کہ ہر ایک نشہ کرنے والی شے حرام ہے۔

۵۷۰۹: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا حَرْبُ بْنُ سُلَيْمٍ قَالَ حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ مُصَرِّفٍ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۹: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ کرنے (لانے) والی شراب حرام ہے۔

۲۳۹۹: بَابُ تَفْسِيْرِ الْبِتْعِ وَالْمِزْرِ

باب: بتع اور مزر کونسی شراب کو کہا جاتا ہے؟

۵۷۱۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْاَجْلَحِ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِيْ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

۵۷۱۰: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو یمن کی جانب روانہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں تو میں کون سی شراب پیوں اور کون سی

إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّا بِهَا أَشْرِبَةً فَمَا أَشْرَبُ وَمَا أَدَعُ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ أَمَّا الْبِتْعُ فَنَبِيْذُ الْعَسَلِ وَأَمَّا الْمِزْرُ فَنَبِيْذُ الذُّرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَشْرَبْ مُسْكِرًا فَإِنِّي حَرَّمْتُ كُلَّ مُسْكِرٍ۔

شراب نہ پیوں؟ (یہ سن کر) آپ نے فرمایا: وہاں پر کون سی شراب ہوتی ہے؟ میں نے کہا: تبع اور مزر۔ آپ نے فرمایا تبع اور مزر کیا ہیں؟ میں نے عرض کیا تبع تو شہد سے بنی ہوئی شراب ہے اور مزر جَو کی شراب ہے۔ آپ نے فرمایا: جو چیز نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو اس لیے کہ میں ہر ایک نشہ والی شراب کو حرام قرار دے چکا ہوں۔

٥٦١١: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اٰدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنْ أَبِي بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ بِهَا أَشْرِبَةً يُقَالُ لَهَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قَالَ وَمَا الْبِتْعُ وَالْمِزْرُ قُلْتُ شَرَابٌ يَكُوْنُ مِنَ الْعَسَلِ وَالْمِزْرُ يَكُوْنُ مِنَ الشَّعِيْرِ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

٥٦١١: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو ملک یمن کی جانب بھیجا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہاں پر شراب ہوتی ہیں جس کو تبع اور مزر کہا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا: تبع کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: ایک شراب شہد سے تیار ہوتی ہے اور مزر نامی شراب جَو سے تیار کی جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

٥٦١٢: أَخْبَرَنَا أَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا نَصْرُ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي قَالَ حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ اٰيَةَ الْخَمْرِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ الْمِزْرَ قَالَ وَمَا الْمِزْرُ قَالَ حَبَّةٌ تُصْنَعُ بِالْيَمَنِ فَقَالَ تُسْكِرُ قَالَ نَعَمْ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

٥٦١٢: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ دیا پھر آیت خمر کو نقل فرمایا ایک شخص نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! مزر کے متعلق کیا حکم ہے؟ آپ نے فرمایا مزر کیا ہے؟ اس نے عرض کیا۔ وہ ایک دانہ ہے جو کہ ملک یمن میں تیار کیا جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ آپ نے فرمایا. جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

٥٦١٣: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَسُئِلَ فَقِيْلَ لَهُ أَفْتِنَا فِي الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ وَمَا أَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ۔

٥٦١٣: ابوالجویریہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا باذق کے متعلق فتویٰ صادر فرمائیں انہوں نے کہا باذق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں نہیں تھا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

باذق کیا ہے؟

واضح رہے کہ حدیث میں مذکور لفظ باذق ایک فارسی لفظ ہے یہ ایک ایسی شراب ہوتی ہے کہ جس کو کچھ پکایا جائے اور باذق شراب سے متعلق حکم یہ ہے کہ اگر اس میں نشہ پیدا ہو جائے تو حرام ہے ورنہ نہیں۔ شروحات حدیث میں اسکی تفصیلی بحث ہے۔

۲۵۰۰: باب تَحْرِيْمُ كُلِّ شَرَابٍ اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ

باب: جس شراب کے بہت پینے سے نشہ ہو اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے

۵۶۱۴: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى يَعْنِي ابْنَ سَعِيْدٍ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

۵۶۱۴: حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس شراب کا بہت پینا نشہ پیدا کرے اس کا کچھ حصہ بھی پینا حرام ہے۔

۵۶۱۵: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَخْلَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سَعِيْدُ بْنُ الْحَكَمِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنِي الضَّحَّاكُ بْنُ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَنْهَاكُمْ عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ۔

۵۶۱۵: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں تم کو منع کرتا ہوں شراب کے کچھ حصہ کے بھی پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِيْدُ بْنُ كَثِيْرٍ عَنِ الضَّحَّاكِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْاَشَجِّ عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ قَلِيْلِ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ۔

۵۶۱۶: حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شراب کے کچھ حصہ پینے سے جس کا بہت پینا نشہ پیدا کرے۔

۵۶۱۷: اَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا صَدَقَةُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَاقِدٍ اَخْبَرَنِي خَالِدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَصُوْمُ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهٗ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهٗ لَهٗ فِي دُبَّاءٍ فَجِئْتُهٗ بِهٖ فَقَالَ اَدْنِهٖ فَاَدْنَيْتُهٗ مِنْهُ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ اضْرِبْ بِهٰذَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَفِي هٰذَا دَلِيْلٌ عَلَى تَحْرِيْمِ السُّكْرِ قَلِيْلِهٖ وَكَثِيْرِهٖ وَلَيْسَ كَمَا يَقُوْلُ الْمُخَادِعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ بِتَحْرِيْمِهِمْ اٰخِرَ الشَّرْبَةِ وَتَحْلِيْلِهِمْ مَا

۵۶۱۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے ہیں چنانچہ میں آپ کے روزہ افطار کرنے کے وقت نبیذ لے کر حاضر ہوا جس کو کہ میں نے کدو کے تونبے میں بنایا تھا۔ جس وقت میں لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: تم اس کو نزدیک لاؤ' میں نزدیک لے گیا' اس میں اُس وقت جوش آ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: تم اس کو دیوار پر پھینک دو۔ یہ تو وہ شخص پئے گا کہ جس کو اللہ تعالیٰ اور قیامت پر یقین نہیں۔ حضرت امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ دلیل ہے اس بات کی کہ نشہ لانے والی شراب حرام ہے کم ہو یا زیادہ اور ویسا نہیں ہے کہ جیسے حیلہ کرنے والے لوگ اپنے واسطے حیلے پیدا کرتے ہیں کہ آخر گھونٹ کہ جس کے بعد نشہ

تَقَدَّمَهَا الَّذِي يُشْرَبُ فِي الْفَرَقِ قَبْلَهَا وَلَا خِلَافَ بَيْنَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّ السُّكْرَ بِكُلِّيَّتِهِ لَا يُحْدُثُ عَلَى الشَّرْبَةِ الْآخِرَةِ دُوْنَ الْأُوْلَى وَالثَّانِيَةِ بَعْدَهَا وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

پیدا ہو حرام ہے اور پہلے گھونٹ تمام حلال ہیں جن سے نشہ نہیں ہوا تھا اور علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ بالکل نشہ آخری گھونٹ سے پیدا نہیں ہوتا بلکہ اس کے پہلے گھونٹ جو پئے ان سے بھی نشہ ہوتا ہے۔

۲۵۰۱: بَاب النَّهْيُ عَنْ نَبِيْذِ الْجِعَةِ وَهُوَ شَرَابٌ يُتَّخَذُ مِنَ الشَّعِيْرِ

باب: جَو کی شراب کی ممانعت سے متعلق

۵۶۱۸: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا عَمَّارُ بْنُ رُزَيْقٍ عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ۔

۵۶۱۸: حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے مجھ کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور سرخ رنگ کے زین پوش پر چڑھنے سے اور جو کی شراب پینے سے۔

۵۶۱۹: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَاحِدِ عَنْ إِسْمَاعِيْلَ وَهُوَ ابْنُ سُمَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنِي مَالِكُ بْنُ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ انْهَنَا يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَهَانِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۱۹: حضرت صعصعہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا اے امیر المؤمنین! ہم کو ان اشیاء سے منع کرو جن اشیاء سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تم کو منع فرمایا اس پر انہوں نے کہا ہم کو منع فرمایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور لاکھ کے برتن سے اور جو کی شراب کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

۲۵۰۲: بَاب ذِكْرُ مَا كَانَ يُنْبَذُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ

باب: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کن برتنوں میں نبیذ تیار کی جاتی تھی؟

۵۶۲۰: أَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۶۲۰: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا پتھر کے کونڈے میں۔

۲۵۰۳: بَاب ذِكْرُ الْأَوْعِيَةِ الَّتِي نَهَى عَنِ الْإِنْتِبَاذِ فِيْهَا دُوْنَ مَا سِوَاهَا مِمَّا لَا تَشْتَدُّ

باب: ان برتنوں سے متعلق کہ جن میں نبیذ تیار کرنا ممنوع ہے۔ مٹی کے برتن (اس میں تیزی جلدی آتی

اَشْرِبَتِهَا كَاشْتِدَادِهٖ فِيْهَا

النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ مُفْرَدًا

۵۶۲۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عُمَرَ اَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ قَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّىْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ۔

۵۶۲۲: اَخْبَرَنَا هٰرُوْنُ بْنُ زَيْدِ بْنِ يَزِيْدَ بْنِ اَبِى الزَّرْقَاءِ قَالَ حَدَّثَنِىْ اَبِىْ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ وَاِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ قَالَا سَمِعْنَا طَاوُسًا يَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَعَمْ زَادَ اِبْرَاهِيْمُ فِىْ حَدِيْثِهٖ وَالدُّبَّاءِ۔

۵۶۲۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ۔

۵۶۲۴: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ قَالَ حَدَّثَنَا اُمَيَّةُ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ خَالِدِ بْنِ سُحَيْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيْذَ الْجَرِّ۔

ہے) میں نبیذ تیار کرنے کے ممنوع ہونے سے متعلق

حدیث کا بیان

۵۶۲۱: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے۔

۵۶۲۲: حضرت طاؤس رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا' کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی کے برتن سے نبیذ تیار کرنے سے منع فرمایا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! اس پر حضرت طاؤس نے بیان کیا خدا کی قسم! میں نے یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا ہے اور تونبے کی نبیذ سے بھی منع فرمایا۔

۵۶۲۳: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جر کی نبیذ (یعنی مٹی کے گھڑے میں) بنانے سے بھی منع فرمایا ہے۔

۵۶۲۴: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا حنتم سے میں نے عرض کیا:

ایک خاص شراب کی ممانعت:

مطلب یہ ہے کہ اس میں نبیذ بنانے سے منع فرمایا اور جر سے مراد مٹی کا وہ برتن ہے کہ جس پر لاکھ چڑھی ہو۔

۵۶۲۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ مَسْلَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَالْعَزِيْزِ يَعْنِى ابْنَ اَسِيْدٍ الطَّاحِيَّ بَصْرِيٌّ يَقُوْلُ سُئِلَ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ قَالَ نَهَانَا عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

۵۶۲۵: حضرت عبدالعزیز بن اسید سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا جر کی نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: آپ نے اس سے منع فرمایا ہے۔

٥٦٢٦: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَلِيِّ ابْنِ سُوَيْدِ ابْنِ مَنْجُوْفٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ هِشَامِ بْنِ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ سَعِيْدِ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ سَمِعْتُ الْيَوْمَ شَيْئًا عَجِبْتُ مِنْهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَ ابْنُ عُمَرَ قُلْتُ مَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ مِنْ مَدَرٍ۔

٥٦٢٧: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ زُرَارَةَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ عَنْ اَيُّوْبَ عَنْ رَجُلٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ فَسُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَقَّ عَلَيَّ لَمَّا سَمِعْتُهُ فَاَتَيْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقُلْتُ اِنَّ ابْنَ عُمَرَ سُئِلَ عَنْ شَيْءٍ فَجَعَلْتُ اُعَظِّمُهُ قَالَ مَا هُوَ قُلْتُ سُئِلَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ صَدَقَ حَرَّمَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ وَمَا الْجَرُّ قَالَ كُلُّ شَيْءٍ صُنِعَ مِنْ مَدَرٍ۔

٢٥٠٤: اَلْجَرُّ الْاَخْضَرُ

٥٦٢٨: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْاَخْضَرِ قُلْتُ فَالْاَبْيَضُ قَالَ لَا اَدْرِيْ۔

٥٦٢٩: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ اَبِيْ اَوْفٰى يَقُوْلُ

٥٦٢٦: حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا جر کی نبیذ کے بارے میں تو انہوں نے فرمایا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حرام قرار دیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا: میں نے آج ایک ایسی بات سنی ہے کہ جس کو سن کر تعجب ہوا۔ اس پر انہوں نے فرمایا: وہ کیا بات ہے؟ میں نے کہا: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے جر کی نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے حرام قرار دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: سچ کہا۔ میں نے کہا: جر کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو برتن مٹی کا ہو۔

٥٦٢٧: ترجمہ سابق کے مطابق ہے۔ حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کہا جس وقت میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے سنا تو مجھ پر گراں ہوا پھر میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک بات دریافت کی گئی مجھ کو وہ بات بہت بڑی (عجیب) گئی آخر تک۔

باب: ہرے رنگ کے لاکھی برتن

٥٦٢٨: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ کے لاکھی کے برتن کے نبیذ سے۔ میں نے عرض کیا: اور سفید برتن سے۔ انہوں نے فرمایا میں واقف نہیں ہوں۔

٥٦٢٩: حضرت ابن ابی اوفی سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہرے رنگ اور سفید رنگ کی جر سے (اس لفظ کے معنی گذر چکے ہیں)۔

نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ الْأَخْضَرِ وَالْأَبْيَضِ۔

٥٦٣٠: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ أَبِي رَجَاءٍ قَالَ سَأَلْتُ الْحَسَنَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ حَرَامٌ قَدْ حَدَّثَنَا مَنْ لَمْ يَكْذِبْ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ نَبِيْذِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۶۳۰: حضرت ابورجاء سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن سے دریافت کیا جو کی نبیذ حرام ہے؟ تو انہوں نے فرمایا: جی ہاں! حرام ہے۔ مجھ سے اس شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) نے بیان کیا جو کہ جھوٹ نہیں بولتا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی لاکھی کے برتن اور تو نبے اور روغنی برتن سے اور چوبی برتن سے۔

٢٥٠٥: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کے تو نبے کی نبیذ کی ممانعت

٥٦٣١: أَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُوْ دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ بْنِ مَيْسَرَةَ عَنْ طَاوُسٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ۔

۵۶۳۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی تو نبے کی نبیذ سے۔

٥٦٣٢: أَخْبَرَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُسَافِرٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ قَالَ حَدَّثَنَا وُهَيْبٌ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الدُّبَّاءِ۔

۵۶۳۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو نبے کی نبیذ سے منع فرمایا۔

٢٥٠٦: بَابُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ

باب: تو نبے اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

٥٦٣٣: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنِيْ يَحْيَى بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ مَنْصُوْرٍ وَ حَمَّادٍ وَ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْأَسْوَدِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۳۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تو نبے اور روغنی برتن میں نبیذ ڈالنے سے منع فرمایا۔

٥٦٣٤: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سُلَيْمَانَ عَنْ إِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيِّ عَنِ الْحٰرِثِ ابْنِ سُوَيْدٍ عَنْ عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ عَنِ

۵۶۳۴: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مذکورہ مضمون کے مطابق روایت مذکور ہے۔

النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۷۳۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ ابْنُ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ عَطَاءٍ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۷۳۵: حضرت عبدالرحمن بن یعمر سے بھی اسی مضمون کی روایت مذکور ہے۔

۵۷۳۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا اللَّيْثُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا۔

۵۷۳۶: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۷۳۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا الزُّهْرِيُّ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ سَلَمَةَ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ اَنْ يُنْبَذَ فِيْهِمَا۔

۵۷۳۷: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ مضمون کے مطابق روایت منقول ہے۔

۵۷۳۸: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ قَالَ اَخْبَرَنِيْ نَافِعٌ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْقَرْعِ۔

۵۷۳۸: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور کدو کے باسن میں (نبیذ بنانے سے)۔

۲۵۰۷: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ

باب: کدو کے تو نبے اور لاکھی اور چوبی برتن میں نبیذ پینے کی ممانعت

۵۷۳۹: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ بْنِ فَرْوَةَ يُقَالُ لَهُ ابْنُ كُرْدِيٍّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَبْدِالْخَالِقِ الشَّيْبَانِيِّ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدًا يُحَدِّثُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۷۳۹: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تو نبے اور لاکھی کے برتن اور چوبی برتن یعنی نقیر سے۔

نقیر کیا ہے؟

نقیر کھجور کی لکڑی سے تیار کیا جاتا ہے: دورِ جاہلیت میں لوگ ان برتنوں میں شراب بنا کر پیا کرتے تھے جس وقت شراب کی حرمت ہوئی تو کچھ دن تک ان برتنوں میں نبیذ بھی پینے کی ممانعت فرما دی گئی ایسا نہ ہو کہ ان برتنوں میں نبیذ پینے سے شراب کی

یاد تازہ ہو جائے اور ابتداء اسلام میں بھی لوگ مذورہ برتنوں میں شراب پیا کرتے تھے بہرحال شراب پی لینے کے اندیشہ سے بچانے کے لیے مذکورہ ممانعت فرمائی گئی۔ جیسا کہ صاحب مرقاۃ شارح مشکوٰۃ کا قول علامہ نووی رحمہ اللہ نقل فرماتے ہیں: قولہ نهى قال النووى كان الانتبا فى الدباء والحنتم والمزفت والنقير منهيًا عنه فى بدء الاسلام خوفا من الن يصير مسكرا فيها فى بدء الاسلام حوفا من ان يصير مسكرا فيها (حاشیہ نسائی ص: ۸۲۵ مطبوعہ نظامی کان پور۔

۵۶۴۰: أَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْمُثَنَّى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ أَبِي الْمُتَوَكِّلِ عَنْ أَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ۔

۵۶۴۰: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی لاکھی اور (کدو کے) تونبے اور چوبی باسن میں (نبیذ) پینے کی۔

۲۵۰۸: باب النَّهْيُ نَبِيْذِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ

باب: تونبے لاکھی اور روغنی برتن کی نبیذ کی ممانعت

۵۶۴۱: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدٍ عَنْ مُحَارِبٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۴۱: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور لاکھی برتن اور روغنی برتن سے (یعنی ان برتنوں میں نبیذ تک پینے سے منع فرمایا)۔

۵۶۴۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى حَدَّثَنِي أَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ حَدَّثَنِي أَبُوْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْجِرَارِ وَالدُّبَّاءِ وَالظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ۔

۵۶۴۲: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے مٹکوں سے اور کدو کے تونبے سے اور ان برتنوں سے منع فرمایا: جن پر رال بھری ہوئی ہو۔

۵۶۴۳: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَوْنِ بْنِ صَالِحٍ الْبَارِقِيِّ عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ نَصْرٍ وَ جُمَيْلَةَ بِنْتِ عَبَّادٍ أَنَّهُمَا سَمِعَتَا عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ شَرَابٍ صُنِعَ فِيْ دُبَّاءٍ أَوْ حَنْتَمٍ أَوْ مُزَفَّتٍ لَا يَكُوْنُ زَيْتًا أَوْ خَلًّا۔

۵۶۴۳: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ منع فرماتے تھے اس شراب سے جو تیار کی جائے (کدو کے) تونبے یا لاکھی یا روغنی برتن میں (نبیذ پینے سے) علاوہ زیتون کے تیل یا سرکہ کے۔

۲۵۰۹: باب ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ تَبْيِيْذِ الدُّبَّاءِ

باب: کدو کے تونبے اور چوبی برتن اور روغنی برتن اور لاکھی

وَالنَّقِيرِ وَ الْقَمِيرِ وَ الْحَنتَمِ

کے برتن کی نبیذ کے ممنوع ہونے سے متعلق

۵۶۴۴ اَخْبَرَنَا قُرَيْشُ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَ اَنْبَاَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحَسَنِ قَالَ اَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ قَالَ حَدَّثَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ زِيَادٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۶۴۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تو نبے اور لاکھی کے اور چوبی اور روغنی برتن سے۔

۵۶۴۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ حَدَّثَنَا ثُمَامَةُ بْنُ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ عَائِشَةَ فَسَاَلْتُهَا عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَتْ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلُوْهُ فِيْمَا يَنْبِذُوْنَ فَنَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يَنْبِذُوْا فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۴۵: حضرت ثمامہ بن حزن رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ملاقات کی اور ان سے دریافت کیا (کہ قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ خدمت نبوی میں حاضر ہوئے اور تو نے آپ سے دریافت کیا پوچھا؟ کہا: (پوچھا) کہ ہم لوگ کون سے برتن میں نبیذ تیار کریں؟ آپ نے منع فرمایا (کدو کے) تو نبۓ چوبیں اور روغنی لاکھی کے برتن میں نبیذ بنانے سے۔

۵۶۴۶: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ قَالَ حَدَّثَنَا اِسْحٰقُ بْنُ سُوَيْدٍ عَنْ مُعَاذَةَ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ بِذَاتِهِ۔

۵۶۴۶: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کدو کے تو نبے (میں نبیذ بنانے) سے منع فرمایا گیا ہے۔

۵۶۴۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ اِسْحٰقَ وَهُوَ ابْنُ سُوَيْدٍ يَقُوْلُ حَدَّثَتْنِيْ مُعَاذَةُ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ نَبِيْذِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ فِيْ حَدِيْثِ ابْنِ عُلَيَّةَ قَالَ اِسْحٰقُ وَ ذَكَرَتْ هُنَيْدَةُ عَنْ عَائِشَةَ مِثْلَ حَدِيْثِ مُعَاذَةَ وَ سَمَّتِ الْجِرَارَ قُلْتُ لِهُنَيْدَةَ اَنْتِ سَمِعْتِيْهَا سَمَّتِ الْجِرَارَ قَالَتْ نَعَمْ۔

۵۶۴۷: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی چوبی اور روغنی اور تو نبے اور لاکھی کے برتن کی نبیذ سے یہ روایت حضرت ابن علیہ کی ہے حضرت اسحٰق راوی نے حضرت ہنیدہ سے کہا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مثل حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اور دوسرے گھڑوں کا بھی تذکرہ کیا میں نے ہنیدہ سے کہا: تو نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ انہوں نے مٹی کے گھڑوں کا نام لیا؟ اس نے کہا: جی ہاں۔

۵۶۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ طَوْدِ بْنِ عَبْدِالْمَلِكِ الْقَيْسِيِّ بَصْرِيٌّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ عَنْ هُنَيْدَةَ بِنْتِ شَرِيْكِ بْنِ اَبَانَ قَالَتْ لَقِيْتُ عَائِشَةَ بِالْخُرَيْبَةِ فَسَاَلْتُهَا عَنِ الْعَكَرِ فَنَهَتْنِيْ عَنْهُ

۵۶۴۸: حضرت ہنیدہ بنت شریک سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات کی خریبہ میں اور میں نے ان سے دریافت کیا شراب کی تلچھٹ سے متعلق تو انہوں نے منع کیا اور فرمایا: تم نبیذ کو شام کے وقت بھگوؤ اور تم اس کو

وَقَالَ انْبِذِی عَشِيَّةً وَاشْرَبْهُ غُدْوَةً وَ اَوْكِئْ عَلَيْهِ وَنَهَانِی عَنِ الدُّبَّاءِ وَ النَّقِيرِ وَ الْمُزَفَّتِ وَالْحَنْتَمِ۔

صبح کے وقت پی لو اور اس کو تم ڈاٹ لگا دو (یعنی اگر وہ مشک وغیرہ میں ہو) اور مجھ کو منع فرمایا (کدو کے) تونبے' چوبین' روغنی اور لاکھی برتن سے۔

ممنوع برتن:

واضح رہے کہ مذکورہ بالا حدیث شریف میں جن برتنوں کا تذکرہ فرمایا گیا ہے یہ برتن شراب کے لیے استعمال کیے جاتے تھے۔ لیکن بعد میں جب لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت قائم ہوگئی تو مذکورہ برتن اور آگے آنے والے برتنوں کے استعمال کی ممانعت ختم فرما دی گئی جیسا کہ حاشیہ نسائی میں ہے: قیل هذه الظروف كانت مختصة بالخمر فلما حرمت الخمر حرم النبی صلی الله علیه وسلم استعمال هذه الظروف اما لان فی استعمالها تشبیها بشرب الخمر و اما لان هذه الظروف كانت فيها اثر الخمر فلما مضت مدة اباح النبیاستعمال هذه الظروف ص: ۸۳۲ حاشیہ نسائی بحوالہ مرقاۃ شرح مشکوۃ۔

۲۵۱۰: الْمُزَفَّتَةُ

باب: روغنی برتنوں کا بیان

۵۶۴۹: اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوبَ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ سَمِعْتُ الْمُخْتَارَ بْنَ فُلْفُلٍ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الظُّرُوْفِ الْمُزَفَّتَةِ۔

۵۶۴۹: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روغنی برتنوں سے منع فرمایا۔

۲۵۱۱: بَابُ ذِكْرُ الدَّلَالَةِ عَلَى النَّهْيِ لِلْمَوْصُوْفِ مِنَ الْاَوْعِيَةِ الَّتِیْ تَقَدَّمَ ذِكْرُهَا كَانَ حَتْمًا لَازِمًا لَّا عَلٰى تَأْدِيْبٍ

باب: مذکورہ برتنوں کے استعمال کی ممانعت ضروری تھی نہ کہ بطور ادب کے

۵۶۵۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ حَدَّثَنَا مَنْصُوْرُ بْنُ حَيَّانَ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ جُبَيْرٍ يُحَدِّثُ اَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ وَ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّهُمَا شَهِدَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ وَالنَّقِيْرِ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا۔

۵۶۵۰: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان دونوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر شہادت دی کہ آپ نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تونبے' لاکھی' روغنی اور چوبی برتن سے پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی: "تم کو جو رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) دیں اس کو لے لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو (رک جاؤ)"۔

۵۶۵۱ اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ عَنِ ابْنِ عَمٍّ لَهَا يُقَالُ لَهُ اَنَسٌ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَا اٰتَاكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قُلْتُ بَلٰى قَالَ اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ قُلْتُ بَلٰى قَالَ فَاِنِّيْ اَشْهَدُ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَالْمُقَيَّرِ وَالدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ۔

۵۶۵۱: حضرت اسماء بنت یزید سے روایت ہے کہ اس نے اپنے چچا کے لڑکے سے سنا جن کا نام حضرت انس رضی اللہ عنہ تھا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا جو حکم کرے تم کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس کو مان لو اور جس سے منع کرے اس سے بچو۔ میں نے عرض کیا کیوں نہیں۔ پھر انہوں نے فرمایا: اللہ عزوجل نے نہیں فرمایا کہ کسی مسلمان مرد یا مسلمان عورت کو جس وقت اللہ اور اس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کسی بات کا فیصلہ کر دیں تو اپنے کاموں میں اختیار نہیں رہتا بلکہ اللہ اور اس کے رسول کے فیصلہ کے موافق عمل کرنا لازم ہو جاتا ہے میں نے عرض کیا: کیوں نہیں۔ اس پر انہوں نے کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے چوبیں اور روغنی اور (کدو کے) تونبے اور لاکھی کے برتن سے۔

خلاصۃ الباب ☆ مذکورہ حدیث مبارکہ کے باب کی ابتداء کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ان احادیث میں شراب کے مستعمل برتنوں کا جو تذکرہ کیا گیا ہے ان کا استعمال اور ان میں نبیذ بنانے کی ممانعت کا جو حکم ہے دراصل بطور ادب کے نہیں تھا بلکہ ان برتنوں کا استعمال کرنا بھی حرام ہو گیا تھا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر فرمان تمام اہل اسلام کے لئے انتہائی فائدہ کا حامل ہوتا ہے اور شراب تو چونکہ ایک غلیظ چیز بن جاتی ہے جس کے پینے سے اچھا خاصا بندہ ایسی لایعنی باتیں کرتا ہے جو کہ صاحب ایمان سے صرف بعید نہیں بلکہ بعید تر ہیں۔

۲۵۱۲. تَفْسِيْرُ الْاَوْعِيَةِ

باب: ان برتنوں کا بیان

۵۶۵۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا بَهْزُ بْنُ اَسَدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ قُلْتُ حَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْاَوْعِيَةِ وَ فَسِّرْهُ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْحَنْتَمِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهٗ اَنْتُمُ الْجَرَّةَ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهُوَ الَّذِيْ تُسَمُّوْنَهٗ اَنْتُمُ الْقَرْعَ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ النَّخْلَةُ يَنْقُرُوْنَهَا وَ نَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ۔

۵۶۵۲: حضرت زاذان رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے دریافت کیا کہ مجھ سے تم کچھ نقل کرو جو تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو برتنوں کے متعلق ان کی تفسیر کے ساتھ۔ اس پر انہوں نے کہا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنتم سے منع فرمایا جس کو تم جر کہتے ہو (اس لفظ کی تشریح گذر چکی) جس کو تم قرع کہتے ہو اور آپ نے منع فرمایا نقیر سے۔

خلاصۃ الباب ☆ جرہ اس سے مراد شراب کے لیے استعمال ہونے والے مٹی اور لاکھی کے برتن ہیں اور قرع سے مراد کدو کے تو نبے ہیں کہ جن میں ابتداء اسلام میں لوگ شراب استعمال کرتے تھے اور نقیر سے مراد کھجور کی جڑ کو کھود کر جو برتن بنا تے ہیں وہ مراد ہے اور مزفت سے مراد رال اور روغن چڑھے ہوئے برتن ہیں۔

۲۵۱۳: بَابُ الْإِذْنِ فِي الْإِنْتِبَاذِ الَّذِيْ خَصَّهَا بَعْضُ الرِّوَايَاتِ الَّتِيْ أَتَيْنَا عَلَى ذِكْرِهَا الْإِذْنُ فِيْمَا كَانَ فِي الْأَسْقِيَةِ مِنْهَا

باب: کن برتنوں میں نبیذ بنانا درست ہے اس سے متعلق احادیث اور مشکوں میں نبیذ بنانے سے متعلق احادیث مبارکہ کا بیان

۵۷۵۳: أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَهَّابِ بْنُ عَبْدِالْمَجِيْدِ عَنْ هِشَامٍ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ حِيْنَ قَدِمُوْا عَلَيْهِ عَنِ الدُّبَّاءِ وَعَنِ النَّقِيْرِ وَعَنِ الْمُزَفَّتِ وَالْمَزَادَةِ وَالْمَجْبُوْبَةِ وَ قَالَ انْتَبِذْ فِيْ سِقَائِكَ أَوْكِهِ وَاشْرَبْهُ حُلْوًا قَالَ بَعْضُهُمْ ائْذَنْ لِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ مِثْلِ هٰذَا قَالَ إِذًا تَجْعَلَهَا مِثْلَ هٰذِهِ وَأَشَارَ بِيَدِهِ يَصِفُ ذٰلِكَ۔

۵۷۵۳: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ عبدالقیس کے لوگوں کو منع فرمایا جس وقت وہ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے (کدو کے) تونبے' نقیر اور روغنی برتن (وغیرہ) لے کر اور کہا کہ اپنے مشکیزہ میں نبیذ تیار کرو پھر اس پر تم ڈاٹ لگا لو اور اس کو میٹھی میٹھی پی لو (یعنی خوب ذائقہ لے کر اس کو پی لو)۔ بعض نے کہا یا رسول اللہ! مجھ کو اس کی اجازت عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا: تم چاہتے ہو کہ اس کو ایسا کر لو پھر اپنے ہاتھ سے اشارہ فرمایا بیان کرنے کے لیے اُس کی تیزی اور شدت کو۔

۵۷۵۴: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً قَالَ وَ قَالَ أَبُوالزُّبَيْرِ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْجَرِّ الْمُزَفَّتِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا لَمْ يَجِدْ سِقَاءً يُنْبَذُ لَهُ فِيْهِ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ۔

۵۷۵۴: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی روغنی برتن اور (کدو کے) تونبے اور چوبی برتن کے استعمال اور آپ کے پاس جس وقت مشکیزہ نہ ہوتا نبیذ بنانے کے لیے تو پتھر کے برتن میں نبیذ تیار کیا جاتا۔

۵۷۵۵: أَخْبَرَنِيْ أَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ قَالَ حَدَّثَنَا إِسْحٰقُ يَعْنِي الْأَزْرَقَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ أَبِيْ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ فَإِذَا لَمْ يَكُنْ لَهُ سِقَاءٌ نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ بِرَامٍ قَالَ وَنَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۷۵۵: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے مشک میں نبیذ تیار کی جاتی پھر اگر مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں (تیار کرتے) اور ممانعت فرمائی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کدو کے تونبے اور روغنی برتن سے۔

۵۷۵۶ أَخْبَرَنَا سَوَّارُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَوَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحٰرِثِ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْمَلِكِ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

۵۷۵۶: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی (کدو کے) تونبے اور چوبی اور لاکھی اور روغنی برتن سے۔

ممنوع برتن:

یہ تمام برتن شراب پینے کے لیے استعمال ہوتے تھے کیونکہ ان کے استعمال سے شراب کے زمانہ کی یاد تازہ ہوتی تھی اس وجہ سے بعد میں ان کے استعمال کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔

۲۵۱۴: بَابُ الْإِذْنِ فِي الْجَرِّ خَاصَّةً

باب: مٹی کے برتن کی اجازت

۵۷۵۷: أَخْبَرَنَا إِبْرَاهِيْمُ بْنُ سَعِيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ قَالَ حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْأَحْوَلُ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ أَبِيْ عِيَاضٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْجَرِّ غَيْرِ مُزَفَّتٍ۔

۵۷۵۷: حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اجازت عطا فرمائی مٹی کے برتن میں نبیذ تیار کرنے کی کہ جس پر لاکھ نہ لگی ہو۔

۲۵۱۵: بَابُ الْإِذْنِ فِيْ شَيْءٍ مِنْهَا

باب: ہر ایک برتن کی اجازت

۵۷۵۸: أَخْبَرَنَا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْعَظِيْمِ عَنِ الْأَحْوَصِ بْنِ جَوَّابٍ عَنْ عَمَّارِ بْنِ رُزَيْقٍ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِيْ إِسْحٰقَ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّيْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْأَضَاحِيْ فَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا وَ مَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُوْرِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوْا وَاتَّقُوْا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

۵۷۵۸: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تم کو قربانیوں کے گوشت رکھ چھوڑنے سے منع فرمایا تھا اب تم لوگ کھاؤ اور رکھ چھوڑو اور جو شخص قبروں کی زیارت کرنا چاہے وہ کرے کیونکہ قبروں کی زیارت آخرت کی یاد دلاتی ہے اور تم لوگ ہر ایک (قسم کی) شراب پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس سے بچو۔

خلاصۃ الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ تم لوگ چاہے جس برتن میں پیو لیکن نشہ پیدا کرنے والی شے سے بچو لقولہ علیہ السلام ((کل مسکر حرام)) واضح رہے کہ یہ حدیث بعد میں ارشاد فرمائی گئی جس وقت کہ لوگوں کے دلوں میں شراب کی حرمت خوب جم گئی تھی اور مندرجہ بالا احادیث شریفہ میں مذکور برتن کے استعمال سے شراب دوبارہ پی لینے کا اندیشہ ختم ہو گیا تھا اور شراب سے مراد مشروب یعنی پینے کی چیز ہے۔

۵۷۵۹: أَخْبَرَنِيْ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ سُلَيْمَانَ عَنِ ابْنِ

۵۷۵۹: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ

فُضَيْلٍ عَنْ اَبِىْ سِنَانٍ عَنْ مُحَارِبِ بْنِ دِثَارٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىْ فَوْقَ ثَلَاثَةِ اَيَّامٍ فَاَمْسِكُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ النَّبِيْذِ اِلَّا فِىْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِى الْاَسْقِيَةِ كُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم کو قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ قبور کی زیارت کرو اور میں نے تم کو منع کیا تھا قربانیوں کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے کے لیے لیکن اب جس وقت تک تمہارا دل چاہے تم اس کو رکھ لو اور میں نے تم لوگوں کو نبیذ بنانے کی ممانعت کی تھی لیکن مشک میں۔ اب تمام برتنوں میں نبیذ بناؤ لیکن اس شراب سے بچو (یعنی بالکل دور رہو) جو نشہ پیدا کرے۔

٥٦٦٠: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ مَعْدَانَ بْنِ عِيْسَى ابْنِ مَعْدَانَ الْحَرَّانِىُّ قَالَ حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ اَعْيَنَ قَالَ حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ قَالَ حَدَّثَنَا زُبَيْدٌ عَنْ مُحَارِبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّىْ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ زِيَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِىِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوْا مِنْهَا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِى الْاَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوْا فِىْ اَىِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْكِرًا۔

٥٦٦٠: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو تین اشیاء سے منع کیا تھا ایک تو زیارتِ قبور سے لیکن تم لوگ اب زیارت کرو اور تم کو زیارت سے خیر حاصل ہوگی اور میں نے منع کیا تھا تم لوگوں کو تین روز سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اب جس وقت تک دِل چاہے اس میں سے کھاؤ اور منع کیا تھا میں نے برتنوں میں شراب پینے سے اب جس برتن میں چاہو پیو لیکن جو نشہ پیدا کرے اس کو نہ پیو۔

خلاصۃ الباب ☆ اس زمانہ میں کیونکہ غرباء فقراء زیادہ تھے اور عام طور پر لوگوں میں غربت تھی اس وجہ سے قربانی کا گوشت تقسیم کر دینا بہتر قرار دیا گیا اور اب قربانی کے گوشت سے متعلق مسئلہ یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تین حصہ کر کے ایک حصہ اپنے اہل و عیال کے لیے رکھے ایک حصہ رشتہ داروں اور دوستوں میں تقسیم کرے اور ایک حصہ غرباء فقراء میں تقسیم کرے اور جو شخص کثیر العیال ہو تو وہ خود بھی تمام گوشت رکھ سکتا ہے اور اگر مناسب سمجھے تو سارا تقسیم بھی کر سکتا ہے۔

٥٦٦١: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِىٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ الْحَجَّاجِ بْنُ حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ اَبِىْ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَوْعِيَةِ فَانْتَبِذُوْا فِيْمَا بَدَالَكُمْ وَاِيَّاكُمْ وَكُلَّ مُسْكِرٍ۔

٥٦٦١: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے تم لوگوں کو برتنوں سے منع کیا تھا لیکن اب تم لوگ جس برتن میں چاہو نبیذ تیار کرو اور ہر ایک نشہ آور شے سے بچو۔

٥٦٦٢: اَخْبَرَنَا اَبُوْ عَلِىٍّ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى بْنِ اَيُّوْبَ مَرْوَزِىٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُثْمَانُ

٥٦٦٢: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے کہ اس دوران ایک قوم (جماعت کے) شور و شغب کی آواز

قَالَ حَدَّثَنَا عِيْسَى بْنُ عُبَيْدٍ الْكِنْدِيُّ الْخُرَاسَانِيُّ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا هُوَ يَسِيْرُ اِذْحَلَّ بِقَوْمٍ فَسَمِعَ لَهُمْ لَغَطًا فَقَالَ مَا هٰذَا الصَّوْتُ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ لَهُمْ شَرَابٌ يَشْرَبُوْنَهُ فَبَعَثَ اِلَى الْقَوْمِ فَدَعَاهُمْ فَقَالَ فِي شَيْءٍ تَنْتَبِذُوْنَ قَالُوْا نَنْتَبِذُ فِي النَّقِيْرِ وَالدُّبَّاءِ وَلَيْسَ لَنَا ظُرُوْفٌ فَقَالَ لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا فِيْمَا اَوْكَيْتُمْ عَلَيْهِ قَالَ فَلَبِثَ بِذٰلِكَ مَا شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَلْبَثَ ثُمَّ رَجَعَ عَلَيْهِمْ فَاِذَا هُمْ قَدْ اَصَابَهُمْ وَبَاءٌ وَصُفْرَةٌ قَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ قَدْ هَلَكْتُمْ قَالُوْا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اَرْضُنَا وَبِيْئَةٌ وَ حَرَّمْتَ عَلَيْنَا اِلَّا مَا اَوْكَيْنَا عَلَيْهِ قَالَ اشْرَبُوْا وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ کیسی آواز ہے؟ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ایک طرح کی شراب پیا کرتے ہیں اس کو پی رہے ہیں۔ آپ نے کسی کو ان کی جانب روانہ کیا اور بلایا پھر فرمایا تم لوگ کن برتنوں میں نبیذ تیار کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہم نقیر اور دباء میں تیار کرتے ہیں اور ہمارے پاس اس کے علاوہ دوسرے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا نہ پیو لیکن اس برتن سے کہ جس میں ڈاٹ لگی ہوئی ہو پھر آپ کچھ روز تک ٹھہرے رہے جس وقت تک کہ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اس طرف پھر آئے آپ نے ان لوگوں کو دیکھا کہ وہ لوگ ایک وباء (شدید بیماری) سے پیلے ہو رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا مجھ کو کیا ہو گیا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ تم لوگ تباہ ہو گئے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگوں کی زمین وبائی ہے اور آپ نے ہم لوگوں پر ایک شراب کو حرام قرار دے دیا ہے مگر جس شراب پر ہم لوگ ڈاٹ لگا دیں۔ آپ نے فرمایا: پیو ہر ایک شراب کو لیکن اس شراب سے بچو جو نشہ پیدا کرے۔

ڈاٹ لگے برتن سے مراد:

مذکورہ حدیث میں ڈاٹ لگے ہوئے برتن سے مراد مشک اور چھاگل اور لوٹہ وغیرہ ہے کہ اہل عرب ان میں شراب پیا کرتے تھے اور مذکورہ بالا لوگوں کو استسقاء کی بیماری ہو گئی تھی اور وبائی زمین سے مراد ایسی زمین ہے کہ جہاں پر اکثر و بیشتر وباء رہتی ہے آب و ہوا کی گندگی کی وجہ سے۔

۵۶۶۳: اَخْبَرَنَا مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ دَاوُدَ الْحَفَرِيُّ وَاَبُوْ اَحْمَدَ الزُّبَيْرِيُّ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمٍ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا نَهٰى عَنِ الظُّرُوْفِ شَكَتِ الْاَنْصَارُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَلَا اِذًا۔

۵۶۶۳: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت برتنوں سے ممانعت فرمائی تو قبیلہ انصار کے لوگوں نے شکایت کی اور فرمایا: ہم لوگوں کے پاس دوسرے قسم کے برتن نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا: ٹھیک ہے میں ممانعت بھی نہیں کرتا۔

۲۵۱۶: باب مَنْزِلَةُ الْخَمْرِ

باب: شراب کیسی شے ہے؟

۵۶۶۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ عَنْ

۵۶۶۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں شب معراج میں دو پیالے پیش کیے گئے ایک پیالہ میں

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِهٖ بِقَدَحَيْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَيْهِمَا فَاَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ هَدَاكَ لِلْفِطْرَةِ لَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُكَ۔

شراب تھی اور دوسرے میں دودھ تھا۔ آپ نے دودھ کا پیالہ لے لیا اس پر حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے فرمایا: اس خدا کا شکر و احسان ہے کہ جس نے تم لوگوں کو فطرت کے مطابق ہدایت سے نوازا اگر تم شراب کا پیالہ لے لیتے تو تمہاری اُمت گمراہی میں مبتلا ہو جاتی۔

فطرت کے موافق غذا:

دودھ کیونکہ فطرت کے مطابق ہر دلعزیز اور بچہ سے لے کر بوڑھے تک کیلئے خاص غذا ہے اس لیے خاص طور پر اس کو بیان فرمایا گیا ہے اور دودھ سے ہی انسان کے جسمانی اعضاء خاص قوت حاصل کرتے ہیں اور یہ انسان کی فطری غذا ہے اور اس کے برعکس شراب انسان کے عقل و شعور اور جسمانی نظام کے لیے مہلک شے ہے جیسا کہ عام مشاہدہ ہے۔ اس وجہ سے شب معراج میں آپ نے بجائے شراب کے دودھ کے پیالہ کو منتخب فرمایا۔

۵۶۶۵: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى عَنْ خَالِدٍ وَهُوَ ابْنُ الْحٰرِثِ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا بَكْرِ بْنَ حَفْصٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ ابْنَ مُحَيْرِيْزٍ يُحَدِّثُ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَشْرَبُ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِي الْخَمْرَ يُسَمُّوْنَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا۔

۵۶۶۵: ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پیا کریں گے لیکن اس کا نام کوئی دوسرا رکھیں گے (تو ان لوگوں کو دوہرا گناہ ہوگا)۔

قیامت کی ایک نشانی:

حاصل حدیث یہ ہے کہ وہ لوگ شراب کا نام بدل دیں گے اس کو طاقت کی چیز ( ) وغیرہ قرار دیں گے ان کی اس حرکت سے وہ دو دوسرے جرم کے مرتکب ہوں گے ایک تو حرام کے ارتکاب کا اور دوسرے حرام کو حلال قرار دینے کا سابق میں یہ مضمون گذر چکا ہے۔

۲۵۱۷: بَابُ ذِكْرِ الرِّوَايَاتِ الْمُغَلِّظَاتِ فِيْ شُرْبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے کی مذمت سے متعلق

۵۶۶۶: اَخْبَرَنَا عِيْسَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ ابْنِ

۵۶۶۶: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا

عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِی حِیْنَ یَزْنِی وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ شَارِبُهَا حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ حِیْنَ یَنْتَهِبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مومن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

خلاصة الباب ☆ مطلب یہ ہے کہ جب کوئی شخص لوٹ مار کرتا ہے چاہے وہ کسی بھی شے کی لوٹ مار کر کے آیا ہو تو وہ مؤمن نہیں رہتا بلکہ اس قسم کے گناہوں کے ارتکاب کے وقت اس سے ایمان جدا ہو جاتا ہے۔

۵۲۶۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْوَلِیْدُ ابْنُ مُسْلِمٍ عَنِ الْاَوْزَاعِیِّ عَنِ الزُّهْرِیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ سَعِیْدُ بْنُ الْمُسَیَّبِ وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَ اَبُوْبَكْرِ ابْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ كُلُّهُمْ حَدَّثُوْنِیْ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَهِبُ نُهْبَةً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ الْمُسْلِمُوْنَ اِلَیْهِ اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ۔

۵۲۶۷: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس وقت زنا کرنے والا شخص زنا کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت چور چوری کرتا ہے تو وہ مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت شراب پینے والا شخص شراب پیتا ہے تو وہ شخص مؤمن نہیں ہوتا اور جس وقت کوئی شخص ایسی شے کو لوٹتا ہے کہ جس کو لوگ آنکھ اٹھا کر دیکھیں تو وہ شخص مؤمن نہیں رہتا۔

۵۲۶۸: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِیْرٌ عَنْ مُغِیْرَةَ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ نُعْمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَ نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ قَالُوْا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ شَرِبَ فَاقْتُلُوْهُ۔

۵۲۶۸: چند صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تمام حضرات نے بیان کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص شراب پئے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر شراب پئے تو پھر کوڑے مارو پھر اگر پئے تو اس کو قتل کر دو۔

شرابی کے قتل سے متعلق:

حاصل حدیث یہ ہے کہ ایسا بدنصیب شخص جو ہرگز شراب چھوڑنے والا نہیں ہے واضح رہے کہ مذکورہ حدیث ایک دوسری حدیث سے منسوخ ہے اور شراب کے جرم میں قتل کرنا جائز نہیں ہے بلکہ اس کو حد مقررہ لگائی جائے گی۔

٥٦٦٩: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِیْمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَبَابَةُ قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِیْ ذِئْبٍ عَنْ خَالِدِ الْحٰرِثِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِذَا سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ اِنْ سَكِرَ فَاجْلِدُوْهُ ثُمَّ قَالَ فِی الرَّابِعَةِ فَاضْرِبُوْا عُنُقَهٗ۔

٥٦٦٩: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس وقت کوئی شخص نشہ میں ہو جائے تو اس کو کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو اس کے کوڑے مارو پھر اگر نشہ کرے تو چوتھی مرتبہ اس کو قتل کرو۔

٥٦٧٠: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰی عَنِ ابْنِ فُضَیْلٍ عَنْ وَائِلِ بْنِ بَكْرٍ عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی عَنْ اَبِیْهِ اَنَّهٗ كَانَ یَقُوْلُ مَا اُبَالِیْ شَرِبْتُ الْخَمْرَ اَوْ عَبَدْتُ هٰذِهِ السَّارِیَةَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

٥٦٧٠: حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نقل کیا میں پرواہ نہیں کرتا کہ شراب پیوں یا اللہ عزوجل کے علاوہ اس ستون کی پوجا کروں۔ (مطلب یہ ہے کہ شراب پینا بت پرستی جیسا ہے)

٢٥١٨: بَابُ ذِكْرِ الرِّوَایَةِ الْمُبَیِّنَةِ عَنْ صَلَوَاتِ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی

٥٦٧١: اَخْبَرَنَا عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنِ بْنِ عَلَّاقٍ دِمَشْقِیٌّ قَالَ حَدَّثَنَا عُرْوَةُ بْنُ رُوَیْمٍ اَنَّ ابْنَ الدَّیْلَمِیِّ رَكِبَ یَطْلُبُ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ ابْنُ الدَّیْلَمِیِّ فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَ یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ذَكَرَ شَاْنَ الْخَمْرِ بِشَیْءٍ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ رَجُلٌ مِنْ اُمَّتِیْ فَیَقْبَلَ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً اَرْبَعِیْنَ یَوْمًا۔

٥٦٧١: حضرت عروہ رحمۃ اللہ علیہ بن رویم سے روایت ہے کہ ابن دیلمی سوار ہوئے۔ عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو تلاش کرنے کے لئے تو انہوں نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور ان سے عرض کیا کیا تم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب کے متعلق سنا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی ہاں! میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کوئی شخص اگر میری امت میں شراب نوشی کرے گا تو اللہ عزوجل اُس کی چالیس روز نماز قبول نہیں کرے گا۔

٥٦٧٢: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ وَ عَلِیُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَلَفٌ یَعْنِی ابْنَ خَلِیْفَةَ عَنْ مَنْصُوْرِ بْنِ زَاذَانَ عَنِ الْحَكَمِ ابْنِ عُتَیْبَةَ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ الْقَاضِیْ اِذَا اَكَلَ الْهَدِیَّةَ فَقَدْ اَكَلَ السُّحْتَ وَاِذَا قَبِلَ الرِّشْوَةَ بَلَغَتْ بِهِ الْكُفْرَ وَ قَالَ مَسْرُوْقٌ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَقَدْ كَفَرَ وَ كُفْرُهٗ اَنْ لَیْسَ

٥٦٧٢: حضرت مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ جس وقت کسی قاضی نے ہدیہ قبول کیا (اور اس شخص سے جو ہمیشہ ہدیہ نہیں دیا کرتا تھا بلکہ قاضی ہونے کے بعد ہدیہ قاضی کو پیش کرنے لگا) تو اس نے حرام خوری کی اور جس وقت رشوت لی تو وہ کفر کے قریب پہنچ گیا اور مسروق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جس نے شراب پی وہ شخص کافر ہو گیا اس لیے اس کی نماز درست نہیں ہوتی۔

لَهٗ صَلَاةٌ۔

۲۵۱۹: بَاب ذِكْرُ الْاٰثَامِ الْمُتَوَلِّدَةِ عَنْ شُرْبِ الْخَمْرِ مِنْ تَرْكِ الصَّلٰوةِ وَمِنْ قَتْلِ النَّفْسِ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ وَمِنْ وُقُوْعٍ عَلَى الْمَحَارِمِ

۵۶۷۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ ابْنِ الْحٰرِثِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ اَنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ تَعَبَّدَ فَعَلِقَتْهُ امْرَاَةٌ غَوِيَّةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَيْهِ جَارِيَتَهَا فَقَالَتْ لَهٗ اِنَّا نَدْعُوْكَ لِلشَّهَادَةِ فَانْطَلَقَ مَعَ جَارِيَتِهَا فَطَفِقَتْ كُلَّمَا دَخَلَ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهٗ حَتّٰى اَفْضٰى اِلَى امْرَاَةٍ وَضِيْئَةٍ عِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِيَةُ خَمْرٍ فَقَالَتْ اِنِّيْ وَاللّٰهِ مَا دَعَوْتُكَ لِلشَّهَادَةِ وَلٰكِنْ دَعَوْتُكَ لِتَقَعَ عَلَيَّ اَوْ تَشْرَبَ مِنْ هٰذِهِ الْخَمْرَةِ كَاْسًا اَوْ تَقْتُلَ هٰذَا الْغُلَامَ قَالَ فَاسْقِيْنِيْ مِنْ هٰذَا الْخَمْرِ كَاْسًا فَسَقَتْهُ كَاْسًا قَالَ زِيْدُوْنِيْ فَلَمْ يَرِمْ حَتّٰى وَقَعَ عَلَيْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ الْاِيْمَانُ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ اِلَّا لَيُوْشِكُ اَنْ يُّخْرِجَ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهٗ۔

۵۶۷۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ يَعْنِي ابْنَ الْمُبَارَكِ عَنْ يُوْنُسَ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ الْحٰرِثِ اَنَّ اَبَاهُ قَالَ سَمِعْتُ عُثْمَانَ يَقُوْلُ اجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا اُمُّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهٗ كَانَ رَجُلٌ مِمَّنْ خَلَا قَبْلَكُمْ يَتَعَبَّدُ وَ يَعْتَزِلُ النَّاسِ

باب: شراب نوشی سے کون کون سے گناہ کا ارتکاب ہوتا ہے نماز چھوڑ دینا ناحق خون کرنا جس کو اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے

۵۶۷۳: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا بچو خمر سے (یعنی شراب سے) وہ تمام برائیوں کی جڑ ہے اگلے دور میں ایک شخص تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا اس کو ایک زنا کار عورت نے پھنسانا چاہا چنانچہ (سازش کر کے) اس کے پاس ایک باندی کو بھیجا اور اس سے کہلوایا کہ میں تجھ کو گواہی کے لئے بلا رہی ہوں چنانچہ وہ شخص چل دیا۔ اس باندی نے مکان کے ہر ایک دروازہ کو جس وقت وہ اس کے اندر داخل ہوتا بند کرنا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ (عبادت گذار شخص) ایک عورت کے پاس پہنچا جو کہ حسین و جمیل عورت تھی اور اس کے پاس ایک لڑکا تھا اور ایک شراب کا برتن تھا۔ اس عورت نے کہا خدا کی قسم! میں نے تجھ کو شہادت کے لئے نہیں بلایا لیکن اس واسطے بلایا ہے کہ تو مجھ سے ہم بستری کرے یا اس شراب کا ایک جام پی لے چنانچہ اس عورت نے اُس شخص کو ایک گلاس شراب کا پلا دیا۔ اس شخص نے کہا مجھ کو اور (زیادہ شراب) دے (یہ بات شراب کے مزہ کی وجہ سے اس نے کہی) پھر وہ شخص وہاں سے نہیں ہٹا یہاں تک کہ اس عورت سے صحبت کی اور اس لڑکے کا خون کیا تو تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم ایمان اور شراب کا ہمیشہ پینا دونوں ساتھ نہیں ہوتے یہاں تک کہ ایک دوسرے کو نکال دیتا ہے۔

۵۶۷۴: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا. تم لوگ شراب سے بچو (بالکل دور رہو) اس لیے کہ وہ (تمام) برائیوں کی جڑ ہے تم لوگوں سے قبل پہلے زمانہ میں ایک آدمی تھا جو کہ عبادت میں مشغول رہتا تھا پھر وہ ہی واقعہ نقل کیا اور فرمایا: تم لوگ شراب سے بچو کیونکہ خدا کی قسم شراب اور ایمان

فَذَكَرَ مِثْلَهُ قَالَ فَاجْتَنِبُوا الْخَمْرَ فَإِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا يَجْتَمِعُ وَالْإِيْمَانُ اَبَدًا إِلَّا يُوْشِكُ اَحَدُهُمَا اَنْ يُخْرِجَ صَاحِبَهُ۔

ایک ساتھ جمع نہیں ہوں گے بلکہ ایک دوسرے کو نکال باہر کرے گا۔

۵۶۷۵: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ عَنِ الْعَلَاءِ وَهُوَ ابْنُ الْمُسَيَّبِ عَنْ فُضَيْلٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ مَادَامَ فِيْ جَوْفِهِ اَوْ عُرُوْقِهِ مِنْهَا شَيْءٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَإِنِ انْتَشَى لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً وَإِنْ مَاتَ فِيْهَا مَاتَ كَافِرًا۔ خَالَفَهُ يَزِيْدُ بْنُ اَبِيْ زِيَادٍ۔

۵۶۷۵: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس کسی نے شراب پی پھر اس کو نشہ نہیں ہوا تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی جس وقت تک کہ وہ شراب اس کے پیٹ یا رگوں میں رہی اور اگر وہ شخص اس حال میں مرجائے تو وہ کافر مرے گا اور اگر وہ شخص نشہ میں مست ہوگیا (یعنی شراب کے نشہ میں جھومنے لگا) تو اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں ہوگی اور اگر اس حالت میں وہ شخص مرے گا تو وہ شخص کافر مرے گا۔

۵۶۷۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِالرَّحِيْمِ عَنْ يَزِيْدَ ح وَ اَنْبَاَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ زِيَادٍ عَنْ مُجَاهِدٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ آدَمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَجَعَلَهَا فِيْ بَطْنِهِ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ مِنْهُ صَلَاةً سَبْعًا اِنْ مَاتَ فِيْهَا وَ قَالَ ابْنُ آدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا فَإِنْ اَذْهَبَتْ عَقْلَهُ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الْفَرَائِضِ وَ قَالَ ابْنُ آدَمَ الْقُرْآنِ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلَاةٌ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اِنْ مَاتَ فِيْهَا وَقَالَ ابْنُ آدَمَ فِيْهِنَّ مَاتَ كَافِرًا۔

۵۶۷۶: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کسی نے شراب پی اور اس کو پیٹ میں اُتارا تو اس کی اللہ عزوجل سات دن کی نماز قبول نہیں کرے گا اور اگر وہ شخص اس زمانہ میں مرجائے تو وہ شخص کافر مرے گا (یعنی اس کا خاتمہ کفر پر ہوگا)۔

۲۵۲۰: بَاب تَوْبَةُ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شراب پینے والے کی توبہ

۵۶۷۷: اَخْبَرَنَا الْقَاسِمُ بْنُ زَكَرِيَّا بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ رَبِيْعَةُ بْنُ يَزِيْدَ ح

۵۶۷۷: حضرت عبداللہ بن دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ اس وقت اپنے باغ میں (علاقہ) طائف میں تھے' جس کو وہط کہتے تھے اور

وَاَخْبَرَنِیْ عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِیْدٍ عَنْ بَقِیَّةَ عَنْ اَبِیْ عَمْرٍو وَهُوَ الْاَوْزَاعِیُّ عَنْ رَبِیْعَةَ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّیْلَمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰی عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ وَهُوَ فِیْ حَائِطٍ لَهٗ بِالطَّائِفِ یُقَالُ لَهُ الْوَهْطُ وَهُوَ مُخَاصِرٌ فَتًی مِنْ قُرَیْشٍ یُزَنُّ ذٰلِكَ الْفَتٰی بِشُرْبِ الْخَمْرِ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ شَرْبَةً لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ تَوْبَةٌ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ تُقْبَلْ تَوْبَتُهٗ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰهِ اَنْ یَسْقِیَهٗ مِنْ طِیْنَةِ الْخَبَالِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اللَّفْظُ لِعَمْرٍو۔

قبیلہ قریش کے ایک جوان ان کے ہاتھ پکڑے ہوئے ٹہل رہے تھے کہ جس پر کہ لوگ شراب پینے کا گمان کرتے تھے۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو کوئی شراب کا ایک گھونٹ پئے گا تو اس کی چالیس دن تک کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کر لے تو اس کو اللہ عزوجل معاف فرما دے گا پھر اگر وہ شخص شراب پئے تو اس کی چالیس دن کی توبہ قبول نہ ہوگی پھر اگر وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے گا۔ پھر اگر شراب پئے تو چالیس دن تک کی اس کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ لیکن اگر اس کے بعد وہ شخص توبہ کرے تو اللہ عزوجل اس کو معاف فرما دے گا پھر اگر وہ شخص (دوبارہ) شراب پئے تو اللہ عزوجل اس کو لازمی طور سے دوزخیوں کی شراب پلائے گا۔

٥٦٧٨: اَخْبَرَنَا قُتَیْبَةُ عَنْ مَالِكٍ وَالْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِیْنٍ قِرَاءَةً عَلَیْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ وَاللَّفْظُ لَهٗ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا ثُمَّ لَمْ یَتُبْ مِنْهَا حُرِمَهَا فِی الْاٰخِرَةِ۔

٥٦٧٨ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں شراب پئے گا پھر وہ شخص اس سے توبہ نہ کرے گا تو اس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

٢٥٢١: الرِّوَایَةُ فِی الْمُدْمِنِیْنَ فِی الْخَمْرِ

باب: جو لوگ ہمیشہ شراب پیتے ہیں ان کے متعلق

٥٦٧٩: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ سَالِمِ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ عَنْ نُبَیْطٍ عَنْ جَابَانَ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ۔

٥٦٧٩ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا احسان کر کے جتلانے والا شخص جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

٥٦٨٠: اَخْبَرَنَا سُوَیْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَیْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَیُّوْبُ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِی الدُّنْیَا فَمَاتَ وَ

٥٦٨٠ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اس کو آخرت میں شراب نہیں

هُوَ يُدْ مِنُهَا لَمْ يَتُبْ مِنْهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ.

ملے گی۔

۵۱۸۱: أَخْبَرَنَا يَحْيَى بْنُ دُرُسْتَ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْ مِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْآخِرَةِ.

۵۱۸۱: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص دنیا میں شراب پی کر مر جائے اور وہ شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو تو اُس کو آخرت میں شراب نہیں ملے گی۔

۵۱۸۲: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ يَحْيَى عَنِ الضَّحَّاكِ قَالَ مَنْ مَاتَ مُدْمِنًا لِلْخَمْرِ نُضِحَ فِي وَجْهِهِ بِالْحَمِيمِ حِيْنَ يُفَارِقُ الدُّنْيَا.

۵۱۸۲: حضرت ضحاک رحمہ اللہ (تابعی) نے کہا جو شخص ہمیشہ شراب پیتا ہو پھر وہ شخص مر جائے تو دنیا سے رخصت ہونے کے وقت اُس کے منہ پر گرم پانی کا چھینٹا ڈالا جائے گا۔

خلاصۃ الباب ☆ اس حدیث کا مطلب علماء کرام نے یہ بیان کیا ہے کہ اُس کو مرنے سے پہلے ہی اس چیز کا احساس دلا دیا جائے گا کہ اُس کا ٹھکانہ دوزخ کا گرم اُبلتا ہوا پانی ہے واللہ اعلم۔

۲۵۲۲: باب تَغْرِيْبُ شَارِبِ الْخَمْرِ

باب: شرابی کو جلا وطن کرنے کا بیان

۵۱۸۳: أَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيَى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْأَعْلَى بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنِيْ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ غَرَّبَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَبِيْعَةَ بْنَ أُمَيَّةَ فِي الْخَمْرِ إِلَى خَيْبَرَ فَلَحِقَ بِهِرَقْلَ فَتَنَصَّرَ فَقَالَ عُمَرُ لَا أُغَرِّبُ بَعْدَهُ مُسْلِمًا.

۵۱۸۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ربیعہ بن اُمیہ کو شراب پینے کی وجہ سے خیبر کی جانب نکال دیا۔ وہ (روم) کے بادشاہ ہرقل کے پاس پہنچا اور عیسائی بن گیا۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اب میں کسی مسلمان کو جلا وطن نہیں کروں گا۔

۲۵۲۳: باب ذِكْرُ الْأَخْبَارِ الَّتِيْ اعْتَلَّ بِهَا مَنْ أَبَاحَ شَرَابَ الْمُسْكِرِ

باب: اُن احادیث کا تذکرہ جن سے لوگوں نے یہ دلیل لی کہ نشہ آور شراب کا کم مقدار میں پینا جائز ہے

۵۱۸۴: أَخْبَرَنَا هَنَّادُ بْنُ السَّرِيِّ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ سِمَاكٍ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ أَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْرَبُوْا فِي الظُّرُوْفِ وَلَا تَسْكَرُوْا قَالَ أَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا حَدِيْثٌ مُنْكَرٌ غَلِطَ فِيْهِ أَبُو الْأَحْوَصِ سَلَّامُ بْنُ سُلَيْمٍ لَا نَعْلَمُ أَنَّ

۵۱۸۴: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم لوگ برتنوں میں پیو اور نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ حدیث منکر ہے اور اس حدیث میں راوی ابو الاحوص سلام بن سلیم نے غلطی کی ہے اور کسی دوسرے نے اس کی متابعت نہیں کی۔ سماک کے اصحاب میں سے اور سماک راوی خود قوی نہیں ہیں اور وہ تلقین کو قبول کرتا تھا۔ امام احمد رحمہ اللہ نے فرمایا ابو

اَحَدًا تَابَعَهُ عَلَيْهِ مِنْ اَصْحَابِ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ وَسِمَاكٌ لَيْسَ بِالْقَوِيِّ وَكَانَ يَقْبَلُ التَّلْقِيْنَ قَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ كَانَ اَبُو الْاَحْوَصِ يُخْطِئُ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ خَالَفَهُ شَرِيْكٌ فِيْ اِسْنَادِهٖ وَفِيْ لَفْظِهٖ۔

الاحوص اس حدیث میں غلطی کرتا تھا۔ شریک نے اس حدیث کی اسناد میں مخالفت کی ہے اور الفاظ حدیث میں بھی مخالفت کی ہے۔

۵۶۸۵ اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ قَالَ اَنْبَاَنَا شَرِيْكٌ عَنْ سِمَاكِ بْنِ حَرْبٍ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْمُزَفَّتِ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوَانَةَ۔

۵۶۸۵: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی کدو کے تونبے اور روغنی برتن سے لیکن ابوعوانہ نے اس کے خلاف کہا ہے۔

۵۶۸۶ اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا اِبْرَاهِيْمُ ابْنُ حَجَّاجٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ سِمَاكٍ عَنْ قِرْصَافَةَ امْرَاَةٍ مِنْهُمْ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْرَبُوْا وَلَا تَسْكَرُوْا قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَا اَيْضًا غَيْرُ ثَابِتٍ وَقِرْصَافَةُ هٰذِهٖ لَا نَدْرِيْ مَنْ هِيَ وَالْمَشْهُوْرُ عَنْ عَائِشَةَ خِلَافُ مَارَوَتْ عَنْهَا قِرْصَافَةُ۔

۵۶۸۶: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ شراب پیو لیکن شراب کے نشہ میں مست نہ ہو جاؤ۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: یہ روایت بھی ثابت نہیں ہے۔ قرصافہ نے اس کو سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا اور وہ مجہول ہے اور مشہور روایات عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) اس کے خلاف ہیں۔

۵۶۸۷ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَخْبَرَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ قُدَامَةَ الْعَامِرِيَّةِ اَنَّ جَسْرَةَ بِنْتَ دِجَاجَةَ الْعَامِرِيَّةَ حَدَّثَتْهُ قَالَتْ سَمِعْتُ عَائِشَةَ سَاَلَهَا اُنَاسٌ كُلُّهُمْ يَسْاَلُ عَنِ النَّبِيْذِ يَقُوْلُ نَنْبِذُ التَّمْرَ غُدْوَةً وَ نَشْرَبُهُ عَشِيًّا وَنَنْبِذُهُ عَشِيًّا وَنَشْرَبُهُ غُدْوَةً قَالَتْ لَا اُحِلُّ مُسْكِرًا وَاِنْ كَانَ خُبْزًا وَاِنْ كَانَ مَاءً قَالَتْهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ۔

۵۶۸۷: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے لوگوں نے نبیذ سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے کہا: ہم لوگ صبح کے وقت کھجور بھگوتے ہیں اور شام کو اس کو پی لیتے ہیں اور شام کو بھگوتے ہیں اور صبح کو پیتے ہیں۔ سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: میں حلال نہیں کہتی کسی نشہ لانے والی شراب کو اگر چہ روٹی ہی کیوں نہ ہو۔ یہ جملہ تین مرتبہ دُہرایا۔

۵۶۸۸ اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْمُبَارَكِ قَالَ حَدَّثَتْنَا كَرِيْمَةُ بِنْتُ هَمَّامٍ اَنَّهَا سَمِعَتْ عَائِشَةَ اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَقُوْلُ نُهِيْتُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْحَنْتَمِ نُهِيْتُمْ عَنِ الْمُزَفَّتِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَتْ اِيَّاكُنَّ

۵۶۸۸: سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تم کو منع ہے (کدو کے) تونبے سے۔ تم کو منع ہے لاکھ کے برتن سے۔ تم کو ممانعت ہے روغنی برتن سے پھر خواتین کی طرف چہرہ کیا (یعنی متوجہ ہوئیں) اور فرمایا: بچو تم لوگ ہرے رنگ کے گھڑے سے اور اگر تمہارے مٹکے کا پانی نشہ کرنے لگ جائے تو تم لوگ اُس کو نہ پیو۔

وَالْجَرَّ الْاَخْضَرُ وَاِنْ اَسْكَرَ كُلَّ مَاءُ حُبِّكُنَّ فَلَا تَشْرَبْنَهُ۔

۵۶۸۹: اَخْبَرَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا خَالِدٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَبَانُ بْنُ صَمْعَةَ قَالَ حَدَّثَتْنِىْ وَالِدَتِىْ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْهٰى عَنْ كُلِّ مُسْكِرٍ وَاعْتَلُّوْا بِحَدِيْثِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۸۹: اُمّ المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کسی نے اُن سے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع فرماتے تھے ہر نشہ والی چیز سے۔ امام نسائی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا ان حضرات نے یہ دلیل پکڑی ہے عبداللہ بن شداد کی روایت سے انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اور وہ یہ ہے۔

۵۶۹۰: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ اَنْبَاَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْوَارِثِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ شُبْرُمَةَ يَذْكُرُهُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَمْ يَسْمَعْهُ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ شَدَّادٍ۔

۵۶۹۰: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا خمر تو کم و بیش تمام حرام ہے اور باقی اور قسم کی شراب اس قدر حرام ہے کہ جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۱: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا سُرَيْجُ بْنُ يُوْنُسَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ حَدَّثَنِى الثِّقَةُ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ۔ خَالَفَهُ اَبُوْ عَوْنٍ مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ الثَّقَفِىُّ۔

۵۶۹۱: حضرت ابن شبرمہ نے کہا مجھ سے ایک ثقہ نے نقل کیا حضرت عبداللہ بن شداد سے اُس نے سنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے کہا خمر (شراب) تو بجنسہٖ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۲: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْحَكَمِ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ ح وَاَنْبَاَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ مِسْعَرٍ عَنْ اَبِىْ عَوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ بِعَيْنِهَا قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَالسُّكْرُ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ لَمْ يَذْكُرِ ابْنُ الْحَكَمِ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا۔

۵۶۹۲: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا خمر (شراب) تو بجنسہٖ حرام ہے۔ باقی اور دوسری قسم کی شراب اس قدر حرام ہے جس سے نشہ ہو۔

۵۶۹۳ اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ قَالَ حَدَّثَنَا اِبْرَاهِيْمُ بْنُ اَبِي الْعَبَّاسِ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ عَبَّاسِ بْنِ ذَرِيْحٍ عَنْ اَبِي عَوْنٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ شَدَّادٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَلِيْلُهَا وَكَثِيْرُهَا وَمَا اَسْكَرَ مِنْ كُلِّ شَرَابٍ قَالَ اَبُوْعَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰذَااَوْلٰى بِالصَّوَابِ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَهُشَيْمُ بْنُ بُشَيْرٍ كَانَ يُدَلِّسُ وَلَيْسَ فِيْ حَدِيْثِهِ ذِكْرُ السَّمَاعِ مِنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ وَ رِوَايَةُ اَبِيْ عَوْنٍ اَشْبَهُ بِمَا رَوَاهُ الثِّقَاتُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ۔

۵۶۹۳: حضرت امام نسائی میں نے فرمایا یہ روایت زیادہ صحیح ہے۔ حضرت ابن شبرمہ کی روایت سے اور ہشیم بن بشیر تدلیس کرتا تھا اور اس میں تذکرہ بھی نہیں ہے کہ اس نے ابن شبرمہ سے سنا اور روایت ابوعون کے بہت مشابہ ہے ثقات کی روایت کے (یعنی ثقہ راویوں کے) حضرت ابن عباس سے۔ بہرحال یہ روایت موقوفا صحیح قرار پائی۔

۵۶۹۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ اَبِي الْجُوَيْرِيَةِ الْجَرْمِيِّ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُسْنِدٌ ظَهْرَهُ اِلَى الْكَعْبَةِ عَنِ الْبَاذَقِ فَقَالَ سَبَقَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَاذَقَ وَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ اَنَا اَوَّلُ الْعَرَبِ سَاَلَهُ۔

۵۶۹۴: حضرت ابوالجویریہ جرمی میں سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس سے دریافت کیا اور وہ اپنی پشت کعبہ شریف کی جانب کیے ہوئے تھے۔ باذق (شراب) ہے۔ انہوں نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ باذق نکلنے سے قبل گزر گئے جو شراب نشہ لائے وہ حرام ہے۔ انہوں نے کہا: سب سے پہلے جس عرب نے باذق سے متعلق دریافت کیا وہ میں تھا۔

باذق کیا ہے؟

باذق ایک قسم کی شراب کو کہا جاتا ہے جو کہ انگور کے شیرے کو کچھ دیر تک جوش دے کر تیار کی جاتی ہے۔

۵۶۹۵ اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَامِرٍ وَالنَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيْرٍ قَالُوْا حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْحَكَمِ يُحَدِّثُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُحَرِّمَ اِنْ كَانَ مُحَرِّمًا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهُ فَلْيُحَرِّمِ النَّبِيْذَ۔

۵۶۹۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: جس شخص کو اچھا لگے حرام کہنا اُس شے کو جسے حرام کیا اللہ اور اُس کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تو وہ حرام کہے نبیذ کو۔

خلاصة الباب ☆ واضح رہے کہ مذکورہ حدیث شریف میں وہ نبیذ مراد ہے جس میں تیزی اور شدت پیدا ہو جائے اور اس میں نشہ پیدا ہو جائے۔

۵۶۹۶ حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا

۵۶۹۶: حضرت عبدالرحمٰن سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے حضرت

عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّىْ امْرُؤٌ مِنْ اَهْلِ خُرَاسَانَ وَاِنَّ اَرْضَنَا اَرْضٌ بَارِدَةٌ وَاِنَّا نَتَّخِذُ شَرَابًا نَشْرَبُهُ مِنَ الزَّبِيْبِ وَالْعِنَبِ وَغَيْرِهِ وَقَدْ اُشْكِلَ عَلَىَّ فَذَكَرَ لَهُ ضُرُوْبًا مِنَ الْاَشْرِبَةِ فَاَكْثَرَ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ لَمْ يَفْهَمْهُ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اِنَّكَ قَدْ اَكْثَرْتَ عَلَىَّ اجْتَنِبْ مَا اَسْكَرَ مِنْ تَمْرٍ اَوْ زَبِيْبٍ اَوْ غَيْرِهِ۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ میں خراسان کا باشندہ ہوں اور ہم لوگوں کا ملک بہت سرد ہے۔ ہم لوگ ایک قسم کی شراب تیار کرتے ہیں۔ انگور خشک، تر اور پھلوں سے۔ مجھ کو یہ معاملہ مشکل معلوم ہوتا ہے۔ پھر اُس نے کئی طرح کی شراب کی اقسام بیان کیں اور بہت زیادہ قسمیں بیان کیں۔ یہاں تک کہ میں نے گمان کر لیا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان کو نہیں سمجھا۔ آخر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: تم اس شراب سے بچو جو کہ نشہ پیدا کرے چاہے کھجور کی ہو انگور کی ہو یا اور کسی بھی چیز سے تیار کی ہوئی۔

۵۶۹۷: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادٌ قَالَ حَدَّثَنَا اَيُّوْبُ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيْذُ الْبُسْرِ سُحْتٌ لَا يَحِلُّ۔

۵۶۹۷: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے نقل کیا کہ گدری کھجور کی نبیذ ہرگز حلال نہیں ہے بلکہ حرام ہے۔

۵۶۹۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدٌ قَالَ حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ اَبِىْ جَمْرَةَ قَالَ كُنْتُ اُتَرْجِمُ بَيْنَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَبَيْنَ النَّاسِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَنَهٰى عَنْهُ قُلْتُ يَا اَبَا عَبَّاسٍ اِنِّىْ اَنْتَبِذُ فِىْ جَرَّةٍ خَضْرَاءَ نَبِيْذًا حُلْوًا فَاَشْرَبُ مِنْهُ فَيُقَرْقِرُ بَطْنِىْ قَالَ لَا تَشْرَبْ مِنْهُ وَاِنْ كَانَ اَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ۔

۵۶۹۸: حضرت ابوجمرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما اور دیگر لوگوں کے درمیان ترجمہ کی خدمت انجام دیا کرتا تھا۔ ایک مرتبہ ایک خاتون اُن کے پاس آئی اور وہ لاکھی گھڑے کے نبیذ کے بارے میں دریافت کرنے لگی۔ انہوں نے اس سے منع کیا۔ میں نے کہا کہ ابن عباس! میں ہرے رنگ کے گھڑے میں نبیذ بھگوتا ہوں میٹھی میٹھی پھر میں اس کو پیتا ہوں تو میرے پیٹ میں ہلچل (ریاح) سی ہوتی ہے انہوں نے کہا: تم اُس کو نہ پیو اگرچہ شہد سے زیادہ میٹھی ہو۔

۵۶۹۹: اَخْبَرَنَا اَبُوْ دَاوٗدَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ عَتَّابٍ وَهُوَ سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ قَالَ حَدَّثَنَا قُرَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ جَمْرَةَ نَصْرٌ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ جَدَّةً لِىْ تَنْبِذُ نَبِيْذًا فِىْ جَرٍّ اَشْرَبُهُ حُلْوًا اِنْ اَكْثَرْتُ مِنْهُ فَجَالَسْتُ الْقَوْمَ خَشِيْتُ اَنْ اَفْتَضِحَ فَقَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِالْقَيْسِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْوَفْدِ لَيْسَ بِالْخَزَايَا وَلَا النَّادِمِيْنَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكَ

۵۶۹۹: حضرت ابوجمرہ رحمہ اللہ سے روایت ہے جن کا نام نصر تھا بیان ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میری دادی نبیذ تیار کرتی ہیں اور وہ میٹھی ہوتی ہے۔ اگر میں اس کو بہت پیوں پھر لوگوں میں بیٹھ جاؤں تو مجھ کو یہ اندیشہ ہے کہ ایسا نہ ہو کہ میں ذلیل وخوار ہو جاؤں (یعنی بہکی بہکی باتیں کر کے کیونکہ اگر نشہ ہوگا تو انسان ضرور بہک جائے گا) تو انہوں نے فرمایا مرحبا! ان لوگوں کو جو نہ رسوا ہوئے اور نہ ہی شرمندہ ہوئے۔ پھر اُن لوگوں نے کہا: یارسول اللہ! ہمارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مشرکین کی ایک جماعت ہے (جو کہ ہم

الْمُشْرِكِيْنَ وَاِنَّا لَانَصِلُ اِلَيْكَ فِيْ اَشْهُرِ الْحُرُمِ فَحَدِّثْنَا بِاَمْرٍ اِنْ عَمِلْنَا بِهٖ دَخَلْنَا الْجَنَّةَ وَ نَدْعُوْ بِهٖ مِنْ وَرَاءَ نَا قَالَ اٰمُرُكُمْ بِثَلَاثٍ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ اٰمُرُكُمْ بِالْاِيْمَانِ بِاللّٰهِ وَهَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْاِيْمَانُ بِاللّٰهِ قَالُوْا اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ شَهَادَةُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اِقَامُ الصَّلَاةِ وَاِيْتَاءُ الزَّكَاةِ وَاَنْ تُعْطُوْا مِنَ الْمَغَانِمِ الْخُمُسَ وَاَنْهَاكُمْ عَنْ اَرْبَعٍ عَمَّا يُنْبَذُ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُزَفَّتِ۔

لوگوں کو نہیں آنے دیتی) اور آپ کے پاس ہم لوگ نہیں آ سکتے لیکن حرام مہینوں میں۔ تو آپ ہم کو فرمادیں ایک ایسی بات کہ اگر ہم لوگ وہ کام کریں تو جنت میں داخل ہو جائیں اور ہم لوگوں کو اسی بات کی جانب بلائیں گے۔ آپ نے فرمایا میں تم کو تین باتوں کا حکم کرتا ہوں اور تم کو چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں تم کو حکم کرتا ہوں اللہ پر ایمان لانے کا اور تم لوگ واقف ہو کہ ایمان کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا اللہ اور اُس کا رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) خوب واقف ہے۔ آپ نے فرمایا اس بات پر یقین کرو دل اور زبان سے اقرار کرو کہ خلاوہ اللہ کے کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور نماز ادا کرنا اور زکوۃ دینا اور جو کچھ تم غنیمت کا مال کفار سے جہاد کر کے حاصل کرو اُس میں سے پانچواں حصہ داخل کرو اور میں تم کو منع کرتا ہوں چار اشیاء سے (۱) کدو کے تونبے سے (۲) چوبین (۳) لاکھی اور (۴) روغنی برتنوں کی نبیذ سے۔

خلاصۃ الباب ☆ کفار حرام مہینوں میں لڑائی جھگڑے سے پرہیز کرتے تھے اور ان مہینوں میں امن وامان رہتا تھا۔ اس وجہ سے ان لوگوں نے خدمت نبوی میں عرض کیا کہ یارسول اللہ! ہم لوگ حرام مہینوں کے علاوہ میں حاضر نہیں ہو سکتے اور حدیث کے اختتام پر جن برتنوں کا تذکرہ ہے اُن سے مراد عرب میں شراب کے استعمال ہونے والے برتن ہیں۔

٥٧٠٠: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبَانَ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ قُلْتُ اِنَّ لِيْ جُرَيْرَةً اَنْتَبِذُ فِيْهَا حَتّٰى اِذَا غَلٰى وَسَكَنَ شَرِبْتُهٗ قَالَ مُذْكَمْ هٰذَا شَرَابُكَ قُلْتُ مُذْ عِشْرُوْنَ سَنَةً اَوْ قَالَ مُذْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ طَالَمَا تَرَوَّتْ عُرُوْقُكَ مِنَ الْخَبَثِ۔

٥٧٠٠: حضرت قیس بن وھبان سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہا کہ میرے پاس ایک چھوٹا سا گھڑا ہے۔ میں اُس میں نبیذ تیار کرتا ہوں۔ جس وقت وہ جوش مار کر ٹھہر جاتا ہے تو میں اُس کو پیتا ہوں۔ انہوں نے کہا کتنے دنوں سے تم یہ پی رہے ہو؟ میں نے عرض کیا: بیس سال یا چالیس سال سے۔ اس پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کافی دن تک تیری رگیں ناپاکی سے سیراب ہوتی رہیں (یعنی تمہارے جسم میں ناپاک خون دوڑتا رہا)۔

٢٥٢٢: باب وَمِمَّا اعْتَلُّوْا بِهٖ حَدِيْثُ عَبْدِالْمَلِكِ ابْنِ نَافِعٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ

باب: جو لوگ شراب کا جواز ثابت کرتے ہیں اُن کی دلیل حضرت عبدالملک بن نافع والی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث بھی ہے

٥٧٠١ اَخْبَرَنَا زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ قَالَ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ

٥٧٠١: حضرت عبدالملک بن نافع سے روایت ہے کہ حضرت ابن

قَالَ اَنْبَاَنَا الْعَوَّامُ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَأَيْتُ رَجُلًا جَاءَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَدَحٍ فِيْهِ نَبِيْذٌ وَهُوَ عِنْدَ الرُّكْنِ وَ دَفَعَ اِلَيْهِ الْقَدَحَ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ فَوَجَدَهُ شَدِيْدًا فَرَدَّهُ عَلٰى صَاحِبِهٖ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَحَرَامٌ هُوَ فَقَالَ عَلَيَّ بِالرَّجُلِ فَأُتِيَ بِهٖ فَاَخَذَ مِنْهُ الْقَدَحَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَصَبَّهُ فِيْهِ فَرَفَعَهُ اِلٰى فِيْهِ فَقَطَّبَ ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ اَيْضًا فَصَبَّهُ فِيْهِ ثُمَّ قَالَ اِذَا اغْتَلَمَتْ عَلَيْكُمْ هٰذِهِ الْاَوْعِيَةُ فَاكْسِرُوْا مُتُوْنَهَا بِالْمَاءِ۔

عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس دیکھا کہ وہ شخص نبیذ کا ایک پیالہ لے کر حاضر ہوا۔ آپ اُس وقت کھڑے ہوئے تھے۔ وہ پیالہ آپ کو پیش کیا گیا۔ آپ نے اُس کو منہ لگایا تو وہ تیز لگا۔ آپ نے وہ پیالہ اُس شخص کو واپس دے دیا۔ اسی دوران ایک دوسرا شخص بولا کہ یا رسول اللہ! کیا یہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا: جو شخص پیالہ لے کر آیا تھا اُس کو بلاؤ۔ پھر وہ شخص حاضر ہوا۔ آپ نے پیالہ اُس شخص سے لے لیا اور پانی منگا کر اس میں پانی ملا دیا۔ پھر اس کو منہ سے لگایا (اس کی شدت کی وجہ سے ذائقہ اب بھی کڑوا محسوس ہوا) اور پانی منگوایا اور اس میں ملایا پھر فرمایا: جس وقت ان برتنوں میں شراب تیز ہو جائے تو تم اس کی تیزی پانی سے ہٹا (کم کر) دو۔

اگر نبیذ تیز ہو جائے؟

مذکورہ بالا روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر نبیذ میں تیزی پیدا ہو جائے تو اس میں پانی ملا کر اُس کو پی لینا درست ہے اور حرمت کی علت دراصل نشہ پیدا ہونا ہے۔

۵۷۰۲: اَخْبَرَنِيْ زِيَادُ بْنُ اَيُّوْبَ عَنْ اَبِيْ مُعَاوِيَةَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ اِسْحٰقَ الشَّيْبَانِيُّ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِنَحْوِهٖ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَبْدُالْمَلِكِ بْنُ نَافِعٍ لَيْسَ بِالْمَشْهُوْرِ وَلَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهٖ وَالْمَشْهُوْرُ عَنِ ابْنِ عُمَرَ خِلَافُ حِكَايَتِهٖ۔

۵۷۰۲: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایسی ہی روایت منقول ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث کی اسناد میں عبدالملک بن نافع سے جو کہ مشہور ہیں اور اس کی روایت دلیل پیش کرنے کے لائق نہیں بلکہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اس کے خلاف مشہور ہے۔

۵۷۰۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَاَلَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنِشُّ۔

۵۷۰۳: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے شرابوں سے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۴: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ اَنْبَاَنَا اَبُوْ عَوَانَةَ عَنْ زَيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فَقَالَ اجْتَنِبْ كُلَّ شَيْءٍ يَنِشُّ۔

۵۷۰۴: حضرت زید بن جبیر رحمہ اللہ نے فرمایا: میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا جو مشروب نشہ کرے اُس سے بچو۔

۵۷۰۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ

۵۷۰۵: ترجمہ حدیث سابق میں گزر چکا۔

سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْمُسْكِرُ قَلِيْلُهُ وَكَثِيْرُهُ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶ قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ اَخْبَرَنِيْ مَالِكٌ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۶: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جو چیز نشہ کرے وہ خمر (شراب ہے) اور جو شے نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔

۵۷۰۷: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ شَيْئًا وَهُوَ ابْنُ عَبْدِالْمَلِكِ يَقُوْلُ حَدَّثَنِيْ مُقَاتِلُ بْنُ حَيَّانَ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَرَّمَ اللّٰهُ الْخَمْرَ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۰۷: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ عزوجل نے حرام فرمایا ہے خمر کو اور ہر ایک نشہ لانے والی شی حرام ہے۔

۵۷۰۸: اَخْبَرَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرٍ يَعْنِي ابْنَ جَعْفَرٍ النَّيْسَابُوْرِيَّ قَالَ حَدَّثَنَا يَزِيْدُ بْنُ هٰرُوْنَ قَالَ اَنْبَاَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو وَعَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ وَهٰؤُلَاءِ اَهْلُ الثَّبْتِ وَالْعَدَالَةِ مَشْهُوْرُوْنَ بِصِحَّةِ النَّقْلِ وَعَبْدُالْمَلِكِ لَا يَقُوْمُ مَقَامَ وَاحِدٍ مِنْهُمْ وَلَوْ عَاضَدَهُ مِنْ اَشْكَالِهِ جَمَاعَةٌ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ۔

۵۷۰۸: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شے حرام ہے اور نشہ لانے والی شئی خمر ہے۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ لوگ معتبر اور عادل ہیں اور مشہور ہیں صحت کے ساتھ (یعنی ان کی شہرت صحیح روایات نقل کرنے کی ہے) اور عبدالملک بن نافع ان لوگوں میں سے ایک کے بھی برابر نہیں اگرچہ عبدالملک کی تائید اس جیسے دیگر لوگوں نے بھی کی۔

۵۷۰۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ السَّعِيْدِيِّ قَالَ حَدَّثَتْنِيْ رُقَيَّةُ بِنْتُ عَمْرِو ابْنِ سَعِيْدٍ قَالَتْ كُنْتُ فِيْ حَجْرِ ابْنِ عُمَرَ فَكَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ ثُمَّ يُجَفَّفُ الزَّبِيْبُ وَيُلْقٰى عَلَيْهِ زَبِيْبٌ اٰخَرُ وَيُجْعَلُ فِيْهِ مَاءٌ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ حَتّٰى اِذَا كَانَ بَعْدَ الْغَدِ طَرَحَهُ وَاحْتَجُّوْا بِحَدِيْثِ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو۔

۵۷۰۹: حضرت رقیہ بنت عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر کی گود میں تھی ان کے لئے خشک انگور بھگوئے جاتے تھے پھر وہ اُس کو دوسرے روز پیتے تھے پھر انگور خشک کر لیے جاتے تھے پھر وہ اُس کو اگلے دن پیتے تھے پھر اس کو پھینک دیتے تھے اور ان لوگوں نے دلیل حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف (۵۷۱۰) سے حاصل کی ہے۔

۵۷۱۰: اَخْبَرَنَا الْحَسَنُ بْنُ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ سُلَيْمَانَ قَالَ اَنْبَاَنَا يَحْيىَ بْنُ يَمَانٍ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَطِشَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَوْلَ الْكَعْبَةِ فَاسْتَسْقٰى فَاُتِيَ بِنَبِيْذٍ مِنَ السِّقَايَةِ فَشَمَّهُ فَقَطَّبَ فَقَالَ عَلَيَّ بِذَنُوْبٍ مِنْ زَمْزَمَ فَصَبَّ عَلَيْهِ ثُمَّ شَرِبَ فَقَالَ رَجُلٌ اَحَرَامٌ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لَا وَ هٰذَا خَبَرٌ ضَعِيْفٌ لِاَنَّ يَحْيىَ بْنَ يَمَانٍ انْفَرَدَ بِهِ دُوْنَ اَصْحَابِ سُفْيَانَ وَ يَحْيىَ بْنُ يَمَانٍ لَا يُحْتَجُّ بِحَدِيْثِهِ لِسُوْءِ حِفْظِهِ وَ كَثْرَةِ خَطَئِهِ۔

۵۷۱۰: حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ شریف کے نزدیک پیاس محسوس کی۔ آپ نے پانی منگوایا۔ لوگ مشک میں نبیذ لاتے گئے۔ آپ نے اس کو سونگھا اور منہ بنایا پھر فرمایا: میرے پاس آب زمزم کا ایک ڈول لے کر آؤ۔ آپ نے اُس پر پانی ڈالا پھر اس کو پی لیا۔ ایک شخص نے عرض کیا: وہ تو حرام ہے؟ یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا نہیں۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ روایت ضعیف ہے کیونکہ اس کی سند میں یحییٰ بن یمان ہے جس نے کہ تنہا اس کو روایت کیا سفیان سے اور یحییٰ بن یمان کی روایت دلیل پکڑنے کے لائق نہیں ہے اس لیے کہ اُس کا حافظہ بُرا ہے اور وہ بہت غلطی کرتا ہے۔

۵۷۱۱: اَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حِصْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ وَاقِدٍ عَنْ خَالِدِ بْنِ حُسَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ عَلِمْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَصُوْمُ فِيْ بَعْضِ الْاَيَّامِ الَّتِيْ كَانَ يَصُوْمُهَا فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَهُ بِنَبِيْذٍ صَنَعْتُهُ فِيْ دُبَّاءٍ فَلَمَّا كَانَ الْمَسَاءُ جِئْتُهُ اَحْمِلُهَا اِلَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّكَ تَصُوْمُ فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ فَتَحَيَّنْتُ فِطْرَكَ بِهٰذَا النَّبِيْذِ فَقَالَ اَدْنِهِ مِنِّيْ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَرَفَعْتُهُ اِلَيْهِ فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ فَقَالَ خُذْ هٰذِهِ فَاضْرِبْ بِهَا الْحَائِطَ فَاِنَّ هٰذَا شَرَابُ مَنْ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمِمَّا احْتَجُّوْا بِهِ فِعْلُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ۔

۵۷۱۱: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ کو علم تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس دن روزہ رکھتے ہیں (اور کس دن نہیں رکھتے)۔ ایک مرتبہ آپ کے روزہ افطار کرنے کے لئے نبیذ تیار رکھی جس کو میں نے تونبے میں (یعنی کدو کے تونبے میں) بنایا تھا۔ جس وقت شام ہوگئی تو میں اُس کو لے کر خدمت نبوی میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! مجھ کو علم تھا کہ آج آپ روزہ دار ہیں تو میں آج آپ کی افطاری کے وقت یہ نبیذ لے کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ نے فرمایا: میرے پاس لاؤ' اے ابوہریرہ! چنانچہ میں اُٹھا کر آپ کے پاس لایا تو وہ جوش مار رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: لے جاؤ اور اسے دیوار پر مار دو۔ اس کو تو وہ شخص پئے گا جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر یقین نہ رکھتا ہو۔ اس کے علاوہ ان لوگوں کی ایک دلیل حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا فعل بھی ہے۔ (جو کہ اگلی روایت میں آرہا ہے)۔

۵۷۱۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ السَّرِيِّ بْنِ يَحْيىَ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ حَفْصٍ اِمَامٌ لَنَا وَكَانَ مِنْ اَسْنَانِ الْحَسَنِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ اِذَا خَشِيْتُمْ مِنْ نَبِيْذٍ شِدَّتَهُ

۵۷۱۲: حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: جس وقت تم لوگ نبیذ کی شدت سے ڈرو تو تم اس کی تیزی تو ڑ ڈالو پانی سے۔ حضرت عبداللہ نے کہا یعنی تیزی سے قبل۔

فَاكْسِرُوْهُ بِالْمَاءِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَشْتَدَّ۔

۵۷۱۳: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ تَلَقَّتْ ثَقِيْفٌ عُمَرَ بِشَرَابٍ فَدَعَا بِهٖ فَلَمَّا قَرَّبَهٗ اِلٰى فِيْهِ كَرِهَهٗ فَدَعَا بِهٖ فَكَسَرَهٗ بِالْمَاءِ قَالَ هٰكَذَا فَافْعَلُوْا۔

۵۷۱۳: حضرت سعید بن مسیب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ (قبیلہ) ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے شراب رکھی۔ انہوں نے شراب منگائی' جس وقت اُس کو مُنہ سے لگایا تو بُرا لگا پھر پانی منگا کر اُس کی تیزی توڑ دی اور کہا: اس طریقہ سے کرلو۔

۵۷۱۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْ بَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ خَيْثَمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالصَّمَدِ عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ جُحَادَةَ عَنْ اِسْمَاعِيْلَ بْنِ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ بْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيْذُ الَّذِيْ يَشْرَبُهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَدْ خُلِّلَ وَمِمَّا يَدُلُّ عَلٰى صِحَّةِ هٰذَا حَدِيْثُ السَّائِبِ۔

۵۷۱۴: حضرت عقبہ بن فرقد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو نبیذ پیتے تھے وہ سرکہ ہوتا تھا۔ امام نسائی رحمہ اللہ نے فرمایا: اس کی صحت پہ یہ روایت دلالت کرتی ہے۔

۵۷۱۵: قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ مِسْكِيْنٍ قِرَاءَةً عَلَيْهِ وَاَنَا اَسْمَعُ عَنِ ابْنِ الْقَاسِمِ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَالِكٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَرَجَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اِنِّيْ وَجَدْتُ مِنْ فُلَانٍ رِيْحَ شَرَابٍ فَزَعَمَ اَنَّهٗ شَرَابُ الطِّلَاءِ وَاَنَا سَائِلٌ عَمَّا شَرِبَ فَاِنْ كَانَ مُسْكِرًا جَلَدْتُهٗ فَجَلَدَهٗ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الْحَدَّ تَامًّا۔

۵۷۱۵: حضرت سائب بن یزید سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ لوگوں کے پاس آئے اور فرمایا: میں نے فلاں شخص کے مُنہ سے شراب کی بدبو محسوس کی ہے' وہ عبداللہ تھے (اُن کے لڑکے) پھر ان سے کہا: یہ طلاء شراب ہے لیکن تحقیق کروں گا' اُس نے کیا پیا ہے؟ اگر نشہ لانے والی شراب ہوئی تو میں اُس کو حد لگاؤ ں گا۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اُس کو پوری حد لگائی۔

شرابی پر حد:

مذکورہ بالا حدیث شریف میں جس شخص کے مُنہ میں شراب کی بُو پانے کا تذکرہ ہے وہ شخص عبداللہ رضی اللہ عنہ تھے یعنی عمر رضی اللہ عنہ کے اپنے لڑکے اور جس شراب کا تذکرہ فرمایا گیا ہے اُس سے مراد طلاء ہے جو کہ پکتے پکتے گاڑھا ہو جاتا ہے۔ مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ شراب کم ہو یا زیادہ وہ بہرحال حرام ہے اور اس کے پینے والے شخص پر حد لگائی جائے گی۔ مزید تفصیل کے لیے شروحاتِ حدیث ملاحظہ فرمائیں۔

۲۵۲۵: باب ذِكْرُ مَا اَعَدَّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِشَارِبِ الْمُسْكِرِ مِنَ الذُّلِّ وَالْهَوَانِ وَاَلِيْمِ الْعَذَابِ

۵۷۱۶: اَخْبَرَنَا قُتَيْبَةُ قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْعَزِيْزِ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ غَزِيَّةَ عَنْ اَبِي الزُّبَيْرِ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلاً مِنْ جَيْشَانَ وَ جَيْشَانُ مِنَ الْيَمَنِ قَدِمَ فَسَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمُسْكِرٌ هُوَ قَالَ نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ عَهِدَ لِمَنْ شَرِبَ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْ قَالَ عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ۔

باب: اُس ذلیل کر دینے والے عذاب کا بیان جو کہ اللہ عزوجل نے شرابی کے لیے تیار کر رکھا ہے

۵۷۱۶: حضرت جابر ؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی (قبیلہ) جیشان کا حاضر ہوا اور جیشان (ملک) یمن کا ایک قبیلہ ہے۔ اس نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا' اُس شراب کے متعلق کہ جو اُس کے ملک میں لوگ پیتے ہیں اور وہ شراب جوار سے تیار ہوتی ہے' اس کو مزر کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: جو شراب نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے اور اللہ عزوجل نے یہ بات مقرر فرمادی ہے کہ جو شخص نشہ پئے گا تو اُس کو اللہ تعالیٰ طِیْنَۃُ الْخَبَال پلائے گا۔ صحابہ ؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! طِیْنَۃُ الْخَبَال کیا ہے؟ آپ نے فرمایا: دوزخیوں کا پسینہ یا اُن کے جسم کی پیپ ہے۔

۲۵۲۶: اَلْحَثُّ عَلَى تَرْكِ الشُّبُهَاتِ

۵۷۱۷: اَخْبَرَنَا حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ عَنْ يَزِيْدَ وَهُوَ ابْنُ زُرَيْعٍ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنِ الشَّعْبِيِّ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الْحَلاَلَ بَيِّنٌ وَاِنَّ الْحَرَامَ بَيِّنٌ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَاتٍ وَ رُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرًا مُشْتَبِهَةً وَسَاَضْرِبُ فِيْ ذٰلِكَ مَثَلاً اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ حَمٰى حِمًى وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَا حَرَّمَ وَاِنَّهُ مَنْ يَرْعَ حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُخَالِطَ الْحِمٰى وَ رُبَّمَا قَالَ يُوْشِكُ اَنْ يَرْتَعَ وَاِنَّ مَنْ خَالَطَ الرِّيْبَةَ يُوْشِكُ اَنْ يَجْسُرَ۔

باب: جس شے میں شبہ ہو اُس کو چھوڑ دینا

۵۷۱۷: حضرت نعمان بن بشیر ؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ فرماتے تھے حلال ظاہر ہے اور حرام ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان بعض کام ایسے ہیں کہ جن میں شبہ ہو کہ وہ حلال ہیں یا حرام اور میں اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں۔ اللہ عزوجل نے ایک باڑھ مقرر فرمائی ہے اور اس کی باڑھ حرام ہے تو جو شخص باڑھ کے نزدیک اپنے جانوروں کو گھاس چرائے وہ کبھی باڑھ کو بھی پار کر جائیں گے۔ اسی طرح جو شخص شبہ کے کام کرتا رہے وہ جرأت کرے گا اور حرام کا بھی مرتکب ہو جائے گا۔ اس لیے شبہ و شک کے کاموں سے باز رہنا چاہیے۔

۵۷۱۸: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ اَبَانَ قَالَ حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ

۵۷۱۸: حضرت ابوالحوراء ؒ فرماتے ہیں کہ سعدی نے حسن ؓ

بْنُ اِدْرِيْسَ قَالَ اَنْبَاَنَا شُعْبَةُ عَنْ بُرَيْدِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ عَنْ اَبِي الْحَوْرَاءِ السَّعْدِيِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْهُ دَعْ مَا يَرِيْبُكَ اِلٰى مَالَا يَرِيْبُكَ۔

سے دریافت کیا کہ تم نے کونسی بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سن کر یاد کی ہے؟ تو انہوں نے کہا: میں نے یہ بات یاد رکھی کہ آپ نے فرمایا جو چیز تم کو شک وشبہ میں ڈالے اُس کو چھوڑ دو اور غیر مشکوک کو اختیار کرو۔

۲۵۲۷: بَاب الْكَرَاهِيَةُ فِيْ بَيْعِ الزَّبِيْبِ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيْذًا

باب: جوشخص شراب تیار کرے اُس کے ہاتھ انگور فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۱۹ اَخْبَرَنَا الْحَارُوْدُ بْنُ مُعَاذٍ وَ هُوَ تَاَرْوَدِيٌّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ سُفْيَانَ مُحَمَّدُ بْنُ حُمَيْدٍ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَبِيْعَ الزَّبِيْبَ لِمَنْ يَتَّخِذُهُ نَبِيْذًا۔

۵۷۱۹: حضرت طاوس ؒ جو کہ تابعین میں سے ہیں اُس شخص کو جو شراب تیار کرتا ہو انگور فروخت کرنا مکروہ سمجھتے تھے کیونکہ اس میں گناہ پر مدد ہے اور اللہ عزوجل کا ارشاد ہے: ''ایک دوسرے کی گناہ کی بات پر اور ظلم پر مدد نہ کرو۔''

۲۵۲۸: بَاب الْكَرَاهِيَةُ فِيْ بَيْعِ الْعَصِيْرِ

باب: انگور کا شیرہ فروخت کرنا مکروہ ہے

۵۷۲۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ بْنِ دِيْنَارٍ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ لِسَعْدٍ كُرُوْمٌ وَ اَعْنَابٌ كَثِيْرَةٌ وَكَانَ لَهُ فِيْهَا اَمِيْنٌ فَحَمَلَتْ عِنَبًا كَثِيْرًا فَكَتَبَ اِلَيْهِ اِنِّيْ اَخَافُ عَلَى الْاَعْنَابِ الضَّيْعَةَ فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ اَعْصُرَهُ عَصَرْتُهُ فَكَتَبَ اِلَيْهِ سَعْدٌ اِذَا جَاءَكَ كِتَابِيْ هٰذَا فَاعْتَزِلْ ضَيْعَتِيْ فَوَاللّٰهِ لَا اَئْتَمِنُكَ عَلٰى شَيْءٍ بَعْدَهُ اَبَدًا فَعَزَلَهُ عَنْ ضَيْعَتِهِ۔

۵۷۲۰: حضرت مصعب بن سعد ؓ سے روایت ہے کہ حضرت سعد ؓ کے باغ میں انگور بہت ہوتے تھے اور ان کی جانب سے باغ میں ایک شخص داروغہ تھا۔ ایک مرتبہ بہت زیادہ انگور لگے تو داروغہ (باغ کے نگران) نے حضرت سعد ؓ کو لکھا کہ مجھ کو اندیشہ ہے انگور کے ضائع ہونے کا تو اگر تم اجازت دو تو میں اُس کا شربت نکال لو۔ حضرت سعد ؓ نے تحریر فرمایا۔ جس وقت میرا یہ خط تم کو پہنچے تو تم باغ چھوڑ دو۔ اللہ کی قسم! میں آج سے کسی بات پر تمہارا اعتبار نہیں کروں گا۔ پھر اس کو باغ سے معطل کر دیا۔

نبیذ کیا ہے؟

شریعت کی اصطلاح میں نبیذ یہ ہے کہ پانی میں کھجور چھوارے کشمش وغیرہ کو اس قدر دیر تک بھگویا جائے کہ جس سے پانی رنگدار اور میٹھا ہو جائے تو جب تک اُس میں نشہ نہ پیدا ہو اُس کا استعمال جائز ہے اور جب نشہ پیدا ہو جائے اور وہ گاڑھی ہو جائے تو اس کا استعمال جائز نہیں ہے۔ چاہے مقدار کم ہو یا زیادہ۔ جیسا کہ نہایہ میں ہے: ''النبيذ ما يعمل من الاشربة من التمر والزبيب والعسل وغير ذٰلك'' (نهایہ ابن اثیر) (منقول از حاشیہ نسائی ص ۸۲۵ نظامی کانپور)

٥٧٢١: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هٰرُوْنَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ بِعْهُ عَصِيْرًا مِمَّنْ يَتَّخِذُهُ طِلَاءً وَلَا يَتَّخِذُهُ خَمْرًا۔

٥٧٢١: حضرت ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا: (انگور کا) شیرہ اُس کے ہاتھ فروخت کرو جو کہ طلاء تیار کرے لیکن شراب نہ تیار کرے۔

٢٥٢٩: بَاب ذِكْرُ مَا يَجُوْزُ شُرْبُهُ مِنَ الطِّلَاءِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب: کس قسم کا طلاء پینا درست ہے اور کونسی قسم کا ناجائز؟

٥٧٢٢: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ سَمِعْتُ مَنْصُوْرًا عَنْ اِبْرَاهِيْمَ عَنْ نُبَاتَةَ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ غَفَلَةَ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰى بَعْضِ عُمَّالِهِ اَنِ ارْزُقِ الْمُسْلِمِيْنَ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهُ۔

٥٧٢٢: سوید بن غفلہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے بعض عاملین کو تحریر کیا: مسلمانوں کو وہ طلاء پینے دو جس کے دو حصہ جل گئے ہوں اور ایک حصہ بچ گیا ہو۔

طلاء کیا ہے؟

طلاء اُس شراب کو کہتے ہیں جس میں انگور کا شیرہ لے کر اس کو اس قدر پکاتے ہیں کہ اس کے دو حصے جل جاتے ہیں اور اس کا ایک حصہ گاڑھا ہو جاتا ہے۔ اسی شراب کو طلاء کہا جاتا ہے۔ "الطلاء هو العصير العنبی الذی قد طبخ فذهب ثلثا وصار غليظًا مالم يسكر" (حاشیہ نسائی ص ٨٣٤ بحوالہ عقود جواہر المنیفۃ فی مناقب ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ نظامی کان پور)

٥٧٢٣: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِيْ مِجْلَزٍ عَنْ عَامِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّهُ قَالَ قَرَاْتُ كِتَابَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اِلٰى اَبِيْ مُوْسٰى اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّهَا قَدِمَتْ عَلَيَّ عِيْرٌ مِنَ الشَّامِ تَحْمِلُ شَرَابًا غَلِيْظًا اَسْوَدَ كَطِلَاءِ الْاِبِلِ وَاِنِّيْ سَاَلْتُهُمْ عَلٰى كَمْ يَطْبُخُوْنَهُ فَاَخْبَرُوْنِيْ اَنَّهُمْ يَطْبُخُوْنَهُ عَلَى الثُّلُثَيْنِ ذَهَبَ ثُلُثَاهُ الْاَخْبَثَانِ ثُلُثٌ بِبَغْيِهِ وَثُلُثٌ بِرِيْحِهِ فَمُرْ مَنْ قِبَلَكَ يَشْرَبُوْنَهُ۔

٥٧٢٣: حضرت عامر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی کتاب (تحریر) پڑھی جو کہ انہوں نے حضرت ابوموسیٰ کو تحریر کی تھی (جس کا مضمون یہ تھا)۔ "حمد وصلوٰۃ کے بعد معلوم ہو کہ میرے پاس ایک قافلہ ملک شام سے آیا۔ اُس کے پاس ایک شراب تھی گاڑھی اور سیاہ رنگ کی۔ اُس کا رنگ ایسا تھا جیسے اونٹ کو لگانے کا طلاء ہوتا ہے۔ میں نے اُن سے پوچھا: تم اس کو کتنا پکاتے ہو؟ انہوں نے کہا: دو حصہ تک دونوں ناپاک حصے اس کے جل گئے ایک شرارت کا اور دوسرا بو کا تو تم اپنے ملک کے باشندوں کو اس کے پینے کا حکم دو۔

٥٧٢٤: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامٍ عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ اَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ يَزِيْدَ

٥٧٢٤: حضرت عبداللہ بن یزید خطمی سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تحریر فرمایا بعد حمد وصلوٰۃ کے معلوم ہو کہ شراب کو پکانا اس قدر

الْخَطْمِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَمَّا بَعْدُ فَاطْبُخُوْا شَرَابَكُمْ حَتّٰى يَذْهَبَ مِنْهُ نَصِيْبُ الشَّيْطَانِ فَاِنَّ لَهُ اثْنَيْنِ وَلَكُمْ وَاحِدٌ۔

ہے کہ اُس میں سے شیطان کے دو حصے چلے جائیں' اس لیے کہ دو حصے اُس کے ہیں اور ایک حصہ تمہارا ہے۔

۵۷۲۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ جَرِيْرٍ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ عَلِيٌّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَرْزُقُ النَّاسَ الطِّلَاءَ يَقَعُ فِيْهِ الذُّبَابُ وَلَا يَسْتَطِيْعُ اَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ۔

۵۷۲۵ حضرت شعبی سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو طلاء پلایا کرتے تھے اور وہ اس قدر گاڑھی ہوتی تھی کہ اگر اس میں مکھی پڑ جاتی تو پھر (دوبارہ) نہیں نکل سکتی تھی۔

۵۷۲۶: اَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى قَالَ حَدَّثَنَا ابْنُ اَبِيْ عَدِيٍّ عَنْ دَاوُدَ قَالَ سَاَلْتُ سَعِيْدًا مَا الشَّرَابُ الَّذِيْ اَحَلَّهٗ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الَّذِيْ يُطْبَخُ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقٰى ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۶: حضرت داؤد سے روایت ہے کہ میں نے سعید سے دریافت کیا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کیسی شراب کو حلال کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا: جو دو حصہ جلائی جائے اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۷: اَخْبَرَنَا زَكَرِيَّا بْنُ يَحْيٰى قَالَ حَدَّثَنَا عَبْدُالْاَعْلٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَاالدَّرْدَاءِ كَانَ يَشْرَبُ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۷: حضرت سعید بن میسّب سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ شراب پیا کرتے تھے جس کے دو حصے جل جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔

۵۷۲۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هُشَيْمٍ قَالَ اَنْبَاَنَا اِسْمَاعِيْلُ بْنُ اَبِيْ خَالِدٍ عَنْ قَيْسِ ابْنِ اَبِيْ حَازِمٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّهٗ كَانَ يَشْرَبُ مِنَ الطِّلَاءِ مَا ذَهَبَ ثُلُثَاهُ وَبَقِيَ ثُلُثُهٗ۔

۵۷۲۸: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ طلاء نامی شراب پیا کرتے تھے کہ جس کے دو حصے جل جاتے تھے اور ایک حصہ (باقی) رہ جاتا۔

۵۷۲۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ يَعْلَى بْنِ عَطَاءٍ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ وَسَاَلَهٗ اَعْرَابِيٌّ عَنْ شَرَابٍ يُطْبَخُ عَلَى النِّصْفِ فَقَالَ لَا حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۲۹ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی شخص نے دریافت کیا کہ جس شراب میں سے آدھا حصہ جل جائے اُس کا پینا درست ہے؟ انہوں نے فرمایا: جی نہیں! جس وقت تک کہ اس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ بچ جائے۔

۵۷۳۰: اَخْبَرَنَا اَحْمَدُ بْنُ خَالِدٍ عَنْ مَعْنٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ صَالِحٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِذَا طُبِخَ الطِّلَاءُ عَلَى الثُّلُثِ فَلَا بَاْسَ

۵۷۳۰ حضرت سعید بن میسّب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جس وقت جل کر تیسرا حصہ باقی رہ جائے تو اُس کو پی لینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

بِهٖ۔

۵۷۳۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ زُرَيْعٍ قَالَ حَدَّثَنَا اَبُوْ رَجَاءٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَنِ الطِّلَاءِ الْمُنَصَّفِ فَقَالَ لَا تَشْرَبْهُ۔

۵۷۳۱: حضرت ابورجاء نے فرمایا میں نے حسن سے دریافت کیا کہ وہ طلاء پی لیا جائے کہ جس کا نصف حصہ جلا ہوا ہو؟ انہوں نے کہا نہیں۔ (یعنی حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے طلاء پینے سے منع فرمایا)۔

۵۷۳۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ الْمُهَاجِرِ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ عَمَّا يُطْبَخُ مِنَ الْعَصِيْرِ قَالَ مَا تَطْبُخُهُ حَتّٰى يَذْهَبَ الثُّلُثَانِ وَيَبْقَى الثُّلُثُ۔

۵۷۳۲: حضرت بشیر بن مہاجر سے روایت ہے۔ میں نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا: کیا وہ طلاء پیا جائے کہ جس کا آدھا حصہ جلا ہو؟ انہوں نے کہا: نہیں۔

۵۷۳۳: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا وَكِيْعٌ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ اَوْسٍ عَنْ اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ اِنَّ نُوْحًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَازَعَهُ الشَّيْطَانُ فِيْ عُوْدِ الْكَرْمِ فَقَالَ هٰذَا لِيْ وَقَالَ هٰذَا لِيْ فَاصْطَلَحَا عَلٰى اَنَّ لِنُوْحٍ ثُلُثَهَا وَلِلشَّيْطَانِ ثُلُثَيْهَا۔

۵۷۳۳: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نوح علیہ السلام اور شیطان کا انگور کے درخت کے بارے میں جھگڑا ہوا۔ وہ (شیطان) کہنے لگا: یہ میرا ہے یہ میرا ہے۔ آخر کار اس بات پر صلح ہوئی کہ شیطان کے دو حصے ہیں اور ایک حصہ نوح علیہ السلام کا ہے۔

۵۷۳۴: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ بْنِ طُفَيْلٍ الْجَزَرِيِّ قَالَ كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِالْعَزِيْزِ اَنْ لَا تَشْرَبُوْا مِنَ الطِّلَاءِ حَتّٰى يَذْهَبَ ثُلُثَاهُ وَيَبْقٰى ثُلُثُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۴: حضرت عبدالملک بن طفیل سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا: تم لوگ طلاء نہ پیو۔ جس وقت تک کہ اُس کے دو حصے نہ جل جائیں اور ایک حصہ باقی نہ رہ جائے اور ہر ایک نشہ لانے والی شے حرام ہے۔

۵۷۳۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ عَنْ بُرْدٍ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ۔

۵۷۳۵: حضرت مکحول نے فرمایا: ہر ایک نشہ پیدا کرنے والی شراب حرام ہے۔

۲۵۳۰: بَابُ مَا يَجُوْزُ شُرْبُهُ مِنَ الْعَصِيْرِ وَمَا لَا يَجُوْزُ

باب: کونسی طلاء پینا درست ہے اور کونسی نہیں؟

۵۷۳۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرٍ السَّلَمِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَابِتٍ الثَّعْلَبِيِّ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنِ الْعَصِيْرِ فَقَالَ اشْرَبْهُ مَا كَانَ طَرِيًّا قَالَ اِنِّيْ طَبَخْتُ شَرَابًا

۵۷۳۶: حضرت ابوثابت ثعلبی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اسی دوران ایک شخص حاضر ہوا اور وہ شخص شیرے سے متعلق دریافت کرنے لگا۔ انہوں نے فرمایا: جس وقت تک وہ تازہ ہو تم اُس کو پی لو۔ اس پر اُس شخص نے

وَفِيْ نَفْسِيْ مِنْهُ قَالَ اَكُنْتَ شَارِبَهُ قَبْلَ اَنْ تَطْبُخَهُ قَالَ لَا قَالَ فَاِنَّ النَّارَ لَا تُحِلُّ شَيْئًا قَدْ حَرُمَ۔

کہا میں نے شراب کو پکایا ہے لیکن میرے دل میں اندیشہ ہے۔ حضرت ابن عباس ؓ نے فرمایا: تم اس کو پکانے سے قبل پی سکتے تھے۔ اُس شخص نے عرض کیا: جی نہیں۔ اس پر حضرت عباس ؓ نے فرمایا: پھر آگ تو اُس شئے کو حلال نہیں کر سکتی جو شئے حرام ہے۔

طلاء کی حرمت:

مذکورہ بالا حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ طلاء نامی شراب بھی حرام ہے اور جو لوگ اُس کو جائز کہتے ہیں اُن کی رائے غلط ہے اور آگ میں پک جانے کی وجہ سے اس میں حلت پیدا نہیں ہوتی۔ جو شئے حرام ہے وہ حرام ہی رہے گی۔

۵۷۳۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ جُرَيْجٍ قِرَاءَةً اَخْبَرَنِيْ عَطَاءٌ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ مَا تُحِلُّ النَّارُ شَيْئًا وَلَا تُحَرِّمُهُ قَالَ ثُمَّ فَسَّرَ لِيْ قَوْلَهُ لَا تُحِلُّ شَيْئًا لِقَوْلِهِمْ فِي الطِّلَاءِ وَلَا تُحَرِّمُهُ۔

۵۷۳۷: حضرت عطاء سے روایت ہے کہ میں نے ابن عباس ؓ سے سنا۔ وہ فرماتے تھے: اللہ کی قسم! آگ کسی شئے کو حلال نہیں کر سکتی اور نہ وہ کسی شئے کو حرام کر سکتی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے حلال نہ کر سکنے کی تشریح بیان فرمائی کہ لوگ کہتے ہیں طلاء حلال ہے حالانکہ وہ حرام تھا اُس کو پکانے سے قبل پھر اُس کو آگ حلال نہ کر سکے گی۔

فقہاء ؒ کا تدبر: فقہاء نے یہاں سے ایک بڑا باریک مسئلہ اخذ کیا ہے وہ یہ کہ لوگوں نے نشے وغیرہ کی چیزوں کو مختلف قسم کی دوا ئیوں بنا کر (یا نام و ے کر) ان کو نشے کی تسکین کی خاطر استعمال کرنے کی کوشش کی تو (فتاویٰ دارالعلوم دیو بند) میں اس بابت فتوٰی ہے کہ ایسی دوائی جو محض طاقت وغیرہ کے لئے ہو اور اس کی کوئی افادیت نہ ہو اگر وہ نشہ پیدا کرتی ہو (یا اس میں نشے کے اجزاء پائے جائیں) تو اُن کا پینا حرام ہے۔

۵۷۳۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَيْوَةَ بْنِ شُرَيْحٍ قَالَ اَخْبَرَنِيْ عُقَيْلٌ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَالَمْ يُزْبِدْ۔

۵۷۳۸: حضرت سعید بن مسیب ؒ نے فرمایا شیرہ پیو جس وقت تک اس میں جھاگ نہ پیدا ہو۔

۵۷۳۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ هِشَامِ بْنِ عَائِذٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ عَنِ الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِيَ مَا لَمْ يَتَغَيَّرْ۔

۵۷۳۹: حضرت ہشام بن عائذ ؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا تم اس کو اُس وقت تک پی لو جس وقت تک وہ نہ بگڑے (یعنی شدت وتیزی پیدا نہ ہو)۔

۵۷۴۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عَبْدِالْمَلِكِ عَنْ عَطَاءٍ فِي الْعَصِيْرِ قَالَ اشْرَبْهُ حَتّٰى يَغْلِيَ۔

۵۷۴۰: حضرت عطاء نے بیان فرمایا کہ جس وقت تک اُس میں جھاگ نہ پیدا ہو جائے۔

۵۷۴۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ حَمَّادٍ

۵۷۴۱: حضرت شعبی ؒ نے فرمایا کہ تم شیرہ تین روز تک پیو لیکن

ابْنِ سَلَمَةَ عَنْ دَاوُدَ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ اَشْرَبُهُ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ اِلَّا اَنْ يَغْلِيَ۔

۲۵۳۱: بَاب ذِكْرُ مَا يَجُوزُ شُرْبُهُ مِنَ الْاَنْبِذَةِ وَمَا لَا يَجُوزُ

۵۷۴۲: اَخْبَرَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ بْنِ كَثِيرٍ قَالَ حَدَّثَنَا بَقِيَّةُ قَالَ حَدَّثَنَا الْاَوْزَاعِيُّ عَنْ يَحْيَى بْنِ اَبِي عَمْرٍو عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ فَيْرُوزَ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّا اَصْحَابُ كَرْمٍ وَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَحْرِيمَ الْخَمْرِ فَمَاذَا نَصْنَعُ قَالَ تَتَّخِذُونَهُ زَبِيبًا قُلْتُ فَنَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ مَاذَا قَالَ تَنْقَعُونَهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَ تَشْرَبُونَهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَ تَنْقَعُونَهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَ تَشْرَبُونَهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ قُلْتُ اَفَلَا نُؤَخِّرُهُ حَتّٰى يَشْتَدَّ قَالَ لَا تَجْعَلُوهُ فِي الْقُلَلِ وَاجْعَلُوهُ فِي الشِّنَانِ فَاِنَّهُ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۳: اَخْبَرَنَا عِيسَى بْنُ مُحَمَّدٍ اَبُو عُمَيْرِ ابْنُ النَّحَّاسِ عَنْ ضَمْرَةَ عَنِ الشَّيْبَانِيِّ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ عَنْ اَبِيهِ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ لَنَا اَعْنَابًا فَمَاذَا نَصْنَعُ بِهَا قَالَ زَبِّبُوهَا قُلْنَا فَمَا نَصْنَعُ بِالزَّبِيبِ قَالَ يَعْنِي انْبِذُوهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ عَلٰى عَشَائِكُمْ وَاشْرَبُوهُ عَلٰى غَدَائِكُمْ وَانْبِذُوهُ فِي الشِّنَانِ وَلَا تَنْبِذُوهُ فِي الْقِلَالِ فَاِنَّهُ اِنْ تَاَخَّرَ صَارَ خَلًّا۔

۵۷۴۴: اَخْبَرَنَا اَبُو دَاوُدَ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى الْحَرَّانِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عُبَيْدٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُطِيعٌ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ يُنْبَذُ

جس وقت اس میں جوش (شدت) آنے لگ جائے تو اُس کو نہ پیو۔

باب: حلال نبیذ اور حرام نبیذ کا بیان

۵۷۴۲: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! ہم لوگ انگور والے ہیں اور اللہ عزوجل نے شراب کو حرام قرار دیا ہے۔ پھر ہم لوگ کیا کریں؟ آپ نے فرمایا تم لوگ صبح کے وقت ان کو بھگوؤ اور شام کے وقت اس کو پی لو اور شام کو بھگوؤ تو صبح کو پی لو۔ میں نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اس کو رہنے نہ دیں یہاں تک کہ تیزی ہو جائے؟ آپ نے فرمایا تم اس کو گھڑوں میں نہ رکھو (بلکہ) مشکوں میں رکھو اگر وہ دیر تک رہے گا تو وہ سرکہ ہو جائے گا۔

۵۷۴۳: حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہماری انگوروں کی بیلیں ہیں' ہم ان کا کیا کریں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کی کشمش بنالو۔ ہم نے کہا ہم اس کشمش کا کیا کریں گے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس کی صبح کو نبیذ بناؤ اور شام کو پی اور شام کو بناؤ اور صبح پی لو اور اس کی نبیذ مشکوں میں رکھو' گھڑوں میں نہ رکھو کیونکہ ان میں دیر تک رہے گی تو سرکہ بن جائے گی۔

۵۷۴۴: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے نبیذ بھگویا جاتا تھا۔ آپ اُس کو نوش فرماتے۔ دوسرے دن اور تیسرے دن تک پھر تیسرے دن شام کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو بہا

لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَشْرَبُهُ مِنَ الْغَدِ وَمِنْ بَعْدِ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مَسَاءُ الثَّالِثَةِ فَإِنْ بَقِيَ فِي الْإِنَاءِ شَيْءٌ لَمْ يَشْرَبُوْهُ أُهْرِيْقَ۔

دیتے اور اُس کو نہ پیتے۔

۵۷۴۵: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا يَحْيٰى بْنُ اٰدَمَ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيْكٌ عَنْ اَبِیْ اِسْحٰقَ عَنْ يَحْيٰى بْنِ عُبَيْدٍ الْبَهْرَانِيِّ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنْقَعُ لَهُ الزَّبِيْبُ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ۔

۵۷۴۵: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے انگور بھگوئے جاتے پھر آپ اس کو اُس دن پیتے اور دوسرے اور تیسرے روز تک پیتے رہتے۔

۵۷۴۶: اَخْبَرَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْاَعْلٰى عَنِ ابْنِ فُضَيْلٍ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنْ يَحْيٰى بْنِ اَبِیْ عُمَرَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُنْبَذُ لَهُ نَبِيْذُ الزَّبِيْبِ مِنَ اللَّيْلِ فَيَجْعَلُهُ فِيْ سِقَاءٍ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَهُ ذٰلِكَ وَالْغَدَ وَبَعْدَ الْغَدِ فَإِذَا كَانَ مِنْ اٰخِرِ الثَّالِثَةِ سَقَاهُ اَوْ شَرِبَهُ فَإِنْ اَصْبَحَ مِنْهُ شَيْءٌ اَهْرَاقَهُ۔

۵۷۴۶: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات میں سوکھے ہوئے انگور بھگوئے جاتے تھے۔ پھر آپ اُس کو ایک مشک میں بھرتے اور صبح کے وقت تمام دن نوش فرماتے پھر دوسرے روز پیتے پھر تیسرے روز پیتے۔ جس وقت تیسرا دن ختم ہوتا تو آپ دوسرے لوگوں کو پلاتے پھر صبح کو اگر کچھ بچ جاتا تو اُس کو (چوتھے روز) بہا دیتے۔

اصحابِ رسول رضی اللہ عنہم کا ایک عمل:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے رات کو سوکھے ہوئے انگور بھگو دیئے جاتے اور اچھے خاصے پانی میں بھگوئے جاتے تھے۔ اس کو آگ پر نہیں رکھا جاتا تھا بلکہ مشک میں بھر لیتے اور تمام دن اس پانی کا استعمال جاری رہتا گویا کہ جیسے میٹھا پانی ہوتا ہے دوسرے اور تیسرے روز بھی پیتے رہتے اور چوتھے دن اگر بچ جاتا تو اسے ضائع کر دیا جاتا نہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نوش فرماتے تھے اور نہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی اجازت مرحمت فرماتے۔

مطلب یہ ہے کہ چوتھے دن صبح ہی کے وقت اسے بہا دیا جاتا تھا چونکہ زیادہ دیر رکھنے سے اس میں شدت آنے کا اندیشہ ہوتا تھا گویا کہ نبیذ' نبیذ نہیں رہتا اگر اس میں تیزی اور شدت آنے لگ جائے کیوں کہ نشہ کا اندیشہ ہوسکتا ہے اس لئے تین دن استعمال کے بعد اسے ضائع کر دیا جاتا تھا اور اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو دین الٰہی کے بہت بڑے امین ہیں وہ تو جس چیز میں تھوڑا بھی شبہ ہوتا اس سے پرہیز کرتے تھے اور یہ معاملہ تو پھر نازک تھا کہ نبیذ میں شراب کی تیزی آنا شروع ہو جائے۔

حاصل کلام ☆ میرے تمام مسلمان بھائی مذکورہ بالا حدیث سے خوب سبق حاصل کر سکتے ہیں کہ شراب نوشی کا معاملہ کس قدر ناپسندیدہ ہے اور کتنا زیادہ قابل نفرت وحقارت ہے وہ لوگ جو مسلمان کہلواتے ہیں اور شراب بھی گٹا گٹ پیتے ہیں تجدید ایمان کر کے (تَوْبَةً نَّصُوْحًا) کریں' سچی توبہ وگرنہ ممکن ہے کہ شاید انہیں موت بھی ایمان پر نصیب نہ ہو اور وقت موت سے ہی عذاب شروع ہوگا اور تا قیامت قبر میں جاری رہے گا اور پھر یوم حشر میں تو جو ہوگا وہ کون بیان کر سکتا ہے اہل اسلام آج ہی سے اس عمل خبیث سے توبہ کریں اور اعمال صالحہ کی طرف ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ (جامی)

۵۷۴۷: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ عُبَيْدِاللّٰهِ عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُنْبَذُ لَهُ فِي سِقَاءٍ الزَّبِيْبِ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ وَ يُنْبَذُ لَهُ عَشِيَّةً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَ كَانَ يَغْسِلُ الْاَسْقِيَةَ وَلَا يَجْعَلُ فِيْهَا دُرْدِيًّا وَلَا شَيْئًا قَالَ نَافِعٌ فَكُنَّا نَشْرَبُهُ مِثْلَ الْعَسَلِ۔

۵۷۴۷: حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اُن کے لئے مشک میں صبح کو انگور بھگوئے جاتے ۔ وہ رات کے وقت اُس کو پی لیتے اور شام کو انگور بھگوئے جاتے وہ صبح کو پیتے اور مشکوں کو دھویا کرتے اور اس میں وہ تلچھٹ نہیں ملاتے تھے ۔ حضرت نافع ؒ نے بیان فرمایا کہ ہم نے وہ نبیذ پیا ہے وہ نبیذ شہد جیسا ہوتا ہے ۔

۵۷۴۸: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ بَسَّامٍ قَالَ سَاَلْتُ اَبَا جَعْفَرٍ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ حُسَيْنٍ يُنْبَذُ لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً وَ يُنْبَذُ لَهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ مِنَ اللَّيْلِ۔

۵۷۴۸: حضرت بسام ؒ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابو جعفر سے دریافت کیا نبیذ کے متعلق تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی بن حسین کے لیے رات میں نبیذ بھگویا جاتا ۔ وہ صبح کو اُس کو پیتے اور صبح کو بھگویا جاتا تو شام کو اُس کو پی لیتے ۔

۵۷۴۹: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ سُفْيَانَ سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ قَالَ انْتَبِذْ قَالَ انْتَبِذْ عَشِيًّا وَاشْرَبْهُ غُدْوَةً۔

۵۷۴۹: حضرت عبداللہ ؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سفیان سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا: شام کو (نبیذ) بھگوؤ اور صبح کو پی لو ۔

۵۷۵۰: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ اَبِي عُثْمَانَ وَلَيْسَ بِالنَّهْدِيِّ اَنَّ اُمَّ الْفَضْلِ اَرْسَلَتْ اِلَى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ تَسْاَلُهُ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَحَدَّثَهَا عَنِ النَّضْرِ ابْنِهِ اَنَّهُ كَانَ يَنْبِذُ فِي جَرٍّ يَنْبِذُ غُدْوَةً وَ يَشْرَبُهُ عَشِيَّةً۔

۵۷۵۰: حضرت ابوعثمان سے روایت ہے کہ حضرت اُم فضل ؓ نے حضرت انس بن مالک ؓ سے دریافت کیا گھڑے (میں بنائی گئی نبیذ) کے متعلق تو انہوں نے حدیث بیان فرمائی اپنے لڑکے نضر سے کہ وہ ایک مٹکے میں نبیذ بھگویا کرتے تھے ۔ صبح کے وقت اور پھر اُس کو شام کے وقت پیا کرتے ۔

۵۷۵۱: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَجْعَلَ نَطْلَ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ بِالنَّطْلِ۔

۵۷۵۱: حضرت سعید بن میسب ؒ سے روایت ہے کہ وہ نبیذ میں تلچھٹ ملانے کو مکروہ خیال کرتے تھے جبکہ تازہ نبیذ میں ملائی جائے اس کو تیز کرنے کیلئے ۔

۵۷۵۲: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ دَاوُدَ بْنِ اَبِي هِنْدٍ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ قَالَ فِي النَّبِيْذِ خَمْرُهُ دُرْدِيُّهُ۔

۵۷۵۲: حضرت سعید بن میسب ؒ نے فرمایا نبیذ میں تلچھٹ ملانے سے وہ خمر (یعنی شراب) بن جاتی ہے ۔

۵۸۵۳: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ اِنَّمَا سُمِّيَتِ الْخَمْرُ لِاَنَّهَا تُرِكَتْ حَتّٰى مَضٰى صَفْوُهَا وَبَقِيَ كَدَرُهَا وَكَانَ يَكْرَهُ كُلَّ شَيْءٍ يُنْبَذُ عَلٰى عَكَرٍ۔

۵۷۵۳: حضرت سعید بن میسب ؒ نے فرمایا: خمر کو اس وجہ سے خمر کہا جاتا ہے کہ وہ چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ صاف صاف تمام ہو جاتا ہے اور نیچے کی تلچھٹ باقی رہ جاتی ہے اور وہ ہر ایک قسم کی نبیذ کو مکروہ خیال فرماتے جس میں تلچھٹ شامل کی جائے ۔

۲۵۲۳: باب ذِكْرُ الْاِخْتِلاَفِ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ فِي النَّبِيْذِ

باب: نبیذ سے متعلق ابراہیم پر رواۃ کا اختلاف

۵۷۵۴: اَخْبَرَنَا اَبُوْبَكْرِ بْنُ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا اَبِيْ زَائِدَةَ قَالَ حَدَّثَنَا حَسَنُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ فُضَيْلِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّ مَنْ شَرِبَ شَرَابًا فَسَكِرَ مِنْهُ لَمْ يَصْلُحْ لَهُ اَنْ يَعُوْدَ فِيْهِ۔

۵۷۵۴: حضرت ابراہیم نے فرمایا: لوگ اس طرح سے خیال کرتے تھے کہ جو شخص کسی قسم کی شراب پیے پھر وہ اُس شراب کے نشہ سے جھومنے لگ جائے تو اُس کو دوسری مرتبہ نہ پیے۔

۵۷۵۵: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ مُغِيْرَةَ عَنْ اَبِي مَعْشَرٍ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ لاَ بَاْسَ بِنَبِيْذِ الْبُخْتُجِ۔

۵۷۵۵: حضرت ابراہیم نے فرمایا: نبیذ یعنی شیرہ پینے میں کسی قسم کا حرج نہیں۔

۵۷۵۶: اَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ اَنْبَاَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ اَبِي عَوَانَةَ عَنْ اَبِي مِسْكِيْنٍ قَالَ سَاَلْتُ اِبْرَاهِيْمَ قُلْتُ اِنَّا نَاْخُذُ دُرْدِيَّ الْخَمْرِ اَوِ الطِّلاَءِ فَنُنَظِّفُهُ ثُمَّ نَنْقَعُ فِيْهِ الزَّبِيْبَ ثَلاَثًا ثُمَّ نُصَفِّيْهِ ثُمَّ نَدَعُهُ حَتّٰى يَبْلُغَ فَنَشْرَبُهُ قَالَ يُكْرَهُ۔

۵۷۵۶: حضرت ابومسکین سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابراہیم سے دریافت کیا کہ ہم لوگ شراب یا طلاء کا تلچھٹ پی لیتے ہیں۔ پھر ہم لوگ اُس کو صاف کر کے تین دن انگور کو اس میں بھگوئے رکھتے ہیں۔ پھر تین دن کے بعد اس کو صاف کر کے رہنے دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ اپنی حد کو پہنچ جائے (یعنی اس میں شدت اور تیزی پیدا ہو جائے)۔ حضرت ابراہیم نے فرمایا: یہ مکروہ ہے۔

نبیذ کے استعمال سے متعلق:

نبیذ کے بارے میں حکم یہی ہے کہ جب تک اس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہو اس کا استعمال درست ہے لیکن تیزی اور شدت پیدا ہونے کے بعد اس کا استعمال جائز نہیں۔ حضرت ابراہیم نے اسی کو مکروہ فرمایا ہے۔

۵۷۵۷: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ اِبْرَاهِيْمَ شَدَّدَ النَّاسُ فِي النَّبِيْذِ وَ رَخَّصَ فِيْهِ۔

۵۷۵۷: حضرت ابن شبرمہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ ابراہیم پر رحم فرمائے۔ لوگ نبیذ کے بارے میں شدت سے کام لیتے تھے اور وہ اجازت دے دیتے تھے۔

۵۷۵۸: حَدَّثَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِي اُسَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ الْمُبَارَكِ يَقُوْلُ مَا وَجَدْتُ الرُّخْصَةَ فِي الْمُسْكِرِ عَنْ اَحَدٍ صَحِيْحًا اِلاَّ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ۔

۵۷۵۸: حضرت ابواُسامہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مبارک سے سنا' وہ فرماتے تھے کہ میں نے کسی شخص کو نشہ میں جھوم جانے والی شراب کی اجازت دیتے ہوئے نہیں سنا' صحت کے ساتھ لیکن ابراہیم سے سنا۔

حضرت ابراہیم (تابعی رحمۃ اللہ علیہ) کا قول:

واضح رہے کہ حضرت ابراہیم رحمۃ اللہ علیہ' تابعین رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں اور وہ حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں اور حضرت حماد رحمۃ اللہ علیہ' حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اساتذہ کرام رحمۃ اللہ علیہم میں سے ہیں۔

٥٧٥٩: أَخْبَرَنَا عُبَيْدُاللّٰهِ بْنُ سَعْدٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا أُسَامَةَ يَقُوْلُ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَطْلَبَ لِلْعِلْمِ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَكِ الشَّامَاتِ وَمِصْرَ وَالْيَمَنَ وَالْحِجَازَ۔

٥٧٥٩: حضرت ابو اسامہ نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو حضرت عبداللہ بن مبارکؒ سے زیادہ علم کا طلبگار نہیں دیکھا۔ ملک شام' مصر اور عرب میں۔

٢٥٣٣: بَابُ ذِكْرِ الْأَشْرِبَةِ الْمُبَاحَةِ

باب: کون سے مشروبات (پینا) درست ہے؟

٥٧٦٠: أَخْبَرَنَا الرَّبِيْعُ بْنُ سُلَيْمَانَ قَالَ حَدَّثَنَا أَسَدُ بْنُ مُوْسٰى قَالَ حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ عَنْ ثَابِتٍ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ قَدَحٌ مِنْ عَيْدَانٍ فَقَالَتْ سَقَيْتُ فِيْهِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُلَّ الشَّرَابِ الْمَاءَ وَالْعَسَلَ وَاللَّبَنَ وَالنَّبِيْذَ۔

٥٧٦٠: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لکڑی کا پیالہ تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر ایک قسم کا مشروب پلایا ہے۔ پانی' شہد' دودھ اور نبیذ۔

٥٧٦١: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنْ سُفْيَانَ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ كُهَيْلٍ عَنْ ذَرِّ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبْزٰى عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَأَلْتُ أُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ اشْرَبِ الْمَاءَ وَاشْرَبِ الْعَسَلَ وَاشْرَبِ السَّوِيْقَ وَاشْرَبِ اللَّبَنَ الَّذِيْ نُجِعْتَ بِهِ فَعَاوَدْتُهُ فَقَالَ الْخَمْرَ تُرِيْدُ الْخَمْرَ تُرِيْدُ۔

٥٧٦١: حضرت عبدالرحمٰن بن ابزیٰ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ سے نبیذ کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم پانی پی لو' شہد پی لو اور دودھ پی لو جس سے کہ تم نے پرورش پائی ہے۔ میں نے اُن سے پھر دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: تم شراب چاہتے ہو کہ میں تمہیں اُس کی اجازت دے دوں؟

٥٧٦٢: أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَلِيِّ بْنِ سَعِيْدِ بْنِ إِبْرَاهِيْمَ قَالَ حَدَّثَنَا الْقَوَارِيْرِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا مُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ مُحَمَّدٍ عَنْ عُبَيْدَةَ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِيْ مَا هِيَ فَمَا لِيْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً أَوْ قَالَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءُ وَالسَّوِيْقُ غَيْرَ أَنَّهُ لَمْ يَذْكُرِ النَّبِيْذَ۔

٥٧٦٢: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی اور نہ معلوم انہوں نے کیا کیا؟ لیکن میری شراب تو بیس یا چالیس سال سے کچھ نہیں ہے۔ علاوہ پانی اور ستو کے اور انہوں نے (روایت میں) نبیذ کا تذکرہ نہیں فرمایا۔

٥٧٦٣: أَخْبَرَنَا سُوَيْدٌ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُاللّٰهِ عَنِ ابْنِ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ أَحْدَثَ النَّاسُ أَشْرِبَةً مَا أَدْرِيْ مَا هِيَ وَمَا لِيْ شَرَابٌ مُنْذُ عِشْرِيْنَ سَنَةً إِلَّا الْمَاءُ وَاللَّبَنُ وَالْعَسَلُ۔

٥٧٦٣: حضرت عبیدہ بن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ لوگوں نے شراب نکال لی' نہ معلوم انہوں نے کیا کیا لیکن میری شراب تو بیس سال سے یہی ہے: پانی' دودھ اور شہد۔

۵۷۶۴: اَخْبَرَنَا اِسْحٰقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ عَنِ ابْنِ شُبْرُمَةَ قَالَ قَالَ طَلْحَةُ لِاَهْلِ الْكُوْفَةِ فِي النَّبِيْذِ فِتْنَةٌ يَرْبُوْ فِيْهَا الصَّغِيْرُ وَيَهْرَمُ فِيْهَا الْكَبِيْرُ قَالَ وَ كَانَ اِذَا كَانَ فِيْهِمْ عُرْسٌ كَانَ طَلْحَةُ وَ زُبَيْدٌ يَسْقِيَانِ اللَّبَنَ وَالْعَسَلَ فَقِيْلَ لِطَلْحَةَ اَلَا تَسْقِيْهِمُ النَّبِيْذَ قَالَ اِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَسْكَرَ مُسْلِمٌ فِيْ سَبَبِيْ۔

۵۷۶۴: حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اہلِ کوفہ نبیذ کے سلسلہ میں ایک فتنہ میں مبتلا ہو گئے جس میں چھوٹا شخص بڑا ہو گیا اور بڑا آدمی اب بوڑھا بن گیا اور ابن شبرمہؒ نے فرمایا: جس وقت کوئی شادی ہوتی تھی تو طلحہؓ اور زبیرؓ لوگوں کو دودھ اور شہد پلایا کرتے تھے۔ کسی نے طلحہؓ سے کہا: تم لوگوں کو نبیذ کیوں نہیں پلاتے؟ تو انہوں نے فرمایا: مجھ کو بُرا لگتا ہے کہ میری وجہ سے کسی مسلمان کو نشہ ہو۔

اہلِ کوفہ کے لیے ایک فتنہ: حاصل حدیث یہ ہے کہ کوفہ کے لوگ نبیذ کے استعمال کی وجہ سے عظیم فتنہ میں پڑ گئے ہیں اور ہر خاص و عام نبیذ استعمال کرنے لگا ہے اور حدیث شریف کے الفاظ چھوٹے کے بڑا ہونے اور بڑے آدمی کے بوڑھا ہو جانے کا مطلب یہی ہے کہ عام طور پر جوان اور بوڑھا سب ہی اس فتنہ میں مبتلا ہو گئے ہیں لیکن واضح رہے کہ حدیث بالا کے راوی حضرت شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کوفہ کے عظیم فقہاء رحمہم اللہ میں سے ہیں۔ فقہ کی تاریخ سے متعلق کتب میں ان کے تفصیلی حالات معلوم کیے جا سکتے ہیں۔

۵۷۶۵: اَخْبَرَنَا اِسْحَاقُ بْنُ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ اَنْبَاَنَا جَرِيْرٌ قَالَ كَانَ ابْنُ شُبْرُمَةَ لَا يَشْرَبُ اِلَّا الْمَاءَ وَاللَّبَنَ۔

۵۷۶۵: جریر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ نبیذ نہیں پیتے تھے (بوجہ تقویٰ) بلکہ پانی اور شہد کے علاوہ کچھ نہیں پیتے تھے۔

حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ کا کامل درجہ کا تقویٰ:

مذکورہ بالا روایت میں حضرت ابن شبرمہ رحمۃ اللہ علیہ جو کہ کوفہ کے عظیم فقہاء کرام رحمہم اللہ میں سے ہیں اُن کے تقویٰ کا تذکرہ ہے یعنی وہ کمالِ احتیاط اور غایت درجہ کے تقویٰ کی وجہ سے صرف دودھ اور پانی سے پیار کرتے تھے اور نبیذ وغیرہ کے قریب بھی نہ جاتے تھے۔ واضح رہے کہ از روئے فتویٰ ایسی نبیذ کہ جس میں شدت اور تیزی نہ پیدا ہوئی ہو چاہے وہ صرف کھجور کی ہو یا انگور کی ہو یا دونوں سے ملا کر تیار کی گئی ہو اُس کا استعمال درست ہے بشرطیکہ نشہ کا احتمال نہ ہو۔ بہر حال اس کو شربت یا مشروب کے طور پر پی لینا درست ہے اور نبیذ کے استعمال اور جواز اور صحابہ رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کے معمول کے مطابق حضرت امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے خاتمۂ کتاب میں حاشیہ نسائی شریف پر متعدد روایات نقل فرمائی ہیں۔ جیسا کہ درج ذیل عبارت سے واضح ہے: عن الشعبی قال یا نعمان آشرب النبیذ و ان کان فی تسفینۃ مقیرۃ ذکرہ العلامۃ الامام الھمام شیخ والسّلام السّید مرتضی حسینی حاشیہ نسائی شریف ص: ۸۳۷ مطبوعہ نظامی کانپور

بحمد اللہ و بفضلہٖ "سنن نسائی شریف" مترجم کا ترجمہ مکمل ہوا مورخہ ۱۶ ذی الحجہ ۱۴۲۳ء بمطابق ۱۸/فروری ۲۰۰۲ء بروز جمعرات

آج مورخہ ۲۳/۳/۰۶ء کو بندہ عاجز (عبدالرحمٰن جامی حفظہ اللہ) کتاب سنن نسائی شریف کی نظر ثانی سے فراغت حاصل کر پایا۔ اللہ عزوجل اسے عوام و خواص کے لئے نافع بنائے' بندہ نے اس ایڈیشن میں ہر ممکن تصحیح (ترجمہ) و شرح کا اہتمام کیا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع عوام و خواص بنائے۔ حلقۂ دیوبند میں تو اس کو پذیرائی حاصل ہو ہی چکی ہے لیکن میں اللہ عزوجل سے امید رکھتا ہوں کہ یہ تمام حلقوں میں پذیرائی حاصل کر پائے گی۔ ان شاء اللہ